اردو شرح

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان

PAKISTAN PENAL CODE 1860

LAWAALY
https://lawaaly.com/
Lawaaly
lawaaly.official
Lawaaly

مجموعہ تعزیرات پاکستان
PAKISTAN PENAL CODE, 1860

فہرست

باب 1

تعارف
INTRODUCTION

باب 2

عام تشریحات
GENERAL EXPLANATIONS

باب 3

سزائیں
Of Punishments

باب 4

عام مستثنیات
GENERAL EXCEPTIONS

96 76۔ فعل جو کسی ایسے شخص نے کیا ہو جو قانوناً پابند ہو یا واقعاتی غلطی سے خود کو پابند باور کرتا ہو
Act done by a person bound, or by mistake of fact, believing himself bound, by law

98 77۔ جج کا فعل جب کہ وہ عدالتی کام کر رہا ہو Act of judge when acting judicially

98 78۔ ایسے فعل جو عدالت کے فیصلہ یا حکم کے بموجب کیے جائیں
Act done pursuant to the judgment or order of Court

99 79۔ کسی شخص کا ایسا فعل کرنا جو قانوناً حق بجانب ہو یا واقعاتی غلطی سے خود کو یہ باور کرتے ہوئے کرنا کہ وہ حق بجانب ہے
Act done by a person justified, or by mistake of fact believing himself justified, by law

100 80۔ اتفاق جو کسی جائز امر کے کرنے میں پیش آئے Accident in doing a lawful act

101 81۔ ایسا فعل جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو لیکن بلا مجرمانہ نیت اور دیگر نقصان روکنے کے لیے کیا گیا ہو
Act likely to cause harm, but done without criminal intent, and to prevent other harm

103 82۔ سات برس سے کم عمر بچے کا فعل Act of a child under seven years of age

103 83۔ سات سال سے زیادہ اور بارہ سے کم خام عقل کا بچہ کا فعل
Act of a child above seven and under twelve, of immature understanding

104 84۔ فاترالعقل شخص کا فعل Act of a person of unsound mind

106 85۔ ایسے شخص کا فعل جو اپنی مرضی کے بغیر نشہ میں ہونے کے سبب تمیز کرنے کے قابل نہ ہو
Act of a person incapable of judgment by reason of intoxication caused against his will

106 86۔ ایسا فعل جس کے ارتکاب کے لیے خاص نیت یا علم کی ضرورت ہو، ایسا شخص کرے جو نشہ میں ہو
Offence requiring a particular intent or knowledge committed by one who is intoxicated

107 87۔ پ فعل جس کا مقصد نہ تو ہلاک کرنا یا ضرب شدید پہنچانا ہو اور نہ اس سے ایسا احتمال ہو، جب رضامندی سے کیا جائے
Act not intended and not known to be likely to cause death or grievous hurt, done by consent

استحقاق حفاظت خود اختیاری کے بیان میں
Of the right of private defence

129 102- حق حفاظت خود اختیاری، جسم کا آغاز و تسلسل

Commencement and continuance of the right of private defence of the body

130 103- حق حفاظت خود اختیاری مال کب ہلاک کرنے پر وسعت پذیر ہو گا

When the right of private defence of property extends to causing death

132 104- ایسا حق کب ہلاکت کے سوا دیگر ضرر پہنچانے تک وسعت پذیر ہو گا

When such right extends to causing any harm other than death

132 105- حق حفاظت خود اختیاری مال کا آغاز اور تسلسل

Commencement and continuance of the right of private defence of property

134 106- مہلک حملہ کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری جب بے قصور شخص کو ضرر کا خطرہ ہو

Right of private defence against deadly assault when there is risk of harm to innocent person

باب 5

اعانت
OF ABETMENT

135 107- کسی امر کی اعانت Abetment of a thing

139 108- اعانت کرنے والا یا معین Abettor

142 108.A- ان جرائم کی پاکستان میں اعانت جو اس سے باہر کیے گئے ہوں

Abetment in Pakistan of offences outside it

142 109- اعانت کی سزا، اگر اس کے نتیجہ میں اعانت کردہ فعل کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جب اس کی سزا کے لیے کوئی صریحی حکم وضع نہ کیا گیا ہو۔

Punishment of abetment if the Act abetted committed in consequence and where no express provision is made for its punishment

146 110- اعانت کی سزا اگر وہ شخص جس کی اعانت کی گئی، معین سے مختلف نیت سے فعل انجام دے

Punishment of abetment if person abetted does act with different intention from that of abettor

146 111- معین کی اس صورت میں ذمہ داری جب اعانت کسی فعل کی کی گئی ہو اور مختلف فعل سرزد کیا گیا ہو

Liability of abettor when one act abetted and abetted act done

148 112- معین کب اعانت کردہ فعل اور سرزد کردہ فعل کی مجموعی سزا کا مستوجب ہو گا

Abettor when liable to cumulative punishment for act abetted and for act done

باب 5-A

سازش مجرمانہ

CRIMINAL CONSPIRACY

باب 6

مملکت کے خلاف جرائم

OF OFFENCES AGAINST THE STATE

باب 7

بری، بحری اور ہوائی افواج کے متعلق جرائم کے بارے میں
OF OFFENCES RELATING TO ARMY, NAVY AND AIR FORCE

باب 8

سکون عامہ کیخلاف جرائم کے بارے میں
OF FENCES AGAINST THE PUBLIC TRANQUILITY

باب 9

ان جرائم کے بارے میں جو سرکاری ملازمین سر سرزد ہوئے یا ان سے متعلقہ ہوں
OF OFFENCES BY OR RELATING TO PUBLIC SERVANTS

باب 9-A

انتخابات سے متعلقہ جرائم
OF OFFENCES RELATING TO ELECTIONS

باب 10

سرکاری ملازمین کے جائز اختیارات کی تحقیر کے بارے میں
OF CONTEMPTS OF THE LAWFUL AUTHORITY OF PUBLIC SERVANTS

باب 11

جھوٹی گواہی اور عدل عامہ کیخلاف جرائم کے بارے میں

OF FALSE EVIDENCE AND OFFENCES AGAINST PUBLIC JUSTICE

255 207۔ جائیداد پر فریب سے دعویٰ کرنا کہ وہ قرق کردہ، ضبطی یا ڈگری کے اجراء سے بچ جائے
Fraudulent claim to property to prevent its seizure as forfeited or in execution

256 208۔ فریب سے کوئی ڈگری جو واجب الادانہ ہو جاری کروانا
Fraudulently suffering decree for sum not due

256 209۔ بددیانتی سے عدالت میں جھوٹا دعویٰ کرنا Dishonestly making false claim in Court

257 210۔ جو رقم واجب الادانہ ہو، فریب سے اس کی ڈگری حاصل کرنا
Fraudulently obtaining decree for sum not due

258 211۔ نقصان پہنچانے کی نیت سے جرم کا جھوٹا الزام لگانا
False charge of offence made with intent to injure

261 212۔ مجرم کا پناہ دینا Harbouring offender

262 213۔ ملزم کو سزا سے بچانے کے لیے تحفہ وغیرہ لینا
Taking gift, etc., to screen an offender from punishment

263 214۔ ملزم کو بچانے کے لیے تحفہ یا مال کی بازیافت کی پیشکش کرنا
Offering gift or restoration of property in consideration of screening offender

264 215۔ مال وغیرہ کی بازیابی میں مدد کرنے کے لیے تحفہ لینا
Taking gift to help to recover property, etc.

265 216۔ ایسے مجرم کو پناہ دینا جو حراست سے بھاگا ہو یا جس کی گرفتاری کا حکم ہو چکا ہو
Harbouring offender who has escaped from custody or whose apprehension has been ordered

267 216-A۔ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو پناہ دینے کی سزا
Penalty for harbouring robbers or dacoits

267 216-B۔ منسوخ ہوئی۔

268 217۔ سرکاری ملازم کا کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے ہدایت قانونی کی نافرمانی کرنا
Public servant disobeying direction of law with intent to save persons from punishment or property from forfeiture

269 218۔ سرکاری ملازم کا کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے کوئی غلط ریکارڈ یا تحریر تیار کرنا
Public servant framing incorrect record or writing with intent to save person from punishment or property from forfeiture

219۔ عدالتی کارروائی میں سرکاری ملازم کا بداطواری سے خلاف قانون رپورٹ وغیرہ تیار کرنا 270
Public servant in judicial proceeding corruptly making report, etc., contrary to law

220۔ بااختیار شخص کی طرف سے سماعت یا قید کرنے کے لیے سپردگی جو جانتا ہو کہ وہ خلاف قانون عمل پیرا ہے 271
Commitment for trial or confinement by person having authority who knows that he is acting contrary to law

221۔ سرکاری ملازم کا قصداً گرفتار نہ کرنا جبکہ ایسا کرنا اس پر قانوناً واجب ہو 272
Intentional omission to apprehend on the part of public servant bound to apprehend

222۔ عدالت سے زیر سزا یا جائز طور پر سپرد کردہ شخص کو گرفتار کرنے کا پابند سرکاری ملازم کا اسے قصداً گرفتار نہ کرنا 273
Intentional omission to apprehend on the part of public servant bound to apprehend person under sentence or lawfully committed

223۔ قید یا تحویل سے فرار جو سرکاری ملازم کی غفلت سے عمل میں آیا ہو 274
Escape from confinement or custody negligently suffered by public servant

224۔ کسی شخص کا اپنی جائز گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت کرنا 275
Resistance or obstruction by a person to his lawful apprehension

225۔ دوسرے شخص کی گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت 276
Resistance or obstruction to lawful apprehension of another person

225-A۔ سرکاری ملازم کا ان صورتوں میں گرفتار نہ کرنا یا بھاگ جانے دینا جو بصورت دیگر محکوم نہیں ہیں 278
Omission to apprehend, or sufferance of escape, on part of public servant, in cases not otherwise provided for

225-B۔ ان صورتوں میں جو بصورت دیگر محکوم نہیں جائز گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت، یا فرار یا چھڑانا 279
Resistance or obstruction to lawful apprehension, or escape or rescue in cases not otherwise provided for

226۔ حبس بہ عبور دریائے شور سے غیر قانونی واپسی Unlawful retrun from transportation 280

227۔ شرائط معافی کی خلاف ورزی 280
Violation of condition of remission of punishment

228۔ عدالت کارروائی میں مصروف سرکاری ملازم کی دانستہ توہین یا خلل اندازی کرنا 280
Intentional insult or interruption to public servant sitting in judicial

باب 12

اسٹامپ سے متعلق ہیں ان جرموں کے بیان میں جو سکے اور گورنمنٹ

OF OFFENCES RELATING TO COIN AND GOVERNMENT STAMPS

باب 13

باٹوں اور پیمانوں سے متعلق جرائم کے بارے میں

OF OFFENCES RELATING TO WEIGHTS AND MEASURES

باب 14

صحت عامہ، سلامتی، آسائش، شائستگی اور اخلاق پر اثر انداز ہونے والے جرائم کے بارے میں

OF OFFENCES AFFECTING THE PUBLIC HEALTH, SAFETY, CONVENIENCE, DECENCY AND MORALS

باب 15

مذہب کے متعلق جرائم
OF OFFENCES RELATING TO RELIGION

باب 16

ان جرموں کے بیان میں جو انسان کے جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں

OF OFFENCES AFFECTING THE HUMAN BODY

باب 16-A

مزاحمت بیجا اور حبس بیجا کے بارے میں
OF WRONGFUL RESTRAINT & WRONGFUL CONFINEMENT

جبر مجرمانہ اور حملے کے بارے میں
Of criminal force and assault

انسان کو لے بھاگنے اور بھگا لے جانے اور غلام بنانے
اور محنت بجبر لینے کے بیان میں

Of kidnapping, abduction, slavery
and forced labour

زنا بالجبر کے بیان میں

Of Rape

جرائم خلاف وضع فطری کے بیان میں

Of Unnatural Offences

باب 17

ان جرموں کے بیان میں جو مال سے متعلق ہیں
OF OFFENCES AGAINST PROPERTY
OF THEFT

سرقہ بالجبر اور ڈکیتی کے بیان میں
Of Robbery and Dacoity

جہاز کا اغوا
Of hijacking

مال کے تصرف بے جا مجرمانہ کے بیان میں
Of Criminal Misappropriation of Property

خیانت مجرمانہ کے بیان میں
Of criminal breach of trust

مال مسروقہ لینے کے بیان میں
Of the receiving of Stolen Property

دغا کے بیان میں
Of Cheating

فریب آمیز دستاویزات اور مال کو فریباً قبضہ سے علیحدہ کرنے کے بیان میں
Of Fraudulent Deeds and Dispositions of Property

نقصان رسانی کے بیان میں
Of Mischief

538 432- سیلاب کے ذریعہ سے یا بدرو کی نقصان دہ بندش سے نقصان پہنچانا

Mischief by causing inundation or obstruction to public drainage attended with damage

539 433- کسی روشنی کے مینار یا سمندری نشان کو تلف کر کے، حرکت دے کر یا کم فائیدہ مند کر کے نقصان رسانی

Mischief by destroying, moving or rendering less useful a light-house or sea-mark

539 434- زمینی نشان جو سرکاری حکم سے قائم ہوا ہو، تباہ کرنا یا اسے حرکت وغیرہ دے کر نقصان رسانی کرنا

Mischief by destroying or moving, etc., a land-mark fixed by public authority

540 435- آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ ایک سو روپے کی رقم تک یا (زرعی پیداوار کی صورت میں) دس روپے تک نقصان پہنچانے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief by fire or explosive substance with intent to cause damage to amount of one hundred rupees or (in case of agricultural produces) ten rupees

540 436- آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ سے کسی مکان وغیرہ کو تباہ کرنے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief by fire or explosive substance with intent to destroy house, etc.

541 437- کوئی ڈکدار یا بیس ٹن وزن کا جہاز تباہ یا غیر محفوظ کرنے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief with intent to destroy or make unsafe a decked vessel or one of twenty tons burden

541 438- دفعہ **437** میں مذکورہ جرم آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ ارتکاب کر کے نقصان رسانی کرنے کی سزا

Punishment for the mischief described in Section 437 committed by fire or explosive substance

541 439- بالارادہ کسی جہاز کو کنارہ پر یا زمین پر لگا دینا تاکہ سرقہ کا ارتکاب بہ آسانی ہو سکے

Punishment for intentionally running vessel aground or ashore with intent to commit theft, etc.

542 440- ضرب پہنچانے یا ہلاکت کی تیاری کے بعد نقصان پہنچانا

Mischief committed after preparation made for causing death or hurt

مداخلت بیجا مجرمانہ کے بیان میں
Of Criminal Trespass

صفحہ نمبر

564 471۔ جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے کام میں لانا Using as genuine a forged document

564 472۔ جھوٹی مہریں وغیرہ جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے بنانا یا قبضہ میں رکھنا جو دفعہ 467 کی رو سے مستوجب سزا ہے

467Making or possessing counterfeit seal, etc. with intent to commit forgery punishable under Section

565 473۔ جھوٹی مہریں وغیرہ جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے بنانا یا قبضہ میں رکھنا جو بصورت دیگر قابل سزا ہو

Making or possessing counterfeit seal, etc., with intent to commit forgery punishable otherwise

565 474۔ دفعہ 466 یا 467 میں بیان کردہ دستاویز کو ملتبس جانتے ہوئے اسے بطور اصلی کے استعمال کرنیکی نیت سے قبضہ میں رکھنا

Having possession of document described in Section 466 or 467 knowing it to be forged and intending to use it as genuine

565 475۔ آلہ یا نشان کی تلبیس جو دستاویزات مذکورہ دفعہ 467 کی تصدیق کے لیے کام میں آئے یا ملتبس نشان کئے ہوئے سامان کو پاس رکھنا

Counterfeiting device or mark used for authenticating documents described in Section 467, or possessing counterfeit marked material

566 476۔ آلہ یا نشان کی تلبیس کرنا جو دستاویزات غیر از دستاویزات مذکورہ دفعہ 467 کی تصدیق کے کام میں آتے ہیں یا کوئی ایسی ملتبس نشان کی ہوئی چیز پاس رکھنا

Counterfeiting device or mark used for authenticating documents other than those described in Section 467, or possessing counterfeit marked material

566 477۔ کسی وصیت نامہ، متبنی بنانے کے اختیار نامے یا کفالت المال کو فریبا کاٹ دینا یا تلف کر دینا

Fraudulent cancellation, destruction, etc., of will authority to adopt, or valuable security

567 477-A۔ حساب میں جعلسازی Falsification of accounts

حرفے اور ملکیت کا نشان

Of trade, property and other marks

567 478۔ نشان تجارت Trade mark

568 479۔ نشان ملکیت Property mark

568 480۔ جھوٹا نشان تجارت استعمال کرنا Using a false trade mark

568 481۔ جھوٹا نشان ملکیت کام میں لانا Using a false property mark

568 482۔ جھوٹا نشان تجارت یا نشان ملکیت استعمال کرنے کی سزا

Punishment for using a false trade-mark or property mark

569 483۔ کسی دوسرے کے مستعمل نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کرنا

Counterfeiting a trade mark or property mark used by another

569 484۔ کسی ایسے نشان کی تلبیس جو سرکاری ملازم استعمال کرتا ہو

Counterfeiting a mark used by a public servant

569 485۔ نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کے لیے آلات بنانا یا پاس رکھنا

Making or possession of any instrument for counterfeiting a trade mark or property mark

570 486۔ ایسا مال بیچنا جس پر ملتبس نشان تجارت یا نشان ملکیت ہو

Selling goods marked with a counterfeit trade mark or property mark

570 487۔ کسی ظرف پر، جس میں مال ہو کوئی جھوٹا نشان بنانا

Making a false mark upon any receptacle containing goods

570 488۔ کسی ایسے جھوٹے نشان کے استعمال کرنے کی سزا

Punishment for making use of any such false mark

571 489۔ نقصان پہنچانے کی نیت سے نشان ملکیت میں تحریف کرنا

Tampering with property mark with intent to cause injury

کرنسی نوٹ اور بنک نوٹ

Of currency-notes and bank

571 489-A۔ کرنسی نوٹوں بنک نوٹوں کی تلبیس

Counterfeiting currency-notes or bank-notes

571 489-B۔ جعلی یا ملتبس کرنسی، بنک نوٹوں کو اصلی نوٹوں کی حیثیت سے استعمال کرنا

Using as genuine, forged or counterfeit currency-notes or bank-notes

572 489-C۔ جعلی یا ملتبس کرنسی نوٹ یا بنک کے چیک پاس رکھنا

Possession of forged or counterfeit currency-notes or bank-notes

572 489-D۔ کرنسی نوٹ یا بنک نوٹ کی تلبیس یا جعل کیلئے آلات یا سامان بنانا، یا پاس رکھنا

Making or possessing instruments or materials for forging or counterfeiting currency-notes or bank-notes

573 489-E۔ کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کے مشابہہ دستاویزات بنانا یا استعمال کرنا

Making or using documents resembling currency-notes or bank-notes

573 Dishonestly issuing a cheque 489-F۔ بددیانتی سے چیک جاری کرنا

باب 19 بیان میں خدمت کے معاہدوں کے نقض مجرمانہ کے

OF THE CRIMINAL BREACH OF CONTRACTS OF SERVICE

باب 20 تعلق رکھتے ہیں ان جرموں کی بیان میں جواز دواج سے

OF OFFENCES RELATING TO MARRIAGE

باب 20-A عورتوں کے خلاف جرائم

OF OFFENCES AGAINST WOMEN

باب 21 ازالہ حیثیت عرفی کے بیان میں

OF DAFAMATION

باب 22

کے بیان میں تخویف مجرمانہ وتوہین مجرمانہ ورنجدہی مجرمانہ

OF CRIMINAL INTIMIDATION, INSULT AND ANNOYANCE

باب 23

جرموں کے اقدام کے بیان میں

OF ATTEMPTS TO COMMIT OFFENCES

===========

حدود قوانین

HADOOD LAWS, 1979

============

مجموعہ تعزیرات پاکستان
PAKISTAN PENAL CODE,
(XLV of 1860)

باب 1

[16 اکتوبر 1860ء]

تعارف
INTRODUCTION

تمہید Preamble: ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پاکستان کے لیے ایک عام مجموعہ تعزیرات فراہم کیاجائے لہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

دفعہ 1۔ مجموعہ کا نام، وسعت اور اطلاق
Title and extent of operation of the Code

اس قانون کو مجموعہ تعزیرات پاکستان کہا جائے گا اور یہ سارے پاکستان میں اثر پذیر ہوگا۔

شرح

مجموعہ تعزیرات کا مسودہ پہلے قانونی کمیشن نے تیار کیا تھا۔ اس کمیشن کے پریذیڈنٹ لارڈ میکالے تھے۔ ترامیم کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد یہ مسودہ قانون ساز کونسل میں 1856ء میں پیش ہوا اور 16 اکتوبر 1860ء میں منظور ہوا۔ اس زمانے میں فوجداری اور دیوانی دونوں اقسام کے مقدمات کا مخزن قرآن مجید تھا۔ تمام منصف اور قاضی، قرآن پاک کے الفاظ کی تعبیر کے لئے پارسا مسلم بادشاہوں اور قاضی کے نمایاں مسلمان قانون دانوں کے فیصلوں سے رہنمائی حاصل کرتے رہے۔

فوجداری قانون کو مجموعہ تعزیرات اور مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ترتیب دیا گیا۔ مجموعہ تعزیرات خصوصی طور پر جرائم سے متعلق ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کسی جرم کے الزام میں کون سے امور عذر یا صفائی فراہم کریں گے۔ عدالت کو اختیار نہ ہوگا کہ ان امور میں انگلستان کے قانون عامہ سے مدد لے۔

فوجداری قانون ایک اصلی یعنی مستقل قانون ہے جبکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک قانون اضافی ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں مجموعہ تعزیرات کے تحت تمام جرائم کی تفتیش و تحقیق اور سماعت وغیرہ کرنے کے احکام درج ہیں۔

تمہید Preamble: جرمانہ کی سزا بمع اس سزا کے جو ملزم پہلے ہی پاچکا ہو انصاف کے تقاضوں کے لئے مناسب ہوگی جب کہ ملزم پہلے سزا یافتہ نہ ہو۔ اور جرم وقتی غصے کے تحت کیا گیا ہو۔ NLR 1994 SCJ 689

محمد بخش بنام ریاست کے مقدمہ کے مطابق مجرم ضمیر (Mens rea) مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت تعبیری نہیں ہے بلکہ اصل نیت (actual intention) کا تقاضا کرتا ہے۔ [1995 PCr. LJ 1807 (b)]

خورشید احمد بلوچ ایگزیکٹو انجینئر، پی۔ ڈبلیو۔ ڈی، اسلام آباد بنام فاؤنڈیشن، آف پاکستان (1998 MLD 464) کے مطابق سول ملازم کا یہ عذر کہ سول ملازم ہوتے ہوئے اس پر سول سرونٹس ایکٹ، 1973 کا اطلاق ہوتا تھا اور آئین کے آرٹیکل 212 کی شرائط کے پیش نظر اس کی قیود و شرائط ملازمت کے معاملے میں کسی عدالت یا اتھارٹی کو کوئی اختیار سماعت حاصل نہیں تھا غلط فہمی پر مبنی تھا۔ سول ملازمین کے خلاف ان کے مجرمانہ افعال کے لیے مجموعہ تعزیرات پاکستان اور دیگر متعلقہ قوانین کی شرائط کے تحت کارروائی جاسکے گی۔

دفعہ 2۔ پاکستان میں ارتکاب کردہ جرائم کی سزا

Punishment of offences committed within Pakistan

ہر شخص، ہر فعل یا ترک فعل کے لیے، جو اس مجموعہ کے احکام کے خلاف ہو اور جس کا کہ وہ پاکستان کے اندر مجرم ہو، مجموعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا نہ کہ بصورت دیگر۔

شرح

وسعت : اس دفعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مجموعہ کا اطلاق سارے ملک میں ہوگا۔ اس مجموعہ کے تحت جس فعل کو یا ترک فعل یعنی سہو کو پاکستان میں جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس فعل میں ترک فعل کے مجرم کو صرف مجموعہ تعزیرات کے تحت سزا دی جائے گی۔

اس مجموعہ کے تحت ایسے فعل یا ترک فعل کی نسبت مقدمہ دائر کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا نہ ہی اس کی کوئی مقررہ میعاد ہے۔

مجرم چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، کسی نسل کا فرد ہو، کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو، اسی طرح قابل سزا ہوگا۔ صرف شرط یہ ہے کہ جرم کا ارتکاب اندرون ملک ہوا ہو۔ غیر ملکی باشندہ جب ملک کے اندر داخل ہوجائے تو وہ بھی عام باشندوں کی طرح کسی جرم کے ارتکاب کرنے پر مجموعہ کے تحت قابل سزا ہوگا۔ وہ قانون سے لاعلمی کا عذر پیش نہیں کرسکتا اور یہ نہیں کہہ سکتا کہ ارتکاب کردہ فعل اس کے اپنے ملک میں جرم نہیں ہے۔ مجموعہ تعزیرات کے اطلاق کی چند مستثنیات بھی ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(1) غیر ملکی فرمانروائے سلطنت : دنیا میں مختلف ممالک ہیں ان سب ممالک کے حقوق یکساں ہیں اور سب کی آزادی مسلمہ تصور ہوتی ہے۔ ہر ملک کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں سے میل جول رکھے کیونکہ اسی میں سب ملکوں کی بہتری اور فائدہ ہے۔ آج کی دنیا میں ہر ملک کسی نہ کسی میں صورت دوسرے ملک سے وابستہ اور متعلقہ ہوتا ہے اور الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا ایک ملک کے حکمران دوسرے ملک کے حکمران کے لئے خاص جذبہ خیر سگالی رکھتے ہیں اور ان کی آمد پر ان کو مہمان کی حیثیت سے کئی ذمہ داریوں سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ عام طور پر کسی بیرونی حکمران کی کسی ملک میں آمد پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ حاکم اپنے ملک کے وقار کے خلاف کوئی بھی قابل اعتراض طرز عمل نہیں اختیار کرے گا۔ ایسے فرمانروا کو ملک کے عام قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

(2) پریذیڈنٹ اور گورنروں کا تحفظ : پریذیڈنٹ اور گورنروں کے خلاف جب تک وہ عہدہ پر فائز رہیں کوئی

فوجداری کارروائیاں نہ تو شروع کی جائیں گی نہ ہی جاری رکھی جائیں گی۔ ان کے عہدہ کے دوران کوئی عدالت ان کو گرفتار کرنے یا قید کرنے کے احکام جاری نہیں کر سکتی۔

(3) سفیر: کسی ملک کے سفیر کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے حکمران کی نمائندگی کرتا ہے اور ان کو بھی وہی استحقاق حاصل ہوتا ہے جو کہ اس ملک کے حکمران کو ملک میں آنے پر حاصل ہوتا ہے۔ سفیر کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے گویا وہ اپنے ملک میں سکونت پذیر ہو۔ اگر اس سے غلطی سرزد ہوجائے یا وہ اپنے استحقاق ناجائز استعمال کرے تو اسے واپس اپنے ملک میں بھیجا جاسکتا ہے اور اس پر عائد کردہ الزام اس کے اپنے حکمران کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جو اسے مناسب سزا دے گا۔ لہٰذا سفیروں کو اس بناء پر ملک کے قانون سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی قانون دانوں میں اختلاف ہے کہ سفیروں کا استحقاق بابت سنگین جرائم جیسے قتل وغیرہ تک حاوی ہے یا نہیں۔

(4) غیر ملکی دشمن: جنگ کے دوران، جنگی افعال کی نسبت فوجداری عدالتوں میں کارروائی نہیں کی جاسکتی بلکہ ان کے خلاف کارروائی مارشل لاء کے تحت کی جاتی ہے۔

(5) غیر ملکی فوجیں: جب غیر ملکی فوجیں، ہمارے حکمران کی اجازت سے ملک میں داخل ہوئی ہوں تو دوران قیام وہ ہمارے ملک کی عدالتوں کے دائرہ اختیار سے باہر رہیں گی۔

(6) جنگی جہاز: جب کسی غیر ملک کے جنگی جہاز دوسرے ملک کے علاقائی پانی میں داخل ہوتے ہیں تو اس علاقہ کے قانون سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔

(7) کارپوریشن: جب کوئی فعل یا ترک فعل کارپوریشن سے سرزد ہوا ہو تو کارپوریشن کے خلاف کارروائی نہیں کی جائے گی بلکہ اس ممبر کے خلاف کارروائی کی جائے گی جس نے فعل سرزد کیا ہو۔

(8) ملازمین کے افعال کے لئے مالک کی ذمہ داری: دفعہ ہذا کے مطابق ہر وہ شخص جو مجموعہ تعزیرات کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا۔ وہ اس مجموعہ کے تحت قابل سزا ہوگا۔ اگر صرف ملازم کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کا مالک اعانت سے متعلقہ احکام کے تحت مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ (AIR 1937 Rang. 246) یا پھر مجموعہ میں کوئی ایسی دفعہ ہو جس کے تحت مالک پر ذمہ داری عائد ہوتی ہو جبکہ وہ ملازم کے فعل سے لاعلم ہو مثلاً دفعہ 154۔ مالک اپنے ملازم کے اس فعل کا ذمہ دار نہیں ہوتا جو اس نے بلااختیار سرزد کیا ہو۔ اس شخص کو فوجداری سزا دی جاتی ہے جو خود فعل سرزد کرتا ہے یا فعل سرزد کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ (AIR 1938 Nag. 365)

جب مالک پر قانونی ذمہ داری یا فعل ایسا ہو جو باعث تکلیف عامہ ہو یا جب فرض میں کوتاہی کی گئی ہو تو مالک، ملازم کے فعل کا ذمہ دار ہوگا۔

"ہر شخص" دفعہ ہذا میں الفاظ "ہر شخص" استعمال کئے گئے ہیں۔ دفعہ 3 سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی غیر ملکی پاکستان کے اندر جرم کا ارتکاب کرے تو وہ مجرم ہوگا اور اسے بطور مجرم سزا دی جائے گی۔ چاہے وہ جسمانی طور پر اس وقت پاکستان کے اندر موجود ہو یا نہ ہو۔ [PLD 1958 SC (Ind.) 114]

کسی شخص کو ذاتی طور پر اختیار حاصل نہیں کہ وہ کسی کو سزا دے۔ (PLD 1951 Pesh. 6) کوئی شخص بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر کسی کو سزا نہیں دے سکتا۔

دفعہ 3۔ ان جرائم کی سزا جو پاکستان کے باہر سرزد ہوں مگر جن کی تجویز قانون کی رو سے ملک کے اندر ہو سکتی ہے۔

Punishment of offences committed beyond, but which by law may bc tried within Pakistan

جو شخص کسی پاکستانی قانون کے تحت کسی ایسے جرم کے لیے قابل مواخذ ہو جس کا ارتکاب پاکستان سے باہر ہوا ہے تو اس شخص کے ساتھ اس فعل کی بابت جس کا ارتکاب پاکستان سے باہر کیا گیا ہو؛ اس مجموعہ کے احکام کے مطابق کارروائی کی جائے گی گویا کہ اس کا ارتکاب پاکستان کے اندر ہی کیا گیا تھا۔

شرح

مقصد: اس دفعہ کا منشاء یہ ہے کہ ہر پاکستانی کسی ایسے جرم کے ارتکاب پر جو بیرون پاکستان سرزد کیا گیا ہو، اسی طرح لائق تعزیر ہوگا گویا کہ اس نے جرم کا ارتکاب ملک کے اندر کیا ہو۔ دفعہ 3 اور دفعہ 4 اس مجموعہ کے بیرون حدود اطلاق پذیر ہونے سے متعلق ہے۔ جس ملک میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو ضروری نہیں کہ وہاں اس کو جرم نہ سمجھا جاتا ہو۔ اسی طرح جب کوئی غیر ملکی پاکستان میں کسی جرم کا ارتکاب کرے تو چاہے ایسے فعل کو اس کے ملک میں جرم نہ تصور کیا جاتا ہو، اسے پاکستان کی تعزیرات کے تحت سزا دی جاسکے گی۔ اگر سزا دیتے وقت وہ پاکستان میں ذاتی طور پر موجود نہ ہو تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور اسے سزا دی جاسکے گی۔

دفعہ 4۔ ملکی قانون کی دسترس سے باہر جرائم پر مجموعہ کی وسعت

Extension of Code of extra-territorial offences

مجموعہ ہذا کے احکام کسی ایسے جرم پر بھی اطلاق پذیر ہوں گے جن کا ارتکاب حسب ذیل نے کیا ہو:

(1) پاکستان کا کوئی شہری یا کوئی شخص جو پاکستان سے باہر دور کسی جگہ پاکستان کی ملازمت میں ہو۔

(2) اے۔او 1961، آرٹیکل 2 اور شیڈول کے ذریعہ 23 مارچ 1956 سے حذف ہوا۔

(3) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس نمبرXXVII بابت 1981 سے حذف ہوا۔

(4) پاکستان میں رجسٹر شدہ کسی جہاز یا طیارہ پر، چاہے وہ کہیں بھی ہو، سوار کوئی شخص۔

وضاحت: دفعہ ہذا میں لفظ "جرم" میں ہر وہ فعل شامل ہوگا جس کا ارتکاب بیرون پاکستان کیا گیا، جس کا اگر پاکستان میں ارتکاب کیا جاتا تو مجموعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوتا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف جو ایک پاکستانی شہری ہے، یوگنڈا میں قتل عمد کا ارتکاب کرتا ہے۔ الف پر قتل عمد کے مقدمہ کی تجویز پاکستان میں کسی جگہ جہاں وہ پایا جائے ہو سکتی ہے اور اسے سزا دی جاسکتی ہے۔

(b) حذف ہوئی۔

(c) ج، ایک غیر ملکی جو حکومت پاکستان کا ملازم ہے، لندن میں قتل عمد کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس پر قتل عمد کی تجویز پاکستان میں کسی جگہ پر، جہاں وہ پایا جائے کی جاسکتی ہے اور اسے سزا دی جاسکتی ہے۔

(d) د ایک برطانوی باشندہ جو جونا گڑھ میں رہائش پذیر ہے۔ ڈ کو لاہور میں قتل عمد کے ارتکاب پر اکساتا ہے۔ د قتل عمد

کی اہانت کا مرتکب ہے۔

شرح

مقصد: اس دفعہ میں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی جرم پاکستان سے باہر سرزد کیا گیا ہو تو کس حد تک مجموعہ ہذا کا اطلاق ان جرائم پر ہوگا۔

پاکستان سے باہر سرزد شدہ جرائم: بعض دفعہ صورت حال یوں بھی ہو سکتی ہے کہ جرم کا ارتکاب پاکستان سے باہر کسی اور ملک میں ہوتا ہے لیکن مجرم پاکستان کی حدود میں پایا جاتا ہے۔ اس سے دو صورتیں پیدا ہوتی ہیں:

تحویل ملزمان: یہ اصطلاح بین الاقوامی قانون کی ہے۔ جب کوئی ملزم کسی ملک میں جرم کا ارتکاب کرکے دوسرے ملک کو فرار ہوجائے تو دوسرا ملک پہلے ملک کی استدعا پر ملزم کو پکڑ کر اس کے حوالہ کردیتا ہے۔ ملزم کی حوالگی ملکوں کے باہمی میثاق کی بنیاد پر بھی ہوتی ہے اور بعض دفعہ تعظیم و تکریم کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مختلف ممالک مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ پاکستان سے باہر جرم کا ارتکاب کسی غیر ملکی حکومت یا برطانوی مقبوضہ علاقے میں ہوسکتا ہے۔

بیرون حدود ملک اختیار سماعت: پاکستان کی عدالتیں حسب ذیل صورتوں میں بیرون ملک سرزد کردہ جرائم کی سماعت کرنے کا اختیار رکھتی ہیں:

(I) زمین پر (II) کھلے سمندروں پر۔

(i) **زمین پر:** تعزیرات پاکستان کی دفعات 3 اور 4 کے اور دفعہ 188 ضابطہ فوجداری سے مقامی عدالتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان جرائم کی گرفت بھی کریں جو پاکستان کی حدود سے باہر سرزد ہوا ہو۔

دفعہ 188 کے مطابق جب کسی جرم کا ارتکاب پاکستانی شہری بیرون ملک کرے یا کوئی شخص کسی بحری یا ہوائی جہاز پر جرم کرے جو پاکستان میں رجسٹر ہوا ہو تو خواہ جرم کا ارتکاب ان جہازوں پر کہیں بھی کیا گیا ہو، یہ سمجھا جائے گا کہ جرم اندرون پاکستان سرزد ہوا ہے اور جس جگہ پر اسے موجود پایا جائے وہاں پر اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوکر اسے سزا یاب کیا جاسکتا ہے:

(ii) **کھلے سمندروں پر:** سمندروں پر جرم کا ارتکاب تین صورتوں میں کیا جاسکتا ہے۔

اول - ان بحری جہازوں پر جو پاکستان کے ہوں یا پاکستان کا جھنڈا لہراتے ہیں۔

دوم: دوسرے ملکوں کے بحری جہازوں پر جب وہ پاکستان کے علاقائی پانی میں ہوں۔

سوم: بحری قزاق جو دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن کو سب قزاق کہتے ہیں اور دوسرے وہ جن کی تعریف اور تعین مجلس قانون ساز نے کیا ہو۔

بحری قزاق جس ملک کے ہاتھ لگ جائے وہاں کی عدالتیں اس کے خلاف مقدمہ کی سماعت کرکے اسے سزا دے سکتی ہیں۔
دوسرے قسم میں ایک ملک کے لوگ سمندروں پر ایک دوسرے ملک پر لوٹ مار کرتے ہیں۔ یہ بحری قزاقی کہلاتی ہے۔
اگر دونوں ملک دوست ہوں تو یہ قزاقی ہوگی۔ اگر دشمن ہیں تو یہ قزاقی نہ ہوگی۔ یہ سمندروں پر جنگ کی ایک صریح شکل ہوگی۔

غیر ملکی باشندوں کے جرائم: اگر غیر ملکی باشندے نے جرم پاکستان سے باہر سرزد کیا ہو، تو یہ مجموعہ ہذا کے مطابق جرم نہیں ہوگا۔ ہمارے ملک کی عدالتیں اس کے خلاف کارروائی نہیں کرسکتیں۔ اگر اندرون ملک جرم کیا گیا ہو تو غیر ملکی باشندہ عدالت کو جوابدہ ہوگا۔ لہٰذا کسی غیر ملکی کے خلاف جرم کی سماعت کرنے سے قبل یہ امر فیصلہ کیا جائیگا کہ جرم پاکستان

کی حدود سے باہر سرزد ہوا تھا یا اندر۔ البتہ اگر صورت یہ ہے کہ جرم جزوی طور پر باہر سرزد ہوا مگر اس کی تکمیل پاکستان میں پہنچ کر ہوئی تو پاکستان کی عدالتیں اس کی گرفت کر سکتی ہیں۔

دفعہ 5۔ جو قانون ہذا سے متاثر نہ ہوں گے

Certain laws not to be affected by this Act

قانون ہذا میں کسی امر کا مقصد، بغاوت، اور افسروں، بری اور اور ہوائی سپاہیوں، جو حکومت کی ملازمت میں ہوں، کے بھاگ جانے، کی سزا دینے کے کسی قانون یا کسی خاص یا مقامی قانون، کے احکام کو منسوخ، تبدیل، معطل کرنا یا اثر انداز ہونا نہیں ہے۔

شرح

مقصد: تعزیرات پاکستان کی دفعہ 2 میں محکوم ہے کہ ہر شخص کو جو کسی فعل یا ترک فعل کا مجموعہ ہذا کے تحت کسی جرم کا مرتکب ہو اسے مجموعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی نہ کہ کسی اور قانون کے تحت۔ مگر دفعہ 5 مذکورہ دفعہ 2 کی استثنائی صورت ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ قانون ہذا (تعزیرات پاکستان) کا مقصد ان قوانین کو منسوخ، تبدیل، معطل کرنا یا ان پر اثر انداز ہونا نہیں جو بغاوت کی سزا دینے کے لئے وضع کئے گئے ہوں یا حکومت کی ملازمت میں بری، بحری اور ہوائی افواج کے افسروں یا سپاہیوں کے بھاگ جانے یعنی ملازمت سے فرار ہونے پر سزا دینے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ مجموعہ ہذا کے احکام کسی خاص یا مقامی قانون کے احکام کو بھی منسوخ، تبدیل یا معطل کرنے کا اثر نہیں رکھیں گے اور نہ ہی ان پر اثر انداز ہوں گے۔

اگرچہ مجموعہ ہذا کو عمومی بنانے کا ارادہ تھا تاہم یہ مناسب نہ سمجھا گیا کہ اسے جامع و مانع بنایا جائے اس لئے مقامی اور مخصوص قوانین کے تحت تعریف کردہ جرائم کو مجموعہ کی زد سے باہر رکھا گیا اور ان جرائم کو ان خاص قوانین کے تحت قابل سزا قرار دیا گیا۔ فوج کے لئے خاص قانون آرمی ایکٹ اور ہوائی فوج کے لئے ایئر فورس ایکٹ ہے۔

خاص اور مقامی قوانین: مجموعہ ہذا کے وضع ہونے سے کوئی مقامی یا مخصوص قانون کسی صورت بھی متاثر نہیں ہوا اگر کسی جرم کو کسی مقامی یا مخصوص قانون کے تحت قابل سزا قرار دیا گیا ہو اور اس جرم کے واقعات مجموعہ ہذا کی کسی تعریف کی زد میں آتے ہوں تو ایسے جرم کے لئے تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی جا سکے گی (1953 Cr. LJ 932)۔ جب کوئی جرم کسی مخصوص قانون کی دفعہ کے احکام کے تحت آتا ہو اور اس دفعہ تک محدود رہتا ہو تو زیادہ مناسب یہی ہوگا کہ قصور وار کو مخصوص قانون کے تحت سزا دی جائے نہ کہ ایک عام قانون کا سہارا لیا جائے جس میں کہ بہت زیادہ سزا مقرر کی گئی ہو [(1930) 6 Lukh. 266] ۔ جب مخصوص قانون اور قانون عامہ میں تضاد ہو تو مخصوص قانون کے احکام حاوی ہوں گے۔ (AIR 1934 Bom. 162)۔ تاہم ایک ہی جرم کے لئے کسی شخص کو تعزیرات پاکستان اور خاص قانون، دونوں کے تحت، سزایاب نہیں کیا جا سکتا (AIR 1918 Pat. 640) اور عام طور پر مناسب یہی ہوگا کہ خاص قانون کے تحت سزا دی جائے (AIR 1931 Mad. 18)۔ کیونکہ یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ مقننہ کا مقصد یہ ہے کہ خاص قسم کی سزا خاص قسم کے مقدمات کے لئے مناسب ہوتی ہے۔

عمل: جب کسی مقدمہ کے حالات میں ثابت کردہ فعل مجموعہ ہذا کی کسی دفعہ کے تحت بھی جرم بنتا ہو تو اس بناء پر کسی خاص قانون کے تحت سزایابی کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ [1867) 8 W.R (Criminal) 55]

==============

باب 2

عام تشریحات
GENERAL EXPLANATION

اس باب کا بیشتر حصہ ایک جامع تعبیری عبارت ہے۔ یہ سارے مجموعہ کی تعبیر کے لئے کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ اس باب میں ان بڑی بڑی اصطلاحات کی تعریف و توضیح کی گئی ہے جو اس مجموعہ میں استعمال کی گئی ہیں اور ان اصطلاحات کو جو معنی پہنائے گئے ہیں، بعد کے ابواب میں ان پر سختی سے قائم رہا گیا ہے۔ باب ہذا میں تمام صورتوں کے لئے تشریحات فراہم نہیں کی گئیں بلکہ صرف ان صورتوں کے لئے اہتمام کیا گیا ہے جہاں دقت پیدا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے، اور یہ دیکھنے کے لئے اس باب کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے کہ مجموعہ کے کیا معنی ہیں۔

دفعہ 6۔ مجموعہ میں تعریفات کو مستثنیات کے تابع سمجھا جائے
Definitions in the Code to be understood subject to exception

اس تمام مجموعہ میں کسی جرم کی ہر تعریف، ہر تعزیری حکم اور ایسی ہر تعریف یا تعزیری حکم کی ہر تمثیل کو ان مستثنیات کے تابع سمجھا جائے گا جو باب موسومہ "عام مستثنیات" میں درج ہیں اگرچہ ان مستثنیات کا ایسی تعریف، تعزیری حکم یا تمثیل میں اعادہ نہ کیا گیا ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) اس مجموعہ میں جن دفعات میں جرائم کی تعریفیں درج ہیں یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ سات برس سے کم عمر کا بچہ ایسے جرم کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ مگر ان تعریفوں کو عام مستثنیات کے تابع سمجھا جائے گا جہاں یہ محکوم ہے کہ کوئی فعل جو سات برس سے کم عمر کا بچہ کرے گا، جرم نہیں ہوگا۔

(b) الف ایک پولیس افسر ز کو بلاوارنٹ گرفتار کرتا ہے جس نے قتل عمد کیا ہے۔ یہاں الف حبس بیجا کے جرم کا مرتکب نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ ز کو گرفتار کرنے کا وہ قانونی طور پر پابند تھا۔ اس واسطے یہ صورت حال اس استثناء عام میں داخل ہے جس میں مشروط کیا گیا ہے کہ کوئی فعل جرم نہیں جو ایسا شخص کرے جو قانون کے تحت اس کے کرنے کا پابند ہو۔

شرح

مجموعہ تعزیرات پاکستان میں مختلف دفعات میں جرائم کی تعریف کی گئی ہے جس میں ان عناصر یا لوازم کی تشریح کی گئی ہے جن پر کوئی جرم مشتمل ہوگا۔ اب جرم کا محض سرزد ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ بعض حالات وواقعات اور احکام ایسے ہوتے ہیں جن کے تحت کسی جرم کا سرزد ہوجانا اس کی سزا یابی کے لئے کافی نہیں سمجھا جاتا۔ مثلاً جب فرائض کی بجاآوری میں پولیس کے ہاتھوں ملزم مارا جاتا ہے یا کوئی پاگل شخص ایسا فعل سرزد کرتا ہے جو مجموعہ کے مطابق جرم تو بنتا ہے مگر قانون اس کی فاترالعقلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے سزا سے مستثنیٰ کردیتا ہے وغیرہ۔ ایسی صورتوں اور حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مجموعہ تعزیرات میں باب نمبر 4 میں "عام مستثنیات" کو شامل کیا گیا ہے۔

اس باب میں قریباً تیس (30) مستثنیات درج ہیں جن کا اطلاق مجموعہ کے تمام جرائم پر ہوتا ہے۔ اب ہر جرم کی تعریف کرتے وقت اس کے تحت مذکورہ 30 مستثنیات درج کردی جائیں کہ ان ان صورتوں میں اسے جرم نہ سمجھا جائے گا تو اس کا بار بار ہر تعریف کے تحت دہرانا بے مقصد اور وقت کا ضیاع ہوتا۔ اس لیے دفعہ 6 میں واضح کردیا گیا ہے کہ مجموعہ ہذا میں ہر جرم کی تعریف، ہر تعزیری حکم اور ہر تمثیل ان مستثنیات کے تابع سمجھی جائے گی جو مجموعہ کے باب موسومہ "عام مستثنیات" میں درج ہیں۔ یعنی عام مستثنیات کے احکام تمام جرائم کی تعریف، ہر تعزیری حکم اور ہر تمثیل پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

دفعہ 7۔ یکبار تشریح کردہ الفاظ کا مفہوم

Sense of expression once explained

وہ تمام الفاظ جن کی مجموعہ ہذا کے کسی حصہ میں تشریح کی گئی ہے، کو مجموعہ ہذا کے ہر حصہ میں تشریح کے مطابق، استعمال کیا گیا ہے۔

دفعہ 8۔ جنس Gender : "وہ" کی ضمیر اور اس کے مشتقات ہر کسی شخص کے متعلق استعمال ہوئے ہیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

دفعہ 9۔ صیغہ بہ اعتبار تعداد Number : سوائے اس کے کہ سیاق و سباق میں اس کے منافی ظاہر ہو، واحد صیغہ ظاہر کرنے والے الفاظ میں جمع کا صیغہ شامل ہوگا اور ان الفاظ میں جو جمع کے صیغہ کو ظاہر کرتے ہوں، واحد صیغہ شامل ہوگا۔

دفعہ 10۔ "مرد"؛ "عورت" "Woman"؛ "Man" : لفظ "مرد" کسی عمر کے مذکر نوع انسان کو ظاہر کرتا ہے، "لفظ عورت" کسی عمر کی مونث نوع انسانی کو ظاہر کرتا ہے۔

دفعہ 11۔ "شخص" Person : لفظ "شخص" میں کوئی کمپنی یا انجمن (ایسوسی ایشن) یا اشخاص کی جماعت، چاہے وہ جماعت متحدہ کے طور پر تشکیل شدہ (ان کارپوریٹڈ) ہو یا نہ ہو، شامل ہے۔

شرح

شخص : لفظ "شخص" میں نوع انسان چاہے وہ مرد ہو، عورت ہو یا بچہ ہو، شامل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں غیر حقیقی شخص (کارپوریشن) بھی شامل ہے۔ [5 AC. 857 (1880)] کارپوریٹ باڈی یا کمپنی ان جرائم میں قابل الزام نہیں ہوسکتے جن کا صرف انسان ارتکاب کرسکتے ہیں یا ایسے جرائم جن کی سزا قید ہے۔ کسی کارپوریٹ جماعت کا وہ افسر یا مختار کار جو اس کی طرف سے کام کرنے کا مجاز ہو، انفرادی طور پر فوجداری کارروائی کا مستوجب ہوگا۔

(1971 PCr. LJ 537)

قانون عبارات عامہ (جنرل کلازز ایکٹ) کے مطابق "شخص" کی وہی تعریف کی گئی ہے جو دفعہ 11 مذکورہ میں درج ہے۔ تاہم محدود ذمہ داری کی کمپنی پر کسی الزام لگنے پر مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔ [(1922) 2 KB 530] لیکن جو اشخاص کمپنی کی اعانت و مدد کریں مستوجب سزا ہوں گے۔ [(1922) 2 KB 530] لفظ "شخص" اتنا وسیع ہے کہ اس میں تمام فرقہ کے نمائندہ کی حیثیت میں حکومت شامل ہے۔ پس جب کوئی انسپکٹر جنگلات، جو حکومت کا ملازم ہے، کسی جنگل پر قبضہ کرلیتا ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت نے خود قبضہ کرلیا ہے۔ اور بلاادائیگی فیس بددیانتی کرکے اس جنگل سے لکڑیاں لیجانا

چاہے وہ اس کی رضامندی سے ہی کیوں نہ ہو، چوری سمجھی جائے گی۔ اگر ویسی رضامندی بلااختیار یا دھوکہ پر مبنی تھی۔
[(1877) I Bom. 610, 622]

دفعہ 12۔ عوام الناس (پبلک) Public: لفظ پبلک میں عوام الناس کا ہر طبقہ یا کوئی فرقہ شامل ہے۔

دفعہ 13۔ آڈپٹیشن آرڈر 1961ء کے تحت حذف ہوئی۔

دفعہ 14۔ ملازم مملکت Servant of the State: "ملازم مملکت" کے الفاظ ان سب افسران یا ملازمین کو ظاہر کرتے ہیں جو مرکزی حکومت یا کسی صوبائی حکومت سے یا اس کے اختیار کے تحت برقرار، تعینات یا ملازمت میں ہیں۔

دفعہ 15۔ ["برٹش انڈیا کی تعریف"] Definition of British-India

اے-او 1937ء سے منسوخ ہوئی۔

دفعہ 16۔ ["گورنمنٹ آف انڈیا کی تعریف"]
Definition of "Government of India"

اے-او 1937 سے منسوخ ہوئی۔

دفعہ 17۔ حکومت (گورنمنٹ) Government: لفظ "حکومت" اس شخص یا ان اشخاص کو ظاہر کرتا ہے جنہیں پاکستان میں یا اس کے کسی حصہ میں، قانون کی رو سے حکومت چلانے کا مجاز کیا گیا ہے۔

دفعہ 18۔ پریذیڈنسی کی تعریف Definition of Presidency: اے-او 1937ء سے منسوخ ہوئی۔

دفعہ 19۔ جج (منصف) Judge: جج کے لفظ سے نہ صرف ہر ایسا شخص مراد ہے جسے سرکاری طور بطور جج موسوم کیا گیا ہو بلکہ ہر وہ شخص بھی شامل ہے:

جسے قانوناً کسی قانونی کارروائی میں چاہے وہ دیوانی ہو یا فوجداری، قطعی فیصلہ یا ایسا فیصلہ دینے کا مجاز کیا گیا ہو، جس کی، اگر کوئی دیگر حاکم مجاز توثیق کردے تو وہ قطعی فیصلہ ہوجائے

یا وہ کسی ایسی جماعت اشخاص کا فرد ہو، جس جماعت اشخاص کو ایسا فیصلہ دینے کا قانوناً مجاز کیا گیا ہو۔

تمثیلات
Illustration

(b) ایک مجسٹریٹ جو کسی ایسے الزام کی نسبت سماعت کررہا ہو جس کا اس کو جرمانہ کرنے یا قید کرنے کا اختیار ہے، خواہ اس کی اپیل ہو سکتی ہو یا نہ، جج ہے۔

(c) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے قانون بابت 1951 سے منسوخ ہوئی۔

(d) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس نمبر XXVII بابت 1981 سے حذف ہوئی۔

شرح

ہر شخص جسے سرکاری طور پر جج سے موسوم کیا گیا ہو، جج ہوتا ہے۔ مثلاً ہائی کورٹ کا جج، ڈسٹرکٹ جج، اسسٹنٹ جج اور سب آرڈمینیٹ جج۔ اس کے علاوہ اس شخص کو بھی جج کہا جائے گا۔ مثلاً جب کسی جماعت اشخاص کو یا اس کے کسی فرد

کو فیصلہ دینے کا مجاز کیا گیا ہو اسے جج سمجھا جائے گا جیسے کہ ثالثان۔ [(1925) 5 Pat. 110,115]

دفعہ 20- کورٹ آف جسٹس Court of Justice: کورٹ آف جسٹس کے الفاظ سے وہ جج مراد ہے جس کو قانون نے صرف عدلیہ (جوڈیشل) کام کرنے کا اختیار دیا ہو یا ججوں کی وہ جماعت مراد ہے جن کو قانوناً اجتماعی طور پر (جوڈیشل) کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔ جب کہ وہ جج یا ججوں کی جماعت جوڈیشل کام کر رہے ہوں۔

شرح

"کورٹ آف جسٹس" کے یہاں یہ معنی نہیں کہ یہ ایسی عمارت یا کمرہ ہے جہاں انصاف کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد وہ جج یا جج صاحبان ہیں جو انصاف دینے کے لئے عدالتی کارروائیاں زیر عمل لاتے ہیں۔

دفعہ 21- سرکاری ملازم Public Servant: سرکاری ملازم کے الفاظ ایسے شخص کو ظاہر کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل اقسام میں سے کسی ایک میں داخل ہو، یعنی:

(اول) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس نمبر (XXVII) بابت 1981 سے حذف ہوا۔

(دوم) پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی افواج میں کوئی کمیشن یافتہ افسر جبکہ وہ مرکزی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کے تحت ملازمت کر رہا ہو۔

(سوم) ہر ایک جج۔

(چہارم) کورٹ آف جسٹس کا ہر ایک افسر جس کا بحیثیت ایسا افسر ہونے کے یہ فرض ہو کہ کسی قانونی یا واقعاتی امر کی تفتیش کر کے رپورٹ کرے یا کوئی دستاویز مرتب کرے یا ان کی تصدیق یا اپنی حفاظت میں رکھے یا کسی مال کو اپنی تحویل میں لے یا ٹھکانے لگائے یا کسی عدالتی حکم نامے کا اجراء کرے یا کسی قسم کا حلف دلائے یا ترجمانی کرے یا عدالت میں نظم و نسق رکھے اور ہر وہ شخص جس کو کورٹ آف جسٹس کی طرف سے ایسی خدمات میں سے کوئی سرانجام دینے کا خاص طور پر اختیار دیا گیا ہو۔

(پنجم) ہر ایک اہل جیوری، اسیسر یا رکن پنچایت جبکہ وہ کورٹ آف جسٹس یا سرکاری ملازم کی امداد کر رہا ہو۔

(ششم) ہر ایک ثالث یا کوئی دوسرا شخص جسے کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی دیگر حاکم بااختیار کی طرف سے کوئی مقدمہ یا معاملہ تصفیہ کرنے یا رپورٹ کرنے کے لیے سپرد ہوا ہو۔

(ہفتم) ہر ایک شخص جسے بہ اعتبار اپنے عہدہ کے کسی شخص کو قید کرنے یا قید میں رکھنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

(ہشتم) گورنمنٹ کا ہر وہ افسر جس کا فرض بحیثیت، ایسے افسر کے جرائم کا انسداد، جرائم کی اطلاع دہی یا ملزمان کو انصاف کے سپرد کرنا ہو یا صحت عامہ کی حفاظت، بچاؤ کرنا یا سہولت پہنچانا ہو۔

(نہم) ہر ایک وہ افسر جس کا فرض بحیثیت ایسے افسر کے حکومت کی طرف سے کوئی مال لینا، وصول کرنا، رکھنا یا خرچ کرنا ہو یا حکومت کی طرف سے کوئی پیمائش، تشخیص یا معاہدہ کرنا ہو یا مال کے کسی حکم نامہ کی تکمیل کرانا ہو یا حکومت کے مالی مفادات پر اثر انداز ہونے والے کسی امر کی تفتیش یا رپورٹ کرنا ہو یا حکومت کے مالی مفاد کے متعلق کسی دستاویز کو مرتب کرنا یا تصدیق کرنا یا سے پاس رکھنا ہو یا حکومت کے مالی مفاد کے تحفظ کے متعلق کسی قانون سے انحراف کو روکنا ہو اور ہر ایک افسر جو حکومت کی ملازمت میں ہو یا اس سے تنخواہ پاتا ہو یا اسے کسی کار سرکار کی بجاآوری کے عوض فیس یا کمیشن بطور معاوضہ ملتی ہو۔

(دھم) ہر ایک وہ افسر جس کا فرض بحیثیت ایسے افسر کے کوئی مال لینا، وصول کرنا، رکھنا یا خرچ کرنا ہو یا کسی گاؤں، قصبہ یا ضلع کی مشترک غیردینی غرض کے لیے کوئی پیائش یا تشخیص یا کوئی ریٹ یا ٹیکس عائد کرنا ہو یا کسی گاؤں، قصبہ، ضلع کے لوگوں کے حقوق کے تعین کی غرض سے کسی دستاویز کو مرتب کرنا، تصدیق کرنا یا رکھنا ہو۔

(یازدھم) وہ شخص جو کسی ایسے عہدہ پر فائز ہو جس کی بناء پر اسے اختیار ملا ہو کہ وہ انتخابی فہرستیں تیار کرے، شائع کرے، ریکارڈ میں رکھے یا ان پر نظرثانی کرے یا انتخاب یا انتخاب کا جزو کرائے۔

تمثیل
Illustration

ایک میونسپل کمشنر سرکاری ملازم ہے۔

تشریح 1 : وہ اشخاص جو اوپر لکھی ہوئی اقسام میں سے کسی میں آتے ہیں، سرکاری ملازم ہیں، چاہے حکومت نے ان کی تقرری کی ہو یا نہ کی ہو۔

تشریح 2 : جہاں کہیں الفاظ سرکاری ملازم مستعمل ہوں۔ وہ ایسے ہر شخص کے بارے میں سمجھے جائیں گے جو فی الواقع اس ملازمت پر فائز ہے چاہے اس کے اس عہدہ پر فائز ہونے میں کیسا ہی قانونی سقم کیوں نہ ہو۔

تشریح 3 : "لفظ انتخاب" کسی مقننہ، میونسپل یا دیگر پبلک اتھارٹی چاہے وہ کسی نوع کی ہو، کے ارکان کو چننے کے مقصد کے لیے انتخاب کو ظاہر کرتا ہے۔ جن کے لیے چلے جانے کا طریقہ کسی ایسے قانون یا تحت مقرر ہوا ہو جو انتخاب سے ہو۔

شرح

مقصد : اس دفعہ سے عام لوگوں اور ان لوگوں کے درمیان امتیاز کیا گیا ہے جو سرکاری ملازم ہیں، حکومت سے تنخواہ پاتے ہیں یا کسی پبلک اتھارٹی سے معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ دفعہ ہذا سرکاری ملازم کی نہایت جامع تعریف کرتی ہے۔ ایسی تعریف یا امتیاز اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ سرکاری ملازم کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں بہت سے تحفظات اور استحقاق بخشے گئے ہیں۔ سرکاری ملازموں کے افعال اور ذات کے متعلق، جو اس کے عہدہ پر یا فرائض سے متعلقہ ہو، علیحدہ ضابطہ وضع کیا گیا ہے۔ ضابطہ میں کچھ جرائم ایسے درج ہیں جو سرکاری ملازم اور عوام میں مشترک ہیں۔ یعنی ان جرائم کے ارتکاب میں سرکاری ملازم کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے جرائم ایسے ہیں جن کا ارتکاب صرف سرکاری ملازم ہی کرسکتا ہے۔ اگر سرکاری ملازم ان جرائم کا مرتکب ہو تو اس کے ساتھ زیادہ سختی سے نبٹا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے عام شہریوں کی نسبت زیادہ تحفظات دیئے گئے ہیں۔ سرکاری ملازموں سے متعلقہ جرائم کو اکٹھا کرکے باب IX کے تحت علیحدہ درج کیا گیا ہے۔

سرکاری ملازم : دفعہ ہذا سرکاری ملازم کی تعریف نہیں کرتی بلکہ ان کارکنوں کی فہرست مہیا کرتی ہے جن کو سرکاری ملازم سمجھا جائے گا۔ پبلک سرونٹ (سرکاری ملازم) وہ ہوتا ہے جسے کوئی عوامی (سرکاری) فرض انجام دینا ہوتا ہے۔ تمام گورنمنٹ ملازمین سرکاری ملازم نہیں ہوتے۔

یہ قرار دیا گیا کہ پاسپورٹ کے دفتر کا چپڑاسی سرکاری ملازم ہے۔ (PLD 1955 Lah. 540)۔ ملازمین ریلوے بھی سرکاری ملازم ہیں۔ (PLD 1964 Dacca. 368)۔ صوبہ کا وزیر سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ (1968 PCr. LJ 869)۔ میونسپل کمیٹی کے ملازم سرکاری ملازم کی تعریف میں آتے ہیں۔ (PLD 1965 Lah. 369)۔ نکاح رجسٹرار جسے فیملی لاز

آرڈیننس 1961 کی دفعہ 4 کے تحت مقرر کیا گیا ہو، سرکاری ملازم ہے- (PLD 1969 SC 435)- پولیس افسران جو رپورٹ تحریر کرتے ہیں اور چالان ارسال کرتے ہیں پبلک سرونٹ کی تعریف میں آتے ہیں-
(PLD 1960 Dacca 431)

افسر: لفظ "افسر" سے مراد ایسا شخص ہے جسے کسی حد تک حکومت سے تفویض شدہ اختیار استعمال کرنے کے لئے تعینات کیا گیا ہو- یہ ایسا کارکن یا کسی عہدہ کا حامل ہوتا ہے، چاہے یہ کتنا کمتر درجہ کا کیوں نہ ہو جسے حکومت کے بعض فرائض تفویض کئے گئے ہوتے ہیں- (PLD 1964 Dacca 330)- کراچی پورٹ ٹرسٹ کا لیبر ویلفیئر انسپکٹر ایک "افسر" ہے- (PLD 1977 Kar. 579) یہ قرار دیا گیا کہ ہر پبلک سرونٹ (سرکاری ملازم) ازخود گورنمنٹ سرونٹ (حکومت کا ملازم) نہیں ہوتا- (PLD 1979 Lah. 324)-

وضاحت 1: اس سے وضاحت کی گئی ہے کہ جو اشخاص مقامی قوانین کے تحت کسی عہدہ پر فائز ہیں، اگر ان کے فرائض منصبی اس دفعہ میں مذکور کسی قسم میں داخل ہوں تو وہ سرکاری ملازم سمجھے جائیں گے-

وضاحت 2: اگر کوئی شخص ایسا عہدہ قبول کرتا ہے جس سے وہ سرکاری ملازم کے فرائض بجالانے کا ذمہ لیتا ہے تو چاہے وہ تنخواہ پائے یا نہ پائے، سرکاری ملازم تصور ہوگا- وہ بعد میں یہ نہیں کہہ سکے گا کہ وہ سرکاری ملازم کے فرائض تو انجام دیتا تھا مگر سرکاری ملازم نہ تھا- اگر ایسے عذر کو قابل پذیرائی سمجھا جائے اور اس امر کا کوئی شخص سرکاری ملازم ہے یا نہیں، انحصار اس امر پر رکھا جائے کہ وہ تنخواہ پاتا ہے یا نہیں تو اس سے بہت سی تکالیف اور دشواریاں پیدا ہوجائیں گی- کیونکہ ہمارے جیسے ملک میں بہت سے اشخاص سرکاری فرائض پر بلامعاوضہ تعینات کئے جاتے ہیں-
اس وضاحت کے مطابق اتنا ہی کافی ہے کہ ایسے شخص کے فرائض منصبی اس دفعہ میں دی گئی اقسام میں کسی میں آتے ہوں- چاہے اس کی تقرری میں کسی قسم کا بھی قانونی سقم رہ گیا ہو-
[16 W.R (Cr.) 27,28]. اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر فائز ہو کر بطور سرکاری ملازم کام کررہا ہو تو رسمی تقرری نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا- (PLD 1955 Lah. 440)-

غیر سرکاری ملازم: سنٹرل کواپریٹو بنک کا سیکرٹری سرکاری ملازم نہیں ہوتا- (PLD 1957 Dac. 492)- مل کا مینجنگ ڈائریکٹر سرکاری ملازم نہیں ہوتا- (20 DLR 786)- گورنمنٹ کے گودام کا چوکیدار سرکاری ملازم نہیں-
-(PLD 1963 Dac. 839)

معمول (پریکٹس) بابت شہادت: جب جرم کا تعلق کسی سرکاری ملازم سے ہو تو یہ ظاہر کردینا کافی ہوگا کہ "وہ منصب پر فائز تھا" اور اس کے ثابت کرنے کے لئے یہ ظاہر کرنا کافی ہوگا کہ فرائض اور کارہائے وہی شخص سرانجام دے رہا ہے جسے سرکاری ملازم ظاہر کیا جارہا ہے-

سول ملازمین کے خلاف فوجداری مقدمات کی رجسٹریشن: دفعہ (a)21: محمد بشیر بنام ریاست کے مقدمے کے مطابق کوئی شخص حکومت کا ایک افسر ہوتا ہے اگر وہ حکومت کی ملازمت میں ہے یا حکومت سے تنخواہ حاصل کرتا ہے اور اسے کسی بھی پبلک ڈیوٹی کی تعمیل کا فریضہ سونپا جاسکتا ہے خواہ ایسی ڈیوٹی اعلیٰ نوعیت کی ہو یا بہت ادنیٰ کی-
[1995 PCr. LJ 1572 (a)]

دفعہ 22- مال منقولہ Movable Property: "مال منقولہ" کے الفاظ میں ہر قسم کا مادی مال اسباب داخل کرنا مقصود ہے سوائے زمین اور وہ چیز جو زمین سے پیوست ہو یا کسی ایسی چیز سے مستقل طور پر بندھی ہوئی

ہوں جو زمین کے ساتھ پیوست ہو۔

شرح

مقصد: قانون عبارت عامہ کے مطابق منقولہ جائیداد' ایسی ہر قسم کی جائیداد ہے سوائے غیر منقولہ جائیداد کے۔ قانون رجسٹری کے مطابق "منقولہ جائیداد" میں عمارتی لکڑی (کے کھڑے درخت)' اگی ہوئی فصل' گھاس' درختوں پر پھل اور رس اور دیگر تمام قسم کی جائیداد' سوائے غیر منقولہ جائیداد کے۔ کمپنیز آرڈیننس 1984 کی دفعہ 89 کے تحت کمپنی کے حصص اور کسی ممبر کا کمپنی میں کوئی دیگر مفاد منقولہ جائیداد ہونگے۔

مجموعہ تعزیرات کی تعریف مادی جائیداد تک محدود ہے۔ اس سے تمام تصفیہ طلب امور (Choses-in-action) کو خارج کردیا گیا ہے۔ یہ تعریف مذکورہ قوانین کی تعریف سے مختلف ہے۔ کیونکہ یہ غیرمادی حقوق کو تعریف سے خارج کرتی ہے۔

مادی جائیداد (مال): مادی جائیداد یا مال وہ ہوتا ہے جسے حس کے ذریعہ محسوس کیا جاسکے۔ جبکہ غیرمادی حقوق ایسے ہوتے ہیں جن کو انسانی جسم کی حس محسوس نہیں کرسکتی۔ مثلاً ہر قسم کی ذمہ داریاں یا وجوب غیرمادی ہیں۔ جبکہ دلدل میں پایا جانے والا نمک' [(1881) 4 Mad. 228] کسی مقدمہ کے ریکارڈ کا حصہ بننے والا کوئی کاغذ [(1882) I Deer 28] اور کوئی چیک [(1930) 52 All. 894] اس دفعہ کے تحت منقولہ مال ہیں۔

زمین اور زمین سے پیوست اشیاء: یہ دفعہ منقولہ اشیاء سے مٹی (ارتھ) اور مٹی سے پیوستہ اشیاء کو مستثنیٰ نہیں کرتی بلکہ "زمین اور مٹی (ارتھ) سے پیوستہ اشیاء" کو مستثنیٰ کرتی ہے۔ زمین (لینڈ) اور مٹی (ارتھ) ہم معنی نہیں ہیں۔ زمین سے جب مٹی (ارتھ) علیحدہ کرلی جائے تو یہ منقولہ مال بن جائے گا۔ [(1904) 27 Mad. 531] لیکن اگی ہوئی فصلات [AIR 1930 Mad. 599] یا دیار کے درخت [(1929) 8 Rang. 13] منقولہ مال نہیں ہوتے۔

زمین سے پیوست کا مطلب یہ ہے کہ ان کی جڑیں زمین میں ہوں جیسے درخت اور جھاڑیاں۔ یا زمین کے اندر ہوں جیسے کسی عمارت کی دیواریں ہوتی ہیں۔

دفعہ 23۔ فائدہ بے جا Wrongful gain: "فائدہ بے جا" ایسی جائیداد کا غیرقانونی فائدہ ہے جس کا حاصل کنندہ شخص' قانونی طور پر' حقدار نہیں ہے۔

نقصان بے جا Wrongful loss: "نقصان بے جا" غیرقانونی طریقہ سے ایسی جائیداد کا نقصان ہے' جس کا نقصان دہندہ شخص' قانونی طور پر حقدار ہے۔

فائدہ بے جا حاصل کرنا Gaining wrongfully: کسی شخص کا فائدہ اٹھانا اس صورت میں کہا جائے گا جبکہ وہ شخص اس (مال) کو بے جا طریقوں سے اپنے قبضہ میں رکھے اور تب بھی جب وہ بے جا وسیلوں سے حاصل کرے۔

نقصان بے جا اٹھانا Losing wrongfully: کسی شخص کا "نقصان بے جا اٹھانا" اس صورت میں کہا جائے گا جب وہ شخص کسی مال سے بطریق بے جا بے دخل رکھا جائے اور تب بھی جب اس شخص کو اس مال سے محروم رکھا جائے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ایسے فائدہ اور نقصان کی تعریف و تشریح کی گئی ہے جو بے جا ہو۔ لفظ "بے جا" کا مطلب یہ

ہے کہ کسی شخص کے قانونی حق پر متعصبانہ طریقہ پر اثر انداز ہونا۔ اس لفظ کی مجموعہ ہذا میں تعریف نہیں کی گئی۔ "غیر قانونی طریقہ سے" کے الفاظ اس فعل سے متعلق ہونے کی نیت ظاہر کرتے ہیں جو ایسے فعل کے سرزد کرنے والے کو کسی کارروائی یا زیر مقدمہ لانے کا مستوجب کرتے ہیں۔ (AIR 1921 Mad. 322)

فائدہ یا نقصان بے جا: "فائدہ بے جا حاصل کرنا" "اور نقصان بے جا اٹھانا" کے الفاظ کو محض حصول جائیداد یا جائیداد سے واقعی محرومی تک محدود کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس میں دو صورتیں بھی شامل ہونگی۔ جب ایک صورت میں جائیداد کو بے جا طور پر روک لیا گیا ہے اور دوسری صورت میں کسی شخص کو جائیداد کے قبضہ و دخل سے محروم رکھا گیا ہو۔
[(1949) All. 619. 629]

نظائر: "فائدہ بے جا" جب وی پی پارسل مکتوب الیہ کو نہ دیا جاسکا تو پوسٹ مین نے اسے واپس کرنے کی بجائے خود دستخط کرکے اسے وصول کرلیا اور مال اپنے پاس رکھ لیا تو مال کا ایسا رکھنا "فائدہ بے جا" قرار دیا گیا۔
[(1859) Cr. LJ 881]

"نقصان بے جا" جب ملزم نے متوفی سے قرضہ وصول کرنا تھا اس نے متوفی کی بیوہ کے بیل قبضہ میں لے لئے تو اس کے فعل کو "نقصان بے جا" قرار دیا گیا۔ [(1866) 5 W.R (Cr.) 68]

"نقصان یا ہرجہ بے جا" کے الفاظ میں صرف وہ نقصان یا ہرجہ شامل ہوگا جو غیرقانونی طریقوں سے عمل میں لایا گیا ہو۔ جب سائل نے محض اپنے قطعہ اراضی کی سطح کو تبدیل کیا تو ایسا کرنا قانون کے خلاف نہ تھا۔ اسے حق حاصل تھا کہ اپنی جائیداد کو جیسے چاہے استعمال کرے سوائے اس کے کہ دوسرے فریق کو اس پر حق حاصل ہو۔ قرار دیا گیا کہ سائل مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 425 کے تحت کسی جرم کا مرتکب نہ ہوا تھا۔ (PLD 1951 AJ & K 13)

جب شرائط کی خلاف ورزی کی گئی تو یہ قرار پایا کہ اس سے کسی کو فائدہ بے جا یا نقصان بے جا نہ ہوا تھا۔ جب کوئی شخص رقم دے کر کوئی مال خرید لے تو اس کی فروخت پر عائد کردہ شرائط کی خلاف ورزی فائدہ بے جا یا نقصان بے جا کے زمرہ میں نہیں آئے گی۔ [(1874) 22 WR (Cr.) 82]

دفعہ 24- بددیانتی سے Dishonestly: کوئی شخص کوئی کام اس نیت سے کرے کہ ایک شخص کو فائدہ بے جا ہو اور دوسرے کو بے جا نقصان ہو تو کہا جائے گا کہ اس نے وہ کام بددیانتی سے کیا۔

شرح

"بددیانتی" کی اصطلاح کی جو تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے وہ اس کے عام فہم معنوں میں استعمال نہیں کی گئی۔ عام معنوں میں اس سے "راستبازی سے انحراف" مراد لیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بددیانتی کا قانونی مفہوم بازار کی بددیانتی سے مختلف ہوتا ہے۔ قانون کے مطابق جب تک کہ کسی شخص کو فائدہ بے جا نہ پہنچے یا نقصان بے جا نہ ہو، بددیانتی نہیں سمجھی جاتی۔

بددیانتی کا لفظ جائیداد سے متعلق زیر استعمال آتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت نیت یہ ہونی چاہیے کہ کسی کو فائدہ بے جا یا نقصان بے جا پہنچے۔ قانون اس نیت کو مدنظر رکھتا ہے جو کہ ابتدائی اور فوری تھی نہ کہ اس نیت کو جو بعد میں پیدا ہوئی یا دورافتادہ تھی۔ پس اگر الف، ب کی ملکیت کوئی شے اس کے قبضہ سے ب کی رضامندی کے بغیر لے لیتا ہے اور اس کی نیت یہ ہے کہ وہ اسے اپنے پاس اس وقت تک رکھے گا جب تک کہ اسکی واپسی کے لئے وہ ب سے بطور انعام رقم حاصل نہ کرے، تو الف نے وہ شے بددیانتی سے حاصل کی اور چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ (AIR 1929 Pat. 60)

جب ایک شخص نے جیل کے عملہ کی مدد کے نتیجہ میں، جو اس کے تحویل کے ذمہ دار تھے، جیل سے رہائی پائی تو اس کی نسبت یہ درست طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ تحویل سے فرار ہوا تھا۔ (PLD 1967 Kar. 928)

دفعہ 25- فریب سے Fraudulently: ایک شخص کا کوئی کام فریب سے کرنا موسوم کیا جائے گا اگر وہ اس کام کو دھوکا دینے کی نیت سے کرتا ہے۔ مگر اس کے علاوہ نہیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کی تعریف مبہم، غیر واضح اور نامکمل ہے۔ اس تعریف سے غالباً شبہ کا وہ عنصر شامل ہو گیا ہے جو اس سے پہلے موجود نہ تھا کیونکہ یہ اس امر کا تعین چھوڑ دیتا ہے آیا کہ لفظ "فریب دہی" جائیداد سے محرومی کو ظاہر کرتا ہے یا فریب کے حصہ یا نتیجہ میں جائیداد سے محرومی کے ارادہ یا نیت کو ظاہر کرتا ہے۔ [(1897) 25 Cal. 512]

قانون کا تقاضہ ہے کہ فریب کی تشکیل کیلئے نقصان رسانی کی نیت کا موجود ہونا ضروری ہے، خواہ وہ کسی کے حق پر ڈاکہ ہو یا اس کے نقصان کا باعث ہو۔

"فریب سے": الفاظ "فریب سے" کے معنی یہ ہیں کہ فریب دیا گیا ہو چاہے یہ حقیقی ہو یا فریب دینے کا ارادہ ہو اور فریب سے نقصان یا نقصان کا خطرہ ہو۔ چاہے یہ کسی خاص شخص کو نہ ہو۔ الفاظ "فریب سے" فریب دہی کی نیت" کے مترادف ہیں۔

فریب دہی کسی شخص کے لائحہ عمل میں ترغیب یا آمادگی پیدا کرتا ہے۔ اس میں نقصان دینے کی نیت ضرور شامل ہوتی ہے۔ جب کسی جرم کی تعریف میں لفظ "فریب سے" استعمال کیا گیا ہے تو نقصان کی نیت از خود اس میں مضمر ہوتی ہے اگرچہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا گیا ہوتا۔ بعض دفعات ایسی ہیں جن میں واضح طور پر "نقصان کی نیت" کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً دفعہ 206 میں مال کو چھپانا یا ہٹانا اس مال کو ضبط یا قرق ہونے سے بچانے کی نیت سے ہے۔

"فریب سے" "بددیانتی سے": ان دونوں اصطلاحوں کے معانی میں واضح فرق ہے۔ پہلی اصطلاح فریب دینے کی نیت کو ظاہر کرتی ہے۔ کوئی فعل جو بددیانتی سے کیا گیا اور وہ فعل جو فریب سے کیا گیا ہو، میں یہ فرق ہے کہ اگر دیئے گئے فریب سے مقصود بے جا نقصان رسانی ہو تو یہ بددیانتی ہوگی لیکن اس نیت کی عدم موجودگی میں بھی اگر فریبانہ فعل کسی کے لیے نقصان کا باعث بن سکتا ہو تو یہ فریب ہوگا۔ [(1937) 161 Pat. 688]

جب ایک مقدمہ میں اس ارادہ سے کہ عدالت کو باور کرایا جائے کہ وہ اس خاص دستاویز پیش کردہ کی بنیاد پر رقم وصول کرنے کا حقدار تھا، جعلی تمسک پیش کیا گیا ہو تو یہ اگرچہ دفعہ 24 کے معنوں میں "بددیانتی" پر محمول تصور نہ ہوگا تاہم دفعہ 471 کے معنوں میں فریب تصور ہوگا۔ (PLD 1956 Kar. 489)

دفعہ 26- "باور کرنے کی وجہ" Reason to believe: کسی شخص کے متعلق کسی امر کے "باور کرنے کی وجہ" رکھنا کہا جائے گا اگر اس کے پاس اس امر کو باور کرنے کی کافی وجہ ہو، ورنہ نہیں۔

دفعہ 27- مال جو بیوی، کلرک یا نوکر کے قبضہ میں ہو

Propert. in possession of wife, clerk or servant

جب کوئی مال اس شخص کی طرف سے اس کی بیوی، کلرک یا نوکر کے قبضہ میں ہو تو مجموعہ ہذا کے معنی میں وہ (مال) اس شخص کے قبضہ میں ہوگا۔

تشریح: کوئی شخص جو عارضی طور پر یا کسی خاص موقع پر کلرک یا نوکر کی حیثیت سے ملازم رکھ لیا ہو اس دفعہ کے

معنوں میں کلرک یا نوکر ہو گا یا نوکر سمجھا جائے گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے مطابق کوئی مال جو کسی شخص کی طرف سے اس کی بیوی، کلرک یا ملازم کے قبضہ میں ہو، اس شخص کے قبضہ میں تصور ہو گا۔ دفعہ ہذا سے انگریزی قانون میں قبضہ اور تحویل کا پیدا کردہ فرق ختم کردیا گیا ہے۔ مادی اشیاء پر قبضہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مالک جب چاہے دوسرے شخص کو اس کے استعمال سے روک دے، ہٹا دے یا بے دخل کردے۔ بیوی، کلرک یا نوکر کو مالک کے اختیار نہیں ہوتے۔ اس لئے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ مال ان کی نگہداشت یا حفاظت میں ہے۔ کسی مال کی حفاظت یا نگہداشت اس مال سے ایسا تعلق ہے جو اس کی ملکیت حاصل ہونے پر قبضہ بن جاتا ہے۔

بیوی : بیوی کے ضمن میں ایک مستقل داشتہ بھی آتی ہے جب ایک شخص نے اپنی داشتہ کی رہائش کیلئے مکان کو آراستہ کیا تو اس کے بارے میں یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ ان تمام اشیاء کا مالک ہے اور داشتہ اس کی طرف سے مال و اسباب پر قابض ہے۔

کلرک یا ملازم : کلرک یا ملازم کا اس چیز پر قبضہ جو ان کے مالک کی ملکیتی ہو چاہے وہ کلاً ان کے مالک کی ہو یا کسی اور شخص کی، اور وہ مالک کی طرف سے قابض ہوں، تو اس پر مالک قابض سمجھا جائے گا۔ جب ملازم کے قبضہ میں کوئی شے ہو تو مالک اس صورت میں اس کے لئے مستوجب ہو گا جب قبضہ مالک کی طرف سے ہو۔ جبکہ ایک دوکان کے فرش پر پستول پڑا پایا گیا اور دوکان کا کاروبار اسلحہ سے متعلقہ نہ تھا۔ جب پستول پایا گیا تو ملازم دوکان کا انچارج تھا اور اس امر کا کوئی ثبوت نہ تھا کہ ملازم آقا کی طرف سے پستول رکھتا تھا۔ تو یہ قرار دیا گیا کہ مالک اس کا ذمہ دار نہ تھا۔ (PLD 1960 SC 168)

برآمدگی : وقوعہ کی شب کو پستول برآمد ہونے کا الزام تھا۔ پستول کا اسی جگہ سربمہر پارسل تیار نہ کیا گیا بلکہ دو دن بعد پارسل بنایا گیا۔ اس التواء کی کوئی وضاحت بھی نہ کی گئی۔ ایسی صورت میں برآمدگی مشکوک قرار دی گئی۔
(PLD 1981 Pesh. 23)

دفعہ 28۔ جعل کرنا Counterfeit : کسی شخص کا جعل کرنا کہا جائے گا جو ایک شے کو دوسری سے مشابہہ کرتا ہے، اس مشابہت کے ذریعہ یہ نیت کرتے ہوئے کہ فریب دے یا یہ اغلب جانتے ہوئے کہ اس سے فریب زیر عمل آئے گا۔

وضاحت۔ 1 : جعل کرنے کے لیے لازمی نہیں ہے کہ نقل ہو بہو ہو۔

وضاحت۔ 2 : جب کوئی شخص ایک شے کو کسی دوسری شے سے مشابہہ کرے اور مشابہت ایسی ہو کہ اس سے کوئی شخص فریب کھاسکتا ہو تو، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے، یہ قیاس کیا جائے گا کہ وہ شخص جس نے اس طرح ایک چیز کو دوسری چیز سے مشابہہ کیا، ایسی مشابہت سے فریب دینے کی نیت رکھتا تھا یا یہ اغلب جانتا تھا کہ اس سے فریب زیر عمل آئے گا۔

شرح

مقصد : جب کوئی شخص کسی اصلی چیز کی نقل دھوکہ دینے کے لئے تیار کرے تو کہا جائے گا کہ اس نے جعل کیا یعنی جعلی شے بنائی۔ جعلی شے کا اصلی شے سے ہو بہو ملنا ضروری نہیں۔ صرف شرط یہ ہے کہ جعلی شے کو اصلی شے سے مشابہہ بنایا گیا ہو اور نیت یہ ہو کہ جعلی شے کو اصلی بتا کر فریب کیا جائے یا جعل کرنے والے کو علم ہو کہ اس جعلی شے کو اصلی سمجھنے کا امکان ہے اور اس طرح فریب کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ ہذا کے مطابق یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ فریب واقع، عملاً

میں آیا۔ ایک شے کو دوسری سے اس نیت سے مشابہہ بنانا کافی ہوگا کہ فریب ہوسکے۔

مشابہت: اگرچہ وضاحت نمبر(1) کے مطابق یہ ضروری نہیں قرار دیا گیا کہ نقل یا جعل ہو بہو ہو تاہم یہ ضروری ہے کہ جعل ایسی نوعیت کا ہو کہ اسے اصلی سکہ کے طور پر چلایا جاسکے اور جب تک ایسا نہ ہو، فریب دینا ممکن نہ ہوگا۔ جبکہ فریب دینا یا عمل میں لانا دفعہ ہذا میں جعل کرنے کا ایک جزو ہے۔ لہٰذا جب ماہر کی شہادت یہ تھی کہ زیر الزام سکوں کو اصلی سکوں کی طرح چلانا ممکن نہ تھا۔ تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ملزم نے دفعہ 243 کے تحت جرم سرزد کیا تھا۔ [1956 Cr. LJ 881]

شے: "شے" کوئی سکہ بھی ہو سکتی ہے یا دھات کا ٹکڑا بھی۔ اس کی قیمت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جعلی سکہ اس سکہ سے، جس کی بجائے اسے چلانا مقصود ہے، چاہے زیادہ قیمتی ہی کیوں نہ ہو، جعل کرنے کا فعل سرزد سمجھا جائے گا۔

جب جعل سے بنائے گئے سکے اصلی سکوں کی ایسی نقل ہوں کہ انکی مشابہت کی وجہ سے لوگ فریب کھا سکتے ہوں تو وہ قیاس جو وضاحت 2 میں درج ہے، پیدا ہوگا۔ [(1907) 30 All. 93] ۔ استعمال شدہ ٹکٹوں کو اس طرح تبدیل کرنا کہ وہ اصلی غیر استعمال شدہ ٹکٹوں سے مشابہہ ہوجائیں جعل کرنے کے مترادف ہوگا۔ [AIR 1921 Nag. 86 (2)]

دفعہ 29۔ دستاویز Document: لفظ دستاویز سے مراد وہ مواد ہے جو کسی شے پر بذریعہ حروف، اعداد یا علامات یا ان میں ایک سے زائد طریقوں سے جن کا اس مواد کے ثبوت کے لیے استعمال میں آنا مقصود ہو یا جو غرض مذکور کے لیے استعمال میں لائے جاسکتے ہوں، نقش کیا جائے یا بیان کیا جائے۔

تشریح نمبر 1: اس بات کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے کہ کس ذریعہ سے یا کس شے پر حروف، اعداد یا علامات بنائے گئے یا یہ کہ وہ ثبوت کسی کورٹ آف جسٹس میں استعمال ہونا مقصود ہے یا استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں کیا جاسکتا۔

تمثیلات
Illustrations

ایک تحریر جس میں کسی معاہدہ کی شرائط لکھی گئی ہیں اور جو بطور ثبوت معاہدہ استعمال ہوسکتی ہو، دستاویز ہے، کسی بنکر کے نام چیک ایک دستاویز ہے۔ مختار نامہ ایک دستاویز ہے۔

کوئی نقشہ یا پلان جسے بطور ثبوت استعمال میں لانا مقصود ہو یا جو ثبوت میں استعمال ہوسکے ایک دستاویز ہے۔

تشریح 2: کوئی تحریر جس میں ہدایات یا احکامات درج ہوں، ایک دستاویز ہے۔ جو کچھ حروف، اعداد یا علامات سے بیان کیا گیا ہو، جیسے کہ اس کی وضاحت تجارتی یا دیگر رواج سے کی گئی ہو، کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ دفعہ ہذا کے معنوں میں، ایسے حروف، اعداد یا نشانات سے بیان کیا گیا ہے، چاہے وہ درحقیقت نہ بیان ہوا ہو۔

تمثیل
Illustration

الف ایک ہنڈی کے پیچھے اپنا نام لکھ دیتا ہے اور ہنڈی اس کے حکم پر قابل ادائیگی ہے تو رواج تجارت کی وضاحت کے مطابق اس عبارت ظہری کے یہ معنی ہیں کہ قابض ہنڈی کو روپیہ ملنا ہے۔ عبارت ظہری ایک دستاویز ہے اور اس کی تعبیر اسی طرح ہوگی گویا کہ "ہنڈی کے قابض کو ادائیگی کردو" یا اسی نوعیت کے الفاظ دستخطوں کے اوپر تحریر کیے گئے ہوں۔

شرح

مقصد: دستاویز کی اصطلاح میں ہر وہ شے شامل سمجھی جائے گی جو قلم سے، کندہ کرکے چھاپ کر یا دیگر طریقہ سے

کاغذ پر، چمڑے پر، لکڑی پر یا دیگر مادہ پر بنایا گیا ہو، اور اس میں الفاظ سے یا اسی نوعیت سے آنکھ کے لیے کچھ ظاہر کیا گیا ہو۔ یہ لفظ دفعات 167، 192، 204، 464 اور 479 میں استعمال ہوا ہے۔ مجموعہ ہذا کی رو سے جو مواد تحریر کیا گیا اسے دستاویز کہتے ہیں۔ جس مادہ پر تحریر ہوا اسے دستاویز نہیں کہتے، مثلاً کوئی نقشہ یا پلان دستاویز ہے، درختوں پر لگائے گئے نشان کہ ان کو کاٹنے یا لے جانے کی اجازت ہے، دستاویز ہیں۔

"استعمال میں آنا مقصود ہو" : کوئی ایسی تحریر، جو اس امر کے متعلق، جو کہ بیان کیا گیا قانونی شہادت نہیں ہے۔ دستاویز ہی سمجھی جائے گی اگر وہ فریق جنھوں نے اس کی تحریر کی، اس تحریر کو ایسے معاملہ کی شہادت سمجھتے تھے اور ایسی نیت رکھتے تھے۔ (2 Bang. LR 12)

شہادت : "لفظ شہادت جیسا کہ دستاویز کی تعریف میں استعمال ہوا ہے"، سے مراد کسی امر کے وجود کا ثبوت ہے نہ کہ اس دستاویز کے مندرجات کی سچائی یا صورت دیگر کا ثبوت۔ [AIR 1949 All. 619]

دفعہ 30۔ کفالت المال Valuable security : "کفالت المال" کے الفاظ ایسی دستاویز ظاہر کرتے ہیں جو ایسی دستاویز ہے یا ایسی دستاویز کے معنی رکھتی ہے جس کے ذریعہ کوئی قانونی حق تخلیق، توسیع، منتقل، محدود یا زائل یا ترک کیا جائے یا جس کے ذریعے کوئی شخص تسلیم کرے کہ وہ قانوناً ذمہ داری کے تابع ہے یا قانونی حق اس کا نہیں ہے۔

تمثیل
Illustration

الف کسی ہنڈی کے پیچھے اپنا نام لکھ دیتا ہے۔ چونکہ اس عبارت ظہری کا اثر ہنڈی کے حق کی کسی ایسے شخص کو منتقلی ہے جو اس ہنڈی کا جائز طور پر قابض بن جائے۔ ایسی عبارت ظہری "کفالت المال" ہے۔

شرح

مقصد : لفظ کفالت المال سے ایک خاص قسم کی دستاویز بیان کرنا مقصود ہے۔ یعنی ایسی دستاویز جو کسی حق کو وجود میں لائے یا ختم کردے۔ یہ اصطلاح دفعات 329، 331، 347، 348، 420، 467 اور 477 میں درج ہے۔

"ایسی دستاویز ہے یا معنی رکھتی ہے" : دفعہ ہذا میں یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ کسی دستاویز کے خلاف خاص شہادت دینے پر قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ کالعدم ہے لیکن بظاہر وہ ایسی دستاویز ہے یا ایسے معنی رکھتی ہے کہ جائیداد غیر منقولہ میں کوئی حق پیدا کرے۔ اگرچہ اس دستاویز کی بنیاد پر ڈگری نہ بھی دے جاسکے تاہم اس دفعہ کے مطابق یہ دستاویز تصور ہوگی۔ اگر ایسی صورت نہ ہوتی تو کوئی جعلی دستاویز جس کی جعل کو تسلیم کرلیا گیا ہو یا کوئی ایسی دستاویز جو قانون کے مطابق نہ تحریر کیا گیا ہو یا اشٹام نہ لگایا گیا ہو اور جس پر دیوانی عدالت ڈگری صادر نہیں کرسکتی، کو کفالت المال نہیں کہا جاسکتا۔ [(1925) 88 All. 140]

بلااشٹام دستاویز : جب کسی دستاویز پر اشٹام نہ لگایا گیا ہو یا مناسب طور پر اشٹام نہ لگایا گیا ہو تو وہ شہادت میں قابل قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اس پر بھی اسے کفالت المال ہونے سے روکا نہیں جاسکتا۔ (8 DLR 414) یعنی اس بناء پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کفالت المال نہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی دستاویز کفالت المال کے معنی رکھتی ہے۔ ایسی دستاویز جس کے ذریعہ کوئی شخص خود کو کسی قانونی ذمہ داری کے تحت تسلیم کرتا ہے ایک کفالت المال ہے۔ (AIR 1918 Pat. 274)

غیر رجسٹری شدہ دستاویز : کوئی ایسی دستاویز جس کی رجسٹری کرائے بغیر اسے کفالت المال نہ کہا جاسکتا ہو، بلا رجسٹری بھی "معنی رکھتی ہے" کہ یہ کفالت المال ہے۔ [(1897) 25 Cal. 207]

نقل: کفالت المال کی اصطلاح اصلی دستاویز پر اطلاق پذیر ہوتی ہے۔ نقل کو کفالت المال نہیں سمجھا جاتا۔

کفالت المال: حسب ذیل کفالت المال قرار دیے گئے ہیں:

(i) حساب کتاب کا تحریری سمجھوتہ، چاہے اس پر کسی کے دستخط نہ ہوں اور ادائیگی کا کوئی وعدہ نہ ہو [1864 2 MHC 247]

(ii) قبولیات۔ [(1866) 6 WR (Cr.L) 2]

(iii) طلاق نامہ۔ [(1869) 11 WR (Cr.) 15]

(iv) ہنڈی۔ [(1910) PR No. 31 of 1910]

(v) بنک میں جمع کردہ رقم کی رسید [(1925) 52 Cal. 636] وغیرہ۔

جو کفالت المال نہیں: کسی پٹہ کی نقل [(1865) 5 BHC (Cr.C) 56]، ایک ایسی سند جو ذاتی حق کو تفویض کرتی ہو۔ [(1884) 10 Cal. 584]، کسی بیمہ شدہ پارسل کی رسید (AIR 1917 Pat. 699) عدالت سے صادر کردہ ڈگری کی نقل (AIR 1924 Cal. 502) وغیرہ کفالت المال نہیں ہیں۔

وکالت نامہ ایک ایسی دستاویز ہے جس کے تحت کوئی شخص کسی وکیل کو خاص کام کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ عدالت نے قرار دیا ہے کہ یہ کفالت المال نہیں ہے کیونکہ اس سے کوئی حق نہ پیدا ہوتا ہے نہ ختم ہوتا ہے۔ (1970 DLC 794)

دفعہ 31۔ وصیت نامہ A will: الفاظ "وصیت نامہ" کسی وصیتی دستاویز کو ظاہر کرتے ہیں۔

شرح

جب کوئی شخص اپنی جائیداد کا حق ملکیت یا حق استفادہ، اپنی وفات کے بعد کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے، تو یہ وصیت کہلاتا ہے۔ جس کاغذ پر وصیت تحریر ہوتی ہے اسے وصیت نامہ کہتے ہیں۔ وصیت کرنے والے کو موصی اور جس کے حق میں وصیت کی جاتی ہے اسی موصی لہ کہتے ہیں۔ جو جائیداد یا حق وصیت کا موضوع ہو اسے موصی بہ کہتے ہیں۔ وصیت پر عمل درآمد کرانے والا وصی کہلاتا ہے۔

وصیت کی اصطلاح کا ذکر دفعہ 467 اور 477 میں آتا ہے۔

دفعہ 32۔ جو الفاظ افعال سے منسوب ہیں ان میں ناجائز ترک افعال بھی داخل ہیں

Words referring to acts include illegal omissions

مجموعہ ہذا کے ہر حصہ میں سوائے اس کے کہ جہاں متن سے کوئی متضاد نیت ظاہر ہوتی ہو۔ جو الفاظ کیے گئے افعال کی نسبت ہوں گے ناجائز ترک افعال پر بھی وسعت پذیر ہوں گے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سے یہ بتانا مقصود ہے کہ فعل میں ترک فعل بھی شامل ہے۔

افعال: فعل سے عام طور پر اس فعل سے مراد لی جاتی ہے جو کہ کوئی شخص اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ اس لفظ میں تحریر و تقریر اور ہر طرح کا خارجی اظہار شامل ہے۔

ترک افعال: یہ الفاظ کسی کام کو دانستہ نہ کرنے کی نسبت استعمال ہوتے ہیں۔ اس دفعہ کے مطابق افعال میں کسی کام کا کرنا یا دانستہ نہ کرنا شامل ہے۔ جب قانون کسی شخص پر کوئی کام کرنے کا فرض عائد کرتا ہے تو ایسا کام کرنے میں

غیر قانونی سہو یا ترک فعل اسے مستوجب سزا کردیتا ہے۔ (AIR 1934 Lah. 813)

جب کوئی شخص، اپنی سرکاری عہدہ کی بناء پر اس پوزیشن میں ہو کہ کسی حملہ کو مرتکب ہونے سے روک سکتا ہو، اور وہ قریب کھڑا رہتا ہے اور مداخلت کرنے سے قاصر رہتا ہے تو وہ برابر کا مجرم ہے۔ (PLD 1963 Dac. 413)

دفعہ 33۔ فعل، ترک فعل Act, Omission : لفظ فعل، اور فعل واحد اور سلسلہ افعال دونوں کو ظاہر کرتا ہے، الفاظ "ترک فعل" واحد ترک فعل مسلسل ترک افعال کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

شرح

مجموعہ ہذا میں فعل کی تعریف کہیں نہیں کی گئی۔ دفعہ 32 اور 33 کا مجموعی اثر یہ ہے کہ لفظ فعل ایک یا زیادہ افعال پر یا ایک یا زیادہ ترک افعال پر مشتمل ہے۔ کوئی فعل دو یا زیادہ قوانین کے تحت کوئی جرم بن سکتا ہے۔
(AIR 1929 Mad. 487)

دفعہ 34۔ مشترک ارادہ کی تکمیل میں بہت سے اشخاص کی طرف سے سرزد کردہ افعال
Acts done by several persons in furtherance of common intention

جب بہت سے اشخاص نے، سب کے مشترک ارادہ کی تکمیل میں کوئی مجرمانہ فعل کیا ہو تو ایسے اشخاص سے ہر ایک اسی طرح اس فعل کا مستوجب ہوگا گویا کہ صرف اس نے اسے سرزد کیا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں کسی مجرمانہ فعل کے کرنے میں مشترک ذمہ داری کا اصول درج ہے۔ دفعہ ہذا مختلف اشخاص کی طرف سے علیحدہ علیحدہ افعال سرزد کرنے جو یکساں یا مختلف نوعیت کے ہوں، سے متعلق ہے جبکہ یہ افعال مشترک ارادہ کی تکمیل میں کیے گئے ہوں۔ ان اشخاص کی طرف سے سرزد کردہ جرم کا ہر شخص اس طرح ذمہ دار ہوگا گویا کہ اس نے اکیلے یہ جرم سرزد کیا تھا۔ دفعہ 34 سے کوئی جرم پیدا نہیں ہوتا نہ ہی دفعہ 34 کی عبارت سے ازخود کوئی جرم بنتا ہے۔
(PLD 1967 Lah. 952)

کسی مقدمہ کو دفعہ 34 کی مضرت میں لانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس مواد کے علاوہ جس سے دنگہ فساد کو ثابت کیا گیا ہو، مزید حالات صفحہ مثل پر لائے جائیں جن سے ظاہر ہو کہ یہ اندیشہ پہلے سے موجود تھا یا ان کے دماغ میں یہ بات موجود تھی کہ وہ کام جس کے لیے مشترک ارادہ کیا گیا تھا، کرنے کے علاوہ کوئی اور کام کیا جائے گا۔

(PLD 1950 Pesh. 60)

دفعہ ہذا ان صورتوں سے نبٹنے کے لیے بنائی گئی ہے جن میں کسی جماعت کے ارکان کے انفرادی افعال کی تمیز و تخصیص کرنا ممکن نہ ہو اور یہ وثوق سے نہ کہا جاسکتا ہو کہ ان میں سے کس کس نے کون کون سے افعال سرزد کیے۔ (AIR 1935 Rang 304)۔ ایسی صورت میں پارٹی کے تمام ارکان کو مجرم گردانا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شرکاء کی موجودگی اس شخص کی حوصلہ افزائی، مدد اور تحفظ کا باعث ہوتی ہے جو درحقیقت جرم کا ارتکاب کررہا ہو۔

نیت: کسی شخص کی نیت یا ارادہ کا تعین کرنے کے لیے شاذو نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ واقعی اور مثبت شہادت کے ملنے کی توقع کی جائے۔ عمومی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ نیت کسی شخص کے رویہ سے اور متعلقہ حالات سے اخذ کی جاسکتی

ہے۔

دفعہ 34 کا اطلاق : دفعہ (PPC) 34 کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب تمام ملوث (involved) اشخاص کوئی غرض مشترکہ رکھتے ہوں اور مبینہ فعل مذکورہ اشخاص میں سے کسی کی طرف سے بہ پیش رفت غرض مشترکہ کیا جاتا ہے۔

- [1995 MLD 379 (b)]

دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے ضروری ہے کہ جہاں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو وہاں ملزم موجود ہو یعنی ملزم کا شریک موجود تھا۔ چاہے وہ اس جگہ موجود نہ ہو جہاں جرم ہوا مگر وہ کسی فعل کے انجام دینے کے سلسلہ میں وہاں موجود ہو۔ مثلاً وہ خود اس کمرہ میں نہ گیا جہاں دوسرے شرکاء نے جا کر جرم کیا بلکہ باہر گیٹ پر پہرہ دیتا رہا تو اسے جرم کے وقت حاضر سمجھا جائے گا۔ کسی شخص کو دفعہ 34 کے تحت مجرم قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ یہ تسلی بخش طور پر ثابت کیا جائے کہ اس مخصوص فعل کے سرزد کرنے کے لیے اس شخص کا "ارادہ مشترک" تھا۔ ارادہ مشترک کی صورت میں فعل کے واقعی سرزد کرنے سے قبل اس کی منصوبہ بندی کا عنصر ہمیشہ موجود ہوتا ہے، دفعہ 34 کی صورت میں جرم سرزد کرنے کا تمام ارکان پارٹی کا مشترک ارادہ ہونا ضروری ہے۔

ملحوظ رہے کہ دفعہ 34 بہ پیش رفت غرض مشترکہ میں فعل کا احاطہ کرتی ہے اور مطلقاً غرض مشترکہ (Common intention simplicitor) کا نہیں اور یہ کہ ایک جیسی (similar) غرض اور غرض مشترکہ کے درمیان اور علم (knowledge) اور غرض مشترکہ کے درمیان نمایاں فرق ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جائے وقوعہ پر شریک مجرم کے ساتھ جو جرم کا ارتکاب کرتا ہے، کسی ملزم کی محض موجودگی موخرالذکر کو نیابتی ذمہ داری سے ملوث کرنے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ غرض مشترکہ کو ظاہر کرنے والے کچھ قوی حالات موجود ہونے چاہیں۔ عام طور پر، منجملہ دیگر امور کے، غرض مشترکہ سے پہلے مندرجہ ذیل کچھ یا تمام عناصر موجود ہونے چاہیں یعنی مشترکہ محرک (Common motive)، پیشگی منصوبہ بند تیاری (Pre-planned preparation) اور ایسے منصوبے کی تکمیل کے لیے اتفاق۔ تاہم، غرض مشترکہ عین موقع پر (on the spur of the moment) یا جیسا کہ پیشتر ازیں بیان کیا گیا ہے، جرم کے ارتکاب کے دوران بھی وجود میں آسکتی ہے۔ اس کے برعکس غرض مشترکہ ارتکاب جرم کے دوران تبدیل ہو سکتی ہے"۔

- [1997 PCr. LJ 1421]

"مشترک نیت" اور "مشترک مقصد" میں فرق : ان دونوں اصطلاحات میں نمایاں فرق ہے۔ "مشترک نیت" کی تعریف دفعہ 34 میں جب کہ "مشترک مقصد" کی تعریف دفعہ ۱۴۹ ضابطہ فوجداری میں کی گئی ہے۔ جہاں تک "مشترک نیت" کا سوال ہے یہ فوری طور پر وجود میں آسکتی ہے لیکن "مشترک مقصد" کے بارے میں ایسا نہیں ہوتا۔ جتنے کم لوگ اکٹھے ہوں اتنا ہی انہیں "مشترک نیت" قائم کرنے کا زیادہ موقع حاصل ہوتا ہے اور یہ فی الفور وجود میں آجاتی ہے۔ لیکن "مشترک مقصد" قائم کرنے کے لیے چونکہ 5 یا اس سے زیادہ لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا لازمی ہے اس لیے جب تک تیاری نہ کی جائے "مشترک مقصد" فی الفور وجود میں نہیں آتا اور اس لیے باقاعدہ تیاری کرکے پلان بنانا پڑتا ہے۔

(1998 PCr. LJ 1192)

دفعہ 149 کی یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ کسی مجمع خلاف قانون کے کسی رکن کی طرف سے کیا گیا ہر فعل اس مجمع کے ہر دیگر رکن کو اس کے ساتھ جرم میں برابر شریک کردیں گے۔ مثال کے طور پر مجمع خلاف قانون کا ایک رکن ایسے جرم کا ارتکاب کردیتا ہے جو اس مجمع کی غرض مشترک حاصل کرنے کے لیے نہیں ہے یا کوئی ایسا جرم سرزد کردیتا ہے جس

کا اس مجمع کے ارکان کو علم ہی نہ تھا کہ اغلبا سرزد ہوسکتا ہے یا ایسا جرم جو کسی طور پر مجمع کی غرض مشترک حاصل کرنے سے متعلق نہ تھا تو دفعہ 149، تعزیرات پاکستان کا اطلاق نہیں ہوگا۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 149 میں درج نیابتی ذمہ داری کا اصول تعزیرات پاکستان کی دفعہ 34 میں درج اسی اصول کی توسیع ہے۔ دونوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ دفعہ 149 کی صورت میں رہنما عنصر "غرض مشترک" ہے جبکہ دفعہ 34 کی صورت میں "ارادہ مشترک" ہے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ مجمع خلاف قانون کا کوئی رکن اس جرم کا ذمہ دار ہے یا نہیں جو اس نے خود سرزد نہ کیا ہو، حالات مقدمہ اور واقعات پر منحصر ہے۔ (PLD 1959 Lah. 405)

نظائیر: یہ قرار دیا گیا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 34 کی وسعت دفعہ 149 کی نسبت محدود ہے۔
(PLD 1956 Lah. 157)

"مشترک ارادہ" کا مقدمہ کے حالات سے تعین کیا جاسکتا ہے۔ (PLD 1959 Pesh. 140)

جب نوجوان لڑکوں کی ایک پارٹی نے گاؤں میں پک نک منانے والی لڑکیوں کے گروپ کا پیچھا کیا اور پارٹی کے ارکان پر افعال سرزد کرنے کا الزام تھا لیکن یہ الزام خاص طور پر ایک ملزم پر تھا تو دیگر ارکان کو دفعہ 34 کی بناء پر مجرم گردانا گیا۔
(PLD 1957 SC 201)

اگر ملزم نے ارتکاب شدہ فعل آزادانہ طور پر انجام دیا ہو اور دوسرے ملزم کی ترغیب کی وجہ سے فعل سرزد نہ ہوا ہو تو ترغیب دینے والے کو دفعہ 34، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی۔ (1997 MLD 1072)

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ "اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مجرمانہ فعل متعدد اشخاص نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت انجام دیا ہے۔ (NLR 1980 Cr.Law 417)

دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ملزم نے ارادہ مشترک سے شے حاصل کی تھی نہ کہ "ارادہ ہم نوع" سے۔ [PLJ 1980 (Cr.C) Kar. 427]

یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 34 کے اطلاق کے لیے ضروری شرائط یہ ہیں :
(I) ملزم کی جائے وقوع پر موجودگی (II) حقیقی شرکت (III) مقدم منصوبہ بندی۔ (1980 PCr. LJ 654)

دفعہ 34، یہ قرار دیا گیا محض اس عام اصول کو تسلیم کرتی ہے کہ اگر دو یا زیادہ اشخاص کوئی کام دانستہ طور پر مل کر انجام دیں تو یہ ایسا ہی ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک نے اسے انفرادی طور پر سرانجام دیا ہے۔ (1980 PCr. LJ 654)

دفعہ 34 مشترک ارادہ تک محدود ہے اور کسی "علم" پر محیط نہیں ہے۔ (PLD 1954 Lah. 309)

یہ قرار دیا گیا کہ گواہان کے عادل ہونے کا تعین کرنے کے لیے ان کے سوابق معلوم کرنے کا عمل ان کی شہادت قلمبند کرنے سے قبل کرنا چاہیے نہ کہ بعد میں۔ (1977 PCr. LJ 372)۔ یہ سوال کہ کس ملزم نے کون کون سی ضربات لگائیں، دفعہ 34 کے اطلاق کی صورت میں، بے مقصد ہے کیونکہ اس دفعہ میں یہ اصول کارفرما ہے کہ جب دو یا زیادہ اشخاص مشترک ارادہ سے فعل سرزد کریں تو ان میں سے ہر ایک ارتکاب کردہ فعل کا مستوجب ہوگا گویا کہ صرف اس نے یہ فعل سرزد کیا ہے۔ (PLD 1954 Lah. 309)

بالعموم "ارادہ مشترک" جرم سے قبل منصوبہ بندی کو فرض کرتا ہے لیکن ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ "ارادہ مشترک" اچانک فوری طور پر پیدا ہوجائے گا یا تو حملہ سے فوری قبل یا جرم کرنے کے دوران جس کا دارومدار ہر مقدمہ کے حالات پر ہوتا ہے۔ (1979 PCr. LJ 677)

اگر "مشترک ارادہ" ثابت کردیا گیا ہو تو محض یہ حقیقت کہ لڑائی اچانک ہوئی، دفعہ 34 کے اطلاق کو نہ روک سکے گا۔ (PLD 1961 Lah. 348)

دفعہ 34 میں تمام اشخاص کی غرض مشترکہ کی پیش رفت (in furtherance of common intention) میں کیے جانے والے فعل کے لیے نیابتی ذمہ داری (vicarious liability) کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ پیش کردہ شہادت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ تینوں کے تینوں اپیل کنندگان جو حقیقی بھائی ہیں، متوفی کے خلاف محرک (motive) / شکایت (grievance) رکھتے تھے۔ شہادت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ وقوعہ کے روز تینوں اپیل کنندگان اکٹھے موقع پر آئے تھے، دو کے پاس بندوقیں تھیں اور تیسرے کے پاس چاقو تھا۔ قرار دیا گیا: اپیل کنندہ نمبر 1 کی طرف سے متوفی پر فائرنگ بہ پیش رفت غرض مشترکہ (in furtherance of common intention) تھی جس میں دوسرے اپیل کنندگان شریک تھے اور انہیں صحیح طور پر قتل کے لیے نیابتی طور پر ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اپیل، اپیل کنندہ نمبر 1 کی سزائے موت کو سزائے قید میں تبدیل کرتے ہوئے جزوی طور پر منظور کی جاتی ہے۔

[PLJ 1995 SC 684 (I); PLD 1996 SC 122]

مشترک ارادہ کارروائی یعنی جرم کرنے کے دوران بھی پیدا ہو سکتا ہے، ایک مقدمہ کے واقعات یوں تھے کہ جب ملزم متوفی کے گھر گیا تو اس کا ارادہ مارنے کا نہیں تھا، جب اس کی امداد کی پکار پر تین دوسرے ملزم آگئے تو ان کا ارادہ بھی متوفی کو جان سے مارنے کا نہ تھا حالانکہ وہ لاٹھیوں اور نکوے سے مسلح ہو کر آئے تھے۔ عدالت نے قرار دیا کہ جب انہوں نے متوفی پر حملہ کیا تو اس دوران انہوں نے متوفی کو جان سے مارنے کا مشترک ارادہ کرلیا کیونکہ انہوں نے متوفی کے سر کے حصہ پر پانچ ضربات لگائیں اور صرف ایک ضرب چھاتی پر لگائی اور وہ بھی اتنی شدت سے کہ چھاتی کی تین پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ جسم کے دیگر حصوں پر انہوں نے کوئی ضرب نہ لگائی۔ یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا کہ چھ میں سے پانچ ضربات سر جیسے نازک حصہ پر لگائی گئیں اور چھٹی ضرب بھی جسم کے اہم حصہ پر لگائی گئی۔ ملزموں سے ایک کو شک کو فائدہ دیا گیا جبکہ دیگر ملزمان کو دفعہ 302 معہ خواندگی دفعہ 34 مجرم قرار دیا گیا۔ (PLD 1953 FC 145)

"مشترک ارادہ" مقدمہ سے متعلقہ حالات اور حقائق سے اخذ کیا جائے گا۔ بلاواسطہ شہادت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔
(1969 SCMR 599)

سیشن سپرد کرنے والے مجسٹریٹ نے دونوں ملزمان کو دفعات 302 اور 34 تعزیرات پاکستان کے تحت چارج کیا کیونکہ انہوں نے مشترک ارادہ کو حاصل کرنے کے لیے "س" کو دانستہ طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ الزام سیشن جج کو سماعت کے آغاز پر نہ صرف مبہم بلکہ قانونی طور پر غلط لگا۔ اس نے دفعہ 34 قلمزن کر کے الزام درست کیا اور دونوں ملزمان کو اصل مجرم گردان کر ان پر دفعہ 302 کے تحت الزام لگایا گیا، تو یہ قرار دیا گیا کہ سماعت کنندہ جج کی ترمیم سے اس الزام کی نوعیت پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا جس کی جوابدہی ملزمان نے کرنی تھی۔ مقدمہ کی صورت یہ تھی، اگر اسے درست مان لیا جائے کہ آدھی رات کو، ایک ہی مقصد سے جوش میں آکر ملزمان "س" کی چارپائی کے پاس گئے اور اپنے اپنے تیز دھار ہتھیاروں سے اس کے سر اور گردن پر پے در پے وار کر کے اسے وہیں ختم کردیا۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ اس کی موت ایک واحد فعل تھی جو ان اشخاص نے مشترک ارادہ سے سرانجام دیا، دفعہ 34 میں جو تعبیری ذمہ داری کا اصول درج کیا گیا ہے، اس معاملہ پر بلاواسطہ اطلاق پذیر ہوتا ہے اور سماعت کے آغاز پر جو الزام ملزمان کو سنایا گیا اس میں کوئی امر اس کے اطلاق میں حائل نہ تھا۔ (PLD 1953 FC 378)

معمول (پریکٹس) : جب بہت سے اشخاص پر کسی جرم کا الزام معہ دفعہ 34 لگایا گیا ہو تو ان میں سے صرف ایک کو صرف اس جرم کی سزا دینا اور دفعہ 34 کا اطلاق نہ کرنا، جائز ہو گا، چاہے باقی تمام ملزمان بری کر دیے گئے ہوں۔
[(1930) 58 Cal. 822]

پیشتر اس کے کہ کسی ملزم کو کسی جرم کی سزا معہ خواندگی دفعہ 34 دی جائے تو عدالت کے لیے لازمی ہو گا کہ وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ "مشترک ارادہ" کی تکمیل کے لیے ملزمان میں سے کس نے کیا حصہ لیا، اگر کوئی لیا ہو۔ ایسے نتیجہ پر پہنچے بغیر سزایابی غیر قانونی ہوگی۔ (AIR 1931 Cal. 343)

اگر تمام شریک ملزمان بری کر دیے گئے ہوں تو ان کے ساتھ مشترک ارادہ رکھنے کا عنصر ختم ہو جائے گا اور جب تک یہ ثابت نہ کیا جا سکے کہ اپیل کنندہ اصل قاتلوں یا قاتل کے ساتھ مشترک ارادہ میں شامل تھا اسے دفعہ 34 کی مدد سے سزا نہیں دی جا سکتی۔ البتہ اس پر متبادل الزام لگایا جا سکتا تھا کہ اس نے کسی دیگر کے ساتھ یا کسی نامعلوم شخص کے ساتھ مشترک ارادہ کیا تھا مگر اس صورت میں بھی مشترک ارادہ ثابت کرنا ہوگا چاہے اسے بلاواسطہ شہادت سے ثابت کیا جائے یا جائز نتیجہ خیزی سے۔ [PLD 1956 SC (Ind.) 59]

یہ قرار دیا گیا کہ وجہ تحریک کا سوال اس صورت میں اہم نہ ہوگا جب ملزم کے افعال کی بلاواسطہ شہادت موجود ہو اور افعال ہذا کسی فعل کنندہ کی نیت کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہوں۔ [(1957) Cr. LJ 559]

ایک مقدمہ میں عدالت نے قرار دیا کہ وجہ تحریک، ارادہ اور علم میں امتیاز کرنا ضروری ہے، وجہ تحریک (موٹیو) ایک ایسا امر ہے جو کسی شخص کو ارادہ کرنے کی تحریک دیتا ہے اور "علم" اس فعل کے نتائج سے آگہی ہے۔ بہت سے مقدمات میں ارادہ اور علم ایک دوسرے میں شامل ہو جاتے ہیں اور کم و بیش ایک ہی معنی رکھتے ہیں اور ارادہ کا قیاس علم سے کیا جا سکتا ہے۔ علم اور ارادہ کے درمیان خط حد بلاشبہ بہت باریک ہے لیکن یہ دیکھنا مشکل نہیں ہے کہ وہ مختلف امور کو ظاہر کرتے ہیں۔ (AIR 1959 Ker. 319)

مختلف جرائم جن کی سماعت یکجا ہوئی ہو ان کی سزا اگر یکے بعد دیگرے شروع ہونے کا حکم دیا گیا ہو تو مجموعی سزا دفعہ ہذا کے تحت 25 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ (1997 PCr. LJ 1043; 1996 PCr. LJ 95)

لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ یہ دفعہ کوئی جرم نہیں ظاہر کرتی اور اس کی الزام میں تصریح کرنا ضروری نہیں ہے [(1956) Cr. LJ 550]

اکثر اوقات عدالت ایسے ملزم سے متعصب ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرے کے ساتھ شامل تھا جسے عدالت نے سزا دی۔ عدالتوں کا خیال ہے کہ "وہ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہوتے ہیں" جب مشترک سماعت ہو رہی ہو تو ایسے تعصب کے خلاف مکمل بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہوتی، تاہم عدالتی فیصلوں میں ہمیشہ ان صورتوں میں احتیاط زیر عمل لائی گئی ہے جہاں کسی شخص کو مشترک ارادہ سے شہ پانے کی بنیاد پر سزایاب کرنا مطلوب ہو۔ (PLD 1979 Kar. 72; 1969 SCMR 454)

فرد جرم میں اس دفعہ کا ذکر کرنے میں سہو سے کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ 34 کوئی بنیادی جرم ظاہر نہیں کرتی جس کا فرد جرم میں ذکر کیا جانا ضروری ہو۔ [(1958) RIW 505]

اصل جرم کے ساتھ اس دفعہ کا ذکر کرنا یا نہ کرنا غیر قانونی امر نہیں ہوتا اور ضابطہ فوجداری کے کسی ممانعت کرنے والی قسم کے تاکیدی حکم کے خلاف ورزی کے مترادف نہیں ہوتا جس سے ملزم کی سزایابی یا سماعت کالعدم ہو جاتی ہو اور ملزم کو حق حاصل ہو جاتا ہو کہ تعصب کی بناء کے قطع نظر، از سر نو سماعت کے حق کا مطالبہ کر سکے۔ (AIR 1956 All. 447)

نیابتی ذمہ داری Vicarious liability : دفعہ 34 (PPC) کے تحت متصورہ ذمہ داری کا جو ہر ایک غرض مشترکہ میں ہوتا ہے اور اس کا اطلاق کرنے کے لیے شکایت کردہ فعل مجرمانہ کا مجرموں میں سے کسی ایک مجرم کی طرف سے تمام کی غرض مشترکہ کی پیش رفت میں کیا جانا ثابت کرنا ضروری ہے [PLD 1996 SC 122 (c)] -

دفعہ 34 مجموعہ تعزیرات پاکستان محض مشترکہ ذمہ داری کے اصول کو ظاہر کرتی ہے اور یہ خود اپنے طور پر نہ تو کوئی صریح (distinct) جرم پیدا کرتی ہے اور نہ کسی جرم کے مترادف ہے [1995 PCr. LJ 755 (c)] -

غرض مشترکہ Common intention -- ثبوت : متعلقہ افراد کی غرض مشترکہ کا صریح ثبوت عام طور پر ممکن نہیں لیکن اسے ہر مقدمے میں پیش کیے جانے والے حالات کے سلسلے سے بسہولت اخذ کیا جاسکتا ہے۔
- [1998 SCMR 2146]

دفعہ 35- جب ایسا فعل اس بناء پر جرم ہو کہ اسے مجرمانہ علم یا ارادہ سے کیا گیا ہو

When such an act is criminal by reason of its being done with a criminal knowledge or intention

جب کبھی کسی فعل، جو صرف اس بناء پر جرم ہو کہ اسے مجرمانہ علم یا ارادہ سے کیا گیا ہو، کا ارتکاب متعدد اشخاص نے کیا ہو تو ان اشخاص میں سے ہر ایک، جو ایسے علم یا ارادہ سے اس فعل میں شریک ہو، اس فعل کا اسی طریقہ سے مستوجب ہو گا گویا کہ وہ فعل اس اکیلے نے، اس علم یا ارادہ کے ساتھ کیا ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا دفعہ 32 کے ضمنی نتیجہ کے طور پر آئی ہے۔ کسی فعل یا ترک فعل کے قانونی نتائج یکساں ہونے کی بناء پر، اگر کسی فعل کا کچھ فعل سے اور کچھ سہو یا ترک فعل سے، ارتکاب کیا گیا ہو تو اس کے نتائج یکساں ہوں گے گویا کہ فعل کسی فعل سے یا صرف کسی سہو سے سرزد کیا گیا ہو۔

اطلاق : دفعہ 34 کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب چند اشخاص مشترک ارادہ کی تکمیل کے لیے کسی مجرمانہ فعل کا ارتکاب کریں۔ دفعہ 35 کے تحت جب کوئی شخص کسی مجرمانہ فعل کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی مدد کرنے والے شخص کی وہی خاص نیت اور وہی علم ظاہر کرنا ضروری ہو گا اگر فعل ایسا ہو کہ اس کا کسی خاص ارادہ یا علم سے کیا جانا اسے جرم بناتا ہو۔

دفعہ ہذا اس امر کی تصریح کرتی ہے کہ جب متعدد اشخاص کسی فعل میں شریک ہوں اور فعل ایسا ہو کہ کسی خاص علم یا ارادہ سے اس کا کرنا جرم بنتا ہو تو ہر شخص اپنے علم یا ارادہ کی حد تک اس کا ذمہ دار ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں عدالت کو اس بات کو ملحوظ رکھنا پڑے گا کہ ہر شخص، جو فعل میں شریک ہوا، کا علم یا ارادہ کیا تھا۔ (28 Cr. LJ 324)

الف اور ب نے ج کو مارا جو مر گیا، الف کا ارادہ ج کو قتل کرنے کا تھا اور اسے علم تھا کہ اس کے فعل سے موت واقع ہو سکتی ہے۔

ب کا ارادہ صرف ضرب شدید لگانے کا تھا اور اسے علم نہیں تھا کہ اس کے فعل سے موت واقع ہو جانے کی یا ایسی جسمانی ضرب لگے گی جس سے اغلباً موت واقع ہو سکتی ہے۔ الف قتل عمد کا مرتکب ہوا اور ب ضرب شدید لگانے کا۔

(28 Cr. LJ 324)

دفعہ 36- نتیجہ جو کسی قدر فعل اور کسی قدر ترک فعل سے پیدا ہوا ہو

Effect caused partly by act and partly by omission

جہاں کہیں ارتکاب فعل یا ترک فعل سے کسی نتیجہ خاص کا پیدا کرنا یا اس نتیجے کے پیدا کرنے کا اقدام جرم ہو وہاں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس نتیجہ کا کچھ فعل سے اور کچھ ترک فعل سے پیدا کرنا وہی جرم ہوگا۔

مثال

Illustration

الف عمداً ب کی موت واقع کرتا ہے۔ کچھ تو خلاف قانون اس کو کھانا کھلانے سے سہو کرنے سے اور کچھ اس کو مارنے سے۔ الف قتل عمد کا مرتکب ہوا ہے۔

شرح

دفعہ 32 میں بتایا گیا تھا کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان میں ماسوائے اس کے کہ عبارت سے مختلف نیت ظاہر ہوتی ہو جو لفظ کسی فعل کے کرنے کی نسبت درج ہوں گے اور وہ اس فعل کے ترک کرنے یا سہو کرنے پر بھی محیط ہوں گے، لہٰذا دفعہ 36 ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی جرم سرزد ہو اور کسی فعل یا ترک فعل کے قانونی لوازمات یکساں ہوں تو جرم کے ارتکاب میں جزوی فعل یا جزوی ترک فعل کرنا اسی طرح سمجھا جائے گا گویا کہ وہ جرم کسی فعل یا ترک فعل سے عمل میں آیا ہے۔

دفعہ 37- کسی جرم کی تشکیل کرنیوالے متعدد افعال میں سے ایک کے کرنے میں تعاون

Co-operation by doing one of several acts constituting an offence

جب متعدد افعال سے کسی جرم کا ارتکاب ہوتا ہو تو جو کوئی ان افعال میں سے کوئی ایک کرکے، چاہے منفرداً یا کسی دیگر شخص سے مشترکاً عمداً اس جرم کے ارتکاب میں تعاون کرتا ہے، اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف اور ب دونوں متفق ہوتے ہیں کہ وہ دونوں فرداً فرداً مختلف اوقات پر تھوڑا تھوڑا زہر دے کر ج کو ہلاک کریں۔ اس عہد کے تحت الف اور ب، ج کو ہلاک کرنے کی نیت سے زہر دیتے ہیں۔ ج اس طرح دی گئیں بہت سی خوراکوں کے اثرات سے مرجاتا ہے۔ یہاں الف اور ب قتل کے ارتکاب میں عمداً تعاون کرتے ہیں اور چونکہ دونوں میں سے ہر ایک ایسا فعل کرتا ہے جس سے ہلاکت واقع ہوئی ہے اس لیے دونوں جرم کے قصوروار ہیں۔ گو ان کے افعال علیحدہ علیحدہ ہیں۔

(b) الف اور ب دونوں اکٹھے جیلر ہیں اور اس حیثیت میں ج ایک قیدی ان کی سپردگی میں چھ چھ گھنٹے باری باری رہتا ہے۔ الف اور ب ج کو ہلاک کرنے کی نیت سے اپنی اپنی نوکری کی باری میں ج کو خلاف قانون طریقہ سے وہ خوراک نہیں دیتے جو ج کو کھلانے کے لیے ان کو دی گئی ہے اور اس طرح ہلاکت میں ایک دوسرے سے عمداً معاونت کرتے ہیں۔ ج فاقہ سے مرجاتا ہے تو الف اور ب، ج کے قتل عمد کے قصوروار ہیں۔

(c) الف ایک جیلر ہے جس کی سپردگی میں ج قیدی ہے۔ الف نے اس نیت سے کہ ج ہلاک ہو جائے ج کو خلاف قانون خوراک دینی بند کردی جس کی وجہ سے ج نہایت کمزور ہوگیا۔ مگر فاقہ اس کی موت واقع کرنے کے لیے کافی نہیں

ہے۔ الف کو عہدہ سے برخاست کر دیا گیا اور اس کی جگہ ب نے لے لی۔ ب نے الف سے سازش یا تعاون کے بغیر ج کو خلاف قانون خوراک دینی ترک رکھی یہ جانتے ہوئے کہ اس طرح وہ ج کی موت کا اغلباً باعث ہو گا۔ ج بھوک سے مر گیا۔ ب قتل کا مجرم ہے۔ مگر چونکہ الف نے ب سے کوئی معاونت نہ کی تھی۔ لہٰذا الف صرف اقدام قتل کا مجرم ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب بہت سے افعال سرزد کیے گئے ہوں جن کا مجموعی نتیجہ کسی جرم کا ارتکاب بن جائے تو ایسے افعال میں سے کسی فعل کا کرنا جبکہ ارادہ اس جرم میں معاونت کرنے کا ہو تو فعل سرزد کرنے والے کو اس جرم کے کرنے کی سزا کا مستوجب کر دیتا ہے۔ (ILR 52 Kal. 197)- یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ واحد فعل کرنے والا وہی ارادہ رکھتا ہو جو دیگر ملزمان رکھتے ہوں۔ تمثیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ ہذا دفعہ 35 کا ضمنی نتیجہ ہے۔ دفعہ 34 سے کسی حد تک منطبق ہے لیکن اس کا اطلاق ان افعال پر بھی ہوتا ہے جو علیحدہ علیحدہ ہیں اور جو لازمی طور پر کسی سلسلہ کا حصہ نہیں ہیں۔

دفعہ 34 اور 37 کا فرق: دفعہ 34 اور دفعہ ہذا میں یہ فرق ہے کہ کسی جرم کے لیے دفعہ 34 میں "مشترک ارادہ" لازمی جزو ہے جبکہ جرم متعدد اشخاص کر رہے ہوں۔ ایسی صورت میں اس جرم میں شریک ہر ملزم جو فعل سرزد کرتا ہے اس کے لیے باقی سب بھی اسی طرح ذمہ دار ہوتے ہیں گویا انہوں نے یہ فعل انفرادی طور پر کیا ہو۔ دفعہ 37 ایسے جرم میں عمداً معاونت سے متعلق ہے جو کئی افعال سے زیر عمل لایا گیا ہو اور ایسی معاونت کو اس طور سزا یاب کرتی ہے گویا کہ یہ بجائے خود جرم کے مترادف تھی۔ [(1938) 19 PLT 476 SB] - پس اگر دو اشخاص الف اور ب کو دفعہ 34 کے تحت کسی جرم کا ذمہ دار ٹھہرانا مقصود ہو تو دفعہ ہذا کی شرائط پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ الف اور ب کے انفرادی افعال ایسی نوعیت کے حامل نہ تھے کہ ان کو سلسلہ کہا جا سکے۔ دفعہ 37 کا اطلاق اس صورت میں نہیں کیا جا سکے گا جب ملزمان پر یہ الزام ہو کہ انہوں نے لاٹھیوں سے ضربات خفیف و شدید لگائی ہوں کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ متعدد افعال کے نتیجہ میں جرم عمل میں آیا۔ [(1952) Cr. LJ 797]

دفعہ 38- کسی مجرمانہ فعل میں ملوث اشخاص مختلف جرائم کے قصوروار ہو سکتے ہیں

Persons concerned in criminal act may be guilty of different offences

جب متعدد افراد کسی مجرمانہ فعل میں ملوث یا متعلق ہوں تو وہ اس فعل کی وجہ سے مختلف جرائم کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

تمثیل

Illustration

الف سخت اشتعال کے ایسے حالات میں ج پر حملہ کرتا ہے کہ اس کا ج کو ہلاک کرنا صرف ایسا قتل مستلزم سزا ہو گا جو قتل عمد نہ ہو۔ ب جسے ج کے ساتھ عداوت ہے اس کو قتل کروانے کی نیت رکھتا ہے اور اشتعال کے تابع نہیں ہے۔ ج کے ہلاک کرنے میں الف کو مدد دیتا ہے تو اس صورت میں الف اور ب دونوں ج کی ہلاکت کا موجب ہیں۔ مگر ب قتل عمد کا مجرم ہے اور الف صرف قتل مستلزم سزا کا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا مختلف جرائم کے لیے مختلف سزائیں دینے سے متعلق ہے بجائے اس کے کہ ایک جرم کے لیے ایک سزا دی جائے۔ چاہے کسی مجرمانہ فعل کے ارتکاب کرنے میں شریک یا متعلق اشخاص نے کسی بھی ارادہ سے تحریک کی ہو۔ (ILR 52 Cal. 197)

دفعات 34، 35 اور 38 ایک ہی موضوع سے متعلق ہیں اور ان کی خواندگی یکجا کرنی چاہیے، دفعہ 34 ان افعال سے متعلق ہے جو مشترک ارادہ سے کیے جائیں، دفعہ 38 ان افعال سے متعلق ہے جو مختلف ارادوں سے کیے گئے ہوں، دفعہ 38 دو مختلف صورتوں پر محیط ہے۔ پہلی یہ کہ جب متعدد اشخاص مشترک ارادہ کی تکمیل میں مشترکہ فعل انجام دیتے ہیں (جیسے کہ دفعہ 38 کی تمثیل میں بیان ہوا ہے) ایسی صورت حال میں دفعہ 38 سے تصریح کی گئی ہے کہ عدالت ہر شخص کو ان حالات کے مطابق جو ہر انفرادی صورت میں قانونی کمزوری پیدا کرنے میں کار فرما ہوں، مختلف جرائم کی سزا دے سکتی ہے، دوسری صورت یہ ہو گی جب کارروائی مشترک ہوئی ہو مگر اس کارروائی کے شرکاء کے متعدد ارادوں میں اختلاف ہو۔ ایسی صورت میں زیر دفعہ 38 دفعہ 34 کے برعکس پائی جائیگی اور ہر شخص اس مخصوص جرم کا مرتکب قرار پائے گا جو اس کے انفرادی فعل سے تشکیل پایا ہو، تاہم پہلی صورت میں دفعہ 38 کو دفعہ 34 کا ضمیمہ کہا جاسکتا ہے نہ کہ اس کے برعکس۔

دفعہ 39۔ بالارادہ یا رضاکارانہ طور پر Voluntarily : کسی شخص کے متعلق کسی نتیجہ کا "بالا رادہ" پیدا کرنا کہا جائے گا جب وہ اسے ایسے وسائل سے پیدا کرتا ہے جس سے وہ اسے پیدا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا یا ایسے وسائل سے، جن کو، ان وسائل کو زیر کار لاتے وقت، وہ جانتا تھا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا، کہ وہ اغلباً اسے پیدا کرے گا۔

تمثیل
Illustration

الف سرقہ بالجبر کو آسان کرنے کی غرض سے رات کے وقت ایک بڑے قصبہ میں ایک آباد گھر کو آگ لگاتا ہے۔ الف اس طرح وہ ایک شخص کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ اس صورت میں ہوسکتا ہے الف کی نیت ہلاک کرنے کی نہ ہو اور اسے ملال بھی ہو کہ اس کے فعل سے ہلاکت ہوگئی ہے۔ تب بھی اگر اس کا علم تھا کہ اس فعل سے ہلاکت کا احتمال ہوسکتا ہے تو الف بالارادہ ہلاکت کا مرتکب ہوا ہے۔

شرح

"بالا رادہ" کے لفظ کی نتیجہ پیدا کرنے مناسبت سے تعریف کی گئی ہے نہ کہ ان افعال کے سرزد کرنے کی مناسبت سے جن سے وہ نتائج پیدا ہوئے۔ اسے عجیب معنی پہنائے گئے ہیں جو اس کے مجموعہ ہذا میں عام معنی سے بہت مختلف ہیں۔

بالعموم مجموعہ تعزیرات پاکستان میں ان صورتوں میں جن میں کوئی شخص جان بوجھ کر نتیجہ پیدا کرتا ہے اور ان صورتوں میں جن میں وہ اسے علم رکھتے ہوئے یا اغلب جانتے ہوئے پیدا کرتا ہے، کوئی فرق نہیں سمجھا گیا۔ اگر ان وسائل سے جو وہ زیر کار لایا یہی نتیجہ اغلب تھا تو اس نے اسے بالارادہ پیدا کیا چاہے وہ اسے پیدا کرنا چاہتا تھا یا نہیں۔ اسے یہ عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ نہیں جانتا تھا یا اسے یقین نہیں تھا کہ یہ نتیجہ پیدا ہو گا بلکہ اسے اس کے لیے اسی طرح جوابدہ ہونا پڑے گا گویا کہ اسے پیدا کرنے کا اس کا ارادہ تھا۔

کوئی فعل یا ترک فعل بالارادہ ہوگا اگر مناسب احتیاط کرنے سے اس سے بچا جاسکتا تھا۔ پس کوئی فعل یا ترک فعل مرضی سے کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے ذمہ دار شخص کی مرضی ایسے ارتکاب یا سہو کو روکنے کی نہ تھی۔

[(1950) 3 Punj. 192]

دفعہ 40- جرم Offence: دفعہ ہذا کی ضمن ہائے (2) اور (3) میں متذکرہ ابواب اور دفعات کے سوا، لفظ "جرم" ایسے امر کو ظاہر کرتا ہے جسے مجموعہ ہذا سے قابل سزا قرار دیا گیا ہو۔

باب 4 اور باب 5-A میں اور دفعات ذیل میں یعنی 64، 65، 66، 67، 71، 109، 110، 112، 114، 115، 116، 117، 187، 194، 195، 203، 211، 213، 214، 221، 222، 223، 224، 225، 327، 328، 329، 330، 331، 347، 348، 388، 389، اور 445 میں لفظ جرم اس امر کو ظاہر کرتا ہے جو اس مجموعہ میں یا کسی سپیشل یا لوکل لاء (مختص الامر یا مختص المقام قانون)، جیسا کہ ان کی تعریف آگے کی گئی ہے، کے تحت قابل سزا قرار پایا ہو۔

اور دفعات 141، 176، 177، 201، 202، 212، 216، اور 441 میں لفظ جرم کے وہی معنی ہوں گے جبکہ سپیشل یا لوکل لاء کے تحت قابل سزا کوئی امر، ایسے قانون کے تحت چھ ماہ کی مدت یا زیادہ کی قید، چاہے معہ یا بلا جرمانہ کا قابل سزا ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں لفظ جرم کے تین معانی ہیں جن کی اس دفعہ کی تین ضمن ہائے میں وضاحت کی گئی ہے۔ مجموعہ ہذا میں جرم کی تعریف زیادہ سادہ اور کمتر امتیازی حیثیت کی حامل ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں جرم کی تعریف دفعہ 4 میں کی گئی ہے جو بہت مختلف، واضح، سیدھی اور صحیح ہے۔ اس تعریف میں جرم کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ "جرم سے مراد کوئی فعل یا ترک فعل ہے جو کسی رائج الوقت قانون نے قابل سزا قرار دیا ہو اور اس میں مداخلت بے جا مویشیاں کے قانون کی دفعہ 20 کے تحت استغاثہ بھی شامل ہے۔ یہ تعریف مجموعہ ہذا میں جرم کی تعریف سے زیادہ جامع، صحیح اور بامعنی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضابطہ فوجداری ہر قسم کے جرائم کی سماعت کے لیے بنایا گیا ہے جبکہ مجموعہ ہذا میں دی گئی جرم کی تعریف آگے آنے والی دفعات کو ملحوظ رکھ کر کی گئی ہے۔ لہٰذا اس تعریف کا دائرہ کار محدود ہے۔ دفعہ ہذا میں لفظ امر (یا شے) استعمال کیا گیا ہے جو مبہم ہے کیونکہ سزا کسی فعل یا ترک فعل کے مرتکب شخص کو دی جاتی ہے۔

ضمن 2: اس ضمن میں بتایا گیا ہے کہ کسی مختص الامر (سپیشل) قانون کے تحت ہر شے جو قابل سزا ہے، مجموعہ ہذا کے تحت جرم کے معنی رکھے گی۔ پس مثال کے طور پر قانون پولیس، قانون آبکاری، قانون ڈاکخانہ جات، قانون رجسٹری وغیرہ کے تحت جرائم مجموعہ ہذا کے تحت بھی جرائم سمجھے جائیں گے۔

جب کوئی مختص المقام (لوکل) قانون، ان قواعد کی خلاف ورزی کو قابل سزا قرار دیتا ہے جو اس کے اختیارات سے وضع کیے گئے ہوں، تو ان قواعد کی خلاف ورزی دفعہ ہذا کے معنوں میں جرم پر محمول ہوگی۔ (AIR 1938 Rang. 350)

اقدام: کسی جرم کرنے کا اقدام دفعہ ہذا میں دی گئی جرم کی تعریف میں بذاتہٖ جرم سمجھا جائے گا اور اس صورت میں جب مجموعہ ہذا کے کسی حصہ میں ایسے جرم کی سزا کے لیے صریحی حکم موجود نہ ہو تو یہ دفعہ 511 کے تحت قابل سزا ہوگا۔ (AIR 1942 All. 889)

چونکہ مجموعہ کی دفعہ 511 دفعہ ہذا میں شامل نہیں کی گئی، جو جرم کی تعریف کرتی ہے۔ لہٰذا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے

کہ جب تک سپیشل یا لوکل قانون کے مطابق، ان قانون کے تحت جرائم کے اقدام کو قابل سزا نہ گردانا گیا ہو، ان کی سزا مجموعہ ہذا کے تحت نہیں دی جاسکتی۔ [(1950) 3 Assam 12]

اعانت: دفعہ ہذا کے معنوں میں کسی جرم کی اعانت بذاتہٖ جرم ہوتی ہے۔ [(1887) PR No. 49 of 1887]

دفعہ 41۔ قانون مختص الامر (سپیشل لاء) Special Law: قانون مختص الامر وہ قانون ہے جو کسی خاص موضوع پر اطلاق پذیر ہو۔

شرح

مقصد: جب فوجداری قانون کے احکام کا ایسے قوانین پر اطلاق کیا جانا مطلوب ہو تو اس قانون میں یہ نیت صریحی الفاظ میں واضح کردی جاتی ہے مثلاً قانون انکم ٹیکس (دفعات 37، 52، 54)، قانون حصول اراضی (دفعہ 10) وغیرہ۔

جب کسی مختص الامر قانون میں مخصوص سزا مقرر کردی گئی ہو تو اسے مجموعہ کے تحت عمومی سزا پر فوقیت حاصل ہوتی ہے لیکن جب اس قانون میں ایسی کوئی مخصوص سزا مقرر نہ ہو تو ملک کا قانون عامہ، مجموعہ کے تحت، کار فرما ہوتا ہے بشرطیکہ مجموعہ کی کسی دفعہ کے تقاضے پورے ہوتے ہوں۔ [(1949) 51 Cr. LJ 1516]

مختص الامر قانون: دفعہ 40 اور دفعہ 41 میں تصور کردہ محض قوانین ہی ہیں جیسے کہ آب کاری، افیون اور مداخلت بے جا مویشیاں کے قوانین۔ ان قوانین میں نئے جرائم، یعنی کہ ان امور کو سزا دینے کے لیے قانون جو قبل ازیں مجموعہ تعزیرات میں قابل سزا نہیں ہیں، اس نظریہ سے کوڑے مارنے کا قانون مختص الامر قانون نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی نیا جرم نہیں بتایا گیا بلکہ یہ قانون ان جرائم کی جو پہلے ہی مجموعہ تعزیرات کے تحت قابل سزا ہیں، سزایابی کی محض متبادل یا امدادی شکل فراہم کرتا ہے (AIR 1939 Mad. 87)

دفعہ 42۔ قانون مختص المقام (لوکل لاء) Local Law: قانون مختص المقام وہ قانون ہے جو پاکستان میں شامل علاقوں کے کسی خاص حصہ پر اطلاق پذیر ہو۔

شرح

جن قوانین کا اطلاق مخصوص علاقہ میں ہوتا ہے ان قوانین کو مختص المقام (یعنی کسی مقام کے لیے مخصوص) کہا جاتا ہے۔ مثلاً پورٹ ٹرسٹ ایکٹ وغیرہ۔

دفعہ 43۔ خلاف قانون -------- قانوناً پابند انجام دہی

Illegal-------Legally bound to do

لفظ "خلاف قانون" کا اطلاق ہر ایسی شے پر ہوتا ہے، جو جرم ہو یا جو قانوناً ممنوع ہو یا جو نالش دیوانی کی بناء فراہم کرتا ہو، کسی شخص کو قانوناً پابند انجام دہی کہا جائے گا، جو کچھ بھی ترک کرنا اس کے لیے خلاف قانون ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا نہ صرف جرائم اور ایسے افعال جن کی قانوناً ممانعت کی گئی ہو، پر محیط ہیں بلکہ اتنی وسعت رکھتے ہیں کہ معاہدوں کی خلاف ورزی کی صورتوں اور ان صورتوں میں جو قانون عامہ یا رواج سے پیدا ہوتی ہوں، جہاں پر کہ کوئی فرض رضاکارانہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہو، پر بھی حاوی ہوں۔

غیر قانونی: غیر قانونی میں (1) ہر وہ شے جو جرم ہے (2) ہر وہ امر جو قانوناً منع ہے اور (3) ہر وہ امر جو دیوانی دعویٰ

کے لیے بناء (وجہ) فراہم کرتا ہے، شامل ہے۔

"غیر قانونی" الفاظ کے متعلق قرار دیا گیا کہ دفعہ 43 کے ان الفاظ پر کسی قسم کی قید یا حد عائد کرنا مشکل ہے جبکہ یہ الفاظ معاہدہ کی خلاف ورزی اور ٹارٹ دونوں پر محیط ہے۔ (PLJ 1979 Lah. 426)

دفعہ 44۔ مضرت Injury: مضرت ہر طرح کے ضرر کو ظاہر کرتی ہے جو کسی شخص کے جسم یا ذہن یا شہرت یا مال کو خلاف قانون پہنچایا گیا ہو۔

شرح

مضرت ایک خلاف قانون فعل ہے۔ [(1864) 2 MHC 158] ۔ دفعہ ہذا میں لفظ مضرت کو وسیع معنی دیے گئے ہیں، اس میں ٹارٹ کا ہر فعل شامل ہے پس جب ایک چھکڑے کو ٹال گیٹ پر غیر قانونی طور پر محصول کی ادائیگی کے لیے روکے رکھا گیا تو اسے مضرت قرار دیا گیا۔ [(1892) Deer. 441] ۔ جب ایک ایسی ڈگری کی دھمکی دی گئی ہو جس کی کبھی تعمیل نہ ہو سکتی ہو تو ایسی دھمکی اس شخص کی ذات، شہرت یا جائیداد کو مضرت کے مترادف قرار دی گئی۔ (AIR 1923 Cal. 590)

جب تھانہ میں کسی شخص پر جھوٹا الزام لگایا گیا جبکہ عدالت میں کارروائی کی نیت نہ تھی تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کو مضرت دی گئی تھی۔ [(1879) 5 Cal. 281, 282]

دفعہ 45۔ حیات Life: لفظ حیات انسانی حیات کو ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے کہ سیاق و سباق سے برعکس ظاہر ہوتا ہو۔

دفعہ 46۔ موت Death: لفظ موت انسانی موت کو ظاہر کرتا ہے سوائے اس کے سیاق و سباق سے برعکس ظاہر ہوتا ہو۔

دفعہ 47۔ حیوان Animal: لفظ حیوان سے انسان کے علاوہ ہر جاندار مراد ہے۔

دفعہ 48۔ جہاز یا بڑی کشتی Vessel: لفظ بڑی کشتی سے ہر وہ شے مراد ہے جو انسان کو یا مال کو پانی پر لے جانے کے واسطے بنائی گئی ہو۔

دفعہ 49۔ سال ; ماہ Year ; Month: جہاں کہیں بھی لفظ "سال" یا ماہ استعمال ہوا ہے وہاں یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ سال یا ماہ انگریزی کیلنڈر کے مطابق شمار ہوگا۔

دفعہ 50۔ دفعہ Section: لفظ "دفعہ" اس مجموعہ کے کسی باب کے ان حصوں سے ایک کو ظاہر کرتا ہے جن کو شروع میں شماری ہندسے لگا کر ممیز کیا گیا ہو۔

دفعہ 51۔ حلف Oath: لفظ "حلف" میں اقرار صالح، بھی داخل ہے جو حلف کی جگہ/قانوناً مقرر ہوا اور ہر ایسا اقرار جس کا قانون کسی سرکاری ملازم کے روبرو کیے جانے کا متقاضی ہو یا اختیار دیتا ہو یا جسے ثبوت کے طور پر، چاہے کسی عدالت میں یا علاوہ، استعمال کیا جاتا ہو۔

دفعہ 52۔ نیک نیتی Good faith: کسی ایسے امر کے متعلق یہ نہیں کہا جائے گا کہ اسے نیک نیتی سے کیا یا باور کیا گیا ہے جو بغیر ضروری احتیاط یا توجہ سے کیا گیا ہو یا باور کیا گیا ہو۔

کوئی امر نیک نیتی سے انجام کردہ یا باور شدہ نہیں سمجھا جائے گا جو بلا ضروری احتیاط اور توجہ کے انجام دیا گیا یا باور کیا گیا ہو۔

شرح

مقصد: نیک نیتی کی جو تعریف دفعہ ہذا میں دی گئی ہے یہ اس لفظ کے منفی پہلو کو ظاہر کرتی ہے۔ اس طرح دفعہ ہذا نیک نیتی کی تعریف نہیں کرتی۔ دفعہ ہذا بتاتی ہے کہ کوئی فعل صرف اس صورت میں نیک نیتی سے کیا گیا سمجھا جائے گا اگر اس فعل کو ضروری احتیاط اور توجہ سے کیا گیا ہو۔ نیک نیتی کی عدم موجودگی سے محض لاپروائی اور غفلت مراد ہے۔

(AIR 1938 Rang. 350)

قانون عبارات عامہ کا اطلاق: قانون عبارات عامہ میں دی گئی تعریفات کا ان مرکزی قوانین پر اطلاق ہوتا ہے جو قانون عبارات عامہ کے نافذ ہونے کے بعد وضع کیے گئے ہوں، چونکہ تعزیرات کا مجموعہ ہذا 1860 میں قانون بنا لہٰذا قانون عبارات عامہ کی دفعہ 3 کے مطابق نیک نیتی کی جو تعریف عبارات عامہ 1897 میں دی گئی ہے اس کا اطلاق مجموعہ تعزیرات 1860 پر نہیں ہوگا۔ (PLD 1958 Lah. 747)

نیک نیتی: معمولی یقین، حقیقی یقین بمعہ یقین کرنے کی وجوہات کے، کے مفہوم میں محض نیک نیتی کافی نہیں ہوگی یقین معقول ہونا چاہیے، نہ کہ فضول یعنی کہ اس کی پشت پر کچھ معقول بنیادیں یا وجوہات ہونی چاہیں۔ قانون، سوائے اس مبہم طریقہ کے، کوئی طریقہ۔ اس کی احتیاط اور توجہ کے معیار یا پیمائش کا مہیا کرنے سے قاصر ہے۔

قانون کی نسبت غلطی، چاہے نیک نیتی سے کی گئی ہو، دفاع میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ جب پیش کردہ طلاق نامہ کے بارے میں تحقیقات نہ کی گئی کہ وہ شوہر کی تحریر میں تھا، جبکہ یہ دستاویز واضح طور پر مشکوک تحریر تھی تو دفعہ 497 اور 498، تعزیرات پاکستان کے تحت جرائم کے مقدمہ میں "نیک نیتی" کا عذر مسترد کردیا گیا۔ (PLD 1962 Lah. 558)

ایک پولیس افسر نے ب کی عمارت میں ایک گھوڑا بندھا دیکھا، یہ گھوڑا اس گھوڑے سے مشابہہ تھا جو کچھ عرصہ قبل اس کے باپ کا گم ہوگیا تھا۔ پولیس افسر نے فوری نتیجہ اخذ کیا کہ ب نے یا تو خود گھوڑا چوری کیا ہے یا کسی چور سے خریدا ہے۔ اسے معلوم ہوا کہ ب نے س سے گھوڑا خریدا تھا۔ پولیس افسر نے بلامعقول تسلی کیے کہ یہ گھوڑا اس کے باپ کا تھا یا نہیں س کو بلا کر چوری میں چالان کردیا تو عدالت نے قرار دیا کہ پولیس افسر نے ضروری احتیاط اور توجہ کو زیر کار لائے بغیر یہ فعل انجام دیا تھا۔ [(1868) 10 WR (Cr.) 20]

دفعہ 52-A پناہ دینا Harbour: سوائے دفعہ 157 اور دفعہ 130 کے، اس صورت میں جب پناہ گیرندہ شخص کے شوہر یا بیوی نے پناہ دی ہو، لفظ "پناہ دینا" میں کسی شخص کو گرفتاری سے بچنے کے لیے رہائش، خوراک، مشروبات، روپیہ، لباس، ہتھیار، گولہ بارود یا ذرائع نقل و حمل مہیا کرنا شامل ہوگا، چاہے اس قسم کے جو دفعہ ہذا میں شمار ہوئے یا نہ ہوئے۔

شرح

دفعہ ہذا کا آئندہ دفعات 130، 136، 157، 212، 216-A میں ذکر ہے۔ پہلے "پناہ دینا" وسیع معنوں میں دفعہ 216-B میں درج تھا اور یہ وسیع معانی اس لفظ کو دفعات 212، 216، 216-A میں دیئے گئے تھے۔ یہ محسوس کیا گیا کہ اس لفظ کے مجموعہ تعزیرات میں مختلف دفعات میں مختلف معانی دینا درست نہ تھا، اس لیے دفعہ 216-B جس میں "پناہ دینا" کی تعریف دفعات 212، 216 اور 216-A کے مقاصد کے لیے کی گئی تھی، حذف کردی گئی اور دفعہ 216-B میں "پناہ دینا" کی وہ تعریف جو سارے مجموعہ پر اطلاق پذیر ہوگی، کو باب دوم میں منتقل کرکے دفعہ ہذا میں بیان کیا گیا۔

==============

باب 3

سزائیں
OF PUNISHMENTS

☆[**دفعہ 53- سزائیں Punishments** : وہ سزائیں جن کے مجموعہ ہذا کے احکام کے تحت مجرم مستوجب ہیں، یہ ہیں :

پہلی : قصاص

دوسری : دیت

تیسری : ارش

چوتھی : ضمان

پانچویں : تعزیر

چھٹی : موت

ساتویں : عمر قید

آٹھویں : قید، جو دو اقسام کی ہے۔ یعنی :

(i) بامشقت یعنی سخت مشقت کے ساتھ

(ii) سادہ (قید محض)

نویں : ضبطی جائیداد

دسویں : جرمانہ]۔

شرح

سزا دہی کی اغراض Purposes of awarding punishment : مجرموں کو تین اغراض کے لیے سزائیں دی جاتی ہیں اور انہیں مکافاتی (retributive)، انسدادی (preventive) اور اصلاحی (reformative) کہا جاتا ہے۔ جبکہ بری خواہش انتقام، معیاری سسٹم یا قانونی سسٹم جو سزائیں تجویز کرتا ہے، اس کا مقصد اسی طرح کے جرائم (misdeeds) کے اعادہ کو روکنا ہے، معاشرہ خیال کرتا ہے کہ مجوزہ تادیب (Chastisement) مجرم کی اصلاح کر سکتی ہے۔ خواہشات میں یا انتقام میں انسانی غیردانشمندی کی کوئی حد نہیں ہے۔ توہین یا مفروضہ توہین کے معمولی معاملے پر خاندان کی لڑائیاں (Vendetta) یا طیش اور بھی بڑی بے حرمتی (outrage) پر منتج ہوسکتے ہیں۔ انتقام یا بدلہ (revenge) پر قابو پانا ضروری ہے۔ سزا کی ناواجب سختی جبلی ردعمل (instinctive reaction) کے طور پر پیدا ہونے والی انسانی بے حسی (human insensibility) کی بناء پر مرور ایام کے ساتھ سزا کے تہدیدی کردار (deterrent character) کو پاش پاش کردیتی ہے اور ایک روایتی نظام (narrative system) جو سوسائٹی کی معاشرتی احساسیت

☆ دفعہ 53 بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ، II آف 1997 سے تبدیل ہوئی۔

(Socialsensibilities) کو بطور ایک جبلی رد عمل کے نظر انداز کردیتا ہے (جو ابتدا اخلاف ورزی کرنے والوں کے لیے طرز عمل اور سزا تجویز کرتا ہے) اس کی قبولیت پذیری (acceptability) کو بتدریج کم کردیتا ہے جو کسی قانونی نظام کی کامیابی کے لیے قطعی لازمہ (ultimaterequirement) ہے۔ چنانچہ کسی معقولیت پسند (rational) سوسائٹی میں سزا دہی ایک مشکل اور زیادہ تر نازک کام ہے۔ کسی جرم کے لیے کوئی سزا تجویز کرتے وقت ستم رسیدہ، سوسائٹی اور ریاست کے مسابقانہ تقاضوں کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے۔ سزا کو ستم رسیدہ کے انتقامی جذبے کو ٹھنڈا کرنا چاہیے، اتنی معقول ہونی چاہیے کہ آئندہ پیدا ہونے والے مجرموں کے لیے عبرتناک ثابت ہو اور معاشرتی اخلاقیات کو بھی تقویت دے۔ ہم نے سزا کے مسئلے پر غور کرتے ہوئے ان عوامل کو پیش نظر رکھا ہے۔
[1998 PCr. LJ 1946]

دفعہ ہذا میں ایسی تمام اسلامی سزائیں بتائی گئی ہیں جو کسی مجرم کو دی جاسکتی ہیں۔ یہ سزائیں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 53 میں درج سزاؤں سے بہت مختلف ہیں۔ سابقہ دفعہ 53 کی بجائے دفعہ ہذا قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 کے تحت قائم کی گئی ہے۔ سابقہ دفعہ میں صرف چھ اقسام کی سزائیں مجرم کو دی جاسکتی تھیں۔ یہ سزائیں حسب ذیل تھیں:

1- موت 2- عمر قید 3- 1949ء میں حذف ہوگئی 4- قید- دو اقسام- بامشقت و سادہ (محض) 5- ضبطی جائیداد 6- جرمانہ

شرعی قوانین کے تحت اب نئی دفعہ 53 کے تحت دس اقسام کی سزائیں دی جاسکتی ہیں جو دفعہ ہذا میں درج ہیں۔

شرعی سزائیں: عدالت کسی مجرم کو سزا اس مقصد کے تحت دیتی ہے کہ دوسروں کو عبرت ہو اور جرائم کی روک تھام موثر طور پر ہوسکے۔ قاضی سزا سناتے وقت مجرم کے جرم، واقعات و حالات مقدمہ کو مدنظر رکھے گا اور اسی مناسبت سے سزا کی مقدار مقرر کرے گا۔

شریعت کے مطابق مقتول شخص کا ولی یا ضرر رسیدہ شخص کو قصاص لینے کا حق ہے۔ مگر وہ ایسے حق کو خود زیر کار نہیں لاسکتا۔ البتہ سرکاری حکام کے احکام کے تحت، ان کی موجودگی میں وہ خود قصاص لے سکتا ہے۔ البتہ سزا جرم کی نوعیت اور شدت کے لحاظ سے متناسب اور متوازن ہونی چاہیے۔ (PLD 1960 Lah. 85)

شریعت میں جرم کی تعریف یہ ہے: "وہ افعال جن کو کرنے سے اللہ نے روک دیا ہو، سرزد کیے جائیں تو جرم کہلائیں گے۔ اگر ایسے جرائم کا ارتکاب کیا جائے تو مجرم پر حد یا تعزیر کا اطلاق ہوگا۔ اس کے برعکس ہر ایسے فعل کا چھوڑنا بھی جرم ہے جس کا چھوڑنا حرام اور قابل سزا پایا ہو۔

شریعت میں سزا کے لحاظ سے جرم کی تین اقسام ہیں:

1- حدود 2- قصاص و دیت 3- تعزیرات

(i) **حدود:** حدود کے جرائم وہ ہیں جن کی سزا (حد) مقرر کردی گئی ہے۔ یہ حق اللہ کے طور پر مقرر ہیں۔ مندرجہ ذیل جرائم میں حدود کی سزا کا نفاذ کیا جاتا ہے:

1- زنا 2- تہمت زنا (قذف) 3- شراب نوشی 4- چوری 5- قتل و غارت 6- ارتداد 7- بغاوت۔

(ii) قصاص و دیت کے جرائم میں بھی سزائیں مقرر ہیں، لیکن حق اللہ نہیں بلکہ حق افراد ہیں۔ یعنی افراد ایسے جرائم میں اگر صلح کرلیں یا معاف کردیں تو ان کو اختیار ہے۔ ایسے جرائم کی پانچ اقسام ہیں:

1- قتل عمد 2- قتل شبہ العمد 3- قتل خطا 4- جان لینے کے علاوہ بالارادہ زیادتی- 5- بلاارادہ زیادتی (جراحت)۔

(iii) تیسری قسم میں تعزیرات کے جرائم آتے ہیں۔ تعزیر کے معنی تادیب کے ہیں۔ ایسی سزائیں مقرر نہ ہیں بلکہ قاضی کی صوابدید کے مطابق ہلکی اور سخت دی جاسکتی ہیں۔ ایسے جرائم حسب ذیل ہیں:

1۔ ربا (سود) 2۔ امانت میں خیانت، گالی دینا، رشوت لینا وغیرہ وغیرہ، یعنی ایسے تمام جرائم جو مفاد عامہ یا مصلحت عامہ کے خلاف ہوں۔

قصاص: قصاص سے مراد ایسی ہی ایذا دینا ہے جیسی کہ مجرم نے دی ہو۔ یعنی اگر مجرم نے قتل کیا تو اسے قتل کردیا جائے، اگر مجرم نے کسی کے عضو کا اتلاف کیا تو اس کا بھی وہی عضو تلف کردیا جائے، وغیرہ۔ قصاص کا مقصد یہ ہے کہ کسی سے زیادتی کیے بغیر مقتول یا مجروح کے وارثوں کو مساوات اور عدل و انصاف کو ملحوظ رکھ کر جائز طریقہ سے بدلہ دلایا جائے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے ایمان والو! تمہیں حکم ہے کہ قتل میں برابر کا بدلہ ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ پھر جس کو اس کے مسلمان بھائی نے مقتول کے قصاص سے کچھ معاف کردیا تو معاف کرنے والوں کو شریعت کے مطابق مطالبہ پر خوش معاملگی سے خون بہا ادا کردو۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تمہارے لیے آسانی ہے اور مہربانی ہے۔ پھر اس کے بعد جو شخص زیادتی کرے اس کو دردناک عذاب ہے۔ اے عقلمندو! قصاص میں تمہاری زندگی ہے تاکہ تم محفوظ رہ سکو۔" (البقرہ 179)

مزید ارشاد ربی ہے:

"اور حکم دیا گیا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں مساوات یعنی قصاص کا حکم ہے۔" (المائدہ : 25)

جرائم قصاص حسب ذیل ہیں:

(i) قتل عمد (ii) بالارادہ ہاتھ پاؤں یا دیگر اعضا کا کاٹنا (iii) بالارادہ زخمی کرنا۔

تعزیر: تعزیر کے زمرے میں وہ تمام سزائیں شامل ہیں جو حدود، قصاص، دیت کی مانند شریعت نے خود نافذ نہ کی ہیں۔ ایسے تمام جرائم پر سزا کو حکومت وقت اور قاضی کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر سود لینا، زکوٰۃ نہ دینا، عدت کے احکام کی خلاف ورزی، ناپ تول کے قوانین کی خلاف ورزی، خیانت، رشوت، لیبر، سروس کے قانون، وغیرہ وغیرہ۔

دیت: دیت سے مراد خون بہا کی ادائیگی ہے۔ یعنی موت کے بدلے موت، آنکھ کے بدلے آنکھ وغیرہ کی بجائے جرم کے بدلہ میں خون بہا لینا۔ دیت، جراحت یا قتل عمد کے ارتکاب کی صورت میں صرف ولی کی رضامندی سے نافذ ہوگی جبکہ دیگر اقسام قتل و جراحت میں قاتل پر واجب الادا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر قتل خطاء شبہ عمد وغیرہ۔

بنیادی دیت احادیث میں بیان کردہ ہے، جسے نص تسلیم کرتے ہوئے ہر حکومت وقت دیت کا تعین کرے گی۔ انسانی جان کی دیت 100 اونٹ یا اس کے برابر مالیت ہے۔ حکومت پاکستان نے یہ مالیت روپوں میں ایک لاکھ پچھتر ہزار مقرر کی ہے۔

ارش: جب جرم ضرر پہنچانے تک محدود ہو تو ضرر رسیدہ شخص کو اس پر لگائے گئے زخموں کے لیے جو ادائیگی کی جائے گی وہ ارش کہلائے گی، بشرطیکہ ان زخموں سے موت واقع نہ ہو۔ ایسی ادائیگی ضرر رسیدہ کو یا اس کے ورثاء کو کی جاتی ہے۔

ایسی ادائیگی متعلقہ عضو کی دیت کی مناسبت سے کی جائے گی، البتہ عضو کی دیت سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس لیے دیت

کاملہ کو دیت اور اس کے جزو یا کچھ حصہ کو ارش کہتے ہیں۔

ایسا زخم یا اتلاف جس کی ارش شریعت کی رو سے مقرر نہ ہوئی ہو، کا اندازہ قاضی خود لگائے گا۔

ضمان : اگر کسی شخص کو ایسا زخم لگایا گیا ہو جس کے لیے ارش مقرر نہ ہو تو عدالت مجرم سے ضرر رسیدہ کو جرمانہ دلائے گی۔ ایسے جرمانہ کا تعین عدالت کرے گی۔ ایسے جرمانہ کو ضمان کہتے ہیں۔ مثلاً راستہ پر گڑھے کھودے جانے کی بنا پر حادثہ ہو جانا وغیرہ۔ مگر ایسے ہر ضرر رساں فعل کے لیے اول انتباہ ضروری ہے۔

تعزیر : تعزیر کے معنی تادیب ہے۔ یہ ایسی سزائیں ہیں جو شریعت نے مقرر نہیں کیں۔ ایسے جرائم میں قاضی واقعات مقدمہ اور جرم کی شدت کو مدنظر رکھ کر ہلکی یا سخت سزا دینے کا مجاز ہے۔ ایسی سزا کو قاضی کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ جرائم سود، امانت میں خیانت، رشوت وغیرہ میں اور ایسے جرائم میں جو مفاد عامہ اور مصلحت عامہ کے خلاف ہو، تعزیر کا نفاذ کیا جاتا ہے۔

موت : موت کی سزا بالعموم قتل کے مقدمات میں دی جاتی ہے۔ شریعت نے اسے قصاص کا نام دیا ہے۔ قصاص کے علاوہ دیگر جرائم بھی ایسے ہیں جن میں سزائے موت دی جاتی ہے۔ مثلاً بغاوت، غداری، ارتداد وغیرہ۔ موت کی سزا حکومت مروجہ طریقوں سے دیتی ہے، لیکن آنحضرت ؐ نے تلوار کے ذریعہ سزائے موت کو افضل قرار دیا ہے۔

عمر قید : عمر قید سے مراد مجرم کو اس کی باقی زندگی بھر کے لیے قید میں رکھنا ہے۔ یہ عام طور پر 20 سال پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر اس کو قیدی کے قانون مجریہ 1894 کی دفعہ 59 کے تحت کم کر کے 14 سال مقرر کیا گیا ہے۔ شریعت میں اس سزا کا واضح تصور موجود نہ ہے، البتہ سزائے موت کے متعلقہ جرائم میں حکومت عمر قید کے لیے تعزیری قانون بنانے کی مجاز ہے۔

سزائے قید : یہ دو اقسام کی ہوتی ہے۔ بامشقت یا قید محض (سادہ ۔بلامشقت)۔ فقہاء کے مطابق اگر شرعی سزا معاف کردی جائے تو مجرم کو قاضی بطور سرزنش قید کی سزا دے سکتا ہے۔ جب قانون میں کم از کم اور زیادہ سے زیادہ سزا مقرر ہو تو قاضی مقدمہ کے حالات وواقعات کے پیش نظر تعزیری سزا سنائے گا۔

ضبطی جائیداد : تعزیرات پاکستان میں ضبطی جائیداد سے متعلقہ دفعات 61، 62 منسوخ کردی گئی ہیں، البتہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 126، 127، 169 کے تحت مجرم کی جائیداد کی ضبطی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ سزا ایک قسم کا جرمانہ ہے جو مجرم سے وصول کیا جاتا ہے۔

جرمانہ : کسی جرم کے ارتکاب پر دیگر سزاؤں کے ساتھ جرمانہ کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ جرمانہ عائد کرنے کے لیے قاضی جرم کے واقعات، مجرم کے کردار اور جرم کی ماہیت کو پیش نظر رکھے گا۔ اگر مجرم جرمانہ ادا نہ کرے تو اس کو قید محض کی سزا دی جاسکتی ہے۔

دفعہ 54- تبدیلی سزائے موت Commutation of sentence of death

ہر ایسی صورت میں جہاں سزائے موت کا حکم دیا گیا ہو، وفاقی حکومت یا اس صوبہ کی صوبائی حکومت جس کے اندر مجرم کو سزا کا حکم ہوا ہو، کو اختیار ہوگا کہ مجرم کی مرضی کے بغیر اس سزا کو مجموعہ میں مقرر کسی دیگر سزا سے بدل دے۔

☆ [مگر شرط یہ ہے کہ، کسی ایسے مقدمہ میں جس میں کسی مجرم کو کسی قتل کے جرم کی نسبت سزائے موت دی جاتی ہو، تو ایسی سزا، بلا رضامندی وارثان ضرر رسیدہ، تبدیل نہیں کی جائے گی۔]

☆ شرط کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 اضافہ ہوا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اصل متن قائم رکھا گیا ہے۔ البتہ شرط کا اضافہ ترمیم کے ذریعہ عمل میں لایا گیا ہے۔ سابقہ صورت میں سزا کو بدلنے کا کامل اختیار حکومت کو حاصل تھا مگر اب اس اختیار پر یہ پابندی لگادی گئی ہے کہ اگر قتل کے جرم میں مجرم کو سزائے موت دی جاتی ہو تو موت کی سزا کو حکومت از خود تبدیل کرنے کی مجاز نہ ہوگی، بلکہ اس کے لیے مقتول کے ورثاء کی رضامندی لازمی ہوگی۔ یہ شرط مقتول کے ورثاء کے حق قصاص کو مدنظر رکھ کر کی گئی ہے جس کے بہت دوررس نتائج ہیں۔

حکومت اگر کسی اثر و رسوخ کے تحت کسی شخص کی موت کی سزا کو بدل دیتی تھی تو اس سے مقتول کے ورثاء کی دل شکنی ہوتی تھی اور بااثر اشخاص حکومت تک رسائی کرکے موت کی سزا سے مجرم کو بچا لیتے تھے۔ مگر اب نقصان رسیدہ شخص یعنی وارث مقتول کو اس کے لیے رضامند کرنا لازمی قرار پایا ہے۔

دفعہ 55- تبدیلی سزائے عمر قید

Commutation of sentence of imprisonment for life

ہر ایسی صورت میں جہاں عمر قید کا حکم دیا گیا ہو، اس صوبہ کی صوبائی حکومت کو، جس کے اندر مجرم کو سزا دی گئی ہے، اختیار ہوگا کہ مجرم کی مرضی کے بغیر اس سزا کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی ساتھ، جس کی میعاد 14 برس سے زیادہ نہ ہو، بدل دے:

☆ [مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے مقدمہ میں جس میں کسی مجرم کو باب 16 کے تحت قابل سزا کسی جرم کی نسبت سزائے عمر قید دی جاتی ہو، تو ایسی سزا، بلا رضامندی ضرر رسیدہ یا جیسی کہ صورت ہو، اس کے ورثاء کے تبدیل نہیں کی جائے گی۔]

شرح

دفعہ ہذا میں شرط لگانے سے حکومت کے ان اختیارات میں کمی ہوئی ہے جو اس کی مجرم کی سزا تبدیل کرنے کے لیے حاصل تھے۔ اب ایسے جرائم جن میں مجرم کو باب 16 کے تحت عمر قید کی سزا دی گئی ہو تو ایسی سزا کو تبدیل کرنے کے لیے ضرر رسیدہ شخص یا اس کے ورثاء کی رضامندی ضروری ہوگی۔

دفعہ A-55- صدر کے اختیار خاص کے لیے استثناء

Saving for President's prorogative

دفعہ 54 یا دفعہ 55 میں کوئی امر صدر کے حق معافی، التواء مہلت یا تخفیف سزا پر اثر انداز نہ ہوگا:

☆☆ [مگر شرط یہ ہے کہ ایسا حق ضرر رسیدہ یا، جیسی کہ صورت ہو، ضرر رسیدہ کے ورثاء کی رضامندی کے بغیر، کسی ایسی سزا کی نسبت جو باب 16 کے تحت دی گئی ہو، استعمال نہیں کیا جائے گا۔]

دفعہ 56- منسوخ ہوگئی۔

☆ شرط کابروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 اضافہ ہوا۔

☆☆ شرط کابروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 اضافہ ہوا۔

دفعہ 57- سزاؤں کی میعادوں کے حصص

Fractions of terms of punishment

سزاؤں کی میعادوں کے حصول کا حساب کرتے وقت عمر قید کو 25 برس کی قید کے برابر شمار کیا جائے گا۔

شرح

دفعہ ہذا میں بھی دفعہ 54، 55 کی طرح شرط کا اضافہ کرکے صدر کے حق معافی، التواء، سزا میں کمی وغیرہ کے اختیارات کو محدود کردیا گیا ہے۔ اب ان جرائم میں جن کا ذکر باب 16 میں ہے، صدر اپنے اختیارات کا استعمال، بلا رضامندی ضرر رسیدہ یا اس کے ورثاء کے، نہیں کرسکتا۔

مختلف جرائم جن کی سماعت یک جا ہوئی ہو ان کی سزا اگر یکے بعد دیگرے شروع ہونے کا حکم دیا گیا ہو تو مجموعی سزا دفعہ ہذا کے تحت 25 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ (1996 PCr. LJ 95)

وقوعہ کی جگہ کافی روشن تھی تاکہ وہاں بیٹھے لوگ ناچنے والی لڑکیوں کی کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں۔ بیان نزعی (Dying Declaration) کی تائید تین چشم دید گواہوں کے بیان سے ہوتی تھی جن میں سے دو زخمی بھی ہوئے تھے اور ان کے زخمی ہونے کی تائید طبی شہادت سے ہوتی تھی۔ علاوہ ازیں خون سے آلودہ اشیاء جائے وقوعہ سے برآمد کی گئیں اور ملزمان کو غلط طور پر ملوث کرنے کا کوئی ثبوت موجود نہ تھا۔ ملزمان کو حفاظت خوداختیاری کا حق حاصل نہ تھا۔ ملزمان کو عدالت ابتدائی کی طرف سے دی گئی سزاؤں کی توثیق کی گئی، تاہم عدالت ابتدائی کی طرف سے یہ حکم کہ سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں تبدیل کرکے حکم دیا گیا کہ سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی تاکہ مقدمہ دفعہ 35، ضابطہ فوجداری اور دفعہ 57، تعزیرات پاکستان کے تقاضوں کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔ (1997 PCr. LJ 1043; 1996 PCr. LJ 95)

دفعہ 58-59- قانونی اصلاحات کے آرڈیننس 1972 کی دفعہ 2 اور جدول سے حذف ہوئی۔

دفعہ 60- سزا (قید کی بعض صورتوں میں) سالم یا جزوی بامشقت یا سادہ ہوسکتی ہے

Sentence may be (in certain cases of imprisonment) wholly or partly rigorous or simple

ہر اس صورت میں جب مجرم کو ایسی قید کی سزا دی جاسکتی ہو، جو کسی قسم کی ہوسکتی ہو تو اس عدالت کو اختیار حاصل ہوگا جو ملزم کو سزایاب کرے کہ وہ سزا میں ہدایت کرے کہ ایسی قید سالم بامشقت ہوگی یا قید سالم سادہ ہوگی یا ایسی قید کا کوئی حصہ بامشقت ہوگا اور باقی سادہ۔

شرح

مقصد : جب کسی جرم کی سزا قید ہو تو قید کی سزا دینا ضروری ہوگا۔ حوالات میں گزرے گئے عرصہ کی قید کی سزا غیر قانونی ہے لیکن سزائے قید تا برخواست عدالت درست ہے اور قانون کے تقاضے پورے کرتی ہے۔ [21 (1906) 2 PR (Cr.)]- دفعہ ہذا میں عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان صورتوں میں جب مجرم کو سزائے قید دی جاسکتی ہو مجرم کو سزائے قید بامشقت دے یا سادہ یا کچھ بامشقت اور کچھ عرصہ کی سادہ۔

معمول (پریکٹس) ضابطہ : مجموعہ تعزیرات دو اقسام کی قید بیان کرتا ہے: ایک سادہ دوسری بامشقت۔ عدالت کو حالات کے مطابق ان دو اقسام میں سے کوئی منتخب کرنی ہوگی۔ یہ دیکھا گیا ہوگا کہ بعض لوکل اور سپیشل قوانین میں مقننہ نے قید کی اقسام نہیں تحریر کیں جو کہ دی جائے۔ قانون عبارات عامہ 1897 کی دفعہ (4) 26 کے تحت ایسی قید بامشقت یا سادہ ہوسکتی ہے۔

مجموعہ تعزیرات اور دیگر قوانین میں بہت سے جرائم کی صورت میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مجرم کو لازمی طور پر خاص مدت تک کی قید کی سزا دی جائے گی اور "وہ مستوجب جرمانہ بھی ہوگا"۔ ایسی صورتوں میں مجرم کو کچھ نہ کچھ قید کی سزا دینی ضروری ہے (چاہے کتنی کم ہو) لیکن اس پر اس کے ساتھ جرمانہ عائد کرنا بھی ضروری نہ ہوگا، جیسا کہ بعض مجسٹریٹوں کا خیال ہے۔

جہاں کسی جرم کے لیے جرمانہ کافی نہ سمجھا جائے اور سادہ قید مناسب سمجھی جائے اور اگر بہت کم مدت کی سزائے قید ہو تو سادہ قید کی سزا دینی چاہیے تاکہ اس امر کا یقین حاصل کیا جاسکے کہ عادی اور سخت قسم کے مجرموں کے قرب سے اس مجرم کو دور رکھا جاسکے۔

مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 73 میں "قید تنہائی" بیان کی گئی ہے جو بعض حدود کے اندر دی جاسکتی ہے۔ قید تنہائی کی سزا صرف مجموعہ تعزیرات کے تحت جرائم میں دی جاسکتی ہے لوکل یا سپیشل قانون کے تحت جرائم میں نہیں دی جاسکتی۔

دفعہ 61- مجموعہ تعزیرات کے (ترمیمی) قانون مجریہ 1921 سے منسوخ ہوئی۔

دفعہ 62- مجموعہ تعزیرات کے (ترمیمی) قانون مجریہ 1921 سے منسوخ ہوئی۔

دفعہ 63- مقدار جرمانہ Amount of fine : جہاں کوئی رقم بیان نہ کی گئی ہو جس تک کوئی جرمانہ نہ کیا جاسکتا ہو تو وہ جرمانہ جس کا مجرم مستوجب ہوگا، غیر محدود ہوگا۔ مگر بہت زیادہ نہ ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں اس جرمانہ کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں جو کسی جرم کے ارتکاب پر مجرم پر عائد کیا جانا چاہیے۔ جرمانہ کی سزا دیتے ہوئے جرم کی نوعیت اور مجرم کے ذرائع کے درمیان ضروری تناسب مدنظر رکھنا چاہیے۔
[(1900) UBR (1897-1901) (Cr.) 244]

دفعات 63 تا 70 کا قانونی اطلاق : دفات 63 تا 70 کے احکام کا ان تمام جرمانوں پر اطلاق ہوگا جو کسی قانون، ریگولیشن، قاعدہ یا ضمنی قانون (بائی لاء) کے تحت عائد کیے گئے ہوں سوائے اس صورت کے کہ ان میں اس کے برعکس احکام دیے گئے ہوں۔

معمول (پریکٹس) : جب کوئی جرمانہ کیا جائے تو عدالت اس کی وصولی کے لیے وارنٹ جاری کرسکتی ہے جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں بتایا گیا ہے۔

جب مشترک جرم کی نسبت ایک سے زیادہ اشخاص پر جرمانہ کیا جائے تو سزا میں ہر ملزم پر مخصوص جرمانہ عائد کرنا چاہیے۔ [(1869) 5 MHC 5, Oudh 30]

روزانہ کے جرمانہ کی ادائیگی کا کوئی حکم غیرقانونی ہوگا کیونکہ یہ ایسے جرم کا فیصلہ تصور ہوگا جس کا کہ حکم دینے کے وقت ارتکاب نہیں ہوا تھا۔ [12 Bang. LR (876)]

جرمانہ کی مقدار اس لیے زیادہ نہیں ہونی چاہیے کہ مجسٹریٹ کا اس سے یہ مقصد ہو کہ سزا کی معیاد ممکنہ حد تک بڑھائی جائے۔ (AIR 1924 Lah. 81)

دفعہ 64- عدم ادائیگی جرمانہ پر سزائے قید
Sentence of imprisonment for non-payment of fine

قید اور جرمانہ سے قابل سزا کسی جرم کی ہر صورت میں، جس میں مجرم کو سزائے جرمانہ دی گئی ہو، چاہے معہ یا

اور قید یا جرمانہ یا صرف جرمانہ سے قابل سزا کسی جرم کی ہر صورت میں، جس میں مجرم کو سزائے جرمانہ دی گئی ہو۔ وہ عدالت، جو ایسے مجرم کو سزا یاب کرے، سزا سے یہ ہدایت کرنے کی مجاز ہوگی کہ، جرمانہ کی ادائیگی سے قاصر رہنے پر، مجرم ایسی خاص مدت کی قید کاٹے گا جو قید کسی دیگر قید کے علاوہ ہوگی جس کی اسے سزا دی گئی ہو یا جس کو وہ تبدیلی سزا کے تحت مستوجب ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں دو صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں سزایاب کرنے والی عدالت جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں خاص مدت کی مزید قید کی سزا اپنے حکم میں شامل کر سکتی ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی کی بناء پر جو قید کاٹنی پڑے گی وہ اس سزا کے علاوہ ہوگی جو عدالت نے مجرم کو کسی جرم یا جرائم کے مرتکب ہونے پر سنائی ہو۔

عدالت عالیہ نے قرار دیا ہے کہ دفعہ ہذا کے الفاظ کا ناک نقشہ درست نہیں ہے..... لیکن مقننہ نے ان تمام صورتوں میں، جن میں جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہو، عدم ادائیگی جرمانہ پر قید کی سزا دینے کا اہتمام کیا ہے۔

(PLD 1968 Lah. 1124)

وہ جرائم جن کی سزا موت ہے اس دفعہ کے دائرہ کار سے باہر ہیں۔

جرم : اس دفعہ میں جرم میں کوئی امر جو مجموعہ ہذا یا سپیشل یا لوکل قانون کے تحت قابل سزا ہے، شامل ہوگا۔

عدالت مجاز ہوگی : عدالت کے لیے لازمی نہیں ہے کہ عدم ادائیگی جرمانہ پر قید کی مدت کاٹنے کا حکم دے [1878 بابت PR No. 30 (1878)] - عدالت کو یہ اختیار استعمال کرنے کی صرف اجازت دی گئی ہے۔

معمول (پریکٹس) : جبکہ جرم کی سزا صرف جرمانہ ہو مجسٹریٹ دفعہ ہذا کی بنیاد پر بعدم ادائیگی جرمانہ مجرم کو سزائے قید محض دے سکتا ہے۔ [(1953) Cr. LJ 196]

عدالتوں کو چاہیے کہ طویل بنیادی سزائے قید پر جرمانہ کو شامل نہ کریں اور اس اختیار کو احتیاط سے زیر عمل لائیں۔

جن اشخاص کو سزائے موت دی گئی ہو ان پر جرمانہ عائد کرنا غیر ضروری قرار دیا گیا۔ [PLD 1979 Kar. 261]

جو سزا جرمانہ کی عدم ادائیگی پر دیے جانے کا حکم ہو وہ جرمانہ سے معقول مناسبت رکھتی ہو اور اس میں مجرم کے حالات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ [(1885) SJLB 353]

جو سزائے قید بعدم ادائیگی جرمانہ دی جائے وہ جرم کی بنیادی سزا کے ساتھ اکٹھی شروع نہیں ہوگی۔

(PLD 1958 Kar. 634)

جب عدالت کسی ملزم کو قید کی دو سزائیں دے نیز ان دونوں کی نسبت جرمانہ ادا کرنے کا بھی حکم دے اور عدم ادائیگی جرمانہ پر قید کا حکم دے۔ تو اسے اختیار ہوگا کہ وہ اصلی سزائے قید کے متعلق اکٹھی شروع کرنے کا حکم دے لیکن جو مدت سزائے قید بعدم ادائیگی جرمانہ دی گئی ہو، بعد میں شروع ہوگی۔ (PLD 1959 Kar. 56)

دفعہ 65- عدام ادائیگی جرمانہ پر قید کی حد جبکہ قید اور جرمانہ کیا جا سکتا ہو

Limit to imprisonment for non-payment of fine when imprisonment and fine awardable

اگر جرم قید اور جرمانہ دونوں سے قابل سزا ہو تو وہ مدت جس کی نسبت مجرم کو بعدم ادائیگی جرمانہ قید کرنے کی ہدایت ہو اس قید کی مدت کی ایک چوتھائی سے زائد نہ ہوگی جو جرم کے لیے زیادہ سے زیادہ مقرر ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں قید کی سزا اسی جرم کے لیے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ سزا کے ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی بشرطیکہ جرم ایسا ہو کہ اس میں سزائے قید بمعہ جرمانہ دی جاسکتی ہو۔

(PLD 1959 Lah. 851)

دفعہ 66- عدم ادائیگی جرمانہ کی قید کی قسم

Description of imprisonment for non-payment of fine

وہ قید جس کا حکم عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں عدالت صادر کرے۔ کسی ایسی قسم کی ہوسکتی ہے جو اس جرم کے لیے ملزم کو دی جاسکتی ہو۔

شرح

جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں جو قید کی سزا ملزم کو دی جاسکتی ہے وہ اس جرم کے لیے مقرر کردہ اقسام میں سے کسی قسم کی ہوسکتی ہے۔

اگر جرم کی سزا بامشقت قید ہو تو بعدم ادائیگی جرمانہ مزید قید بھی بامشقت ہوگی۔ [(1867) 7 WR (Cr.) 31]

چونکہ دفعہ 509، تعزیرات پاکستان کے تحت سادہ سزا دی جاسکتی ہے لہٰذا بعدم ادائیگی جرمانہ قید بامشقت دینا غیر قانونی ہے۔ (PLD 1959 Lah. 851)

دفعہ 67- جرمانہ کی عدم ادائیگی پر قید، جب جرم صرف جرمانہ سے قابل سزا ہو

Imprisonment for non-payment of fine when offence punishable with fine only

اگر جرم صرف جرمانہ سے قابل سزا ہو تو وہ قید جو عدالت بعدم ادائیگی جرمانہ عائد کرے گی، سادہ ہوگی اور اس قید کی میعاد جو عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں عدالت ملزم کو دینے کی ہدایت کرے گی مندرجہ ذیل حد سے زیادہ نہ ہوگی۔ یعنی جب جرمانہ کی رقم پچاس روپے سے زائد نہ ہو تو کوئی میعاد جو دو ماہ سے زائد نہ ہو اور جب جرمانہ سو روپے سے زائد نہ ہو تو کوئی میعاد جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، اور باقی دیگر صورتوں میں کوئی میعاد جو چھ ماہ سے زائد نہ ہو۔

شرح

جب جرم ایسا ہو کہ اس کے ارتکاب پر صرف جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہو تو جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں دفعہ میں مقرر کردہ سکیل (حد) کے مطابق سزائے قید دی جاسکتی ہے جو سادہ قید ہوگی اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک ہوسکتی ہے۔

دفعہ 68- قید جرمانہ ادا ہونے پر ختم ہوجائے گی

Imprisonment to terminate on payment of fine

جو قید عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں دی گئی ہو، جب بھی یا تو جرمانہ ادا کردیا جائے یا قانونی طریقہ سے وصول کرلیا جائے، ختم ہوجائے گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب کسی شخص کو جرمانہ کیا گیا ہو اور حکم دیا گیا ہو کہ جرمانہ کی عدم ادائیگی کی

صورت میں وہ مزید قید کاٹے گا تو جب بھی اس شخص کا جرمانہ ادا کردیا جائے یا جرمانہ قانونی طریقے زیر کار لا کر وصول کرلیا جائے تو اس شخص کو رہا کردیا جائے گا۔

ضابطہ : جب عدالت کسی شخص کو جرمانہ ادا کرنے کی سزا دے تو اس عدالت کو جرمانہ کی وصولی کے لیے مندرجہ ذیل طریقے یا طریقہ زیر کار لانے کا اختیار حاصل ہوتا ہے :

(a) رقم کی وصولی کے لیے مجرم کی منقولہ جائیداد کی قرقی اور فروخت کے لیے وارنٹ جاری کرنا۔

(b) مجرم کے رہائشی ضلع کے کلکٹر کو وارنٹ کے ذریعہ اختیار دینا کہ وہ دیوانی ضابطوں کو زیر کار لا کر مجرم کی منقولہ یا غیرمنقولہ یا دونوں املاک سے رقم وصول کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب عدالت نے یہ حکم دیا ہو کہ بعدم ادائیگی جرمانہ مجرم مزید قید کاٹے گا اور مجرم مزید قید کاٹ لے، تو ایسا کوئی حکم نہ دیا جائے گا سوائے اس کے کہ عدالت ایسا کرنا ضروری خیال کرتی ہو اور خاص وجوہات رکھتی ہو تو وہ ان وجوہات کو تحریر میں لا کر ایسا وارنٹ جاری کرسکتی ہے۔ (ضابطہ فوجداری، دفعہ 386)

کسی مجسٹریٹ یا جج کے عہدہ کا جانشین اپنے متقدم کی طرف سے عائد کیے گئے جرمانہ کو وصول کرسکتا ہے لیکن وہ عدالت جو جرمانہ وصول کررہی ہو اور لازمی طور پر وہی ہونی چاہیے جس نے جرمانہ عائد کیا ہو۔ (ضابطہ فوجداری دفعہ 559)

دفعہ 69- جرمانہ کے متناسب حصہ کی ادائیگی پر قید کا خاتمہ

Termination of imprisonment on payment of proportional part of fine

اس قید کی میعاد گزرنے سے پہلے جو بعدم ادائیگی جرمانہ مقرر ہوئی ہو، جرمانہ کا کوئی حصہ متناسبہ ادا کردیا جائے یا وصول کرلیا جائے کہ قید کی وہ میعاد جو ادائیگی سے قاصر رہنے پر کاٹی گئی ہو، جرمانہ کے اس حصہ کے جو ابھی تک ادا نہیں ہوا، تناسب سے کم نہ ہو، تو قید ختم ہوجائے گی۔

تمثیل

Illustration

الف کو سو روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی پر چار ماہ کی قید کا حکم ہوتا ہے۔ اگر ایک ماہ کی میعاد گزرنے سے پہلے پچھتر روپے ادا کیے جائیں یا وصول کرلیے جائیں تو پہلا مہینہ گزرتے ہی الف کو رہا کردیا جائے گا۔ اگر پہلا مہینہ گزر جانے پر یا اس کے بعد جبکہ الف ابھی جیل میں ہی ہو۔ پچھتر روپے ادا کیے جائیں یا وصول کرلیے جائیں تو الف کو فی الفور چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر میعاد کے دو ماہ گزرنے سے پہلے، جرمانے کے پچاس روپے ادا کیے جائیں یا وصول کرلیے جائیں تو دو ماہ ختم ہوتے ہی الف کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر دو مہینوں کے گزرتے ہی یا اس کے بعد الف کی قید کی حالت میں پچاس روپے ادا کیے جائیں یا وصول کیے جائیں تو الف فی الفور چھوڑ دیا جائے گا۔

شرح

دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جرمانہ ادا کرنے پر جو سزا کاٹنے کا حکم ہوا ہو وہ میعاد قید کے تناسب سے جرمانہ کی ادائیگی پر ختم ہوجائے گی۔ تمثیل میں اس اصول کی وضاحت کردی گئی ہے۔ اگر مجرم کی طرف سے جرمانہ ادا کردیا گیا ہو اور عدالت کی طرف سے جیل میں حکم بھیجنے میں کوتاہی ہوئی ہو اور مجرم نے پوری سزا کاٹ لی ہو تو عدالت جرمانہ کی رقم واپس دینے کی

مجاز نہ ہوگی بلکہ مجرم کو حکومت سے رجوع کرنا ہوگا۔ [(1867) 4 BHC (Cr.C) 37]

دفعہ 70- جرمانہ چھ سال کے اندر یا اثنائے قید وصول کیا جاسکتا ہے۔ موت سے ذمہ داری ختم نہ ہوگی

Fine leviable within six years, or during imprisonment--Death not to discharge property from liability

جرمانہ یا اس کا کوئی حصہ جو ادا ہونے سے رہ گیا ہو۔ سزا دینے کے بعد چھ برس کے اندر کسی وقت وصول کیا جاسکتا ہے اور اگر سزا کے تحت مجرم چھ سال سے زیادہ عرصہ کی قید کا مستوجب ہو۔ تب اس مدت کے گزرنے سے پہلے کسی وقت اور مجرم کی موت کسی ایسی جائیداد کو بری الذمہ نہیں کرتی جو اس کی موت پر، اس کے قرضوں کے لیے قانونی طور پر مستوجب ہوتی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب مجرم کو سزائے جرمانہ دی گئی ہو تو جرمانہ یا اس کا بقایا حکم سنائے جانے کے چھ سال کے اندر وصول کیا جاسکتا ہے۔ اگر ملزم کو چھ سال سے زائد عرصہ کی سزائے قید سنائی گئی ہو تو اس عرصہ کے ختم ہوجانے سے قبل جرمانہ کی وصولی کے لیے کارروائی کی جاسکتی ہے نیز دفعہ ہذا مجرم کے جرمانہ کی وصولی اس کے فوت ہوجانے پر بھی معاف نہیں کرتی، بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد سے وصولی جاری رکھی جاتی ہے۔ ملزم کو جو سزا بعدم ادائیگی جرمانہ دی جاتی ہے وہ جرمانہ ادا نہ کرنے کی سزا ہوتی ہے۔ اس سے ملزم کو جرمانہ کی ادائیگی سے آزاد کرنا مقصود نہیں ہوتا [(1901) 23 All. 497] یا ایسی قید کو جرمانہ ادا کرنے میں رکاوٹ ڈالنے یا توہین کرنے کی قید سمجھا جاتا ہے۔

مجرم کی موت: مجرم کی موت سے اس کی جائیداد جرمانہ کی وصولی سے بری الذمہ نہیں ہوجاتی۔ اسی طرح جب مجرم نے جرمانہ کی سزا کے خلاف نگرانی دائر کر رکھی ہو تو ایسی نگرانی اس کی موت سے ساقط نہ ہوگی۔

[(1937) 13 Lakh. 306]

جرمانہ کی وصولی: محض اس بات سے کہ مجسٹریٹ نے جرمانہ کو ناقابل وصولی قرار دے کر معاف کردیا، اس امر کی ممانعت نہیں ہے کہ مقرر کردہ مدت کے اندر جرمانہ وصول کرنے کی کارروائی کی جائے۔ اگر بعد میں ظاہر ہو کہ جس شخص سے یہ واجب الوصول تھا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے ذرائع آمدنی حاصل کرلیے ہیں۔ (3 ALJR 818)

معمول (پریکٹس): جب مجرم نے سزائے قید بعدم ادائیگی جرمانہ پوری کاٹ لی ہو تو اس صورت میں، جب عدالت ان خاص وجوہات سے، جو وہ قلمبند کرے گی، اس جرمانہ کی وصولی کرنا ضروری خیال کرے، اس کی جائیداد کی قرقی اور فروخت سے رقم وصول کرسکتی ہے۔ عدالت کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 386 کے احکام کی لازمی طور پر تعمیل کرنا ہوگی۔ سزا دینے والی عدالت نے جو وارنٹ جرمانہ وصول کرنے کے لیے دفعہ 386 کے تحت جاری کیا ہو صرف خاص مقاصد کے لیے ڈگری تصور ہوگا اور اس کی تعمیل ضابطہ دیوانی میں درج طریقہ پر کی جائے گی مگر ایسے وارنٹ پر ضابطہ دیوانی کی دفعہ 48 کا اطلاق نہیں ہوتا۔ وہ مدت جس کے اندر ایسے وارنٹ کی تعمیل کی جاسکتی ہے دفعہ ہذا اور قانون معیار سماعت کے تابع ہے۔ کوئی درخواست، جو چھ سال کے بعد، مجرم کی غیر منقولہ جائیداد فروخت کرکے جرمانہ وصول کرنے کے لیے دی گئی ہو، دفعہ ہذا کے تحت زائدالمیعاد ہے۔ (AIR 1941 Bom. 147)

دفعہ 71- ایسے جرم کی سزا کی حد جو متعدد جرائم سے مرتب ہو

Limit of punishment of offence made up of several offences

جب کوئی امر جو جرم ہو، ایسے حصص سے مرتب ہو کہ ان حصص سے کوئی بذات خود ایک جرم ہو تو مجرم کو، اس کے ایسے جرائم سے ایک سے زیادہ کی سزا نہیں دی جائے گی سوائے اس کے کہ اس کا صریحی حکم دیا گیا ہو۔

جب کوئی امر، ایک جرم ہو جو، کسی نافذالوقت ایسے قانون جس سے جرائم کی تعریف کی جاتی ہو یا سزا دی جاتی ہو، کی دو یا زیادہ علیحدہ تعریفات میں آتا ہو، یا جب متعدد افعال، جن سے ایک یا ایک سے زیادہ بذاتہٖ کسی جرم کی تشکیل کرتے ہوں، ملادینے سے کوئی مختلف جرم تشکیل کریں۔

(تو) مجرم کو اس سے زیادہ سخت سزا نہ دی جائے گی جو کہ اس کی تجویز کنندہ عدالت کسی ایسے جرم کے لیے صادر کرسکتی ہو۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف نے ب کو لاٹھی سے پچاس ضرب لگائیں۔ یہاں الف نے اس تمام زدوکوب سے اور نیز ہر ایک ضرب سے جس سے وہ ساری زدوکوب مرکب ہے۔ ب کو بالاختیار ضرب پہنچانے کا جرم کیا ہے۔ اگر الف ہر ایک ضرب کے لیے مستوجب سزا ہوتا تو اسے پچاس سال تک قید کیا جاسکتا تھا۔ ہر ضرب کے لیے ایک سال۔ مگر وہ اس تمام زدوکوب میں صرف ایک ہی سزا کا مستوجب ہے۔

(b) لیکن ایسی صورت میں جبکہ الف، ب کو ماررہا ہو، ج دست اندازی کرے، اور الف ج کو قصداً مارے وہ ضرب جو ج کو لگائی گئی ہے، اس فعل کو کوئی جزو نہیں ہے۔ جس سے الف نے ب کو بالاختیار ضرب پہنچائی۔ اس لیے الف ب کو بالاختیار ضرب پہنچانے میں ایک سزا کا مستوجب ہے اور ضرب پر جو ج کو لگائی گئی دوسری سزا کا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب جرم کی نوعیت ایسی ہو کہ اس کا ہر جزو بھی جرم قرار پاتا ہو تو اسے ایک جرم تصور کرکے ایک سزا دی جائے گی۔ مثلاً جب ایک شخص دوسرے کو ایک تھپڑ مارتا ہے تو وہ جرم زیر دفعہ 323، تعزیرات پاکستان کا مرتکب ہوتا ہے۔ اب اگر ایک شخص دوسرے کو 5-6 تھپڑ رسید کردے تو ہر تھپڑ کا مارنا بھی دفعہ 323 کے تحت جرم ہے اور 5-6 تھپڑوں کا مجموعی جرم بھی 323 ہے۔ عدالت ہر تھپڑ کے لیے ملزم کو علیحدہ علیحدہ سزا نہیں دے سکتی بلکہ جرم کے سارے جزو مل کر جو جرم بناتے ہیں اس کی سزا دے گی۔ یعنی عدالت 5-6 تھپڑ مارنے پر بھی دفعہ 323 کے ایک ہی سزا دے سکے گی۔ البتہ عدالت کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ ایک تھپڑ مارنے کی نسبت زیادہ تھپڑ مارنے پر سزا زیادہ دے یعنی جرم کی سنگینی کو مدنظر رکھ کر سزا دی جاسکتی ہے۔ جب ملزم نے ایک ہی کمرہ سے دو مختلف اشخاص کی املاک چوری کرلیں تو یہ قرار دیا گیا کہ اسے دو چوریوں کی سزا علیحدہ علیحدہ نہیں دی جاسکتیں۔ [1869 WR (Cr.) 38]

دفعہ 71 کے متعلق قرار دیا گیا کہ یہ ہائی کورٹ کی نگرانی کے ان اختیارات کو کنٹرول نہیں کرتی جو سزا کی بیشی سے متعلق ہیں۔ (PLD 1958 Bag. 5)

کیونکہ ملزم خود ہی چور تھا اس کے قبضہ سے سرقہ کے مال کی برآمدگی درحقیقت چوری کا ثبوت تھی اور یہ برآمدگی مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 411 کے تحت علیحدہ جرم کے مترادف نہ تھی، عدالت نے قرار دیا کہ ملزم کو دونوں دفعات 379 اور

411 کے تحت سزا یاب کرنا غیر واجب تھا۔ (PLD 1949 Bluch. 14)

نوعیت جرم: دوسری صورت حال یہ ہو سکتی ہے کہ ایک ہی معاملہ میں:

(I) مختلف نوعیت کے متعدد جرائم، جن میں سے ہر جرم بذاتی مکمل اور دوسرے سے ممیز پیدا ہوئے ہوں، مثال کے طور پر خیانت مجرمانہ جس کے ساتھ ابتداء ہی میں حساب کتاب میں فرض کاری کی گئی ہو یا خیانت کے ارتکاب کے بعد حساب کتاب میں فرض کاری کی گئی ہو یا

(II) ایک ہی نوعیت کے متعدد جرائم پیدا ہوئے ہوں لیکن اس کا اثر مختلف اشخاص پر پڑا ہو۔ مثال کے طور پر جب نیت مجرمانہ کے ساتھ ایک گولی چلائی گئی ہو جس سے دو یا زیادہ اشخاص زخمی ہوگئے ہیں۔

مندرجہ بالا صورتوں میں ایسا ہر جرم علیحدہ علیحدہ قابل اظہار اور قابل سزا ہے۔

[دفعہ 71 کی تمثیلات سے تمثیل (ب)، دفعہ 235، ضابطہ فوجداری ضمنی دفعہ (1)، نیز دفعہ 235، ضابطہ فوجداری، تمثیلات (الف)، (و)، (ی) ملاحظہ کریں]

جب بہت سے اشخاص زخمی ہوئے ہوں کچھ کو ضرر شدید پہنچے اور کچھ کو ضرر خفیف تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ وہ علیحدہ علیحدہ اور مجموعی سزائیں دے۔ (27 Cr. LJ 818)

ایک ملزم کو نقب زنی بوقت شب (دفعہ 457)، نقصان رسانی (دفعہ 426) و بلااشتعال حملہ (دفعہ 352) کے تحت ہر جرم کی علیحدہ علیحدہ سزا دی گئی۔ یہ جرائم ایک ہی معاملہ کا حصہ بنتے تھے۔ تو یہ قرار دیا گیا کہ سزائیں جائز تھیں۔

[(1888) 2 Mad. 36]

مختلف قوانین یا مختلف دفعات کے تحت آنے والے یکساں افعال: صورت حال ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ وہی افعال دو مختلف قوانین کے تحت جرم کی تشکیل کرتے ہوں یا وہی افعال کسی قانون کی دو یا زیادہ علیحدہ علیحدہ تعریفات میں آتے ہوں۔ ایسی صورت میں ملزم کو ہر مذکورہ جرم کی علیحدہ سزا نہیں دی جاسکتی اگرچہ ملزم کو اس جرم کی سزا دی جاسکے گی۔ ایسی صورت میں دو علیحدہ علیحدہ سزائیں دینا چاہے ان کے لیے ایک ساتھ شروع کرنے کا حکم دیا گیا ہو، غیر قانونی ہے۔ (PLD 1959 Dacca 931)

ملزمان کو کئی جرائم میں ملوث ہونے پر سزا دی گئی اور یہ سزا مقدمات کی یکجا سماعت پر دی گئی جس شخص کو دفعہ 302 تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی اور دفعہ 307 کے تحت قاتلانہ حملہ کرنے پر سزا دی گئی اسے 25 سال قید بامشقت قتل کرنے کی سزا دی گئی جب کہ 7 سال قید بامشقت قاتلانہ حملہ پر دی گئی۔ ایسا شخص جسے دو جرائم کی سزا دی گئی ہو اسے دفعہ 35، ضابطہ فوجداری 1898 کی رو سے زیادہ سے زیادہ سزا 25 سال تک دی جاسکتی ہے اور ایک ہی مقدمہ کی سماعت کی بنا پر یہ سزا 25 سال سے زائد نہیں دی جاسکتی۔ (1997 PCr. LJ 2020 ; PLD 1992 SC 14)

جب افعال مختلف جرائم کی تشکیل کریں: جب ایک ہی سلسلہ کے افعال مختلف جرائم کی تشکیل کریں تو سب جرائم کا فرد جرم لگایا جائے گا مگر سزا سناتے وقت صرف ایک جرم کا ارتکاب شمار میں آئے گا۔ مثال کے طور پر ایک شخص ایسے مکان کو آگ لگا دیتا ہے جو سامان سے بھرا ہوا ہے۔ ملزم کو یہ فعل دفعہ 435 اور 436، مجموعہ تعزیرات کے تحت آئے گا اور ملزم پر ان دونوں جرائم کا فرد جرم لگایا جاسکے گا۔ مگر سزا صرف دفعہ 436 کے تحت دی جائے گی۔

جب بذاتہٖ جرم فعل مختلف جرم بن جائے: بعض دفعہ صورت حال یہ ہوتی ہے کہ ایک فعل خود ایک جرم بنتا ہے مگر بعض حالات کے تحت جب اس فعل کا ارتکاب کیا جائے تو وہ دوسرا جرم بن جاتا ہے۔ مثلاً جبر مجرمانہ کا فعل

دفعہ 352، مجموعہ تعزیرات کے تحت جرم ہے، مگر جب جبر مجرمانہ سرکاری ملازم پر کیا گیا ہو تو یہ دفعہ 152، مجموعہ تعزیرات کے تحت آجاتا ہے۔ حالانکہ اصل فعل وہی جبر مجرمانہ ہی ہے۔ صرف حالات بدلے ہیں۔ ایسے ملزم پر اگر دونوں دفعات کے تحت فرد جرم لگائی جائے تو جرم ثابت ہونے پر سزا دفعہ 152، مجموعہ تعزیرات کے تحت ہی دی جاسکے گی۔

اقدام اور اعانت: کسی شخص کو ایک ہی جرم کی اعانت اور اقدام کے لیے علیحدہ علیحدہ سزا نہیں دی جاسکتی۔

(4 Cr. LJ 450)

معمول (پریکٹس): ایک مجسٹریٹ درجہ دوم نے ملزمان کو متعدد دفعات کے تحت سزا دی اور ان کو بہت سی معیادوں کی سزا دی جو مجموعی طور پر 9 مہینے تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 71 کا اطلاق نہیں ہوتا تھا اور مجسٹریٹ کو اختیار تھا کہ مختلف جرائم کے لیے علیحدہ علیحدہ سزائیں دے۔ [(1910) 33 All. 48]

دفعہ 72۔ اس شخص کی سزایابی جو متعدد جرائم میں سے ایک کا مجرم ہو، جبکہ فیصلہ میں بیان ہوا ہو کہ یہ امر مشکوک ہے کہ کس (جرم) کا

Punishment of person guilty of one of several offences, the judgment stating that it is doubtful of which

وہ تمام مقدمات جن میں یہ فیصلہ دیا گیا ہو کہ کوئی شخص، فیصلہ میں مصرحہ جرائم میں سے کسی ایک کا مجرم ہے لیکن یہ امر مشکوک ہے کہ وہ جرائم میں سے کسی کا قصوروار ہے، تو مجرم کو اس جرم کی سزا دی جائے گی جس کے لیے کم از کم سزا مقرر کی گئی ہو۔ اگر سب کے لیے ایک ہی سزا مقرر نہ کی گئی ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ان مقدمات پر اطلاق پذیر ہوتی ہے جن میں متعدد جرائم میں سے کسی ایک کے ارتکاب کے متعلق واقعی حقائق ثابت ہوتے ہیں لیکن ثابت شدہ حقائق پر قانون کے اطلاق کے متعلق شک ہو۔ مثال کے طور پر اس امر میں شک پیدا ہوسکتا ہے کہ کس نے قتل کا ارتکاب کیا اور کس نے مدد کی۔ مثلاً یہ امر یقینی ہوسکتا ہے کہ یا تو الف نے یا ب نے ج کو قتل کیا اور ان دونوں میں جو بھی قاتل تھا اس کو دوسرے نے قتل کرنے میں مدد دی۔ لیکن یہ امر کہ کس نے قتل کا ارتکاب کیا اور کس نے قتل میں مدد دی، یقین کے ساتھ معلوم کرنا ناممکن ہوسکتا ہے۔ محض اس بناء پر کہ ان دونوں میں سے کون کس ضمن کے تحت قابل سزا ہے، دونوں کو سزا نہ دینا جبکہ یقینی امر ہے کہ دونوں سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں، نامناسب ہوگا۔ اگر عدالت دونوں کو قاتل یا دونوں کو قتل میں مدد دینے والا قرار دے تو عدالت ایسے امر کی توثیق کرے گی جو حرف بحرف درست نہیں ہے اور فوجداری کارروائیوں میں خاص طور پر، حرف بحرف درست کے حق میں نہایت مضبوط قیاس موجود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ملزم کو کم سنگین جرم کی سزا دی جائے گی۔

معمول (پریکٹس) ضابطہ: ضابطہ فوجداری کی دفعہ 236 کے تحت جب شبہ ہو کہ کون سا جرم سرزد ہوا تو جائز ہوگا کہ ملزم پر عائد تمام جرائم یا ان میں سے کسی کا فرد جرم لگایا جائے اور ان تمام الزامات کی سماعت فوری طور پر کی جائے یا فرد جرم متبادل شکل میں لگائی جائے۔ مثلاً الف پر ایسے فعل کا الزام لگایا گیا جو سرقہ یا مال مسروقہ کے لینے یا خیانت مجرمانہ یا دغا کے درجہ کو پہنچ سکتا ہے تو جائز ہے کہ اس پر سرقہ یا مال مسروقہ لینے یا خیانت مجرمانہ یا دغا کا فرد جرم عائد کیا جائے۔

سزا: جب ملزم شخص کو متبادل طور پر سزایاب کیا جائے اور ان جرائم سے جن کا وہ قصوروار ہو، ایک جرم قتل عمد بھی ہو، جس کی سزا دفعہ 302 ت پ کے تحت آتی ہے تو دفعہ ہذا دفعہ 302 پر غالب آتی ہے اور سزائے عمر قید دینے کی

بجائے کم سزا دینے کو تسلیم کرتی ہے۔ (3 Cr. LJ 364)

جب دفعات 302 اور 201 کے تحت جرائم کی نسبت متبادل فرد جرم لگایا گیا ہو تو اس دفعہ کی متوقع صورت حال پیدا ہوگی۔ عدالت کے دائرہ اختیار میں ہوگا کہ یہ فیصلہ دے کہ کوئی شخص ان جرائم سے کسی کا مرتکب ہوا ہے جو کہ فیصلہ میں درج ہیں لیکن یہ مشکوک ہے کہ وہ ان جرائم میں سے کس کا مرتکب ہوا ہے۔ ایسا نتیجہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 367(3) کے مطابق ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم کو اس جرم کی سزا دی جائے گی جس کی کم از کم سزا مقرر ہو بشرطیکہ سب جرائم کے لیے یکساں سزا مقرر نہ ہو۔ [(1939) 19 Pat. 369]

دفعہ 73۔ قید تنہائی Solitary confinement: جب کبھی کسی شخص کو کسی ایسے جرم کی سزا دی جائے جس کے لیے مجموعہ ہذا کے تحت عدالت کو اسے قید بامشقت دینے کا اختیار ہو تو، عدالت مجاز ہوگی کہ اس سزا سے، حکم دے کہ اس قید سے جو اس کو دی گئی، مجرم کو، کسی عرصہ یا عرصوں کے لیے قید تنہائی میں رکھا جائے جو، مندرجہ ذیل شرح کے مطابق، مجموعی طور پر تین ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ یعنی کہ:

اگر قید کی مدت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو تو ایسا عرصہ جو ایک ماہ سے زائد نہ ہو۔

اگر قید کی مدت چھ ماہ سے زیادہ ہو اور ایک سال سے زائد نہ ہو تو ایسا عرصہ جو دو ماہ سے زائد نہ ہو۔

اگر قید کی مدت ایک سال سے زائد ہو تو ایسا عرصہ جو تین ماہ سے زائد نہ ہو۔

شرح

دفعہ ہذا میں قید کی ایک تکلیف دہ قسم بیان کی گئی ہے۔ ایسی قید کی صورت میں ملزم کو دوسرے قیدیوں سے اوجھل رکھا جاتا ہے۔ وہ نہ کسی کو دیکھ سکتا ہے نہ مل سکتا ہے اور نہ بات چیت کر سکتا ہے۔ اس دفعہ میں وہ شرح بیان کی گئی ہے جس کے مطابق کسی مجرم کو قید تنہائی دی جا سکتی ہے۔

قید تنہائی ایک اذیت ہے جو جسمانی نہ سہی مگر ذہنی اذیت ضرور ہے۔ قید تنہائی دینا ممنوع ہے سوائے اس کے کہ یہ قانون کے مطابق دی گئی ہو۔ (PLD 1977 Lah. 1174)

دفعہ 74۔ قید تنہائی کی حد Limit of Solitary confinement: قید تنہائی کے حکم کی تعمیل میں یہ قید کسی حال میں بیک وقت چودہ دن سے زیادہ نہ ہوگی اور قید تنہائی کی دو میعادوں کا درمیانی وقفہ ایسے عرصوں کے دوران قید تنہائی کے عرصوں کے کم نہ ہوگا اور جب قید مجوزہ کی میعاد تین ماہ سے زیادہ ہو تو کل میعاد مجوزہ میں سے کسی ایک مہینے میں قید تنہائی کی میعاد سات روز سے زیادہ نہ ہوگی۔ درمیان وقفے ایسے عرصوں کے دوران سے کم نہ ہوں گے۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق:

1۔ قید تنہائی ایک وقت میں چودہ دن سے زیادہ کی نہ دی جائے گی۔

2۔ قید تنہائی گزارنے کی سزا کے درمیان اتنا وقفہ رکھا جائے گا جتنا کہ قید تنہائی کا عرصہ ہو، مثلاً جب مجرم کو سات یوم کی قید تنہائی پہلی بار دی جائے گی تو اگلی بار قید تنہائی کم از کم سات یوم بعد دی جائے گی۔

3۔ جب مجرم کو کل قید تنہائی تین ماہ سے زیادہ کے لیے دی گئی ہو تو مجرم کو ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ قید تنہائی سات یوم تک دی جا سکے گی۔

4- قید تنہائی کے عرصوں میں کم از کم اتنا وقفہ رکھا جائے گا جتنے دن کے لیے قید تنہائی میں رکھا گیا ہو۔ اگر قید تنہائی طویل عرصہ تک جاری رکھی جائے تو اس سے یقینی طور پر ذہنی خلل پیدا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے کہ قید تنہائی ایک وقت میں چودہ یوم سے تجاوز نہیں کرنی چاہیے۔

دفعہ 75- سابقہ سزایابی کے بعد باب 12 یا 17 کے تحت بعض مجرمان کے لیے ایزاد کردہ سزا

Enhanced punishment for certain offenders under Chapter XII or XVII after previous conviction

جو کوئی بھی سزا یاب ہوا ہو:

(a) پاکستان میں کسی عدالت سے کسی ایسے جرم کے لیے جو مجموعہ ہذا کے باب 12 یا 17 کے تحت دونوں میں سے کسی قسم کی تین سال یا زیادہ عرصہ کی قید سے قابل سزا ہو، یا

(b) [وفاقی قوانین (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس نمبرXXVII بابت 1981 سے حذف ہوئی۔]

ایسے جرم کا قصوروار ہوگا جو مذکورہ ابواب میں سے کسی کے تحت، اسی طرح کی اور اسی عرصہ کی قید کے لیے قابل سزا ہو تو، ہر بعد کے جرم کے لیے عمرقید کا یا دونوں سے کسی قسم کی قید کا جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے، تابع ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سزا یافتہ مجرم کے لیے بعض دفعات کے تحت دوبارہ جرم کے ارتکاب کرنے پر مزید قید دینے سے متعلق ہے۔ عدالت نے قرار دیا ہے کہ اس دفعہ کا اطلاق نہیں کرنا چاہیے اگر جرم کے لیے مقرر کردہ سزا ویسے ہی کافی ہو۔ (AIR 1943 Cal. 25)- دفعہ ہذا عدالت کی اہلیت میں اضافہ کرتی ہے کہ وہ جرم کی سنگینی کے مطابق سزا دے سکے۔

(AIR 1920 Pat. 526)

دفعہ ہذا میں زیادہ سے زیادہ سزا بیان کی گئی ہے، کم سے کم کے لیے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ (AIR 1943 Cal. 25)

دفعہ ہذا کو معمولی جرائم کو سنگین بنانے کے لیے زیر کار نہیں لانا چاہیے۔ (AIR 1914 Lah. 476)

پس ایسے شخص جو سابقہ سزایافتہ ہو، جیب کاٹ کر معمولی سی رقم چرانے پر عمرقید کی سزا نہیں دی جا سکتی۔

(AIR 1933 Lah. 147)

دفعہ 75 کا اطلاق جرم کرنے کے محض اقدام کی صورت میں نہیں کیا جا سکتا۔ (1968 PCr. LJ 1857)

اصول: دفعہ ہذا میں کوئی علیحدہ جرم بیان نہیں کیا گیا بلکہ یہ دفعہ صرف ایزاد کردہ سزا کی ذمہ داری عائد کرتی ہے۔

جب کسی ملزم کو باب 12 (سرکاری سکوں اور ٹکٹوں سے متعلقہ جرائم) یا باب 17 (املاک کے خلاف جرائم) کے تحت کسی ایسے جرم کے لیے سزا یاب کیا جائے جس کی سزا تین سال قید ہو اور وہ رہا ہونے پر دوبارہ اسی قسم کے جرم کا ارتکاب کرے تو زیادہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جو سزا کاٹی ہے اس کا کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ ملزم نے پھر جرم کا ارتکاب کر لیا ہے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ سابقہ سزا یافتہ ہر ملزم پر اس قاعدہ کا اطلاق کر دیا جائے۔ عدالت کو حالات مقدمہ کے مطابق سزا دینی چاہیے۔ اگر حالات کا تقاضہ ہو تو عدالت یقینی طور پر ملزم کو اس کی سابقہ سزا سے کم بھی سزا دے سکتی ہے۔

دفعہ 75 کے اجزاء: دفعہ ہذا کی شرائط کے تحت کسی جرم کو لانے کے لیے:

1- جرم ایسا ہونا چاہیے جو مجموعہ ہذا کے یا تو باب 12 کے تحت آتا ہو یا باب 17 کے۔

2- سابقہ سزا ایسے جرم کے لیے دی گئی ہو جس کی سزا تین سال سے کم قید نہ ہو۔
3- بعد کا جرم بھی ایسی سزائے قید سے قابل سزا ہو جو تین سال سے کم نہ ہو۔
جب ملزم سابقہ سزایابی کا اقرار کرلے تو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 511 کے تحت علیحدہ ثبوت کی ضرورت نہ رہے گی۔
(PLD 1958 Lah. 421)

دفعہ ہذا کا اطلاق جرم کے اقدام کی صورت میں نہ ہوگا۔
باب 12 یا 17 کے تحت کسی جرم پر کسی ملزم کی سزایابی کو دفعہ 75 کے تحت ان ابواب کے تحت کسی جرم کی اعانت کرنے پر زیر غور نہ لایا جائے گا کہ اس کی سزا ایزاد کی جاسکے۔ (7 Cr. LJ 32)

سپیشل یا لوکل قانون کے تحت جرم: دفعہ ہذا کے احکام صرف مجموعہ ہذا کے تحت قابل سزا جرائم تک محدود ہیں۔ (AIR 1917 Sind 17)۔ جب سپیشل یا لوکل قانون میں سابقہ سزایابی پر زیادہ سزا دینا مقصود ہو تو ان قوانین میں ایسا حکم شامل کردیا جاتا ہے۔

معمول (پریکٹس): سابقہ سزایابی کی شہادت واضح اور مختصر ہونی چاہیے۔ [(1929) 52 Mad. 795]
سابقہ سزایابی عدالت کے علم میں لانا استغاثہ کا فرض ہے۔ (AIR 1929 All. 270)

(i) **سابقہ سزایابی ثابت کرنا:** سابقہ سزایابی حسب ذیل طریقوں سے ثابت کی جاسکتی ہے:
(a) متعلقہ عدالت کا ریکارڈ اپنی تحویل میں رکھنے والا افسر اس مثل میں سے مصدقہ اقتباس جاری کرتا ہے، جسے عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے، یا
(b) جس جیل میں مجرم نے سزا کاٹی ہو اس عدالت کے جیلر کی طرف سے مصدقہ سرٹیفکیٹ، یا
(c) وارنٹ سزا پیش کرکے۔

ان صورتوں میں اس کے علاوہ مجرم کی شناخت کا ثبوت لیا جائے گا کہ یہ وہی مجرم ہے جس کو سابقہ سزا دی گئی تھی۔
سابقہ سزایابی کا ثبوت صرف اس وقت لیا جائے گا جب ملزم پر جرم ثابت ہوچکا ہو۔ ورنہ اس کی ضرورت نہ ہوگی۔
سابقہ سزایابی کا ثبوت اس وقت لینا ضروری ہوگا جب زیر سماعت مقدمہ میں ملزم کا جرم ثبوت ہوچکا ہو اور زیادہ سزا دینے کے لیے سابقہ سزایابی ثابت کرنا ضروری ہوگیا ہو۔

(ii) **ضابطہ:** لاہور ہائیکورٹ نے سابقہ سزایابی ثابت کرنے کا حسب ذیل طریق کار بتایا ہے۔ فرد جرم عائد کرنے سے قبل سابقہ سزایابی کے متعلق کوئی ثبوت نہیں لینا چاہیے، جب ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 (ضابطہ فوجداری) لیا جائے تو اس سے سابقہ سزایابی کی نسبت کوئی استفسار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بیان اس کے خلاف پیش کردہ شہادت کی وضاحت کرنے کے لیے مقصود ہے اور اس مرحلہ پر اس کی سابقہ سزایابی کے متعلق ثبوت صفحہ مثل پر نہیں آیا ہوگا۔ جب مجسٹریٹ دفعہ 254، ضابطہ فوجداری کے تحت ملزم پر اصل جرم کی نسبت فرد جرم عائد کرے تو اسے دفعہ (7) 221 کو زیر کار لانا چاہیے اور اس الزام میں سابقہ سزایابی کو شامل کرنا چاہیے کہ ملزم سے اس الزام کی جواب دہی کے لیے کہے اور اسے واضح کردے کہ وہ سابقہ سزایابی کے الزام کی جواب دہی کررہا ہے۔ اس کے بعد دفعہ 225-A آتی ہے اور اگر اس دفعہ کے تحت ملزم تسلیم کرلے کہ وہ سابقہ سزایافتہ ہے تو ایسی سزایابی کو علیحدہ ثابت کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اور مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ اصل جرم کی سزا دیتے ہوئے اس کو زیر غور لائے۔ اگر ملزم سابقہ سزایابی تسلیم نہ کرے اور مجسٹریٹ اصل جرم میں ملزم کو قصوروار پائے تو سابقہ سزایابی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 511 میں درج طریقہ سے

ثابت کی جائے گی۔ اگر سابقہ سزایابی ثابت ہوجائے تو مجسٹریٹ اصل جرم معہ خواندگی دفعہ 75 ملزم کو سزایاب کرے گا۔
(AIR 1943 Lah. 477)

(iii) اختیار سماعت: مجسٹریٹ اس بناء پر اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے سزایاب نہیں کر سکتا (جیسا کہ دفعہ 32، مجموعہ ضابطہ فوجداری میں مصرحہ ہے) کہ مجرم سابقہ سزا یافتہ ہے۔ [(1872) PR. No. 31 of 1972] اگر وہ سمجھے کہ مجرم کو ایسی سزا ملنی چاہیے جو اس کے اختیار سے باہر ہو تو اسے سیشن سپرد کر دینا چاہیے۔ [(1889) 11 All. 393]
کسی ملزم کا سابقہ سزایافتہ ہونا دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ اول سابقہ سزایابی اس لیے زیر غور لائی جاتی ہے کہ ملزم کو دفعہ 75 کی مدد سے سزا دینا مقصود ہوتا ہے۔ دوسری صورت میں سابقہ سزایابی صرف اس لحاظ سے مدنظر رکھی جاتی ہے کہ مجسٹریٹ نے جو سزا دی ہو وہ اس سے زیادہ سزا کی حد کے اندر ہے جو اس جرم کے لیے بالعموم دی جاتی ہے۔
(AIR 1941 Kar. 308,315)

(iv) سزا: سابقہ سزایافتہ ہونے پر کوئی واضح سزائے قید مقرر نہیں ہے کیونکہ سابقہ سزایافتہ ہونا کسی جرم کی تعریف میں نہیں آتا۔ یہ تو محض وہ حالات ہیں جن سے کوئی سابقہ سزایافتہ مجرم زیادہ سزا کا مستوجب ہوجاتا ہے اگرچہ سابقہ سزایابی ایک ایسا عنصر ہے جسے سزا دیتے ہوئے ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ مگر مقدمہ کے حالات، جرم کی سنگینی اور کن حالات میں جرم کا ارتکاب کیا گیا یہ سب امور جرم کی سزا دیتے وقت نظرانداز نہیں کرنے چاہئیں۔

(v) الزام (چارج): اگر ملزم سابقہ سزایافتہ ہو اور سابقہ سزا ثابت کرنا مقصود ہو تو فرد جرم عائد کرتے ہوئے ایسا امر، تاریخ، مقام وغیرہ چارج میں بیان کیا جائے گا۔ اگر ایسا بیان رہ گیا ہو تو عدالت سزا سنانے سے قبل اس کو شامل کر سکتی ہے۔ (AIR 1933 Nag. 315)۔ اگر سزا سنا دی جائے تو پھر یہ چارج میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔
[(1873) 19 WR (Cr.) 41]

سابقہ سزا کے متعلق دفعہ 75 کے تحت علیحدہ الزام لگانا ضروری ہے۔ (AIR 1917 Mad. 968)

اضافہ شدہ سزا (Enhanced punishment): ملزم پر جس کے قبضے سے 16 گرام وزنی ہیروئن برآمد ہوئی تھی، اس جرم میں مقدمہ چلایا گیا اور ابتدائی عدالت نے اسے مجرم قرار دیا اور حکم (4 بابت 1979) کے آرٹیکل 4 کے تحت نیز آرٹیکل 24 کے تحت سابقہ سزایاب ہونے پر سزا دی۔ استغاثہ کی طرف سے شہادت میں ان مقدمات کی فہرست جو ملزم کے خلاف پہلے قائم کیے گئے تھے جن میں ملزم کو مجرم ٹھہرایا گیا تھا اور سزا دی گئی تھی، پیش کی گئی تھی۔ ملزم سے S. 342 Cr.PC کے تحت اس کے اظہار (deposition) میں اس کی سابقہ سزایابی کے بارے میں سوال کیا گیا تھا اور اس کا جواب اثبات میں تھا۔ ملزم نے ایک بیان حلفی بھی دیا جس میں اس نے تسلیم کیا کہ اسے پہلے 19 مقدمات میں مجرم قرار دیا گیا تھا اور اس پر جرمانہ عائد کیا گیا تھا اور ان میں سے زیادہ تر ایک ہی قسم کے تھے۔ مماثل نوعیت کے مقدمات میں کسی ملزم کی سابقہ سزایابی کو S. 75 PPC کے تحت زیر غور لایا جاسکتا ہے اور اس ضمن میں یا تو فیصلوں کی نقول جن کے ذریعے ملزم کو پہلے مجرم قرار دیا گیا تھا اور سزا دی گئی تھی، شہادت میں پیش کی جاسکتی ہیں یا ان کی ایک فہرست پیش کی جاسکتی ہے۔ مقدمہ مذکور میں ایسا ہی طریق کار اختیار کیا گیا تھا۔ فرد جرم میں ملزم کی سابقہ سزایابی کو ظاہر نہ کرنا ایسی بے ضابطگی یا بے قاعدگی نہیں تھی کہ جو ملزم کی کسی سنجیدہ طرفداری کا موجب بنتی خاص طور پر اس صورت میں کہ وہ خود اپنی سابقہ سزایابی کو تسلیم کر چکا تھا۔ اندریں حالات ملزم کو اس کی سابقہ سزایابی کی بناء پر اضافہ شدہ سزا جائز طور پر دی گئی تھی۔
[1996 PCr. LJ 1218]

سابقہ سزایابی کے بعد اضافہ شدہ سزا

Enhanced punishment after previous conviction

مماثل نوعیت کے مقدمات میں کسی ملزم کی سابقہ سزایابی کو مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 75 کی شرائط کے تحت اضافہ شدہ سزا عائد کرنے کے لیے زیر غور لایا جاسکتا ہے اور اس ضمن میں یا تو ان فیصلوں کی نقول جن کے ذریعے ملزم کو سزا دی گئی تھی یا ان کی فہرست شہادت میں پیش کی جاسکتی ہے [1995 PCr. LJ 140] -

===============

عام مستثنیات
GENERAL EXCEPTIONS

باب ہذا اسی لیے ترتیب دیا گیا ہے کہ ہر فقرہ تعزیری میں کثیر بندشوں کے بار بار دہرانے کی ضرورت سے بچا جاسکے۔ کچھ استثناء متعلقہ دفعہ ہوتے ہیں۔ ان کو تو متعلقہ دفعہ کے تحت بیان کردیا جاتا ہے مگر بعض مستثنیات ایسی ہیں جو ہر دفعہ اور ہر جرم پر اطلاق پذیر ہوتی ہیں یا کم از کم بہت زیادہ دفعات اور تعزیری فقروں پر حاوی ہوتی ہیں جو مجموعہ کے مختلف ابواب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہر دفعہ یا تعزیری فقرہ کے تحت ان مستثنیات کو بار بار تحریر کیا جاتا تو یہ بہت زیادہ عدم سہولت کا باعث ہوتا۔ لہٰذا ان مستثنیات کو علیحدہ باب میں اکٹھا کرکے ان کی تعریف کردی گئی ہے اور یہ حکم دے دیا گیا ہے کہ جرم کی ہر تعریف، ہر تعزیری حکم اور ہر تعریف یا تعزیری حکم کی تمثیل کی تاویل باب ہذا میں درج احکام کے تابع کی جائے گی۔

باب ہذا میں لفظ "جرم" میں مجموعہ یا کسی لوکل یا سپیشل قانون میں درج کوئی قابل سزا امر ہے۔

قانون شہادت کی دفعہ 105 کے مطابق کسی استثناء کو ثابت کرنے کا بار ثبوت ملزم پر ہوگا۔ عدالت ایسے استثناء کی عدم موجودگی کا قیاس کرے گی۔ (AIR 1924 All. 186)

دفعہ 76- فعل جو کسی ایسے شخص نے کیا ہو جو قانوناً پابند ہو یا واقعاتی غلطی سے خود کو پابند باور کرتا ہو

Act done by a person bound, or by mistake of fact, believing himself bound, by law

کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جو قانوناً اسے کرنے کا پابند ہے، یا واقعاتی غلطی سے نہ کہ قانونی غلطی سے، نیک نیتی سے باور کرتا ہو کہ وہ اسے کرنے کا قانوناً پابند ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف جو ایک فوجی سپاہی ہے اپنے افسر کے حکم سے قانون کے احکام کے مطابق آدمیوں کے ایک ہجوم پر فائر کرتا ہے۔ الف نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔

(b) الف جو ایک کورٹ آف جسٹس کا افسر ہے کو عدالت نے ب کو گرفتار کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور مناسب تحقیق کے بعد ج کو ب سمجھ کر، گرفتار کرلیتا ہے۔ الف نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔

شرح

مقصد: اگر کوئی شخص ایسے فعل کا مرتکب ہو جو قانون کے تحت جرم ہو مگر اسے سرزد کرنے والا

1- قانوناً اسے کرنے کا پابند ہو یا

2- کسی واقعاتی غلطی کی بناء پر جو قانونی غلطی نہ ہو، نیک نیتی سے یہ سمجھے کہ وہ اس فعل کو کرنے کا پابند ہے تو اس کا فعل جرم نہ ہوگا۔

دفعہ 76 کی تمثیل نمبر 1 میں فوجی سپاہی قانوناً پابند ہے کہ افسر کے حکم کی تعمیل کرے اور ہجوم پر گولی چلائے۔ گولی سے کوئی مرجائے تو اگرچہ گولی سے مارنا جرم ہے مگر قانوناً پابند شخص کا ایسا فعل دفعہ 76 کے تحت جرم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح تمثیل نمبر 2 میں واقعاتی غلطی سے ج کو ب سمجھ کر گرفتار کرنا کیونکہ نیک نیتی پر مبنی تھا لہٰذا جرم قرار نہیں پایا ورنہ کسی کو بلاقصور وار بلا حکم گرفتار کرنا جرم ہے۔

دیوانی ذمہ داری: اگرچہ دفعہ 76 قانوناً پابندی کے تحت کیے گئے یا واقعاتی غلطی کے تحت کیے گئے افعال کو جرم سے مستثنیٰ کرتا ہے۔ تاہم دفعہ 76 اور اس کے بعد کی تین دفعات ایسے شخص کے خلاف دیوانی ذمہ داری کے متعلق خاموش ہے جو ان مستثنیات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نیک نیتی سے قانوناً پابند: اس دفعہ کے حوالہ سے جسٹس رانیکسن نے اظہار رائے کیا "کسی شخص کو دفعہ 76 کو فائدہ دینے کے لیے ضروری ہے کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ ایسے واقعات موجود تھے جن کی بنیاد پر نیک نیتی سے (جیسا کہ اس کی دفعہ 52 میں تعریف کی گئی ہے) یہ اعتماد مطمئن کرنے کو کافی تھا کہ جس شخص کو حکم دیا گیا تھا قانوناً اس کی تعمیل کا پابند تھا۔ پس ایک فوجی سپاہی کی صورت میں مجموعہ تعزیرات، اعلیٰ افسر کے حکم کی اندھا دھند تعمیل کے محض فرض کو اس کے تعزیری فعل سے محفوظ کرنے کے لیے کافی نہیں تسلیم کرتا۔ ظاہری طور پر یہ صورت حال بڑی پیچیدہ نظر آتی ہے۔ قانون کا تقاضہ ہے کہ سپاہی اپنی عقل سے کام لے اور سوائے اس کے کہ واقعی حالات ایسی نوعیت کے ہوں کہ وہ معقول طور پر یہ باور کرتا ہو کہ حکم ایسا ہے جس کی پابندی کرنا اس کے لیے لازمی ہے، وہ کسی دیگر باشعور شخص کی طرح اپنے فعل کا ذمہ دار ہوگا اگرچہ اس نے اس غلط فہمی کے تحت اس فعل کا ارتکاب کیا کہ اس کا اعلیٰ افسر قانوناً ایسا حکم دینے کا مجاز تھا۔ اگر وہ حکم کی تعمیل نہ کرے تو ملٹری کے قانون کے تحت اس کے خلاف کارروائی ہوسکتی ہے کہ اس نے حکم عدولی کیوں کی اور اگر تعمیل حکم کی تو ملک کے عام قانون کے تحت اس کے خلاف کارروائی ہوسکے گی۔"

غیر قانونی حکم کی تعمیل سزا میں کمی کا باعث ہوسکتی ہے مگر اسے مکمل تحفظ کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(AIR 1940 Lah. 521)

اپیل کنندہ نے ایک ایسے شخص پر گولی چلائی جس نے ظاہری طور پر کوئی قانونی قصور نہ کیا تھا جس کی بنیاد پر وہ گولی چلاتا۔ گولی کا شکار شخص مداخلت بے جا مجرمانہ کا بھی مرتکب نہ ہوا تھا۔ اپیل کنندہ کو علم تھا کہ وہ ذاتی حیثیت سے افسر کے بنگلہ پر گارڈ کی ڈیوٹی دے رہا تھا جس کا اس کی فوجی ڈیوٹی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ فوجی قانون کی دفعہ 33 کے معنوں میں حکم کا فوجی ڈیوٹی سے متعلق ہونا ضروری تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ایسے حکم کی تعمیل سے انکار فوجی کارروائی کی رکاوٹ یا التواء کا باعث ہو۔ جب کسی فوجی سپاہی کو گھریلو کام پر مامور کیا جائے تو ایسا حکم قانونی حکم نہیں سمجھا جاتا لہٰذا قرار دیا گیا کہ اپیل کنندہ دفعہ 76 کے مفاد کا مستحق نہ تھا۔ غیر قانونی حکم کی تعمیل، تاہم سزا کی کمی کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔

(PLD 1959 Lah. 541)

عام اشخاص کی پولیس کو امداد: وہ عام شہری جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 42 کے تحت پولیس کو امداد دینے کے پابند ہیں، کو بھی دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل ہوگا۔

دفعہ 77۔ جج کا فعل جب کہ وہ عدالتی کام کر رہا ہو

Act of judge when acting judicially

کوئی امر جرم نہیں ہے جو کوئی جج عدالتی کام کرتے ہوئے اس اختیار کے نفاذ میں کرے جو اختیار اس کو قانون کی رو سے حاصل ہے یا جس کو وہ نیک نیتی سے باور کرے کہ وہ اختیار اس کو قانون کی رو سے حاصل ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ہر جج کو ایسے فعل کے سرزد کرنے پر جرم سے محفوظ کرتی ہے جو اس نے اپنے قانونی اختیارات کو عدالتی کام کرتے ہوئے کیا ہو یا جو فعل وہ نیک نیتی سے سمجھتا ہو کہ وہ قانونی طور پر اختیارات کو زیر کار لانے میں کر رہا ہے۔ اگر جج اپنے اختیارات کو بے قاعدگی سے استعمال کرے تو بھی اسے اس دفعہ کا تحفظ حاصل ہوگا۔

عدالتی: اس لفظ کے دو معانی ہیں۔ یہ ان فرائض کی بجاآوری بھی ہو سکتا ہے جو کوئی جج زیر کار لا سکتا ہے یا ایسے انتظامی فرائض جن کا بجا لانا ضروری نہیں کہ عدالت میں ہو مگر جن کے بجا لانے میں عدالتی سوچ بچار کرنا ضروری ہو یعنی اس امر کا یقین کرنا کہ زیر غور معاملہ میں کون سا امر جائز اور مبنی برانصاف ہے۔ جج کو تمام ان افعال کی نسبت تحفظ حاصل ہے جو عدالتی نوعیت کے ہوں۔ [(1842) 2 MIA 293.] چاہے یہ افعال کمرہ عدالت میں سرانجام پائے ہوں یا جج کے چیمبر میں۔

دفعہ 78۔ ایسے فعل جو عدالت کے فیصلہ یا حکم کے بموجب کیے جائیں

Act done pursuant to the judgment or order of Court

کوئی ایسا امر جرم نہیں جو کسی کورٹ آف جسٹس کے کسی فیصلہ یا حکم کے مطابق کیا جائے یا جس کا کرنا جائز ہو، اگر (ایسا) امر اس عرصہ کے اندر کیا جائے جب کہ وہ فیصلہ یا حکم نافذ رہے۔ گو اس عدالت کو ایسا فیصلہ یا حکم صادر کرنے کا اختیار حاصل نہ تھا۔ بشرطیکہ نیک نیتی سے ایسا فعل کرنے والا شخص باور کرتا ہو کہ عدالت کو اس قسم کا اختیار حاصل تھا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا دفعہ 77 کی محض ایک شق ہے۔ دفعہ ہذا ان افسران کو تحفظ مہیا کرتی ہے جو کسی عدالت کے فیصلہ یا حکم کے تحت فرائض سرانجام دے رہے ہوں۔ دفعہ 77 سے اس کا فرق اختیارات کا سوال ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت عدالت کے حکم کی تعمیل کرنے میں افسر کو تحفظ حاصل ہوگا چاہے حکم جاری کرنے والی عدالت کا حکم بلا اختیار ہی کیوں نہ ہو۔

"حکم": اگر حکم قانون کے مطابق شکل میں نہ ہو، مثال کے طور پر حکم تحریری ہونے کی بجائے زبانی ہو، تو ایسے حکم کی تعمیل کرنے والے شخص کو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل نہ ہوگا۔

دائرہ اختیار Jurisdiction: دائرہ اختیار سے مراد کسی معاملہ میں کارروائی کرنے کا اختیار ہے نہ کہ کسی خاص شکل یا طریقہ پر کسی فعل کو کرنے کا اختیار۔ [(1890) 12 All. 115] - ایک عدالتی افسر جو اپنی عدالتی اختیارات کی بجاآوری میں ایسا وارنٹ جاری کرتا ہے جس کے جاری کرنے کا اسے اختیار حاصل ہے، اگرچہ وہ شکل یا طریقہ جس پر وہ وارنٹ جاری کرتا ہے قانون کے متضاد ہے، اپنے اختیارات کے اندر نہ کہ بیرون دائرہ اختیار اسے جاری کرتا ہے۔

دفعہ 79- کسی شخص کا ایسا فعل کرنا جو قانوناً حق بجانب ہو یا واقعاتی غلطی سے خود کو یہ باور کرتے ہوئے کرنا کہ وہ حق بجانب ہے

Act done by a person justified, or by mistake of fact believing himself justified, by law

کوئی امر جرم نہیں جسے کرنیوالا قانوناً حق بجانب ہو یا جسے وہ شخص امر واقعہ کی غلطی کے سبب نہ کہ امر قانون کی غلطی کے سبب، نیک نیتی کے ساتھ اسے کرنے کا خود کو قانوناً حق بجانب باور کرتا ہو۔

تمثیل
Illustration

الف، ب کو ایسا فعل کرتے دیکھتا ہے جو الف کے نزدیک قتل عمد معلوم ہوتا ہے۔ الف اپنی عقل کو حتی المقدور نیک نیتی سے کام میں لا کر اس اختیار کو عمل میں لائے جو قانوناً سب لوگوں کو حاصل ہے کہ قتل کرتے ہوئے قاتلوں کو گرفتار کریں اور ب کو اس لیے گرفتار کرے کہ اس کو حاکم ذی اختیار کے سامنے لائے تو اس صورت میں الف جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔ گو یہ بات ثابت ہو جائے کہ ب وہ فعل اپنی حفاظت میں کر رہا تھا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے مطابق کوئی ایسا فعل کرنا جرم نہ ہوگا جس کی قانون اجازت دیتا ہو یا ایسا فعل کرنیوالا شخص واقعاتی غلطی کے تحت یہ باور کرتا ہو کہ وہ قانون کے مطابق فعل سرانجام دے رہا ہے۔ مثلاً قانون یہ کہتا ہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھو کہ وہ کسی کو قتل کر رہا ہے یا کسی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے تو اسے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کرو۔ تو ایسا فعل کرنا قانوناً جائز ہوا۔ اگر واقعاتی غلطی سے کوئی شخص کسی کو قاتل سمجھ کر پکڑے اور حوالہ پولیس کر دے تو دفعہ 79 کی تمثیل اسے بھی کسی جرم سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے۔

دفعہ 76 اور 79 میں فرق : دونوں دفعات میں بڑا فرق یہ ہے کہ دفعہ 76 کے تحت کوئی شخص قانوناً پابند ہوتا ہے یا خود کو پابند باور کرتا ہے جبکہ دفعہ 79 کے تحت کوئی شخص حق بجانب ہوتا ہے یا خود کو حق بجانب باور کرتا ہے۔

دونوں دفعات کے تحت قانون کی منشاء کو پورا کرنے کی نیک نیتی لازمی جزو ہے۔

لوکل یا سپیشل قانون پر اطلاق : دفعہ 79 کا تحفظ لوکل یا سپیشل لاء کے تحت حاصل نہیں ہوتا۔

قانونی طور پر حق بجانب : یہ ایک متفقہ امر ہے کہ کسی غیر قانونی حکم کی تعمیل کسی شخص کو، جو ایسے حکم کی تعمیل میں کسی جرم کا ارتکاب کرے، بری الذمہ نہیں کرتی، اگر احکام واضح طور پر غیر قانونی ہوں تو ماتحت ایسے حکم کی تعمیل سے انکار کا حق بجانب ہوگا۔ (PLD 1970 Kar. 261)

اگر کسی شخص کے درخت کی شاخیں دوسرے شخص کی زمین پر بڑھ کر پھیلی ہوئی ہوں تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ ان شاخوں کو کاٹ لے۔ کیونکہ دفعہ ہذا کے تحت اپنے درخت کی شاخیں کاٹنا کوئی جرم نہیں ہے لہٰذا اس کا یہ فعل دفعہ 427 (نقصان رسانی) کے تحت قابل سزا نہ ہوگا۔ (PLD 1958 Lah. 747)

واقعاتی غلطی : "غلطی" محض بھول جانا نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسا سہو ہے جو کسی منصوبہ کے تحت نہیں بلکہ سوء اتفاق کا نتیجہ ہوتی ہے۔ [(1894) 65 LJQB 73]

واقعاتی غلطی ایک لاشعوری یا لاعلمی یا بھول چوک ہے جو کسی سابقہ یا حال کے واقعہ سے متعلق ہو اور جو معاملہ

متعلقہ میں اہمیت کی حامل ہو، یا یہ معاملہ سے متعلق اہمیت کی حامل ایسے امر کے وجود کا یقین ہے جو دراصل وجود میں نہیں ہے، یا یہ ایسے ماضی کے امر کے وجود کی نسبت یقین ہے جو وجود میں تھا ہی نہیں۔

دفعہ 76 اور دفعہ ہذا کے تحت غلطی واقعاتی ہونی چاہیے نہ کہ قانونی:

جب کسی مقدمہ یا مثل سے کسی واقعاتی غلطی کے وجود کی نفی ہوتی ہو تو یہ ثابت کرنا ملزم کا کام ہوگا کہ اس نے ایسی غلطی کے اثر کے تحت فعل سرزد کیا اور نیک نیتی سے کیا۔ کیونکہ یہ امر کہ وہ غلطی کے اثر کے تحت کام کر رہا تھا اس ملزم کے خاص علم میں تھا۔ (PLD 1955 Lah. 356)

قانونی غلطی: قانونی غلطی اس صورت میں ہوتی ہے جب کوئی فریق، جسے حقائق کا پورا علم ہو، ان کے قانونی اثرات کے متعلق غلط نتیجہ پر پہنچے۔ قانونی غلطی کو فوجداری مقدمات میں صفائی نہیں گردانا جاتا۔ قانون سے ناواقفیت کو کسی فعل کا جواز نہیں سمجھا جاتا۔

قانونی و واقعاتی ملی جلی غلطی: اگر دیوانی مقدمات میں قانونی اور واقعاتی غلطی ملی جلی ہو یا کسی شخص کی حقائق سے لاعلمی قانون سے لاعلمی کی بناء پر پیدا ہوئی ہو تو سارے معاملہ کو واقعاتی غلطی پر معمول کیا جائے گا جس کا متعلقہ فریق مفاد حاصل کر سکے گا۔

عام لوگوں کی ذمہ داری: عام لوگ جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 43، 59، 77 اور 79 کے تحت کوئی کام کریں، ان کو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل ہوگا۔

اگر کوئی شخص حراست میں لیے جانے میں مزاحمت کرے اور مفرور ہونے کی کوشش کرے تو وہ شخص جو قانوناً ایسے شخص کی گرفتاری میں مدد دینے اور فرار سے روکنے کا پابند ہو، حقدار ہوگا کہ وہ ایسے شخص کی گرفتاری کے لیے وہ تمام ذرائع بروئے کار لائے جو ضروری ہوں۔ البتہ وہ اسے جان سے نہ مارے گا۔ (AIR 1927 Rang. 121)

دفعہ 80۔ اتفاق جو کسی جائز امر کے کرنے میں پیش آئے

Accident in doing a lawful act

کوئی امر جرم نہیں ہے جو اتفاق یا بدقسمتی سے اور بغیر کسی مجرمانہ نیت یا علم کے کسی ایسے فعل جائز کے کرنے میں سرزد ہو، جو جائز طریق اور جائز وسیلوں سے مناسب احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ کیا جائے۔

تمثیل
Illustration

الف کلہاڑی سے کام کر رہا ہے جس کا پھل نکل کر قریب کھڑے شخص کو لگتا ہے جو مر جاتا ہے تو اس صورت میں الف کا یہ فعل قابل معافی ہے اور جرم نہیں۔ بشرطیکہ الف کی طرف سے مناسب احتیاط میں کوتاہی نہ ہوئی ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کسی ایسے شخص کو جس نے کوئی جائز یا معصوم فعل سرزد کیا ہو کسی اتفاقی جرم سے مستثنیٰ کرتی ہے۔ بشرطیکہ اس نے ویسا فعل کرنے میں مناسب احتیاط کی ہو۔

اتفاق: اتفاق اور وقوعہ ہم معنی نہیں ہیں، بلکہ یہ ایسا امر ہے جو معمول سے ہٹ کر واقع ہو۔

[(1868) LR 3 CP 313.]

کسی نتیجہ کو اتفاقیہ کہا جائے گا جب وہ فعل جس سے یہ پیدا ہوا ہو اس کے کرنے کے ارادہ سے نہ کیا گیا ہو اور جب ایسے فعل کے نتیجہ میں اس کا وقوع پذیر ہونا اس قدر اغلب نہ ہو کہ ایک عام شعور رکھنے والے شخص کے لیے ضروری ہو کہ وہ، ان حالات میں جن میں اس کا ارتکاب کیا گیا وہ اس کے خلاف معقول احتیاط کرتا۔

مثال کے طور پر (1) الف کے مکان میں ایک شخص مداخلت بے جا بخانہ کرتا ہے۔ الف اسے گھر سے نکالنے کے لیے اس قدر طاقت کا استعمال کرتا ہے جتنی کہ ضروری تھی۔ ب آگے سے مزاحمت کرتا ہے۔ دونوں میں ہاتھا پائی ہوتی ہے اور ب ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسی موت اتفاقیہ قرار دی گئی۔

(2) الف ایک مزدور چھت سے برف گرا رہا ہے اور اس کی ضروری تنبیہہ بھی کرتا ہے اس کے باوجود ایک راہگیر مارا جاتا ہے۔ ایسی موت اتفاقیہ تھی۔

اسی طرح شکار کھیلنے میں اگر کسی ساتھی کو بلادانستہ گولی لگ جائے اور وہ مرجائے۔ اسی طرح جب دو اشخاص اپنی باہمی رضامندی سے کشتی لڑیں اور ان میں سے کوئی اتفاقیہ چوٹ سے مرجائے تو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل ہوگا۔

متوفی کو ملزم کی رائفل سے اتفاقاً گولی لگی تھی جو گاڑی کے اچانک چلنے کی وجہ سے جھٹکا لگنے سے نیچے گر گئی تھی۔ ملزم کی طرف سے مجرمانہ نیت یا فعل کی غلطی کا کوئی شائبہ نہیں پایا گیا تھا اور اسے دفعہ 80 (PPC) کے تحت تحفظ حاصل تھا۔ بیان صفائی (defence version) کو جب استغاثہ کی کہانی کے بالمقابل رکھا گیا تو وہ زیادہ اغلب معلوم ہوا۔ اندریں حالات ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کردیا گیا تھا [1996MLD919(a)]۔

دفعہ 81۔ ایسا فعل جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو لیکن بلامجرمانہ نیت اور دیگر نقصان روکنے کے لیے کیا گیا ہو

Act likely to cause harm, but done without criminal intent, and to prevent other harm

کوئی امر محض اس بناء پر جرم نہ ہوگا کہ یہ اس علم کے ساتھ کیا گیا ہے کہ یہ اغلباً نقصان پہنچائے گا، اگر یہ نقصان پہنچانے کی نیت مجرمانہ کے بغیر اور کسی شخص یا جائیداد کو دیگر نقصان سے روکنے یا بچانے کی غرض سے نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔

تشریح: ایسی صورت میں یہ امر متعلقہ واقعہ ہوگا آیا کہ وہ نقصان جس کو روکنا یا جس سے بچنا تھا ایسی نوعیت کا اور اس قدر قریب الوقوع تھا کہ اس کے پہنچانے کا خطرہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مول لیا جاسکتا تھا یا نظر انداز کیا جاسکتا تھا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف جو ایک سٹیم جہاز کا کپتان ہے یک لخت اپنی طرف بلاخطا و بلا غفلت خود کو ایسی صورت حال میں پاتا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ جہاز کو روک سکے، ایک کشتی "ب" کو جس پر بیس یا تیس مسافر سوار ہیں، لا محالہ ٹکر مار دے گا سوائے اس کے کہ وہ جہاز کا راستہ بدل دے اور اس طرح اپنا راستہ بدل کر وہ ایک کشتی ب کو ٹکر مارنے کا خطرہ مول لے گا جس پر صرف دو مسافر سوار ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ بچ کر گزر بھی جائے۔ اس صورت میں اگر الف رخ پھیرے اور اس کی یہ نیت نہ ہو کہ "ج" کشتی کو تباہ کرے بلکہ نیک نیتی سے یہ مقصد ہو کہ "ب" کشتی کے مسافروں کو خطرے سے بچائے تو الف اس جرم کا قصوروار نہیں ہے۔ گو وہ "ج" کشتی کو اپنے اس فعل سے تباہ کردے۔ جس سے اس کے علم میں

اس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ بشرطیکہ فی الواقع یہ پایا جائے کہ خطرہ جس سے بچنا مقصود تھا۔ ایسا تھا کہ "ج" کشتی کی تباہی کو خطرہ میں ڈالنا قابل معافی ہو۔

(b) الف ایک بہت بڑی آگ لگنے کے بعد اس غرض سے مکانات مسمار کرتا ہے کہ آگ آگے نہ پھیلے۔ یہ امر وہ نیک نیتی سے انسانی جان و مال بچانے کی غرض سے کرتا ہے۔ یہاں اگر یہ امر ثابت ہو کہ وہ نقصان جس کا روکنا مقصود تھا۔ اس قسم کا اور ایسا قریب الوقوع تھا کہ الف کا فعل معافی کے قابل ہو، تو الف جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ ایسا فعل جو جرم کی تعریف میں آتا ہے بعض حالات کے تحت قابل معافی ہوگا۔ لیکن اس استثناء کے لیے ملزم کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ایسا فعل ان حالات کو وقوع پذیر ہونے سے روکنے کے لیے کیا گیا تھا جو بصورت دیگر نہ روکے جاسکتے تھے اور یہ کہ اگر وہ حالات نہ روکے جاتے تو ان سے اس شخص کو یا دیگر اشخاص کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا۔ اسے یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ فعل اس قدر سرانجام دیا گیا جو کہ ناگزیر تھا اور یہ کہ اس فعل سے جو نقصان ہوا وہ اس نقصان کی نسبت کمتر تھا جو فعل انجام نہ دینے کی صورت میں ظاہر ہوتا، مثلاً اوپر کی مثال میں دو کشتیوں میں سے کم مسافر والی کشتی سے ٹکر مارنے کا خطرہ مول لینا، یا آگ کو پھیلنے سے روکنے کے لیے ملحقہ مکانات کو مسمار کرنا، ظاہر کرتے ہیں کہ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹے نقصان کا خطرہ مول لیا گیا۔

دفعہ ہذا کے احکام کو اطلاق پذیر کرنے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہوگا کہ زیر شکایت فعل نیک نیتی سے کیا گیا تھا اور اس کا مقصد دیگر اشخاص کی ذات یا مال کو نقصان پہنچنے سے روکنا یا بچانا تھا۔

بلانیت مجرمانہ : جب کوئی شخص دانستہ طور پر نقصان رسانی کرے تو وہ صرف اس صورت میں ایسا کرنے میں حق بجانب ہوگا جب وہ ایسا نقصان بلانیت مجرمانہ کرے اور ایسا نقصان نیک نیتی سے کسی اور نقصان کو روکنے کے لیے کیا گیا ہو۔

نیت مجرمانہ سے مراد کسی فعل کے کرنے کا مقصد یا ایسا طریقہ ہے جو بلامعقول وجہ یا عذر کے فوجداری قانون سے ممنوع ہو۔ کسی فعل کا ارادتاً کرنا کہا جائے گا اگر یہ حقیقی جامہ پہننے سے قبل ذہن میں موجود ہو۔ ایسا تصور اس خواہش کی بناء پر واقعہ بن جاتا ہے جو اس کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ لفظ "ارادہ" سے مراد منتجہ اغراض و مقاصد نہیں نہ ہی اس لفظ کو وجہ تحریک کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ (AIR 1933 Udh. 436)

ایک مقدمہ میں ملزم فریق نے اپنے مکانوں کو بہہ جانے یا بارش کے پانی میں ڈوب جانے کے فوری خطرہ سے بچانے کے لیے ایک بند بنایا۔ مستغیث فریق نے اس بند کو گرانے کی کوشش کی تو ملزم فریق نے ان پر حملہ کردیا جس سے دو شخص ہلاک ہوگئے اور دوسروں کو ضربات پہنچیں۔ یہ ثابت ہوا کہ ملزم فریق نے اس سے زیادہ نقصان نہ پہنچایا جو ضروری اور معقول تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزمان کی کارروائی کو دفعہ 81 کا تحفظ حاصل تھا لہٰذا وہ قتل عمد، اقدام قتل اور ضربات شدید پہنچانے کے جرائم کے مستوجب نہ تھے۔ [PLD 1979 Lah. 711 (2)]

مجرم ضمیر (مینزری) : انگریزی فوجداری قانون کا یہ ایک اصول ہے کہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہیں ہوتا اگر فعل سرزد کرنے والے شخص کا ضمیر معصوم ہو۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جرم کی تشکیل کے لیے نیت اور فعل دونوں کا ایک ساتھ موجود ہونا ضروری ہے۔

مجموعہ تعزیرات کے تحت ہر جرم میں نیت مجرمانہ یا مجرم ضمیر کا تصور حقیقی طور پر موجود ہوتا ہے۔

(AIR 1937 Udh. 273)

دفعہ 82- سات برس سے کم عمر بچے کا فعل

Act of a child under seven years of age

کوئی امر جرم نہیں ہے جسے سات سال سے کم عمر کے بچہ نے کیا ہو۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق اگر سات سال عمر سے کم کا بچہ کوئی فعل سرزد کرے تو وہ جرم نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس عمر میں بچے کو اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ وہ اچھائی کو برائی سے تمیز نہیں کرسکتا۔ سات سال سے کم عمر کے بچے کو مجموعہ ہذا کے تحت جرائم سے ہی نہیں بلکہ دفعہ 40 کی بناء پر لوکل اور سپیشل قوانین کے تحت بھی مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ البتہ اگر کسی خاص قانون میں اس کے برعکس احکام موجود ہوں تو اس صورت میں سات سال سے کم عمر بچہ جرم کے لیے مستوجب سزا ہوگا۔

دفعہ 83- سات سال سے زیادہ اور بارہ سے کم خام عقل کا بچہ کا فعل

Act of a child above seven and under twelve of immature understanding

کوئی فعل جرم نہیں ہے جو سات برس سے زیادہ اور بارہ سے کم عمر کا بچہ کرے اگر اس کی عقل ایسی پختگی کو نہ پہنچی ہو کہ وہ اس موقع پر اپنے طرز عمل کی نوعیت اور نتائج کو سمجھ سکے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کی تاویل کرتے ہوئے کسی برے فعل کے کرنے کی اہلیت کو عمر کے معیار سے نہیں جانچا جائے گا بلکہ ایسا فعل کرنے والے کی سوجھ بوجھ اور عقل کی طاقت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ دفعہ ہذا یہ تصور دیتی ہے کہ بچے کو اس کے طرز عمل کے قدرتی اور جسمانی نتائج کا علم نہیں ہونا چاہیے۔ (PLD 1949 Lah. 372)

کافی پختہ عقل و فہم: جب ملزم کی عمر سات سال سے زیادہ ہو اور بارہ سال سے کم تو جرم کرنے کی نااہلیت کا سوال اس صورت میں پیدا ہوگا جب بچے نے کافی پختہ عقل و شعور حاصل نہ کرلیا ہو، ایسی صورت میں بچے کی نااہلیت اسی طرح ثابت کرنی ہوگی جیسا کہ کسی پاگل کی طرف سے جرم کرنے پر اس کی ذہنی کیفیت کی جاتی ہے، اگر بچے کی کم عقلی ثابت نہ کی جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پختہ عقل کا تھا۔

طرز عمل کے نتائج: دفعہ ہذا میں جن نتائج کا ذکر ہے یہ کسی فعل کے تعزیری نتائج نہیں ہیں۔ بلکہ اس فعل سے پیدا ہونے والے نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً جب بچہ کسی بھڑک اٹھنے والے مادہ کو آگ دکھائے اور اس کے نتائج سے بے خبر ہو کہ اس سے آگ لگ جائے گی اور وہ خود کو بھی اور دیگر اشخاص کے مال و اسباب و جان کو خطرہ میں ڈال رہا ہے یا بچہ کا شعور اتنا پختہ نہ ہو کہ کلہاڑی کی ضرب سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے یا ضرب شدید لگنے کا احتمال ہے۔

معمول: اگرچہ مجسٹریٹ بالعموم کسی بچہ کو دیکھ کر یہ اندازہ قائم کرسکتا ہے کہ یہ نوعمر مجرم ہے تاہم یہ بہتر سمجھا گیا ہے کہ اس نکتہ پر باوثوق شہادت موجود ہو، خاص طور پر اس صورت میں جب حراست میں رکھنے کی مدت کا تعین کرنا مقصود ہو۔ اگر ملزم اس دفعہ کی استثناء پر انحصار کرتا ہو تو اسے خاص طور پر اس کا عذر پیش کرنا چاہیے اور شہادت سے اسے ثابت کرنا چاہیے۔ (PLD 1949 Lah. 372)

استغاثہ کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے مثبت شہادت پیش کرے کہ بارہ سال سے کم عمر کا ملزم کافی عقل و شعور حاصل کر چکا ہے جیسا کہ دفعہ 83 سے مطلوب ہے۔ ایسے نتیجہ پر کسی خاص مقدمہ کے حالات کو دیکھ کر پہنچا جاسکتا ہے۔ (PLD 1949 Lah. 372)

دفعہ 84۔ فاتر العقل شخص کا فعل Act of a person of unsound mind : کوئی فعل جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جو اس کے ارتکاب کے وقت، فتور عقل کے باعث، فعل کی نوعیت جاننے کا یا یہ جاننے کے قابل نہ ہو کہ جو وہ کررہا ہے غلط ہے یا خلاف قانون ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ ہر دماغی مریض کی طرف سے کیے گئے جرم کو مستثنیٰ نہ قرار دے۔ بلکہ صرف اس فاتر العقل کے سرزد کردہ فعل کو مستثنیٰ کرے جو اپنے فعل کی نوعیت نہ سمجھ سکتا ہو یا اسے یہ تمیز نہ ہو کہ جو کچھ وہ کررہا ہے غلط ہے یا خلاف قانون ہے۔ طبی ٹسٹ کی بجائے اس ٹسٹ کو بروئے کار لا کر کسی فعل کے جرم ہونے کا تعین کیا جائے گا۔ [AIR 1914 (UB) 31]

دفعہ 84 کا مفہوم : قانون صفائی کے عذر (defence plea) کے طور پر صرف ان ذہنی خلاف معمول کیفیتوں (mental abnormalities) کو تسلیم کرتا ہے جو کسی شخص کو یا تو فعل کی نوعیت کو جاننے کے ناقابل بنادیتی ہیں یا یہ کہ وہ جو کچھ کررہا ہے، وہ غلط (wrong) نہیں ہے اور خلاف قانون نہیں ہے [1995 MLD 667 (b)]۔

فاتر العقل : سپریم کورٹ نے محمد شفیع بنام سرکار کے مقدمہ میں دفعہ 84 کی وسعت اور مقصد کا جائزہ لیا ہے اور قرار دیا ہے کہ "بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ایسے دماغی فتور کو جو کمتر درجہ کا ہو، تسلیم نہیں کیا جاتا اور انگریزی قانون کے برعکس سوائے اس فاتر العقلی کے جس سے ملزم کسی فعل کی نوعیت یا اس سے پیدا ہونے والے نتائج سے بے خبر ہو، ملزم کو فوجداری مقدمات میں کمتر ذمہ داری کا عذر پیش کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (PLD 1962 SC 472)

موجودہ قانون کے تحت ہیجانی پاگل پن یا خبط کی صورت میں بھی یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ خبطی اس وقت یہ جاننے کا اہل نہ تھا کہ وہ کیا کررہا ہے۔ (PLD 1962 SC 472; 1975 PCr. LJ 910)

یہ علم نہ ہونا کہ فعل غلط یا خلاف قانون تھا، ضروری عنصر ہے، جرم کرنے کے بعد ملزم کا فرار ہوجانا یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ فاتر العقل تھا۔ (PLD 1959 Lah. 474)

جرم سے قبل پروگرام بنانے کی شہادت یا یہ شہادت کہ جرم کے ارتکاب کے بعد ملزم نے اپنی گرفتاری میں مزاحمت کی یا فرار ہوگیا سے اس کی فاتر العقلی کی نفی ہوتی ہے۔ (PLD 1976 Lah. 805)

بوقت ارتکاب جرم : فاتر العقلی کے دفاع کو ثابت کرنے کے لیے یہ واضح طور پر ثابت کرنا ہوگا کہ جرم کے ارتکاب کے وقت ملزم فریق دماغی عدم توازن کے نقص سے اس حد تک متاثر تھا کہ اسے فعل کی نوعیت یا اثر کا علم نہ تھا یا اگر اسے اس کا علم بھی تھا تو اسے یہ علم نہ تھا کہ وہ ایسا فعل کررہا ہے جو غلط ہے۔ (AIR 1932 All. 233)

قانونی اور طبی معیار : فاتر العقلی کے قانونی اور طبی معیار یکساں نہیں ہیں۔ طبی نقطہ نظر سے غالباً یہ کہنا درست ہوگا قتل کرنے کا فعل بذاتہٖ قاتل کے ذہنی طور پر بیمار ہونے اور غیر معمولی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن قانونی نقطہ نظر سے، جب تک وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا فعل خلاف قانون ہے، وہ عاقل ہے، قانونی پاگل پن، جیسا کہ دفعہ 84 میں بتایا گیا ہے،

بلاواسطہ شہادت سے ہر مقدمہ میں ثابت کیا جانا لازمی ہے۔

دفعہ 84 کا مفاد حاصل کرنے کے لیے یہ بلاشک و شبہ ثابت کرنا ہوگا کہ وقوعہ کے روز ملزم فاترالعقل تھا اور یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کیا غلط ہے اور کیا خلاف قانون ہے۔ (1971 DCL 771)

دماغی حالت کا غیر معمولی ہونا یا معمولی سے اشتعال سے بے قابو ہو کر سخت قسم کا فعل سرزد کردینا دفعہ 84 کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کافی نہ ہوگا۔ (PLD 1959 Pesh. 1)

نوعیت فعل وغیرہ: ہر معاملہ میں یہ سوال پیدا ہوگا آیا کہ ملزم ایسی حالت میں تھا کہ فعل کی نوعیت سمجھ سکے اور یہ سمجھ سکے کہ ملک کے قانون کے مطابق ایسا فعل مجرمانہ حیثیت کا حامل تھا یعنی کہ اس امر کا تعین حاصل کیا جائے کہ اسے علم تھا کہ وہ ایسا فعل کررہا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ملزم کو اس کا شعور تھا کہ فعل ایسا تھا جو اسے نہیں کرنا چاہیے اور ساتھ ہی وہ فعل ملکی قانون کے خلاف تھا، تو ایسا ملزم قابل سزا ہوگا۔

جبکہ ملزم بندوق لے کر سیدھا جائے واردات پر آیا، قتل کیا اور چلا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ مقدمہ کے حالات میں ملزم جرم کے ارتکاب کے وقت فاترالعقل نہ تھا۔ (PLD 1976 Lah. 805)

ملزم وقوعہ کے وقت اپنی فاترالعقلی (Insanity) کے عذر کو ثابت کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جہاں دفعہ 84 (PPC) کے تحت فاترالعقلی کے عذر پر تحفظ (Protection) کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وقوع کے وقت اپنی فاترالعقلی کو ثابت کرنے کا بار ملزم پر ہوتا ہے۔ محض ملزم کے غیر معمولی (abnormal) طرز عمل پر دفعہ مذکور میں بیان کی گئی استثناء کا اطلاق نہیں ہوتا۔ - [1998 SCMR 1582]

معمول: جب فاترالعقلی کا عذر کھڑا کیا گیا تو عدالت کو دو امور زیر غور لانے ہوں گے۔ اول یہ کہ ملزم نے یہ ثابت کردیا ہے یا نہیں کہ جرم کے ارتکاب کے وقت وہ فاترالعقل تھا، اگر اس ابتدائی امر میں وہ ناکام ہو تو یہ عذر درخور اعتنا نہ سمجھا جائے گا۔ دوئم یہ کہ اگر وہ فاترالعقل تھا تو اس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ فاترالعقلی اس درجہ اور اس نوعیت کی تھی کہ وہ دفعہ ہذا میں درج کسی ایک ٹسٹ پر پوری اترتی ہو۔ [1953 Cr. LJ 382]

ان تمام صورتوں میں جن میں قانونی فاترالعقلی کو صفائی میں پیش کیا گیا ہو، جرم سے قبل، دوران اور بعد کے حالات کو زیر غور لانا ضروری ہوگا یعنی کہ

(1) آیا جرم کے لیے تیاری اور منصوبہ تیار کیا گیا تھا (2) آیا یہ امر ایسے طریقہ سے کیا گیا تھا جسے خفیہ رکھنے کی خواہش کی گئی تھی (3) آیا جرم کے ارتکاب کے بعد مجرم نے جرم سے آگاہی ظاہر کی تھی اور پکڑے جانے سے بچنے کی کوشش کی تھی اور (4) آیا بعد گرفتاری اس نے جھوٹے بہانے کیے اور جھوٹے بیانات دیے۔ (AIR 1946 Nag. 946)

قیاس: قانون ہر ایسے شخص کو عاقل سمجھتا ہے جو سن شعور کو پہنچ چکا ہو، سوائے اس کے کہ برعکس ثابت کیا جائے۔ اگر فاترالعقل کچھ مدت کے لیے باشعور ہوجاتا ہو تو قانون یہ قیاس کرتا ہے کہ باشعور عرصہ میں جرم کا ارتکاب کیا گیا سوائے اس کے کہ یہ ظاہر ہو کہ ملزم نے فاترالعقلی کے زمانہ میں جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ [(1873) 20 WR (Cr.) 70]

بار ثبوت: دفعہ ہذا سے ملزم کو جو صفائی کا عنصر فراہم کیا گیا ہے اس کو ثابت کرنے کا بار ملزم پر ہے۔ یہ بار ملزم کے اس رویہ کو ثابت کرکے پورا کیا جاسکتا ہے جو وقوعہ سے کچھ دیر پہلے تھا اور اس کا وہ طرز عمل جو وقوعہ کے وقت اور اس کے تھوڑی دیر بعد تھا۔ اس کے علاوہ اس کی دماغی حالت کی شہادت اس کی خاندانی ہسٹری وغیرہ بھی ثابت کی جاسکتی ہے۔ محض تحریک کی عدم موجودگی کافی بنیاد نہ ہوگی جس سے خبط اخذ کیا جاسکے۔ [AIR 1946. (25) Pat. 368]

ضابطہ : فاترالعقل کے خلاف مقدمہ کی سماعت کا ضابطہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے باب 34 میں درج ہے۔ فاترالعقل ہونے کا عذر اپیل میں بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔

سزا : دماغی مرض کا محض موجود ہونا کسی شخص کو فوجداری ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کردیتا۔ تاہم اگر ملزم دماغی بیماری میں مبتلا ہو تو یہ امراس کو سزا دیتے ہوئے ملحوظ رکھا جاسکتا ہے اور سزا میں تخفیف کا باعث ہوسکتا ہے۔

تحفظ جہاں دستیاب نہیں Protection where not available : دفعہ 84، مجموعہ تعزیرات پاکستان کا تحفظ اس صورت میں نہیں ملتا جہاں ملزم اپنے افعال کی نوعیت کو جاننے کے قابل ہوتا ہے یا یہ کہ وہ جو کچھ کررہا ہے وہ غلط ہے یا خلاف قانون ہے [1998 SCMR 1582] -

فاترالعقل شخص کا فعل Act of person of unsound mind : اسلام میں مجرمانہ ذمہ داری تشکیل کرنے کے لیے مجرم ضمیر یا ذہن (mens rea) شرط مقدم ہے۔ جو شخص فاترالعقل ہے یا اپنی ذہنی استعداد کی کمزوری (impairment) کی بنا پر صحیح یا غلط کے درمیان فرق کرنے کے ناقابل ہے، اسے مجرمانہ فعل کے لیے ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا [1995 MLD 667 (b)] -

دفعہ 85- ایسے شخص کا فعل جو اپنی مرضی کے بغیر نشہ میں ہونے کے سبب تمیز کرنے کے قابل نہ ہو

Act of a person incapable of judgment by reason of intoxication caused against his will

کوئی فعل جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جو اسے کرتے وقت نشے میں ہونے کے سبب سے اپنے فعل کی نوعیت جاننے یا یہ کہ جو وہ کر رہا ہے، غلط یا خلاف قانون ہے۔ جاننے کا نااہل ہو بشرطیکہ وہ جس سے اسکو نشہ ہوا۔ اس شخص کے علم یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب کسی شخص کو اسے بتائے بغیر یا زبردستی نشہ آور شے کھلائے یا پلا دی گئی ہو اور وہ نشہ کی حالت کے سبب برے بھلے میں تمیز کرنے کا اہل نہ ہو اور اس حالت میں کوئی ایسا فعل سرزد کردے جو جرم کی تعریف میں آتا ہو تو اس شخص کو مجرم نہیں گردانا جائے گا۔

اگر نشہ خود کیا ہو تو جرم کے ارتکاب میں کوئی عذر نہیں سمجھا جائے گا۔ (AIR 1933 Lah. 123)

علاوہ بریں قانون کی نظر میں نشہ کی حالت میں جرم کرنے سے جرم کی سنگینی میں اضافہ نہیں ہوجاتا۔

[(1871) 16 WR (Cr.) 36]

دفعہ 86- ایسا فعل جس کے ارتکاب کے لیے خاص نیت یا علم کی ضرورت ہو، ایسا شخص کرے جو نشہ میں ہو

Offence requiring a particular intent or knowledge committed by one who is intoxicated

ان صورتوں میں جب کوئی سرزد کردہ فعل جرم نہ ہو سوائے اس کے کہ وہ کسی خاص علم یا نیت سے کیا گیا ہو، اس شخص سے جو نشے کی حالت میں اس فعل کا ارتکاب کرے۔ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا اس کو وہی علم تھا جو اس کو نشہ نہ ہونے کی

حالت میں ہوتا بجز اس کے وہ شے جس سے اس کو نشہ ہوا۔ اس شخص کی لاعلمی یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ارادتاً نشہ کرے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اسے وہی علم تھا جو اسے نشہ میں نہ ہونے کی بناء پر ہوتا۔ مجموعہ ہذا میں بہت سے جرائم کی تعریفات میں مجرمانہ علم یا نیت کا ایک حصہ ہے ایسی صورتوں میں نبٹنے کے لیے دفعہ ہذا کا اہتمام کیا گیا ہے۔

علم اور نیت : انڈیا کی سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جہاں تک علم کا تعلق ہے عدالت کسی نشہ کردہ شخص کے متعلق یہی تصور کرے گی کہ اسے اتنا ہی علم تھا جیسا کہ کسی سنجیدہ شخص کو ہوسکتا ہے لیکن جہاں تک نیت یا ارادہ کا تعلق ہے عدالت کو اس کے متعلق رائے مقدمہ کے عام حالات سے قائم کرنی چاہیے اور نشہ کی حد کا مناسب خیال رکھنا چاہیے۔ اگر وہ شخص بالکل دماغی توازن کھو بیٹھا تھا تو اس جرم کے لیے متقاضی نیت کا اس میں پایا جانا ممکن نہ ہوگا لیکن اگر اس نے بہت زیادہ نہیں پی تھی اور حقائق سے اندازہ لگایا جاسکتا ہو کہ اسے علم تھا کہ وہ کیا کررہا ہے تو عدالت اس قاعدہ کا اطلاق کرے گی کہ کسی آدمی کے متعلق یہ قیاس کیا جائے گا کہ اس کے فعل یا افعال کے قدرتی نتائج اس کی نیت میں شامل تھے۔ قانون کا قاعدہ مسلمہ ہے (1) کہ فاترالعقلی چاہے یہ نشہ سے پیدا ہوئی ہو یا دیگر وجہ سے، جرم کے الزام کا بچاؤ ہے (2) کہ نشہ میں ہونے کی شہادت جو ملزم کو وہ نیت یا ارادہ بنانے کے ناقابل بنادیتی ہے جو جرم کی تشکیل کے لیے ضروری ہے، کو دیگر ثابت کردہ حقائق کے ساتھ زیر غور لانا چاہیے تاکہ اس امر کا تعین کیا جاسکے کہ اس کی یہ نیت تھی یا نہیں تھی (3) کہ نشہ میں ہونے کی شہادت جو ثابت شدہ ناقابلیت سے کم ہو جس سے وہ ایسی نیت کرسکے جو جرم کی تشکیل کے لیے ضروری ہو اور صرف یہ ثابت کیا گیا ہو کہ اس کے دماغ پر نشہ کا اثر تھا جس کی بناء پر شدت جذبات میں زیادہ آسانی سے بہہ گیا تو اس سے یہ قیاس رد نہیں کیا جاسکے گا کہ کسی شخص کا ارادہ یا نیت وہی ہوتی ہے جو اس کے افعال کا قدرتی نتیجہ ہو۔

[AIR 1956 SC 363]

ضابطہ — سزا : نشہ میں ہونا کسی جرم کے ارتکاب کا معقول عذر نہیں ہے۔ لیکن ایسی صورتوں میں سزا دیتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھا جاسکتا ہے جن میں جرم نشہ کے زیر اثر کیا گیا ہو۔ (AIR 1923 Lah. 294)

دفعہ 87- فعل جس کا مقصد نہ تو ہلاک کرنا یا ضرب شدید پہنچانا ہو اور نہ اس سے ایسا احتمال ہو، جب رضامندی سے کیا جائے

Act not intended and not known to be likely to cause death or grievous hurt, done by consent

کوئی امر جس کا مقصد ہلاک کرنا یا ضرب شدید پہنچانا نہ ہو اور جس کا مرتکب کو علم نہ ہو کہ اس سے موت یا ضرب شدید کا احتمال ہے، اس نقصان کی بنا پر جرم نہ ہوگا جو اس سے کسی ایسے اٹھارہ سال سے زائد عمر کے شخص کو ہوا ہو یا مرتکب کی پہنچانے کی نیت ہو جس شخص نے صریحاً یا کنایتاً اس نقصان کے اٹھانے کی رضامندی دی ہو یا کسی ایسے نقصان کی بناء پر جس کو مرتکب جانتا ہو کہ کسی ایسے شخص کو اغلباً پہنچ سکتا ہے جس نے نقصان کا خطرہ مول لینے پر رضامندی دی ہو۔

تمثیل

Illustration

الف اور ب نے تفریحاً باہم گتکہ کھیلنے پر اتفاق کیا۔ اس معاہدہ سے اس نقصان کے اٹھانے کے لیے جو گتکا کھیلنے میں

خلاف ضابطہ کھیل کے بغیر واقع ہو سکتا ہے۔ دونوں کی رضامندی سمجھی جاتی ہے۔ پس اگر الف درست گتکا کھیلتے ہوئے ب کو ضرب پہنچائے تو الف کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کی اس مقولہ پر بنیاد رکھی معلوم ہوتی ہے "جو رضامند ہو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا" اس اصول کی بنیاد دو سادہ مسائل پر ہے (1) ہر شخص اپنے مفاد کا بہترین فیصلہ کنندہ ہوتا ہے (2) کوئی شخص کسی ایسے امر پر رضامند نہیں ہوگا جو وہ اپنے لیے ضرررساں سمجھے۔

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ذات یا املاک کو جس طرح چاہے نقصان پہنچائے اور اگر ایسا خود کرنے کی بجائے کسی اور سے رضامندی ظاہر کرکے ایسا نقصان کرائے تو ایسا نقصان یا ضرر پہنچانے والا کسی جرم کا مرتکب نہ سمجھا جائے گا۔ مثال کے طور پر الف اپنے دانت دندان ساز کے پاس فروخت کرنا چاہتا ہے اور اسے اجازت دیتا ہے کہ دانت نکال لے تو ایسی صورت میں دندان ساز کو الف کی ذات کو ضرر پہنچانے کی سزا نہیں دی جاسکتی۔

دفعہ ہذا کسی شخص کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی ایسے فعل کی رضامندی دے جو اس کی اپنی موت کا باعث بن سکتا ہو یا ضرب شدید کا باعث بن سکتا ہو۔

رضامندی : دفعہ 90 کے تحت اس لفظ کی نفی کی وضاحت کی گئی ہے۔ قانون معاہدہ کی دفعہ 13 میں رضامندی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے : "دو یا زیادہ اشخاص کا رضامند ہونا کہا جائے گا جب وہ ایک ہی امر پر ایک ہی مفہوم میں رضامند ہوں۔" جس فعل کی اجازت دی گئی ہو اگر وہ ازخود ہی غیرقانونی ہے تو رضامندی کی آڑ نہیں لی جاسکتی۔

مردانہ کھیلیں : بالعموم تلوار بازی، مکہ بازی، فٹ بال اور اس طرح کی دوسری کھیلوں کو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ لوگوں کو رضامندی سے مہلک ہتھیاروں سے لڑنے کی اجازت نہیں ہے اس طرح وہ ایسا فعل سرزد کرتے ہیں جس کی قانون اجازت نہیں دیتا اور اس طرح اپنے افعال کے نتیجہ سے خود کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔

[(1878) 14 Kaks. 83,84]

ہر قسم کے وہ مقابلے جو غصہ کی حالت میں کیے جائیں غیرقانونی قرار دیے گئے ہیں۔

دفعہ 88- ایسا فعل جو ہلاک کرنے کی نیت سے نہ ہو، کسی شخص کے فائدے کیلئے، اسکی رضامندی سے نیک نیتی سے کیا گیا ہو

Act not intended to cause death, done by consent in good faith for person's benefit

کوئی امر جو ہلاک کرنے کی نیت سے نہ ہو، اس بناء پر جرم نہ ہوگا کہ اس سے کسی ایسے شخص کو نقصان پہنچا یا جس کے متعلق مرتکب کو علم تھا کہ نقصان ہونے کا احتمال ہے، جس کے فائدے کے لیے یہ نیک نیتی سے کیا گیا اور جس نے، چاہے صریحاً یا کنایتاً، وہ نقصان اٹھانے کی یا اس نقصان کا خطرہ مول لینے کی رضامندی دی ہو۔

تمثیل

Illustration

الف ایک سرجن یہ جانتے ہوئے کہ اگر ب پر جو ایک اذیت ناک مرض میں مبتلا ہے ایک خاص اپریشن کیا جائے تو ب کے ہلاک ہونے کا احتمال ہے لیکن الف ب کی ہلاک کی نیت نہ کرے۔ بلکہ نیتی سے اس کے فائدے کا قصد کرکے

ب پر اس کی مرضی سے آپریشن کرے، تو الف کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ جب نیک نیتی سے اور کسی شخص کی رضامندی سے اس شخص کے فائدہ کے لیے کوئی فعل کیا جائے تو اگر اس فعل سے کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ جرم تصور نہ ہوگا۔

اگر کوئی شخص ارادتاً کسی کی ہلاکت کا باعث بنے تو رضامندی کی بناء پر اس کا فعل حق بجانب نہ قرار دیا جائے گا۔ سابقہ دفعہ میں ایسا نقصان پہنچانے کی اجازت تھی جو موت یا ضرب شدید کا باعث نہ ہو۔ دفعہ ہذا کے تحت ہر نقصان کیا جاسکتا ہے جو کسی شخص پر اس کی رضامندی سے اور اس کے فائدہ کے لیے کیا جائے یا ظاہر ہو۔

نیک نیتی اور رضامندی: کوئی امر بھی نیک نیتی سے کیا جانا نہیں تصور ہوگا جو مناسب احتیاط اور توجہ سے نہ کیا گیا ہو۔ (دفعہ 52 مجموعہ ہذا)

کوئی بھی شخص چاہے وہ لائسنس یافتہ طبیب ہو یا نہ جس کا تعلق کسی شخص کی زندگی اور صحت سے ہو اس امر کا پابند ہے کہ وہ مستند ہنر کا حامل ہو اور اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مریضوں کا احتیاط، توجہ اور غور و فکر سے علاج کرے اور اگر ان امور کی عدم موجودگی سے کوئی شخص مرجائے تو وہ شخص ہلاک کرنے کا مجرم ہوگا۔
[(1832) 5 C & P 333]

ایک شخص، جو سرجری کے امور سے واقف نہ تھا، نے ایک شخص کا اندرونی بواسیر کا آپریشن کیا اور عام چاقو سے مسوں کو کاٹ دیا۔ زیادہ خون بہہ جانے سے وہ شخص مرگیا۔ اس شخص پر دفعہ 304-A کے تحت الزام لگایا گیا کہ اس نے بے احتیاطی اور غفلت سے اس کو ہلاک کردیا تھا۔ صفائی میں یہ عذر لیا گیا کہ ملزم نے سابقہ مواقع پر اسی طرح کے آپریشن کیے تھے اس لیے اس فعل کو بے احتیاطی اور غفلت سے کیا گیا نہیں کہا جاسکتا، نیز اسے دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل ہے کیونکہ اس نے نیک نیتی سے آپریشن کیا تھا اور اس کا ارادہ کسی صورت بھی اس کی ہلاکت کا نہ تھا، اس نے جو کچھ کیا اس کے فائدہ کے لیے اور اس کی رضامندی سے کیا تھا اور اس نے خطرہ مول لینا قبول کیا تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ "نیک نیتی" کے معنی مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ دفعہ ہذا کے مفاد کا حقدار تھا اور یہ کہ دفعہ ہذا کا اس معاملہ میں اطلاق نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ملزم نے یہ ثابت نہیں کیا کہ متوفی کو آپریشن کرنے کی رضامندی دیتے وقت اس خطرہ کا علم تھا لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے خطرہ مول لینا قبول کیا تھا۔ [(1887) 14 Cal. 566]

دفعہ 89- ایسا فعل جو نیک نیتی سے کسی بچے یا دیوانے کے فائدے کیلئے ولی یا ولی کی رضامندی سے کیا گیا ہو

Act done in good faith for benefit of child or insane person, by or by consent of guardian

کوئی، فعل، جو نیک نیتی سے کسی ایسے شخص کے فائدے کے لیے، جو بارہ برس سے کم عمر کا ہو یا دیوانہ ہو، کوئی ولی کرے یا ولی یا دیگر شخص جس کی حفاظت جائز میں وہ شخص ہو، کی صریحی یا معنوی رضامندی سے کیا جائے، اس نقصان کی وجہ سے جرم نہ ہوگا جو اس سے پہنچے یا جس کا پہنچانا فاعل کا مقصود ہو یا فاعل کے علم میں ہو کہ ایسے شخص کو پہنچنے کا احتمال ہے۔

شرائط Provisos: بشرطیکہ....

(1) یہ استثنیٰ عمداً ہلاک کرنے یا ہلاک کرنے کے اقدام پر وسعت پذیر نہ ہوگا۔
(2) یہ استثنیٰ کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر وسعت پذیر نہ ہوگا جس کا مرتکب کو علم ہو کہ اس سے ہلاکت کا احتمال ہے اور جو ہلاکت یا ضرب شدید کو روکنے یا کسی شدید مرض یا نقص کے علاج کے علاوہ کسی اور غرض سے کیا جائے۔
(3) یہ استثنیٰ بالا ارادہ ضرب شدید پہنچانے یا ضرب شدید پہنچانے کے اقدام پر وسعت پذیر نہ ہوگا بجز اس صورت کے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرب شدید کے بچاؤ یا کسی مہلک مرض یا علالت کے علاج کی غرض سے کیا جائے۔
(4) یہ استثنیٰ جس جرم کے ارتکاب پر وسعت پذیر نہیں ہے اس کی اعانت پر بھی وسعت پذیر نہ ہوگا۔

تمثیل
Illustration

اگر الف نیک نیتی سے اپنے بچے کے فائدے کے لیے اس کی مرضی کے بغیر پتھری نکلوانے کے لیے سرجن سے آپریشن اس علم کے ساتھ کروائے کہ آپریشن سے بچے کی موت کا احتمال ہے۔ مگر یہ نیت نہ ہو کہ بچے کی موت واقع ہو جائے۔ تو الف اس استثنیٰ میں آتا ہے۔ کیونکہ بچے کی صحت الف کا مقصد تھا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ایسے کسی نقصان سے کسی شخص کو بری الذمہ قرار دیتی ہے جو کسی ایسے فعل سے بارہ برس کے کم عمر کے بچے یا کسی دیوانہ کو پہنچے، جو نیک نیتی سے اس کے مفاد کے لیے کیا گیا ہو۔ بارہ برس سے کم عمر کا بچہ یا دیوانہ کسی فعل کی رضامندی تو دے نہیں سکتا۔ لہٰذا ایسی رضامندی اس کا ولی دیتا ہے یا وہ شخص جس کی جائز حفاظت میں ایسے اشخاص ہوں۔ مگر اس دفعہ کا مفاد دینے کے لیے چار شرائط بھی رکھی گئی ہیں۔ ان شرائط میں وہ صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں دفعہ ہذا کا مفاد نہیں دیا جائے گا۔ البتہ اس میں بھی استثناء دیے گئے ہیں۔

دفعہ ہذا کا مفاد اٹھانے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ فعل نابالغ کے مفاد کے لیے کیا گیا۔

(AIR 1935 All. 916)

مفاد: محض روپیہ کا فائدہ ایسا فائدہ نہیں جو دفعہ ہذا کے معنوں میں آتا ہو۔ (دفعہ 92 آئندہ کی وضاحت)۔

کسی سکول ماسٹر کو اختیار ہے کہ وہ انضباط یعنی ڈسپلن قائم رکھنے کے لیے درمیانی نوعیت کی سزا دے۔ ایسی سزا ان جرائم کے لیے بھی دی جاسکتی ہے جو نہ صرف سکول کے اندر کیے گئے ہوں بلکہ ان کے لیے بھی جو سکول سے باہر کیے گئے ہوں۔ البتہ جب سکول طویل مدت کی چھٹیوں کے لیے بند ہو تو اس عرصہ میں کسی جرم کے لیے سکول ماسٹر سزا نہیں دے سکتا۔ [(1925) 3 Rang. 661]

دفعہ 90۔ ایسی رضامندی جس کا علم ہو کہ خوف یا غلط فہمی سے کردی گئی ہے۔
Consent known to be given under fear or misconception

کوئی رضامندی، ویسی رضامندی نہ ہوگی جو اس مجموعہ کی کسی دفعہ میں مقصود ہے اگر وہ رضامندی کسی شخص نے ضرر کے خوف سے یا امر واقعہ کی غلط فہمی کے تحت دی ہو اور اگر اس فعل کا مرتکب یہ جانتا ہو یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ رضامندی ایسے خوف یا غلط فہمی کے نتیجہ میں دی گئی ہے، یا

دیوانے شخص کی رضامندی Consent of insane person : اگر رضامندی کسی ایسے شخص نے دی ہو جو فاترالعقلی سے یا نشہ سے اس امر کی نوعیت اور نتیجہ کو سمجھنے سے قاصر ہو جس کی اس نے رضامندی دی ہو، یا

بچے کی رضامندی Consent of Child: سوائے اس کے کہ سیاق و سباق سے اس کے منافی ظاہر ہو، اگر رضامندی کسی ایسے شخص نے دی ہو جو بارہ برس سے کم عمر کا ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ رضامندی کب نہیں سمجھی جائے گی جب رضامندی کسی ضرر کے خوف سے دی گئی ہو یا واقعات کو غلط سمجھتے ہوئے دی گئی ہو یا رضامندی دیوانے شخص نے دی ہو یا رضامندی بارہ برس سے کم عمر کے بچے نے دی ہو تو ایسی رضامندی کو مجموعہ ہذا کے تحت دفعات کے مقاصد کے لیے رضامندی نہیں سمجھا جائے گا۔

آزادانہ رضامندی : قانون معاہدہ کی دفعہ 10 کے مطابق آزادانہ مرضی یا رضامندی وہ ہوگی جو

(a) کسی دباؤ کے تحت یا جبری طور پر حاصل نہ کی گئی ہو (دفعہ 15، قانون معاہدہ)،

(b) کسی ناواجب اثر کے تحت نہ حاصل کی گئی ہو (دفعہ 16، قانون معاہدہ)،

(c) کسی فریب دہی کے تحت حاصل نہ کی گئی ہو (دفعہ 17، قانون معاہدہ)،

(d) غلط واقعات بیان کرکے نہ حاصل کی گئی ہو،

(e) کسی غلطی کے تحت نہ دی گئی ہو (دفعات 20، 21، 22، قانون معاہدہ)۔

فوجداری قانون میں رضامندی کے ساتھ "آزادانہ" (فری) کا لفظ نہیں لگایا گیا تاکہ اس کا مطلب محدود نہ ہوجائے۔ صرف اس قدر وضاحت کردی گئی ہے کہ ضرر کے خوف سے یا غلط فہمی کے تحت رضامندی قابل قبول نہ ہوگی، یہ مقدمہ کے حالات پر منحصر ہوگا کہ کس درجہ یا حد کی غلط فہمی کو رضامندی نہ سمجھا جائے گا۔

یہ قرار دیا گیا کہ کسی پاگل عورت کی رضامندی قانون کی نظر میں رضامندی نہیں ہوتی۔ (PLD 1959 Lah. 38)

اطاعت اور رضامندی میں فرق ہوتا ہے۔ ہر رضامندی میں اطاعت شامل ہوتی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ محض اطاعت میں رضامندی بھی شامل ہوگی۔ [(1841) 9 C & P 722]

کسی ایسے شخص کی طرف سے اطاعت جو کسی فعل کی نوعیت سے لاعلم ہو، رضامندی نہیں کہلاسکتی۔

[(1872) LR 2 CCR 10]

ضرر کا خوف : یہ اصطلاح بہت وسیع معانی رکھتی ہے۔ ضرر سے مراد جسمانی ضرر معلوم ہوتا ہے۔

غلط فہمی : جو رضامندی غلط فہمی کی بنیاد پر دی گئی ہو وہ ناجائز ہوگی بشرطیکہ وہ شخص جسے رضامندی دی گئی ہو اس حقیقت سے واقف ہو۔ اگر دونوں فریق کے مابین دیانتدارانہ طور پر غلط فہمی ہو تو اس سے رضامندی ناجائز نہیں ہوجائے گی۔

ملزم، جو خود کو سپیرا بتاتا تھا، نے متوفی کو اکسایا کہ وہ زہریلے سانپ سے ڈسوائیں کیونکہ اس کے پاس زہر کا توڑ موجود ہے اور وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دے گا۔ یہ قرار دیا گیا کہ متوفی نے جو رضامندی دی تھی کہ ان کو سانپ سے ڈسوایا جائے، اس رضامندی سے ملزم کو تحفظ نہیں مل سکتا کیونکہ ایسی رضامندی حقائق سے غلط فہمی کی بنیاد پر دی گئی تھی یعنی رضامندی اس اعتبار کے ساتھ دی گئی تھی کہ ملزم کو جادو سے سانپ ڈسنے کا اثر زائل کرنے کا کمال حاصل تھا اور ملزم کو بھی معلوم تھا کہ اس غلط فہمی کے نتیجہ میں رضامندی دی گئی تھی۔

غلط فہمی : جو رضامندی حقیقت کی غلط فہمی بیان کرنے پر دی گئی ہو اسے ایسی رضامندی سمجھا جائے گا جو دفعہ ہذا کے معنوں میں غلط فہمی کی بناء پر دی گئی ہو، ایسی غلط بیانی کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے ان حقائق کی غلط فہمی کی طرف رہنمائی کی جن کی بابت رضامندی دی گئی۔ (AIR 1916 All. 414)

معمول — شہادت : رضامندی کو ثابت کرنے کا بار ثبوت ملزم پر ہوتا ہے۔ رضامندی کا وہ ثبوت جو کسی دیوانی معاملہ میں کافی ہوگا اسی طرح ملزم کو جرم سے بری الذمہ کرنے کے لیے کافی ہونا ضروری ہے۔ [(1866) 6 WR (Cr.) 57]

دفعہ 91- ان افعال کا اخراج جو بلالحاظ نقصان پہنچنے کے، جرائم ہوں

Exclusion of acts which are offences independently of harm caused

مستثنیات مندرجہ دفعات 87، 88، 89 ان افعال پر وسعت پذیر نہ ہوں گی جو بلالحاظ اس نقصان کے جو وہ اس نقصان کے جو وہ اس شخص کو، جس نے رضامندی دی ہو یا جس کی طرف سے رضامندی دی گئی ہو، پہنچائیں یا پہنچانا مقصود ہو یا جس کا اغلباً پہنچانا علم میں تھا۔

تمثیل

Illustration

اسقاط حمل کرنا : (بجز اس کے کہ نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کے لیے کیا جائے) ایک جرم ہے، بلالحاظ کسی نقصان کے جو اس سے عورت مذکور کو پہنچے یا جس نقصان کے اس عورت کو پہنچانے کی نیت ہو۔ اس لیے یہ فعل نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے اور ایسے اسقاط حمل کرانے کی نسبت عورت یا اس کے ولی کی رضامندی فعل مذکور کو جائز نہیں کرتی ہے۔

شرح

دفعات 87، 88 اور 89 میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص رضامندی کا اظہار کرے اور فعل نیک نیتی سے کیا جائے تو ایسے فعل سے نقصان کو جرم نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ ایک تو مفعول کی رضامندی لی گئی تھی۔ دوسرے فعل نیک نیتی سے کیا گیا تھا اور تیسرے مفعول کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر کیا گیا تھا۔

دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے، کہ بعض فعل ایسے بھی ہوتے ہیں جو از خود جرم قرار پائے ہیں۔ ان کو اگر رضامندی سے، نیک نیتی سے یا فائدہ کے لیے بھی کیا جائے اور چاہے اس سے نقصان پہنچے یا نہ پہنچے یہ افعال جرم ہی تصور ہوں گے اور ان پر دفعات 87، 88 اور 89 کا اطلاق نہیں ہوگا یعنی ایسے افعال کو مستثنیات کے تحت لا کر ملزم کو بری الذمہ نہیں قرار دیا جا سکے گا۔

دفعہ ہذا کی تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ اسقاط حمل کا فعل از خود جرم ہے، اس لیے کسی فریق کی رضامندی، فائدے یا نیک نیتی سے کیے جانے کی بناء پر یا اس بناء پر کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچا، اسے دفعات 87، 88 یا 89 کی مستثنیات کا مفاد حاصل نہ ہوگا۔

دفعہ 92- ایسا فعل جو نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدے کے لیے بغیر رضامندی کیا جائے

Act done in good faith for benefit of a person without consent

کوئی امر کسی نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ جو اس سے کسی ایسے شخص کو پہنچے جس کے فائدے کے لیے یہ

نیک نیتی سے کیا گیا ہو- خواہ یہ اس شخص کی مرضی کے بغیر ہو، اگر حالات ایسے ہوں کہ اس شخص کے لیے اپنی رضامندی دینا ممکن نہ ہو یا اگر وہ شخص اپنی رضامندی دینے کے قابل نہ ہو اور اس کا ولی یا کوئی دیگر شخص جس کی حفاظت جائز میں وہ ہے، کوئی نہ ہو- جس سے اس امر کی جو فائدہ کے لیے کیا جانا ہو بروقت رضامندی حاصل کرنی ممکن ہو-

شرط Proviso: بشرطیکہ

(اول) یہ استثناء عمداً ہلاک کرنے یا ہلاک کرنے کے اقدام پر وسعت پذیر نہ ہوگا-

(دوم) یہ استثناء کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر وسعت پذیر نہ ہوگا جس سے مرتکب کے علم میں ہلاکت کا احتمال ہو اور جو ہلاکت یا ضرب شدید یا شدید مرض یا کمزوری سے بچانے کے سوا کسی اور مقصد سے کیا جائے-

(سوم) یہ استثنا بالارادہ ضرر پہنچانے یا ضرب پہنچانے کے اقدام پر وسعت پذیر نہ ہوگا- سوائے اس کے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرر کو روکنے کی غرض سے کیا جائے-

(چہارم) یہ استثناء جس جرم کے ارتکاب پر وسعت پذیر نہ ہوگا اس کے اعانت کرنے والے پر بھی وسعت پذیر نہ ہوگا-

تمثیلات

Illustrations

(a) زید گھوڑے سے گر کر بیہوش ہو گیا ہے- الف سرجن اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس کی کھوپڑی میں سوراخ کرنا ضروری ہے اور زید کی ہلاکت کی نیت نہ کرتے ہوئے بلکہ نیک نیتی سے اس کے فائدے کے لیے- پیشتر اس کے کہ زید کو اپنے نفع نقصان کے سمجھنے کی طاقت حاصل ہو، زید کی کھوپڑی میں سوراخ کردے- تو الف کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے-

(b) زید کو شیر اٹھالیجاتا ہے- الف یہ جانتے ہوئے کہ بندوق چلانے سے زید کی ہلاکت کا احتمال ہے لیکن اس کی ہلاکت کی نیت نہ کرکے بلکہ نیک نیتی سے اس کے فائدے کے ارادہ سے شیر پر بندوق چلائے اور الف کی گولی سے زید کے مہلک زخم لگے تو الف کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے-

(c) الف جو ایک سرجن ہے ایک بچے کو حادثہ کا شکار ہوتے دیکھتا ہے جو مہلک ثابت ہو سکتا ہے جب تک کہ فوری آپریشن نہ ہو- بچے کے ولی سے اجازت لینے کا وقت نہیں ہے- الف بچے کے رونے پیٹنے کے باوجود اس کا آپریشن نیک نیتی سے اس کے فائدہ کے لیے کردیتا ہے- تو الف نے کوئی جرم نہیں کیا ہے-

(d) الف ایک مکان میں ایک بچے زید کے ساتھ موجود ہے جس کو آگ لگ گئی ہے- لوگ مکان کے نیچے کمبل پھیلائے کھڑے ہیں اور الف یہ جان کر کہ بچے کو نیچے پھینکنے سے اس کی ہلاکت کا احتمال ہے پھر بھی اسے چھت سے نیچے (نیک نیتی سے نہ کہ ہلاکت کی نیت سے) اس بچے کو بچانے کی خاطر پھینک دیتا ہے- اگر بچہ نیچے گرنے سے مرجائے تو الف نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے-

وضاحت : دفعات 88، 89، اور 92 کے معانی میں محض مالی مفاد، مفاد نہیں ہوگا-

شرح

دفعات 88، 89 اور دفعہ ہذا کا خاص مقصد میڈیکل پریکٹیشنر کو تحفظ دینا ہے- دفعہ ہذا کو دفعہ 89 کے بعد آنا چاہیے تھا دفعہ ہذا کے تحت چار تمثیلات دی گئی ہیں- ان تمثیلات سے دفعہ ہذا کا مقصد اچھی طرح واضح ہوجاتا ہے-

دفعہ 93- نیک نیتی سے خبر دینا Communication made in good faith

کوئی اطلاع جو نیک نیتی سے دی جائے کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے جو کسی ایسے شخص کو پہنچے جسے یہ دی جائے۔ اگر یہ اس شخص کے فائدے کے لیے دی جائے۔

تمثیل
Illustration

الف ایک سرجن نیک نیتی سے ایک مریض کو اپنی رائے سے آگاہ کرتا ہے کہ اس کا بچنا مشکل ہے۔ مریض اس اطلاع کے صدمے سے مرجاتا ہے تو الف نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا۔ گو اس کو علم تھا کہ ایسی اطلاع سے مریض کی ہلاکت کا احتمال تھا۔

دفعہ 94- ایسا فعل جس پر کسی شخص کو دھمکیوں سے مجبور کیا گیا ہو
Act to which a person is compelled by threats

قتل عمد اور مملکت کے خلاف جرائم جن کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے، کے سوا اور کوئی امر جرم نہیں جسے کوئی ایسا شخص کرے جسے دھمکیوں سے مجبور کیا گیا ہو جس کے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول اندیشہ ہو کہ اس امر کا نہ کرنا اس کی فوری ہلاکت کا باعث ہو گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس امر کے مرتکب نے خود اپنی رغبت سے یا اپنے کسی نقصان کے معقول اندیشے سے جو فوراً جان سے مارے جانے کی نسبت کم ہو۔ اپنے تئیں ایسی حالت میں نہ ڈالا ہو جس کے سبب سے وہ ایسی مجبوری میں مبتلا ہوا ہو۔

وضاحت 1- ایک شخص جو اپنی مرضی سے یا مارپیٹ کی دھمکی سے ڈاکوؤں کے گروہ میں ان کے کردار کو جانتے ہوئے شریک ہوجائے۔ اس وجہ سے اس استثناء کے تحفظ کا مستحق نہ ہو گا کہ اس کے ساتھیوں نے اس سے بزور وہ فعل کروالیا جو قانوناً جرم ہے۔

وضاحت 2- ایک شخص جسے ڈاکوؤں کا گروہ پکڑ لے اور جان سے فوراً مارے جانے کی دھمکی سے کسی فعل کے کرنے پر جو قانوناً جرم ہے مجبور ہوجائے۔ مثلاً ایک لوہار اپنے اوزار لے جانے اور مکان کا دروازہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تاکہ ڈاکو داخل ہو کر ڈاکہ ماریں۔ تو وہ اس کے استثناء کے افادہ کا حقدار ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت ایسے جرائم کو قابل معافی قرار دیا گیا ہے جو فوری موت کے خوف سے مجبوراً کیے گئے ہوں بشرطیکہ یہ جرائم نہ تو قتل ہوں اور نہ مملکت کے خلاف ایسے جرائم جن کی سزا موت مقرر کی گئی ہو۔

دفعہ ہذا میں ایسے جرائم کو قابل معافی اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ ایسے حالات میں سرزد کردہ افعال مرتکب شخص کے ذاتی افعال نہیں ہوتے۔ ایسے افعال انسانی ارادہ پر جبر یا خوف طاری کر کے کروائے جاتے ہیں جسے مرتکب شخص کی عقل ناپسند کرتی ہے۔ اگر ایسے شخص کو اس کی مرضی پر اور اس کے ارادہ کی قوت پر آزاد چھوڑ دیا جاتا تو وہ کبھی ایسا فعل سرزد نہ کرتا۔

کسی انسان کا اپنی نوع کے خلاف جرم کرنے کا حق صرف دفعہ ہذا سے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اصول معقول نہیں قرار دیا جاسکتا جس میں ایک انسان کو اجازت ہو کہ وہ دوسرے شخص کے خلاف جرم کرے اور اسے جرم نہ قرار دیا

جائے۔

کسی انسان کو کسی قسم کی رغبت دلا کر جیسے جنسی رغبت یا دیگر دل کو لبھانے والی یا نفس سے متعلقہ رغبت دلا کر اگر کوئی جرم کروایا جائے تو قانون اسے معاف نہیں کرتا۔

فوری موت : دفعہ ہذا کے تحت جو فعل مجبوری کے تحت کیا جائے یعنی فاعل کو اتنا ڈرایا دھمکایا جائے کہ اسے اپنی جان جانے کا فوری خدشہ ہو تو جرم قابل معافی قرار پائے گا۔ اگر جان جانے کا فوری خطرہ نہ ہو تو چاہے جتنی مار پیٹ، ضرر شدید پہنچائی جائے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم کو قابل معافی نہ بنائے گی۔ اگر اسے یہ دھمکی دی جائے کہ اگر اس نے یہ فعل نہ کیا تو اسے مستقبل میں ہلاک کردیا جائے گا تو یہ بھی "فوری موت" کا خطرہ نہ ہوگا۔ اگر جرم کی تکمیل اس وقت کی جائے جب فوری موت کے تمام خطرات ٹل چکے ہوں تو جرم کو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل نہ ہوگا۔ (AIR 1938 All. 91)

سوائے قتل عمد : دفعہ ہذا کے مطابق اگر فوری موت کے خطرہ کے مدنظر قتل عمد کیا جائے تو یہ دفعہ ہذا کے تحت قابل معافی نہ ہوگا۔ (14 Cr. LJ 207) لیکن چونکہ قتل عمد میں اعانت قتل شامل نہیں ہوئی لہٰذا قتل عمد میں اگر اعانت کرنی پڑے تو یہ دفعہ ہذا کی رو سے قابل معافی ہوگی۔ (AIR 1937 Nag. 524)

معمولی -- سزا : کسی ایسے شخص کا اخلاقی جرم جو کوئی جرم جبر کے تحت کرتا ہے اس شخص سے کمتر ہوتا ہے جو اسے آزادانہ کرتا ہے لیکن ان حالات کا اثر جو مناسب تصور کیا جائے مجرم کی سزا میں متناسب کمی لا سکتا ہے۔

دفعہ 95۔ فعل جس سے خفیف نقصان ہو Act causing slight harm : کوئی امر اس وجہ سے جرم نہیں ہے کہ اس سے کوئی نقصان پہنچے یا اس سے کسی نقصان کا پہنچانا مقصود ہو یا علم میں ہو کہ اس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا احتمال ہے۔ بشرطیکہ وہ نقصان اتنا خفیف ہو کہ متوسط فہم اور مزاج کے آدمی کے نزدیک یہ نقصان قابل شکایت ہو۔

شرح

دفعہ ہذا کی بنیاد اس مقولہ پر رکھی گئی ہے کہ "قانون معمولی باتوں کی درخور اعتنا نہیں سمجھتا"۔ روزمرہ کی زندگی میں سینکڑوں ایسے افعال سرزد ہوجاتے ہیں جن کا کوئی نوٹس نہیں لیتا یا جن کے بارے کوئی شکایت کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ مثلاً بھیڑ میں کسی کے پاؤں پر پاؤں آجانا یا گذرتے ہوئے کسی کو دھکا لگ جانا، اس کا گرجانا اور چوٹ لگ جانا وغیرہ۔ ایک متوسط فہم اور مزاج کا شخص ان باتوں کو معمولی سمجھ کر درگزر کردیتا ہے، مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان واقعات کو معمولی نہیں سمجھتے اور قصوروار کے خلاف چارہ جوئی کرنا پسند کرتے ہیں ایسے لوگوں کی افتاد طبع کو مدنظر رکھ کر دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے۔

مثال کے طور پر ایک بھائی نے اپنے بھائی کو خط میں بے ایمان، نالائق اور بھکاری کہا تو اس بھائی نے بھائی کے خلاف استغاثہ دائر کردیا۔ عدالت نے دفعہ ہذا کے استثناء کو زیر کار لاتے ہوئے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ خارج کردیا۔

(AIR 1943 Sind 146)

مستغیث کو اس کے وکیل کے ذریعہ نوٹس موصول ہوا۔ اس نوٹس میں مستغیث پر بہت سے الزامات لگائے گئے تھے۔ مقدمہ ہونے پر عدالت نے قرار دیا کہ ایسے نوٹس سے مستغیث کے وکیل کے سامنے مستغیث کی کوئی بے عزتی نہیں ہوئی تھی اور دفعہ ہذا کے استثناء کی بناء پر دفعہ 500، تعزیرات پاکستان کے تحت قابل گرفت جرم نہ بنتا تھا۔

(PLD 1955 Sind 320)

جب ایک برخواست شدہ پولیس مین نے ایس ۔ پی کے سینے پر چھتری کی ضرب لگائی کہ اس کے کیس کی نظرثانی کی درخواست کیوں مسترد کردی گئی تو یہ قرار پایا کہ یہ جرم دفعہ ہذا کے تحت قابل استثناء نہ تھا۔

[(1875) 24 WR (Cr.) 67]

اسی طرح جب ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ تکرار میں یہ کہا "جہنم میں جاؤ" تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسے جرم کو دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل نہ تھا۔

استحقاق حفاظت خوداختیاری کے بیان میں
Of right of private defence

دفعہ 96- جو امور اپنی حفاظت کے لیے کیے جائیں
Things done in private defence

کوئی فعل جرم نہیں ہے جو حق حفاظت خود اختیاری کے استعمال میں کیا جائے۔

شرح

مقصد : اصولاً حفاظت خوداختیاری کا حق نہایت ضروری ہے۔ برے کردار کے لوگ قانون سے اس قدر موثر طریقہ پر خائف نہیں ہوتے جتنا کہ مجموعی انفرادی مزاحمت سے خائف ہوتے ہیں۔ اگر تم یہ حق چھین لو تو ایسا کر کے تم تمام بدکردار اشخاص کے ساتھی بن جاؤ گے۔ چاہے کوئی شہری کتنا ہی قانون کا پابند ہو، قانون اس سے یہ تقاضا نہیں کرتا کہ وہ کسی موقع پر پرلے درجے کی بزدلی کا مظاہرہ کرے۔ قانون چاہتا ہے کہ ہر آزاد ملک کے شہریوں میں حق حفاظت خوداختیاری قائم رکھا جائے اگر کسی شخص پر حملہ کیا جائے تو اسے بھاگنے کی ضرورت نہیں اور قانون اسے حق بجانب قرار دے گا اگر وہ جم کر کھڑا رہے اور جوابی حملہ کرے بشرطیکہ جو ضرر وہ حملہ آور کو پہنچائے اس ضرر سے بالکل ہی غیر متناسب نہ ہو تو حملہ آور نے اسے پہنچانے کی دھمکی دی۔ (AIR 1930 Lah. 93)

مجموعہ ہذا کے تحت کسی فعل کے خلاف کوئی حق حفاظت خوداختیاری نہ ہو گا جو ازخود اس کے تحت جرم نہ ہو۔

(PLD 1965 Pesh. 82)

چونکہ حق حفاظت خوداختیاری کے تحت کیا گیا فعل ایک جرم نہیں ہے لہٰذا اس سے حق حفاظت خوداختیاری جوابی طور پر پیدا نہ ہو گا۔ [AIR 1917 (LB) 12]

ملزم کا یہ بیان کہ اس پر اس کے باپ پر شکایت کنندہ پارٹی نے اس کے گھر آ کر حملہ کیا تھا اور وہ محض اپنا حق حفاظت ذاتی استعمال کیا تھا، صحیح معلوم ہوتا تھا۔ ملزم کے جسم پر چار زخموں کی موجودگی جس کی تائید طبی شہادت سے ہوتی تھی، شکایت کنندہ کا اعتراف ہسپتال میں زخمی حالت میں پایا جانا، شکایت کنندہ پارٹی کا جوابی مقدمہ میں ملزم کے طور پر ملوث ہونا، یہ سب واضح طور پر یہ ظاہر کرتے تھے کہ ملزم نے اپنی ذات کی حفاظت کے بارے میں خدشہ محسوس کرتے ہوئے اپنے حق حفاظت ذاتی کے تحت کارروائی کی تھی۔ ملزم کو اس شہادت کی بناء پر بھی سزا نہیں دی جا سکتی تھی جس پر باقی ملزمان کے خلاف اعتبار نہیں کیا گیا تھا۔ ملزم جس پر شکایت کنندہ پارٹی نے حملہ کیا تھا، مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 96 کے تحت بیان کردہ تعریف کے مطابق حفاظت ذاتی کے فائدہ کا پوری طرح مستحق تھا اور اسے حسبہ بری کر دیا گیا تھا [1996 PCr. LJ 790 (b)]۔

حق حفاظت خوداختیاری متوقع کارروائی کی نسبت زیر کار نہیں لایا جا سکتا۔ دفاعی کارروائی اس وقت حق بجانب ہو گی

جب نقصان یا ضرر کا واضح حقیقی فعل عمل میں لایا جارہا ہو۔ (PLD 1965 Pesh. 82)

حفاظت خود اختیاری: جب مستغیث اور ملزم دونوں کو ضربات آئی تھیں اور وہ ایک دوسرے کو مزید ضربات لگانے کے قابل نہ رہے تھے۔ تو یہ قرار دیا گیا کہ ایک دوسرے کو پہنچائی گئی ضربات کھلی لڑائی ہیں اور ان کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ حفاظت خود اختیاری میں لگی تھیں۔ (PLD 1962 Kar. 866) قانون ایسے شخص کو حفاظت خود اختیاری کا حق عطا نہیں کرتا جو خود جا کر دوسرے کو دھمکی دے کر خود پر ایسا حملہ کرواتا ہے جو دوسرے کی موت پر منتج ہوتا ہے۔

پابندیاں: حق حفاظت خود اختیاری ہر صورت میں دفعہ 99 کی ضمن ہائے 3 اور 4 میں درج پابندیوں کے تابع ہوتا ہے۔

اگرچہ قانون کا تقاضا ہے کہ حفاظت خود اختیاری کا حق اس نقصان سے زیادہ پر محیط نہیں ہونا چاہیے جو کہ حفاظت کے مقاصد کے لیے ضروری ہو، تاہم کسی فرد کے لیے ناممکن ہے کہ وہ اپنے دفاع کے مقصد کے لیے بالکل اتنی ہی طاقت تول کر استعمال کرے جتنی کہ ضروری ہو۔ اس سے یہ بھی توقع نہیں کی جاسکتی کہ اپنے دفاع کو قدم بہ قدم کم و بیش کرے۔ (PLD 1959 Lah. 753)

حق حفاظت خود اختیاری مجموعہ میں دی گئی پابندیوں اور استثناء سے محدود کردہ ہے۔ (PLD 1964 Pesh. 12)

معمول: کیا حق حفاظت خود اختیاری کا عذر پیش کرنا چاہیے، ملزم کے لیے لازمی ہے کہ وہ حفاظت خود اختیاری کا عذر پیش کرے۔ جو اشخاص یہ عذر پیش کریں انہیں اسے ثابت بھی کرنا ہوگا۔ اگر یہ عذر اٹھایا جائے تو شہادت میں وقوعہ کی تمام تفصیلات بیان کرنی ضروری ہوں گی۔ [1882 CLR 232]

الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ میں قرار دیا کہ اگر ملزم نے یہ عذر نہ پیش کیا ہو تو عدالت کو یہ عذر قائم نہیں کرنا چاہیے۔ (AIR 1927 All. 200)۔ بعد کے ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ جب ملزم نے حفاظت خود اختیاری کا عذر نہ پیش کیا ہو اور عدالت پر شہادت سے ظاہر ہو کہ ملزم نے حفاظت خود اختیاری کا حق استعمال کرتے ہوئے فعل سرزد کیا ہے تو عدالت کو اس امر میں دست اندازی کرنی ہوگی۔ (AIR 1933 Udh. 63)

اگر خاص طور پر حق حفاظت خود اختیاری کا عذر نہ لیا گیا ہو تو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے بشرطیکہ صفحہ مثل پر شہادت سے اسے اخذ کیا جاسکتا ہو۔ اس کی اجازت صرف ملزم کے بیان کو مد نظر رکھ کر بھی دی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہوگا کہ یہ معقول حد تک ممکن ہو اور استغاثہ کی کہانی کی بابت معقول شبہ پیدا ہوتا ہو۔ (PLD 1963 SC 740)

زمیندار اپنے ہاتھ میں قانون نہیں لے سکتا اور قصور وار کسان کے گھر کا سامان زبردستی نہیں پھینک سکتا۔ کسان اور اس کے اہل خاندان کو حق حاصل ہے کہ وہ مداخلت بے جا کے خلاف اپنے قبضہ کو بچانے کے لیے معقول طاقت استعمال کریں۔ (1980 PCr. LJ 59)

ملزم کے جسم پر ضربات: ملزم کے جسم پر ضربات کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ اور ایکسرے سے شدید ضربات پائی گئیں لیکن استغاثہ ان ضربات کی وضاحت کرنے سے قاصر رہا۔ صفائی نے یہ عذر پیش کیا کہ یہ ضربات حفاظت خود اختیاری کے دوران لگی تھیں تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزم دفعہ 100 دوم کے مفاد کا حقدار تھا۔ (PLD 1964 Lah. 177)

جب کسی شخص کو چور سمجھتے ہوئے لاٹھیوں سے بری طرح مضروب کیا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ اسے حق حفاظت خود اختیاری میں مہلک اسلحہ استعمال کرنے کا حق تھا۔ (PLD 1966 SC 432)

اگرچہ ملزم نے یہ عذر نہ لیا تھا مگر اس کی تائید استغاثہ سے ثابت کردہ حالات سے ہوئی لہٰذا ملزم حق حفاظت

خوداختیاری کے مفاد کا حقدار تھا۔ (PLD 1964 Pesh. 143)

دفعہ 97۔ جسم و مال کا حق حفاظت خوداختیاری

Right of private defence of the body and of property

ان قیود کے تابع جو دفعہ 99 میں درج ہیں، ہر ایک شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حفاظت کرے:

اول: اپنے جسم کی اور کسی اور شخص کے جسم کی کسی ایسے جرم کے خلاف جو انسان کے جسم پر اثر انداز ہوتا ہو۔

دوم: اپنے یا کسی اور شخص کے مال کی خواہ منقولہ ہو یا غیرمنقولہ کسی فعل کے خلاف جو ایسا جرم ہے کہ سرقہ یا سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا مداخلت بے جا مجرمانہ کی تعریف میں داخل ہو، یا جو سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کے ارتکاب کا اقدام ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں جسم کی حفاظت اور املاک کی حفاظت کا حق بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ دفعہ 99 میں درج قیود کے تابع یہ حقوق زیر کار لائے جاسکتے ہیں۔

دفعہ ہذا کے تحت کسی اجنبی کی جائیداد یا جسم کی حفاظت کرنے کا بھی حق عطا کیا گیا ہے جو انگریزی قانون کے تحت دیے گئے حق سے بہت زیادہ ہے۔

جرائم: جسم یا مال کو بچانے کا حق صرف ان جرائم کی نسبت دیا گیا ہے جو دفعہ ہذا میں مذکور ہیں۔ مثال کے طور پر قانون پھاٹک کی دفعہ 24 کے تحت جرم کو دفعہ ہذا کے تحت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ (AIR 1949 All. 211)

جائیداد کی حفاظت کے متعلق دفعہ ہذا میں "سرقہ اور سرقہ بالجبر" کا ذکر ہے لیکن جرائم مثلاً "نقب زنی" اور "ڈکیتی" کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا یہ معلوم ہوتا ہے کہ "سرقہ" کے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ اسی نوع کے دیگر جرائم بھی اس میں شامل ہیں۔ یہی نظریہ "نقصان رسانی" اور "مداخلت بے جا مجرمانہ" پر اطلاق پذیر ہوگا۔

دیگر شخص: جب کسی کمزور کو کوئی طاقتور نقصان پہنچاتا ہے تو انسان کے دل میں نیکی کی تحریک سے برہمی کی لو جل اٹھتی ہے۔ یہی وہ نیک تحریک ہے جس کی وجہ سے ہم اپنے کو تکلیف کی ایک چیخ سن کر خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ تحفظ عامہ ہی ہے جس کا ہر دیانتدار شخص کو اپنے تئیں دوسرے کا قدرتی محافظ سمجھنا چاہیے۔

حفاظت خوداختیاری کے اصول: حفاظت خوداختیاری کے بعض مسلمہ اصول حسب ذیل ہیں:

(I) جب ملزم اپنے حق حفاظت خوداختیاری کو زیر کار لارہا ہو تو یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ اپنے افعال کو "سنہری ترازو" میں تولے گا۔

(II) نہ ہی ملزم سے یہ توقع رکھی جاسکتی ہے کہ وہ حق حفاظت خوداختیاری کو قدم بقدم مناسب طریق پر زیر کار لائے گا۔

(III) ان حالات میں ملزم کے لیے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ مدمقابل کے عمل اور ردعمل کا ترتیب وار حساب رکھے۔

(IV) کسی شخص سے جو لڑائی میں مشغول ہو یا جس پر حملہ کیا جارہا ہو، یہ توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ پرسکون تماشائی کا رویہ اپنائے گا۔

(V) حق حفاظت خوداختیاری کی صورت میں بھی معقول شے کا فائدہ ملزم کو دینا چاہیے۔

کسی مقدمہ میں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لیے مندرجہ ذیل اور دیگر حالات و حقائق کو مد نظر رکھا جاسکتا ہے۔
(I) ملزم کی کمزور جسمانی حالت۔
(II) ملزم اور مستغیث کی مقابلتاً دماغی اور جسمانی اہلیت اور دیگر مفادات اور کمزوریاں وغیرہ۔
(III) دونوں میں واقعی جسمانی تصادم اور وقوعہ میں حقیقی کارروائی۔
(IV) دونوں میں سے کسی کا خطرہ کو بھانپ لینا اور آیا یہ ایک تنبیہہ سمجھا جاسکتا تھا۔
(V) آیا کمتر ذرائع دفاع اختیار کرنے ممکن تھے۔
(VI) دونوں فریق کا پس منظر بحوالہ خاص سابقہ دھمکیاں اور تشدد کے اقدام وغیرہ۔
(VII) ہر فریق کا جرم یا دفاع۔

مندرجہ بالا صورت حال قطعی اور آخری نہیں ہیں اس کے علاوہ بھی کئی حالات مقدمہ میں درپیش آسکتے ہیں۔ مندرجہ بالا غور طلب امور بعض صورتوں میں دیگر موضوعات میں شامل ہوسکتے ہیں مثلاً شدید اور اچانک اشتعال اور اچانک لڑائی (PLD 1953 FC 93; PLD 1974 Lah. 274)

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ ہر شخص کو نہ صرف اپنے جسم کی بلکہ کسی دیگر شخص کے جسم کی حفاظت کا بھی حق حاصل ہے۔ (PLD 1961 AJ & K 1)

ابتدائی عدالت نے استغاثہ کی درخواست پر گواہان عدالت (Court witnesses) کو طلب کرکے ملزم کے خلاف ایسی شہادت فراہم کرنے میں اپنے اختیار سے تجاوز کیا تھا جو استغاثہ کی طرف سے فراہم یا پیش نہیں کی گئی تھی اور استغاثہ کے مقدمہ میں کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ملزم کو زیر نزاع اراضی سے اپنی بے دخلی کی کوئی اطلاع نہیں تھی اور وہ وقوعہ کے روز اس پر قابض ہونے کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب تھا۔ ابتدائی عدالت نے 12 گواہوں میں سے 11 گواہان استغاثہ پر اعتماد نہیں کیا تھا جنہیں بری کردیا گیا تھا۔ عینی شہادت جو ذاتی تناقضات کا شکار تھی، عناد اور شائبہ سے آزاد نہیں تھی اور اس کی تائید کسی آزاد شہادت سے نہیں ہوتی تھی بلکہ طبی شہادت اور برآمدگیوں (recoveries) کی شہادت سے بھی نہیں۔ فریقین کے درمیان دشمنی تسلیم شدہ تھی۔ استغاثہ اپنے موقف کو بغیر کسی شک کے ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا اور ملزم حالات مقدمہ میں جان و مال کے حق حفاظت ذاتی (right of self-defence) کا حقدار پایا گیا تھا۔ چنانچہ ملزم کو بری کردیا گیا تھا [1996 PCr. LJ 1758] ۔

ایک مقدمہ میں ملزم نے اپنے چچا زاد کو جو نہایت کمزور تھا، متوفی اور اس کے بھائی کے پنجہ مین دیکھا۔ وہ موقع پر گیا اور اس نے چاقو کی ایک ضرب متوفی کو لگائی جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ملزم کو معقول خدشہ تھا کہ اس کے چچا زاد کو شدید ضرر پہنچ سکتا تھا لہٰذا وہ اپنے چچا زاد بھائی کے جسم کے حق حفاظت خوداختیاری کو زیر کار لایا تھا۔ تاہم یہ قرار دیا کہ وہ حق حفاظت خوداختیاری کی حد سے تجاوز کرگیا تھا کیونکہ اس نے چھاتی پر چاقو کی ضرب لگائی تھی۔ عدالت اپیل نے قرار دیا کہ چونکہ ملزم کا ارادہ ہلاک کرنے کا نہ تھا نہ ہی وہ ایسا ضرر پہنچانا چاہتا تھا جس سے ہلاکت ہوجائے لہٰذا دفعہ 304 کے حصہ 1 کے تحت اس کی سزایابی حق بجانب نہیں تھی اور ان حالات میں سزا دفعہ 304 کے حصہ II کے تحت تبدیل کردی گئی۔ [1972 PCr. LJ 171]

ایک مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا کہ کسی شوہر یا کسی دیگر شخص کو کسی ایسے شخص کو ہلاک کرنے کا حق حاصل ہے جو زنا بالجبر کے لیے حملہ آور ہوا ہو۔ (1973 PCr. LJ 387)

جبکہ متوفی زنا بالجبر میں مصروف تھا اور جب اسے روکا گیا تو اپنے فعل سے باز نہ آیا تو ان حالات میں اپیل کنندہ کا مقدمہ دفعہ 100 (سوئم) کے تحت آنا قرار دیا گیا۔ (PLD 1951 Bag. 31)

ملزم کے جسم پر معمولی خراشیں غیر مسلح فریق مخالف سے ہاتھا پائی کی بناء پر آئی تھیں۔ ملزم نے دو اشخاص کو چھری گھونپی تھی اور ایک جس نے مداخلت کی کوشش کی تھی، کو مضروب کیا تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ ان حالات میں ملزم کے حق حفاظت خوداختیاری کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ (PLD 1968 Lah. 1380)

جائیداد: املاک سے متعلق حق حفاظت خوداختیاری صرف اس صورت میں زیر کار لایا جاتا ہے جب مخصوص نوعیت کے جرائم املاک کی نسبت سرزد کیے گئے ہوں، یہ حق اپنی اور کسی دیگر شخص کی جائیداد پر بھی وسعت پذیر ہوتا ہے۔ دفعہ ہذا میں درج شدہ جرائم سے کسی کا واقعی طور پر ارتکاب ضروری نہیں اتنا ہی کافی ہے کہ ارتکاب کا اقدام کیا گیا ہو۔

(AIR 1924 All. 696; PLD 1969 Lah. 114)

مال کی نسبت حق حفاظت خوداختیاری ایسے شخص کو حاصل ہے جو حقیقی قابض ہو، چاہے اس کا قبضہ قانونی مالک کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (PLD 1960 Lah. 62)

جبکہ ملزم شاملات اراضی میں دیوار بنانا چاہتا تھا۔ ملزم کو متوفی کی رضامندی کے بغیر دیوار بنانے کا حق حاصل نہ تھا۔ ان حالات میں ملزم مال کی نسبت حق حفاظت خوداختیاری کا دعویدار نہ ہو سکتا تھا۔ (PLD 1969 Lah. 114)

مداخلت بے جا مجرمانہ کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری حقیقی قابض کو ایسی طاقت استعمال کرنے کا حق دیتا ہے جس سے وہ اپنا قبضہ قائم رکھ سکے اور ناجائز داخل ہونے والے کو نکال سکے۔ تاہم یہ حق پہلے سے تجویز شدہ فساد پر وسعت پذیر نہ ہوگا۔ جبکہ ایسے فساد میں مخالف فریق کا مقصد لڑنا ہو اور مداخلت محض ایک بہانہ ہو۔ (PLD 1979 Lah. 621)

متوقع حملہ کے خلاف تیاری کرنا کوئی جرم نہیں ہے بشرطیکہ سرکاری حکام تک رسائی کرنے کا وقت نہ ہو۔

(PLD 1961 Lah. 415)

ایک پولیس افسر نے مال مسروقہ برآمد کرنے کے لیے عام تلاشی کا حکم دیا (جس کی قانون اجازت نہیں دیتا)، ملزم سے ایک نے ایسی تلاشی میں مزاحمت کرتے ہوئے سب انسپکٹر کو دھکا دیا۔ سب انسپکٹر نے دو سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس کے کوٹھے پر چڑھ جائیں اور اس کے گھر میں داخل ہو جائیں۔ اس پر گاؤں کے لوگ مشتعل ہوگئے اور یہ دھمکی دی کہ وہ ان کے ٹکڑے کر دیں گے اگر وہ گھر میں داخل ہوئے۔ یہ کھوکھلی دھمکی پولیس کو مداخلت سے روکنے کے لیے کافی تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزمان تلاشی کی مزاحمت کرنے میں حق بجانب تھے اور انہوں نے حق حفاظت خوداختیاری سے تجاوز نہیں کیا تھا۔

(PLD 1964 Pesh. 143; PLD 1966 SC 432)

معمول — بار ثبوت: اس بات کا بار ثبوت ملزم پر ہے کہ وہ اپنے حق حفاظت خوداختیاری کے عذر کو حق بجانب ثابت کرے اور مال کے متعلق حق حفاظت خوداختیاری میں اس پر یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ یہ اس کا مال تھا۔

(AIR 1923 All. 277)

حق خوداختیاری کا خاص طور پر عذر لینا ضروری نہیں ہے جو شخص حق حفاظت خوداختیاری کا عذر لیتا ہے اس کے لیے بھی ضروری نہیں کہ وہ اپنی شہادت پیش کرے۔ لیکن وہ اس عذر کو ان حالات کا حوالہ دے کر جو شہادت سے ظاہر ہوتے ہوں، ثابت کر سکتا ہے۔

نہ ہی یہ ضروری ہے اور نہ ہی قانون کا یہ تقاضہ ہے کہ حق حفاظت خود اختیاری زیر کار لانے کے مقصد کے لیے

ملزم اس وقت تک انتظار کرے جب تک کہ اسے ضرب شدید نہ لگ جائے۔

ایک مقدمہ میں ملزم نے خاص طور پر حق حفاظت خوداختیاری کا عذر نہ لیا اور نہ ہی اپنی صفائی میں اس بارے میں کوئی شہادت دی، لہٰذا استغاثہ کے مقدمہ پر کسی ممکنہ ردعمل کا امکان خارج از بحث ہوگا۔

(PLD 1959 PC 24 ; PLD 1973 SC 418)

دفعہ 98- کسی فاترالعقل وغیرہ شخص کے فعل کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری

Right of private defence against the act of a person of unsound mind, etc.

جب کوئی فعل، جو بصورت دیگر کوئی جرم ہوتا، فعل کے مرتکب شخص کی کم عمری، سوجھ بوجھ کی ناپختگی، فاترالعقلی یا نشہ کی وجہ سے جرم نہ ہو تو ایسے فعل کے خلاف ہر شخص کو وہی حق حفاظت خوداختیاری حاصل ہوگا جو اسے اس صورت میں ہوتا جب ایسا فعل وہ جرم ہوتا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) اگر زید پاگل پن کے اثر کے تحت الف کو ہلاک کرنے کا اقدام کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا لیکن الف کو وہی حق حفاظت خوداختیاری حاصل ہوگا جو اسے حاصل ہوتا اگر زید صحیح العقل ہوتا۔

(b) الف رات کو ایسے مکان میں داخل ہوتا ہے جس میں داخل ہونے کا اسے قانونی حق حاصل ہے، زید، نیک نیتی سے الف کو نقب زن سمجھتے ہوئے الف پر حملہ آور ہوتا ہے۔ یہاں پر زید اپنی غلط فہمی کی بناء پر الف پر حملہ کرنے میں کوئی جرم نہیں کرتا۔ لیکن الف کو زید کے خلاف وہی حق حفاظت خوداختیاری حاصل ہوگا جو اسے اس صورت میں حاصل ہوتا اگر زید اس غلط فہمی کے تحت عمل نہ کر رہا ہوتا۔

دفعہ 99- ایسے افعال جن کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا

Act against which there is no right of private defence

ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری نہیں ہوتا جس سے معقول طور پر ہلاکت یا ضرب شدید کا احتمال نہ پیدا ہوتا ہو، اگر یہ کسی ایسے سرکاری ملازم کی طرف سے کیا گیا ہو یا اس کے کرنے کا اقدام کیا گیا ہو جو بحیثیت اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے فعل سرانجام دے رہا ہو اگرچہ وہ فعل عین قانونی طور پر حق بجانب نہ ہو۔

ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا جس سے معقول طور پر ہلاکت یا ضرب شدید کا احتمال نہ پیدا ہوتا ہو، اگر یہ کسی ایسے سرکاری ملازم کی ہدایت پر کیا گیا ہو یا اس کے کرنے کا اقدام کیا گیا ہو جو بحیثیت اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے فعل سرانجام دے رہا ہو اگرچہ وہ ہدایت عین قانونی طور پر حق بجانب نہ ہو۔

ایسی صورتوں میں بھی حق حفاظت خوداختیاری نہیں ہوتا جن میں سرکاری حکام سے تحفظ لینے کا وقت موجود ہو۔

وہ حد جہاں تک ایسا حق استعمال کیا جاسکتا ہے

Extent to which the right may be exercised

حق حفاظت خوداختیاری کسی حالت میں بھی اس سے زیادہ نقصان پہنچانے پر وسعت پذیر نہ ہوگا جس کا پہنچانا حفاظت کے لیے ضروری ہو۔

وضاحت 1: کوئی شخص کسی ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری سے محروم نہ ہوگا جو کسی سرکاری ملازم نے اس حیثیت سے کیا ہو یا کرنے کا اقدام کیا ہو سوائے اس کے کہ اس کو معلوم ہو یا وہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ مرتکب شخص ویسا سرکاری ملازم ہے۔

وضاحت 2: کوئی شخص کسی ایسے فعل کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری سے محروم نہ ہوگا جو کسی سرکاری ملازم کی ہدایت پر کیا گیا ہو یا کرنے کا اقدام کیا گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ اسے معلوم ہو یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ فعل کا مرتکب شخص ایسی ہدایت پر عمل کررہا ہے یا سوائے اس کے کہ ایسا شخص وہ اختیار بتائے جس کے تحت وہ عمل کررہا ہے اور اگر اس کے پاس وہ اختیار تحریری طور پر موجود ہو تو جب تک کہ وہ مطالبہ کرنے پر ایسا اختیار نہ دکھادے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں حق حفاظت خود اختیاری پر عائد کردہ قیود و حدود بیان کی گئی ہیں۔

شق I: پہلی شق میں کوئی فعل

(I) سرکاری ملازم سرانجام دے رہا ہے۔

(II) بحیثیت سرکاری ملازم کے سرانجام دے رہا ہے۔

(III) نیک نیتی سے سرانجام دے رہا ہے۔

(IV) سرزد کردہ فعل عین قانونی طور پر حق بجانب ہے یا نہیں ہے، فرق نہیں پڑتا۔

مندرجہ بالا صورت حال ہو تو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا۔ اس شق کا مقصد سرکاری ملازمین کو ان کے فرائض کی بجا آوری میں تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اگر ان کے اختیارات کے استعمال میں کوئی خامی بھی ہو تو بھی کسی شخص کو ایسے ملازم کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا۔

جب ایک پولیس افسر نے نیک نیتی سے کام کرتے ہوئے اپنے عہدہ کی حیثیت سے کسی شخص کو بلااختیار گرفتار کرلیا تو گرفتار شدہ شخص کو ایسے افسر کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا۔ [(1938) 50 LW 763]۔ مگر کسی شخص کو سرکاری ملازم کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری اس صورت میں حاصل نہ ہوگا جب اس افسر کا فعل ہلاکت یا ضرر شدید کا باعث نہ بن سکتا ہو۔ [PLR 1951 Lah. 693]

عین قانونی طور پر حق بجانب: الفاظ "عین قانونی طور پر حق بجانب نہ ہو" کا یہ مقصد نہیں ہے کہ اختیار حاصل نہ ہونے کے نقص کو رفع کیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اختیار غلطی سے زیر کار لائے گئے ہیں ان کو تحفظ دیا جائے۔ اس کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب کہ غلطی ضابطہ کی ہو نہ کہ اصول کی۔

وضاحت 1 کا تعلق اس پیرا سے ہے۔ اس وضاحت کا مقصد ان اشخاص کا تحفظ ہے جو اس حقیقت سے بے خبر ہوں کہ جس شخص سے وہ نبٹ رہے ہیں وہ سرکاری ملازم ہے۔ (1953 Cr. L J 1730)

دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں نہ ہوگا جبکہ ابتدائی کارروائی اور وہ اختیار جس کے تحت کوئی سرکاری ملازم کارروائی کرنا ظاہر کر رہا ہو، بالکل بلااختیار ہوں [(1925) 6 Lah. 392] اور سراسر خلاف قانون۔ [(1088 Cr. LJ 512)]

عین: "عین" (یا بالکل---- مکمل طور پر) کا لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا

دفعہ ہذا کا مقصود ان صورتوں پر اطلاق نہ تھا جہاں پر اختیارات قطعی طور پر حاصل نہ تھے۔ (AIR 1940 Pat. 696)

دفعہ ہذا کے تحت جو تحفظ سرکاری ملازم کو دیا گیا ہے وہ اس صورت میں زائل نہیں ہوتا جب وہ اپنے جائز فرائض کی بجا آوری میں کسی غلطی کی بنا پر اختیارات سے تجاوز کریں۔ (AIR 1924 All. 645)۔ لہٰذا اس دفعہ کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب اختیارات سے تجاوز کیا گیا ہو نہ کہ جب اختیارات سرے سے ہی مفقود ہوں۔

نظائر: ایک افسر نے بلاوارنٹ مال مسروقہ کے لیے تلاشی لینے کا اقدام کیا۔ اس کی مزاحمت کی گئی تو یہ قرار دیا گیا کہ اگرچہ افسر عین قانون کے مطابق بلاوارنٹ تلاشی لینے کا اختیار نہ رکھتا تھا تاہم وہ شخص جس نے تلاشی میں مزاحمت کی اس افسر کی غیر قانونی کارروائی کو اپنی مزاحمت کے لیے عذر بنا کر پیش نہیں کرسکتا تھا کیونکہ یہ نہیں ثابت کیا گیا تھا کہ افسر نیک نیتی اور عناد کے بغیر ایسا عمل کر رہا تھا۔ (AIR 1918 Lah. 332)

جبکہ پولیس نے ملزم کے گھر کی تلاشی لینے کی وجوہات روزنامچہ میں درج نہ کی تھیں اور چھاپہ مارنے والی پولیس پارٹی سے مبینہ طور پر ملزم کے ہاتھوں ہلاک ہوا، ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری کا عذر پولیس کے تشدد کے خلاف پیش کیا اور ملزم شدید طور پر زخمی پایا گیا۔ قرار دیا گیا کہ جو تلاشی لی جانی مقصود تھی وہ بلااختیار اور قانونی طور پر ناقص تھی اور دفعہ 99 کے احکام کا ان حالات میں، پولیس کی چھاپہ مار پارٹی کے حق میں نفاذ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ (PLD 1969 Lah. 1425)

شق 2: پہلی شق میں ان افعال کا ذکر ہے جو کوئی سرکاری ملازم زیر عمل لاتا ہے جبکہ شق دوم کے تحت وہ افعال بیان کیے گئے ہیں جو کسی سرکاری ملازم کی ہدایت کے تحت زیر عمل لائے جاتے ہیں۔ اس شق کے تحت مرتکب کا خود سرکاری ملازم ہونا ضروری نہیں ہے، صرف اتنا کافی ہے کہ وہ سرکاری ملازم کی ہدایت کے تحت عمل کر رہا ہو۔ اس شق کے ساتھ وضاحت دوم کو ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس شق کے باوجود کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کا مزاحم ہوسکتا ہے اگر وہ قطعی طور پر غیر قانونی طرز عمل کا حامل ہو۔

جب ایک پولیس افسر ایسے وارنٹ کی تعمیل کا اقدام کرے جس کا جاری کرنا غیر قانونی تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزمان کی طرف سے مزاحمت حق بجانب تھی (6 Cr. LJ 127) اسی طرح ایک اور مقدمہ میں بھی قرار دیا گیا جہاں کانسٹیبل نے بلاامتیاز تلاشی لی۔ [(1907) Cr. L J 753]

شق 3: شق سوم کو دفعہ 105 کی پہلی شق کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ [(1890) 14 Bom. 441] یہ شق حق حفاظت خود اختیاری کے استعمال پر ایک اہم پابندی عائد کرتی ہے۔

اپیل کنندہ عورت جس کی متوفی عصمت دری کرنا چاہتا تھا اس کمرہ سے باہر چلی گئی جس میں اس کی عصمت دری کرنے کا اقدام کیا گیا تھا۔ باہر جا کر اس نے ایک ہتھیار اٹھا لیا جو اس نے متوفی پر مہلک ضربات لگانے کے لیے استعمال کیا۔ عدالت سیشن نے اسے دفعہ 302 تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی۔ یہ قرار دیا گیا کہ یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ نے کامیابی سے اس شخص کا اقدام ناکام بنا دیا جو اس کی عصمت دری کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا وہ حق حفاظت خود اختیاری سے محروم ہوگئی۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب اس عورت نے متوفی پر حملہ کیا تو اس نے اس شدید اور اچانک اشتعال کے تحت عمل نہ کیا جو اسے اس شخص نے دیا جو اس کی عصمت دری کرنا چاہتا تھا۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف یا اس کی رضامندی کے بغیر مجامعت کرنے کی کوشش کرے تو وہ اس عورت کو شدید طور پر اشتعال دلاتا ہے اور اگر ایسا اقدام اچانک کیا جائے تو اس عورت کو شدید اور اچانک اشتعال آ جاتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ اگر وہ چاہتی تو بلامزید پریشان کیے گئے کمرہ سے باہر جا سکتی تھی۔ لیکن قانون اسے اس رعایت سے محروم نہیں کرتا جو وہ ایسے شخص کو دیتا

ہے جس کے متعلق یہ ثابت ہو کہ اسے شدید اور اچانک اشتعال دیا گیا ہو۔ قانون کے تحت اس شخص کا معاملہ جو حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لاتا ہے اور اس شخص کا معاملہ جو شدید اور اچانک اشتعال کے تحت عمل کرتا ہے، دو مختلف اصولوں کے تحت آتا ہے۔ اگر مال و جان کو خطرہ ٹل جائے تو حق حفاظت خود اختیاری ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو شدید اور اچانک اشتعال دلایا جائے تو اسے اشتعال کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جونہی کہ وہ فعل ختم ہو جائے جس سے اشتعال دلایا گیا تھا، اشتعال بھی ختم ہو جائے گا۔ کسی شخص کے متعلق صرف اس صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت عمل کیا جبکہ جو کچھ بھی زیر عمل لایا گیا۔۔۔ حفاظت خود اختیاری کے لیے قطعی ضروری تھا۔ (PLD 1959 Lah. 996)

سرکاری تحفظ: دفعہ ہذا میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ کسی شخص کو اس صورت میں حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا جب کہ اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ سرکاری امداد حاصل کر سکے۔

متوفی نیک نیتی سے یہ باور کرتا تھا کہ وہ متنازعہ اراضی کے قبضہ کا حقدار تھا۔ ملزم نے متوفی کو ناجائز قابض تصور کر کے اس پر حملہ کیا اور اسے ہلاک کر دیا۔ صفائی میں حفاظت خود اختیاری املاک کا عذر لیا گیا، یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کے پاس اس بات کے لیے کافی وقت تھا کہ وہ سرکاری حکام تک رسائی کرتا لہٰذا اسے یہ حق نہ تھا کہ حملہ کرتا چہ جائیکہ متوفی کو ہلاک ہی کر ڈالتا۔ (PLD 1968 Lah. 974 P. 980)

ملزمان نے شاملات میں باڑ لگا کر حد بندی کی ہوئی تھی، الف اور ب جبکہ وہ شاملات کے چھوٹے سے راستہ پر مٹی ڈال رہے تھے، اس باڑ پر بھی مٹی ڈال دی جو ملزمان نے لگا رکھی تھی۔ ملزمان نے الف اور ب دونوں پر حملہ کر دیا۔ ب کی ضرب شدید نوعیت کی نہ تھی مگر الف ملزمان میں سے ایک کی ضرب سے ہلاک ہوگیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ معاملہ اتنا اہم نہ تھا اور جائیداد کو کوئی سخت نقصان پہنچنے کا احتمال نہ تھا اور حکام کے پاس مدد کے لیے جانے کا کافی وقت تھا۔ ملزمان جنہوں نے مشترک طور پر حملہ کیا دفعات 323، 325 اور 149 کے تحت مجرم تھے۔ (AIR 927 Lah. 740)

یہ ضروری ہے کہ حکام کی مدد لینے کے لیے کافی وقت موجود ہو، جبکہ مستغیث فریق نے پہلے ہی مداخلت بے جا کر کے ملزمان کی اراضی پر قبضہ کر لیا تھا اور زبردستی اس میں سے مٹی کھود رہے تھے تو یہ قرار دیا گیا کہ حق حفاظت خود اختیاری املاک ملزمان کو حاصل ہوگیا تھا۔ (1972 Cr. L. J. 486 P. 490)

شق 4: اس شق کے مطابق جب کسی دوسرے شخص کو حق حفاظت خود اختیاری کے تحت زخمی کیا جائے تو دو امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔ (1) جتنا حفاظت کے مقصد کے لیے ضروری ہو، اس سے زیادہ ضرر نہ پہنچایا جائے۔ (2) کسی جرم یا اس کے اقدام سے جسمانی خطرہ کا معقول طور پر احتمال ہو۔ (3) اور حق حفاظت خود اختیاری اس وقت تک شروع نہیں ہوتا جب تک کہ معقول احتمال نہ ہو۔

جب ملزم نے ایک چور کو کمرہ کی دیوار کے سوراخ سے اپنا جسم داخل کرتے دیکھا اور اس کو مزید داخل ہونے سے روکنے کے لیے اس کے منہ کو فرش پر دبائے رکھا اور اس کی موت سانس رکنے سے واقع ہوگئی تو اسے حق حفاظت خود اختیاری قرار دیا گیا۔ [(1865) 3 WR (Cr.) 12]

جب ایک شخص پر دوسرے نے نیزے سے حملہ کیا اور اس نے اس کے سر پر ایک ڈنڈے سے ضرب لگائی اور وہ اس ضرب سے ہلاک ہوگیا تو اسے بھی حق حفاظت خود اختیاری قرار دیا گیا۔ [(1869) 11 WR (Cr.) 41]

ملزم اپنے ان کھیتوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا جن میں سے سابقہ دفعہ کچھ غلہ چرا لیا گیا تھا۔ اس نے متوفی کو دیکھا کہ وہ

اس کی مکئی کاٹ رہا تھا۔ ملزم نے جب اس کا پیچھا کیا تو متوفی کا سر ایک درخت سے ٹکرایا اور وہ گر پڑا۔ اس پر ملزم نے نہایت بے دردی سے اسے ایک سوٹی سے مضروب کیا جبکہ وہ زمین پر گرا ہوا تھا۔ ملزم نے اس کی کھوپڑی کو دو جگہ سے توڑ دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ یہ قرار دیا گیا کہ جائیداد کی نسبت حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا گیا تھا اور ملزم قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہوا تھا۔ (PLD 1960 Pesh. 105)

جبکہ الف ب کی اراضی پر بلا اجازت گزرا تو ب کے ملازم نے اسے پکڑ کر اگلے روز تک کے لیے محبوس کر دیا۔ اگلے روز ب نے پولیس میں اطلاع کی۔ یہ قرار دیا گیا کہ ب اور اس کے ملازم کے طرز عمل کی اس بنا پر حمایت نہیں کی جاسکتی کہ وہ مال کی نسبت حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لائے تھے۔ (PLD 1964 Pesh. 12)

ملزمان جو تعداد میں پانچ تھے چاندنی رات کو لاٹھیوں سے مسلح ہو کر گئے اور ان دو اشخاص پر حملہ آور ہوئے، جو ان کی چاول کی فصل کاٹ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے سر کی واضح طور پر چھ ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور اس کے علاوہ کئی دیگر زخم آئے اور اس کی موقع پر موت واقع ہو گئی۔ یہ قرار دیا گیا کہ وہ قتل عمد کے جرم کے مرتکب ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے اس ضرر سے زیادہ ضرر پہنچایا تھا جتنا کہ اس کی جائیداد کے تحفظ کے لیے ضروری تھا۔ (PLD 1966 SC. 432)

دفعہ 99 معہ خواندگی دفعہ 302 : اس میں کوئی شک نہیں کہ دفعہ 99 کے مطابق حق حفاظت خود اختیاری کو اس حد تک محدود کر دیا گیا ہے جس حد تک کہ ضرر پہنچنے کا خدشہ ہو لیکن یہ امر ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر ہے کہ کسی ایسے حملہ کو روکنے کے لیے جس سے کہ موت یا ضرر شدید کا احتمال ہو کس قدر طاقت یا ضربات کی تعداد کی ضرورت لاحق ہوگی۔ ایسے حملہ کے شکار شخص کو اس امر کے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ پس عدالت نے خود کو اس کی جگہ تصور کر کے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس کا عمل کس حد تک معقول تھا۔ موجودہ مقدمہ میں متوفی ملزم کے گھر لاٹھی سے مسلح ہو کر آیا تھا اور اس پر حملہ کر دیا تھا اس نے پہلی ضرب اس کے سر کے درمیان لگائی اور دوسری اس کی ٹانگ پر جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ حملہ جاری رکھنے پر تلا ہوا ہے۔ ملزم کو اس سے کم از کم ضرر شدید کا احتمال پیدا ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو اس سخت حملہ سے بچاتے ہوئے متوفی کو چار ضربات لگائیں۔ یہ قرار دیا گیا کہ جو ضربات ملزم نے پہنچائیں اور جو اس کو پہنچیں ان کی تعداد میں خاص فرق نہ تھا کیونکہ ان چار ضربات میں سے صرف ایک زندگی کے لیے خطرناک تھی۔ اگر یہ قرار دیا جائے کہ جب ملزم کو سر پر لاٹھی کی ضرب لگی ہو اس ضرب سے کچھ زیادہ شدید ضرب حفاظت خود اختیاری کے طور پر حملہ آور کے سر پر لگاتا اور پھر اپنے آپ کو مزید خطرہ میں پا کر ایک یا زیادہ مزید ضربات لگاتا تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ دفعہ 99 کے تحت عطا کردہ حق حفاظت خود اختیاری جسمانی پر اس سے زیادہ قیود لگا دی جائیں جتنی کہ قانون متقاضی ہے۔

(PLD 1960 Lah. 990; PLD 1972 Lah. 596)

وضاحتیں : اس امر کا واقعی علم کہ فعل کرنے والا شخص سرکاری ملازم ہے یا سرکاری ملازم کی ہدایت پر کام کر رہا ہے یا معقول طور پر ایسا علم جو اس شخص کے لباس، الفاظ، اسلحہ وغیرہ سے حاصل ہو سکتا ہے، ان اشخاص کو جن کے خلاف افعال عمل میں لائے جا رہے ہوں حق حفاظت خود اختیاری سے محروم کرتا ہے، حق حفاظت خود اختیاری موجود ہوگا اگر اس حق کو زیر عمل لانے والا شخص اس امر سے لاعلم ہو کہ اسے گرفتار کرنے والا شخص پولیس افسر تھا۔ (AIR 1942 All. 33)۔ ان ہنگامی حالات میں جن میں پولیس کے افسروں کو اپنی وردی کے بغیر کوئی فعل کرنا پڑے ان کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس شخص پر، جسے وہ گرفتار کرنا چاہتے ہوں، واضح کر دیں کہ وہ قانون کے تحت مقرر کردہ افسران ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو وہ جائز طور پر عدالت کے تحفظ کے حقدار نہ ہوں گے۔ (PLD 1960 Lah. 677)

دفعہ 100- حق حفاظت خود اختیاری جسم کب ہلاکت کرنے پر حاوی ہوگی

When the right of private defence of the body extends to causing death

ان قیود کے تابع جو سابقہ دفعہ 99 میں مذکور ہیں۔ حق حفاظت خوداختیاری جسم، حملہ آور کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہوگا۔ اگر وہ جرم جو اس حق کے زیر عمل لانے کا باعث ہو۔ نیچے شمار کردہ قسموں میں سے کسی ایک میں داخل ہو:

(اول) حملہ ایسا ہو جو معقول طور پر یہ احتمال پیدا کرے کہ بصورت دیگر ایسے حملہ کا نتیجہ موت ہوگی۔

(دوم) حملہ ایسا ہو جو معقول طور پر یہ احتمال پیدا کرے کہ بصورت دیگر ایسے حملہ کا نتیجہ ضرر شدید ہوگی۔

(سوم) وہ حملہ جو زنا بالجبر کے ارادہ سے کیا جائے۔

(چہارم) وہ حملہ جو خلاف وضع فطری کے ارادہ سے کیا جائے۔

(پنجم) وہ حملہ جو کسی شخص کو لے بھاگنے یا اغوا کرلینے کے ارادہ سے کیا جائے۔

(ششم) وہ حملہ جو کسی شخص کو ایسے حالات میں حبس بیجا میں رکھنے کے ارادہ سے کیا جائے جس سے اسے معقول طور پر احتمال ہو کہ وہ اپنی رہائی کے لیے حکام سے مدد لینے کے قابل نہ ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ان صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جن میں حق حفاظت خود اختیاری ہلاک کر دینے تک محیط ہے۔ اس دفعہ کو دفعہ 99 کے تحت پڑھنا چاہیے۔

شرائط: چار بڑی صورتیں لازمی طور پر موجود ہونی چاہئیں پیشتر اس کے کہ کسی شخص کی زندگی لینے کا عمل حفاظت خود اختیاری کے عذر کے تحت منصفانہ قرار دیا جاسکے۔

اول یہ کہ تصادم ہونے میں ملزم کا کوئی قصور نہ ہو۔

دوم یہ کہ زندگی کو فوری خطرہ لاحق ہو یا ایسے جسمانی ضرر کا جو واقعی ہو یا اتنا واضح ہو کہ نیک نیتی پر مبنی موجود ضرورت کا یقین ہو۔

سوم یہ کہ پسپا ہو کر بچ جانے کا کوئی محفوظ یا معقول طریقہ موجود نہ ہو۔

چہارم یہ کہ زندگی لینے کی ضرورت واقعی ہو۔

(PLD 1957 Dacca 281; PLD 1960 Lah. 990 ; PLD 1966 SC. 664; PLD 1967 SC 356)

معقول احتمال کہ نتیجہ موت ہوگا: یہ امر کہ احتمال معقول تھا یا نہیں امر متعلقہ واقعات ہے۔ کونسا اسلحہ زیر استعمال لایا گیا، کیسے استعمال کیا گیا، حملہ کی نوعیت اور دیگر متعلقہ حالات زیر غور لائے جائیں گے۔

(PLD 1961 Kar. 374; PLD 1967 Lah. 1380; PLD 1966 SC. 432)

جب کوئی شخص موت کے احتمال کے تحت عمل کرتا ہے تو اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی ضربات کی طاقت کا بالکل درست اندازہ کرے۔ وہ اپنی حفاظت کو حملہ کے مطابق قدم بہ قدم متناسب کرنے کا پابند نہیں ہوتا، یہاں تک کہ یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ حملہ ختم ہوچکا ہے۔ اس کے لیے پسپا ہونا بھی ضروری نہیں ہے، لیکن وہ اس وقت تک مزاحمت کرسکتا ہے جب تک کہ وہ خود کو خطرہ سے باہر محسوس نہ کرے لیکن اگر اس کشمکش میں وہ اپنے مخالف کو ہلاک کر

دیتا ہے تو ایسی ہلاکت حق بجانب ہوگی۔ (PLD 1957 Dacca 201)

اچانک لڑائی میں حق کی موجودگی : دو اشخاص کے درمیان اچانک لڑائی کی صورت میں یہ سوال آیا کہ ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا یا نہیں، ہر مقدمہ میں امر متعلقہ واقعات ہوتا ہے جس کا فیصلہ ہر مقدمہ کے حالات کے مطابق کیا جاتا ہوتا ہے اور فیصلہ شدہ مقدمات زیادہ مدد نہیں دیتے سوائے اس کے وہ ایسے اصول بتائیں جو ایسے سوال کا تصفیہ کرتے وقت ذہن میں رکھنے چاہئیں۔

ضرر شدید : اگر کسی شخص کو حقیقی احتمال ہو کہ اس کا حریف اس پر حملہ کرنے والا ہے اور اسے معقول طور پر اندیشہ ہے کہ حملہ ضرر شدید میں منتج ہوگا تو وہ حق حفاظت خود اختیاری کے طور پر اپنے حریف کو ہلاک تک کر سکتا ہے چاہے اس نے ابھی کوئی ضرب نہ لگائی ہو۔ دوسری ضرب بھی اسی بنا پر حق بجانب سمجھی جائے گی۔ ملزم نے زبانی تکرار کے بعد اور جب کہ مستغیث اس کا پیچھا کر رہا تھا اپنے گھر سے بندوق لی اور نہتے متوفی پر فائر کر دیا۔ ملزم کے جسم پر نہ تو کوئی ضرب پائی گئی اور نہ ہی متوفی یا مستغیث کی طرف سے کوئی احتمال پایا گیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ ان حالات میں ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ (PLD 1979 Kar. 270)

زنا بالجبر: کسی شخص کی بیوی کے جسم کی حفاظت خود اختیاری ہلاکت کرنے تک وسعت پذیر ہوگی اگر وہ جرم جس سے اس حق کے استعمال کا موقع پیدا ہوا، زنا بالجبر کرنے کی نیت سے حملہ تھا۔ (AIR 1934 Lah. 620)

متوفی نے اپیل کنندہ کی بیوی پر زنا بالجبر کرنے کی نیت سے حملہ کیا تھا اس کا حق حفاظت خود اختیاری اسے ہلاک کرنے تک وسعت پذیر تھا۔

شق اول : اپنے جسم کی حفاظت جس سے ہلاک کیا جاسکے، سے قبل ملزم کو موت کا خدشہ سامنے نظر آتا ہو۔
[PLJ 1974 Cr. Cas. (Bug) 74]

استغاثہ ملزم کے خلاف بلاشک و شبہ (Beyond all reasonable doubt) جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا جس کا فائدہ ملزم کو حاصل تھا۔ علاوہ ازیں استغاثہ کی کہانی کے بجائے ملزم کا حفاظت خوداختیاری کا موقف زیادہ مناسب معلوم ہوتا تھا۔ ملزم نے جس کے دو بھائی ملزمان کے ہاتھوں پہلے ہی قتل ہو چکے تھے خود کو فطری طور پر خطرے میں محسوس کیا جب ملزمان بشمول مقتول ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوئے اور فائرنگ شروع کر دی، مقتول کے قریب سے دو اور ایک پستول برآمد کئے گئے ملزم کو جو خطرہ کا احساس ہوا اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ملزم نے اپنا حق حفاظت خوداختیاری استعمال کیا جو قانون کے تحت اسے حاصل تھا اور اس نے اس حق سے تجاوز نہ کیا ملزم کو بری کردیا گیا۔

(1997 MLD 980; 1994 SCMR 6; 1994 P.Cr. LJ 1631 ; 1994 SCMR 1161)

متوفی اور ملزم نے یکساں قسم کے ہتھیار لیے لیکن متوفی نے پہل کی اور ملزم کے سر پر چوٹ پہنچائی۔ ملزم نے جائز طور پر ضرر شدید کا خدشہ محسوس کیا اور جوابی طور پر ضرب لگائی تو یہ قرار دیا گیا کہ حق حفاظت خود اختیاری حملہ آور کی ہلاکت تک وسعت پذیر تھا۔ (1973 P. Cr. L J 23 P. 25)

شق دوم۔ ضرر شدید کا احتمال : متوفی ملزم کی طرف ایک بھاری ہتھیار لے کر دوڑا اور اس کی نیت پورے طور پر حملہ کرنے کی تھی۔ جب وہ ملزم پر وار کرنے والا تھا کہ ملزم نے اپنا برچھا استعمال کیا جس سے حملہ آور ہلاک ہوگیا۔ سیشن جج نے قرار دیا کہ حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا گیا تھا کیونکہ ملزم کے پاس موقع تھا کہ بھاگ جاتا۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزم نے معقول طور پر ضرر شدید کے احتمال کا اندازہ کر لیا تھا جس کے نتیجہ کے طور پر اسے حق حاصل تھا کہ خود کو ضرب

سے بچانے کے لیے برچھا استعمال کرتا جس سے چاہے موت واقع ہو جاتی۔ (AIR 1992 Lah. 33)
شق سوم۔ زنا بالجبر: جب ایک شخص لڑکی کی عصمت دری کر رہا تھا تو اس کے شوہر اور لڑکی کے رشتہ داروں نے اس پر حملہ کر دیا تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ اس شق کے تحت حق بجانب تھے۔ (AIR 1933 All. 213)

معمول

عذر خاص طور پر اٹھایا جانا ضروری نہیں: صرف اس امر سے کہ ملزم شخص نے یہ عذر نہ لیا تھا کہ اس نے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت عمل کیا تھا عدالت کو یہ فیصلہ دینے میں مانع نہیں ہو سکتا کہ ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت عمل کیا تھا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ عدالت یہ فیصلہ دے کہ ملزم نے ایسے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت عمل کیا تھا جس کا اس نے عذر نہ لیا تھا تو ان حالات سے متعلقہ شہادت بہت مضبوط اور ہر شبہ سے بالا ہونی چاہیے۔
(PLD 1960 Bug. 1)

جب حق حفاظت خود اختیاری کا عذر نہ لیا گیا ہو تو عدالت کو ایسے نتیجہ پر اس صورت پر پہنچنا چاہیے۔ جب مثل پر شہادت سے کم از کم یہ ظاہر ہو کہ یہ معقول طور پر ممکن تھا کہ ملزم نے حفاظت خود اختیاری کے تحت عمل کیا تھا۔
(NLR 1980 AC Lah. 390)

اگر یہ عذر شہادت اور حالات مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہو تو ملزم کو اس کے مفاد سے صرف اس بنا پر محروم نہیں کرنا چاہیے کہ اس نے صریحی طور پر یہ عذر نہ لیا تھا۔ (1979 P. Cr. LJ 505)
شہادت: جب صفائی میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ دوسرا فریق ایسا جرم کرنے والا تھا کہ اس کے روکنے کے لیے اس کی ہلاکت جائز تھی تو اسے ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ مگر اس کا اس طرح ثابت کرنا ضروری نہ ہوگا جیسے کہ کسی حقیقت کو حتمی طور پر ثابت کیا جائے۔ لیکن ثبوت اس حد تک دیا جائے کہ ملزم کے پاس ایسی وجوہات تھیں جس سے وہ فرض کرتا کہ حملہ کرنا مقصود تھا اور ایک عام عقل سلیم کا شخص ان حالات میں ایسا عمل کرتا اور اسے یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ جس جرم کا ارتکاب متوقع تھا کسی زیادہ نرم طریقہ سے نہ روکا جا سکتا تھا۔ (1879 PR No. 36 of. 1879)
ملزمان جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی محرک نہیں رکھتے تھے بلکہ شکایت کنندہ پارٹی گواہ استغاثہ کو پیٹے جانے کا بدلہ لینے کا محرک رکھتی تھی۔ ملزمان سے جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی برآمدگی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 103 کی تاکیدی شرائط کی خلاف ورزی میں اور ایک اتفاقی گواہ (chance witness) اور ایک طرفدار گواہ کے ذریعے کی گئی تھی۔ اور اس پر اعتبار نہیں کیا گیا تھا۔ مقدمہ کی تفتیش سے واضح بدنیتی کا اظہار ہوتا تھا۔ ملزمان کو بھی زخم آئے تھے اور انہوں نے وقوعہ کا برعکس بیان (counter version) دیا تھا اور جب دونوں بیانات کو ایک دوسرے کے مقابل رکھا گیا تو بیان صفائی معقول طور پر قابل قبول پایا گیا۔ پسلیوں اور کندھے کی ہڈی کا ٹوٹ جانا (fracture) انہیں اس بات کا خدشہ اور ڈر پیدا کرنے کے لیے کافی تھا کہ ان کی موت بھی واقع ہو سکتی تھی۔ چنانچہ ملزمان نے اپنے حق حفاظت ذاتی (self-defence) کا استعمال کیا تھا اور اس سے تجاوز نہیں کیا تھا۔ اندریں حالات ملزمان کو بری کر دیا گیا تھا۔
[1996 PCr. LJ 1052]

دفعہ 101۔ ایسا حق کب کسی ضرر ماسوا ہلاکت تک وسعت پذیر ہوگا

When such right extends to causing any harm other than death

اگر جرم ان اقسام میں سے کسی سے نہ ہو جن کا شمار دفعہ ماقبل میں کیا گیا ہے تو حق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ

آور کی عمداً ہلاکت تک وسعت پذیر نہ ہوگا، لیکن، دفعہ 99 میں مذکور قیود کے تحت، حملہ آور کو ہلاک کرنے کے سوا، عمداً کسی ضرر پہنچانے تک ضرور وسعت پذیر ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ دفعہ 100 میں درج جرائم کے علاوہ اگر کوئی اور جرم سرزد کیا جا رہا ہو تو حق حفاظت خود اختیاری جسم کا اس حد تک فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کہ حملہ آور کو ایسا ضرر پہنچایا جائے جو ضروری ہو اور جو ضرر اس کی موت یا ہلاکت کے علاوہ ہو یعنی اسے موت کے گھاٹ اتارنے کے علاوہ کوئی بھی ضرر پہنچایا جاسکتا ہے۔

دفعات 101 اور 100 کو ملا کر پڑھنے سے حق حفاظت خود اختیاری جسم کے سوال کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔

(AIR 1945 Kar. 103)

ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض کی بجا آوری میں نہر کی پٹڑی پر جا رہا تھا۔ اس کی گاڑی کو چند اونٹ والوں نے روک لیا۔ سرکاری ملازم نے ایک اونٹ والے کو حراست میں لے لیا جسے دوسرے ساربانوں نے چھڑا لیا۔ سرکاری ملازم نے اس اندیشہ کے تحت کہ اس پر حملہ نہ کر دیا بلانشانہ لیے بندوق چلا دی۔ جس سے ان میں سے ایک زخمی ہوگیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ اسے دفعہ ہذا کا تحفظ حاصل تھا۔ (AIR 1929 Lah. 494)

دفعہ 102۔ حق حفاظت خوداختیاری، جسم کا آغاز و تسلسل

Commencement and continuance of the right of private defence of the body

جونہی کہ جرم کے اقدام یا دھمکی سے جسم کو خطرہ کا معقول اندیشہ پیدا ہوجائے، حق حفاظت خوداختیاری جسم شروع ہوجاتا ہے، اگرچہ جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو اور یہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک جسم کو ایسے خطرہ کا اندیشہ قائم رہتا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جسمانی ضرر کا خدشہ ہو تو اس کا حق حفاظت خود اختیاری جسم کس وقت سے شروع ہوگا اور کب تک جاری رہے گا۔ دفعہ ہذا کے مطابق ایسا حق اس وقت سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک جسم کو خدشہ لاحق رہتا ہے۔

معقول خدشہ: جسم کو خطرہ کا اندیشہ اگرچہ حقیقی ضرر نہ پہنچایا گیا ہو، حق حفاظت خود اختیاری کا حقدار بنا دیتا ہے۔

(PLD 1959 Pesh. 1)

استغاثہ ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ بلامعقول شک و شبہ (Beyond all reasonable doubt) ثابت کرنے میں ناکام ہوگیا جس کا فائدہ ملزم کو جاتا تھا علاوہ ازیں ملزم کا حفاظت خود اختیاری کا موقف استغاثہ کے موقف سے زیادہ معتبر تھا۔ ملزم نے اپنا حق خود اختیاری قانون کے تحت استعمال کیا تھا اور اس نے اس کی محدود حدود سے تجاوز نہ کیا تھا۔ ملزم کو مقدمہ سے بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 980; 1994 SCMR 1161; 1993 PCr. LJ 1646)

حق حفاظت خود اختیاری جسم صرف اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب جسم کو خطرہ کا اندیشہ کسی جرم کے اقدام یا دھمکی سے پیدا ہوا ہو۔ [(1922) 3 Lah. 144] کسی شخص پر یا تو جرم کرنے کا اقدام کیا گیا ہو یا اسے جرم کرنے کی

دھمکی دی گئی ہو اور اس کے نتیجہ میں خطرہ کا اندیشہ پیدا ہوا ہو۔ خطرہ حقیقی خطرہ ہونا چاہیے نہ کہ کوئی بے معنی فضول سی دھمکی سے پیدا ہونے والا یا کسی جلد باز یا ڈرپوک شخص کے ذہن میں پیدا ہونے والا ہر خدشہ۔ قانون خدشہ کے لیے معقول وجہ کا متقاضی ہے۔ فرض کریں کہ کوئی عورت یا بچہ کسی قوی ہیکل کو دھمکی دے تو ایسی صورت میں معقول خدشہ کم ہی کہا جاسکتا ہے۔ موجود اور فوری خطرہ مراد لینا معلوم ہوتا ہے۔

جب خطرہ موجود نہ ہو اور اس سے بچا جاسکتا ہو تو ایسے شخص کے متعلق جو خطرہ مول لے، کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسے ایسے خطرہ کا معقول اندیشہ تھا؟ جیسا کہ اگر الف یہ جانتے ہوئے کہ ب اس پر حملہ کرنے اور اسے لوٹنے کی غرض سے انتظار میں ہے اسی سڑک پر حملہ کی پوری طاقت سے مزاحمت کرنے کے عمداً ارادہ کے ساتھ روانہ ہو اور پھر اس کی مزاحمت کرکے اسے ہلاک کردے۔ الف اس استثناء کا حقدار معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ب نے اس پر حملہ کیا تو اسے خطرہ کا معقول اندیشہ تھا قطع نظر اس کے کہ حملہ غیر متوقع نہ تھا۔ (M & M 79)

حق حفاظت خود اختیاری جسم اسی لمحہ شروع ہو جاتا ہے جب کوئی شخص اپنے حملہ آور سے خطرہ محسوس کرتا ہے۔ اسے اس امر کے انتظار کی ضرورت نہیں کہ پہلے اس پر حملہ کیا جائے۔ اگر ایک حملہ آور ہاتھ میں خنجر لیے دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے دوسرا شخص جسے خطرہ کا معقول خدشہ ہے اس امر کا پابند نہیں ہے کہ اس بات کا انتظار کرے کہ حملہ آور واقعی طور پر وار کرے۔ اگر وہ شخص جس پر حملہ ہو رہا ہو حملہ آور کو روک دیتا ہے اور اس کو ضرب رسید کرتا ہے تو حملہ آور کے لیے کوئی حق حفاظت خود اختیاری کا عذر نہ ہوگا۔ اس نے جو خنجر سے مہلک ضربات لگائیں ان کے متعلق یہ عذر نہیں پیش کرسکتا کہ اس نے حفاظت خود اختیاری جسم کی بنا پر لگائیں۔ (PLD 1956 Pesh. 74)

اپیل کنندہ نے خود بیان کیا کہ جب اس نے متوفی کو غیر مسلح کر دیا اور چاقو اپیل کنندہ نے پکڑا ہوا تھا تو اس نے کم و بیش 18 ضربات متوفی کے جسم پر لگائیں۔ ضربات کی تعداد اور نوعیت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اپیل کنندہ متوفی کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اور چونکہ وہ فعل جس سے موت واقع ہوئی حق حفاظت خود اختیاری سے محض زیادہ نہ تھا بلکہ اس حق کو زیر کار لانے کا ایک بہانہ تھا اور جو دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کی تعریف میں آتا تھا۔ اپیل کنندہ کی سزا تحت 302 ت پ بحال رکھی گئی۔ (PLD 1956 Lah. 33)

دفعہ 103۔ حق حفاظت خوداختیاری مال کب ہلاک کرنے پر وسعت پذیر ہوگا

When the right of private defence of property extends to causing death

ان قیود کے تابع جو دفعہ 99 میں مذکور ہیں، حق حفاظت خوداختیاری مال، خطاکار کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر وسعت پذیر ہوگا اگر وہ جرم، جس کا ارتکاب یا ارتکاب کا اقدام اس حق کو زیر عمل لانے کا باعث ہوا ہو، ایسا جرم ہو جو نیچے شمار کردہ قسموں میں سے کسی میں داخل ہو، یعنی

(اول) سرقہ بالجبر۔

(دوم) رات کو نقب زنی۔

(سوم) نقصان رسانی بذریعہ آگ جو کسی عمارت، خیمے یا بحری سواری میں کی جائے جبکہ وہ عمارت، خیمہ یا بحری سواری انسان کی بودوباش یا مال کو محفوظ طور پر رکھنے کے لیے مستعمل ہو۔

(چہارم) سرقہ، نقصان رسانی یا مداخلت بیجابخانہ، ایسے حالات کے تحت جس سے معقول طور پر خدشہ پیدا ہوتا ہو کہ اگر

حق حفاظت خوداختیاری زیر کار نہ لایا گیا تو اس کا نتیجہ ہلاکت یا ضرب شدید ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ مال کی حفاظت میں کسی شخص کو کب ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 100 سے بتایا گیا تھا کہ جسم کی حفاظت کرتے ہوئے کسی شخص کو کب ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ البتہ دفعہ 100 اور دفعہ ہذا دونوں ہی دفعہ 99 کے احکام کے تابع ہیں۔

جب کسی شخص کو اپنے مالک کی جائیداد کی حفاظت کے لیے تعینات کیا گیا ہو تو اسے دفعات 97 اور 99 دفعہ ہذا اور 105 کا تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ وہ اپنے مالک کی جائیداد کی حفاظت کرتے ہوئے ہلاک کرسکتا ہے جب اس بات کا احتمال ہو کہ جس شخص کو ہلاک کیا جا رہا ہے وہ دفعہ ہذا میں درج جرائم میں سے کسی کا ارتکاب یا ارتکاب کا اقدام کرنے کو ہے۔

سرکاری عمارت کی حفاظت سے کسی چوکیدار کو مزید تحفظات نہیں مل جاتے۔ [(1944) 23 Pat. 908]

کسی قابض اراضی کو اس پر مداخلت کرنے والے شخص پر فوری طور پر طاقت استعمال کرنے کا حق حاصل نہیں ہو جاتا۔ ایسے قابض کو اپنی مدد کے لیے جس منصفانہ اور معقول حق کی اجازت ہے وہ ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر ہوگی۔

(PLD 1958 A J & K 34)

دفعہ ہذا کے تحت عطا کردہ حق نہ صرف اس صورت پر محیط ہوگا جبکہ دفعہ ہذا میں درج کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو بلکہ ایسے جرائم کے اقدام پر بھی وسعت پذیر ہے۔ (PLR 1957 Dacca 237; PLR 1951 Lah. 603)

سرقہ بالجبر: اس کا دفعہ 390 آئندہ میں ذکر ہے۔ تشدد مجرمانہ کے ساتھ سرقہ بالجبر کا اتنے کافی تشدد سے مقابلہ کیا جائے گا کہ جو طاقت حملہ آور زیر کار لائے اس پر غلبہ پایا جاسکے اور اگر اس مزاحمت میں ہلاکت واقع ہو جائے تو یہ اس صورت میں حق بجانب ہوگی جبکہ حق حفاظت خود اختیاری معقول اور مناسب طور پر زیر کار لایا گیا ہو، لیکن یہ ضروری ہوگا کہ حفاظت خود اختیاری کے لیے جو طاقت بروئے کار لائی گئی ہو وہ حملہ آور کی طرف سے استعمال کردہ طاقت کی مقدار سے متناسب ہو اور جو اسے پسپا کرنے کے لیے ضروری ہو۔ (AIR 1939 Pat. 575)

نقب زنی شب: نقب زنی شب دفعہ 445 آئندہ میں درج ہے۔ متوفی جسے خنجر سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ملزم کے گھر اپنی بیوی کو واپس لانے کے لیے گیا تھا۔ گھر میں اس کا داخلہ معصومانہ تھا اور جب گھر میں وہ مداخلت کنندہ بے جا بھی تھا تو بھی کسی مرحلہ پر اس کا کوئی فعل ایسا نہ تھا کہ جس سے مخالف فریق کو کسی ہلاکت یا ضرر شدید پہنچنے کا احتمال پیدا ہوا ہو۔ یہ قرار دیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ گھر کے مکین اس قدر کرنے میں حق بجانب تھے کہ اسے ضروری طاقت سے گھر سے باہر نکال دیتے تاکہ وہ اس نقصان سے بچ جاتے جو ان کو غیر مسلح شخص پہنچا سکتا تھا۔ اسے خنجر سے مضروب کرنے کی قطعی ضرورت نہ تھی اور نہ یہ حالات کا تقاضا تھا۔ ملزم نے متوفی کو اس کے اہم حصہ پر خنجر گھونپ کر اپنے حق حفاظت خود اختیاری سے بے حد تجاوز کیا تھا اور اس کے اس فعل کو دفعہ 103 میں اجازت کردہ حق حفاظت خود اختیاری کا تحفظ حاصل نہیں تھا۔ (PLD 1960 Pesh. 19)

سرقہ: سرقہ کی تفصیل دفعہ 378 آئندہ میں دی گئی ہے۔ اس دفعہ میں شق چہارم تمام صورتوں میں ہلاک کرنے کو حق بجانب قرار نہیں دیتی۔ اس شق کے مطابق جب جرم سرقہ، نقصان رسانی یا مداخلت بے جا ایسا ہو کہ اس سے ہلاکت یا ضرر شدید کا معقول احتمال پیدا ہوتا ہو تو ایسے فعل کے ارتکاب سے بچنے کے لیے ہلاک کرنا حق بجانب ہوگا۔ اس کا اطلاق اس

صورت میں نہ ہو گا جب حق حفاظت خود اختیاری بروئے کار لانے والے شخص کی مزاحمت کی وجہ سے ہلاکت کا خدشہ پیدا ہوا ہو۔ [(1947) 26 Pat. 550]

جس شخص نے قانون پھاٹک کی دفعہ 10 کے تحت مویشی پکڑے ہوئے ہوں اس سے مویشی چھین لیے جائیں تو یہ سرقہ ہو گا چاہے مویشیوں کے مالک نے ہی کیوں نہ چھینے ہوں، بشرطیکہ چھیننے کا عمل بددیانتی پر مبنی مقصد کے لیے ہو۔ اگر وہ مالک جس کے مویشی پکڑ لیے گئے ہوں مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر آئے تاکہ اس شخص سے مویشی واپس حاصل کرے تو جس شخص نے مویشی پکڑے ہوں اس کو حق حفاظت خود اختیاری جو ہلاکت کے موجب ہونے تک وسعت پذیر ہو، حاصل ہو گا۔ (PLD 1960 Lah. 149)

دفعہ 104- ایسا حق کب ہلاکت کے سوا دیگر ضرر پہنچانے تک وسعت پذیر ہو گا

When such right extends to causing any harm other than death

اگر وہ جرم جس کا ارتکاب یا جس کے ارتکاب کا اقدام حق حفاظت خود اختیاری بروئے کار لانے کا باعث ہوا ہو، سرقہ، نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ ہو اور جو ان اقسام میں سے کسی سے نہ ہو جو آخری دفعہ ماقبل میں درج ہیں، تو وہ حق عمداً ہلاک کرنے پر وسعت پذیر نہ ہو گا۔ مگر دفعہ 99 میں مذکور قیود کے تابع، خطاکار کو ہلاکت کے علاوہ، عمداً کوئی ضرر پہنچانے پر ضرور وسعت پذیر ہو گا۔

شرح

دفعہ 101 اور دفعہ ہذا حق حفاظت خود اختیاری کو بعض صورتوں میں ضرر یا ضرر شدید تک محدود کرتے ہیں۔ دفعہ ہذا کا تعلق دفعہ 103 سے اسی طرح ہے جس طرح دفعہ 101 کا تعلق دفعہ 100 سے ہے۔ پس جب وہ جرم جس سے حق حفاظت خود اختیاری پیدا ہوا ہو سرقہ (AIR 1936 Lah. 28)، نقصان رسانی (AIR 1940 Pesh. 6) یا مداخلت بے جا مجرمانہ [(1922) 3 Lah. 144] ہو تو دفعہ ہذا کے تحت حفاظت خود کا حق خطا کار کو صرف ایسا ضرر پہنچانے تک محدود ہو گا جو ہلاکت نہ ہو۔

دفعہ ہذا میں جس ضرر کا اظہار کیا گیا ہے اس کی نوعیت ایسی ہونی چاہیے جو مال کو بچانے میں مدد معاون ہو نہ کہ کسی دیگر قسم کا ضرر۔ (PLD 1960 Lah. 880)

جب حق حفاظت خود اختیاری میں ہلاک کیا گیا ہو تو دفعہ 104 کا اطلاق نہ ہو گا۔

[NLR 1980 AC (Lah.) 326]

دفعہ 105- حق حفاظت خود اختیاری مال کا آغاز اور تسلسل

Commencement and continuance of the right of private defence of property

حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت شروع ہوتا ہے جب مال کو خطرہ کا معقول احتمال شروع ہو۔ سرقہ کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت جاری رہتا ہے، حتیٰ کہ مجرم مال لیکر چلا جائے یا حکام سے مدد مل جائے یا مال واپس مل گیا ہو، سرقہ بالجبر کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مجرم کسی شخص کی ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت بیجا کرتا ہے یا کرنے کا اقدام کرتا ہے یا جتنی دیر تک فوری ہلاکت یا فوری ضرر یا فوری مزاحمت جسمانی کا خوف قائم رہتا ہے۔

مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری مال اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مجرم مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے ارتکاب میں مصروف رہتا ہے۔

نقب زنی بوقت شب کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مداخلت بیجا مجرمانہ جو ایسی نقب زنی سے شروع ہوا، جاری رہتا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا مال و اسباب کی نسبت حق حفاظت خود اختیاری کے آغاز اور تسلسل کی نشان دہی کرتی ہے۔ جسم کی نسبت ایسے حق کی تعریف دفعہ 102 میں کی گئی تھی۔ دونوں صورتوں میں خطرہ کے معقول احتمال سے ایسا حق شروع ہو جاتا ہے۔

شق 1: حق حفاظت خود اختیاری مال اس وقت شروع ہوتا ہے۔ جب مال کو خطرہ کا معقول احتمال شروع ہو۔ ایسا احتمال شروع ہونے سے قبل مالک جائیداد سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ سرکاری حکام سے تحفظ کی استدعا کرے۔ کسی جائیداد پر قابض شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جائیداد کا طاقت سے تحفظ کرے اور اتنے افراد و اسلحہ اکٹھا کرے جو کہ اس مقصد کے لیے ضروری ہوں۔ اگر اس کے حقوق پر حقیقی طور پر حملہ کیا جائے جو کہ تعزیرات کے تحت جرم ہو اور جب اتنا وقت نہ ہو کہ پولیس کی امداد حاصل کی جاسکے۔ کسی شخص کے لیے یہ قانونی عمل ہوگا کہ جب اس نے اپنے حقوق کو پامال ہوتے دیکھا ہو تو وہ موقع پر جائے اور اس پر معترض ہو۔ اگر فریق مخالف مسلح ہو تو ایسے شخص کے لیے اپنی حفاظت کے لیے مناسب ہتھیار لے کر جانا قانونی طور پر جائز ہوگا۔ (PLD 1964 Kar. 412)

3- شق 2: "حتیٰ کہ مجرم مال لے کر چلا جائے" یہ جملہ کہ "جب تک مال واپس مل گیا ہو اس جملہ حتیٰ کہ مجرم مال لے کر چلا جائے" کے تابع ہے۔ جب چور بحفاظت مال لے کر چلا گیا ہو تو حق حفاظت خود اختیاری ختم ہو جاتا ہے اور اس وقت تک جاری نہیں رہتا جب تک کہ اس سے مال واپس نہ مل جائے۔ (PLD 1964 Kar. 412)

مجرم نے کتنا فاصلہ طے کر لیا، یہ امر اہم نہیں ہے۔ مجرم کا چلا جانا اس وقت سمجھا جائے گا، جب وہ اپنی محفوظ جگہ پہنچ جائے یا تعاقب کرنے والوں کی پہنچ سے مکمل طور پر باہر ہو جائے۔ (PLD 1960 Lah. 218)

جب کہ چور ملزم کا بیل چوری کر کے لے گیا۔ ملزم نے چور کے نشانات سے اس کا پیچھا کیا اور چور کو جاتے دیکھ کر اسے پکڑ لیا اور مال مسروقہ برآمد کر لیا۔ اس پر ملزم اور چور فریقین کے درمیان لڑائی ہوگئی جس کے نتیجہ میں ملزم فریق نے بندوق کا استعمال کیا اور مستغیث کی طرف کا ایک شخص ہلاک کر دیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کو اس وقت حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا جبکہ چور بہت دیر قبل جا چکا تھا، نہ ہی وہ ان حالات میں بیل کو قبضہ میں لے سکتے تھے اور نہ ہی مستغیث کے آدمیوں کو پکڑ کر لے جاسکتے تھے۔ (PLD 1964 Kar. 412; PLD 1966 SC. 432)

مال کا حق حفاظت برخلاف مداخلت بے جا اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ مداخلت کنندگان اس جائیداد پر موجود رہیں اور جب وہ اس سے نکل جائیں تو یہ حق ختم ہو جاتا ہے۔ (PLD 1960 Pesh. 141)

شق 4: مداخلت بے جا مجرمانہ کے خلاف اس شخص کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہوگا جو اس کا قابض ہو اور یہ حق اس وقت تک جاری رہے گا جب تک مداخلت کنندہ اس پر موجود رہے اور یہ حق مداخلت کنندگان پر ہلاکت کے علاوہ کوئی بھی نقصان پہنچانے پر محیط ہوگا مگر دفعہ 99 کے احکام کے تابع ایسا نقصان پہنچایا جاسکے گا یعنی کہ حفاظت کے لیے

جتنے ضرر پہنچانے کی ضرورت ہو اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچایا جائے گا۔ اگر ایسا حق بروئے کار لاتے ہوئے مداخلت کنندگان کی طرف سے ایسی نوعیت کی مزاحمت عمل میں لائی جائے کہ جس سے مالکان کو اس امر کا معقول احتمال پیدا ہو جائے کہ اس کا نتیجہ ہلاکت یا ضرر شدید ہو سکتا ہے تب ایسا حق حفاظت خود اختیاری پیدا ہو گا جو ہلاک کرنے تک وسعت پذیر ہو گا۔

(AIR 1920 Pat. 752)

شق 5 : نقب زنی کے خلاف حق حفاظت خود اختیاری صرف اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ نقب زنی جاری رہتی ہے پس جب ایک شخص نے چور کا پیچھا کیا اور کھلی جگہ پر اسے ہلاک کر دیا جبکہ نقب زنی کا عمل اختتام پذیر ہو چکا تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ حق حفاظت خود اختیاری کا عذر نہیں پیش کر سکتا تھا۔ [(1868) 10 WR (Cr.) 9]

دفعہ 106- مہلک حملہ کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری جب بے قصور شخص کو ضرر کا خطرہ ہو

Right of private defence against deadly assault when there is risk of harm to innocent person

جب کسی ایسے حملے کے خلاف حق حفاظت خوداختیاری عمل میں لاتے وقت جس سے کہ معقول طور پر ہلاکت کا احتمال ہو حفاظت کرنے والا ایسی جگہ پر ہو کہ وہ، بغیر کسی بے قصور شخص کو ضرر پہنچانے کے خطرہ کے، اس حق کو موثر طور پر زیر عمل نہ لاسکتا ہو تو اس کا حق حفاظت خوداختیاری ایسا خطرہ مول لینے تک وسعت پذیر ہو گا۔

تمثیل

Illustration

ایک ہجوم الف پر حملہ کرکے اسے قتل کرنا چاہتا ہے، وہ ہجوم پر گولی چلائے بغیر اپنے حق حفاظت خوداختیاری کو زیر عمل نہیں لاسکتا اور وہ ان بچوں کو ضرر پہنچانے کے خطرہ کے بغیر گولی نہیں چلا سکتا جو ہجوم میں شامل ہیں۔ اگر الف گولی چلا کر بچوں میں سے کسی کو ضرر پہنچاتا ہے تو اس نے کوئی جرم نہیں کیا۔

شرح

دفعہ ہذا کو دفعہ 100 کی روشنی میں پڑھنا چاہیے۔ اس دفعہ میں اس خطرہ کی نشان دہی کی گئی ہے جو کسی شخص کو حملہ سے بچنے کے لیے اپنے بچاؤ کے لیے، مول لینا پڑتا ہے جبکہ ایسے حملہ سے اس کی ہلاکت کا معقول طور پر احتمال ہو۔

===============

باب 5

اعانت

OF ABETMENT

دفعہ 107- کسی امر کی اعانت Abetment of a thing: کوئی شخص کسی امر کے کرنے کی اعانت کرتا ہے، جو---

(اول) کسی شخص کو ایسا امر کرنے پر اکسائے، یا

(دوم) ایک یا زیادہ دیگر شخص یا اشخاص کے ساتھ کسی سازش میں اس امر کے کرنے کے لیے شریک ہو۔ اگر اس سازش پر عمل کرنے سے کوئی فعل یا غیر قانونی ترک فعل واقع ہو اور اس امر کے کرنے کی غرض سے، یا

(سوم) کسی فعل یا غیر قانونی ترک فعل سے ایسا امر کرنے میں عمداً مدد کرے۔

وضاحت Explanation 1: کوئی شخص جو جان بوجھ کر، غلط بیانی سے یا کسی اہم امر کے عمداً خفا سے، جسے ظاہر کرنے کا وہ پابند ہے، عمداً کسی امر کو کرتا ہے یا کرواتا ہے یا کرنے کا اقدام کرتا ہے یا کرواتا ہے تو اس کا ایسے امر کے کرنے پر اکسانا کہا جائے گا۔

تمثیل
Illustration

الف جو ایک سرکاری افسر ہے کو عدالت انصاف کے ایک وارنٹ کے ذریعہ ز کو گرفتار کرنے کا مجاز کیا گیا ہے۔ ب اس حقیقت سے باخبر ہے اور یہ کہ ج ز نہیں ہے عمداً الف کو بتاتا ہے کہ ج ہی ز ہے اور اس طرح دانستہ طور پر الف سے ج کو گرفتار کرا دیتا ہے۔ یہاں پر ب، ج کی گرفتاری پر اکسانے سے اعانت کرتا ہے۔

وضاحت 2: جو کوئی کسی فعل کے ارتکاب سے قبل یا اس وقت اس فعل کے ارتکاب کو سہل کرنے کے لیے کوئی امر کرے اور اس طرح اس کے ارتکاب کو سہل بنادے تو اس کا اس فعل کے کرنے میں مدد کرنا کہا جائے گا۔

شرح

مقصد: جب کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا جائے جس میں متعدد اشخاص نے حصہ لیا ہو تو ایسے جرم کے ارتکاب میں ہر شخص کا حصہ اور طریقہ دوسروں سے مختلف ہوگا۔

ہوسکتا ہے جرم کا ارتکاب تو ایک شخص کر رہا ہو جبکہ دوسرا پاس کھڑا ہو یا قریب موجود ہو کہ بوقت ضرورت امداد کریگا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جرم کا ارتکاب کرنے والا کسی ایسے شخص کا مجرم کارندہ ہو جو موقع پر موجود نہ ہو اور جرم میں شریک اشخاص کے علاوہ دیگر ایسے اشخاص بھی ہوں جو جرم کے ارتکاب میں مشورہ دے کر، مجبور کرکے، اکسا کر یا مدد دے کر بلاواسطہ طور پر کمتر حصہ لے رہے ہوں۔ یہ مناسب ہوگا کہ شرکت کی حد اور نوعیت کو نشان زد کیا جائے جو مجرمانہ

ذمہ داری کے لیے لازمی ہے، مگر یہ دیکھا جائے گا کہ محولہ بالا افعال کی متعدد درجہ بندیوں کو لازمی طور پر جرم کے مختلف معیار ظاہر کرنے کے لیے نہیں بنایا گیا تاکہ سزا کی نسبت ان میں امتیاز کیا جاسکے۔ (M & M 83)

کوئی ملزم اعانت کا مجرم ہے یا نہیں، کا انحصار اس امر پر ہوگا کہ اس نے دوسرے ملزم کو دانستہ طور پر جرم کی تیاری میں مدد دی تھی۔ (PLD 1955 Lah. 356)

کسی مقدمہ کو دفعہ 34 کے تحت لانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پہلے سے تیار کردہ منصوبہ موجود ہو۔ مشترک ارادہ موقع پر ہی پیدا ہوسکتا ہے۔ چاہے حقائق سے مشترک ارادہ نہ بھی ثابت ہو تو بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ ملزمان ایک دوسرے کی اعانت کر رہے تھے۔ (PLD 1955 Lah. 575)

مجموعہ تعزیرات کے تحت اعانت میں اعانت کنندہ کی جرم کے حقیقی ارتکاب سے قبل کسی وقت عملی سازش شامل ہوتی ہے اور اعانت کے جرم کی یہ روح ہے کہ اعانت کنندہ اصل مجرم کی جرم کے ارتکاب میں کافی امداد کرے۔ کسی دیگر شخص کے افعال میں اتفاق رائے اس جرم یا مقصد کو زیر عمل لانے میں ایسی شرکت کیے بغیر اس مجموعہ کے تحت قابل سزا نہیں ہے۔

اعانت کے اجزاء: اعانت حسب ذیل پر مشتمل ہوگی:

(i) کسی شخص کو جرم کرنے پر اکسانے پر، یا

(ii) جرم کے ارتکاب کرنے کے لیے سازش میں شریک ہونے پر، یا

(iii) کسی شخص کو اس کے ارتکاب میں دانستہ طور پر مدد دینے پر۔ [(1873) 21 WR (Cr.) 8]

شق اول -- اکسا کر اعانت: کسی شخص کے متعلق جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اکساتا ہے یا انگیخت دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ زبان استعمال کرکے یا دیگر ذرائع سے بلاواسطہ یا بالواسطہ عملی طور پر اور مستعدی سے اس شخص کو اس فعل کی تحریک کرتا ہے یا تجویز کرتا ہے۔ خواہ وہ ایسا فعل تقاضا کرکے، التجا سے، اصرار یا درخواست گزار کر، اشارتاً یا کنایتاً حوصلہ افزائی یا حمایت کرکے کرے۔ (AIR 1923 Bom. 44)

اکسانے کے لیے محض ارادہ یا تیاری نہ تو اکساتا ہوگا اور نہ اعانت۔ (AIR 1918 Mad. 738)۔ ایسے الفاظ جن سے اجازت دینا ظاہر ہو اکساتا قرار دیے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس کا انحصار الفاظ بولنے والے کی حیثیت اور وہ موقع جس پر بولے گئے، پر ہوگا جبکہ ملزم نے بعض ایسے اشخاص کے چلن کی تائید کی جو ایک کاشت کار سے استحصال بالجبر کی خاطر بدسلوکی کر رہے تھے اور اس کی اس تجویز کے نتیجہ میں ''کاشت کار کی اور پٹائی ہونی چاہیے'' اس کو اور ضربات لگائی گئیں تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کی رائے سے جرم کو تقویت پہنچی لہٰذا اس کی دفعہ 330 اور دفعہ ہذا کے تحت سزا یابی مناسب تھی۔
(AIR 1927 All. 730)

وضاحت I : دفعہ ہذا کی وضاحت اول میں بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص جو---

(1) دانستہ غلط بیانی سے یا (2) ایسی حقیقت کے دانستہ اخفا سے جو وہ ظاہر کرنے کا پابند ہے، کوئی فعل کرتا ہے یا کرواتا ہے یا کرنے یا کرانے کا اقدام کرتا ہے، کا اس فعل کے کرنے پر اکساتا یا انگیخت کرتا کہا جائے گا۔

''دانستہ اخفا'' سے اکساتا اس صورت میں ہوتا ہے جہاں اس شخص پر کوئی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حقیقت کو ظاہر کرے۔ جب دوسرے اشخاص جرم کے مرتکب ہوئے ہوں تو اس حقیقت کو افسران بالا کے نوٹس میں نہ لانا ان جرائم کی اعانت نہیں کہا جاسکتا۔ اس بنیاد پر اس کے خلاف محکمانہ کارروائی محکمانہ ضابطہ کے تحت کی جاسکتی ہے مگر قانوناً اسے ساتھی

کلرک سے سرزد کیے گئے کسی جرم کی اعانت نہیں کہا جاسکتا۔ (AIR 1938 Mad. 996)۔ کسی جرم کے انسداد میں ناکامی کو بذاتہی اعانت نہیں کہا جاسکتا جبکہ یہ ثابت نہ کیا جاسکتا ہو کہ ملزم نے جرم پر اکسایا یا اس کے ارتکاب میں کوئی مدد کی۔
(AIR 1941 Cal. 456)

وضاحت 2 : وضاحت 2 کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب اس امر کا تعین کرنا ضروری ہو، آیا کوئی مدد دی گئی تھی اور آیا اس مدد سے اس فعل یا جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ اس وضاحت کے مطابق جرم کے ارتکاب سے قبل یا جرم کرتے وقت جرم کے ارتکاب میں سہولت دینا اس جرم کی مدد کرنا تصور ہوگا۔

تیسرے فریق کے ذریعہ انگیخت : انگیخت کرنے یا اکسانے کے لیے یہ اہم نہیں ہے کہ انگیخت ذاتی طور پر کی گئی یا کسی تیسرے فریق کی مداخلت سے کوئی شخص اعانت کا قصور وار ٹھہرایا جاسکتا ہے جبکہ اس نے تیسرے شخص کے ذریعے اس فعل کے کرنے کے لیے مقرر کردہ شخص کو بلاواسطہ ملے بغیر فعل کرایا ہو۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ فعل سرانجام دینے والے شخص سے اعانت کنندہ براہ راست گفت و شنید کرے۔ اتنا ہی کافی ہوگا وہ اس سازش میں شریک تھا جس کے نتیجہ میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ (AIR 1945 Kar. 275)

جب کہ ملزم نے ایک گواہ کو کہا کہ شہادت دیتے وقت کچھ حقائق کو چھپا دیا جائے تو یہ قرار دیا گیا کہ یہ جھوٹی شہادت دینے کی اعانت تھی۔ [(1865) 2 MHC 438]

اعانت بذریعہ خط یا ٹیلی فون : جب کوئی شخص دوسرے کو خط لکھ کر کسی جرم کے ارتکاب کے لیے اکسائے تو اعانت کا جرم بذریعہ انگیخت اس وقت مکمل ہو جائے گا جب خط کا مضمون مکتوب الیہ کے علم میں آجائے۔
[(1894) 16 All. 289]۔

اگر اسے خط کبھی نہ ملے تو یہ اعانت کا اقدام ہوگا۔ [(1874)13Kaks.9]

رشوت دینا: قانون کے تحت رشوت دینے والا اعانت کنندہ ہوتا ہے لہٰذا وہ ایک ساتھی ہوتا ہے چاہے رشوت ازخود دی گئی ہو یا کسی ایسے مطلوبہ پر دی گئی ہو جس میں دھمکی یا خوف شامل ہو۔ جب رشوت دھمکی سے حاصل کی گئی ہو اور رشوت دینے والا قطع نظر اس کے کہ رشوت دھمکی کے تحت دی گئی ہو، اعانت کنندہ ہو تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 165(b) ایسے اعانت کنندہ کے حق میں صرف ایک خاص استثناء ہے جو اسے ذمہ داری سے سبکدوش کرتی ہے۔ (PLD 1964 SC. 266)

شق دوم --- سازش کے ذریعہ اعانت : سازش کا مطلب دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا مشورے کے ذریعے کسی خلاف قانون فعل کو سرزد کرنا یا خلاف قانون ذرائع سے کسی جائز فعل کو کرنے کے لیے اتفاق یا اشتراک کرنا ہے۔ جب تک منصوبہ ارادہ تک محدود رہے قابل الزام نہیں ہوتا۔ مگر جونہی کہ دو یا زیادہ اشخاص اسے کرنے کا وعدہ کرتے ہیں تو یہ وعدہ یا اقرار بذات خود ایک مجرمانہ فعل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وعدہ کے عوض اگر جائز ہو تو قابل تعمیل ہوتا ہے اور اگر ناجائز ہو تو قابل تعزیر ہوتا ہے، ایسے معاملات میں ثبوت سازشیوں کے مجرمانہ فعل سے قیاس یا اخذ کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ہذا میں سازش کا مفہوم بہت محدود ہے۔ اس دفعہ کے مطابق سازش سے اعانت کرنا اس صورت میں قرار پاتا ہے جب کوئی شخص کسی دیگر شخص یا اشخاص سے قول و قرار کرکے کسی امر کے کرنے کی سازش میں شامل ہو جائے اور اس کی تکمیل کرنے میں کوئی خلاف قانون فعل یا ترک فعل ظاہر کرے یا بصورت دیگر اس امر کی تکمیل ہو جائے۔

اسقاط حمل : ایک عورت نے خود کو حاملہ سمجھ کر دوسروں سے سازش کی کہ اسے وہ سب ادویات دی جائیں اور اس پر وہ سب آلات استعمال کیے جائیں جس سے اسقاط حمل ہو جائے تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ حمل گرانے کی سازش کی

مرتکب تھی۔ [(1890) 24 Q B D 420]

غلط رپورٹ: ایک غلط رپورٹ لکھانے کی سازش کی گئی۔ ایک شخص نے غلط رپورٹ لکھوائی دوسرا شخص گواس کے ساتھ گیا مگر خاموش کھڑا رہا۔ جس شخص نے رپورٹ لکھائی وہ دفعہ 182 کے تحت مجرم ہے جبکہ دوسرا شخص اعانت کا مجرم ہے۔ (AIR 1926 Oudh 448)

شق 3 --- مدد سے اعانت: کسی شخص کے متعلق امداد کر کے اعانت کرنا کہا جائے گا جب وہ کسی ایسے فعل سے جو کسی فعل کے ارتکاب سے قبل یا اس وقت کیا جائے، سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا واقعی اس کے ارتکاب میں سہولت فراہم کرتا ہے (ملاحظہ ہو وضاحت نمبر 2)۔ مثال کے طور پر کسی جرم میں مصروف شخص کو کھانا دینا بذات خود جرم نہیں بن جاتا۔ مگر اس صورت میں مجرم کو کھانا مہیا کرنا کہ وہ جائے واردات پر پہنچنے کے لیے راستہ میں کھانا کھائے یا پھر چھپ کر کمین گاہ میں موقع کا انتظار کرے، کھانا دینے والے شخص کا جرم کے ارتکاب میں سہولت فراہم کرنا ہے اور یہ اعانت کی تعریف میں آتا ہے کیونکہ اس سے جرم کے ارتکاب میں سہولت بہم پہنچانا مقصود تھا۔ [(1880) 2 Mad. 137]

غیر قانونی ترک فعل: جب اعانت کسی فعل کے ترک یا سہو سے عمل میں آئی ہو تو ایسی صورت میں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ ملزم نے دانستہ طور پر عدم مداخلت کی اور اس طرح ارتکاب جرم میں سہولت پیدا کی۔ نیز یہ کہ ترک فعل سے قانونی فریضہ کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔

ایک مجسٹریٹ اس وقت موجود تھا جبکہ بعض پولیس کانسٹیبل گاؤں کے باشندوں کو حبس بے جا میں رکھ رہے تھے اور ان سے اقبال جرم کرانے کے لیے ان کو مضروب کر رہے تھے۔ مجسٹریٹ نے نہ تو مداخلت کی اور نہ ان کو ان مجرمانہ افعال سے روکا جو وہ اس کی موجودگی میں کر رہے تھے۔ یہ قرار دیا گیا کہ مجسٹریٹ دفعات 330 اور 348، مجموعہ تعزیرات کے تحت جرائم کی اعانت کا مجرم تھا۔ [(1899) Deer. 92]

ترک فعل قانونی پابندی کا ہونا چاہیے: الف اور ب نے سازش کی کہ ب خود کو س ظاہر کرے اور کلکٹر کے دفتر میں جمع کردہ رقم وصول کرے۔ الف نے ج کو خط لکھا اور بتایا کہ ب ہی س ہے۔ ج نے اس یقین دہانی پر اعتبار کرتے ہوئے ب کو بطور س شناخت کر دی اور ب نے رقم نکلوا لی۔ یہ قرار دیا گیا کہ محض اس بنا پر کہ ج نے افسر خزانہ کو یہ نہ بتایا کہ وہ الف کی یقین دہانی پر س کو شناخت کر رہا تھا اسے غیر قانونی ترک فعل کا مرتکب نہیں کہا جا سکتا اور ج کو غلط بیانی کر کے دھوکہ دینے کی اعانت کی سزا نہیں دی جا سکتی تھی۔ سوائے اس کے کہ اس کے علم میں ہوتا کہ جس شخص کی وہ شناخت بطور س کر رہا تھا وہ س نہیں تھا۔ (AIR 1929 Pat. 157)

شہادت: جب یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ دو یا زیادہ اشخاص نے کسی جرم یا قابل ارجاع نالش نقصان کے ارتکاب کے لیے مل کر سازش کی ہے تو مشترک ارادہ کے متعلق ان میں کسی ایک شخص کی طرف سے جو کچھ کہا گیا، کیا گیا یا تحریر میں لایا گیا اس وقت کے بعد جب ایسا ارادہ پہلی بار کیا گیا ہو، ان اشخاص کے خلاف جو سازش میں شامل باور کیے جاتے ہوں، ایک واقعہ متعلقہ ہو گا، اور اس سے نہ صرف سازش کو ثابت کیا جا سکے گا بلکہ اس سے یہ بھی ثابت کیا جا سکے گا کہ ان میں سے کوئی شخص اس سازش میں فریق بھی تھا۔ (قانون شہادت، دفعہ 10)

سازش ایک ایسی حقیقت ہے جو فوجداری مقدمہ میں بھی قرائینی یا زبانی شہادت سے اخذ کی جا سکتی ہے۔ سازش اردگرد کے حالات اور مبینہ جرم کے ارتکاب سے قبل اور بعد دونوں میں ملزم کے چلن سے ثابت کی جا سکتی ہے۔
(AIR 1916 Sindh 22)

کسی شخص کو کسی جرم کی اعانت کے لیے سزا یاب کرنے کے لیے نہ صرف یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ اس نے اس معاملہ کے ان اقدام میں حصہ لیا جو بے ضرر تھے، لیکن کسی نہ کسی طور پر قطعی طور پر لازمی ہوگا کہ اسے معاملہ کے ان اقدام سے متعلق کیا جائے جو کہ مجرمانہ ہیں۔ [(1873) 20 W R (Cr.) 91]

ضابطہ: جس شخص پر اصل جرم کا الزام لگایا گیا ہو اسے اس جرم کی اعانت میں سزا یاب کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ حقائق سے ایسی سزایابی حق بجانب سمجھی جاسکتی ہو۔ اصول یہ ہے اگر اصل جرم کے الزام کی نسبت پیش کردہ شہادت ملزم کو ان تمام حقائق سے مطلع نہیں کرتی جو اعانت پر مبنی ہوں تو اسے اعانت کرنے کی سزا نہیں دی جاسکتی۔ کسی شخص کو علیحدہ الزام کے بغیر اعانت کی سزا دی جاسکتی ہے جب حالات مقدمہ کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 237 کے تحت عمل میں لاتے ہوں۔ (AIR 1944 Nag. 589)

لیکن اگر صورت حال یہ ہو کہ حقائق کی بنیاد پر ملزم پر اصل جرم اور اس کی اعانت دونوں کی فرد جرم عائد کی جاسکتی ہو تو اسے اعانت کی سزا دی جاسکتی ہے اگرچہ اس پر صرف اصل جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ [(1912) MWN 725]

جرم کی اعانت کرنے کے الزام پر عدالت میں چالان داخل کیے جانے کے بعد بطور ملزم طلب کرنا: عرضی گزار جس پر جرم کے ارتکاب میں ملوث ہونے کا الزام لگایا گیا تھا، مکمل تفتیش کے بعد پولیس کی طرف سے بے قصور پایا گیا تھا لیکن اس کے باوجود استغاثہ کی درخواست پر عرضی گزار کو ابتدائی عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا تھا، گواہ استغاثہ نے جس کی درخواست پر عرضی گزار کو طلب کیا گیا تھا، کہیں بھی یہ بیان نہیں کیا تھا کہ جرم عرضی گزار کی اعانت کے ساتھ کیا گیا تھا بلکہ محض یہ بیان کیا تھا کہ عرضی گزار ایک مرتبہ ملزم اشخاص کے ساتھ اس کے گھر آیا تھا اور دھمکی دیتے ہوئے اسے اس کی دوسری بیوی کو طلاق دینے کے لیے کہا تھا۔ خواہ جرم کی کوئی بھی نوعیت ہو، کسی کو بھی گواہان استغاثہ میں سے کسی ایک کے محض اس بیان پر کہ مذکورہ شخص دوسرے اشخاص کے ساتھ اس کے گھر آیا تھا اور اسے دھمکی دی تھی، فوجداری مقدمہ کی سختی اور اذیت میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی معقول شہادت کا ہونا ضروری ہے جو اعانت کے ان اجزاء کی نشاندہی کرے جو S. 107 PPC میں بیان کیے گئے ہیں۔ عرضی گزار کو طلب کرنے کا حکم جس کی تائید ریکارڈ پر موجود کسی مواد سے نہیں ہوتی تھی اور ابتدائی عدالت کی طرف سے آزاد ذہن کا اطلاق کیے بغیر صادر کیا گیا تھا مستوجب قلمزدگی تھا اور حق بجانب قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ [1996 PCr. LJ 1673]

دفعہ 108۔ اعانت کرنے والا یا معین Abettor: کوئی شخص کسی جرم کی اعانت کرتا ہے جو یا تو کسی جرم کے ارتکاب کی اعانت کرتا ہے یا کسی ایسے فعل کے ارتکاب کی جو کہ اس صورت میں جرم ہوتا جب اسے ایسا شخص کرتا جو اسی نیت یا علم سے جو کہ اعانت کرنے والے کی ہو قانوناً کسی جرم کے ارتکاب کا اہل ہوتا۔

وضاحت Explanation 1: کسی فعل کے ترک کرنے کی اعانت جرم بن سکتی ہے اگرچہ اعانت کرنے والا خود اس فعل کو کرنے کا پابند نہ ہو۔

وضاحت Explanation 2: اعانت کے جرم کو تشکیل دینے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اعانت کردہ امر کا ارتکاب کیا جائے یا یہ کہ جرم کو تشکیل دینے والا ضروری اثر پیدا کیا جائے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ب کے قتل کرنے کی ج کو ترغیب دیتا ہے۔ ب ایسا کرنے سے انکار کردیتا ہے، الف قتل عمد کرنے کے لیے

ب کی اعانت کا مجرم ہے۔

(b) الف ب کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ د کو قتل کرے۔ ب اس ترغیب کی تعمیل میں د کو چھرا گھونپ دیتا ہے۔ د اس زخم سے جانبر ہو جاتا ہے۔ الف ب کو قتل عمد کرنے کی ترغیب دینے کا مجرم ہو گا۔

وضاحت Explanation 3 : یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کی اعانت کی گئی ہو وہ قانون کی رو سے جرم کے ارتکاب کے قابل ہو یا یہ کہ اس کی وہی مجرمانہ نیت یا علم ہو جیسا کہ اعانت کرنے والے کے ہیں یا کوئی مجرمانہ نیت یا علم ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف مجرمانہ نیت سے کسی بچے یا پاگل سے کسی ایسے فعل کے ارتکاب کی اعانت کرتا ہے جو اس صورت میں جرم ہوتا اگر اسے ایسا شخص کرتا جو قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہوتا اور اس کی وہی نیت ہوتی جو الف کی تھی۔ اس صورت میں الف، چاہے جرم کا ارتکاب کیا جائے یا نہ، جرم کی اعانت کا مجرم ہے۔

(b) الف ز کے قتل عمد کی نیت سے ب کو جو سات سال کی عمر سے کم کا بچہ ہے، ایسا فعل کرنے پر اکساتا ہے جس سے ز کی ہلاکت ہو جائے۔ ب اس اعانت کے نتیجہ میں الف کی غیر موجودگی میں وہ فعل سرانجام دیتا ہے اور اس طرح ز کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اس صورت میں ب قانون کی رو سے جرم کے ارتکاب کے قابل نہ تھا مگر الف اسی طرح مستوجب سزا ہو گا۔ گویا کہ ب قانون کی رو سے جرم کے ارتکاب کے قابل تھا اور اس نے قتل عمد کا ارتکاب کیا تھا لہٰذا وہ موت کی سزا کا مستحق ہے۔

(c) الف ب کو اکساتا ہے کہ ایک رہائشی مکان کو آگ لگائے۔ ب اپنی فاترالعقلی کے باعث اس فعل کی نوعیت سمجھنے کے قابل نہیں ہے یا یہ کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے وہ الف کی انگیخت کے نتیجہ میں گھر کو آگ لگا دیتا ہے۔ ب نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا لیکن ب رہائشی مکان کو آگ لگانے کے جرم کی اعانت کا مجرم ہے اور اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہے۔

(d) الف اس نیت سے کہ سرقہ کا ارتکاب کرائے، ب کو اکساتا ہے کہ وہ ز کا مال ز کے قبضہ سے نکال لائے۔ الف ب کو یہ باور کرنے کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ مال الف کا ہے۔ ب نیک نیتی سے یہ باور کر کے کہ وہ مال الف کا ہے ز کے قبضہ سے نکال لاتا ہے۔ ب اس غلط فہمی کے تحت عمل کرتے ہوئے بدنیتی سے حاصل نہیں کرتا لہٰذا وہ سرقہ کا ارتکاب نہیں کرتا لیکن الف سرقہ کی اعانت کا مجرم ہے اور وہ اسی سزا کا مستوجب ہے گویا کہ ب نے سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔

وضاحت Explanation 4 : چونکہ کسی جرم کی اعانت جرم ہے تو ایسی اعانت کی اعانت بھی جرم ہے۔

تمثیل
Illustration

الف ب کو اکساتا ہے کہ وہ ج کو ز کے قتل عمد پر اکسائے۔ ب اس کے مطابق ج کو ز کے قتل عمد پر اکساتا ہے اور ج ب کے اکسانے کے نتیجہ میں اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ب اپنے جرم کی سزایابی کے لیے قتل عمد کی سزا کا مستوجب ہے اور چونکہ الف نے ب کو جرم کے ارتکاب پر اکسایا تھا الف بھی اسی سزا کا مستوجب ہو گا۔

وضاحت Explanation 5 : اعانت بذریعہ سازش کے جرم کے ارتکاب کے لیے ضروری نہیں ہے کہ

اعانت کنندہ نے اس شخص کے ساتھ صلاح مشورہ کیا ہو جو جرم کے ارتکاب کرے۔ یہ کافی ہوگا اگر وہ اس سازش میں شریک ہو جس کی تعمیل میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

تمثیل
Illustration

الف ب کے سات ز کو زہر دینے کی تدبیر میں باہم مشورہ ہوتا ہے۔ یہ طے پاتا ہے کہ الف زہر دے گا تب ب ج سے تدبیر کی وضاحت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ایک تیسرے شخص نے زہر دینا ہے لیکن الف کے نام کا ذکر نہیں کرتا۔ ج زہر مہیا کرنا قبول کرتا ہے اور لا کر اس غرض سے ب کے حوالہ کرتا ہے کہ وضاحت کردہ طریقہ پر اسے استعمال کیا جائے۔ الف زہر دیتا ہے، نتیجتاً ز ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہاں اگرچہ الف اور ج نے مل کر سازش نہیں کی لیکن ج اس سازش میں شامل رہا ہے جس کی تعمیل میں ز کا قتل عمد کیا گیا۔ لٰہذا ج نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے اور قتل عمد کے لیے سزا کا مستوجب ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں جرم کی اعانت کرنے والے شخص کی تعریف دی گئی ہے اور اس تعریف کی مزید تشریح تمثیلات اور وضاحتوں سے کی گئی ہے۔

اعانت کنندہ: دفعہ ہذا کے مطابق اعانت کرنے والا یا معین وہ شخص ہے جو----

(I) جرم کے ارتکاب کی اعانت کرتا ہے، یا

(II) ایسے فعل کے ارتکاب کی اعانت کرتا ہے جو اس صورت میں جرم ہوتا اگر اسے ایسا شخص کرتا جو کسی جسمانی یا دماغی معذوری میں مبتلا نہ ہو۔

سابقہ دفعہ کی روشنی میں ایسا شخص لازمی طور پر اکسانے والا یا سازش کنندہ یا دانستہ امدادی ہوگا "اعانت کرتا ہے"۔ اس کی وضاحت دفعہ 107 سابقہ میں کی گئی ہے۔ کسی جرم کی اعانت کے لیے کسی شخص کو سزایاب کرنے کے لیے نہ صرف یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ اس نے اس معاملہ کے ان اقدام میں حصہ لیا جو بے ضرر تھے بلکہ کسی نہ کسی طرح اسے معاملہ کے ان اقدام سے متعلق کرنا بھی انتہائی ضروری ہوگا جو مجرمانہ ہیں۔ (PLD 1953 Dacca 113)

وضاحت 1: اگر کوئی سرکاری ملازم کسی ایسے فرض کے غیر قانونی ترک فعل کا مجرم ہو جو مجموعہ کے تحت قابل سزا ہو اور کوئی پرائیویٹ شخص اسے اکسائے تو وہ اس جرم کی اعانت کرے گا جس کا وہ سرکاری ملازم مجرم ہے اگرچہ اعانت کنندہ ایک پرائیویٹ شخص ہے جو خود اس جرم کا مجرم نہیں ہو سکتا تھا۔

وضاحت 2: قطع نظر اس امر کے کہ جس شخص کی اعانت کی جائے وہ جرم کرنے سے انکار کر دے یا وہ بسیار کوشش کے باوجود جرم کرنے میں ناکام رہے، اعانت کا جرم مکمل ہو جائے گا۔ ایک ملزم نے بہت سی رقم اس مقصد کے لیے لگائی کہ اس کے دشمن کو جادو کی مدد سے ہلاک کر دیا جائے یا ناکارہ کر دیا جائے تو یہ قرار دیا گیا کہ اس نے قتل کی اعانت کی تھی۔ [1885 بابت PR NO. 20 (1885)] بمبئی ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کی درستی پر شک ظاہر کیا ہے کہ جادوگری کے ذریعہ قتل کی اعانت ناممکن العمل سا جرم ہے۔ [(1873) 10 BHC 75]

وضاحت 3: اس وضاحت سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جس شخص کی اعانت کی جائے اس کی نسبت یہ ضروری نہیں

ہے کہ اس کی نیت مجرمانہ ہو۔ اس وضاحت کا اطلاق ہر قسم کی اعانت پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے قصور کارندہ کے ذریعہ کوئی فعل کرتا ہے جو جرم بنتا ہے تو ایسا کام کرانے والا نہ کہ کارندہ اس فعل کا جوابدہ ہوگا۔ [(1848) 2 C & K 765]

وضاحت 4: اس وضاحت کے مطابق کوئی شخص کسی تیسرے شخص کی مداخلت سے خود اعانت کنندہ ہو سکتا ہے جس شخص کو کسی فعل کے کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو، چاہے اس سے ایسے شخص کی بلاواسطہ کوئی بات چیت نہ بھی ہوئی ہو۔

وضاحت 5: یہ وضاحت اعانت بذریعہ سازش پر اطلاق پذیر ہے۔ [AIR 1933 All 654] یہ لازمی نہیں ہے کہ کسی سازش میں شریک جملہ اشخاص ہر راز یا ہر معمولی تفصیل سے آگاہ ہوں۔

جرم سے بعد میں محض آگاہ ہو جانا اعانت کی تشکیل کے لیے ناکافی ہوگا۔ [(1865) 2 WR (Cr.) 40]

جب کسی شخص کو بطور اصل مجرم کے کسی جرم کی سزا دی گئی ہو تو اسے اسی جرم کی اعانت کی بھی سزا نہیں دی جاسکتی۔ [(1865) 4 W R (Cr.) 23]

☆[دفعہ 108-A- ان جرائم کی پاکستان میں اعانت جو اس سے باہر کیے گئے ہوں

Abetment in Pakistan of offences outside it

کوئی شخص مجموعہ ہذا کے معانی میں اعانت کرتا ہے جو پاکستان کے اندر کسی ایسے فعل کی اعانت کرتا ہے جس کا پاکستان سے باہر ارتکاب کیا گیا ہو جو اگر پاکستان میں کیا جاتا تو جرم ہوتا۔

تمثیل

Illustration

الف جو پاکستان میں ہے، ب کو جو گوا (goa) میں ایک غیر ملکی ہے، گوا (goa) میں قتل عمد کرنے پر اکساتا ہے۔ الف قتل عمد کی اعانت کا مجرم ہے۔

شرح

کسی جرم کی اعانت کے الزام کو ثابت کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کسی صریحی یا ترک فعل کی ٹھوس شہادت ہو جس سے کسی جرم کے ارتکاب کی کسی پہلے سے کی گئی سازش یا مشترک منصوبہ کی نشاندہی ہوتی ہو جب تک منصوبہ ارادہ تک محدود رہتا ہے اور ایسے صریحی فعل سے کم رہتا ہے جو کسی جرم کے کرنے کے لیے کیا جانا ہو تو یہ قانون کے مطابق قابل الزام نہیں ہوتا۔ (PLD 1970 Kar. 15)

دفعہ 109- اعانت کی سزا، اگر اس کے نتیجہ میں اعانت کردہ فعل کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جب اس کی سزا کے لیے کوئی صریحی حکم وضع نہ کیا گیا ہو

Punishment of abetment if the Act abetted committed in consequence and where no express provision is made for its punishment

جو کوئی کسی جرم کی اعانت کرے، اگر اعانت کردہ فعل کا ایسی اعانت کے نتیجہ میں ارتکاب ہو جائے اور ایسی اعانت کی سزا کے لیے مجموعہ ہذا سے کوئی صریحی حکم وضع نہ کیا گیا ہو تو اسے اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا دی جائے گی۔

☆ دفعہ 108-A کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) ایکٹ (VI of 1898) سے اضافہ ہوا۔

☆[مگر شرط یہ ہے کہ سوائے اکراہ تام کی صورت کے، باب 16 میں کسی جرم کی اعانت کرنے والا، ایسے جرم کی لیے صراحت کردہ تعزیر، بشمول موت، کی سزا کا مستوجب ہوگا]۔

وضاحت Explanation: کسی فعل یا جرم کا اعانت کے نتیجہ میں ارتکاب کرنا کہا جائے گا جب یہ انگیخت کے نتیجہ میں یا سازش کی تعمیل میں یا ایسی امداد سے کیا گیا ہو جو اعانت کی تشکیل کرتی ہو۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف ایک سرکاری ملازم ب کو انعام کے طور پر رشوت پیش کرتا ہے کہ ب سرکاری فرائض کو زیر کار لانے میں الف کی رعایت کرے۔ الف نے دفعہ 161 میں تعریف کردہ جرم کی اعانت کی ہے۔

(b) الف ب کو جھوٹی گواہی دینے پر اکساتا ہے۔ ب اکسانے کے نتیجہ میں اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ الف اس جرم کی اعانت کرنے کا مجرم ہے اور اسی سزا کا مستوجب ہے جس کا ب ہے۔

(c) الف اور ب ز کو زہر دینے کی سازش کرتے ہیں۔ الف اس سازش کی تعمیل میں زہر فراہم کرتا ہے اور ب کے حوالہ کرتا ہے تاکہ وہ ز کو کھلائے۔ ب سازش کی تعمیل میں الف کی عدم موجودگی میں ز کو زہر کھلاتا ہے اور اس طرح ز کو ہلاک کردیتا ہے۔ یہاں ب قتل عمد کا مجرم ہے۔ الف اس جرم کی اعانت بذریعہ سازش کا مجرم ہے اور قتل عمد کی سزا کا مستوجب ہے۔

شرح

مقصد: کسی جرم کے سرزد کرنے والا شخص اور اس کی ایسے جرم میں مدد کرنے والا دونوں ہی یکساں طور پر سزا کے مستوجب ہوں گے۔ دفعہ ہذا میں شرط کا اضافہ تحت اسلامی احکام عمل میں لایا گیا۔ اس شرط کے تحت باب 16 میں مذکور جرائم کے ارتکاب پر، اعانت کرنے والے کو ایسے جرم کے لیے بطور تعزیر سزا دی جاسکے گی، جس میں موت کی سزا بھی شامل ہے۔ البتہ اگر اعانت کرنے والے نے کسی دھمکی کے تحت مجرم کی مدد کی ہو تو اس پر یہ شرط عائد نہ ہوگی۔

دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ اعانت کنندہ اسی سزا کا مستوجب ہے جو اصل مجرم کے لیے مقرر کی گئی ہے، اگر (1) اعانت کے نتیجہ میں اصل مجرم کے فعل کا ارتکاب کیا گیا ہو، اور (2) میں ایسی اعانت کی سزا کے لیے مجموعہ ہذا میں کوئی صریحی حکم موجود نہ ہو۔

دفعہ ہذا میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا گیا کہ جب مجموعہ ہذا میں کسی اعانت کے متعلق بطور اعانت کے کوئی علیحدہ سزا مقرر نہ کی گئی ہو تب اس اعانت کی وہی سزا دی جاسکے گی جو اس اصلی جرم کے لیے مقرر کی گئی ہو۔

(AIR 1924 Mad. 487)

"کسی جرم کی اعانت کرتا ہے": قانون اس امر کا متقاضی نہیں ہے کہ انگیخت کسی خاص شکل میں ہو یا یہ کہ یہ صرف الفاظ میں ہونی چاہیے اور کسی طرز عمل کے ذریعہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ہر مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہے آیا کوئی انگیخت ہوئی تھی یا نہیں۔

☆ فوجداری قانون (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 اضافہ ہوا۔

اعانت کی تشکیل کے لیے نیت لازمی ہے۔ وہ اشخاص جو دھوکا دہی سے لاعلم تھے، دفعہ 406 ت پ کے تحت جرم کی مدد کرنے کی نیت نہیں رکھ سکتے۔ (PLD 1953 Dacca 141)

قانون چھاؤنیات بابت 1924ء جو ایک خاص قانون ہے، کے تحت جرائم پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 109 کے احکام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ (PLD 1968 Lah. 703)

جتنی دیر تک کوئی منصوبہ محض نیت تک محدود رہتا ہے اور جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی حقیقی فعل نہیں کیا جاتا تو قانون کے مطابق یہ قابل الزام نہ ہوگا۔ (PLD 1970 Kar. 15)

اگر اصلی ملزمان بری کر دیے جائیں تو اس سے ضروری نہیں ہے کہ اعانت کنندہ بھی بری کر دیا جائے۔
(PLD 1966 Dacca 269)

اگر وہ فعل جو کرایا جانا ہو یا جس کی امداد کی گئی ہو ابتدائی طور پر مجرمانہ نہ ہو تو اعانت کنندہ کو اس شخص کی طرف سے ارتکاب کردہ مختلف انجام کار فعل کی سزا نہیں دی جاسکتی جس کی اعانت کی گئی ہو۔ (1970 Cr. LJ 776)

اعانت کرنے والے کو اس وقت تک مجرم نہیں قرار دیا جاسکتا جب تک کہ اعانت کردہ فعل سے اغلباً انجام کار ہونے والا یا جس کے ہونے کی توقع ہو اس طور پر قابل پیش بینی نہ ہو۔ (PLD 1979 SC. 53)

ضمانت کی منظوری Bail, grant of : ایف-آئی-آر کے اندراج میں چار ماہ کی تاخیر ہوگئی تھی جس کی کوئی توجیہ پیش نہیں کی گئی تھی۔ شریک ملزم کو تفتیش کنندہ ایجنسی نے بے قصور قرار دے دیا تھا۔ ایف-آئی-آر یہ ظاہر کرتی تھی کہ مغویہ اپنی آزاد مرضی سے گئی تھی اور بازیابی کے بعد دفعہ 164 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت اپنے بیان میں اس نے ملزم کے خلاف الزام لگایا تھا۔ اندریں حالات ملزم کے خلاف مقدمہ میں مزید تفتیش کی ضرورت تھی اور حسبہٗ اس کی ضمانت منظور کرلی گئی تھی [1995 PCr. LJ 968]۔

شہادت : دفعہ ہذا کے تحت الزام ثابت کرنے کے لیے کسی فعل یا غیر قانونی ترک فعل سے دانستہ مدد ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ [(1899) 1 Bom. LR 351] اعانت ثابت کرنا لازمی ہوگا اور یہ کہ اعانت کردہ فعل کا اعانت کے نتیجہ میں ارتکاب کیا گیا۔

اختیار سماعت : اعانت کے الزام کی تحقیقات یا سماعت وہ عدالت کرسکے گی جس کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر اعانت کی گئی یا وہ عدالت جس کی حدود اختیار سماعت میں اعانت کردہ جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ [دفعہ 180-A مجموعہ ضابطہ فوجداری]۔ اعانت کے جرم کی وہ عدالت سماعت کرنے کی مجاز ہوگی جو اعانت کردہ جرم کی سماعت کی مجاز ہو۔

سرسری سماعت : اگر اعانت کردہ جرم سرسری طور پر قابل سماعت ہو تو اعانت کرنے کا جرم بھی سرسری طور پر قابل سماعت ہوگا۔ (دفعات 260، 261، مجموعہ ضابطہ فوجداری)

مشترک سماعت : اعانت کنندہ کی اصل مجرم کے ساتھ یا علیحدہ طور پر سماعت کی جاسکتی ہے۔ (دفعہ 239، مجموعہ ضابطہ فوجداری)

استغاثہ : مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (4) کے تحت کسی ایسے شخص کے خلاف مقدمہ کرنے کے لیے تحریری استغاثہ ضروری ہوگا جو ضمنی دفعہ (1) میں محولہ جرائم میں سے کسی ایک کی اعانت کرے۔

اعانت کی سزا یابی اگرچہ اس کا الزام نہ لگایا گیا ہو : اسے بطور ایک قابل لچک قاعدہ کے نہیں تحریر کیا جاسکتا کہ اس صورت میں جب ملزم پر صرف اصل مجرم کا فرد جرم عائد کی گئی ہو اور دفعہ ہذا کے تحت علیحدہ الزام نہ لگایا گیا

ہو تو اعانت کرنے کی سزا یابی نہیں کی جاسکتی۔ اگر ملزم کے علم میں وہ واقعات آ گئے ہوں جو اعانت کرنے کی تشکیل کرتے ہوں تو اگرچہ الزام اصل جرم کا لگایا گیا اور اعانت کے لیے علیحدہ الزام عائد نہ کرنے کی بنا پر ملزم بدظن نہ ہوا ہو تو چاہے اصل جرم کا الزام ثابت نہ ہوسکے اسے اعانت کرنے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ (PLD 1966 Dacca 269)

اعانت کنندہ کو ارتکاب جرم کے وقت موجود ہونا چاہیے یا اس کے ارتکاب سے پہلے یہ دکھایا جانا چاہیے کہ اس جرم کی تعمیل میں جس کا ارتکاب کیا گیا تھا سازش میں شریک تھا۔ دفعات 302، A-365 و 109 کے تحت الزام جو کسی ایک گواہ کی واحد شہادت کی اساس پر اور ملزم کی طرف سے ڈاکوؤں کے ساتھ مغوی (abductee) کو قتل کرنے کی سازش کی کسی شہادت کی غیرموجودگی میں بے بنیاد ہوگا اور ایسے الزام پر دی گئی سزایابی / سزائے موت غیر قانونی ہوگی۔

[NLR 1996 Cr. LJ 123 (a); PLJ 1996 Cr.C 12]

فرد جرم : اعانت کے الزام میں اصل جرم کی دفعہ اور باب ہذا کی خاص دفعہ، جس کے تحت مقدمہ آتا ہو، کا ان حالات کے ساتھ جو اسے دفعہ مذکور کے تحت لاتے ہیں، ذکر کرنا چاہیے۔ [(1865) 3 WR (Cr.) 5]

جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 : ملزمان نے نہ تو اصل ملزم کو ستم رسیدہ کے ساتھ زنا کرنے کی تاکید کی تھی اور نہ زنا کے ارتکاب میں سہولت پیدا کرنے، اسے پکڑنے یا قابو کرنے میں اس کی مدد کی تھی، بلکہ اس (Victim) نے قطعی طور پر بیان کیا تھا کہ بدوران وقوع انہوں نے اسے چھوا تک نہیں تھا۔ ملزمان کے بارے میں یہ ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ وہ اس علم کے ساتھ وہاں گئے تھے کہ اصل ملزم ستم رسیدہ کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرے گا اور نہ انہوں نے اس ضمن میں کوئی فعال کردار ادا کیا تھا۔ اندریں حالات، ارتکاب زنا کی اعانت کے بارے میں ملزمان کے خلاف استغاثہ کا مقدمہ مشکوک تھا، چنانچہ ملزمان کو الزام مذکور سے بری کردیا گیا تھا [1998 MLD 1039]۔

الف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R : ملزمان پر عرضی گزاران نے آئینی درخواست کے ذریعے اپنے خلاف درج شدہ الیف۔ آئی۔ آر کو اس بناء پر کالعدم قرار دینے کی درخواست کی تھی کہ خاتون ملزم / عرضی گزار نے مرد ملزم / عرضی گزار کے ساتھ خود اپنی رضامندی سے شادی کی تھی اور اس نے بالغ اور اہل (sui juris) ہوتے ہوئے اس شخص کے خلاف غلط دعوئ ازدواج (Jactitation of marriage) کے لیے مقدمہ دائر کر رکھا تھا جو اس کا شوہر ہونے کا دعویدار تھا۔ شکایت کنندہ نے جو خاتون ملزم / عرضی گزار کا والد تھا، الیف۔ آئی۔ آر میں الزام لگایا تھا کہ مرد ملزم / عرضی گزار نے 17/16 سال عمر کی اس بیٹی / خاتون ملزم / عرضی گزار کو خاندان کے افراد کی غیرحاضری میں اس کے گھر سے اغوا کیا تھا / پھسلا کر (enticed) لے گیا تھا۔ خاتون ملزم / عرضی گزار کی پہلی شادی کے موجود ہونے کی بابت شدید اختلافی سوالات پیدا ہو گئے تھے جن کا فیصلہ سرسری طور پر نہیں کیا جاسکتا تھا بلکہ صرف باقاعدہ اور مکمل چھان بین کے بعد ہی کیا جاسکتا تھا۔ ایسے امرواقعہ کے لیے تحقیقات / تفتیش ضروری تھی۔ الیف۔ آئی۔ آر کو سرسری طور پر کالعدم قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ مقدمے کے اندراج میں بدنیتی کے الزام کو بھی مناسب طور پر اور منصفانہ طور پر جانچا نہیں جاسکتا تھا کیونکہ ابھی تفتیش ہونی تھی اور شہادت ریکارڈ ہونی تھی۔ زیر نزاع معاملے کو فریقین کی طرف سے اپنی اپنی شہادت پیش کیے جانے کے بعد ہی طے کیا جاسکتا تھا۔ ملزمان / عرضی گزاران کی طرف سے پیش کردہ آئینی درخواست کسی استحقاق کی حامل نہ ہونے کی بناء پر خارج کردی گئی تھی۔

[1998 MLD 1199]

ضابطہ : اعانت کا وہی ضابطہ ہے جو اصل جرم جس کی اعانت کی گئی، کے لیے مقرر ہے۔ لہٰذا اعانت قابل دست اندازی یا ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ یا ناقابل راضی نامہ ہوگی اگر اصل جرم قابل

دست اندازی یا ناقابل دست اندازی وغیرہ ہوگا۔

دفعہ 110- اعانت کی سزا اگر وہ شخص جس کی اعانت کی گئی، معین سے مختلف نیت سے فعل انجام دے

Punishment of abetment if person abetted does act with different intention from that of abettor

جو کوئی کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے، اگر وہ شخص جس کی اعانت کی گئی، اس فعل کو ایسی نیت یا علم سے کرے جو معین سے مختلف ہو، تو اسے اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا دی جائے گی جس کا ارتکاب کیا جاتا اگر ویسا فعل معین کی نیت یا علم کے مطابق کیا جاتا نہ کہ کسی اور طرح۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ جس شخص کی اعانت کی گئی اسے اعانت کرنے والے (معین) کی نیت یا علم سے مختلف نیت یا علم سے فعل سرزد کیا ہو پھر بھی معین کو اعانت کردہ جرم ہی کی سزا دی جائے گی اور یہ تصور کیا جائے گا کہ فعل معین کے علم یا نیت سے ہی کیا گیا۔

دفعہ ہذا کی وضاحت نمبر3 کا ذریعہ ہذا سے تعلق ہے۔ [ملاحظہ کریں تمثیل (د)، دفعہ 108]

ضابطہ: جو ضابطہ اس جرم کے لیے مقرر ہے جس کی اعانت کی گئی، وہی ضابطہ اعانت کردہ جرم پر بھی اطلاق پذیر ہوگا۔

دفعہ 111- معین کی اس صورت میں ذمہ داری جب اعانت کسی فعل کی کی گئی ہو اور مختلف فعل سرزد کیا گیا ہو

Liability of abettor when one act abetted and abetted act done

جب اعانت کسی فعل کی کی گئی ہو اور مختلف فعل سرزد کیا گیا ہو تو معین سرزد کردہ فعل کا اسی طرح اور اسی حد تک مستوجب ہوگا گویا کہ اس نے بلاواسطہ اس کی اعانت کی ہو۔

شرط: بشرطیکہ سرزد کردہ فعل اعانت کا اغلب نتیجہ ہو اور انگیخت کے زیر اثر یا امداد سے یا اس سازش کی تعمیل میں سرزد ہوا ہو، جسے اعانت قرار دیا گیا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف ایک بچے کو ز کے کھانے میں زہر ڈالنے پر اکساتا ہے اور اس مقصد کے لیے اسے زہر دیتا ہے، اس اکسانے کے نتیجہ میں بچہ غلطی سے د کے کھانے میں زہر ڈال دیتا ہے جو ز کے کھانے کے پاس رکھا ہوا تھا۔ اس صورت میں اگر بچہ الف کے اکسانے کے زیر اثر عمل کررہا ہو اور سرزد کردہ فعل ان حالات میں اعانت کا اغلب نتیجہ ہو تو الف اسی طرح اور اسی حد تک مستوجب تھا گویا کہ اس نے بچے کو د کے کھانے میں زہر ڈالنے کے لیے اکسایا تھا۔

(b) الف ب کو ز کا گھر جلانے کے لیے اکساتا ہے۔ ب گھر کو آگ لگا دیتا ہے اور ساتھ ہی وہاں مال کا سرقہ کرتا ہے۔ اگرچہ الف گھر کو جلانے کی اعانت کرنے کا مجرم ہوگا تاہم سرقہ کی اعانت کا مجرم نہ ہوگا، کیونکہ سرقہ ایک جدا فعل تھا اور جلانے کا اغلب نتیجہ نہ تھا۔

(c) الف ب اور ج کو اکساتا ہے کہ وہ آدھی رات کو سرقہ بالجبر کی غرض سے ایک آباد مکان میں نقب زنی کریں اور

ں مقصد کے لیے انہیں اسلحہ فراہم کرتا ہے۔ ب اور ج گھر میں نقب زنی کرکے داخل ہوجاتے ہیں اور اہل خانہ میں سے
ی شخص ز کے مزاحم ہونے پر، ز کو قتل کردیتے ہیں۔ اس صورت میں اگر وہ قتل عمد اعانت کا اغلب نتیجہ ہو تو انف اس
زا کا مستوجب ہوگا جو قتل عمد کے لیے مقرر ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں اس صورت کو بیان کیا گیا ہے جب کوئی شخص کسی فعل کے سرزد کرنے کی اعانت کرتا ہے لیکن
ہ شخص جس کی اعانت کی گئی وہ اس فعل سے مختلف فعل سرزد کرتا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اعانت کرنے والے نے اس
تلف فعل کی اعانت کی تھی۔

دفعہ ہذا اس مسلمہ قانون پر استوار کی گئی ہے کہ "ہر شخص کے متعلق اپنے فعل کے قدرتی نتیجہ کی نیت رکھنے کا
یاس کیا جائے گا۔" دفعہ ہذا کا اصل حکم صرف اس صورت میں قابل اطلاق ہوگا جب سرزد کردہ فعل اعانت کا اغلب نتیجہ
ہو۔(AIR 1935 Oudh 473)

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 301 کا اطلاق حقیقی ہلاک کنندہ پر ہوگا اعانت کرنے والے پر نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں
عانت کرنے والے دفعہ 111 کے تابع ہوتے ہیں۔ (PLD 1979 SC 53)

اعانت: دفعہ 111، 112 اور 113 یہ امر پورے طور پر واضح کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی
کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے اور اصل مجرم اس کے بعد مزید آگے بڑھتا ہے اور کچھ مزید فعل کرتا ہے جو اعانت
کرنے والے کے مقصد سے مختلف نتیجہ کا حامل ہوتا ہے اور اس طرح جرم کو زیادہ سنگین بنا دیتا ہے تو اعانت کرنے والا
اصل مجرم کے افعال کے نتیجوں کے لیے مستوجب ہوگا۔ ایسے معاملہ میں تحقیقات میں اصل مسئلہ یہ ہوگا آیا کہ اعانت
کرنے والا بطور معقول انسان کے جب کہ وہ اصل مجرم کو اکسا رہا تھا یا دانستہ اس کی امداد کر رہا تھا، اپنی اعانت کے ممکنہ
نتائج کی پیش بینی کرنے کا اہل تھا۔ [(1957) Cr. L J 815]

جب سائیل نے منصوبہ کو عمل میں لانا فیڈرل سکیورٹی فورس پر چھوڑ دیا تھا اور حملہ آور اس کے ایجنٹ تھے تو یہ
قرار دیا گیا کہ سائیل کو لازمی طور پر ان طریقوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا جو انہوں نے سازش کو زیر عمل لانے کے لیے
واقعی طور پر اختیار کیے تھے۔ (PLD 1979 SC 741)

ایسا جرم جو غیر قانونی فعل کی بجا آوری کے دوران سرزد کیا گیا ہو، ابتدائی سازش کنندگان کی بطور اعانت کنندگان ذمہ
داری بن جاتا ہے۔ (PLD 1978 Lah. 523)

حقیقی ہلاک کنندہ، جس شخص کو ہلاک کرنا مقصود تھا اس کی بجائے دوسرے کو ہلاک کرکے، تعزیرات پاکستان کی دفعہ
301 کے تحت مستوجب سزا تھا۔ وہ شخص جس نے اس شخص کے قتل میں اعانت کی تھی جسے اصل میں قتل کرنا مقصود تھا،
اسی طرح دفعہ 301 مع خواندگی دفعات 111 اور 109، تعزیرات پاکستان مستوجب سزا تھا اگر دوسرا شخص ہلاک ہوگیا۔
(PLD 1978 Lah. 523)

اغلب نتیجہ: دفعہ ہذا کے تحت اعانت کرنے والا اس جرم کی بجائے دوسرے جرم کے ارتکاب کا مستوجب ہوگا
جس کے ارتکاب کی اس نے سازش کی تھی بشرطیکہ وہ مختلف فعل اعانت کا اغلب نتیجہ تھا اور سازش کے زیر اثر اس کا
ارتکاب کیا گیا تھا۔ کسی فعل کا اغلب نتیجہ وہ ہوتا ہے جو ممکنہ ہو یا جس کی ایسے فعل سے وقوع پذیر ہونے کی معقول طور پر

توقع کی جاسکتی ہو۔ کسی غیر معمولی یا غیر متوقع نتیجہ کو بطور اغلب کے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

معمول

شہادت : ثابت کریں کہ (1) ملزم نے کسی مخصوص فعل کے ارتکاب کی اعانت کی ہے۔

(2) جس فعل کا واقعی طور پر ارتکاب کیا گیا وہ ایسی اعانت کے زیر اثر سرزد کیا گیا تھا۔

(3) سرزد کردہ فعل اعانت کا اغلب نتیجہ تھا۔

ضابطہ : جو ضابطہ اصل جرم کی نسبت زیر کار لایا جائے گا وہی اس جرم کی اعانت پر زیر کار لایا جائے گا۔

دفعہ 112۔ معین کب اعانت کردہ فعل اور سرزد کردہ فعل کی مجموعی سزا کا مستوجب ہوگا

Abettor when liable to cumulative punishment for act abetted and for act done

اگر وہ فعل جس کے لیے معین آخری دفعہ ماقبل کے تحت مستوجب ہو، اعانت کردہ فعل کے علاوہ کیا گیا ہو اور اس سے مختلف جرم کی تشکیل ہوتی ہو تو معین ہر دو جرائم کے لیے مستوجب سزا ہوگا۔

تمثیل

Illustration

الف ب کو کسی سرکاری ملازم کی طرف سے کی گئی قرقی کی طاقت سے مزاحمت کرنے کے لیے اکساتا ہے۔ نتیجتاً ب اس قرقی کی مزاحمت کرتا ہے۔ مزاحم ہونے میں ب قرقی کی تعمیل کرنے والے افسر کو بالارادہ ضرر شدید پہنچاتا ہے۔ چونکہ ب نے دونوں جرائم کا ارتکاب کیا ہے، قرقی کی مزاحمت کرنے کا اور بالارادہ ضرر شدید پہنچانے کا جرم، ب ان دونوں جرائم کے لیے مستوجب سزا ہوگا اور اگر الف کو علم ہوتا کہ قرقی کی مزاحمت کرنے میں ب کے لیے بالارادہ شدید پہنچانا اغلب تھا تو الف بھی ان جرائم میں سے ہر ایک کے لیے مستوجب سزا ہوگا۔

دفعہ 113۔ اس اعانت کردہ فعل سے پیدا شدہ اثر کے لیے معین کی ذمہ داری جو معین کی نیت سے مختلف ہو

Liability of abettor for an effect caused by the act abetted different from that intended by the abettor

جب معین کی طرف سے کسی جرم کی اعانت ایک مخصوص اثر پیدا کرنے کی نیت سے کی جائے اور کوئی فعل جس کے لیے معین اعانت کے نتیجہ میں مستوجب ہو، معین کی نیت سے مختلف اثر پیدا کرے تو پیدا شدہ اثر کے لیے معین اسی طرح اور اسی حد تک، مستوجب ہوگا گویا کہ اس نے فعل کی اعانت اس اثر کو پیدا کرنے کی نیت سے کی تھی۔ بشرطیکہ اس کے علم میں تھا کہ اعانت کردہ فعل اغلباً ویسا اثر پیدا کرسکتا تھا۔

تمثیل

Illustration

الف ب کو اکساتا ہے کہ ز کو ضرر شدید پہنچائے۔ ب اکسانے کے نتیجہ میں ز کو ضرر شدید پہنچاتا ہے۔ نتیجتاً ز مرجاتا ہے۔ اس صورت میں اگر الف کو علم ہوتا کہ اعانت کردہ ضرر شدید سے اغلباً موت واقع ہوسکتی تھی، تو الف قتل عمد کے لیے مقررکردہ سزا سے سزایاب ہونے کا مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کو دفعہ 111 کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ دفعہ 111 میں ایسے فعل کے سرزد کرنے کا ذکر ہے جو اعانت کردہ فعل سے مختلف ہو جبکہ دفعہ ہذا اس صورت سے متعلق ہے جبکہ سرزد کردہ فعل وہی ہے جو اعانت کردہ فعل تھا لیکن اس کا اثر مختلف ہے۔ معین کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لیے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ اس کے علم میں تھا کہ اعانت کردہ فعل اغلباً ویسا اثر پیدا کرسکتا تھا۔ یہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ کوئی معقول شخص یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہے کہ کسی خاص فعل سے کوئی خاص اثر اغلباً ظاہر ہوسکتا ہے۔

دفعہ 113 کے تحت جرم کا وہی ضابطہ اختیار کیا جائے گا جو اصل جرم کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 114۔ جب جرم کا ارتکاب کے وقت معین موجود ہو

Abettor present when offence is committed

جب کبھی کوئی شخص جو اگر غیر حاضر ہوتا تو بطور معین کے مستوجب سزا ہوتا، اس وقت حاضر ہو جب اس فعل یا جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، جس کے لیے وہ اعانت کرنے کے نتیجہ میں قابل سزا ہوتا تو یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے ایسے فعل یا جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے یہ معنی ہیں کہ اگر سرزد کردہ فعل کی نوعیت سے اعانت کی تشکیل ہوتی ہو تو اس صورت میں جبکہ اعانت کنندہ خود جائے واردات پر موجود ہو، یہ تصور کیا جائے گا کہ اعانت کنندہ نے ارتکاب جرم کیا ہے اگرچہ حقیقت میں دوسرے شخص نے اس جرم کا واقعی ارتکاب کیا ہو۔ دفعہ میں لفظ "تصور کیا جائے گا" استعمال کیے گئے ہیں نہ کہ یہ الفاظ کہ اس نے ارتکاب کیا ہے۔ ایسے ملزمان کو انگریزی قانون میں "دوسرے درجہ کے اصل ملزمان" کہا جاتا ہے۔ کسی جرم کی اعانت کرنے والے شخص کی نسبت یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے اگرچہ حقیقت میں اس کا کردار اس شخص سے زیادہ نہیں ہوتا جو کہ دوسرے درجہ کا اصلی ملزم ہوتا ہے۔ (PLD 1960 Dacca 723) دفعہ 114 کا اطلاق صرف ان صورتوں میں ہوتا ہے جہاں پر اعانت ماقبل کی شہادت موجود ہو، یعنی کہ جب صورت حال یہ ہو کہ ایسا شخص اگر موقع پر حاضر نہ بھی ہوتا تو بھی وہ اعانت کے لیے سزاوار ہوتا۔ نیز یہ کہ وہ جرم کے ارتکاب کے وقت بھی موقع پر موجود تھا۔ (PLD 1967 SC 340) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسا شخص جو مجموعہ کی کسی دفعہ معہ خواندگی دفعہ 114 کے تحت قابل سزا ہے تو وہ بطور اعانت کنندہ کے سزاوار نہ ہوگا بلکہ بطور اصلی ملزم کے لائق تعزیر ہوگا۔ ایسا شخص بنیادی جرم کا مجرم ہوگا نہ کہ اس جرم کی محض اعانت کا۔

اس دفعہ کے اطلاق کے لیے لازمی ہے کہ وہ فعل جس کے سرزد ہونے کے وقت اعانت کنندہ حاضر ہے جرم کی تعریف میں آتا ہو۔ (PLD 1960 Dacca 723)

دفعات 109 اور 114: دفعہ 114 کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہوگا جب اعانت اس وقت کی گئی ہو جب وقوعہ کیا گیا ہو اور اعانت کنندہ نے اس کے ارتکاب میں مدد کی ہو، جرم کے ارتکاب کے وقت عملی اعانت دفعہ 109 کی ضمن میں آتی ہے۔

شہادت: ثابت کریں (1) اصل جرم کا ارتکاب۔ (2) یہ کہ ملزم جرم کے ارتکاب کے وقت موجود تھا۔ (3) یہ کہ

ملزم اس جرم کا اعانت کنندہ تھا۔

ان افعال کا ثابت کرنا ضروری ہوگا جن سے ملزم کی عدم حاضری کی صورت میں اعانت کی تشکیل ہوتی اور پھر یہ ثابت کیا جائے کہ ملزم حاضر تھا۔

ضابطہ: دفعہ 114 کے تحت کارروائی میں وہی ضابطہ زیر عمل لایا جائے گا جو کہ اصل جرم کے لیے مقرر ہے۔

نظائیر: تیز رفتاری اور غفلت سے گاڑی چلانا، جبکہ ایک ڈرائیور نے ایک نابالغ کو گاڑی چلانے دی اور اس کے نتیجہ میں حادثہ رونما ہوگیا تو یہ قرار دیا گیا کہ ڈرائیور دفعہ 114 کے تحت بطور اصل مجرم کے مستوجب ہوگا کیونکہ وہ ایسا شخص تھا جو نابالغ کے ہاتھ سے اور اسے آلہ کار بنا کر گاڑی چلا رہا تھا۔ (32 Cr. L J 930)

زنا بالجبر: جب ایک ملزم کھلا چاقو ہاتھ میں لیے اس وقت پہرہ داری کر رہا تھا جبکہ دوسرا ملزم زنا بالجبر کا ارتکاب کر رہا تھا تو اول الذکر دفعہ 114/ 376 کے تحت مجرم تھا۔ (1953 Cr. L J 1196)

دفعہ 115- ایسے جرم میں اعانت جس کی سزا موت یا عمر قید ہے جب کہ جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو

Abetment of offence punishable with death or imprisonment for life if offence not committed

جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے، جس کی سزا موت یا عمر قید ہو تو اگر اس جرم کا اس اعانت کے نتیجہ میں ارتکاب نہ کیا جائے اور ایسی اعانت کی نسبت مجموعہ ہذا میں کوئی صریحی حکم نہ دیا گیا ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر نتیجہ میں ضرر رساں فعل سرزد کیا گیا ہو

If act causing harm be done in consequence

اور اگر کوئی فعل جس کی نسبت اعانت کنندہ اعانت کے نتیجہ میں مستوجب ہو اور جس سے کسی شخص کو ضرر پہنچے، سرزد کیا گیا ہو تو اعانت کنندہ ہر دو قسم کی ایسی مدت کی قید کا مستوجب ہوگا جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے نیز جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

Illustration

الف ب کو ز کے قتل پر اکساتا ہے۔ جرم سرزد نہیں کیا جاتا۔ اگر ب ز کو قتل کردیتا تو موت یا عمر قید کی سزا کا مستوجب ہوتا۔ لہٰذا الف ایسی مدت کی قید کا مستوجب ہوگا جو سات سال تک ہوسکتی ہے نیز جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر اعانت کے نتیجہ میں ز کو کوئی ضرر پہنچے تو وہ ایسی مدت کی قید کا مستوجب ہوگا جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے نیز جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ 115 کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کی اعانت کسی خاص شخص کی طرف سے کسی خاص شخص کے خلاف ہونی ضروری نہیں ہے۔ (AIR 1933 Cal. 47)- دفعہ 115 کسی ایک فرد یا کسی مخصوص فرد یا افراد کی اعانت

تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ کسی جماعت اشخاص کی اعانت کی صورت پر بھی محیط ہے۔ اس کا اطلاق صرف اس صورت میں نہیں ہوگا جبکہ ایسی اعانت کی سزا کے لیے مجموعہ ہذا میں کوئی صریحی حکم موجود نہ ہو۔

اعانت کے تین نتائج: جب اعانت کی گئی ہو تو اس کے نتیجہ میں افعال کی تین مختلف صورتیں پیدا ہوں گی:

(I) جب اعانت کی گئی ہو مگر کوئی جرم سرزد نہ ہوا ہو، ایسی صورت میں اعانت کرنے والے کو دفعہ 115 کے تحت محض اعانت کرنے پر سزا دی جائے گی۔

(II) جس جرم کی اعانت کی گئی ہو وہی سرزد ہوگیا ہو۔ ایسی صورت میں اعانت کنندہ کو دفعات 109 اور 110 کے تحت سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔

(III) جب اعانت کردہ جرم سے مختلف جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو مگر یہ مختلف جرم اعانت کردہ سے پیدا ہوا ہو۔ ایسی صورت میں اعانت کنندہ دفعات 111، 112 اور 113 میں مقرر کردہ سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

شہادت: ثابت کریں کہ جرم کی اعانت کی گئی اگرچہ نتیجتاً اس کا ارتکاب نہ کیا گیا اور یہ جرم ایسا ہے جس کی سزا موت یا عمر قید ہے۔

ضابطہ: ناقابل ضمانت اور اعانت کردہ جرم کا ضابطہ ملاحظہ کریں۔

دفعہ 116۔ قید سے قابل سزا جرم کی اعانت، اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو

Abetment of offence punishable with imprisonment if offence be not committed

جو کوئی قید سے قابل سزا کسی جرم کی اعانت کرے اسے اگر اعانت کے نتیجہ میں جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے اور مجموعہ ہذا سے ایسی اعانت کی سزا کے لیے کوئی صریحی حکم نہ دیا گیا ہو، اس جرم کے لیے مقرر کردہ ایسی مدت کے لیے ہر دو قسم کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر کردہ طویل ترین مدت کی ایک چوتھائی تک ہوگی یا ایسا جرمانہ جو اس جرم کے لیے مقرر کیا گیا ہو یا دونوں سزائیں۔

اگر اعانت کنندہ یا اعانت کردہ شخص ایسا سرکاری ملازم ہو جس کا فرض جرم کو روکنا ہو، اور اگر اعانت کنندہ یا اعانت کردہ شخص کوئی ایسا سرکاری ملازم ہو جس کا فرض ایسے جرم کو روکنا ہو تو اعانت کنندہ کو اس جرم کے لیے مقرر کردہ ایسی مدت کی قید ہر دو قسم کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر کردہ طویل ترین مدت کے نصف تک ہوگی یا ایسا جرمانہ جو اس جرم کے لیے مقرر ہو یا دونوں سزائیں۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف، ایک سرکاری ملازم، ب کو بطور انعام رشوت پیش کرتا ہے کہ ب اپنے سرکاری فرائض کے استعمال میں الف کی رعایت کرے۔ ب رشوت قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ الف دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہے۔

(b) الف، ب کو جھوٹی گواہی دینے کی انگیخت دیتا ہے۔ اس صورت میں اگر ب جھوٹی گواہی نہ دے تو بھی الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے اور اسی کے مطابق سزا کا مستوجب ہوگا۔

(c) الف ایک پولیس افسر جس کی ڈیوٹی سرقہ بالجبر روکنا ہے۔ سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں اعانت کرتا ہے یہاں اگر سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ بھی ہو تو الف اس قید کی طویل ترین میعاد کے نصف کا مستوجب ہوگا جو اس جرم کے لیے مقرر ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(d) ب سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں الف کی اعانت کرتا ہے جو پولیس افسر ہے اور جس پر ایسے جرم کے ارتکاب کو روکنا لازم ہے یہاں اگر سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ بھی ہو تو ب اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی نصف کا مستوجب ہوگا جو سرقہ بالجبر کی پاداش میں مقرر ہے اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد اس صورت میں کم سزا کا مستوجب ٹھہرانا ہے جب جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

(AIR 1945 All 207)

وہ اشخاص جو ایک مسلمان عورت کی دوسری شادی کرنے میں اعانت کریں جبکہ ایسی شادی پر عورت رضامند نہ ہو۔ دفعہ 116 کے تحت مجرم ہوں گے نہ کہ دفعہ 114 کے تحت۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری شادی کا جرم دلہن کی رضامندی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ (AIR 1917 Sindh 14)۔ جبکہ ملزم نے سرکاری ملازم کو انگیخت دی کہ وہ حکومت کو دھوکہ دینے کے لیے اس کی پیش کش قبول کرے تو یہ جرم کی اعانت قرار دی گئی۔ (1972 SCMR 254)

رشوت کی اعانت: فوجداری قانون میں 1953ء کے ترمیمی ایکٹ نمبر 37 کی رو سے دفعہ 165-A مجموعہ ہذا میں شامل کی گئی۔ دفعہ 161 کے تحت جرم کی اعانت دفعہ 165-A کے تحت جرم ہے۔

جب رشوت ایسے شخص کو دی جائے جو مطلوبہ سرکاری فرائض سرانجام دینے کا اہل نہ ہو تو ملزم دفعہ 165-A کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔ (1969 P. Cr. L J 1558)

سزا: جبکہ ملزم نے سرکاری ملازم کی بیوی کو نقد رقم پیش کی کہ وہ اپنے شوہر کو اسے رعایت دینے کی ترغیب دے لیکن اس عورت نے رقم قبول نہ کی تو ایسے شخص کا معاملہ دفعات 161/116 P.P.C کے تحت آئے گا اور وہ دفعہ P.P.C 163 کے تحت مقرر کردہ طویل ترین سزا کے 1/4 حصہ سزا پانے کا مستوجب ہوگا۔ (PLJ 1979 Lah. 303)

شہادت: ثابت کریں کہ جس جرم کی اعانت کی گئی، اگرچہ نتیجتاً اس کا ارتکاب نہ کیا گیا، ایسا جرم ہے جو قید سے قابل سزا ہے یا یہ کہ ملزم یا جس شخص کی اعانت کی گئی، سرکاری ملازم ہے اور اس کا یہ فرض تھا کہ ایسے جرم کے ارتکاب کا انسداد کرتا۔

ضابطہ: جس جرم کی اعانت کی گئی اس جرم کے لیے مقرر کردہ ضابطہ اعانت پر بھی اطلاق پذیر ہوگا۔

دفعہ 117۔ پبلک یا دس سے زیادہ اشخاص کی طرف سے ارتکاب جرم کی اعانت

Abetting commission of offence by the public or by more than ten persons

جو کوئی پبلک کی طرف سے عمومی طور پر کیے گئے، یا کسی ایسی تعداد یا طبقہ اشخاص، جو دس سے زیادہ ہوں، کی طرف سے کیے گئے جرم کی اعانت کرے گا اسے ہر دو اقسام کی ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

تمثیل

Illustration

الف ایک جائے عام پر ایک ایسے فرقہ کو انگیخت دینے والا اشتہار لگاتا ہے، جو دس سے زیادہ ارکان پر مشتمل ہے کہ وہ خاص وقت اور مقام پر، مخالف فرقہ کے ارکان پر، جبکہ وہ جلوس نکال رہے ہوں، حملہ آور ہونے کے مقصد کے لیے

اکٹھے ہوں۔ الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ان جرائم کی اعانت سے متعلق ہے جن کا دس سے زیادہ اشخاص ارتکاب کریں۔ تعداد دس سے زیادہ ہونی چاہیے۔ دفعہ 117 کے تحت اعانت کے کسی جرم میں دفعہ 143 کے تحت مجمع خلاف قانون بنانے کا جرم شامل ہونا لازمی نہیں ہے۔ (AIR 1951 Sindh 186)

انگیخت: جب ہڑتال کی گئی وہ اور کارکنوں کو پٹڑی پر لیٹنے کے لیے انگیخت دی جائے تو یہ جرم دفعہ 117 پر مشتمل ہوگا۔ (AIR 1933 Mad. 279)

ضابطہ: جب اصل جرم کی بطور سمن کیس سماعت کی جاتی ہو تو ایسے جرم کی اعانت کا الزام بھی بطور سمن کیس کے سماعت کیا جائے گا۔

دفعہ 118۔ موت یا عمر قید سے قابل سزا جرم کے ارتکاب کے منصوبہ کو چھپانا

Concealing design to commit offence punishable with death or imprisonment for life if offence be committed

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کو سہل بنانے کی نیت کر کے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اغلباً اس طرح اسے سہل بنا دے گا جس کی سزا موت یا عمر قید ہے، کسی فعل یا ناجائز ترک فعل کے ذریعہ اس منصوبہ کے وجود کو بالارادہ چھپائے جو ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے بنایا گیا ہو یا ایسے منصوبہ کی نسبت کوئی ایسا بیان دے جس کو وہ یہ جانتا ہو کہ جھوٹا ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے If offence be committed: اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے تو دونوں قسموں میں سے ایک قسم کی ایسی مدت کی قید کی سزا دی جائے گی جو سات برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے If offence be not committed: اور اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی قید کی سزا دی جائے گی جو تین برس تک ہو سکتی ہے اور دونوں صورتوں میں وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

Illustration

الف یہ جانتے ہوئے کہ مقام ب پر عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے، مجسٹریٹ کو جھوٹی اطلاع دیتا ہے کہ مقام پ پر، جو مقام مخالف سمت میں ہے، عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے اور اس طرح جرم کو سہل بنانے کی نیت سے مجسٹریٹ کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس منصوبہ کی مطابقت میں مقام ب پر ڈاکہ پڑتا ہے۔ الف دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا اس صورت میں اطلاق پذیر ہوتی ہے۔ جب کسی جرم، جس کی سزا موت یا عمر قید ہو، کے ارتکاب کے منصوبہ کو اس غرض سے چھپایا جائے کہ جرم کے ارتکاب میں سہولت یا اس کے متعلق غلط بیانی کی جائے تاکہ جرم کرنے میں سہولت ہو تو دفعہ ہذا کا اطلاق ہوگا۔ اگر جرم کا ارتکاب ہو جائے تو سزا سات سال تک کی قید ہو سکتی ہے اور اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو تو سزائے قید تین سال تک کی ہو سکتی ہے۔

شہادت : ثابت کریں : (1) جرم کے ارتکاب کے لیے منصوبہ کی موجودگی۔
(2) ایسا جرم موت یا عمر قید کی سزا یابی کے قابل تھا۔
(3) ملزم نے ایسے منصوبہ کے وجود کو چھپایا۔ (a) اپنے فعل یا ناجائز ترک فعل سے۔ (ب) اپنے ایسے اظہار سے جو وہ جانتا تھا کہ جھوٹ ہے۔
(4) اس نے ایسا دانستہ کیا۔
(5) اس نے ایسا جرم کے ارتکاب میں سہولت کی نیت سے کیا یا یہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس سے جرم کرنے میں سہولت ہوگی۔
(b) یہ کہ جرم کا ارتکاب کیا گیا (جیساکہ پہلی صورت میں ہوگا)۔
ضابطہ : ناقابل ضمانت، اگر ایسے جرم کی نسبت اخفا ہو جس کی سزا موت یا عمر قید ہے اور جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔
قابل ضمانت، اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

دفعہ 119۔ جب سرکاری ملازم ایسے جرم کے ارتکاب کے منصوبہ کو چھپائے جس کا انسداد اس کا فرض ہو

Public servant concealing design to commit offence which it is his duty to prevent

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے کسی ایسے جرم کے ارتکاب کو سہل بنانے کی نیت سے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح اغلباً اسے سہل بنادے گا جو کہ بطور ایسے سرکاری ملازم ہونے کے اس کا فرض ہے کہ روکے۔
دانستہ طور پر کسی فعل یا ناجائز ترک فعل سے ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے کسی منصوبہ کے وجود کو چھپائے یا کوئی ایسا اظہار کرے جسے وہ ایسے منصوبہ کے متعلق جھوٹ جانتا ہو۔

اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے If offence be committed : اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے تو اسے جرم کے لیے مقرر کردہ کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت ایسی قید کی طویل ترین مدت کے نصف تک ہوسکتی ہے یا ایسا جرمانہ جو کہ اس جرم کے لیے مقرر ہو یا دونوں سزائیں۔

اگر جرم کی سزا موت وغیرہ ہو

If offence be punishable with death, etc.

یا اگر جرم کی سزا موت یا عمر قید ہو تو ایسی مدت کے لیے ہر دو قسم جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے If offence be not committed : یا اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے تو ایسے جرم کے لیے مقرر کردہ کسی قسم کی ایسی میعاد کی سزائے قید دی جائے گی جو ایسی قید کی طویل ترین مدت کے چوتھائی حصہ تک ہوسکتی ہے یا ایسا جرمانہ جو جرم کے لیے مقرر ہو یا دونوں سزائیں۔

تمثیل

Illustration

الف ایک پولیس افسر قانونی طور پر پابند ہے کہ سرقہ بالجبر کے ارتکاب کے ان تمام منصوبوں کی اطلاع دے جو اس کے علم میں آئیں اور یہ جانتے ہوئے کہ ب سرقہ بالجبر کے ارتکاب کے لیے منصوبہ بنارہا ہے، ایسی اطلاع اس نیت سے دینا

ترک کرتا ہے کہ اس جرم کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ اس صورت میں الف نے ناجائز ترک فعل سے ب کے منصوبہ کی موجودگی کو چھپایا اور دفعہ ہذا کے احکام کے مطابق مستوجب سزا ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد دفعہ 118 کے احکام کو سرکاری ملازمین پر وسعت پذیر کرنا ہے۔ جب کوئی سرکاری ملازم کسی جرم کے ارتکاب کے منصوبہ کی اطلاع نہ دے جبکہ ایسا کرنا اس کا فرض منصبی ہو تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

شہادت : ثابت کریں : (1) کسی جرم کے ارتکاب کے لیے منصوبہ کا وجود۔

(2) ملزم سرکاری ملازم ہے۔

(3) ملزم کا بطور سرکاری ملازم فرض تھا کہ جرم کے ارتکاب کو روکتا۔

(4) ملزم نے ایسے منصوبے کے وجود کو چھپایا : (a) اپنے فعل یا ناجائز ترک فعل سے یا (b) اپنے جانے بوجھے غلط اظہار سے۔

(5) ملزم نے ایسا دانستہ طور پر کیا۔

(6) ملزم کی اس طرح جرم کو سہل بنانے کی نیت تھی یا یہ جانتا تھا کہ وہ اس طرح ایسے جرم کے ارتکاب کو سہل بنائے گا۔

(7) اخفا کردہ جرم کا ارتکاب ہوا (اگر معاملہ ضمن اول کے تحت آتا ہے)۔

ضابطہ : ناقابل ضمانت جبکہ جس جرم کا اخفا کیا گیا اس کی سزا موت یا عمر قید ہو، بصورت دیگر وہی ضابطہ زیر کار لایا جائے گا جو کہ اعانت کردہ جرم کے لیے مقرر ہے۔

دفعہ 120۔ ایسے جرم کے ارتکاب کے منصوبہ کو چھپانا جس کی سزا قید ہو

Concealing design to commit offence punishable with imprisonment

جو کوئی قید سے قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب کو سہل بنانے کی نیت سے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح اغلباً اسے سہل بنادے گا،

کسی فعل یا ناجائز ترک فعل سے ایسے جرم کے ارتکاب کے کسی منصوبے کے وجود کو دانستہ طور پر چھپاتا ہے یا ایسا اظہار کرتا ہے جو وہ جانتا ہے کہ ایسے منصوبہ کی نسبت جھوٹ ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے، اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا جائے

If offence be committed, if offence be not committed

تو اگر جرم کا ارتکاب کیا جائے، اسے اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو جرم کے لیے مقرر ہو، جس کی مدت ایسی قید کی طویل ترین مدت کی ایک چوتھائی تک اور اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو تو ایک آٹھویں (1/8) تک ہو سکتی ہے یا ایسا جرمانہ جو جرم کے لیے مقرر ہو یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ 118 ان جرائم سے متعلق ہے جن کی سزا موت یا عمر قید ہے جبکہ دفعہ ہذا ان جرائم سے متعلق ہے جن کی سزا قید ہوتی ہے۔ دونوں دفعات کا بنیادی اصول ایک ہی ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

(1) جرم کے ارتکاب کا منصوبہ موجود تھا۔

(2) ایسے جرم کی سزا قید تھی۔

(3) ملزم نے اس منصوبہ کو چھپایا:

(a) اپنے فعل یا ناجائز ترک فعل سے یا

(b) اپنے اظہار سے جسے وہ جانتا تھا کہ جھوٹا ہے۔

(4) ملزم نے دانستہ ایسا کیا۔

(5) اس نے اس سے جرم کے ارتکاب میں سہولت دی یا اس کے علم میں تھا کہ اغلباً جرم کے ارتکاب میں اس سے سہولت ملے گی۔

اگر جرم ضمن اول کے تحت آتا ہو تو ثابت کریں۔

(6) اخفا کردہ جرم کا ارتکاب کیا گیا۔

ضابطہ: جس جرم کی اعانت کی گئی ہو، اسی کا ضابطہ زیر کار لایا جائے گا۔

===============

باب 5-A

سازش مجرمانہ
CRIMINAL CONSPIRACY

☆[دفعہ 120-A- سازش مجرمانہ کی تعریف
Definition of criminal conspiracy

جب دو یا دو سے زیادہ اشخاص کرنے یا کیے جانے پر باہم راضی ہوں:

(1) کوئی فعل ناجائز یا

(2) کوئی فعل جو ناجائز نہیں مگر ناجائز طریقہ سے۔ تو ایسے راضی نامہ کو سازش مجرمانہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔

بشرطیکہ ایسا راضی نامہ سوائے ایسے راضی نامہ کے جو کسی جرم کے ارتکاب کے لیے ہو، سازش مجرمانہ نہ ہوگا تاوقتیکہ راضی نامہ کے علاوہ ایسے راضی نامہ کے کسی ایک یا زیادہ فریقین کی طرف سے، اس کی مطابقت میں کوئی اور فعل نہ کیا جائے۔

وضاحت Explanation : یہ امر غیراہم ہے آیا کہ ناجائز فعل ایسے راضی نامہ کا منتہائے مقصود ہے یا اس مقصد سے محض علاقہ رکھتا ہے۔]

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں سازش مجرمانہ کی تعریف و تشریح کی گئی ہے۔ جب دو یا دو سے زیادہ اشخاص باہم رضامند ہو کر کوئی ناجائز فعل کریں یا جائز فعل کرنا جائز طریقہ سے سرانجام دیں تو ان کے مابین ایسے راضی نامہ یا معاہدہ کو سازشی مجرمانہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دفعات 120-A اور 120-B نے مشترک سماعت میں اشخاص کے خلاف محض سازش کے الزام کی بنا پر الزامات کی بھرمار کے راستے کھول دیے ہیں۔ (AIR 1952 Mad. 727) تاہم اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ لوگ کسی ایسے امر کو کرنے کی سازش نہیں کرتے جو بلا سازش کیا جاسکتا ہو۔ (ILR 1945 Kar. 129)۔ سازش کے جرائم اور وہ جرائم جن کا اس سازش کے تحت ارتکاب کیا جائے ایک ہی معاملہ سے متعلق ہوتے ہیں۔ (AIR 1926 Rang. 53)

سازش مجرمانہ کی تشکیل کرنے کے لیے لازم ہے کہ دو یا زیادہ اشخاص کے درمیان کوئی ایسا فعل کرنے پر اتفاق ہو جو غیرقانونی تھا یا جسے ناجائز ذرائع سے کیا جانا تھا [1998 PCr. LJ 1486]۔

سازش اور اعانت : اعانت کی اشکال میں سے ایک سازش ہے اور اس امر سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سازش بذریعہ اعانت کسی ظاہر فعل کی متقاضی ہے جبکہ دفعہ 120-A کے تحت سازش کہ کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے کسی ظاہر فعل کی متقاضی نہیں ہے۔ اعانت اسی طرح ایک بنیادی جرم ہے جس طرح کہ دفعہ 120-A کے تحت سازش۔

☆ دفعات 120-A اور 120-B کا بروئے فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (VI of 1913) اضافہ ہوا۔

(PLD 1956 Kar. 395)

سازش کا دورانیہ: جب سازش کی جائے تو جرم کا ارتکاب اسی وقت ہو جاتا ہے جب راضی نامہ عمل میں آ جاتا ہے اور جرم کا ارتکاب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ ایسا ملاپ جاری رہے حتیٰ کہ سازشی معاہدہ پورا ہونے سے اختتام کو پہنچے یا اسے چھوڑ دیا جائے یا بے اثر ہو گیا ہو یا کسی دیگر بنا پر ختم ہو گیا ہو۔ (PLD 1979 SC. 53)

سازش اصلی جرم ہے: سازش ایک اصلی یا بنیادی جرم ہے۔ [N L R 1978 (Cr.) 33] اس کا ارتکاب اس وقت ہو جاتا ہے جونہی کہ کسی ناجائز فعل کو زیر عمل لانے کا راضی نامہ یا اقرار ہو جائے۔ یہ امر غیر اہم ہے کہ زیر سازش فعل سرانجام دیا جاتا ہے یا نہیں۔ (PLD 1978 Lah. 523)

سازش: سازش کی اس وقت تکمیل ہو جاتی ہے جب دو یا دو سے زیادہ اشخاص کسی ناجائز امر کو کرنے پر اتفاق کر لیتے ہیں۔ (PLD 1979 SC. 53)

اگر سازش میں جبر، دباؤ، طاقت وغیرہ سے کسی کو شامل کیا گیا ہو تو ایسے شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ اس کے ذہن کا آزادانہ اور دانستہ فعل تھا۔ (PLD 1979 SC 53)۔ جب وعدہ معاف نے بیان دیا کہ اسے دھمکایا گیا اور راضی نامہ میں زبردستی شامل کیا گیا تو ایسے شخص کو سازشی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ (PLD 1979 SC. 53)

سازش دو یا دو سے زیادہ اشخاص کے مابین محض نیت نہیں ہے بلکہ یہ دو یا زیادہ اشخاص کے مابین کسی ناجائز فعل یا جائز فعل کو ناجائز طریقہ سے سرانجام دینے کا اقرار ہے۔ جب تک کہ ایسا منصوبہ صرف نیت تک محدود رہتا ہے یہ مورد الزام نہیں ہوگا۔ (PLD 1979 SC 53)۔ جبکہ استغاثہ یہ ثابت کرنے سے قاصر رہا کہ روپے کو منتقل کرنے کا جرم واقعی زیر عمل لایا گیا، یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کو سازش کے جرم کی سزا نہیں دی جاسکتی۔ (PLD 1966 Dacca 237)۔

سازش مجرمانہ کا الزام عائد کرنے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ تمام ملزمان نے اس سازش کو جنم دیا ہو، اتنا ہی کافی ہے کہ کچھ نے سازش تیار کی، اور دیگر بعد میں اس میں شامل ہوگئے۔ (AIR 1926 Sindh 141)

یہ ضروری نہیں ہے کہ سازش کا ہر رکن دیگر ارکان سے رابطہ رکھتا ہو۔ (PLD 1979 SC. 53) یا سازش کی تمام تفصیلات سے آگاہ ہو۔ (AIR 1962 SC. 1821)

کسی جرم کے ارتکاب کا اقرار لازمی ہے: سازش کے جرم کے متعلق لفظ "اقرار" یا "راضی نامہ" اس اقرار نامہ، راضی نامہ یا معاہدہ سے مختلف ہے جو قانون معاہدہ میں استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے معانی تکنیکی طور پر نہیں لیے جانے چاہئیں نہ ہی ایسے اقرار کو کسی خاص شکل یا طریقہ سے بیان کرنا ضروری ہے۔ صرف اتنا کافی ہے کہ فریقین کے دماغ افہام و تفہیم سے ملتے ہیں اور ایک باشعور اور دانستہ معاہدہ کی تشکیل کرتے ہیں کہ وہ افعال سرانجام دیں، اور زیر الزام جرم کا ارتکاب کریں۔ سازش کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ناجائز فعل یا ناجائز افعال کے سلسلہ کے ارتکاب کو عمومی اقرار ثابت کیا جائے۔ اگرچہ یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ جرم واقعی عمل میں لایا گیا۔ (PLD 1979 SC. 53) سازش کے جرم کے لیے سازش کی پیش کش اور اس کی قبولیت ضروری ہے۔ جب کوئی پیش کش نہ کی گئی ہو تو کوئی سازش موجود نہ ہوگی۔ (PLD 1979 SC 53)

جرم کے اجزاء: جرم ہذا کے حسب ذیل اجزاء ہیں:

(1) ان اشخاص میں اقرار جن پر سازش کرنے کا الزام ہے۔

(2) اقرار یا رضامندی حسب ذیل کے لیے ہو:

(a) کسی ناجائز فعل کے کرنے کی، یا
(b) ایسے فعل کو ناجائز طریقہ پر کرنے کی جو بذاتہی ناجائز نہ ہو۔ (PLD1956Kar.395;)

دفعہ 120-B۔ سازش مجرمانہ کی سزا

Punishment of criminal conspiracy

(1) جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی سازش مجرمانہ کا فریق ہو گا جس کی سزا موت، عمرقید یا دو سال یا زیادہ مدت کی قید سخت ہو، اسے جب مجموعہ ہذا میں ایسی سازش کی سزا کے لیے کوئی صریحی حکم نہ دیا گیا ہو، اسی طریقہ سے سزا دی جائے گی گویا اس نے ایسے جرم کی اعانت کی تھی۔

(2) جو کوئی کسی ایسی سازش مجرمانہ کا فریق ہو جو مذکورہ بالا کسی جرم کے ارتکاب کرنے کی سازش مجرمانہ کے علاوہ ہو، اسے ایسی مدت کی ہر دو قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کی دو ضمن ہائے میں سازش مجرمانہ کی سزا بتائی گئی ہے۔ ضمن (1) کے مطابق جب کوئی شخص کسی ایسے جرم کے ارتکاب کرنے کی سازش میں شریک ہو گا جس کی سزا موت، عمرقید یا دو سال اور اس سے زیادہ مدت کی قید مقرر ہو تو ایسے شخص کو وہی سزا دی جائے گی جو اس جرم کی اعانت پر اعانت کرنے والے کو دی جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ جب اس جرم کی سازش کے لیے مجموعہ ہذا میں صریحی طور پر حکم موجود ہو تو اس کے مطابق سزا دی جائے گی۔

دوسری ضمن میں بتایا گیا ہے کہ جب سازش ان جرائم سے علاوہ کسی جرم کی کی گئی ہو جو کہ ضمن (1) میں بیان کیے گئے ہیں تو ملزم کو کسی قسم کی چھ ماہ تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔

دفعہ ہذا کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب کسی جرم کا واقعی ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔
(PLD 1956 Kar. 489)

کیا اقرار بذاتہی قابل سزا ہے: سازش مجرمانہ کا جرم دو یا زیادہ اشخاص کے مابین کسی جرم کے ارتکاب کے لیے اقرار ہے اس امر کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ آیا بعد میں اس جرم یا جرائم کا ارتکاب کیا گیا یا نہ کیا گیا۔ صرف سازش کا ہونا ہی جرم کی تشکیل کے لیے کافی ہے اور یہ امر غیر اہم ہے کہ اس ناجائز اقرار کے نتیجہ میں کوئی جرم کیا گیا یا نہ کیا گیا۔
[PLD 1957 SC. (Ind) 68]

جب مجموعہ میں ایسی سازش کے لیے صریحی حکم موجود نہ ہو: دفعہ ہذا میں بتائی گئی سزا کا اس صورت میں اطلاق ہو گا جب مجموعہ تعزیرات پاکستان میں ایسی سازش کی سزا یابی کے لیے کوئی صریحی حکم نہ دیا گیا ہو۔ لہٰذا جب کوئی سازش مجرمانہ دفعہ 107 کے تحت اعانت کے ضمرہ میں آتی ہو وہاں دفعہ دفعہ 120-A اور 120-B کے احکام کو زیر کار لانا غیر ضروری ہو گا کیونکہ مجموعہ نے ایسی سازش کی سزا یابی کے لیے صریحی حکم دیا ہے۔ (AIR 1926 Sindh 771)

شہادت: ثابت کریں: (1) ملزم نے کوئی فعل کرنے یا کرائے جانے پر رضامندی ظاہر کی۔
(2) ایسا فعل ناجائز تھا یا ناجائز ذرائع سے کیا گیا۔
جب فعل بذاتہی ناجائز نہ تھا تو مزید ثابت کریں۔
(3) رضامندی کی مطابقت میں ملزمان میں سے کسی نے کوئی ظاہری فعل سرزد کیا۔

جرم کا لب لباب بذاتہی رضامندی یا اقرار ہی ہے اور جب اقرار کا مقصد کسی ناجائز فعل کا کرنا ہو نہ کہ کسی جائز فعل کا کسی ناجائز طریقہ سے کرنا تو یہ کافی ہوگا کہ ناجائز مقصد کی تصریح کر دی جائے اور وہ ذرائع نہ بیان کیے جائیں جو تمام یا کسی سازشی نے اس مقصد کے حصول کے لیے اختیار کیے ہوں۔ (AIR 1927 Sindh 161)

محض میل ملاپ کی شہادت سازش کا نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں۔ (AIR 1935 Cal. 580)۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سازش کا صریحی ثبوت موجود ہو۔ افعال اور چلن سے کسی اقرار کو اخذ کیا جا سکتا ہے۔

جب معاملہ محض سازش کے مرحلہ سے گزر جائے اور یہ الزام ہو کہ اس سازش کے تحت جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو ملزم پر اصل جرم کا چارج (الزام) عائد کیا جانا چاہیے۔ ایسی صورت میں دفعہ 120(b) غیر متعلقہ ہوگی۔
(1968 P. Cr. L J 1301)

جبکہ ایک سے زائد ملزمان نے ایک ہی سازش کے تحت مختلف مواقع پر مختلف جرائم کا ارتکاب کیا تو یہ قرار دیا گیا کہ جرائم کا ایک ہی معاملہ کے دوران ارتکاب کیا گیا اور الزامات کا اشتراک ناجائز نہ تھا۔ (PLD 1962 Lah. 244)

سزا: سازش کی سزا وہی ہوگی جو کہ جرم کی اعانت کے لیے مقرر ہے۔ ایسی سزا جرم کے ارتکاب یا ارتکاب نہ ہونے کے مطابق ہے۔ اگر سازش کے نتیجہ میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو تو سزا دفعہ 109 میں مقرر کردہ ہوگی۔ اگرچہ صحیح معنوں میں یہی کہا جائے گا کہ ایسے مقدمات میں سازش کی سزا نہیں ہونی چاہیے بلکہ اعانت کی سزا ہوگی۔ اگر جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو، تو سزا مجموعہ ہذا کی دفعہ 116 کے تابع ہوگی۔ (AIR 1915 Lah. 16)۔ مثال کے طور پر جب سازش محض یہ ہو کہ اسلحہ تیار کیا جائے اور حقیقی طور پر اسلحہ تیار نہ کیا گیا ہو تو دفعہ ہذا معہ خواندگی دفعہ 19-A قانون اسلحہ اور دفعہ 116 کے تحت سزا دی جائے گی اور ان دفعات کے تحت زیادہ سے زیادہ نو ماہ تک قید سخت کی سزا دی جا سکتی ہے۔
(AIR 1915 Lah. 16)

===============

باب 6

مملکت کے خلاف جرائم
OF OFFENCES AGAINST THE STATE

دفعہ 121- پاکستان کے خلاف جنگ کرنا یا جنگ کرنے کا اقدام کرنا یا جنگ کرنے میں اعانت کرنا

Waging or attempting to wage war or abetting waging of war against Pakistan

جو کوئی حکومت پاکستان کے خلاف جنگ کرے یا ایسی جنگ کرنے کا اقدام کرے یا ایسی جنگ کرنے میں اعانت کرے تو اسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

تمثیل
Illustration

الف پاکستان کے خلاف ایک بغاوت میں شامل ہوتا ہے۔ الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں مملکت کے خلاف جنگ کرنے یا جنگ کرنے کا اقدام کرنے اور اعانت کرنے والوں کے لیے سزا مقرر کی گئی ہے۔

ایسے جرم کی تشکیل کے لیے اشخاص کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی طریقہ مقرر کیا گیا ہے کہ وہ کیسے اکٹھے ہوں یا ان کو کیسے مسلح کیا گیا ہو۔ صرف اس مقصد کو اہمیت حاصل ہے جس کے لیے وہ اشخاص اکٹھے ہوئے۔ ایسے اجتماع کا مقصد طاقت اور تشدد مجرمانہ سے عوامی نوعیت کے کسی عام مقصد کا حصول ہوتا ہے اور وہ اس کے ذریعہ حکومت کے اختیار پر بلاواسطہ ضرب لگاتے ہیں۔ (AIR 1946 Nag. 126)

جنگ کرنا: دفعہ ہذا میں متذکرہ جنگ سے اندرونی بغاوت یا باہر سے حملہ دونوں ہی مراد ہیں۔ ملک کے اندر جنگ اس طرح ہوسکتی ہے کہ کوئی شخص یا اشخاص حکومت سے نافرمانی کرنے پر تل جاتے ہیں اور اس طرح حکومت کا مقابلہ کرتے ہیں جیسے کوئی اجنبی دشمن ملکی سرزمین میں داخل ہونے کے بعد مقابلہ میں کھڑا ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں بغاوت کی جائے اور ایسی بغاوت میں طاقت اور تشدد کا آزادانہ استعمال کیا جائے۔ جب کسی عوامی مقصد کو تشدد کے ذریعہ حاصل کیا جائے تو اسے جنگ کہیں گے۔ ایسی صورت میں بہت سے لوگ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور کسی عوامی نوعیت کے مقصد کو تشدد کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عمل کو جنگ کرنا کہتے ہیں۔

جنگ اور بلوے میں فرق: جب کسی ذاتی مقصد کے حصول کی خاطر مردمان حکومت کے خلاف نکل کر ہنگامہ اور فساد کریں، اودھم مچائیں اور کہرام برپا کریں تو ایسا ہنگامہ بلوہ کی تعریف میں آئے گا جبکہ دفعہ ہذا میں متذکرہ جنگ ذاتی مقصد

کی بجائے عوامی (پبلک) مقصد کے حصول کے لیے کی جاتی ہے۔

شہادت: ثابت کریں: (1) ملزم نے جنگ کی یا اس کا اقدام کیا یا اعانت کی۔

(2) یہ کہ ایسی جنگ پاکستان کے خلاف تھی۔

ملزم کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے افعال کا مقصد اور معانی ثابت کرے بلکہ یہ استغاثہ کا فرض ہے کہ وہ ملزم کے خلاف مقدمہ ثابت کرے۔

مقدمہ کی اجازت: دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ چلانے سے قبل حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ (دفعہ 196 ضابطہ فوجداری)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی پولیس، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 121-A- دفعہ 121 کی رو سے قابل سزا جرائم کے ارتکاب کے لیے سازش

Conspiracy to commit offences punishable by Section 121

جو کوئی پاکستان یا اس سے باہر دفعہ 121 سے قابل سزا کسی جرم کے ارتکاب کے لیے یا پاکستان کو اس کی حدود یا اس کے کسی حصہ کی حکمرانی سے محروم کرنے کے لیے سازش کرے گا یا بذریعہ جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی دھمکی سے وفاقی یا صوبائی حکومت کی تخویف کے لیے سازش کرے گا، اسے عمر قید یا قید ہر دو قسم جو دس سال تک ہو سکتی ہے، کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔

وضاحت Explanation: دفعہ ہذا کے تحت سازش کی تشکیل کے لیے ضروری نہیں ہے کہ اس کے سبب کوئی فعل یا ناجائز ترک فعل وقوع پذیر ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں سازش کرکے حکومت کے خلاف جنگ کرنے کے جرم کو بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت سازش کرنا بذاتہٖ ایک جرم ہے اور کسی ناجائز فعل یا ناجائز ترک فعل کو بطور سازش کے ظاہری افعال کے ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا دو اقسام کی سازش سے متعلق ہے:

1- دفعہ 121 کے تحت قابل سزا جرائم کا ارتکاب کرنے کے لیے پاکستان کے اندرون یا بیرون سازش کرنا۔

2- بذریعہ جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی دھمکی سے وفاقی یا صوبائی حکومت کی تخویف کرنا۔

شہادت: ثابت کریں۔ (1) ملزم نے سازش میں شرکت کی۔

2- سازش کسی ایسے جرم کے ارتکاب کرنے کی تھی جو دفعہ 121 کے تحت قابل سزا تھا یا سازش جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی دھمکی سے حکومت کی تخویف کے لیے تھی۔

ضابطہ: جرم قابل دست اندازی نہیں ہے، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن ہے۔

دفعہ 122- پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کی نیت سے ہتھیار وغیرہ اکٹھا کرنا

Collecting arms, etc., with intention of waging war against Pakistan

جو کوئی اشخاص ہتھیار یا گولی بارود فراہم کریں یا کسی اور طرح سے جنگ کرنے کی تیاری کریں اس ارادہ سے کہ یا

پاکستان کے خلاف جنگ کریں یا جنگ کرنے پر تیار رہیں تو ان کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہ ہو اور وہ جرمانہ کی سزا کے بھی مستوجب ہوں گے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کی کسی تیاری کو سختی سے کچل دینا ہے۔ اس دفعہ کے تحت جس فعل کو قابل سزا گردانا گیا ہے انہیں اقدام نہیں قرار دیا جاسکتا۔ یہ دراصل جنگ کرنے کے جرم کے ارتکاب کی تیاری ہے۔ دفعہ ہذا اور دفعات 126 اور 399 کسی جرم کے ارتکاب کی تیاری کو قابل سزا ٹھہراتی ہیں۔ تیاری ایک ایسا مرحلہ ہے جو اقدام سے قبل آتا ہے۔

شہادت : ثابت کریں : (1) ملزم نے اشخاص، ہتھیار وغیرہ اکٹھے کیے۔

2- اس نے ہتھیار، اشخاص وغیرہ جنگ کرنے کی نیت سے اکٹھے کیے یا وہ جنگ کرنے پر تیار تھا۔

3- ایسی جنگ پاکستان کے خلاف تھی۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

حکومت کی منظوری : دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی منظوری کی ضرورت ہے۔ (دفعہ 196، مجموعہ ضابطہ فوجداری)

دفعہ 123- جنگ کرنے کے منصوبہ کی سہولت کی نیت سے اخفا کرنا

Concealing with intent to facilitate design to wage war

جو کوئی کسی فعل یا ناجائز ترک فعل سے پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کے کسی منصوبے کے وجود کو چھپائے گا، یہ نیت رکھتے ہوئے کہ ایسے اخفا سے سہولت پیدا کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ اغلباً ایسے اخفا سے ایسی جنگ کرنے میں سہولت ہوگی، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ مستوجب جرمانہ بھی ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کے کسی منصوبہ کو اخفا رکھنے کی سزا بیان کی گئی ہے جبکہ ایسے منصوبہ کے اخفا سے جنگ کرنے میں سہولت پیدا کرنا مقصود ہو۔

شہادت : ثابت کریں : (1) حکومت پاکستان کے خلاف جنگ کرنے کے منصوبہ کی موجودگی۔

2- ملزم کے علم میں یہ منصوبہ تھا۔

3- ملزم نے اس منصوبہ کو اخفا رکھا۔

4- ایسا کرنے سے ملزم کا مقصود یا نیت ایسی جنگ کرنے میں سہولت پیدا کرنا تھی، یا یہ کہ ملزم کے علم میں تھا کہ ایسے اخفا سے وہ اغلباً ایسی جنگ کرنے میں سہولت پیدا کرے گا۔

ضابطہ : جرم ناقابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ اور قابل سماعت عدالت سیشن ہے۔

حکومت کی منظوری : دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی منظوری ضروری ہے۔

☆[دفعہ 123-A۔ مملکت کے وجود کو ملامت اور اس کی حاکمیت کے خاتمہ کی حمایت کرنا

Condemnation of the creation of the State and advocacy of abolition of its sovereignty

(1) جو کوئی اندرون یا بیرون پاکستان، کسی شخص یا سب عوام یا عوام کے کسی طبقہ پر اثر انداز ہونے کی نیت سے یا یہ اغلب جانتے ہوئے کہ وہ اثر انداز ہوگا، ایسے طریقہ سے جو پاکستان کی حفاظت یا نظریہ پاکستان کے لیے مضرت رساں ہو یا اس کی سرحدوں کے اندر واقع علاقوں میں سے کسی کی نسبت، پاکستان کی حاکمیت کو خطرہ میں ڈالنے کے لیے، زبانی یا تحریری الفاظ سے یا بذریعہ اشارات یا نظر آنے والے اظہار سے، پاکستان کو برا بھلا کہے یا ہندوستان کی تقسیم، جو 15 اگست 1947ء کو زیر عمل آئی کی بنیاد پر پاکستان کے وجود میں آنے کی ملامت کرے گا یا اس کی سرحدوں کے اندر واقع کسی علاقوں کی نسبت، چاہے وہ ہمسایہ ریاستوں کے الحاق سے یا بصورت دیگر شامل ہوئے ہوں، پاکستان کی حاکمیت کے کم کیے جانے یا ختم کیے جانے کی حمایت کرے گا، اسے قید سخت کی سزا دی جائے گی، جو دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) کسی دیگر قانون نافذالوقت میں درج کسی امر کے باوصف، جب کسی شخص کے خلاف دفعہ ہذا کے تحت کارروائی کی جائے تو، کسی ایسی عدالت کے لیے جائز ہوگا جس کے روبرو اسے تحقیقات یا سماعت کے دوران پیش کیا جائے، کہ وہ اس کی نقل و حرکت، دیگر اشخاص کے ساتھ اس کے میل جول، خط و کتابت اور خبروں کی نشرو اشاعت، آراء کی تشہیر کے متعلق اس کی مصروفیات کی نسبت جو مقدمہ کے قطعی فیصلہ ہونے تک، ایسا حکم صادر کرے، وہ مناسب سمجھے۔

(3) کوئی عدالت، جو ضمنی دفعہ (2) میں متذکرہ عدالت کی نسبت، عدالت اپیل یا نگرانی ہو، بھی اس ضمنی دفعہ کے تحت حکم صادر کرنے کی مجاز ہوگی۔]

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد پاکستان کے وجود، اس کی سالمیت اور حاکمیت کا تحفظ ہے۔ اگر پاکستان یا اس کی سرحدوں کے اندر واقع کسی علاقہ پر پاکستان کی حاکمیت کو ختم کرنے یا کم کرنے کی حمایت کی جائے تو دفعہ 123-A کے تحت جرم کا ارتکاب سمجھا جائے گا، چاہے ایسی حمایت کسی بھی وقت اور کسی بھی حالات میں کی گئی ہو۔

☆☆دفعہ 123-B۔ سرکاری عمارات وغیرہ سے قومی پرچم کو بلااختیار اتارنا یا اس کی بے حرمتی کرنا

Defiling or unauthorisedly removing the National Flag of Pakistan from Government building, etc.

جو کوئی جان بوجھ کر پاکستانی پرچم کی بے حرمتی کرے گا یا بلااختیار اسے حکومت کی کسی عمارت، علاقہ، گاڑی یا دیگر جائیداد سے اتارے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے، یا سزائے جرمانہ یا دونوں قسم کی سزائیں۔]

☆ دفعہ 123-A کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) ایکٹ (VI of 1950) سے اضافہ ہوا۔

☆☆ دفعہ 123-B کا بروئے فوجداری (دوسرا ترمیمی) آرڈیننس سے اضافہ ہوا۔

دفعہ 124- صدر، گورنر وغیرہ پر، جائز اختیار زیر کار لانے پر مجبور کرنے یا باز رکھنے کی نیت سے، حملہ کرنا

Assaulting President, Governor, etc., with intent to compel or restrain the exercise of any lawful power

جو کوئی، صدر پاکستان یا کسی صوبہ کے گورنر کو ترغیب دینے یا مجبور کرنے کی نیت سے، کہ وہ صدر یا گورنر کے جائز اختیارات کسی طور پر زیر کار لائیں یا زیر کار لانے سے باز رہیں۔
کسی صدر یا گورنر پر حملہ کرے یا مزاحمت بیجا کرے یا مزاحمت بیجا کا اقدام کرے، یا کسی جبر مجرمانہ کے ذریعہ یا جبر مجرمانہ کے دکھاوے سے ڈرائے یا اس طرح ڈرانے کا اقدام کرے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ان صورتوں میں اطلاق پذیر ہوتی ہے جب صدر پاکستان یا کسی صوبہ کے گورنر کو ترغیب دینے، مجبور کرنے کی نیت سے ان پر حملہ کیا جائے یا ڈرایا دھمکایا جائے کہ وہ اپنے جائز اختیار زیر کار لائیں یا زیر کار لانے سے باز رہیں۔

شہادت: ثابت کریں: (1) جس پر حملہ وغیرہ کیا گیا وہ صدر یا گورنر میں سے کوئی تھا۔

2- ملزم نے اس پر حملہ کیا یا حملہ کا اقدام کیا یا یہ کہ ملزم نے اس کی ناجائز مزاحمت کی یا ایسا کرنے کا اقدام کیا یا یہ کہ ملزم نے جبر مجرمانہ استعمال کیا یا یہ اس کے استعمال کی دھمکی دی۔

3- ملزم نے (2) مد میں متذکرہ فعل اس شخص کی تخویف یا تخویف کے اقدام کے طور پر کیا۔

4- ملزم نے مذکورہ فعل اس غرض سے سرزد کیا کہ اس شخص کو اپنے جائز اختیارات زیر کار لانے کے لیے مجبور کیا جائے یا زیر کار لانے سے روکا جائے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

حکومت کی منظوری: دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔

☆[دفعہ 124-A- بغاوت Sedition: جو کوئی الفاظ سے خواہ زبانی یا تحریری یا اشاروں سے یا نقل محسوس العین سے یا بصورت دیگر مرکزی یا صوبائی حکومت جو آئینی طور پر قائم ہوں، کے خلاف نفرت یا حقارت پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے یا ان کی نسبت بدخواہی پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے تو اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی جس میں جرمانہ بھی شامل کیا جاسکتا ہے یا قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے جس کے ساتھ جرمانہ شامل کیا جاسکتا ہے یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

وضاحت 1: لفظ "بدخواہی" میں اطاعت سے انحراف اور جملہ خیالات دشمنی داخل ہیں۔

وضاحت 2: ایسے تبصرے جن سے حکومت کے اقدام کی ناپسندیدگی کا اظہار، نفرت یا حقارت یا اطاعت سے انحراف پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کیے بغیر اس نظریہ سے کیے جائیں کہ ان کی تبدیلی آئینی طریقوں سے حاصل کی جائے، دفعہ ہذا کے تحت جرم نہیں ہیں۔]

☆ دفعہ 124-A کا بروئے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ترمیمی) ایکٹ (XXVII of 1870) سے اضافہ ہوا۔

وضاحت 3 : ایسے تبصرے جن سے حکومت کی انتظامی یا دیگر کارروائی کی ناپسندیدگی کا اظہار، نفرت یا حقارت یا اطاعت سے انحراف پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کیے بغیر کیے جائیں، دفعہ ہذا کے تحت جرم نہیں ہیں۔

شرح

مقصد : دفعہ A-124 مجموعہ تعزیرات پاکستان کا مقصد ایسے احساسات کو ممنوع قرار دینا ہے جو مختلف طریقوں سے حکومت کے خلاف بھڑکائے جاسکتے ہوں۔ ایسے طریقوں میں سے ایک طریقہ ممکنہ طور پر اس کی خدمات میں سے کسی خدمت کو ناجائز طور پر ہدف ملامت بنانا ہے [1996 PCr. LJ 414 (a)]۔

دفعہ ہذا میں حکومت سے بغاوت کے جرم کی تعریف اور تشریح کی گئی ہے۔ بغاوت کا جرم، دیگر اشخاص میں حکومت کے خلاف برے خیالات پیدا کرنے یا پیدا کرنے کا اقدام کرنے پر مشتمل ہے۔ برے خیالات کی شدت بغاوت کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے اہم نہیں ہے البتہ سزا کا تعین کرتے ہوئے اس امر کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔

بغاوت : بغاوت سوسائٹی کے خلاف ایک جرم ہے۔ یہ غداری سے ملتا جلتا جرم ہے اور بالعموم غداری سے تھوڑا عرصہ قبل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ بغاوت ایک جامع اصطلاح ہے اور اس میں وہ تمام معمول الفاظ، تحریر، فعل وغیرہ جن سے حکومت کے امن میں خلل ڈالنا مقصود ہوتا ہے اور ناسمجھ لوگوں کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنا ہوتا ہے، شامل ہوتے ہیں۔ بغاوت کا مقصد بے چینی اور بددلی پھیلانا ہوتا ہے۔ حکومت کے خلاف سخت نفرت پیدا کرنا، نظم و نسق و انصاف رسانی کے نظام کو مفلوج اور بے اثر کرنا اور لوگوں میں سرکشی اور غداری کو حد درجہ پیدا کرنا بغاوت کہلاتا ہے۔ قانونی نظریہ کے مطابق بغاوت ان سب افعال کا مجموعہ ہے جن کے ذریعہ بے اطمینانی، بے وفائی، فساد آرائی اور باہمی جنگ و جدل کو جنم دیا جاتا ہے۔ بغاوت، قانون رائج الوقت یا آئین یا حکومت کی تحقیر و تذلیل کرنے کا دوسرا نام ہے۔

بغاوت کے جرم کا لب لباب یہ ہے کہ ملزم نے کس نیت سے الفاظ استعمال کیے۔ آیا ملزم کی یہ نیت اس کے الفاظ، تحریر یا مضمون سے اخذ کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ (PLD 1957 Lah. 142)۔ ایک مقدمہ میں عدالت نے قرار دیا کہ کسی مضمون کو پڑھنے یا تقریر سننے سے یہ معقول نتیجہ لازمی اور قدرتی طور پر نکل آتا ہے کہ ملزم کی نیت حکومت کے خلاف نفرت اور حقارت پیدا کرنے کی تھی یا نہیں۔ (PLD 1958 Pesh. 116)۔ کسی جرم کے ارتکاب کے متعلق فیصلہ دیتے ہوئے عدالت کو ان لوگوں کی استعداد اور ان کے معیار کو مدنظر رکھنا ہوگا جن کو ملزم نے مخاطب کیا۔ نیز ان لوگوں کا علمی شعور، لیاقت کی بندش وغیرہ اور الفاظ کو لغوی معنوں میں سمجھ لینا۔ عدالت اس وقت اور مقام کو بھی ملحوظ رکھے گی جہاں پر خطاب کیا گیا یا مضمون ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان تمام امور کو سامنے رکھ کر عدالت ملزم کی نیت کا تعین کرے گی۔

(PLD 1947 PC 32)

جب کوئی وزیر حکومت کے کاروبار میں مصروف ہو تو وہ حکومت ہے۔ ہر وزیر کی ذاتی یا نجی شخصیت بھی ہوتی ہے۔ استغاثہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ وزیروں پر حملہ کو حکومت پر حملہ ثابت کریں۔ (PLD 1954 Sindh 80)

جبکہ ملزم نے اخبار میں باغیانہ مضمون اور تصاویر شائع کیں اور صفائی میں بتایا کہ ان تصویروں کی پہلے کراچی میں نمائش ہوچکی ہے تو یہ قرار دیا گیا کہ تصویروں کا پہلے دکھایا جانا تصویروں کو مواخذہ سے مبرا نہ کرتا تھا۔ (PLD 1960 Lah. 35)۔ یہ قرار دیا گیا کہ باغیانہ مضمون شائع کرنے پر اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا جیسے کہ اصل مضمون تحریر کرنے پر۔ ایڈیٹر پر اس باغیانہ خط کے شائع کرنے کا ذمہ دار ہوگا جو بغیر دستخط کے ہو اور جس کا پورا پتہ نہ دیا

گیا ہو۔ [(1907) 35 Cal. 141]

جب بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے تو یہ جواز نہ سمجھا جائے گا کہ مبینہ تقریر یا تحریر حقیقت پر مبنی تھی۔ (PLD1967SC.78)

نفرت یا حقارت : درحقیقت نفرت یا حقارت تلخ بیزاری کا ایسا مسلسل جذبہ ہے جس میں بالعموم مفعول کو نقصان پہنچانے، تباہ و برباد کرنے بلکہ اس کا وجود ختم کرنے کی خواہش جاری رہتی ہے، یہ ایک انمٹ اور گہرا احساس ہوتا ہے اور اس کی بیداری کے لیے بڑے سخت اور زور دار الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (PLD 1949 Lah. 212)

وضاحتیں : دفعہ ہذا کے تحت تین وضاحتیں دی گئی ہیں۔ ان میں سے نمبر2 اور 3 غور طلب ہیں: نمبر2 اور 3 وضاحتوں کا اطلاق تب ہوتا ہے جبکہ تبصرہ حکومت کے امور اور انتظامیہ کے بارے میں کیا گیا ہو مگر نفرت یا حقارت پیدا کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ ان وضاحتوں کا مقصد نیک نیتی سے تبصرہ کرنے والوں کو دفعہ ہذا کے اطلاق سے بچانا ہے تاکہ نیک نیتی سے کیے گئے تبصروں سے حکومت کے کاروبار اور نظم و نسق میں اچھائی اور اصلاح اجاگر ہو سکے ہر جرنلسٹ کو حکومت کے کردار پر سخت تنقید کرنے کا پورا حق ہوتا ہے، بلکہ یہ تو جرنلسٹ کا فرض ہے۔

[(1868) 11 Raks 44, 50]

حکومت پر کی گئی ہر تنقید خواہ وہ کیسی زہریلی کیوں نہ ہو اور کیسے سخت الفاظ کیوں نہ استعمال ہوئے ہوں دفعہ 124-A کی زد میں نہیں آ جاتی۔ سوائے اس کے کہ کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایسے وسیلے یا ذرائع کو ... دی جائے جن میں لوگوں کو تشدد اور طاقت کے استعمال پر اکسایا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ایسی ... حکومت کے ساتھ تصادم کا خطرہ ہو، اور یہ امر یقینی ہو کہ ضرر شدید اور انسانی جانوں کے جانے کا احتمال ہے۔ اگر تنقید اس شدت سے کمتر کی ہو تو اس کی اجازت ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا سپیشل مجسٹریٹ۔

دفعہ 125- کسی ایسی ایشیائی سلطنت سے جنگ کرنا جو پاکستان کی اتحادی ہو

Waging war against any Asiatic Power in alliance with Pakistan

جو کوئی کسی ایشیائی سلطنت کی حکومت سے جو پاکستان سے رابطہ، اتحاد یا صلح رکھتی ہو، جنگ کرے یا ایسی جنگ کرنے کا اقدام کرے یا ویسی جنگ کرنے میں اعانت کرے، اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی جس میں جرمانہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے جس میں جرمانہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے اندر کوئی شخص ایسے ملک یا ملکوں کے خلاف کوئی گٹھ جوڑ، سازش اور ساز باز نہ کرے جن کے ساتھ پاکستان کے صلح و آشتی کے روابط ہیں اور جن کے ساتھ پاکستان کا رابطہ اتحاد ہے۔ حکومت پاکستان اپنا فرض سمجھتی ہے کہ پاکستان کی رعایا مذکورہ ملکوں کے خلاف نہ کوئی جرم کریں نہ ایسے جرم کی اعانت کریں۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی پولیس، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 126- ایسے ملک کے علاقہ میں غارتگری کرنا جو پاکستان کے ساتھ صلح رکھتا ہو

Committing depredation on territories of Power at peace with Pakistan

جو کوئی کسی ایسے ملک کے علاقہ میں غارت گری کرے یا غارتگری کے ارتکاب کی تیاری کرے، جو پاکستان سے رابطہ، اتحاد یا صلح رکھتا ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ اور اس مال اسباب کی ضبطی کا بھی مستوجب ہوگا جو اس غارت گری کے ارتکاب میں استعمال ہوا یا جس کا استعمال مقصود تھا یا جو اس غارت گری کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا۔

شرح

مقصد: دفعہ 125 کے تحت پاکستان کے کسی اتحادی ملک کے خلاف پاکستان کی سرزمین میں سازش یا ساز باز کرنے کو جرم ٹھہرایا گیا تھا۔ دفعہ 126 کی رو سے ایسے اتحادی ملک کی سرزمین میں غارت گری کرنے یا اس کا اقدام کرنے کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 127- جنگ یا دفعات 125، 126 میں متذکرہ غارتگری سے حاصل کردہ مال وصول کرنا

Receiving property taken by war or depredation mentioned in Section 125 and 126

جو کوئی شخص کوئی مال اسباب یہ جان کر لے کہ وہ ان جرموں میں سے کسی جرم کے ارتکاب میں حاصل کیا گیا ہے جو دفعات 125، 126 میں مذکور ہوئے ہیں، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا اور اس مال اسباب کی ضبطی کا مستوجب ہوگا جو اس نے اس طرح حاصل کیا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ان اشخاص کی سزا یابی بیان کرتی ہے جو پاکستان کے اتحادی ملکوں کے خلاف جنگ کر کے یا اس کے علاقہ میں غارت گری کر کے مال و اسباب حاصل کرتے ہیں اور پھر اس جائیداد کو پاکستان میں فروخت کر دیتے ہیں یا دوسروں کو منتقل کر دیتے ہیں۔ ایسے مال کو جانتے بوجھتے حاصل کرنے والے کو سزائے قید، جرمانہ اور حاصل کردہ مال کی ضبطی کی سزا دی جائے گی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 128- سرکاری ملازم کا مملکت کے کسی قیدی یا جنگی قیدی کو دانستہ طور پر فرار ہونے دینا

Public servant voluntarily allowing prisoner of State or war to escape

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور جس کی حراست میں کوئی مملکت کا قیدی یا جنگی قیدی ہو، اس قیدی کو کسی جگہ سے، جہاں وہ قید میں رکھا گیا ہے جو بالارادہ بھاگ جانے دے تو اسے عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی

جائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد اہم قیدیوں کو فرار ہونے میں مدد کرنے کی حوصلہ شکنی کرنا ہے۔ دفعہ ہذا اور دفعہ 225-A یکساں نوعیت کی ہیں۔ البتہ دفعہ ہذا میں قیدی کی تخصیص کر دی گئی ہے کہ قیدی جنگی قیدی ہو یا ملکی قیدی ہو تو دفعہ ہذا کا اطلاق ہو گا۔ قیدی کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر دفعہ ہذا میں سزا زیادہ سخت رکھی گئی ہے۔ مملکت کے قیدی وہ ہیں جن کو حکومت نے مملکت کی بقاء اور سلامتی کی خاطر قید میں رکھا ہوتا ہے۔

جنگی قیدی وہ ہوتا ہے جو اعلانیہ جنگ کے دوران لڑتا ہوا گرفتار ہو۔ ایسے قیدی کو ہلاک نہیں کیا جاتا بلکہ زندہ گرفتار کر کے قید میں رکھا جاتا ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

حکومت کی منظوری: مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ (دفعہ 196، مجموعہ ضابطہ فوجداری)۔

دفعہ 129۔ قیدی مذکور کو غفلت سے جانے دینا

Public servant negligently suffering such prisoner to escape

کوئی شخص سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور جس کی تحویل میں کوئی مملکت کا قیدی یا جنگی قیدی ہو، غفلت سے اس قیدی کو اس جگہ سے جہاں وہ حراست میں ہے بھاگ جانے دے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق اگر سرکاری ملازم مملکت کے قیدی یا جنگی قیدی کو دانستہ فرار ہونے کا موقع تو نہیں دیتا مگر لاپرواہی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں فرار عمل میں آتا ہے تو اسے نسبتاً نرم سزا کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

حکومت کی منظوری: دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ چلانے کے لیے حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ (دفعہ 196، مجموعہ فوجداری)۔

دفعہ 130۔ ایسے قیدی کے فرار، چھڑانے یا پناہ دینے میں مدد کرنا

Aiding escape of rescuing or harbouring such prisoner

جو کوئی جان بوجھ کر کسی مملکت کے قیدی یا جنگی قیدی کو حراست جائز سے فرار ہونے میں مدد دے یا سہولت پہنچائے یا کسی ایسے قیدی کو چھڑا لے جائے یا چھڑائے جانے کا اقدام کرے یا ایسے قیدی کو جو حراست جائز سے بھاگ گیا ہو، پناہ دے یا چھپا رکھے یا ایسے قیدی کی دوبارہ گرفتاری پر مزاحمت کرے یا مزاحمت کرنے کا اقدام کرے تو اسے عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

وضاحت: کسی مملکت کے قیدی یا جنگی قیدی کا جس کو اس کے زبانی وعدہ پر پاکستان میں مقررہ حدود کے اندر وعدہ

واپسی پر رہائی ملی ہو، حراست جائز سے بھاگ جانا کہا جائے گا۔ جبکہ وہ ان حدود کے باہر چلا جائے جن کے اندر اس کو وعدہ واپسی پر کھلے بندوں رہنے کی اجازت ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اپنے معانی اور اثرات کے لحاظ سے سابقہ دونوں دفعات سے وسیع تر ہے۔ اس کا اطلاق سرکاری ملازم تک محدود نہیں ہے۔ مملکت کے یا جنگی قیدی کو فرار میں، پناہ دینے میں یا چھڑانے میں مدد دانستہ دی جانی لازمی ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

===============

باب 7

بری، بحری اور ہوائی افواج کے متعلق جرائم کے بارے میں
OF OFFENCES RELATING TO THE ARMY, NAVY AND AIR FORCE

دفعہ 131- غدر کی اعانت کرنا یا کسی فوجی، ملاح یا ہوا باز کو ورغلا کر ڈیوٹی پر سے لے جانے کا اقدام کرنا

Abetting mutiny, or attempting to seduce a soldier, sailor or airman from his duty

جو کوئی شخص غدر کے ارتکاب میں جو پاکستان کی بری، بحری، ہوائی فوج کے کسی افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا بازی کی جانب سے ہو، اعانت کرے یا ایسے کسی افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا باز کو فرمانبرداری یا ڈیوٹی نہ کرنے سے بہکانے کا اقدام کرے تو اسے عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

تشریح Explanation: اس دفعہ میں الفاظ افسر، سپاہی، ملاح، یا ہوا باز میں ہر وہ شخص داخل ہے جو پاکستان آرمی ایکٹ 1952ء (XXXIX of 1952) یا پاکستان نیول آرڈیننس 1961 (XXXV of 1961) پاکستان ایئر فورس ایکٹ 1953 (VI of 1953) جیسی بھی صورت ہو کے تابع ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا فوج میں غذر سے متعلق ہے۔ دفعہ کے پہلے حصہ میں غذر کے وقوع پذیر ہونے کا تصور نہیں کیا گیا۔ غذر کا جرم فوجی سپاہیوں کی انتہائی حکم عدولی پر مبنی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جب سپاہیوں کو فوجی نوعیت کی شکایات درپیش ہوں تو وہ تشدد کا راستہ اختیار کر کے فوجی افسروں کی مزاحمت یا مخالفت پر تل جائیں۔

"جو کوئی" کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ ہذا میں درج خلاف ورزی، شہری اشخاص کی طرف سے عمل میں آتی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 132- غدر کی اعانت اگر اس کے نتیجہ میں غدر کا ارتکاب ہو جائے

Abetment of mutiny, if mutiny is committed in consequence thereof

جو کوئی شخص غدر کے ارتکاب میں جو پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کے کسی افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا باز کی جانب سے ہو، اعانت کرے گا تو اگر اس اعانت کے نتیجہ میں غدر کا ارتکاب ہو جائے تو اسے سزائے موت یا عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: جب اعانت کرنے پر عذر کے جرم کا ارتکاب ہو جائے تو دفعہ ہذا کے تحت اعانتی کو سزا دی جاتی ہے۔ اعانت کی تعریف دفعہ 107 میں اور "جو کوئی" کے لفظ سے متعلق تشریح دفعہ 139 میں ملاحظہ کریں۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، ناقابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 133۔ سپاہی، ملاح یا ہواباز کے اپنے افسر اعلیٰ پر، اس کے عہدہ کے بجاآوری کے دوران، حملہ میں اعانت

Abetment of assault by soldier, sailor or airman on his superior officer, when in execution of his office

جو کوئی پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کے افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا باز کے اپنے افسر اعلیٰ پر اس کے عہدہ کی بجاآوری کے دوران حملہ میں اعانت کرے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی قید کی سزا دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ان اشخاص کے لیے سزا بیان کی گئی ہے جو خود فوج میں نہیں ہیں مگر جب فوجی افسر اپنے بالاتر افسر پر حملہ کرتا ہے تو اس کی اعانت کرتے ہیں اور اعانت ناکام ہوتی ہے۔ حملہ کی تعریف دفعہ P.P.C 351 میں درج ہے اور "جو کوئی" کی وضاحت دفعہ P.P.C 139 میں ملاحظہ کی جائے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 134۔ ایسے حملہ کی اعانت جب حملہ کا ارتکاب ہو جائے

Abetment of such assault, if the assault is committed

جو کوئی پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کے افسر یا سپاہی، ملاح یا ہوا باز کے اپنے افسر اعلیٰ پر، اس کے عہدہ کی بجاآوری کے دوران حملہ میں اعانت کرے گا اس کو اگر اس اعانت کے نتیجہ میں حملہ کا ارتکاب ہو جائے، دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی سزا دی جائے گی جو سات سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں اس شخص کے لیے سزا تجویز کی گئی ہے جو کسی فوجی افسر کی مدد کرتا ہے کہ وہ اپنے بالاتر افسر پر حملہ کرے اور حملہ کا ارتکاب کیا گیا ہو، دفعہ ہذا دفعہ 133 سے سنگین تر ہے۔

جرم کی تشکیل: دفعہ ہذا کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ حملہ اس وقت کیا جائے جبکہ بالاتر افسر اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں مصروف ہو۔ ایسے فرائض ڈیوٹی کے مقررہ اوقات کے اندر اور مقررہ اوقات سے باہر بھی سرانجام دیے جا سکتے ہیں جب بالاتر افسر کسی سپاہی کو ڈیوٹی کے اوقات کے بعد نشہ کی حالت میں دیکھ لے، بلا اجازت ممنوعہ علاقہ میں جاتا دیکھ لے، درست وردی نہ پہننے پر اسے ٹوکے، تو یہ سب امور اس کے فرائض کی بجا آوری میں تصور

کیے جائیں گے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 135۔ سپاہی، ملاح یا ہواباز کے چھوڑ بھاگنے میں اعانت

Abetment of description of soldier, sailor or airman

جو کوئی پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کے کسی افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا باز کو چھوڑ بھاگنے میں اعانت کرے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں اس شخص کے لیے سزا تجویز کی گئی ہے جو کسی فوجی کے فرار میں اعانت کرے۔

مفرور فوجی: فوج سے بھاگ جانا یا بھگوڑہ ہو جانا، فوج سے کسی افسر یا سپاہی کا بلا اجازت غیر حاضر ہو جانا ہے ایسا مفرور یا بھگوڑہ ڈیوٹی پر لوٹنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ایسا شخص ڈیوٹی سے بھی بھاگ سکتا ہے اور اجازت لے کر جانے پر واپس نہ لوٹ کر آنے سے بھی بھگوڑہ قرار پاتا ہے۔ ایسے شخص کو فوجی مفرور کہا جاتا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 136۔ فوجی مفرور کو پناہ دینا Harbouring deserter

: جو کوئی سوائے بعد ازیں استثنیٰ کے، یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کا افسر، ملاح یا ہوا باز بھگوڑا ہے اس کو پناہ دے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

استثنیٰ Exception: حکم ہذا اس صورت پر توسیع پذیر نہ ہوگا جب بیوی نے شوہر کو پناہ دی ہو۔

شرح

مقصد: جب کوئی فوجی فوج سے بھاگ جاتا ہے اور اس کا ارادہ قطعی طور پر واپس جانے کا نہیں ہوتا تو وہ پکڑے جانے کے خوف سے چھپتا پھرتا ہے، دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ ایسے مفرور کو پناہ دینے والا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ مفرور ہے، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 137۔ بھگوڑے کا تجارتی جہاز پر کپتان کی غفلت سے چھپنا

Deserter concealed on board merchant vessel through negligence of master

کسی تجارتی جہاز کا کپتان یا انچارج جس پر پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کا کوئی بھگوڑا چھپا ہوا پایا جائے، اگرچہ وہ ایسے چھپنے سے لاعلم ہو، ایسے جرمانہ کا مستوجب ہوگا جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اسے ایسے چھپنے کا علم ہو سکتا تھا۔ اگر وہ کپتان یا انچارج کے اپنے فرض میں غفلت نہ کرتا یا جہاز پر اس کے نظم و ضبط میں کچھ نقص نہ ہوتا۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس: (LXXXVI of 200، بتاریخ 25-10-2002

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کسی تجارتی جہاز کے انچارج یا ماسٹر کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرا کر مستوجب سزا تصور کرتی ہے کہ اس کے جہاز پر بھگوڑا چھپا ہوا تھا۔ اگر اس کے چھپے ہونے کو وہ معلوم کرسکتا تھا یہ سزا اسے مجرمانہ غفلت کی بنا پر دی جاتی ہے۔ جرم کی سزا کو تاوان (پنلٹی) کہا گیا ہے جو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 386 کے مطابق بطور جرمانہ وصول کی جاسکے گی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ جرم کی تجویز سمری یعنی سرسری سماعت کے ذریعہ بھی ہوسکتی ہے۔

دفعہ 138۔ سپاہی، ملاح یا ہوا باز کی طرف سے نافرمانی کے فعل کی اعانت

Abetment of act of insubordination by soldier, sailor or airman

جو کوئی کسی ایسے فعل کی اعانت کرے جسے وہ پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی فوج کے افسر، سپاہی، ملاح یا ہوا باز کی جانب سے نافرمانی جانتا ہو۔ اگر اس اعانت کے نتیجہ میں نافرمانی کے ایسے فعل کا ارتکاب ہوجائے تو اسے دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: جو شخص کسی فوجی کی اس کے افسر کی حکم عدولی کرنے میں اعانت کرتا ہے اسے حکم عدولی کے ارتکاب کی صورت میں دفعہ ہذا کے تحت سزا یاب کیا جاتا ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ سرسری سماعت بھی ہوسکتی ہے۔

دفعہ 138-A۔ گذشتہ دفعات کا انڈین میرین سروس پر اطلاق

Application of foregoing sections to the Indian Marine Service

[ترمیمی ایکٹ بابت 1934 (نمبر 35 بابت 1934) کی دفعہ 2 اور جدول سے منسوخ ہوئی۔]

دفعہ 139۔ اشخاص جو بعض قوانین کے تابع ہیں

Persons subject to certain Acts

ایسا کوئی شخص جو پاکستان آرمی ایکٹ بابت 1952 (XXXIX of 1952)، پاکستان ائیر فورس ایکٹ 1953 (VI of 1953) یا پاکستان نیوی آرڈیننس 1961 (XXXV of 1961) کے تابع ہو، مجموعہ ہذا کے تحت باب ہذا میں تعریف کردہ کسی جرم کی سزا یابی کے لیے تابع نہ ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق جن اشخاص پر فوجی قوانین کا اطلاق ہوتا ہو ان اشخاص کو مجموعہ تعزیرات پاکستان کے باب 7 میں درج جرائم کے ارتکاب پر، اس مجموعہ کے تحت سزا نہیں دی جاسکے گی۔ یعنی جو جرم باب 7 میں درج ہیں ان کے ارتکاب پر ان اشخاص کو مجموعہ ہذا کے تحت سزا نہیں دی جاسکے گی کیونکہ ان پر فوجی قوانین کا اطلاق ہوتا ہے۔

دفعہ 140- ایسا لباس پہننا یا علامتی نشان لیے پھرنا جو سپاہی، ملاح یا ہوا باز استعمال کرتے ہوں

Wearing garb carrying token used by soldier, sailor or airman

کوئی شخص جو پاکستان کی بری، بحری یا ہوائی افواج کا سپاہی، ملاح یا ہوا باز نہ ہو، کوئی ایسا لباس پہنے یا نشان لیے پھرے جس کو وہ سپاہی، ملاح یا ہوا باز استعمال کرتا ہو۔ اس نیت سے کہ وہ ایسا سپاہی، ملاح یا ہوا باز سمجھا جائے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو [1][ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ جو اشخاص فوجی ملازمت میں نہ ہوں وہ فوج سے متعلقہ وردی پہن کر خود کو فوجی ظاہر کریں۔ جرم کے ثبوت کے لیے ضروری ہے کہ فوجی وردی پہن کر لوگوں کو یہ باور کرانے کی نیت ہو کہ وہ بھی فوجی ہے اس نیت کے بغیر فوجی وردی پہننا جرم نہیں۔ نہ ہی دفعہ ہذا کے مطابق یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ایسا فعل فریب دہی کی نیت سے کیا گیا ہو۔ لوگ بالعموم پرانے فوجی کپڑے خرید کر پہن لیتے ہیں اسی طرح تھیٹر، سینما میں بوقت ضرورت فوجی کا کردار ادا کرنے والے کو فوجی وردی پہنا دی جاتی ہے، جو جرم نہیں سمجھی جاتی۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

===============

[1] تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

باب 8

سکون عامہ کیخلاف جرائم کے بارے میں
OF OFFENCES AGAINST THE PUBLIC TRANQUILLITY

دفعہ 141- مجمع خلاف قانون Unlawful Assembly: پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا مجمع خلاف قانون کہلائے گا اگر ان اشخاص کی جن پر وہ مجمع مشتمل ہے، غرض مشترک یہ ہو کہ

(اول) وفاقی یا کوئی صوبائی حکومت یا مقننہ یا کسی سرکاری ملازم کو اس کے اختیارات جائز کے استعمال میں جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش سے خوف زدہ کریں، یا

(دوم) کسی قانون یا قانونی پروانہ کی تعمیل میں تعرض کریں، یا

(سوم) کسی نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کسی دیگر جرم کا ارتکاب کریں، یا

(چہارم) کسی شخص پر جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش کرکے اس سے مال لے لیں یا اس پر قبضہ کر لیں یا کسی راستہ کے حق یا پانی کے استعمال کے تمتع سے یا کسی اور غیر مادی استحقاق کے تمتع سے جو شخص مذکور کے قبضے میں ہو یا جس سے اس کو تمتع ہو، محروم کریں یا کسی استحقاق یا فرضی استحقاق کو زبردستی نافذ کروائیں۔

(پنجم) جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش کرکے کسی شخص کو اس فعل کے کرنے پر جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب نہ ہو، یا ایسے فعل کے ترک کرنے میں جس کے کرنے کا وہ قانوناً مجاز ہو، مجبور کریں۔

تشریح Explanation: کوئی مجمع جو اکٹھے ہوتے وقت خلاف قانون نہ تھا بعد ازاں مجمع خلاف قانون بن سکتا ہے۔

دفعہ 142- مجمع خلاف قانون کا رکن ہونا
Being member of unlawful assembly

جو کوئی ان حقائق سے واقف ہوتے ہوئے جو کسی مجمع کو مجمع خلاف قانون بنادیتے ہیں ارادتاً اس مجمع میں شریک ہوگا یا اس میں شامل رہے گا، اسے مجمع خلاف قانون کا رکن کہا جائے گا۔

دفعہ 143- سزا Punishment: جو کوئی مجمع خلاف قانون کا رکن ہوگا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی ایسی مدت کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ 141 میں مجمع خلاف قانون کی تعریف دی گئی ہے جبکہ دفعہ 142 میں مجمع خلاف قانون کے ارکان کی خصوصیات بتائی گئی ہیں۔ دفعہ ہذا کے تحت مجمع خلاف قانون کے شریک شخص کے لیے سزا بتائی گئی ہے۔

دفعہ 143 کے تحت سزا یابی کے لیے بنیادی طور پر یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ بہت سے لوگ کسی جرم کے

ارتکاب کے لیے متحد ہو کر جمع ہوئے۔ مشترک مقصد پر ان میں موافقت بذاتِ خود ایک جرم ہے جو اس جرم سے جدا ہوتا ہے جس کے ارتکاب کرنے پر انہوں نے اتفاق کیا اور ارادہ ارتکاب کیا۔

دفعہ 141 کے اجزائے ترکیبی : کیونکہ دفعہ ہذا میں اس شخص کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے جو مجمع خلاف قانون کا رکن ہو۔ اس لیے مجمع خلاف قانون کے اجزاء سے کسی کی زد میں ملزم کا آنا ضروری ہے۔ مجمع خلاف قانون کے اجزاء حسب ذیل ہیں :

پانچ یا پانچ سے زیادہ افراد کا مجمع جس کی غرض مشترک----

(1) جبر مجرمانہ سے (a) مرکزی حکومت (b) صوبائی حکومت (c) مقننہ (d) فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے سرکاری ملازم کی تخویف کرنا ہو۔

(2) کسی قانون یا عدالتی حکم کی تعمیل میں مزاحمت کرنا ہو۔

(3) نقصان رسانی یا مداخلت بے جا مجرمانہ کرنا ہو۔

(4) جبر مجرمانہ کر کے----

(I) کسی مال کو لینا یا قبضہ کر لینا۔

(II) کسی شخص کو غیر مادی استحقاق کے استفادہ سے محروم کرنا۔

(III) کسی استحقاق یا فرضی استحقاق کا نافذ کرنا۔

5- جبر مجرمانہ سے کسی شخص کو مجبور کرنا کہ۔

(I) وہ ایسا فعل سرانجام دے جو اس پر قانوناً واجب نہ ہو۔

(II) ایسا ترک فعل کرے جس کے کرنے کا وہ قانوناً مجاز ہو۔

تعداد ارکان : مجمع خلاف قانون اس صورت میں ہوگا جب اس کی تعداد پانچ یا پانچ سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ بھی ضروری ہے کہ مجمع کی غرض ان پانچ اغراض میں سے کوئی ایک یا زیادہ ہونی چاہیے جو مجمع خلاف قانون کی تعریف میں درج ہیں۔ [(1946) 21 Luk. 527]

غرض یا مقصد : مجمع میں شامل ارکان کا مشترک مقصد ہی جرم کی اساس ہے۔ خواہ یہ مقصد مجمع بنانے سے قبل ان کے ذہن میں آئے یا مجمع بن جانے پر ان کو سوجھے، اس سے جرم کی نوعیت پر اثر نہیں پڑتا۔ البتہ سب ارکان کا غرض مشترک سے آشنا ہونا لازمی امر ہے۔ [PLD 1956 SC. 249] ۔ اگر مجمع کے ارکان اس بات کے لیے اکٹھے ہوئے ہوں کہ آئندہ کا پروگرام مرتب کرنے کے لیے سوچ بچار کیا جائے تو ایسا مجمع خلاف قانون نہ کہلائے گا۔

دفعہ 142 : دفعہ 141 میں مجمع خلاف قانون کی تعریف کی گئی ہے جبکہ دفعہ 142 میں بتایا گیا ہے کہ کن اشخاص کو ایسے مجمع کا رکن قرار دیا جاسکتا ہے۔ کوئی بھی شخص جو مجمع خلاف قانون میں شریک ہوتا ہے یا اس میں شریک رہتا ہے، ایسے مجمع کا رکن سمجھا جائے گا۔ اگر وہ کہے کہ وہاں پر محض تماشائی کی حیثیت سے یا معصومانہ طور پر موجود تھا تو اسے ثابت کرنا پڑے گا کہ اس کی وہاں موجودگی اس کے قصور کی بنا پر نہ تھی اور یہ کہ وہ بھیڑ میں سے نکل نہ سکا۔

[AIR 1927 Pat. 828]

مجمع میں "شریک رہنا" سے مراد یہ ہے کہ مجمع خلاف قانون کے رکن کے طور پر یعنی جسمانی طور پر مجمع میں موجود رہنا۔ (AIR 1943 All 49)۔ اگرچہ افراد شروع میں مجمع میں بالکل معصومانہ ارادہ سے شامل ہوئے ہوں، تاہم اگر مجمع

خلاف قانون ہو یا بعد میں خلاف قانون بن جائے اور مذکورہ افراد اس کی کارروائی میں حصہ لیں تو وہ ایسے مجمع خلاف قانون کے ارکان کے طور پر مستوجب ہوں گے۔ [(1883) 1 66]

شہادت: ثابت کریں: (1) مجمع کے ارکان پانچ یا زیادہ تھے۔

(2) اس طور پر جمع شدہ اشخاص کا مقصد (یا تو اس وقت جب وہ ایک مجمع بنا یا اس دوران جب تک مجمع جمع رہا)، ان مقاصد میں سے کوئی ایک تھا جن کا ذکر دفعہ 141 میں کیا گیا۔

(3) ایسا مقصد تمام جمع شدہ ارکان میں مشترک تھا۔

کسی مجمع خلاف قانون کا مشترک مقصد ثابت کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ اس کے ارکان واقعی اکٹھے ہوئے اور کسی جرم کے ارتکاب کے لیے سازش کی بلکہ ایسا مقصد مقدمہ کے حالات سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ جب پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص نے باہمی مشورہ سے حملہ کیا ہو تو یہ بالکل جائز اور معقول نتیجہ ہوگا کہ ان سب کا مشترک مقصد تھا اور وہ مجمع خلاف قانون کے ارکان تھے۔ (AIR 1927 Lah. 193)

(4) ملزم ایسے جمع میں شریک ہوا یا شریک رہا۔

(5) ملزم نے ایسا دانستہ کیا۔

(6) ملزم نے مذکورہ بالا حقائق کو جانتے بوجھتے ایسا کیا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 144۔ مجمع خلاف قانون میں مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر شریک ہونا

Joining unlawful assembly armed with deadly weapon

جو کوئی مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر ایسی شے سے جو بطور آلہ جرم استعمال ہو تو اس سے ہلاکت کا احتمال ہو کسی مجمع خلاف قانون کا رکن ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا مجمع خلاف قانون کا مسلح ہو کر رکن بننے سے متعلق ہے۔ دفعہ ہذا سابقہ دفعہ 143 کی شدید تر صورت ہے۔ مجمع میں مہلک ہتھیار لے کر شامل ہونا جس کے استعمال سے موت واقع ہو سکتی ہو، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل اراضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 145۔ مجمع خلاف قانون میں شریک ہونا یا اس میں شریک رہنا یہ جانتے ہوئے کہ اسے منتشر ہونے کا حکم دیا جاچکا ہے

Joining or continuing in unlawful assembly, knowing it has been commanded to disperse

جو کوئی شخص مجمع خلاف قانون میں شامل ہو یا شامل رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اس مجمع خلاف قانون کو قانون کے مقررہ ضابطہ کے مطابق منتشر ہونے کا حکم دیا جاچکا ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: جب کسی مجمع کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے اور منتشر ہونے کا حکم دیا جائے اور یہ جان کر بھی کوئی شخص اس مجمع میں شامل ہو جائے یا شامل رہے تو دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہو گا۔

دفعہ ہذا اور دفعہ 151 ایک دوسرے سے متعلق ہیں کیونکہ ان دونوں میں کارفرما اصول ایک ہی ہے۔ پولیس کو مجمع خلاف قانون کو منتشر کرنے کے لیے جو اختیارات حاصل ہیں ان کا بیان دفعہ 127، ضابطہ فوجداری میں کیا گیا ہے۔

منتشر ہونے کا حکم: دفعہ 151 اور دفعہ 145 کا ضروری جزو یہ ہے کہ ملزم کو جائز طور پر حکم دیا جاتا ہے کہ وہ منتشر ہو جائے۔ جبکہ وہ پانچ یا پانچ سے زیادہ یا غیر قانونی مجمع میں شامل ہو یا شامل رہے۔ اگر کسی شخص کو جائز طور پر (قانونی طور پر) منتشر ہونے کا حکم نہ دیا گیا ہو تو وہ دفعہ 151 یا 145 کی زد میں نہیں آئے گا۔

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ مزاحمت کرنے کا عمل منتشر ہونے کے حکم سے مختلف ہوتا ہے، لہٰذا الزامات جیسے کہ عائد کیے گئے دفعہ P.P.C 151 کی زد میں نہیں آتے اور اسی بناء پر ایسے الزامات دفعہ 145 کے تحت بھی جرم نہیں بنتے۔
(1969 PCr. LJ 373)

شہادت: ثابت کریں: نمبر شمار (1) تا (6) مطابق ثبوت دفعہ 143۔

(i) ایسے مجمع خلاف قانون کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔

(ii) منتشر ہونے کا ایسا حکم قانون کے مطابق تھا۔

(iii) جب مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تو ملزم مجمع میں شریک ہوا یا شرکت کو جاری رکھا۔

(iv) ملوم نے ایسا یہ جانتے ہوئے کیا کہ مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ [(1942) 43 Cr. LJ 871]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 146۔ بلوہ Rioting: جب کبھی کوئی مجمع خلاف قانون یا اس کا کوئی رکن ایسے مجمع کی غرض مشترک کے حصول میں طاقت یا تشدد کا استعمال کرے تو اس مجمع کا ہر رکن بلوہ کے جرم کا مرتکب ہو گا۔

دفعہ 147۔ بلوہ کی سزا Punishment for rioting: جو کوئی بلوہ کرنے کا مجرم ہو، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا، یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بلوہ کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔

بلوہ: بلوہ کی تعریف دفعہ 146 میں کی گئی ہے، جب مجمع خلاف قانون کی سرگرمیوں میں جبر و تشدد کا عنصر شامل ہو جائے تو اس مجمع کا ہر رکن بلوہ کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ مجمع خلاف قانون اور بلوہ میں فرق صرف جبر کے استعمال کا ہے۔

کسی ملزم کو بلوہ کا مجرم قرار دینے کے لیے دفعہ 141 کے معنوں میں مجمع خلاف قانون کی تشکیل ضروری امر ہے۔
(PLD 1964 Dac. 480)

جب زمین کی ملکیت کے لیے متضاد و عادی فریقین میں کھلی مارا ماری میں منتج ہوں تو یہ سوال اہمیت کا حامل ہو گا کہ

کون فریق قابض ہے: قابض فریق دفعہ 147 اور 148 کے تحت الزام سے بری الذمہ کیا جائے گا۔
(1968 PCr. LJ 76)

اجزائے ترکیبی: بلوے کے اجزائے ترکیبی حسب ذیل ہیں:
(I) ملزمان نے مجمع خلاف قانون کی تشکیل کی۔
(II) ان کی غرض مشترک تھی۔
(III) مجمع خلاف قانون نے یا اس کے کسی رکن نے غرض مشترک کی تکمیل میں جبرو تشدد اختیار کیا۔

کسی فوجداری مقدمہ میں سوال حقیت کسی اہمیت کا حامل نہیں ہوتا۔ (1971 PCr. LJ 275)

جبروتشدد کا کسی شخص پر کرنا یا کسی غیرمادی اشیاء کو تلف کرنا، دونوں پر محیط ہوتا ہے۔
[(1912) 40 Cal. 367]

معمولی اور خفیف تشدد بھی محض مجمع خلاف قانون کو بلوہ میں تبدیل کردے گا۔ (PLD 1959 Kar. 470)

غرض مشترک: دفعہ 141 میں ان مقاصد کو بیان کیا گیا ہے جو غیرقانونی سمجھے گئے ہیں۔ اگر کسی مجمع کی غرض مشترک غیرقانونی نہ ہو اور ان میں سے کوئی تشدد کا استعمال کرے تو یہ بلوہ نہ ہوگا۔ [(1899) 4 CWN 345]

جبکہ سارے مجمع کی غرض مشترک چوری کرنا تھی۔ اور مجمع سے صرف چار اشخاص نے حملہ کیا اور اس مقصد کی تعمیل میں ایسا کیا گیا تو اس سے مجمع خلاف قانون بلوہ انگیز نہیں کیا جائے گا۔ (PLD 1952 Dac. 192)

مشترک ارادہ کسی بھی لحہ معرض وجود میں آسکتا ہے۔ (PLD 1959 SC 251)

ہائی کورٹ کے مطابق گواہ استغاثہ جو ملزم کو مبینہ جائے وقوعہ پر گرفتار کرنے کے لئے گیا تھا اس نے وہاں وقوعہ کے بارے میں نہ ہی کوئی شہادت دیکھی نہ ہی اسے کارتوسوں کے خالی خول ملے۔ نیز یہ کہ گواہ مذکور نے ملزم کے پاس جو اسلحہ دیکھا اس کا لائسنس اس کے پاس موجود تھا۔ قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ کے حکم میں موجود وجوہات مناسب اور قابل اعتماد تھیں اور یہ کہ بریت کے خلاف دی گئی درخواست کی روسے کسی مداخلت کی گنجائش نہ تھی۔ [1997 PSC (Crl.) 859]

شہادت: ثابت کریں (I) پانچ یا زیادہ اشخاص اکٹھے ہوئے۔

اس نتیجہ پر پہنچے بغیر کہ پانچ یا زیادہ اشخاص نے وقوعہ میں حصہ لیا، بلوہ کی کوئی سزایابی بحال نہیں رکھی جاسکتی۔
(PLD 1967 Kar. 39)

جب عدالت اس نتیجہ پر پہنچی ہو کہ بلوہ میں پانچ سے زیادہ اشخاص نے حصہ لیا تو پانچ سے کم اشخاص کی سزایابی غیرقانونی نہ ہوگی۔ (AIR 1934 All. 881)

(II) ایسا مجمع، جب اسے بنایا گیا خلاف قانون تھا یا بعد میں خلاف قانون ہوگیا اور اس کا مقصد ان پانچ مقاصد میں سے کوئی ایک تھا جن کی تصریح دفعہ 141 میں کی گئی۔

یہ ضروری ہے کہ مجمع خلاف قانون کے وجود میں آجانے کے متعلق عدالت نتیجہ پر پہنچ چکی ہو۔
(AIR 1920 Pat. 244)

(III) ایسا مقصد ان اشخاص کا مشترک مقصد تھا جن سے مجمع کی تشکیل ہوئی۔ (AIR 1922 Cal. 191)
(Iv) ملزمان نے یا ایسے مجمع خلاف قانون کے کسی رکن نے طاقت یا تشدد کا استعمال کیا۔
(v) ایسی طاقت یا تشدد کا استعمال ایسے مشترک مقصد کی تعمیل میں کیا گیا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ (AIR 1941 Kar 352, 358) قابل سماعت ہر میجسٹریٹ۔

ضمانت حفظ امن : سزایابی پر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 106 کے تحت ضمانت حفظ امن پیش کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 148- مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر بلوہ کرنا

Rioting armed with deadly weapon

جو کوئی بلوہ کرنے کا مجرم ہو۔ جبکہ وہ کسی مہلک ہتھیار سے، یا کسی ایسی شے سے مسلح ہو کہ اگر اسے بطور آلہ جرم استعمال کیا جائے تو اس سے ہلاکت کا احتمال ہو، تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا، یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا سابقہ دفعہ کی سنگین شکل ہے۔ اس دفعہ کے مطابق بلوہ کرنے والا مہلک ہتھیاروں سے مسلح ہوتا ہے جس کے استعمال سے ہلاکت کا احتمال ہوتا ہے۔ دفعہ ہذا سے علیحدہ جرم وجود میں نہیں آیا۔

(PLD 1957 Lah. 192, 739; PLD 1964 Kar. 231)

مسلح ہونا : عدالت کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی تحقیق کرے کہ ملزم انفرادی طور پر مہلک ہتھیار لے جارہا تھا۔ ایسے نتیجہ پر پہنچے بغیر دفعہ 148 P.P.C کے تحت سزایابی بحال نہیں رکھی جاسکتی۔ (PLD 1959 Dac. 139)

اگر مجمع کا ایک رکن مسلح ہو تو اس بناء پر مجمع کے دیگر ارکان کو دفعہ ہذا کے تحت ملزم نہیں گردانا جاسکتا۔ صرف اسی شخص پر دفعہ ہذا کے تحت الزام عائد کیا جاسکتا ہے جو مسلح ہو۔ (AIR 1916 Mad. 788)

جب فریقین میں کھلی لڑائی ہوئی ہو تو بالعموم دونوں فریق اصل حقائق چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مخالف کے کردار کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہر ملزم اس کردار کے لیے مستوجب ہوگا جو اس نے ادا کیا ہو۔

[NLR 1980 (Cr.) Lah. 533]

مہلک ہتھیار : ایسے ہتھیار جیسے کہ بارودی اسلحہ، تلوار، بھالا، نیزا وغیرہ مہلک ہتھیار ہیں، یہ سوال آیا کہ لاٹھی مہلک ہتھیار ہے یا نہیں، سوال متعلقہ حقیقت ہے جس کا ہر مقدمہ کے خاص حالات کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔

[(1892) 15 All. 15]

لاٹھی بذاتہٖ مہلک ہتھیار نہیں ہیں جب تک کہ اسے سر پر یا کسی شخص کے کسی اہم حصہ پر نہ مارا جائے۔

(AIR 1938 Udh 96)

چھڑیاں مہلک ہتھیار نہیں ہیں۔ (1968 PCr. LJ 371)

لاٹھی بالعموم مہلک ہتھیار نہیں سمجھی جاتی۔ (1968 PCr. LJ 891)

شہادت : ثابت کریں، دفعہ 147 کے تحت نمبر شمار (1) تا (5) اور مزید حسب ذیل :

ملزم مہلک ہتھیار سے مسلح تھا یا ایسی شے سے جس سے موت کا احتمال ہو سکتا ہو، جب اسے حملہ کرنے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے۔

مہلک ہتھیاروں کے ساتھ مسلح، بلوہ (Rioting) : شخص ملزم کو مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا جب تک کہ وہ طاقت یا تشدد استعمال کرنے والے کسی مجمع خلاف قانون کا رکن اور ایسی اسمبلی کی غرض مشترکہ میں ملوث نہ پایا جائے۔

[PLD 1996 SC 219 (b)]

اپیل داخل کرنے کی اجازت Leave to appeal: اس امر (Contention) پر غور کرنے کے لیے اپیل کرنے کی اجازت دی گئی تھی کہ کسی فوجداری مقدمہ میں ملزم کے لیے پیش ہونے والا وکیل (Counsel) اپنے مختار نامہ (Power of attorney) کی اساس پر ملزم کا جرم قبول کرنے میں یا سزایابی کے خلاف اپیل کو واپس لینے میں کوئی رعایت نہیں کرسکتا تھا اور بلالحاظ ایسی رعایت کے عدالت مقدمے کا فیصلہ بربنائے حقائق خصوصی طور پر کرسکتی تھی جب عدالت کو معلوم ہوا کہ اس کے سامنے جو مصالحت نامہ پیش کیا گیا وہ ناقابل مصالحت جرم سے تعلق رکھتا تھا۔

[1995 SCMR 858]

دفعہ 149۔ مجمع خلاف قانون کو ہر رکن اس جرم کا مجرم ہوگا جس کا ارتکاب غرض مشترک کی تکمیل میں کیا جائے

Every member of unlawful assembly guilty of offence committed in prosecution of common object

اگر مجمع خلاف قانون کے کسی رکن سے اس مجمع کی غرض مشترک حاصل کرنے میں کسی جرم کا ارتکاب ہو یا ایسا جرم جس کو اس مجمع کے ارکان جانتے ہوں کہ اس غرض کے حاصل کرنے میں اس کے ارتکاب کا احتمال تھا تو ہر شخص جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت اس مجمع کا رکن ہوگا اس جرم کا مجرم ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مجمع خلاف قانون کا ہر رکن ہر اس جرم کے لیے جوابدہ ہوگا جو مجمع کی غرض مشترک کے لیے سرزد کیے جائیں یا جن کے سرزد کیے جانے کا احتمال ہو، ایسے مجمع کا رکن بعد میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جرم اس کے ہاتھوں سرزد نہ ہوا تھا۔

دفعہ ہذا میں استعمال کردہ لفظ "جرم" سے مراد صرف وہ جرم ہے جو مجموعہ ہذا کے تحت جرم ہو۔ سپیشل قوانین کے تحت کوئی جرم اس میں شامل نہیں ہوگا۔ [(1943) 23 Pat. 139]

دفعہ 149 صرف ایک عطائے اختیار والی دفعہ ہے نہ کہ بنیادی جرم، اس کے تحت ابتدائی عدالت کی طرف سے ملزم کو مجرم قرار دینا اور سزا دینا غلط فہمی پر مبنی تھا۔ پانچ ملزموں میں سے صرف ایک ملزم کی دفعہ PPC 302 کے تحت سزایابی اور باقی ماندہ چار ملزموں کی دفعہ PPC 307 کے تحت بغیر دفعہ 149 پی پی سی کی اعانت کے، سزایابی یہ ظاہر کرتی تھی کہ نہ تو کہیں کوئی مجمع خلاف قانون تھا اور نہ ملزم ایسی اسمبلی کا رکن تھا چنانچہ اس پر دفعہ PPC 148 کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا تھا۔ نتیجتاً ملزم کو مذکورہ دونوں الزاموں سے بری کردیا گیا تھا۔ [PLD 1996 SC 219 (a)]

غرض مشترکہ -- لوازم: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 149 کے اطلاق کے لیے یہ ضروری ہے کہ ملزم "مجمع خلاف قانون" (Unlawful assembly) کا رکن ہو، اس اسمبلی کی غرض مشترکہ (Common object) کو بروئے عمل لانے میں جرم کا ارتکاب اس کی طرف سے کیا گیا ہو اور جرم ایسی نوعیت کا ہو کہ "مجمع خلاف قانون" کے ارکان کو یہ علم ہو کہ اس جرم کے ان کی غرض مشترکہ کے حصول میں کیے جانے کا امکان ہے [1995 PCr. LJ 2066 (h)]۔

مجمع خلاف قانون کی غرض مشترکہ Common object of unlawful assembly: زیر غور لائے جانے والے عوامل - ایک جماعت (body) کی شکل میں جانا اور شکار (Victim) پر حملہ کرنا فیصلہ کن عامل

نہیں ہے۔ سر پر کند ہتھیار سے لگائے گئے دو زخم اگرچہ حملہ آوروں میں سے کچھ مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ مضروب دو روز کے بعد مرگیا۔ حملہ آوروں نے زیادہ طاقت استعمال نہیں کی یا زیادہ تشدد نہیں کیا۔ دوسرا شکار (Victim) ایک سال کی عمر کا بچہ، حادثاتی طور پر سر پر زخم آیا جو اس کی موت پر منتج ہوا۔ قرار دیا گیا: مقدمہ کے حالات میں مجمع خلاف قانون کی غرض مشترکہ قتل کرنا نہیں تھا بلکہ ضرب شدید پہنچانا تھا۔ قرار دیا گیا: مجمع خلاف قانون (Unlawful assembly) کی غرض مشترکہ کو رکنیت، استعمال کردہ ہتھیاروں اور زخموں کی نوعیت نیز دیگر حالات گردوپیش سے اخذ کرنا پڑتا ہے۔ غرض مشترکہ کو اخذ کرنے میں ایک جماعت کی شکل میں جانا کوئی فیصلہ کن عامل نہیں ہے۔ کئی دیگر عوامل کو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، زیر غور لایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ متعلقہ مقدمہ میں استغاثہ کو یہ ثابت کرنا پڑتا ہے کہ متعلقہ شخص کسی مرحلے پر مجمع خلاف قانون کا نہ صرف رکن تھا بلکہ تمام فیصلہ کن مرحلوں پر مجمع خلاف قانون کی غرض مشترکہ میں بھی شریک تھا۔

[1995 PSC (CRI.) 451 (a)]

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا کے تحت جرم کے مندرجہ ذیل ضروری اجزاء ہیں:

1- مجمع خلاف قانون کے کسی رکن کی طرف سے ارتکاب جرم۔

2- ایسا جرم اس مجمع خلاف قانون کے مشترک مقصد کی تعمیل میں کیا گیا ہو یا جرم ایسا ہو جو ایسے مجمع کا رکن جانتا تھا کہ اس کا ارتکاب اغلب تھا۔

جبکہ تمام ملزمان نے پہلے سے صلاح مشورہ کر کے اور مستحکم طریقہ سے اسلحہ سے لیس ہو کر تباہ کن طریقہ سے فائر کیے جس کے نتیجہ میں ایک شخص فوری طور پر ہلاک ہوگیا اور دس دیگر گواہان استغاثہ زخمی ہوگئے تو یہ قرار دیا گیا کہ غرض مشترک قطعی طور پر ثابت ہوگیا تھا اور حملہ آوروں کی نیت کے متعلق شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہی تھی۔

(PLD 1977 SC 507; 1980 PCr. LJ 531)

شہادت: ثابت کریں (I) مجمع خلاف قانون بنایا گیا تھا۔

(II) ملزم مجمع خلاف قانون کا رکن تھا۔

(III) ملزم ایسے مجمع میں دانستہ طور پر شریک ہوا یا شریک رہا۔

(IV) ایسے مجمع کے کسی رکن نے جرم کا ارتکاب کیا۔

(V) ایسے جرم کا ارتکاب (الف) ایسے مجمع کی غرض مشترک کی تعمیل میں یا (ب) غرض مشترک کی تعمیل میں جس کے ارتکاب کا اغلب ہونا اس مجمع کے ارکان کے علم میں تھا۔

دفعہ ہذا کے تحت کسی ملزم پر الزام عائد کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ مجمع خلاف قانون کا رکن تھا جبکہ جرم کا ارتکاب کیا گیا اور اس امر کا بار ثبوت استغاثہ پر ہے۔

دفعہ 149 اور دفعہ 34 کا موازنہ: دفعہ 149 دفعہ 34 کی نسبت وسیع تر ہے۔ دفعہ 149 میں مشترکہ ذمہ داری کی بازپرس کی اساس غرض مشترک پر رکھی گئی ہے۔ دفعہ 34 میں مشترکہ ذمہ داری کو مشترک ارادہ سے منسلک کیا گیا ہے۔ تاہم دونوں دفعات جرم کے تعبیری ارتکاب کا مواخذہ کرتی ہیں۔ ان کے مطابق ایسے شخص پر نیابتی ذمہ داری ڈال دی جاتی ہے جس نے وہ جرم خود نہیں کیا ہوتا (PLD 1971 Kar. 68)۔ دفعہ 149 کے تحت ایک خاص جرم تخلیق ہوتا ہے اور یہ دفعہ صرف اس جرم کی سزا تجویز کرتی ہے دفعہ 149 پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے مجمع کو لازمی قرار دیتی ہے جن کی غرض مشترک ہو، یعنی دفعہ 141 میں دی گئی اغراض میں سے کوئی ایک ہو۔ پھر یہ دفعہ ان تمام افعال پر حاوی ہے جو

غرض مشترک کی تکمیل میں کیے جائیں۔ غرض اور ارادہ دو مختلف صورتیں ہیں۔ کسی مجمع خلاف قانون کے ارکان کے غرض مشترک ہوتے ہوئے بھی ارادے مختلف ہوسکتے ہیں اور یکساں صرف اس حد تک ہوسکتے ہیں کہ ایسے ارادے سب غیرقانونی ہیں۔ دفعہ 34 کے عملی حصہ لینے کے متعلق نمایاں اصول کی دفعہ 149 میں مجمع خلاف قانون کی رکنیت نے جگہ لے لی ہے۔ تاہم ہر دو دفعات اشخاص کے ناجائز اجتماع اور گٹھ جوڑ کے نقصان کی بنیاد پر قائم کی گئی ہیں۔ ایسے اشخاص اس لیے مستوجب سزا ٹھہراتے ہیں کہ وہ جرم میں ایک دوسرے کا سہارا بننے کے مقصد کے لیے ساتھ دیتے ہیں۔ اس طرح دونوں دفعات میں کافی مشابہت ہے اور کئی ایک ایسے واقعات ہوتے ہیں جو دونوں دفعات کے تحت آجاتے ہیں۔

دفعہ 149 کے تحت تعبیری جرم کی بنیاد کسی مجمع خلاف قانون کی محض رکنیت ہے جبکہ دفعہ 34 کے تحت بنیاد کسی فعل میں شرکت ہے جبکہ مشترک ارادہ کسی جرم کے ارتکاب کا ہو،

اس معاملہ میں جہاں دفعہ 149 کا اطلاق نہ ہو تمام ملزمان دفعہ 34 کے تحت اس صورت میں تعبیری طور پر مجرم گردانے جائیں گے جب یہ پایا جائے کہ جرم کے ارتکاب کرنے میں انہوں نے کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہو۔ (AIR 1931 Cal. 643)۔ اس طرح دفعہ 149 اور 34 میں نمایاں فرق ہے۔ (PLD 1962 SC 450)

دفعہ 149 دفعہ 34 میں درج اصول کی محض توسیع ہے۔ مشترک ذمہ داری کے سوال کا فیصلہ ہر معاملہ کے حقائق پر منحصر ہوتا ہے۔ (PLD 1959 Lah. 405)

جب دفعہ 149 کے تحت فرد جرم عائد نہ کیا جاسکے تو دفعہ 34 سے مدد لی جاسکتی ہے۔ (PLD 1959 Lah. 753)

مجمع خلاف قانون کا رکن Member of unlawful assembly : کسی خاص فعل صریح (Overt act) کا ثبوت ضروری نہیں۔ یہ بات کافی ہے اگر یہ ثابت کردیا جائے کہ ملزم اشخاص مجمع خلاف قانون کی غرض مشترکہ میں حصہ دار تھے، اور ان مشترکہ مقاصد کی پیش رفت میں اس مجمع خلاف قانون کے کچھ ارکان نے وہ جرم کیے جو ان سے منسوب کیے گئے تھے۔ پارٹی دھڑے بندی کی بناء پر بے خطا اشخاص کو حصہ لینے کی ترغیب دینے کے رجحان کو پیش نظر رکھنا چاہیے [1996 PSC (Crl.) 873 (e)]

ضابطہ: جو جرم کا ارتکاب کردہ کے لیے ضابطہ مقرر ہے وہی ضابطہ زیر کار لایا جائے گا۔ ناقابل راضی نامہ ہے۔
جرم کے مطابق سمن یا وارنٹ

دفعہ 150۔ مجمع خلاف قانون میں شریک کرنے کے لیے لوگوں کا کرایہ پر لینا یا اس طرح لیے جانے پر اغماض کرنا

Hiring or conniving at hiring, of persons to join unlawful assembly

جو کوئی کسی شخص کو اجرت پر حاصل کرے، ملازم رکھے، کام پر لگائے یا حوصلہ افزائی کرے یا اجرت پر حاصل کرنے، ملازم رکھے جانے، یا کام پر لگائے جانے پر اغماض کرے تاکہ وہ شخص کسی مجمع خلاف قانون میں شامل ہو یا اس کا رکن بن جائے تو اس مجمع خلاف قانون کے رکن کی طرح مستوجب سزا ہوگا اور کسی جرم کی نسبت جس کا ارتکاب وہ شخص اجرت پر ملازم رکھے جانے پر یا کام پر لگائے جانے پر مجمع خلاف قانون کے رکن کے طور پر کرے گا۔ اسی طور پر سزا کا مستوجب ہوگا گویا وہ اس مجمع خلاف قانون کا ایک رکن تھا یا اس نے خود اس جرم کا ارتکاب کیا تھا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ان اشخاص کو قانون کی زد میں لانا ہے جو کرایہ پر حاصل کیے گئے اشخاص کی طرف سے ارتکاب کردہ جرم کے بانی اور متحرک ہوں۔

شہادت: ثابت کریں (1) ملزم نے متعلقہ شخص کو کرایہ پر حاصل کیا یا ملازم رکھا یا اس نے ایسے کرایہ پر فراہمی کی حقیقی طور پر مدد کی۔

اغماض کی صورت میں یہ بھی ثابت کیا جائے (الف) ملزم قانونی طور پر ایسی کرایہ داری کو روکنے کا پابند تھا۔ (ب) وہ جسمانی طور پر اسے روکنے کے قابل تھا اور (ج) اس نے ایسا انسداد نہ کیا یا ایسے انسداد کے لیے اپنے بس میں ہر ممکنہ کوشش نہ کی۔

(2) ایسا کرایہ پر حصول وغیرہ کسی مجمع خلاف قانون میں شامل کرنے کے لیے یا اس کا رکن بننے کے لیے کیا گیا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، ناقابل راضی نامہ، ارتکاب کردہ جرم ملاحظہ کریں۔

دفعہ 151۔ پانچ یا زیادہ اشخاص میں جان بوجھ کر شامل ہونا یا شامل رہنا جبکہ اسے منتشر ہونے کا حکم دیا گیا ہو

Knowingly Joining or continuing in assembly of five or more persons after it has commanded to disperse

جو کوئی جان بوجھ کر پانچ یا زیادہ اشخاص کے کسی ایسے مجمع میں جس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا احتمال ہو۔ بعد اس کے کہ ایسے مجمع کو قانون کی رو سے منتشر ہونے کا حکم ہو چکا ہو، شامل ہوگا یا شامل رہے گا، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

وضاحت Explanation: اگر مجمع دفعہ 141 کے معنوں میں مجمع خلاف قانون ہو تو مجرم کو دفعہ 145 کے تحت سزا دی جائے گی۔

شرح

مقصد: جب کسی مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا ہو تو اس کی خلاف ورزی دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا رکھی گئی ہے۔ دفعہ 145 کے تحت وہ شخص مستوجب سزا ہوتا ہے جو اس مجمع خلاف قانون میں شامل رہے جسے منتشر ہونے کا حکم دیا گیا ہو۔ دفعہ ہذا کے تحت مجمع کا خلاف قانون ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہ محض مجمع ہی ہونا کافی ہے جس سے امن عامہ میں خلل آسکتا ہو۔

شہادت: ثابت کریں (1) مجمع پانچ یا زیادہ اشخاص پر مشتمل تھا۔

(2) ایسے مجمع سے امن عامہ میں خلل کا اندیشہ تھا۔

دفعہ ہذا کے تحت الزام میں محض یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہوگا کہ مجسٹریٹ کی رائے میں اس خاص مجمع کی طرف سے ایسا خلل ڈالنا اغلب تھا۔ عدالت کی تسلی کے مطابق یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ واقعی مجمع کی طرف سے ایسا خلل پڑنا اغلب تھا۔ (AIR 1922 Lah. 135)۔ جس پولیس افسر نے اسے منتشر کیا اس کی رائے شہادت میں قابل قبول ہوگی۔

[(1882) 7 Bom. 42]

(3) ایسے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔
(4) ایسا حکم قانوناً جائز تھا۔
(5) ملزم مجمع میں شریک ہوا یا شرکت جاری رکھی جبکہ اسے منتشر ہونے کا حکم دیا جا چکا تھا۔
(6) ملزم نے ایسا جان بوجھ کر کیا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 152۔ سرکاری ملازم پر حملہ کرنا یا اس کا مزاحم ہونا جبکہ وہ مجمع خلاف قانون وغیرہ فرد کر رہا ہو

Assaulting to obstructing public servant when suppressing riot, etc.

جو کوئی کسی سرکاری ملازم پر حملہ کرے یا حملہ کرنے کی دھمکی دے یا اس کا مزاحم ہو یا مزاحم ہونے کا اقدام کرے جبکہ سرکاری ملازم کسی مجمع خلاف قانون کے منتشر کرنے یا کسی بلوے یا ہنگامے کو فرو کرنے کے لیے سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کو سرانجام دے رہا ہو یا ایسے سرکاری ملازم پر جبر مجرمانہ کرے یا جبر مجرمانہ کی دھمکی دے یا جبر مجرمانہ کی اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ 151 میں سرکاری ملازم کے مجمع کو منتشر کرنے کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا بیان کی گئی تھی۔ دفعہ ہذا کے مطابق جب سرکاری ملازم مجمع کو منتشر کر رہا ہو تو اس پر حملہ کرنے کو جرم ٹھہرایا گیا ہے، اور سزا مقرر کی گئی ہے۔

- دفعہ ہذا کا مقصد ایسے تشدد اور حملہ کا انسداد ہے جس کا کسی سرکاری ملازم پر مجمع کا کوئی ممبر مرتکب ہو اور اس کے فرائض منصبی کی بجاآوری میں مخل ہو۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 153۔ بلوہ کرانے کی نیت سے بے ہودگی سے اشتعال دینا

Wantonly giving provocation with intent to cause riot

جو کوئی شخص بغض و عداوت یا بے ہودگی سے کوئی غیر قانونی فعل کر کے کسی شخص کو اشتعال دے اس نیت سے اور اس احتمال کو جانتے ہوئے کہ اس اشتعال سے بلوہ کا جرم واقع ہو گا۔

اگر بلوہ واقع ہو If rioting be committed : اگر اس اشتعال کے باعث بلوہ کا ارتکاب ہو جائے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

اگر بلوہ واقع نہ ہو If not committed : اور اگر بلوہ کے جرم کا ارتکاب نہ ہو تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: ایسا شخص جو کینہ و بغض اور بے ہودگی سے کوئی ایسی خلاف قانون بات کرلے یہ جانتے ہوئے کہ اس بات سے اشتعال پیدا ہوگا اور بلوہ ہوجائے گا دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا مقرر پایا ہے۔ دفعہ کے دو حصص ہیں۔ اگر اس کے اشتعال کے نتیجہ میں بلوہ ہوجائے تو اس کی سخت سزا ہے اور اگر بلوہ نہ ہو تو سزا کم ہے۔

اشتعال: دفعہ ہذا کے تحت جرم میں کوئی فعل یا بلوہ کی کوئی بنیاد شامل ہے جس میں کوئی غیر قانونی فعل ایسے اشخاص کے جذبات کو برانگیختہ کردیتا ہے جو بلوہ میں منتج ہوتا ہے۔ کم و بیش کچھ ایسا ہی تصور "اشتعال دینے" کی اصطلاح میں کار فرما ہے نہ کہ اعانت کا برعکس تصور۔ (AIR 1933 Bom. 162)۔ پس جب ایک مسلمان ایک گائے کو ذبح کرتا ہے مگر ایسا کسی ہندو کی موجودگی میں نہیں کیا جاتا جس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے تو یہ "اشتعال دینا" نہ تصور ہوگا اگرچہ بعد میں اس بارے میں سن کر بعض ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہو۔ (AIR 1919 All. 307)

جلوس: جب تعزیوں کے دو جلوسوں میں اس امر پر اختلاف تھا کہ ان میں سے کون جلوس کی رہنمائی کرے اور ایک تعزیہ کے منتظمین نے دانستہ طور پر پولیس کے احکام کی تعمیل سے انکار کردیا اور اس طرح بلوہ کا اشتعال دلایا تو انہیں دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب قرار دیا گیا۔ (ILR 29 All. 569)

شہادت: ثابت کریں (1) ملزم نے ایسا فعل کیا جو غیر قانونی تھا۔

(2) اس نے ایسا کرکے کسی کو اشتعال دلایا۔

(3) اس نے ایسا بغض و عداوت یا بے ہودگی سے کیا۔

(4) اس نے ایسا اس لیے کیا (الف) اس کی نیت تھی کہ اشتعال سے بلوہ کے جرم کا ارتکاب ہوگا یا (ب) اسے اس امر کا علم تھا کہ ایسے اشتعال سے بلوہ کے جرم کے ارتکاب کا احتمال تھا۔ (AIR 1962 Madh. Pra 292)

کارروائی کو کالعدم قرار دینا Quashing of proceedings: ایف۔آئی۔آر کے مشمولات (Contents) بجائے خود ملزم کے خلاف جمع کی گئی شہادت کے بارے میں کوئی کسی بات کی وضاحت نہیں کرتے تھے۔ سماعت کے معمول کے طریق کار میں اختیار سماعت بالذات (Inherent jurisdiction) کے ذریعے انحراف کرنے کی غرض کے لیے ملزم کے خلاف کوئی بادی النظری مقدمہ موجود نہیں تھا۔ اندریں حالات خصوصی عدالت میں ملزم کے خلاف زیر غور کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے عرضی ابتداً خارج کردی گئی تھی۔ [1995 PCr. LJ 874 (b)]

ضابطہ: قابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، فساد ہو تو وارنٹ ورنہ سمن۔

دفعہ 153-A۔ مختلف فرقوں میں دشمنی بڑھانا

Promoting enmity between different groups, etc.

جو کوئی:

(a) الفاظ سے زبانی یا تحریری، یا اشارات سے، یا دکھائی دینے والے نمونوں سے یا کسی اور طرح سے بربنائے مذہب، نسل، جائے پیدائش، زبان، ذات، جماعت یا کسی اور بنیاد پر، جو بھی ہو، مختلف مذاہب، نسل، زبان یا علاقہ کے گروہوں، یا ذاتوں، یا جماعت کے درمیان دشمنی، نفرت، یا بدخواہی کے جذبات کو فروغ دے، یا شہ دے، یا فروغ دینے، یا شہ دینے کا اقدام کرے۔

(b) ایسے فعل کا ارتکاب کرے یا اوروں کا ایسے فعل کے ارتکاب پر اکسائے جو مختلف مذاہب یا نسل کے لوگوں، یا

مختلف زبانوں کے بولنے والوں، یا علاقائی فرقوں، یا ذاتوں، یا جماعتوں یا کسی دیسی بنیاد پر قابل شناخت لوگوں کے فرقوں کے درمیان ہم آہنگی برقرار رکھنے کے منافی ہو یا جو امن عامہ میں خلل ڈالے یا جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہو۔

(c) تنظیم کرے، یا کسی اور شخص کو تنظیم کرنے کے لیے اکسائے۔ کسی مشق، تحریک، فوجی تربیت (ڈرل) یا کوئی ایسی سرگرمی کی تنظیم کرنے پر اکسائے۔ اس نیت سے کہ ویسی سرگرمی میں شرکت کرنے والے، جبر مجرمانہ یا تشدد کا استعمال کریں یا استعمال کرنے کی تربیت لیں گے یا اس احتمال کو جانتے ہوئے کہ ایسی سرگرمی میں شرکت کرنے والے، جبر مجرمانہ یا تشدد کا استعمال کریں گے یا اس کے استعمال کی تربیت حاصل کریں گے یا کسی ایسی سرگرمی میں شرکت کرے یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی سرگرمی میں شرکت کے لیے اکسائے اس نیت سے کہ وہ جبر مجرمانہ یا تشدد کرے یا اسے استعمال کرنے کی تربیت دی جائے یا یہ جانتے ہوئے کہ ایسی سرگرمی میں شرکت کرنے والوں یا تربیت دیئے جانے والوں سے جبر مجرمانہ یا تشدد کا کسی مذہبی، نسلی، زبان کے علاقائی گروہ، ذات، فرقہ یا ایسا گروہ جو کسی دیگر وجوہات کی بناء پر قابل شناخت ہو، کے برخلاف احتمال ہے اور کوئی ایسی سرگرمی کسی بناء پر خواہ وہ کسی قسم کی ہو جو خوف و ہراس یا بدامنی کا احساس، مذہبی، نسلی زبان کے یا علاقائی گروہ، یا ذات یا فرقہ کے افراد کے درمیان پیدا کرے یا پیدا کرنے کا احتمال ہو، تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح Explanation: اس دفعہ کے معنوں میں یہ کوئی جرم نہیں بنتا، کہ کوئی شخص خبیث ارادہ کے بغیر، دیانتداری سے ایسے معاملات جو مختلف مذاہب، نسل، زبان، علاقائی گروہوں، ذاتوں یا فرقوں کے درمیان دشمنی یا نفرت کے احساسات پیدا کریں، یاجن سے ویسے احساسات پیدا ہونے کا رجحان ہو، کو ختم کرنے کی خاطر ان کی نشان دہی کرے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے الفاظ، تحریر یا کسی فعل سے ایک طبقہ کے جذبات کو کسی دوسرے طبقہ کے جذبات کے خلاف بھڑکائے۔ مختلف طبقوں کے درمیان امن اور آشتی رکھنے کی غرض سے یہ قانون کا ایک موضوعہ حکم ہے۔ (10 Bom. LR 848)

کسی حکومت یا وزارت کے خلاف سخت تنقید چاہے وہ کتنی ہی تلخ، غلط انداز سے کی گئی اور بلاجواز ہی کیوں نہ ہو، دفعہ ہذا کے تحت نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی وزارت پر تنقید کرنا اس جماعت پر تنقید کے مترادف نہیں ہے جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے (ILR 1945 Kar. 31)

دفعہ کا جواز: دفعہ ہذا میں شامل وضاحت کے مطابق ان قابل اعتراض امور کی نشان دہی کرنا جو کہ نفرت اور حقارت کے جذبات کو بھڑکارہے ہیں، ممنوع نہیں ہے، لہذا دفعہ 53-A میں آزادی تقریر پر لگائی گئی پابندی معقول ہے اور آئین سے عطا کردہ بنیادی حقوق کے منافی نہیں ہے۔ (PLD 1957 Lah. 142)

دشمنی اور حقارت کی افزائش: دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب پاکستان کے مختلف طبقات کے درمیان نفرت یا عناد پیدا کیا گیا ہو۔ اگر کوئی کتاب ایک ہی طبقہ کے مختلف اشخاص میں نفرت و عناد کی افزائش کرے تو وہ دفعہ ہذا کی زد میں نہیں آئے گی۔ (PLD 1961 Kar. 129)

نیت: دفعہ 153-A کے تحت سزایابی کے لیے لازمی ہے کہ مختلف گروپوں کے درمیان نفرت و عناد کی افزائش

کرنے کی یا افزائش کرنے کے اقدام کی نیت ہو۔ (PLD1962Lah.850)

ملزم کی نیت کے تعین کے لیے لازمی ہے کہ مجرمانہ مضمون یا پمفلٹ کو بحیثیت مجموعی پڑھا جائے اور وہ حالات جن میں اسے تحریر کیا گیا کو بھی مد نظر رکھا جائے۔ (AIR 1943 Pat. 393)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 153-B۔ طلباء وغیرہ کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دینا

Inducing students, etc., take part in political activity

جو کوئی بذریعہ الفاظ، خواہ زبانی یا تحریری یا اشاروں سے یا نمایاں خاکوں سے یا اور طرح کسی طالب علم کو ورغلائے یا ورغلانے کا اقدام کرے یا طلباء کی کسی جماعت یا کسی ادارہ کو جو طلباء میں مفاد رکھتا ہو یا طلباء کے متعلق ہو کہ وہ کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ لیں جو امن عامہ میں خلل ڈالتی ہے یا برباد کرتی ہے یا جس کے خلل ڈالنے یا تباہ کرنے کا احتمال ہے تو اسے سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

توضیح: دفعہ ہذا میں "سیاسی سرگرمی" کے معنوں میں ہڑتال، جلوس، مظاہرے اور سیاسی مقصد کے لیے کئے گئے جلسے شامل ہیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد طلباء کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دینے کو روکنا ہے تاکہ وہ کسی سیاسی جماعت کا آلہ کار نہ بنیں اور اپنے وقت کو اپنی تعلیم کی تکمیل میں صرف کریں۔

دفعہ ہذا کے متعلق کیونکہ ضابطہ فوجداری میں اس سے متعلقہ کوئی ترمیم نہیں کی گئی ہے لہذا یہ قرار پایا کہ دفعہ ہذا بے کار ہے اور اس کے تحت کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ (PLD 1965 Dac. 348)

پنجاب میں ضابطہ فوجداری میں اس کا ضابطہ متعین کردیا گیا ہے۔

ضابطہ: (پنجاب میں) قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت۔

دفعہ 154۔ اس زمین کا مالک یا قابض جس پر مجمع خلاف قانون جمع ہو

Owner or occupier of land on which an unlawful assembly is held

جب کبھی کوئی مجمع خلاف قانون جمع ہو، یا بلوہ وقوع میں آئے تو اس زمین کا مالک یا قابض جہاں وہ مجمع خلاف قانون ہوا ہے یا اس بلوے کا ارتکاب ہوا ہو۔ نیز کوئی اور شخص جو اس زمین میں کوئی مفاد رکھتا ہو یا دعویدار ہو، جرمانہ سے سزاوار ہوگا جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے۔ اگر وہ یا اس کا ایجنٹ یا مینیجر یہ جانتے ہوئے کہ جرم مذکور کا ارتکاب ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا یہ باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ جرم مذکور کے ارتکاب کا احتمال ہے نزدیک ترین پولیس سٹیشن کے اعلیٰ افسر کو اس امر کی حتی الامکان جلدی اطلاع نہ پہنچائے اور جب وہ یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو، یا رکھتے ہوں کہ عنقریب جرم مذکور کا ارتکاب ہونے والا ہے۔ تمام جائز وسیلے جو اس کے یا ان کے اختیار میں ہوں جرم مذکور کے انسداد کے لیے کام میں نہ لائے یا لائیں اور جرم مذکور کے واقع ہوجانے کی حالت میں اس مجمع خلاف قانون کے منتشر کرنے یا اس بلوے کو فرو کرنے میں سب جائز وسیلے جو اس کے یا ان کے اختیار میں ہوں عمل میں نہ لائے یا لائیں۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد زمین کے مالکان یا متعلقین پر یہ ذمہ داری عائد کرنا ہے کہ وہ اپنی اراضی پر کسی بلوے کے ارتکاب یا اس کے احتمال کے متعلق پولیس کو آگاہ کریں۔ نیز اس کو روکنے کے لیے تمام جائز وسائل بروئے کار لائیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوں گے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول و دوم۔

دفعہ 155۔ اس شخص کی ذمہ داری جس کے مفاد کے لیے بلوے کا ارتکاب ہو

Liability of person for whose benefit riot is committed

جب کبھی کسی بلوے کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے مفاد یا اس کی خاطر کیا جائے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا قابض ہو جس کی بابت وہ بلوہ ہوا ہو یا جو شخص اس زمین میں کسی ایسے تنازعہ کے موضوع میں جس سے بلوہ ہوا، کوئی دعویٰ رکھتا ہو، جس نے اس (بلوہ) سے کوئی فائدہ قبول کیا تھا یا اٹھایا ہو، تو ایسا شخص جرمانہ کا سزا وار ہوگا، اگر وہ یا اس کا ایجنٹ یا منیجر، باور کرتے ہوئے کہ ایسے بلوہ کے ارتکاب کا احتمال تھا یا کہ اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا احتمال تھا جس سے ایسے بلوے کا ارتکاب ہوا، ایسے بلوے یا مجمع کے واقع ہونے کو روکنے کے لیے اور اس کو فرو کرنے اور منتشر کرنے کے لیے بالترتیب تمام قانونی ذرائع جو اس کے یا ان کے بس میں ہوں، زیر کار نہ لائے۔

شرح

مقصد : اس دفعہ کا مقصد ایسے شخص کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے جس کے مفاد کے لیے یا جس کی خاطر بلوہ کا ارتکاب کیا جائے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول و دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 156۔ مالک یا قابض کے ایجنٹ کی ذمہ داری جس کے مفاد میں بلوہ ہوا

Liability of agent of owner or occupier for whose benefit riot is committed

جس کبھی کسی بلوے کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے مفاد کے لیے یا اس کی خاطر کیا جائے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا قابض ہو جس کی بابت وہ بلوہ ہوا ہو یا جو شخص اس زمین میں یا کسی ایسے تنازعہ کے موضوع میں، جس سے بلوہ ہوا، کوئی دعویٰ رکھتا ہو یا جس نے اس (بلوہ) سے کوئی فائدہ قبول کیا ہو یا اٹھایا ہو یا جس نے اس زمین سے کوئی فائدہ قبول یا حاصل کیا۔

تو ایسی صورت میں شخص مذکور کا ایجنٹ یا منیجر جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ اگر وہ ایجنٹ یا منیجر یہ باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا، یا مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا احتمال تھا۔ جس سے اس بلوے کا ارتکاب ہوا وہ تمام جائز تدابیر جو اس کے بس میں تھیں، اس بلوے کے روکنے اور اس کے فرو کرنے کے لیے یا اس کے اجتماع کے روکنے اور اس کے منتشر کرنے کے لیے کام میں نہ لائے۔

تو ایسے شخص کا ایجنٹ یا منیجر جرمانہ کا سزاوار ہوگا، اگر ایسا ایجنٹ یا منیجر، یہ باور کرتے ہوئے کہ ایسے بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا یا یہ کہ اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا احتمال تھا جس سے ایسے بلوے کا ارتکاب ہوا، ایسے بلوے

یا مجمع کے واقع ہونے کو روکنے کے لیے اور اس کو فرو کرنے اور منتشر کرنے کے لیے تمام قانون ذرائع جو اس کے بس میں ہوں، زیر کار نہ لائے۔

شرح

مقصد: سابقہ دفعہ میں مالک و قابض کے متعلق سزا کے احکام دیے گئے ہیں، جبکہ دفعہ ہذا میں ایجنٹ (کارندہ) اور مینیجر کے لیے سزا مقرر کی گئی ہے جب وہ بلوہ کے ارتکاب یا ارتکاب کے احتمال سے واقف ہوتے ہوئے اس کے انسداد کے لیے اپنے بس میں تمام جائز تدابیر کو زیر عمل نہ لائے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت درجہ اول و دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 157۔ ایسے اشخاص کو پناہ دینا جو مجمع خلاف قانون کے لیے کرایہ پر لیے گئے ہوں

Harbouring persons hired for an unlawful assembly

جو کوئی ایسے اشخاص کو کسی گھر، یا عمارت معہ متعلقات میں، جو اس کے دخل، تحویل یا کنٹرول میں ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اشخاص کسی مجمع خلاف قانون میں شریک ہونے کے لیے یا اس کا رکن بننے کے لیے کرایہ پر حاصل کیے گئے ہیں، ملازم رکھے گئے ہیں یا کام پر لگائے گئے ہیں یا ان کو کرایہ پر حاصل کیا جائے گا۔ ملازم رکھا جائے گا یا کام پر لگایا جائے گا، پناہ دے گا، داخل کرے گا یا جمع کرے گا اسے دونوں قسموں میں کسی قسم کی ایسی میعاد کی قید کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ 157 دفعہ 150 کی نسبت زیادہ وسیع اطلاق کی حامل ہے، یہ کسی ایسے وقوعہ سے متعلق ہے جس کا واقع ہونا اغلب ہو۔ اس دفعہ کے تحت کسی شخص کو کسی گھر، احاطہ وغیرہ میں پناہ دینا، جمع کرنا یہ جانتے ہوئے کہ وہ لوگ کسی مجمع خلاف قانون میں شامل ہوں گے، جرم قرار دیا گیا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 158۔ مجمع خلاف قانون یا بلوہ میں اجرت پر شرکت کرنا

Being hired to take part in an unlawful assembly or riot

جو شخص دفعہ 141 میں تصریح کردہ افعال میں سے کسی کے ارتکاب کے لیے یا اس کے ارتکاب میں مدد کرنے کے لیے ملازم رکھا جائے یا اجرت پر حاصل کیا جائے یا اجرت پر رکھے جانے یا ملازم رکھے جانے کی پیش کش کرے یا اقدام کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی میعاد کی قید کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

یا مسلح ہو کر جانا Or to go armed: اور کوئی شخص جو اس طور پر ملازم رکھا گیا ہو یا اجرت پر حاصل کیا گیا ہو، جیسا کہ پہلے مذکور ہوا، کسی مہلک اسلحہ سے یا کسی ایسی شے سے، جسے اگر بطور اسلحہ جرم استعمال کیا جائے تو اس سے موت واقع ہونے کا احتمال ہو، مسلح ہو کر جائے یا معاہدہ کرے یا پیشکش کرے، تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی

ایسی میعاد کی قید کی سزا دی جائے گی جو دو برس تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول و دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 159۔ ہنگامہ Affray: جب دو یا زیادہ اشخاص کسی شارع عام میں لڑنے سے امن عامہ میں خلل ڈالیں تو کہا جائے گا کہ وہ ہنگامہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

شرح

مقصد: دفعہ 159 اور 160 کی یکجا خواندگی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہنگامہ کی سزایابی کے لیے اس میں ملوث ہر شخص کے متعلق ثابت کرنا ہوگا کہ وہ جائے عام پر لڑ رہا تھا اور تعبیری ذمہ داری کا سوال نہ پیدا ہوگا۔
[(1933) Mad. W.N 721]

لڑائی: ہنگامہ کی تشکیل کے لیے لڑائی ضروری عنصر ہے۔ لڑائی لازمی طور پر دو یا زیادہ فریقوں کے مابین غلبہ پانے کے لیے مقابلہ یا کشمکش کو ظاہر کرتی ہے۔ مقابلہ یا کشمکش لازمی طور پر اس امر کی دلالت کرتے ہیں کہ دو فریق ہیں جن میں سے ہر ایک غلبہ پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہٰذا جب تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی تشدد مجرمانہ نہ کیا جائے یا ایسا کرنے کی دھمکی نہ دی جائے، ان کے درمیان کوئی لڑائی سمجھی جائے گی بلکہ محض حملہ یا مارپیٹ تصور ہوگا۔ پس دو فریقوں کے درمیان لڑائی کو ہنگامہ نہ سمجھا جائے گا جب ایک فریق حملہ آور ہوا اور دوسرا کوئی فعل سرزد نہ کرے۔
(PLD 1959 Lah. 1018)

ہنگامہ کے جرم کی تشکیل کے لیے لڑائی جائے عام میں ہونی چاہیے۔ محض لفظوں کی تکرار کافی نہ ہوگی۔ یہ بات ضروری نہیں ہے کہ کس خاص شخص نے کس خاص شخص کو ضرب لگائی۔

جائے عام: ایسی جگہ جہاں پر جانے کے عام لوگ عادی ہیں کہ لازمی طور پر ہنگامہ کے لیے جائے عام سمجھا جائے گا۔ ایک ایسا کھیت جس کی چاردیواری نہ ہو، جائے عام سمجھا جائے گا۔ (AIR 1937 Mad. 286)۔ کسی مسجد یا مندر (AIR 1917 Mad. 124) یا ریلوے کا مال خانہ جائے عام سمجھا جائے گا اگرچہ وہاں جانے کا محدود حق ہوتا ہے۔
(ILR 26 Bom. 609)

جب فریقین کے درمیان ایک ذاتی کھیت کو کاشت کرنے کے لیے لڑائی ہوئی تو ایسی لڑائی کو جائے عام کی لڑائی تصور کر کے دفعہ 160 کے احکام کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ (1937 Mad. W.N 977)

امن عامہ میں خلل: ہنگامے کے جرم کا لب لباب اس ہراس یا ہیبت پر مشتمل ہے جو یہ عام لوگوں میں پھیلا دیتا ہے۔ (AIR 1931 All. 8)۔ جائے وقوعہ پر عام لوگوں کی موجودگی دفعہ ہذا کے احکام کے اطلاق کے لیے لازمی ہے جب ایک جگہ ہنگامہ ہوتے وقت پلیٹ فارم پر صرف مال گاڑی کھڑی تھی اور ایک گواہ کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ ہذا کے معنوں میں امن عامہ میں کوئی خلل نہیں پیدا ہوا تھا۔ (1883 All. W.N 197)

حفاظت خوداختیاری: جس ملزم پر ہنگامہ کا الزام لگایا گیا ہو اسے حق حفاظت خوداختیاری حاصل ہوتا ہے۔
(1933 Mad. W.N 721)

الزام عائد کرنا: جب ملزم پر ضرر یا ضرر شدید کا الزام (چارج) لگایا گیا ہو تو اسے نیا الزام لگائے بغیر دفعہ 160 کے تحت سزایاب کیا جاسکتا ہے کیونکہ ملزم کے علم میں تھا کہ وہ کس شخص یا اشخاص سے لڑ رہا ہے، کہ جگہ جائے عام ہے اور یہ کہ امن عامہ میں خلل پڑ رہا ہے۔ (AIR 1933 Mad. 843)

دفعہ 160۔ ہنگامہ کرنے کی سزا Punishment for committing affray

جو کوئی ہنگامہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی قید کی سزا دی جائے گی جو ایک مہینہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

دفعہ 160۔ مقصد: دفعہ ہذا میں ہنگامہ کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ جنگ اور ہنگامہ دونوں صورتوں میں دو فریقوں کی ضرورت ہوتی ہے جو آپس میں لڑیں۔ جب دوسرا فریق چپ چاپ مار کھائے تو ایسی مارپیٹ ہنگامہ کے زمرے میں نہیں آئے گی۔ (PLD 1959 Lah. 1012)

ہنگامہ اور حملہ: ہنگامہ اور حملہ میں یہ فرق ہے کہ ہنگامہ صرف شارع عام پر ہی کیا جاسکتا ہے جبکہ حملہ کسی بھی جگہ کیا جاسکتا ہے۔ ہنگامہ امن عامہ میں خلل انداز ہوتا ہے جبکہ حملہ کسی فرد کی ذات تک محدود ہوتا ہے۔ ہنگامہ کو ایسا حملہ کہا جاسکتا ہے جس کا جائے عام پر نمایاں طریقہ سے ارتکاب کیا جائے۔ ہنگامہ کا ضروری عنصر عوام میں خوف و ہراس پھیلانا ہے۔

ضمانت: جب ملزم پر دفعہ 160 کے تحت الزام عائد کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں ضمانت کی رقم کی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہونی چاہیے جیسے کہ ایک ہزار روپے یا پانچ سو روپے۔ (AIR 1960 Punj. 572)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

===============

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

باب 9

ان جرائم کے بارے میں جو سرکاری ملازمین سے سرزد ہوئے یا ان سے متعلقہ ہوں

OF OFFENCES BY OR RELATING TO PUBLIC SERVANTS

دفعہ 161- سرکاری ملازم کا سرکاری کام کی بابت قانونی معاوضہ کے علاوہ کچھ استفادہ کرنا

Public servant taking gratification other than legal remuneration in respect to an official act

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے یا ہونے کی توقع کرتے ہوئے کوئی سرکاری کام کرنے یا کرنے سے احتراز کے لیے یا اپنے لوازم منصبی کے استعمال میں کسی شخص کی طرف داری یا مخالفت کرنے یا اس سے احتراز کرنے کے لیے یا وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا مقننہ یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے اس کے روبرو کسی شخص کی خدمت کرنے یا نقصان رسانی کیلئے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے ماسوا جائز معاوضہ کے، کسی شخص سے کسی طرح کا کوئی ناجائز استفادہ بطور تحریک یا حق السعی کے اپنے لیے یا کسی اور شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر اتفاق کرے یا حاصل کرنے کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

تشریح Explanation : "سرکاری ملازمت کی توقع رکھنی"

"Expecting to be a public servant"

اگر کوئی شخص جس کو سرکاری ملازمت کی توقع نہ ہو، دھوکہ دے کر اوروں کو یہ باور کرائے کہ وہ سرکاری ملازم ہونے والا ہے اور تب وہ ان کی خدمت کرے گا اور اس طرح کوئی ناجائز استفادہ کرے تو وہ دغابازی کا مجرم ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

استفادہ Gratification : استفادہ کا لفظ محض زر سے متعلق استفادہ یا ایسے استفادے جس کا تخمینہ نقدی میں لگایا جاسکے، تک محدود نہیں ہے۔

"جائز معاوضہ" "Legal remuneration" : "جائز معاوضہ" کے الفاظ ایسے معاوضہ تک محدود نہیں ہیں جس کا کوئی سرکاری ملازم جائز طور پر مطالبہ کرسکتا ہے بلکہ اس میں وہ تمام معاوضہ شامل ہے جسے اسے ملازم رکھنے والے حاکم نے وصول کرنے کی اجازت دی ہو۔

"کسی کام کے کرنے کی وجہ تحریک یا حق السعی"

A motive or reward for doing

کوئی شخص کوئی کام کرنے کے لیے جس کا کرنا اس کی نیت میں نہ ہو وجہ تحریک کے طور پر یا کوئی کام کرنے کے

واسطے جو اس نے کردیا ہو حق السعی کے طور پر کوئی انعام قبول کرے، ان الفاظ کے احاطہ میں آتا ہے۔

☆ ["سرکاری ملازم" Public servant : دفعہ ہذا اور دفعات 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169 اور 409 میں سرکاری ملازم میں کسی ایسی کارپوریشن یا دیگر جماعت یا تنظیم کا ملازم شامل ہے جسے وفاقی حکومت یا اس کے تحت کسی اتھارٹی نے قائم کیا ہو یا اس کے کنٹرول یا انتظام میں ہو۔]

مثالیں
Illustrations

(a) الف جو ایک منصف ہے ایک بینکر ب سے، الف کے ب کے حق میں ایک مقدمہ فیصلہ کرنے کے حق السعی کے طور پر الف کے بھائی کے لیے ب کے بنک میں آسامی حاصل کرتا ہے۔ الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

(b) الف نے جو ایک غیرملکی حکومت کے دربار میں قونصل مقرر ہے۔ اس ریاست کے وزیر سے ایک لاکھ روپیہ قبول کیا۔ یہ تو ظاہر نہیں ہوتا کہ الف نے یہ روپیہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور کسی خاص سرکاری کام کرنے یا اس سے باز رہنے یا حکومت پاکستان میں اس ریاست کی کوئی خاص مطلب براری کرنے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے قبول کیا۔ مگر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ الف نے یہ روپیہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے سرکاری فرائض کے نفاذ میں اس ریاست کی عموی طرفداری کرنے کے لیے قبول کیا۔ الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(c) الف ایک سرکاری ملازم ب کو مغالطہ دے کر یقین کرائے کہ اس اثرورسوخ کے سبب جو الف کو حکومت میں حاصل ہے ب کے خطاب حاصل کروانے کا ذریعہ بنا ہے اور اس طرح ب کو ترغیب دے کہ وہ اس خدمت کے حق السعی کے طور پر الف کو روپیہ دے تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں گئی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد سرکاری ملازمین اور دیگر پبلک سرونٹ کے رشوت لینے کا سدباب کرنا ہے۔ دفعہ ہذا کا عملی حصہ رشوت لینے والوں سے متعلق ہے نہ کہ رشوت دینے والوں کے۔ رشوت دینے والے کو اعانت کے اصول کے تحت دفعہ 116 کے تحت شامل کیا جاتا تھا۔ (AIR 1929 Mad. 756)۔ تاہم اب ایسے شخص کے خلاف دفعہ 165-A مجموعہ تعزیرات کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

رشوت طلب کرنا اور اس کا واقعی وصول کرنا دونوں مختلف اور جداگانہ جرم ہیں اگرچہ دونوں مسلسل کارروائی کا حصہ ہیں۔

گواہان کی شہادت سے چارج شیٹ کی تائید نہ ہوتی تھی۔ رشوت کی رقم ملزم سے برآمد نہ کی گئی تھی اور نہ ہی ملزم پر کوئی چھاپہ (Raid) کیا گیا تھا۔ رپورٹ ابتدائی تین سال تاخیر سے درج کرائی گئی تھی جس کے بارے میں کوئی وضاحت نہ کی گئی تھی۔ چشم دید گواہان کے بیانات میں تضاد پایا جاتا تھا جس کے بارے میں کوئی وضاحت نہ کی گئی تھی۔ ملزم کو بری کردیا گیا۔ [PLJ 1997 Cr.C 1249; 1997 Law Notes (Lah.) 968]

☆ ان الفاظ کا بروئے انسداد رشوت ستانی کے (ترمیمی) ایکٹ (XIII of 1977) سے اضافہ ہوا۔

دفعہ 161 سے قبل محکمانہ کارروائی: جب ملزم کو محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد سزا دی گئی ہو اور اس کے بعد اس کے خلاف دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا ہو تو وہ دوہرے خطرہ کے اصول کی آڑ نہیں لے سکتا۔ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی بداطواری کی بناء پر کی گئی تھی نہ کہ کسی جرم کے لیے۔ اسے ناشائستہ حرکت کرنے کی سزا دی گئی تھی جو اگرچہ سزا ہوتی ہے مگر جرم کی سزایابی نہیں۔ بعد میں اس کے خلاف اس جرم کی کارروائی کی جاتی ہے جس جرم کے ارتکاب کا اس پر الزام تھا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اگر کسی شخص کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہو اور اسے سزا دی گئی ہو تو اس سے وہ اس جرم سے بھی پاک ہوجاتا ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا ہو اور یہ کہ قانون کے مطابق باقاعدہ عدالت مین اس پر مقدمہ کی سماعت نہیں کی جاسکتی۔ (PLD 1967 Lah. 1126)

تحقیقات میں بے ضابطگی: تحقیقات میں کوئی بے ضابطگی جیسے کہ تحقیقات کا آغاز اور مقدمہ درج رجسٹر کرنے سے قبل جال ڈالنا اور اے ڈی پی کی طرف سے اجازت کی عطائیگی، سماعت مقدمہ کو ناجائز نہیں بنائے گی۔
(1968 PCr. LJ 363)

بالعموم ریڈ کرنے والی پارٹی کے ہمراہ مجسٹریٹ کو ہونا چاہیے لیکن محض اس بناء پر کہ مجسٹریٹ موجود نہ تھا سزایابی ناجائز نہ ہو جائے گی۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ قصور وار سرکاری ملازم کے خلاف جرم ثابت کرنے کے لیے بہت سی شہادت موجود تھی۔ [1973 PCLJ 28 Kar.]

قانون انسداد رشوت ستانی: رشوت اور بدعنوانی کے موثر انسداد کے لیے قانون انسداد رشوت ستانی بابت 1947منظور کیا گیا۔ اس قانون کے احکام کو ملاحظہ کیا جانا چاہیے کیونکہ ان کا دفعہ ہذا پر اہم اثر ہے۔ دفعہ 161، قانون انسداد رشوت ستانی کی دفعہ 5 کے احکام کو کنٹرول نہیں کرتی۔ کسی سرکاری ملازم کی طرف سے کسی قسم کا مابہ الا احتظاظ (ناجائز استفادہ) حاصل کرنے کے اقدام، سوائے جائز معاوضہ کے، ان دفعات کے تحت اسی طرح جرم ہوں گے جیسا کہ رشوت کی وصولی یا قبولیت۔ (PLD 1959 SC 1)۔ یہ امر قابل ملاحظہ ہے کہ دفعہ 161 کسی امر کے کرنے یا نہ کرنے کے لیے، کسی شخص کی طرف داری یا مخالفت یا اپنے ذاتی اثر و رسوخ سے ایسے چلن کی ترغیب دینے کے لیے کسی حق السعی یا وجہ تحریک سے متعلق ہے۔ قانون انسداد رشوت ستانی کی دفعہ (1) 5 کے تحت جرم کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ (AIR 1956 SC 476)

دفعہ 161 کے تحت جرم ایک صنف ہے جو قانون انسداد رشوت ستانی بابت 1947 کی دفعہ (2) 5 کے تحت جرم میں شامل ہے (1974 SCMR 199)۔ ان دونوں جرائم کا اکٹھا وجود ہوسکتا ہے اور ایک کا دوسرے پر منطبق ہونا نہیں تصور کیا جائے گا۔ [AIR 1957 SC 458] ۔ ملزم پر ان دونوں دفعات کے تحت چارج عائد کیا جاسکتا ہے اور ان میں سے کسی ایک دفعہ کے تحت بھی الزام عائد کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اسے ایک ہی جرم پر ایک سے زیادہ بار سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔
(1974 SCMR 199)

جب معاملہ ایک ہی ہو تو مذکورہ قانون کی دفعہ 5 اور دفعہ 161 کے تحت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 233 تا 239 کے احکام کے تحت اکٹھی سماعت کی جاسکتی ہے (PLD 1967 Lah. 923)

سرکاری ملازم (پبلک سرونٹ): دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جبکہ ملزم سرکاری ملازم ہو۔ جب جرم کے ارتکاب کے وقت ملزم سرکاری ملازم نہ تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا اور سپیشل جج کو اختیار نہ تھا کہ ملزم کے مقدمہ کی سماعت کرتا۔ (1976 PCr. LJ 381)۔ دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم کی وضاحت قوانین انسداد رشوت

ستانی کے ترمیمی ایکٹ 1977 کی دفعہ 2 اور جدول کے تحت شامل کی گئی ہے۔

سرکاری ملازم کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ صرف خصوصی ادارے کو رجسٹر کرنا چاہیے اور یہ ان افسران کے تحریری حکم کے تحت درج کیا جاسکتا ہے جن کا ذکر رول 8، پنجاب اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ رولز 1985 میں درج ہے۔ جب کہ پولیس افسران خواہ وہ اعلیٰ حیثیت کے ہوں یا ادنیٰ حیثیت کے حامل ہوں ان قواعد کے تحت مقدمہ کا اندراج نہیں کرسکتے۔ ان حالات میں رپورٹ ابتدائی خارج کردی گئی۔
[PLD 1997 Lah. 692; PLJ 1996 (Cr.c) Lah. 80; PLJ 1996 (Cr.c) Lah. 916]

نیت: دفعہ ہذا کے تحت سزایابی کے لیے مابہ الاختظاظ ناجائز (استفادہ ناجائز) لازمی طور پر ان نیتوں میں سے ایک سے حاصل کی گئی ہو جو دفعہ میں مذکور ہے۔ [26 Cr. LJ 367 (Lah.)] - یہ لازمی ہے کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے شہادت پیش کی جائے کہ ملزم نے اس رقم کا مطالبہ کیا تھا جو اسے بطور مابہ الاختظاظ ناجائز ادا کی گئی۔ جس صورت میں یہ بلامعقول شک ثابت نہ کی گئی، ملزم کی سزایابی منسوخ کردی گئی۔ [1977 PCr. LJ 292 (Kar.)]

دھمکی کے تحت رشوت: محض اس حقیقت سے استغاثہ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ملزم نے مستغیث کو ضرر پہنچانے سے ڈرایا اور اسے فوجداری مقدمہ میں ملوث کرنے کی دھمکی دے کر مابہ الاختظاظ ناجائز وصول کی تھی، جرم کو دفعہ 161 یا قانون انسداد رشوت ستانی کی دفعہ (d) (1) 5 کی زد سے باہر نہیں لے جاتی۔ (1978 PCr. LJ 29)

رشوت کا لیا جانا ثابت کرنا کافی ہے۔ استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ رشوت کیسے لی گئی یا اس کا مطالبہ کیا گیا۔ (20 DLR 587)

رشوت لینے کا اقدام: سرکاری ملازم کی طرف سے کسی قسم کی مابہ الاختظاظ (استفادہ) جو قانونی معاوضہ کے علاوہ ہو، ان دفعات کے تحت اسی طرح جرم سمجھا جائے گا جیسے کہ رشوت کی واقعی وصول یابی۔ (PLD 1959 SC 1)

وجہ تحریک یا حق السعی: کسی سرکاری ملازم کو رشوت طلب کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے لیکن جب اسے کسی فوجداری عدالت کے روبرو مابہ الاختظاظ ناجائز کے جرم کی جوابدہی کے لیے پیش کیا جائے تو یہ سوال کہ رشوت کی ادائیگی یا قبولیت کی نسبت کوئی وجہ تحریک تھی بھی یا نہیں یقینی طور پر ایک ایسی متعلقہ اور اہم حقیقت تھی جسے زیر غور لایا جانا چاہیے۔ (AIR 1954 SC 637)۔ لہٰذا یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس نے دفعہ 161 میں مصرحہ افعال کے کرنے یا نہ کرنے کی وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر مابہ الاختظاظ قبول کی۔ (AIR 1924 Mad. 851)

جب رشوت کا دینا ثابت ہوجائے تو یہ پوچھنا فضول ہے کہ رشوت وصول کرنے والے کے ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوئے اور یہ ایک جرم ہوگا چاہے رشوت دینے والے کے لیے سرانجام کردہ کام مبنی بر انصاف اور جائز تھا۔

یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ رشوت دہندہ کے حق میں کوئی کام کیا گیا۔ درحقیقت اتنا ثابت کرنا ہی کافی ہوگا کہ اس کو یقین دلایا گیا تھا کہ اگر وہ افسر کو تحفہ نہ دے گا تو معاملہ اس کے خلاف جائے گا۔ (PLD 1962 Dac. 441)۔ جب متعلقہ اہلکار کی طرف سے کسی قسم کی تجویز نہ ہو لیکن کوئی شخص اسے کوئی رقم یا تحفہ دیتا ہے تو ایسے افسر کے خلاف دفعہ 161 کے تحت کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ جیسے کہ ایک مکان کی الاٹمنٹ کے لیے کسی عورت نے درخواست کی جبکہ مکان اسے پہلے ہی الاٹ کیا جاچکا تھا اور اس عورت نے اس کلرک کو 20 روپے بطور رشوت ادا کیے جس نے الاٹمنٹ کی درخواست وصول کرنی تھیں تو یہ قرار دیا گیا کہ کلرک دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مجرم نہ تھا۔ (PLD 1956 Kar. 531)

ایسی رشوت بھی جو اس طرفداری کے لیے ادا کی گئی ہو جو ماضی میں کی گئی، رشوت ہی سمجھی جائے گی۔

[1975 PCr. LJ 473 (Kar.)]

سرکاری کام: "سرکاری کام" کی اصطلاح جیسا کہ دفعہ 161 میں درج ہے، کہ ایسا فعل ہے جو کسی ایسے محکمہ کے معاملات یا کاروبار کی نسبت کیاجاتا ہے جس میں سرکاری ملازم ملازمت کررہا ہو- (PLD 1960 SC 50)- اگر کوئی شخص کسی ایسے کام کی وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر رقم وصول کرے جسے سرکاری کام نہ کہا جاسکتا ہو تو وہ دفعہ 161 کے تحت مجرم نہ ہوگا- (1971 DLC 87)- جب کوئی ڈاکٹر بطور پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر کے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے لیے رقم وصول کرے جو متعلقہ قواعد میں تصریح کردہ معمولی رقم سے زیادہ ہو، تو یہ امر "غیرقانونی ذرائع" سے مالیاتی مفاد حاصل کرنے کے مترادف نہ ہوگا- یہ قواعد کی خلاف ورزی ہوسکتی ہے جس کی بناء پر اسے محکمانہ نوعیت کی سرزنش کی جاسکتی ہے- (PLD 1961 SC 224)

فرائض منصبی کے نفاذ میں: دفعہ 161 کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ کسی سرکاری ملازم کو یہ باور کرتے ہوئے رشوت کی پیشکش کی جائے کہ اسے اپنے فرائض منصبی کے نفاذ میں مطلوبہ طرف داری کرنے کا اختیار حاصل ہے- لہٰذا ایک سرکاری ملازم جو اس وقت عہدہ سے علیحدہ ہوچکا تھا جب اسے رشوت دی گئی، دفعہ 161 کے تحت جرم کا مستوجب ہوگا، اگر اس نے رشوت دہندہ کو یقین دلایا ہو کہ وہ اس کی سرکاری طور پر طرفداری کرسکتا ہے-

(PLD Dacca 16; PLD 1956 SC 248)

دفعہ 161 اس امر کی متقاضی نہیں ہے کہ سرکاری ملازم کو خوداختیار حاصل ہوں یا خود ایسا کام کرنے کی پوزیشن میں ہو یا جس کام کے لیے اس نے رشوت قبول کی اس کے کرنے نہ کرنے، اس کام کو انجام دینے نہ دینے کا وہ اہل بھی ہو-

(1972 PCr. LJ 635; 1969 SCMR 766)

سزا: سزا کا معاملہ ہر مقدمہ میں مختلف غور طلب امور پر منحصر ہوگا اور بنیادی طور پر یہ معاملہ سزا دینے والی عدالت کی صوابدید پر موقوف ہے- (AIR 1945 All. 207)- سرکاری ملازمین کی نسبت اور بالخصوص سرکاری ملازمین کو رشوت دینے اور لینے کے لیے سزا سخت ہونی چاہیے کیونکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف مجرم ہی بلکہ دیگر سرکاری ملازمین ایسے جرم کو دوبارہ نہ کریں- محض جرمانہ کی رعایتی سزا اصلاح کا باعث نہیں بن سکتی نہ ہی دوسرے اشخاص کو ایسا جرم کرنے سے روک سکتی ہے- (PLD 1967 Lah. 923) یہ حقیقت کہ سرکاری ملازم اپنی ملازمت، پنشن پانے کا حق اور دیگر متعلقہ مفادات کھو دے گا اسے کم سزا دینے کے لیے معقول وجہ ہے- ایسے معاملات میں قید کی سزا معاف کردی گئی اور صرف جرمانہ کی سزا بحال رکھی گئی- [1973 PCr. LJ 28 (Kar.)] - جہاں پر کہ اہلکار معمولی درجہ کا ہو تو عدالت نرم سزا دیتی ہے- (ILR 1954 Madh.B 194)

جب سزا دفعہ 161 اور قانون انسداد رشوت ستانی بابت 1947 کی دفعہ (2)5 "دونوں کے تحت دی گئی تو عدالت نے قرار دیا کہ ایک جرم کے لیے دو بار سزا نہیں دی جاسکتی-[1976 PCr.LJ 625 (Lah.)]

دفعہ 161 دفعہ (2) 5، قانون انسداد رشوت ستانی کی ایک قسم ہے اور اس میں دفعہ (2) 5 کے تحت جرم شامل ہوتا ہے-

دفعہ 161 کے تحت زیادہ سے زیادہ سزا تین سال ہے لہٰذا عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں 9 ماہ سے زیادہ کی قید نہیں دی جاسکتی تھی- [1969 PCr. LJ 923 (SC)]

اعانت: مجموعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ 165-A کی شمولیت کے بعد رشوت دینے والے شخص کیخلاف صرف دفعہ

165-A کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے نہ کہ دفعہ 161 معہ خواندگی دفعہ 116 کے- (1956 Cr. LJ 249)- جبکہ ملزم نے سرکاری ملازم کی بیوی کی رشوت پیش کی تو مقدمہ دفعہ ہذا کی زد میں نہیں آئے گا یہ دفعہ 163 کے تحت آئے گا۔

(PLD 1979 Lah. 226)

پھانسنے کے گواہان کی شہادت : رشوت کے مقدمات میں جب کسی کو پھانسا جارہا ہو تو جو اشخاص پھانسنے (ٹریپ کرنے) میں حصہ لیں گے ان کی نوعیت ایک شریک جرم کی سی ہوگی، لہٰذا بے حد احتیاط کی جانی چاہیے اور ایسے گواہان کی شہادت کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرلنی چاہیے پیشتر اس کے کہ اس کی بنیاد پر سزا دی جائے۔

[1957 All. WR (HC) 167]

گواہان میں سے کسی نے شکایت کنندہ اور ملزم کے مابین ہونے والی گفتگو نہ سنی تھی- ایسی مقدمات میں سزا دینے کے لئے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ملزم نے کوئی مخصوص رقم بطور رشوت طلب کی تھی اور ملزم اور شکایت کنندہ کے مابین ہونے والی گفتگو کی شہادت بھی موجود ہونا چاہیے- مزید برآں ایسی شہادت بھی موجود ہونی چاہیے کہ ملزم نے رقم بطور رشوت قبول کی تھی- استغاثہ کی طرف سے اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہ تھی محض نشان زدہ رقم کی برآمدگی قید کی سزا دینے کے لیے کافی نہیں تھی- شکایت کنندہ کا بیان بھی قابل اعتماد نہ تھا وہ ایک فوجداری مقدمہ میں ملزم تھا- اس کا باپ بھی ایک فوجداری مقدمہ میں ملوث تھا- اس نے تسلیم کیا تھا کہ ملزم سے اس کے تعلقات کشیدہ تھے- ان حالات میں شکایت کنندہ کا بیان جسکی دیگر ذرائع سے تائید نہ ہوئی تھی قابل انحصار نہیں تھا- استغاثہ اپنا مقدمہ بلا شک و شبہ ثابت کرنے میں ناکام رہا- [PLJ 1997 Cr.C (Lah.) 1293; 1997 Law Notes 863]

ٹریپ (پھانسنا) کی دو اقسام ہوتی ہیں- ایک جائز ٹریپ دوسرا ناجائز ٹریپ، جائز ٹریپ کی صورت میں جرم جنم لے چکا ہوتا ہے جبکہ ناجائز ٹریپ میں جرم نے ابھی جنم نہیں لیا اور کسی شخص کو جرم کی ترغیب دے کر دیکھا جاتا ہے کہ وہ جرم کا ارتکاب کرتا ہے یا نہیں، جائز ٹریپ کی صورت میں ٹریپ کی صورت میں حصہ لینے والا افسر اور گواہان کو شریک جرم نہیں سمجھا جائے گا اور ان کی شہادت کی تائید مجرم کو سزا یاب کرنے کے لیے لازمی نہیں ہوگی- اگرچہ معمول کے مطابق احتیاط کے عام اصول کے مطابق شہادت کی احتیاط سے پڑتال کی جائے گی- ناجائز ٹریپ کی صورت میں ریڈ کرنے والے تمام افراد شریک جرم تصور کیے جائیں گے (سوائے اس کے کہ مقننہ کے کسی قانون نے اس کا اختیار دیا ہو)، ایسے اشخاص کی شہادت کی تائید شک و شبہ سے بالا شہادت سے ہونی ضروری ہوگی اس کے بغیر سزایابی نہ کی جائے گی- (AIR 1952 Mad. 561)

ٹریپ کا گواہ کیونکہ لازمی طور پر جانبدار گواہ ہوتا ہے ہر مقدمہ کے واقعات کے مطابق اس کی شہادت کی تائید ضروری ہوگی- (PLD 1967 Lah. 199)- تائید کسی آزاد یا قابل اعتماد گواہ سے ہونی چاہیے- (PLD 1961 Dacca 806)- ٹریپ کے مقدمہ میں آزاد شہادت کے بغیر سزایابی نہیں کی جاسکتی- (14 DLR 272)

رشوت دہندہ کی شہادت : اس میں کوئی شک نہیں کہ رشوت دینے والے وہ خاص گواہان ہوتے ہیں جن کی شہادت پر ملزم کی سزایابی کا انحصار ہوتا ہے تاہم وہ نااہل گواہان نہیں ہوتے اور سوائے اس صورت کے کہ وہ شریک جرم پائیں جائیں ان کی شہادت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا- [1968 PCr.LJ 316 (Lah.)] - مستغیث کی شہادت کی بڑی احتیاط سے چھان بین کرلنی چاہیے اور عدالت کو اطمینان حاصل کرلینا چاہیے کہ وہ سچا گواہ ہے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ مظہرہ رشوت دیتے وقت کوئی دیگر شخص موجود نہ تھا- ایسے شخص کی شہادت کی قدروقیمت بہت سے عناصر پر منحصر ہوگی جیسے کہ اس کی گواہی کی نوعیت، کس طرح اور کس حد تک وہ جانبدار ہے، اس کی کہانی کس حد تک اغلب یا غیراغلب

ہے اور جرح میں اس نے اپنا کردار کیسا ادا کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ بالفاظ دیگر عدالتوں کو اس امر پر لازمی طور پر غور کرنا ہوگا کہ واقعات اور حالات اس کو اغلب قرار دیتے ہیں کہ اس کی کہانی سچی ہے اور اس پر عمل پیرا ہونا معقول حد تک محفوظ ہوگا۔

(PLD 1963 SC 38; 1968 PCr. LJ 316)

ایک مقدمہ میں تمام گواہان نے باسوا مستغیث کے، استغاثہ کی تائید کی، مستغیث اپنے سابقہ بیان سے منحرف ہوگیا اور ملزم کی امداد کرنے کی کوشش کی۔ مستغیث نے اس امر سے انکار کیا کہ اس نے پولیس یا مجسٹریٹ کے روبرو بیانات دیے تھے۔ اسے منحرف قرار دیا گیا۔ جرح میں مستغیث نے مجسٹریٹ کے روبرو اپنے دستخط ہونا تسلیم کیا مگر یہ نہ وضاحت کرسکا کہ اس کے دستخط اس پر کیسے آگئے۔ ریڈ کرنے والے مجسٹریٹ اور پولیس نے استغاثہ کے بیان کی، مستغیث کی طرف سے شکایت کرنے، مستغیث کی طرف سے ملزم کو رقم کی حوالگی، ملزم کا رقم کو جیب میں رکھنا اور داغدار کرنسی نوٹوں کی ملزم کی جیب سے برآمدگی کی تائید کی۔ ملزم کا اور گواہان صفائی کا بیان قابل اعتماد نہ تھا اور اس کی تردید استغاثہ کے غیرجانبدار گواہوں سے ہوتی تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزم کے خلاف جرم ثابت ہوگیا تھا۔ (PLD 1982 SC 291)

ٹریپ کیس میں رشوت دہندہ کی شہادت : ایسا شخص جو دوسروں کے لیے جال بچھاتا ہے اور دوہرا کردار ادا کرتا ہے بمشکل یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ سیدھا سادھا دیانتدار شخص ہے اور جو بات وہ کہتا ہے اس کے منوائے جانے کا حقدار ہے، بلاتائید کے ایسے شخص کی بات قطعی طور پر یقین کرکے کسی کو سزا نہیں دی جاسکتی۔ تائیدی شہادت نارمل اور قدرتی حالات سے ایسی ہونی چاہیے جو اعتماد بخش ہو۔ (1978 PCr. LJ 247)

ٹریپ کیس کے گواہان شریک جرم کی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں لہٰذا آزاد تائید کے بغیر ان کی شہادت پر سزا کی بنیاد رکھنا قطعی غیر محفوظ ہے۔ (1974 PCr. LJ 234)

مجسٹریٹ بطور گواہ ٹریپ : پولیس کو چاہیے کہ وہ مجسٹریٹ کو پولیس ٹریپ کے گواہ کے طور پر نہ استعمال کریں۔ (PLD 1960 AJ & K 62)۔ عدالتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ محض یہ حقیقت کہ کوئی خاص افسران ٹریپ پارٹی کے رکن تھے، ان کو جانبدار گواہان نہیں بنادے گی۔ جب ان کے متعلق کوئی ایسا اظہار نہ ہو کہ وہ ملزم کے خلاف کوئی عناد رکھتے تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی شہادت کیوں نہ قبول کی جائے۔ (PLD 1961 Dac. 798)۔ جب ٹریپ کے مجسٹریٹ نے ملزم کے مقدمہ کی سماعت کرکے سزا دی تو یہ قرار دیا گیا کہ حقیقی انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا اور سزایابی منسوخ کردی۔ (PLD 1979 Lah. 284)

ملزم سے نشان زدہ رقم کی برآمدگی : ملزم کے قبضہ سے نشان زدہ سکوں کی برآمدگی دفعہ ہذا کے تحت جرم کی شہادت کی تائید کے مترادف ہے۔ (AIR 1936 Nag. 245)

دفعہ 161 کے تحت جرم ثابت کرنا استغاثہ کا کام ہے۔ محض رقم کی برآمدگی سے یہ امر خارج از مکان نہیں ہوجاتا کہ ملزم اس کا بے گناہ وصول کنندہ ہے۔ (1969 PCr. LJ 1265)

جبکہ ملزم مستغیث کے گھر رشوت لینے گیا حقیقی طور پر داغدار کرنسی نوٹ وصول کرلیے مگر ریڈ پارٹی سے حیران ہوکر ساتھی ملزم کے حوالہ کردیے۔ مستغیث کی ریڈ کرنے والے مجسٹریٹ اور دیگر ارکان ریڈ نے پوری طرح تائید کی۔ یہ قرار دیا گیا کہ محض یہ امر کہ داغدار نوٹ ملزم کے قبضہ سے برآمد نہ ہوئے تھے اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے کہ ملزم نے رشوت کی رقم قبول کی تھی۔ ان حالات میں سزا بحال رکھی گئی۔ (PLD 1982 Kar. 502)

جب مجسٹریٹ اور اس کے رفقاء نے مقدمہ کی سماعت میں رقم ادا کیے جانے کا ذکر نہ کیا ہو نہ ہی انہوں نے سائل

(ملزم) اور مستغیث کے مابین گفتگو سنی تو سائیل سے محض دو نوٹوں کی برآمدگی اس کی سزایابی کے لیے کافی نہ ہوگی خصوصاً جب نوٹوں کی برآمدگی کی جگہ کی نسبت مجسٹریٹ اور مستغیث کے بیان میں تضاد ہو۔

[1968 PCr. LJ 670; 1969 PCr. LJ 1537, 1408]

جب ملزم نے ٹریپ پارٹی کی آمد پر اسے ادا کردہ رقم پھینک دی ہو لیکن ملزم کے خلاف بااعتماد آزاد شہادت موجود ہو تو اس امر کے باوصف کہ رقم اس سے برآمد نہ ہوئی تھی، اسے سزا دی جاسکتی ہے۔ (1971 PCr. LJ 79)

جرم کا ثبوت: کسی سرکاری ملازم کے خلاف یا اس کے اپنے فرائض بجالانے کے دوران رشوت لینے کے الزام کو ثابت کرنے کے لیے شہادت حتمی ہونی چاہیے۔ [12 Cr.LJ 485 (Lah.)] ۔ استغاثہ کا فرض تھا کہ وہ اس امر کو اثباتی طور پر ثابت کرتا کہ ملزم نے رشوت طلب کی تھی، جو اسے اس طور پر ادا کردی گئی اور مذکورہ حالات میں برآمد کرلی گئی۔ (1977 PCr.LJ 292)۔ جب رشوت کے مطالبہ کو بلا شک و شبہ ثابت نہ کیا گیا، سزایابی منسوخ کردی گئی۔

(1977 PCr. LJ 292)

جبکہ مجسٹریٹ نے مستغیث اور ملزم کے مابین گفتگو نہ سنی۔ رقم غیر مقفل دراز سے برآمد ہوئی تو یہ قرار دیا گیا کہ کرنسی نوٹ ملزم پر فرضی ڈالے گئے تھے۔ مجسٹریٹ کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ 200 گز کے فاصلہ سے نشان زدہ نوٹ دیتے ہوئے دیکھ سکتا۔ ملزم کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کردیا گیا۔ [(1977 PCr. LJ 78 (Lah)]

جب رقم پوٹلی سے برآمد ہوئی نہ کہ ملزم سے۔ (1978 PCr. LJ 257)۔ جب رقم ملزم کے نوٹ سے برآمد ہوئی جو کمرہ میں اس کی دسترس سے باہر لٹک رہا تھا۔ (1978 Prc. LJ 32)۔ جبکہ مجسٹریٹ نہ تو رقم دیتے دیکھا نہ ہی اس وقت کی گفتگو سنی تو ملزم کو سزایاب نہیں کیا جاسکتا تھا چاہے رقم اس کے قبضہ سے ہی کیوں نہ برآمد ہوئی ہو۔ (1978 PCr. LJ 885)

استغاثہ کے گواہان کا ریڈ کی کارروائی کی کامیابی کا خواہان ہونا یہ ظاہر نہیں کرتا کہ وہ اس بناء پر بے گناہ اشخاص کو جرم کے ارتکاب میں ملوث کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ (PLD 1977 Lah. 859)۔ جب رشوت دینے کے گواہان نہ پیش کیے گئے ہوں تو استغاثہ کے خلاف برعکس نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ (1973 PCr. LJ 833)

شک کا فائدہ: جب ملزم کی طرف سے دی گئی وضاحت کی دو گواہان استغاثہ نے تائید کی تو عدالت اس شہادت کو نظر انداز کرکے ملزم کو سزایاب نہیں کرسکتی۔ اسے شک کا فائدہ دینا چاہیے۔ (1969 PCr. LJ 1265)۔ جب ملزم کی طرف سے دی گئی وضاحت کو ریڈ کرنے والا مجسٹریٹ زیر غور نہ لایا اور مستغیث کی کہانی کہ اس نے جزوی رقم اس سے قبل ادا کردی تھی کی تائید نہ ہوئی تو ملزم کو شک کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار قرار دیا گیا۔ (1972 PCr. LJ 727)۔ جب استغاثہ کے کیس کی مستغیث نے تائید نہ کی اور مزید بیان جو کہ ملزم کے الزام کے مطابق تھا۔ ان کا اثر ساری کہانی استغاثہ پر پڑتا ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ استغاثہ اپنی کہانی شبہ سے بالا ثابت کرنے میں قاصر رہا۔ ایسی صورت میں ملزم کو سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (PLD 1979 Kar. 294)

جبکہ ناجائز استفادہ کے مطالبہ کے متعلق آزاد شہادت بمشکل موجود تھی۔ داغدار کرنسی نوٹ ملزم کے پاؤں کے قریب گرے ہوئے پائے گئے۔ ریڈ کرنے والا مجسٹریٹ اس پوزیشن میں نہ تھا کہ رشوت کی رقم لیتے دیتے دیکھ سکتا اور لین دین کو فقط دوسرے مشیر نے دیکھا کہ مستغیث نے ملزم کو کچھ پکڑایا۔ انسداد رشوت ستانی کے انسپکٹروں نے استغاثہ کے بیان کی پوری طرح تائید کی کہ ملزم نے کیسے رشوت کا مطالبہ کیا، کیسے داغدار رقم وصول کی اور پھر پھینک دی جبکہ مشیر اور مجسٹریٹ نے ان کی تائید نہ کی۔ یہ قرار دیا گیا کہ ملزم شک کے فائدہ کا حقدار تھا اور ان حالات میں اسے بری کردیا گیا۔

(PLD 1982 Kar. 255)

جبکہ نشان زدہ نوٹ کاغذ میں لپیٹ کر بطور دستاویز ملزم کو دیے گئے جسے ملزم نے معصومانہ طور پر وصول کیے تو رقم کی ادائیگی مشکوک قرار دی گئی- [1975 PCr. LJ 1267 (Kar)]

جب ملزم کے خلاف شہادت واضح نہ ہو تو اسے شک کا فائدہ دینا چاہیے-

ملزم کو فائدہ کب دیا جاتا ہے Benefit when available to accused: یہ اصول کہ جہاں ملزم کو رشوت کی رقم دیے جانے کے وقت ہونے والی گفتگو یا بات چیت چھاپہ مارنے والے مجسٹریٹ نے نہ سنی ہو، فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیے، قانون کا اصول نہیں ہے بلکہ صرف جزم و احتیاط (prudence and caution) کا اصول ہے اور عام اطلاق پذیری کا اصول نہیں ہے- اصول مذکور کا اطلاق صرف اس طرح کے بہت کم مقدمات پر ہوتا ہے جہاں کوئی ملزم واضح طور پر ابتداء میں ہی رقم کی وصولی کو تسلیم کرلیتا ہے اور نیک نیتی کا دعویٰ کرتا ہے جو جب بار ثبوت قانون کے تحت اس پر منتقل ہوجاتا ہے، قطعیت کے معقول عناصر کے موجود ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور چنانچہ ملزم کا رویہ ایسے مقدموں میں نہایت متعلقہ (relevant) ہوتا ہے [1995 PCr. LJ 1 (a)] -

اپیل داخل کرنے کی اجازت Leave to appeal: سپریم کورٹ نے اس بات پر غور کرنے کے لیے اپیل داخل کرنے کی اجازت دی تھی کہ آیا ملزم پر ایک مختلف تاریخ پر رشوت پیش کرنے کے جرم کے لیے اس کے شریک مجرم کے ساتھ مقدمے کی سماعت کی جاسکتی تھی جس کے پاس سے مبینہ طور پر چرس برآمد ہوئی تھی اور آیا کہ رشوت پیش کرنے کے جرم کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اسی معاملے کے سلسلے میں کیا گیا تھا جس میں "چرس" کی بازیابی عمل میں آئی تھی [1998 SCMR 2444] -

مقدمہ کی منظوری: دفعہ ہٰذا کے تحت سرکاری ملازم کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے بعض حالات میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 197 کے تحت منظوری لی جانی ضروری ہوسکتی ہے- آئین کے مطابق گورنر صوبائی حکومت ہوتا ہے اور اسے ملزم کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دینے کا اختیار حاصل تھا- [1968 PCr. LJ 1945 (Lah.)] - جب منظوری دینے والا حاکم مجاز خود مستغیث تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزم پر مقدمہ چلانے کے لیے منظوری کے علیحدہ حکم کی ضرورت نہ تھی- (1968 PCr. LJ 316)

جبکہ منظوری دینے والے حاکم مجاز کے خلاف پہلی بار سپریم کورٹ میں اپیل کی درخواست میں اعتراض کیا گیا کہ اجازت صوبائی حکومت کی بجائے وفاقی حکومت دینے کی مجاز تھی تو یہ قرار دیا گیا کہ اعتراض پہلے موقع پر ابتدائی سماعت کی عدالت میں کیا جانا چاہیے تھا اور سپریم کورٹ نے درخواست برائے اجازت اپیل مسترد کردی-
[NLR 1981 Cr. 353 (SC)]

کسی سرکاری ملازم کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت تشکیل کردہ عدالت میں دفعہ 161 P.P.C کے تحت جرم میں سماعت نہیں کیا جاسکتا اور اس کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے متعلقہ حکومت کی منظوری پہلے لی جانے کی ضرورت ہے-
(PLD 1982 Quetta 11)

سرکاری ملازمین کی فہرست جن کے لیے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے: حسب ذیل کو ایسے سرکاری ملازم قرار دیا گیا جن کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا:

(a) میونسپل کونسل کے ارکان (چاہے وہ وائس چیئرمین منتخب ہوچکا ہو)- (AIR 1930 Lah. 147)

(b) ڈسٹرکٹ بورڈ کے رکن- (AIR 1941 Bom. 85)

(c) سیکرٹری میونسپل کمیٹی- (1953 Cr. LJ 596)

(d) پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی- (AIR 1938 Pat. 543)

(e) مینیجر کورٹ آف وارڈز- (AIR 1943 Pat. 316)

(f) الیکشن کمشنر کے دفتر کا چپڑاسی- (PLD 1965 Kar. 180) وغیرہ-

حسب ذیل دفعہ ہذا کے لیے سرکاری ملازم نہ سمجھے جائیں گے- ان کے خلاف کارروائی کے لیے اجازت حاصل کرنا ضروری نہ ہوگا:

(i) چوکیدار و دفعدار- (AIR 1932 Pat. 379)

(ii) پریذیڈنٹ یونین کمیٹی- (AIR 1929 Mad. 175)

(iii) فارسٹ رینجر- (AIR 1922 Nag. 121)

(iv) پی ڈبلیو ڈی کا سب اورسیر- [13 Cr. LJ 770 (Mad.)]

(v) اے ایس آئی اور پولیس کانسٹیبل- (PLD 1958 Kar 483)

(vi) نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کا رکن- (AIR 1917 Lah. 179) وغیرہ وغیرہ-

دفعہ C.P.C 197 کا اطلاق صرف ان افعال پر ہوگا جن کا سرکاری حیثیت سے کیا جانا کہا جاتا ہو نہ کہ ان افعال پر جو ذاتی حیثیت سے کیے گئے ہوں- (AIR 1956 All. 396)

استغاثہ: یہ امر مشکوک ہے کہ قانون کے مذکورہ بالا احکام کے تحت عدالت کسی پرائیویٹ فریق کے استغاثہ پر کسی سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی زیر عمل لاسکتی ہے- (PLD 1962 Kar. 735)

رشوت کے مقدمہ میں ایک دن کی دیر سے استغاثہ دائر کرنا یقیناً کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے، اور اس سے کسی طرح بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس ایک دن میں ملزم کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کردیا گیا ہے- (1960 Cr. LJ 404)

پولیس پر لازم ہے کہ جب ان کے پاس دفعہ 161 اور قانون انسداد رشوت ستانی کی دفعہ 5(7) کے تحت کارروائی کرنے کے لیے درخواست کی جائے تو وہ اس افسر کے خلاف کیس رجسٹر کرے جس کے خلاف رپورٹ دی گئی ہے- اگرچہ پولیس مقدمہ کی تحقیق سے انکار کرسکتی ہے لیکن پولیس پر لازم ہے کہ وہ اپنی انکاری سے مستغیث کو مطلع کرے- اور پولیس کا مزید فرض ہے کہ وہ اطلاع کو سٹیشن ڈائری میں درج کرے- ان قانونی احکام کی تعمیل نہ کرنے سے سائیل کے خلاف تعصب ہونے کا امکان ہے- (PLD 1969 Pesh. 109)

بار ثبوت Burden of proof: ایسے مقدمات میں ملزم کا جرم ثابت کرنے میں استغاثہ پر بار ثبوت بہت ہلکا ہوتا ہے اور ملزم کے پاس سے ملوث رقم (tainted money) کی بازیابی پر بار ثبوت اس پر منتقل ہوجاتا ہے کہ اس نے رقم مذکور کس طرح وصول کی- اگر ملزم معقول وضاحت پیش کرتا ہے تو وہ بری ہونے کا حقدار ہوتا ہے لیکن اگر ایسی وضاحت غیر تسلی بخش، غیر یقینی اور مہمل ہے تو یہ قیاس کیا جائے گا کہ اس نے مذکورہ رقم کو بطور رشوت وصول کیا تھا-

[PLD 1996 Lah. 17 (b)]

یہ امر کہ چھاپہ مارنے والے مجسٹریٹ اور اس کے ہمراہ موجود پولیس افسر نے رشوت کی رقم کو دیتے ہوئے نہیں دیکھا تھا یا شکایت کنندہ اور ملزم کے درمیان ہونے والی کوئی گفتگو یا بات چیت نہیں سنی تھی، غیر اہم بن جاتا ہے جب تمام

گواہان استغاثہ نے یہ بیان دیا ہے کہ رشوت کی رقم ملزم کے قبضے سے برآمد کی گئی تھی اور اس امر کو ملزم نے بھی تسلیم کرلیا تھا [NLR 1996 Criminal 270(a)]۔

ضمانت قبل از گرفتاری: جب کسی شخص کے خلاف دفعہ ہذا کے تحت کارروائی زیر عمل لائی جاتی ہو اور وہ ایک سماجی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کا عدالت کے روبرو ساعت کے لیے نہ حاضر ہونے کا احتمال نہیں ہے تو اس کی ضمانت قبل از گرفتاری لی جاسکتی ہے۔

[(PLD 1966 Lah. 1039) (اس مقدمہ میں ملزم قومی اسمبلی کا رکن تھا)]

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ محض اس بناء پر کہ ملزم کا اس پر عائد کردہ الزام کے ارتکاب کا مستوجب ہونا معلوم ہوتا ہو، بذاتہی ایسی وجہ نہیں ہے کہ اس کی ضمانت نامنظور کردی جائے جبکہ جرم ایسا ہو جس کی سزا موت یا عمر قید نہیں۔ کوئی دیگر وجوہات بھی ہونی چاہئیں جو ایسے مقدمات میں عدالت کے ذہن کو متاثر کرسکیں۔

[1969 PCr. LJ 1525 (SC): 1969 SCMR 693]

چارج (الزام)۔ دفعہ 161 کے تحت ان تمام مدات کی نسبت فرد جرم عائد کرنا ضروری نہیں جو کہ ملزم نے مختلف اشخاص سے ان کے مشترک مفاد کے لیے حاصل کی تھیں۔ (12 Cr. LJ 217)۔ چارج میں اس حاکم مجاز کے نام کے ذکر کی ضرورت نہیں جس پر اثر انداز ہونا مقصود تھا۔ (AIR 1955 Ajmer 18)

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل ساعت سپیشل جج۔

دفعہ 162۔ رشوت لینا تاکہ بدعنوانی سے اور خلاف قانون طریقوں سے سرکاری ملازم پر اثر ڈالا جائے

Taking gratification, in order by corrupt or illegal means to influence public servant

جو کوئی کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی یا خلاف قانون طریقوں سے اس بات کی تحریک کرنے کے لیے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی فرض منصبی کی ادائیگی کرے یا اس سے احتراز کرے یا ایسے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کو زیر کار لانے میں کسی شخص کی طرفداری کرے یا اس کی مخالفت کرے یا وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا مقننہ یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کی خدمت یا نقصان رسانی کرنے کے لیے یا اس کا اقدام کرنے کے لیے، کسی شخص سے کسی طرح کوئی رشوت وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے لیے یا کسی اور شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے، تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوگی، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کی سزایابی ہے جو اپنے لیے یا کسی دوسرے کے لیے رشوت لیتا ہے تاکہ کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی سے یا خلاف قانون طریقوں سے کوئی فرض منصبی سرانجام دینے یا ترک کرنے میں طرفداری کرنے میں ترغیب دے۔

دفعہ ہذا کے تحت اس صورت میں سزا نہیں دی جاسکتی اگر شہادت سے یہ ظاہر نہ ہو کہ کن اشخاص سے رشوت حاصل کی گئی تھی یا یہ کہ کس سرکاری ملازم کو اس کے فرائض منصبی کو زیر کار لانے میں اثر انداز کرنا مقصود تھا۔

(PLD 1961 Dacca 798)

Habib Zeb HC

شہادت : ثابت کریں :

(1) ملزم نے اپنے لیے یا کسی اور کے لیے رشوت قبول کی یا حاصل کی یا قبول کرنے پر رضامند ہوا یا حاصل کرنے کا اقدام کیا۔

(2) اس نے ایسا حصول وغیرہ بطور تحریک یا حق السعی کیا تاکہ کسی سرکاری ملازم کو بدعنوانی یا غیر قانونی طریقوں سے---

(a) کوئی سرکاری کام کرنے یا کرنے سے باز رکھنے یا (b) اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں طرفداری کرنے یا مخالفت کرنے یا (c) کسی حکومت وغیرہ یا کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنے پر اکسائے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، قابل ضمانت سمن، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 163۔ رشوت لینا تاکہ ذاتی اثر و رسوخ سے سرکاری ملازم سے کام نکالا جائے

Taking gratification, for exercise of personal influence with public servant

جو کوئی اپنے ذاتی رسوخ کے عمل میں لانے سے کسی سرکاری ملازم کو اس بات کی تحریک کرنے کے لیے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی فرض منصبی ادا کرے یا اس سے احتراز کرے یا ایسے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کو زیر کار لانے میں کسی شخص کی طرفداری یا مخالفت کرنے کے لیے یا وفاقی یا کسی صوبائی حکومت یا مجلس قانون ساز یا کسی ملازم کی حیثیت سے ایسے سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کی خدمت کرنے یا نقصان رسانی کے لیے یا اس اقدام کرنے کے لیے کسی شخص سے کسی طرح کی کوئی رشوت وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے لیے یا کسی اور شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں۔

مثال

Illustration

ایک ایڈووکیٹ جو جج کے سامنے مقدمہ لڑنے کے لیے فیس لیتا ہے۔ ایک شخص جو حکومت کو خطاب کردہ عرضداشت کی ترتیب و تصحیح کے لیے تنخواہ لیتا ہے اور اس میں عرض گذار کی خدمات اور مطالبات کا اندراج کرتا ہے۔ کسی مجرم زیر سزائے موت کا تنخواہ دار ایجنٹ جو حکومت کے سامنے ایسے نقشے پیش کرتا ہے جس سے سزا کا حکم غیرمنصفانہ ظاہر ہوتا ہو، دفعہ ہذا کے تحت نہیں آتے۔ کیونکہ وہ کوئی ذاتی رسوخ استعمال نہیں کرتے نہ ایسا کرنے کا دعوٰی کرتے ہیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اور دفعہ 162 کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب کوئی شخص بددیانتی پر مبنی اور ناجائز اثر و رسوخ استعمال کرنے کے لیے کسی تیسرے شخص سے رشوت لیتا ہے۔ اگر ایسا شخص رشوت وصول کیے بغیر محض اپنی معتبری جتلانے کے لیے یا خلوص کے جذبہ سے تیسرے شخص کے مفاد کے لیے ایسا کرتا ہے تو یہ جرم نہ ہوگا۔

ایک مقدمہ میں ملزم ایک عرائض نویس تھا۔ اس نے مستغیث سے دس روپے رشوت لی کہ وہ سنٹرل ریکارڈ آفس لاہور سے متعلقہ کلرک پر اپنا ذاتی اثر و رسوخ استعمال کرکے مستغیث کا کلیم اسی روز تصدیق کرادے گا۔ صفائی میں اعتراض کیا گیا کہ استغاثہ کے لیے ضروری تھا کہ وہ ملزم کا اس دفتر میں فی الواقع اثر و رسوخ ہونا بھی ثابت کرتا۔ عدالت نے قرار دیا کہ دفعہ کی عبارت میں ایسا کوئی ادعا نہ تھا۔ ملزم کا وعدہ کرلینا جرم کی تکمیل کے لیے کافی تھا۔ نیز سزا درست طور پر دی گئی تھی۔ (PLD 1956 Lah. 1051)

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، سپیشل جج، (انسداد رشوت ستانی) نیز ملاحظہ کریں ایکٹ انسداد رشوت ستانی بابت 1947 (قانون فوجداری ترمیمی ایکٹ نمبر XL بابت 1958)-

دفعہ 164- دفعہ 162 یا 163 میں تعریف کردہ جرائم میں سرکاری ملازم کی اعانت کی سزا

Punishment for abetment by public servant of offences defined in Section 162 or 163

جو کوئی ایسا سرکاری ملازم ہو جس کی نسبت گزشتہ آخری دو دفعات میں تعریف کردہ جرائم میں سے کسی کا ارتکاب کیا گیا ہو جرم کی اعانت کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں-

مثال

Illustration

(الف) ایک سرکاری ملازم ہے، ب الف کی بیوی سے جو کسی خاص شخص کو عہدہ دلانے کے لیے الف کو استدعا کرنے کی وجہ تحریک کے طور پر تحفہ وصول کرتی ہے- الف ایسا کرنے میں ب کی اعانت کرتا ہے- ب سزائے قید کی مستوجب ہے جس کی میعاد ایک برس سے زیادہ نہ ہوگی یا جرمانہ یا دونوں سزائیں- الف سزائے قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین برس تک ہوگی یا جرمانہ یا دونوں سزائیں-

شرح

مقصد : دفعہ ہذا ان جرائم کی سزایابی سے متعلق ہے جن کی تعریف دفعات 162، 163 میں کی گئی ہے جبکہ اعانت کرنے والا ملازم سرکار ہو-

ضابطہ : مطابق ایکٹ انسداد رشوت ستانی (II بابت 1947) اور قانون فوجداری کا (ترمیمی) ایکٹ XL بابت 1958-

دفعہ 165- سرکاری ملازم کا ان لوگوں سے قیمتی شے بلاقیمت لینا جو ایسے سرکاری ملازم کی کارروائی یا انجام کردہ فرض منصبی سے متعلق ہوں

Public servant obtaining valuable thing, without consideration from person concerned in proceeding or business transacted by such public servant

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے کسی ایسے شخص سے جو اس کے علم میں ایسی کارروائی یا انجام کردہ فرض منصبی سے تعلقات رکھتا تھا یا رکھتا ہے یا تعلق رکھنے کا احتمال ہے جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا یا جس کو وہ انجام دینے والا ہے یا جو اس سرکاری ملازم کے فرائض منصبی سے تعلق رکھتا ہے، یا کسی اور سرکاری ملازم کے جس کا وہ ماتحت ہے، یا کسی ایسے شخص سے جس کو وہ سرکاری ملازم جانتا ہے کہ وہ اس شخص سے جس کو تعلق مذکور سے کچھ دلچسپی یا تعلق رکھتا ہے، کوئی قیمتی شے بلا بدل کے یا ایسے بدل پر جس کو وہ سرکاری ملازم ناکافی جانتا ہو، اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر اتفاق کرے یا حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں-

مثالیں
Illustrations

(a) الف کلکٹر ب کا مکان کرایہ پر لیتا ہے جس کا سیٹلمنٹ کا کیس اس کے پاس زیر غور ہے۔ یہ اقرار ہوتا ہے کہ الف پچاس روپے ماہوار ادا کرے گا۔ مکان ایسی حیثیت کا ہے کہ اگر دیانتداری سے سودا کیا جاتا تو الف کو دو صد روپیہ ماہوار ادا کرنا پڑتا۔ تو الف نے ب سے ایک قیمتی شے پورا بدل دیے بغیر حاصل کی ہے۔

(b) الف ایک جج نے ب سے جس کا مقدمہ الف کی عدالت میں دائر ہے۔ گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کٹوتی پر خریدے، جبکہ بازار میں ان نوٹوں پر نفع ملتا ہے تو الف نے ب سے پورا بدل دیے بغیر قیمتی شے حاصل کی ہے۔

(c) ز کے بھائی کو دروغ حلفی کے الزام میں گرفتار کرکے الف مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔ الف بینک کے حصص ب کے پاس نفع پر بیچتا ہے جبکہ بازار میں ان حصص پر بٹہ لگتا ہے اور ب اس حساب سے ادا کرتا ہے۔ الف نے اس طرح سے جو روپیہ حاصل کیا ہے وہ ایک قیمتی شے ہے جو الف نے پورا بدل دیئے بغیر حاصل کی۔

شرح

مقصد : اس دفعہ کا مقصد سرکاری ملازمین کو تحائف قبول کرنے سے باز رکھنا ہے، دفعہ 161 سرکاری ملازم کو رشوت لینے سے باز رکھنے سے متعلق تھی۔ اگر سرکاری ملازم رشوت لینے کی بجائے قیمتی تحفے تحائف لینا شروع کردیتے تو رشوت کسی نہ کسی شکل میں جائز قرار پاتی۔ لہٰذا دفعہ ہذا مجموعہ میں رکھی گئی کہ تحائف وصول کرنا بھی جرم قرار دیا جائے۔ شرط صرف یہ ہے کہ تحفہ دینے والے کا مفاد کسی شکل میں سرکاری ملازم کے فرض منصبی سے متعلق ہو یا متعلق رہا ہو۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت سپیشل جج۔ (نیز ملاحظہ کریں ایکٹ انسداد رشوت ستانی بابت 1947 و قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ XL بابت 1958۔

☆[دفعہ 165-A۔ دفعات 161، 165 میں تعریف کردہ جرائم میں اعانت کی سزا
Punishment for abetment of offences defined in Section 161 and 165

جو کوئی دفعہ 161 یا دفعہ 165 کے تحت قابل سزا جرم میں اعانت کرے تو خواہ اس اعانت کے باعث اعانت کردہ جرم کا ارتکاب واقع ہو، یا نہ ہو اسے جرم کے لیے مقرر کردہ سزا دی جائے گی۔]

شرح

مقصد : دفعہ ہذا دفعات 161 یا 165 کے تحت جرائم کی اعانت کرنے سے متعلق ہے۔ دفعہ 165-A کے تحت جرم دفعہ 161 کے تحت جرم سے علیحدہ نہیں ہوسکتا۔ دفعہ 161 کے تحت جرم کا ارتکاب کسی "سرکاری کام" کی نسبت ہونا ضروری ہے۔ (1971 DLC 87 at P. 95)

جبکہ سرکاری ملازم اس پوزیشن میں نہ تھا کہ اپنے فرائض کی بجاآوری میں ملزم کی مدد یا مخالفت کرسکتا تو جو رقم اسے پیش کی گئی اس کے متعلق قرار دیا گیا کہ کسی سرکاری کام کرنے کی تحریک یا حق السعی کے طور پر نہ دی گئی تھی اور ملزم کے

☆ دفعہ 165-A کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (XXXVII of 1953) سے اضافہ ہوا۔

خلاف دفعہ A-165 و دفعہ 109 کے تحت کوئی جرم نہ بنتا تھا۔(1971 PCr.LJ 123)

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت سپیشل جج، نیز ملاحظہ کریں ایکٹ انسداد رشوت ستانی بابت 1947 و قانون فوجداری ترمیمی ایکٹ نمبر XL بابت 1958۔

☆[دفعہ B-165۔ بعض اعانت کرنے والوں کا استثنا

Certain abettors excepted

کسی شخص کا دفعہ 161 یا 165 کے تحت قابل سزا جرم کی اعانت کرنا نہ سمجھا جائے گا اگر اسے ترغیب دی جائے، مجبور کیا جائے، اس پر جبر کیا جائے، یا اس کی تخویف کی جائے کہ وہ کوئی ایسی رشوت پیش کرے یا دے جس کا حوالہ دفعہ 161 میں دیا گیا ہے اس میں متذکرہ اغراض میں سے کسی کے لیے یا بلا بدل کوئی قیمتی شے یا ایسے بدل پر جو ناکافی ہو، ایسے سرکاری ملازم کو دے جس کا حوالہ دفعہ 165 میں دیا گیا ہے۔]

دفعہ 166۔ سرکاری ملازم کا کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے قانون کی خلاف ورزی کرنا

Public servant disobeying law, with intent to cause injury to any person

جو کوئی سرکاری ملازم ہو کر جان بوجھ کر قانون کی کسی ہدایت سے جو اس طریقہ سے متعلق ہو جسے اس کو بحیثیت سرکاری ملازم اختیار کرنا چاہیے، انحراف کرے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس انحراف سے کسی شخص کو نقصان پہنچے گا، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک سال ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

مثال

Illustration

الف ایک افسر کو قانوناً کسی ڈگری کا روپیہ وصول کرنے کے لیے، جو ایک کورٹ آف جسٹس نے ب کے حق میں کی ہے، تعمیل میں جائیداد قرق کرنے کی ہدایت ہے۔ وہ قانون کی اس ہدایت سے جان بوجھ کر انحراف کرتا ہے اس بات کے احتمال کے علم سے کہ اس انحراف سے ب کو نقصان پہنچے گا تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے سرکاری ملازم کی سزایابی ہے جو---

(1) جان بوجھ کر قانونی ہدایات سے انحراف کرے،

(2) انحراف اس نیت سے کرے کہ ایسے انحراف سے کسی شخص کو نقصان پہنچے گا یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ دفعہ 166 کے تحت جب کسی سرکاری ملازم کا چالان کرنا مقصود ہو تو اس کی مجاز اتھارٹی کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہوگی۔(PLD 1959 Lah. 186)

☆ دفعہ B-165 کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) آرڈیننس (LIX of 1962) سے اضافہ ہوا۔

ضابطہ : دفعہ 161 کے تحت دیا گیا ضابطہ زیر کار لایا جائے گا۔

دفعہ 167۔ سرکاری ملازم کا نقصان پہنچانے کی نیت سے غلط دستاویز تیار کرنا

Public servant framing an incorrect document with intent to cause in jury

جو کوئی سرکاری ملازم ہو اور جس کو بطور ایسے سرکاری ملازم کے کسی دستاویز کا مرتب کرنا سپرد ہو۔ اس طور پر اس دستاویز کو مرتب کرے یا اس کا ترجمہ کرے جس کو وہ جانتا یا باور کرتا ہے کہ غلط ہے، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس عمل سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو گی یا جرمانہ، یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ 166 ان صورتوں میں اطلاق پذیر ہوتی ہے جن میں سرکاری ملازم قانون کی کسی ہدایت کی تعمیل سے کوتاہی کرتا ہے، دفعہ 167 مخصوص عمل سے متعلق ہے یعنی کہ نقصان رسانی کے لیے غلط دستاویز تیار کرنا، دفعہ ہذا دفعہ 218 سے مماثل ہے۔

"دستاویز کی تیاری یا ترجمہ سپرد ہو" سے مراد یہ ہے کہ اس نے دستاویز تیار یا ترجمہ کی ہو چاہے یہ اس کا باقاعدہ فرض نہ بھی ہو۔ جب کسی افسر کو خاص طور پر کسی دستاویز کی تیاری کے لیے مقرر کیا جائے تو وہ ایسا سرکاری ملازم ہوگا جس کے سپرد دستاویز کی تیاری کی گئی۔

دستاویز کی تعریف دفعہ 29 بالا میں کی گئی ہے۔

ضرر، نقصان کی تعریف دفعہ 44 بالا میں کی گئی ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1۔ ملزم سرکاری ملازم تھا۔

2۔ اس کے ذمہ دستاویزات تیار کرنا یا ترجمہ کرنا تھا۔

3۔ اس کی یہ ذمہ داری بطور سرکاری ملازم تھی۔

4۔ اس نے اسے غلط طریقہ سے تیار کیا یا ترجمہ کیا۔

5۔ وہ جانتا تھا یا باور کرتا تھا کہ وہ اسے غلط طریقہ سے تیار و ترجمہ کر رہا تھا۔

6۔ اس نے مذکورہ فعل اس نیت یا علم سے کیا کہ وہ اغلب طور پر اس طرح نقصان پہنچائے گا۔

دفعہ ہذا کے تحت جرم ثابت کرنے کے لیے استغاثہ پر لازم ہوگا کہ وہ یہ امر ثابت کرے کہ دستاویز کی تیاری ملزم کے سپرد کی گئی تھی۔ اگر تیار کرنے کا کام ملزم کو سپرد ہی نہ کیا گیا تھا تو دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔

(PLD 1958 Dac. 519)

دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں بھی ہوگا جب انتقال تصدیق کرنے کے لیے خفیہ کارروائی کی گئی ہو۔

(1971 PCr. LJ 799)

سزا : کوئی افسر خواہ وہ مسکین کیوں نہ ہو جو دانستہ طور پر سرکاری ریکارڈ میں ردو بدل کرتا ہو اور غلط نقول جاری کرتا ہو، چاہے اس کی وجہ تحریک کچھ بھی ہو، سخت سزا کا مستحق ہے، نہ صرف اپنے چال چلن کی بناء پر بلکہ دوسروں کے

لیے عبرت کی بناء پر بھی جن کو اس کی مثال کی پیروی کرنے کی ترغیب ہو سکتی ہو- (AIR 1926 All. 719)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت، عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول-

دفعہ 168- سرکاری ملازم کا خلاف قانون تجارت کرنا

Public servant unlawfully engaging in trade

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور بطور ایسے سرکاری ملازم کے تجارت نہ کرنے کا قانونی طور پر پابند ہوتے ہوئے تجارت کرے تو اسے ایسی مدت کی قید محض دی جائے گی جو ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں-

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد سرکاری ملازمین کو سرکاری فرائض کی بجاآوری کے علاوہ دیگر کاروبار میں مصروف ہونے سے روکنا ہے، اس کا مقصد دوہری وفاداری کی سزایابی ہے، ظاہر ہے کہ جو سرکاری ملازم، ملازمت کے ساتھ ساتھ کاروبار میں حصہ لے گا اس کا ذہن اور جسمانی دوڑ دھوپ دو معاملوں میں الجھی رہے گی، وہ یکسوئی سے اپنے سرکاری کام پر توجہ نہ دے سکے گا- دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ وہ اپنے سرکاری اختیارات اور اثر و رسوخ کو اپنے کاروبار کی بہتری کے لیے استعمال کرے گا اور اس طرح ملازمت سے ناجائز فائدہ بھی اٹھائے گا اور دوسروں کی حق تلفی کا باعث بھی بنے گا-

سرکاری ملازم کو تجارت میں حصہ لینے سے روکا گیا ہے مگر دیگر پیشوں یا ذرائع روزگار سے نہیں روکا گیا اگرچہ ان سے سرکاری ملازم کے کام کا اور بھی زیادہ نقصان ہو سکتا ہے-

لفظ "تجارت" کا مطلب "کسب یا پیشہ جو روزی کمانے کا لیے اختیار کیا جائے" ہے- (PLD 1961 Lah. 684)

پولیس افسر کا یہ کردار کہ وہ دوکان بھی چلا رہا تھا پولیس ایکٹ کی دفعہ 10 میں درج ممانعت کے تحت آتا ہے اور دفعہ 168 کے تحت مستوجب سزا ہوگا- (AIR 1918 Cal. 150)

ضابطہ : دفعہ 161 کے تحت دیا گیا ضابطہ اطلاق پذیر ہوگا-

دفعہ 169- سرکاری ملازم کا ناجائز طور پر کوئی مال خریدنا یا اس کے لیے بولی دینا

Public servant unlawfully buying or bidding for property

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور بطور ایسے سرکاری ملازم کے قانونی طور پر پابند ہوتے ہوئے کہ وہ کسی مال کو نہ خریدے نہ اس کے لیے بولی دے، اس مال کو یا تو اپنے نام پر یا کسی دیگر کے نام پر مشترکاً یا اس سے حصہ داری کر کے خریدے یا اس کے لیے بولی دے، اسے ایسی مدت کی قید محض کی سزا دی جائے گی جو دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور اگر مال خریدا گیا ہو تو ضبط کر لیا جائے گا-

شرح

دفعہ ہذا دفعہ 168 کی توسیع تصور کی جاسکتی ہے- اس میں وہی اصول کارفرما ہے جو دفعہ 168 میں ہے، اگر سرکاری ملازم تجارت نہیں کر سکتا تو وہ ان اشیاء کے لیے بولی بھی نہیں دے سکتا جن کے لیے بولی دینے سے اسے منع کیا گیا ہو- ایک سب انسپکٹر پولیس نے پھاٹک سے ایک ٹٹو خریدا جو ضبط کیا جا چکا تھا- تو یہ قرار دیا گیا کہ اس کے خلاف پھاٹک کے قانون کی دفعہ 19 معہ دفعہ 169 کارروائی کی جانی چاہیے تھی نہ کہ دفعہ 406 کے تحت- [(1871) 16 WR (Cr.) 52]

دفعہ 170- سرکاری ملازم کا بھیس اختیار کرنا Personating a public servant

جو کوئی بطور سرکاری ملازم کے کسی خاص عہدہ پر فائز ہونے کا ڈھونگ رچائے یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس عہدہ پر فائز نہیں ہے یا جھوٹ موٹ ایسے شخص کا بھیس اختیار کرے جو اس عہدہ پر فائز ہے اور اس اختیار کردہ عہدہ کے حیلہ سے کوئی فعل کرے یا کسی فعل کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوگی، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ایسے شخص کو سزایاب کرنے کے لیے وضع کی گئی ہے جو اپنے آپ کو کسی خاص عہدہ پر فائز سرکاری ملازم ظاہر کرتا ہے اور اس طرح فرضی سرکاری ملازم کی حیثیت سے کوئی فعل سرانجام دیتا ہے۔

دفعہ ہذا کے تحت سزایابی کے لیے محض فرضی سرکاری ملازم بننا کافی نہیں ہے۔ دفعہ ہذا مزید متقاضی ہے کہ مجرم نے اس فرضی کردار میں ایسے عہدہ کی حیثیت سے کوئی فعل کیا ہو یا کرنے کی کوشش کی ہو اور یہ فقرہ ان افعال کی نشاندہی کرتا ہے جو ایسے سرکاری اختیار یا ذمہ داری کو ظاہر کیے بغیر نہ کیے جاسکتے ہوں۔ (AIR 1956 Hyd. 436)

شہادت: ثابت کریں---

1- ملزم نے کسی سرکاری ملازم کا بھیس اختیار کیا یا اس نے کوئی سرکاری عہدہ دار ہونے کا بہانہ کیا۔

2- وہ سرکاری ملازم نہ تھا وہ ایسے عہدہ پر فائز نہ تھا۔

3- کہ اس نے ایسا اظہار جھوٹ موٹ کیا یا یہ کہ اسے علم تھا کہ وہ ایسے عہدہ پر فائز نہ تھا۔

4- کہ جب اس نے ایسا کردار اختیار کیا تو اس نے ایسے عہدہ کی آڑ میں کوئی فعل کیا یا اس کا اقدام کیا۔

جب دفعہ 419 اور 170 کے تحت مشترک طور پر سماعت کی گئی ہو اور دفعہ 419 کے تحت الزام ناکام ہوجائے تو اس کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ جھوٹی تلبیس شخصی کا جرم بھی ناکام ہوجائے۔ ایسی صورت میں دفعہ 170 کے تحت سزایابی غیرقانونی نہ تھی۔ (PLD 1961 Dacca 440)

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 171- دھوکہ دینے کی نیت سے ایسا پہناوا یا کوئی دیگر علامت جو سرکاری ملازمین استعمال کرتے ہوں لیے پھرنا

Wearing garb or carrying token used by public servant with fraudulent intent

کوئی شخص جو سرکاری ملازمین کے کسی خاص طبقہ سے تعلق نہ رکھتا ہو، کوئی ایسا لباس پہنے یا کوئی ایسا نشان لیے پھرے جو اس کسی ایسے لباس یا نشان کے مشابہہ ہو جو سرکاری ملازمین کے اس طبقے میں مستعمل ہو، اس نیت سے کہ یہ باور کیا جائے یا اس علم سے کہ ایسا باور کیا جانا اغلب ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کے اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[چھ سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

شرح

مقصد : دفعہ 140 بالا میں فوجی وردی یا نشان استعمال کرنا مستوجب سزا ٹھہرایا گیا تھا۔ اب دفعہ ہذا کے ذریعہ سرکاری ملازموں کو وردی، نشان وغیرہ کا اس نیت کے ساتھ استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ لوگ ان کو سرکاری ملازم سمجھیں۔ ایسی وردی پہننے والا یا نشان استعمال کرنے والا کوئی فعل سرانجام دے یا نہ دے یا کسی فعل کا اقدام کرے یا نہ کرے، صرف لباس پہننے یا نشان لگانے کی بناء پر مستوجب سزا ہوگا؛ شرط صرف یہ ہے کہ اس کی نیت خود کو سرکاری ملازم ظاہر کرنا ہو۔

شہادت : ثابت کریں۔۔۔

1۔ ملزم نے وردی یا سرکاری کپڑے پہن رکھے تھے، یا زیر بحث نشان لگایا ہوا تھا۔

2 ایسا لباس یا نشان سرکاری ملازمین کے کسی طبقہ سے مماثلت رکھتا تھا۔

3۔ ملزم ملازمین کے اس طبقہ سے تعلق نہ رکھتا تھا جو ایسا لباس پہنتے تھے یا نشان لگاتے تھے۔

4۔ اس نے (1) کے مطابق اس نیت سے یا اس علم کے ساتھ کیا کہ یہ اغلب تھا کہ اسے اس طبقہ ملازمین سے متعلق سمجھا جائے گا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

==============

باب 9-A

انتخابات سے متعلقہ جرائم

OF OFFENCES RELATING TO ELECTIONS

☆[دفعہ 171-A- امیدوار اور حق انتخاب کی تعریف

"Candidate" and "Electoral right" defined

(a) باب ہذا کے مقاصد کے لیے "امیدوار" سے مراد وہ شخص ہے جو کسی انتخاب میں بحیثیت ایک امیدوار کے نامزد کیا گیا ہو، اور اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو اس وقت جبکہ انتخاب کرانے کا ارادہ کیا جائے اپنے آپ کو اس میں ایک متوقع امیدوار ظاہر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اسے بعد میں ایسے انتخاب میں بطور امیدوار نامزد کیا جائے۔

(b) "حق انتخاب" سے کسی شخص کا، کسی انتخاب میں امیدوار کھڑے ہونے یا نہ کھڑے ہونے کا یا دست بردار ہونے کا یا ووٹ دینے یا دینے سے احتراز کرنے کا حق مراد ہے۔

دفعہ 171-B- رشوت ستانی Bribery

(1) جو کوئی

(i) کسی شخص کو کچھ معاوضہ، اسے یا کسی دیگر شخص کو ترغیب دینے کی غرض سے دے کہ وہ کوئی حق انتخاب زیر عمل لائے یا کسی شخص کو جو کسی ایسے حق کو زیر عمل لاچکا ہو حق السعی دے، یا

(ii) کہ وہ ایسا حق کو زیر عمل لانے کے لیے یا کسی دیگر شخص کو ترغیب دینے یا ترغیب دینے کے اقدام کے لیے کہ وہ ایسا حق زیر عمل لائے، بطور حق السعی اپنے لیے یا کسی دیگر شخص کے لیے کوئی معاوضہ قبول کرے، تو وہ رشوت کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مصلحت عامہ یا کارروائی عامہ کا وعدہ، دفعہ ہذا کے تحت جرم نہ ہوگا۔

(2) کوئی شخص جو کوئی معاوضہ پیش کرے، یا دینے پر اتفاق کرے، یا حاصل کرنے کی پیشکش کرے یا اقدام کرے، کے متعلق یہ تصور ہوگا کہ اس نے کچھ معاوضہ دیا۔

(3) کوئی شخص جو کوئی معاوضہ حاصل کرے یا قبول کرنے پر اتفاق کرے یا حاصل کرنے کا اقدام کرے، اس کا معاوضہ قبول کرنا تصور کیا جائے گا اور کوئی شخص جو بطور وجہ تحریک کے ایسا کام کرنے کے لیے جس کے کرنے کی اس کی نیت نہیں ہے یا بطور حق السعی ایسا کام کرنے کے لیے جو اس نے نہیں کیا، کوئی معاوضہ قبول کرے تو اس کے متعلق تصور کیا جائے گا کہ اس نے بطور حق السعی معاوضہ قبول کیا ہے۔

دفعہ 171-C- انتخابات میں ناجائز دباؤ Undue influence at election

(1) جو کوئی بالارادہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مخل ہو یا مخل ہونے کا اقدام کرے وہ کسی انتخاب میں

☆ باب 9-A کا بروئے الیکشن آفس اور انکوائری ایکٹ (XXXIX of 1920) سے اضافہ ہوا۔

ناجائز دباؤ ڈالنے کے جرم کا مرتکب ہو گا۔

(2) ضمن (1) کے احکام کی عمومیت میں کوئی مضرت پیدا کیے بغیر جو کوئی

(a) کسی امیدوار یا ووٹر یا کسی ایسے شخص کو جس میں کوئی امیدوار یا ووٹر دلچسپی رکھتا ہو، کسی قسم کا ضرر پہنچانے کی دھمکی دے یا

(b) کسی امیدوار یا ووٹر کو اس بات کے یقین کرنے کی تحریک کرے، یا تحریک کرنے کا اقدام کرے، کہ وہ یا کوئی ایسا شخص جس میں وہ دلچسپی رکھتا ہے خدا کی ناراضگی کا یا روحانی عتاب کا مورد ہو جائے گا یا بنا دیا جائے گا۔ اس کا بھی ضمنی دفعہ (1) کے معنوں میں ایسے امیدوار یا ووٹر کے انتخابی حق کے آزادانہ استعمال میں مداخلت کرنا سمجھا جائے گا۔

(3) مصلحت عامہ کا اعلان یا کارروائی عامہ کا وعدہ یا کسی قانونی حق کا محض استعمال جو انتخابی حق میں مداخلت کی نیت سے نہ ہو، دفعہ ہذا کے معنوں میں مداخلت نہیں سمجھے جائیں گے۔

دفعہ 171-D۔ انتخابات میں تلبیس شخصی کرنا Personation at elections : کوئی شخص جو کسی انتخاب میں کسی اور شخص کے نام سے جو زندہ ہو یا مردہ یا کسی فرضی نام پر پرچی رائے دہی مانگے یا ووٹ دے یا وہ شخص جو ایسے انتخاب میں ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد اسی انتخاب میں خود اپنے نام سے پرچی رائے دہی کے لیے درخواست کرے۔

اور کوئی شخص جو ایسے شخص کی کسی ایسے طریقے سے ووٹ دینے میں اعانت کرے یا ایسا ووٹ بہم پہنچائے، یا اس کے بہم پہنچانے کا اقدام کرے، وہ کسی انتخاب میں تلبیس شخص کے جرم کا مرتکب ہو گا۔

شرح

دفعہ ہذا انتخابات کے دوران جعلی ووٹ بھگتانے سے متعلق ہے۔ جعلی ووٹ بھگتانے کی سزا (f) 171 میں درج ہے۔ انتخاب سے متعلقہ کسی مقدمہ میں صرف واقعی اور مثبت شہادت پر فیصلہ دیا جاسکتا ہے، نہ کہ محض شکوک یا قیاسیات کی بنیاد پر، چاہے یہ کتنے ہی مضبوط نوعیت کے کیوں نہ ہوں۔ جرم کا لب لباب تلبیس شخصی یعنی جعلی یا نقلی شخص کو بطور اصل کے پیش کرنا ہے۔

دفعہ 171-E۔ رشوت ستانی کی سزا Punishment for Bribery : جو کوئی رشوت ستانی کے جرم کا ارتکاب کرے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

مگر شرط یہ ہے کہ خاطر مدارت کے ذریعہ رشوت صرف جرمانہ سے قابل سزا ہو گی۔

وضاحت Explanation : خاطر مدارت سے رشوت کی وہ صورت مراد ہے، جہاں معاوضہ، خوراک، مشروب، تفریح یا دیگر اشیائے خوردونوش پر مشتمل ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا انتخابات کے سلسلہ میں رشوت دینے اور کھلانے پلانے سے متعلق ہے۔ رشوت اور کھلانے پلانے کی سزا دفعہ ہذا میں دی گئی ہے، صرف کھلانے پلانے کی سزا محض جرمانہ رکھی گئی ہے۔

شہادت : ثابت کریں، جب ملزم پر رشوت دینے کا الزام ہو---

1- ملزم نے کسی خاص شخص کو رشوت دی۔

2- اس نے ایسا اس غرض سے کیا (a) کہ اس نے یا کسی دیگر شخص کو انتخابی حق استعمال کرنے کی ترغیب دی یا (b) ایسا حق زیر کار لانے پر کسی شخص کو انعام دے۔

جہاں ملزم رشوت گیرندہ ہو، ثابت کریں :

1- اس نے اپنے لیے یا کسی دیگر شخص کے لیے رشوت قبول کی۔

2- اس نے ایسا بطور صلہ کے کیا (a) کسی انتخابی حق کو زیر کار لانے کے لیے یا (b) کسی دیگر شخص کو ایسا حق زیر کار لانے کے لیے ترغیب دینے یا ترغیب دینے کا اقدام کرنے کے لیے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ ہذا کے تحت کارروائی کرنے کے لیے استغاثہ ضروری ہے۔ (AIR 1922 Mad. 62)

دفعہ 171-F - انتخاب میں ناجائز دباؤ یا تلبیس شخصی کی سزا

Punishment for undue influence or personation at an election

جو کوئی کسی انتخاب میں ناجائز دباؤ ڈالنے یا تلبیس شخصی کے جرم کا ارتکاب کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں انتخاب کے دوران ناجائز دباؤ ڈالنے یا تلبیس شخصی (جعلی ووٹ بھگتانے) کی سزا بیان کی گئی ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے دانستہ طور پر کسی انتخابی حق کے آزادانہ استعمال میں مداخلت کی یا مداخلت کرنے کا اقدام کیا، یا

2- ملزم نے کسی امیدوار کو یا ووٹر کو یا کسی ایسے شخص کو جس میں وہ امیدوار یا ووٹر دلچسپی رکھتا ہو کسی طرح کے ضرر پہنچانے کی دھمکی دی یا

3- ملزم نے کسی امیدوار یا ووٹر کو یہ باور کرنے کی ترغیب دی یا ترغیب دینے کا اقدام کیا کہ وہ یا کوئی دیگر شخص جس میں وہ دلچسپی رکھتا ہو کسی خدائی ناراضگی یا روحانی عتاب کا مورد ہو جائے گا یا بنا دیا جائے گا۔

کسی انتخاب میں تلبیس شخصی کی صورت میں ثابت کریں :

(1) کسی انتخاب میں ملزم نے کسی دیگر شخص، چاہے وہ زندہ ہو یا فوت شدہ، کے نام سے یا فرضی نام سے ووٹ کی پرچی کے لیے درخواست کی یا ووٹ دیا، یا

(2) ملزم نے ایک بار انتخاب میں ووٹ دینے کے بعد اسی انتخاب میں اپنے نام سے دوبارہ ووٹ کی پرچی طلب کی، یا

(3) ملزم نے کسی دیگر ووٹر کے ذریعہ مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی میں ووٹ دینے کی اعانت کی یا ایسا ووٹر حاصل کیا یا حاصل کرنے کا اقدام کیا۔

ضابطہ : انتخاب میں ناجائز دباؤ کی صورت میں ناقابل دست اندازی، انتخاب میں تلبیس شخصی کی صورت میں۔ قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ کرنے کے لیے استغاثہ مرتب کرنا ضروری ہے۔ اگر ملزم کا جرم دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے تو مقامی حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ منظوری نہ ہونے کی بناء پر اس کے خلاف دفعہ 465 کے تحت کارروائی نہیں ہو سکتی۔

دفعہ 171-G- کسی انتخاب کی نسبت جھوٹا بیان

False statement in connection with an election

جو کوئی کسی انتخاب کے نتیجہ پر اثر انداز ہونے کی نیت سے کسی امیدوار کے ذاتی کردار یا چلن کے متعلق کوئی ایسا بیان بطور اظہار حقیقت دے یا شائع کرے جو جھوٹ ہو اور جس کو یا وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو کہ جھوٹ ہے یا جس کا سچ ہونا باور نہ کرتا ہو اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 171-H- کسی انتخاب کی نسبت ناجائز ادائیگیاں

Illegal payments in connection with an election

جو کوئی کسی امیدوار کی عام یا خاص تحریری اجازت کے بغیر کسی پبلک جلسہ کے انعقاد پر یا کسی اشتہار پر یا مراسلہ یا کسی تصنیف پر یا کسی اور طریقہ سے خواہ کیسا ہو ایسے امیدوار کی انتخاب میں حمایت کرنے یا جدوجہد کرنے کے لیے اخراجات برداشت کرے یا ایسے اخراجات کرنے کی اجازت دے، اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جو ☆ [ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے بغیر اجازت کے اس طرح کے کچھ اخراجات جن کی مقدار دس روپے سے زیادہ نہ ہو، کئے ہوں، ایسے اخراجات برداشت کرنے کی تاریخ سے دس دن کے اندر امیدوار کی تحریری منظوری حاصل کرلے تو اس کے متعلق سمجھا جائے گا کہ وہ اخراجات امیدوار کی مرضی سے برداشت کیے گئے تھے۔

دفعہ 171-I- انتخابات کے حسابات نہ رکھنا

Failure to keep election accounts

کوئی شخص جس کو کسی نافذالوقت قانون یا کسی ایسے قاعدہ کی رو سے جو قانون کی حیثیت رکھتا ہو، ان اخراجات کے حسابات رکھنے کا حکم دیا گیا ہو، جو کسی انتخاب میں یا اس کے متعلق کیے گئے ہوں، ایسے حسابات رکھنے سے قاصر رہے تو اس کو سزائے جرمانہ دی جائے گی جو پانچ سو روپے تک ہو سکتی ہے۔]

☆☆[دفعہ 171-J- کسی شخص کو کسی انتخاب یا ریفرنڈم وغیرہ میں حصہ نہ لینے کی ترغیب دینا

Inducing any person not to participate in any election or referendum, etc.

جو کوئی الفاظ سے چاہے زبانی یا تحریری یا ظاہری اشاروں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی شخص کو ترغیب دیتا ہے، مجبور کرتا ہے یا بہکاتا ہے کہ اس میں اپنے حق رائے دہی کو استعمال نہ کرے۔ اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو پانچ لاکھ روپیہ تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔]

===============

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

☆☆ دفعہ J-171 کا بروئے قانون فوجداری (تیسرا ترمیمی) آرڈیننس (LIV of 1984) سے اضافہ ہوا۔

باب 10

سرکاری ملازمین کے جائز اختیارات کی تحقیر کے بارے میں

OF CONTEMPTS OF THE LAWFUL AUTHORITY OF PUBLIC SERVANTS

دفعہ 172- سمن کی تعمیل سے بچنے کے لیے روپوش ہونا

Absconding to avoid service of summons or other proceeding

جو شخص اس لیے روپوش ہوجائے کہ کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کردہ سمن یا نوٹس یا حکم کی تعمیل سے بچ جائے جو ایسے سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت سے اس سمن یا نوٹس یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہو، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتا ہے، یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ سمن یا نوٹس یا حکم کسی عدالت انصاف میں اصالتاً حاضر ہونے یا اپنے ایجنٹ کے ذریعہ حاضر ہونے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کی بابت صادر ہوا ہو، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد اس تحقیر کی سزایابی ہے جس کا مظاہرہ کوئی مجرم کسی بااختیار حاکم کے حکم کی تعمیل نہ کرکے، کرتا ہے۔ روپوشی تعمیل سے بچنے کے لیے ہونی لازمی ہے۔

دفعہ کی دوسری ضمن ان صورتوں سے متعلق ہے جن میں سمن یا حکم (1) عدالت حاضر ہونے کے لیے یا (2) دستاویز پیش کرنے کے لیے ہو۔

روپوش ہونا: اس اصطلاح سے لازمی طور پر یہ اخذ نہیں ہوتا کہ متعلقہ شخص اس جگہ سے چلا گیا ہے جہاں پر کہ وہ رہائش پذیر تھا۔ اس اصطلاح کے لغوی اور عام معنی "چھپ جانا" ہے۔ اس امر سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جس شخص کی تعمیل کرائی جانی ہو وہ اپنی جائے سکونت سے چلا گیا یا وہاں پر رہا۔ اگر وہ اپنی موجودگی کو چھپا لیتا ہے تو یہ امر دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے کافی ہوگا۔ روپوشی کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔ کوئی شخص سمن یا حکم نامہ کے اجراء سے قبل ہی روپوش ہوسکتا ہے اور تعمیل سے بچنے کے لیے بدستور روپوش رہ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے وہ مفرور تصور ہوگا۔ [(1881) 4 Mad. 393]

سمن، حکم یا نوٹس: سمن کی تعمیل مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 69 تا 74 کے تحت کرائی جاتی ہے۔ وارنٹ چونکہ پولیس افسر کے نام جاری ہوتا ہے کہ وہ اس کی تعمیل کرائے لہٰذا اسے حکم نوٹس یا سمن نہیں کہا جاسکتا۔ ڈگری کی تعمیل میں ناظر کے نام مدعاعلیہ کی گرفتاری کے لیے وارنٹ بھی حکم نوٹس یا سمن نہیں ہوتا۔ [(1905)2CLJ625]

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(1890)PR No. 28 of 1890]۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں محولہ سمن نوٹس یا حکم اس شخص کے نام جاری ہونا چاہیے جس کی حاضری مطلوب ہے اور جو ایسے نوٹس، حکم یا سمن کی تعمیل سے بچنے کے لیے فرار ہو جاتا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1۔ کہ زیر بحث تعمیل کوئی سمن، نوٹس یا حکم تھا۔

2۔ اسے سرکاری ملازم نے جاری کیا تھا۔

3۔ سرکاری ملازم اپنی سرکاری حیثیت سے اسے جاری کرنے کا مجاز تھا۔

4۔ ایسا تعمیل نامہ ملزم کی تعمیل کرانے کی غرض سے جاری کیا گیا تھا۔

5۔ ملزم ایسے تعمیل نامہ سے بچنے کے لیے فرار ہو گیا تھا۔

اس دفعہ کی دوسرے ضمن کے لیے مزید ثابت کریں۔

6۔ تعمیل نامہ ملزم کی حاضری (ذاتی یا بذریعہ کارندہ) یا کسی دستاویز کے پیش کرنے کا متقاضی تھا۔

7۔ ایسی حاضری یا دستاویز کی پیشی کسی عدالت میں تھی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت، ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

استغاثہ : متعلقہ سرکاری ملازم کا تحریری استغاثہ یا کسی دیگر سرکاری ملازم کا جس کا کہ وہ ماتحت ہے، ضروری ہو گا۔ (مجموعہ فوجداری دفعہ 195

دفعہ 173۔ سمن کی تعمیل یا دیگر کارروائی روکنا یا اس کی اشاعت کو روکنا

Preventing service of summons or other proceeding or preventing publication thereof

جو کوئی کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کیے ہوئے سمن یا نوٹس، یا حکم کو خود پر یا کسی اور شخص پر تعمیل کو کسی بھی طور ارادتاً روکے جو بطور ایسے سرکاری ملازم کے اس سمن یا نوٹس یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔

یا ایسے سمن، نوٹس یا حکم کو کسی جگہ چسپاں ہونے سے ارادتاً روکے یا ایسے کسی سمن، نوٹس یا حکم کو ایسی جگہ سے اتارے جہاں پر یہ جائز طور پر لگایا گیا ہو یا ارادتاً کسی مشتہری کے جائز اجراء کو روکے جو کسی ایسے سرکاری ملازم کے حکم کے مطابق جو بطور ایسے سرکاری ملازم کے ایسی مشتہری کرانے کا قانونی طور پر مجاز ہو۔

اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ سمن، نوٹس یا حکم یا اشتہار کسی عدالت انصاف میں اصالتاً یا بذریعہ ایجنٹ حاضر ہونے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کی بابت صادر ہوا ہو، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : کسی سمن، نوٹس یا حکم کی تعمیل دانستہ روکنا دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار پایا ہے۔ دفعہ 173 کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ مدعی کی طرف سے تعمیل کی دانستہ رکاوٹ عمل میں لائی گئی ہو۔

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(PLD 1968 Lah. 639)

دوسرے الفاظ میں تعمیل کرنے والے کی کسی فعل سے مزاحمت کی گئی ہو۔ (AIR 1928 Rang. 146) لیکن سمن وصول کرنے سے محض انکار یا اس کی رسیدگی کے دستخط کرنے سے انکار دفعہ 173 کے تحت جرم نہیں ہے۔

ملزم، جس کا نام چالان کے خانہ نمبر2 میں درج تھا، اسے طلب کیا گیا۔ عدالت ابتدائی کو ایسے ملزم کو طلب کرنے کے لئے کسی قسم کی شہادت قلمبند کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (1997 MLD 1745)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 174۔ سرکاری ملازم کے حکم کی مطابعت میں غیر حاضری

Non-attendance in obedience to an order from public servant

کوئی شخص جو ایسے سمن، نوٹس، حکم یا اشتہار کی مطابعت میں ذاتی طور پر یا کسی ایجنٹ کے ذریعہ کسی خاص مقام اور وقت پر حاضر ہونے کا قانونی طور پر پابند ہو۔ جسے ایسے سرکاری ملازم نے جاری کیا ہو جو بطور ایسے سرکاری ملازم کے ان کو جاری کرنے قانونی طور پر مجاز ہو، اس مقام یا وقت پر قصداً حاضر نہ ہو یا اس مقام سے جہاں پر رہنے کا وہ پابند ہے، اس وقت سے پہلے چلا جائے جب اس کا جانا جائز ہو۔

تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی تعداد ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ سمن، نوٹس، حکم یا اشتہار کسی عدالت انصاف میں اصالتاً یا بذریعہ ایجنٹ حاضر ہونے کو صادر ہوا ہو تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے، یا دونوں سزائیں۔

یا اگر اشتہار زیر دفعہ 87، مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 کے تحت ہو تو قید کی سزا دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف جسے سندھ ہائیکورٹ سے کسی سمن کی تعمیل میں جو اس عدالت عالیہ سے جاری ہوا ہے، حاضر ہونا قانوناً واجب ہے، وہاں حاضر ہونا قصداً ترک کردے، تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(b) الف جسے ضلع جج سے کسی سمن کی تعمیل میں جو اس عدالت سے جاری ہوا، حاضر ہونا قانوناً واجب ہو، وہاں حاضر ہونا قصداً ترک کردے، تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ان اشخاص کی سزایابی ہے جو سرکاری ملازم کے جائز حکم کی تعمیل میں دانستہ طور پر کوتاہی کریں، یا حکم کی تعمیل کرنے کے بعد اس مقام سے وقت سے پہلے چلے جائیں جہاں ان کو حاضر رہنے کا حکم دیا جائے۔

جرم کے اجزائے ترکیبی: جرم کے اجزائے ترکیبی:

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(a) پاکستان کے اندر کسی خاص مقام پر۔
(b) خاص وقت پر۔
(c) کسی خاص افسر کے روبرو۔
(d) سمن، نوٹس حکم یا کسی اشتہار کی تعمیل میں جو درست اور مقررہ فارم پر جاری کردہ ہو، اور
(e) ایسے افسر کی طرف سے جاری ہوا ہو جو قانوناً اس کے اجراء کا مجاز ہو۔
(f) قصداً نہ حاضر ہونا ہیں۔

جب ایک ملزم سمن کی تعمیل پر حاضر عدالت ہوا، مگر مجسٹریٹ کو عدالت میں نہ پاکر بغیر معقول انتظار کے واپس چلا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ اس دفعہ کے تحت مستوجب سزا تھا۔ [(1885) 10 Bom. 93]

جب ایک مال کا سپردار خود حاضر عدالت آ گیا مگر مال ساتھ نہ لایا تو قرار دیا گیا کہ ملزم پر دفعہ 174 کی بجائے دفعہ 406 کے تحت فرد جرم عائد کرنا زیادہ درست تھا۔ اگر وہ دانستہ خود نہ آتا، اور مال کسی دیگر شخص کے ذریعہ بھیج دیتا تو پھر اس پر دفعہ 174 کا اطلاق درست ہوتا۔ (PLD 1959 Lah. 270)

استغاثہ: عدالت مقدمہ کی کارروائی متعلقہ سرکاری ملازم کے تحریری استغاثہ پر کرے گی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 175۔ ایسے شخص کا سرکاری ملازم کا دستاویز پیش نہ کرنا جو اسے پیش کرنے کا قانوناً پابند ہو

Omission to produce document to public servant by person legally bound to produce it

جو کوئی کسی دستاویز کو کسی سرکاری ملازم کے روبرو بطور سرکاری ملازم کے پیش کرنے یا حوالہ کرنے کا قانونی طور پر پابند ہو، اس کا پیش کرنا یا حوالہ کرنا قصداً ترک کردے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو ☆ [ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

اگر وہ دستاویز کسی عدالت انصاف میں پیش کیے جانے یا حوالے کیے جانے کو ہو، تو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے، یا جرمانہ جو ☆ [تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

تمثیل

Illustration

الف جو ضلع عدالت کے روبرو کسی دستاویز کو پیش کرنے کا قانوناً پابند ہے اس کا پیش کرنا ارادتاً ترک کردیتا ہے تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ان اشخاص کو سزایاب کرنا ہے جو قانوناً کسی دستاویز کو سرکاری ملازم کے روبرو پیش کرنے کے پابند ہوتے ہوئے ایسا کرنے سے قصداً احتراز کریں۔ دفعہ ہذا کے تحت سزایابی کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص کو دستاویز پیش کرنے کا حکم دیا جائے دستاویز اس کے قبضہ اور دسترس میں ہو۔ جب یہ مشکوک ہو کہ دو اشخاص میں سے کس

کے قبضہ میں دستاویز تھی تو دونوں کو سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (AIR 1918 Pat. 590)۔ سمن مخصوص دستاویز کے پیش کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔

دفعہ ہذا کے تحت کارروائی میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 کے تحت مقرر کردہ ضابطہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو دفعہ ہذا کے تحت سزایابی منسوخ کی جاسکتی ہے۔ (AIR 1933 Mad. 434)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، وہی عدالت سماعت کرسکتی ہے جس میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔ دوسری صورتوں میں قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

استغاثہ متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے کیا جانا ضروری ہے۔

دفعہ 176۔ ایسے شخص کا سرکاری ملازم کو نوٹس یا اطلاع نہ دینا جو اسے دینے کا قانوناً پابند ہو

Omission to give notice or information to public servant by person legally bound to give it

کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو بطور ایسے ملازم کے کسی امر کی بابت کوئی نوٹس دینا یا اطلاع بہم پہنچانا قانوناً واجب ہو، اس وقت اور طریقہ سے جس کا قانون متقاضی ہے ایسا نوٹس دینا یا اطلاع بہم پہنچانا ارادتاً ترک کرے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [ایک ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ نوٹس یا اطلاع جس کے دینے کا حکم ہے، کسی جرم کے ارتکاب کے متعلق ہو، یا کسی جرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے ضروری ہو یا کسی مجرم کی گرفتاری کے لیے ضروری ہو، تو قید محض کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ نوٹس یا اطلاع جس کا دینا ضروری ہو، زیر دفعہ 565، ضمن (1)، مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 (5 بابت 1898) ضروری ہو، تو اس کو کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : جب کسی شخص پر کسی سرکاری ملازم کو کسی امر کی نسبت اطلاع دینا قانوناً واجب ہو اور وہ قانون سے مقررہ طریقہ پر ایسا نوٹس یا اطلاع نہ دے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

جب پولیس ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت بیان لے رہی ہو تو کسی سوال کے جواب دینے سے انکار پر دفعہ 176 یا دفعہ 187 کے تحت جرم نہیں ہوگا۔ (ILR 23 Mad. 544)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم قابل سماعت سرسری۔ متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے تحریری استغاثہ کیا جانا لازمی ہے۔

دفعہ 177۔ جھوٹی اطلاع بہم پہنچانا Furnishing false information : کوئی شخص جس پر کسی امر کی بابت سرکاری ملازم کو بطور ایسے سرکاری ملازم کے کسی امر کی بابت اطلاع بہم پہنچانا، قانوناً واجب ہو ویسے امر کی نسبت سچ ظاہر کرکے ایسی اطلاع بہم پہنچائے جس کو وہ جھوٹی جانتا ہو، یا جس کے جھوٹی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو، تو اس کو قید

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ جو☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ اطلاع جس کا دینا اس شخص پر قانوناً واجب ہے، کسی جرم کے ارتکاب کے متعلق ہو، یا کسی جرم کے ارتکاب کے روکنے کے لیے یا کسی مجرم کی گرفتاری کے لیے ضروری ہو، تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

تمثیلات Illustrations

(a) الف ایک زمیندار اپنے گاؤں کی حدود میں قتل عمد کے ارتکاب کو جانتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو عمداً یہ جھوٹی اطلاع دیتا ہے کہ وہ مرگ سانپ کے ڈسنے سے اتفاقاً واقع ہوئی ہے۔ تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا، جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(b) الف گاؤں کا ایک چوکیدار، یہ جانتے ہوئے کہ اجنبی لوگوں کا ایک گروہ اس کے گاؤں میں سے گزر کر ب ایک امیر سوداگر جو ایک ملحقہ جگہ کا رہنے والا ہے، کے گھر ڈکیتی ڈالنے گیا ہے، اور الف پر بنگال کوڈ کے ریگولیشن نمبر 3 بابت 1821، دفعہ 7، ضمن (5) کی رو سے قریب تر تھانہ کو جلد اور بروقت اطلاع دینی واجب ہے، عمداً پولیس افسر کو یہ جھوٹی اطلاع دیتا ہے کہ مشکوک وضع کے لوگوں کا گروہ گاؤں سے گزر کر مختلف سمت میں کسی مقام پر جو فاصلہ پر ہے ڈکیتی ڈالنے گیا ہے۔ تو اس صورت میں الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف دفعہ کے حصہ مابعد میں کی گئی ہے

تشریح Explanation : دفعہ 176 اور اس دفعہ میں لفظ جرم میں کوئی فعل داخل ہے جس کا ارتکاب پاکستان سے باہر کسی جگہ پر ہوا، جو اگر حدود پاکستان میں واقع ہوتا، تو دفعات ذیل میں سے کسی دفعہ کے بموجب مستوجب سزا ہوتا۔ یعنی دفعہ 302، 304، 382، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 402، 435، 436، 449، 450، 457، 458، 459، 460، اور لفظ مجرم میں وہ شخص داخل ہے، جو کسی فعل مذکور کا مرتکب گردانا جائے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت اس شخص کو سزایاب کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس پر قانوناً اطلاع دینا ضروری ہو اور وہ کوئی جھوٹی اطلاع سچی ظاہر کر کے دے۔ دفعہ 176 اور دفعہ 177 کے تحت اطلاع دینا قانوناً واجب ہونا ضروری ہے۔

جرم کے اجزائے ترکیبی : دفعہ ہذا کے تحت جرم کے دو اجزائے ترکیبی ہیں۔ اول یہ کہ متعلقہ شخص قانونی طور پر پابند ہو کہ کسی خاص امر کی بابت سرکاری ملازم کو اطلاع دے، دوم یہ کہ وہ اس موضوع پر ایسی اطلاع کو جسے وہ جھوٹ جانتا ہو بطور سچی اطلاع کے پہنچائے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، پہلی ضمن کے متعلق تجویز سرسری ہو سکتی ہے۔

متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے تحریری استغاثہ ہونا لازمی ہے۔ (دفعہ 195، ضابطہ فوجداری)

دفعہ 178۔ سرکاری ملازم کے جائز حکم پر حلف یا اقرار صالح اٹھانے سے انکار کرنا

Refusing oath or affirmation when duly required by public servant to make it

جو کوئی سچا بیان دینے کے لیے کسی حلف یا اقرار صالح سے خود کو پابند کرنے سے انکار کرے جبکہ کوئی سرکاری ملازم جو قانونی طور

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

پر مجاز ہو کہ وہ اس طور پر خود کو پابند کرے، اسے اس طور پر خود کو پابند کرنے کا حکم دے تو اس قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے شخص کی سزایابی ہے جو حلف اٹھانے یا بہ اقرار صالح سچا بیان دینے سے انکار کرے حلف اٹھانے سے انکار عدالت کی توہین کے مترادف ہے۔ ایسے ملزم کے خلاف دفعہ 480 C.P.C کے تحت سرسری کارروائی بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ عدالت دفعہ 195 C.P.C کے تحت بھی کارروائی کر سکتی ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، وہی عدالت سماعت کر سکتی ہے جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو یا پھر قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے تحریری استغاثہ ضروری ہے۔

دفعہ 179- ایسے سرکاری ملازم کو جواب دینے سے انکار کرنا جو سوال کرنے کا مجاز ہو

Refusing to answer public servant authorised to question

جو کوئی کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی موضوع پر سچا بیان دینے کا قانوناً پابند ہو۔ کسی پوچھے گئے ایسے سوال کا جواب دینے سے انکار کرے، جو ویسا سرکاری ملازم اپنی ملازمت کے جائز اختیارات کے نفاذ میں اس موضوع کی بابت اس سے پوچھے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کی سزایابی ہے جو سرکاری ملازم کے روبرو کسی کارروائی میں کسی ایسے سوال کا جواب دینے سے انکار کرے جو کارروائی کے موضوع سے متعلق ہو، اگر کوئی شخص کسی سوال کا جواب جھوٹا دے تو اس کے خلاف دفعہ 193 P.P.C کے تحت کارروائی ہوگی۔ دفعہ ہذا کا اس پر اطلاق نہ ہوگا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت جس میں جرم کا ارتکاب ہوا، یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

متعلقہ سرکاری ملازم کا استغاثہ ضروری ہے۔

دفعہ 180- بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرنا Refusing to sign statement : جو

کوئی اپنے کسی دیے ہوئے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کردے، جبکہ کسی سرکاری ملازم نے جو اس شخص کو اس بیان پر دستخط کرنے کا حکم دینے کا قانوناً مجاز ہو، اس کو اس بیان پر دستخط کرنے کا حکم دیا ہو، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتا ہے، یا دونوں سزائیں

شرح

مقصد : جب کوئی شخص اپنا بیان دے اور بیان لینے والا سرکاری ملازم قانونی طور پر حکم دینے کا مجاز ہو۔ وہ شخص اپنے بیان پر دستخط کرے تو اس شخص کو اپنے بیان پر دستخط کرنے ہوں گے۔ اگر وہ دستخط کرنے سے انکار کرے تو دفعہ

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

180 کے تحت مستوجب سزا ہو گا۔

اگر وہ قانونی طور پر ایسے دستخط کرنے کا پابند نہ ہو تو ایسا کرنے سے انکار پر اسے سزا نہیں دی جاسکتی۔ دیوانی مقدمات میں گواہوں پر پابندی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے بیانات پر دستخط کریں یا انگوٹھا لگائیں۔ (13 Cr. LJ 713)

ملزم کا بیان: کسی ملزم کو اس کے دفعہ 255 یا دفعہ 256، ضابطہ فوجداری کے تحت قلمبند شدہ بیانات پر دستخط کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا ایسے بیان پر دستخط کرنے سے انکار پر اس کے خلاف دفعہ 180 کے تحت کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ (PLD 1967 Kar. 75)۔ البتہ ملزم کے لیے لازمی ہے کہ اپنے بیان تحت دفعہ 342، ضابطہ فوجداری پر دستخط کرے اور اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکتی ہے۔ اگر وہ ایسے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرے۔ (PLD 1967 Kar. 75)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا یا کوئی مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے تحریری استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔

دفعہ 181- ایسے سرکاری ملازم کے روبرو حلف یا اقرار صالح پر جھوٹا بیان جو کوئی حلف یا اقرار صالح دینے کا مجاز ہو

False statement on oath or affirmation to public servant or person authorised to administer an oath or affirmation

جو کوئی کسی سرکاری ملازم کے یا کسی دیگر شخص کے روبرو، جو قانوناً ایسا حلف یا اقرار صالح دینے کا مجاز ہو، کسی حلف یا اقرار صالح پر، کسی موضوع سے متعلق، سچائی بیان کرنے کا قانوناً پابند ہوتے ہوئے ایسے سرکاری ملازم یا دیگر شخص، جیسا کہ پہلے مذکور ہوا، کے روبرو اس موضوع سے متعلق ایسا بیان دے جو جھوٹا ہے اور جسے یا تو وہ جانتا ہے یا باور کرتا ہے کہ جھوٹا ہے یا باور کرتا ہے کہ سچا نہیں ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد سرکاری ملازم یا شخص مجاز کے روبرو حلف یا اقرار صالح پر جھوٹا بیان دینا جبکہ اس پر سچا بیان دینا واجب ہو، قابل سزا قرار دینا ہے۔ جب بیان کسی ایسے افسر کے روبرو دیا گیا ہو جسے اس خاص مقدمہ میں حلف لینے کا اختیار نہ تھا تو دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ نہیں قائم کیا جاسکتا۔ (ILR 5 All. 17)

نیت: اگر کوئی شخص عدالت میں ایسا بیان دے جو درست نہ ہو تو محض بیان کے درست نہ ہونے کی بناء پر وہ شخص دفعہ ہذا کے تحت مجرم نہ ہو گا۔ دھوکہ دینے کی دانستہ نیت کا ہونا لازمی ہے۔ (AIR 1933 Sindh 412)

عدالتی کارروائیوں میں جھوٹا بیان: دفعہ ہذا کے الفاظ کافی وسعت رکھتے ہیں کہ اس میں ہر قسم کا جھوٹا بیان آجائے لیکن اس میں وہ صورتیں شامل نہیں ہیں جن پر دفعہ 193 کا اطلاق ہوتا ہے اور یہ صرف ان امور سے متعلق ہے جو عدالتی کارروائی کی تعریف میں نہیں آتے۔ مثال کے طور پر انکم ٹیکس کی کارروائیاں یا "رینٹ کنٹرولر کے روبرو کارروائیاں" (1972 PCr. LJ 306)۔ جب کوئی شخص کسی سمن کی تعمیل کی جھوٹی رپورٹ بھیجے یا مجسٹریٹ کے سامنے کوئی جھوٹا حلفی بیان دے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم نہ ہوں گے۔ ایسے شخص کا جرم دفعہ 193 کے تحت آئے گا۔

(AIR 1939 Cal. 657)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت، مجسٹریٹ درجہ اول متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف استغاثہ تحریری ہونا لازمی ہے۔

دفعہ 182- اس نیت سے سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع دینا کہ وہ اپنے جائز اختیارات کسی دیگر شخص کی نقصان رسانی کے لیے استعمال کرے

False information with intent to cause public servant to use his lawful power to the injury of another person

جو کوئی سرکاری ملازم کو کوئی ایسی اطلاع دے جسے وہ جھوٹی جانتا ہو یا باور کرتا ہو اور اس کی یہ نیت ہو یا اس بات کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ اس کی وجہ سے اس سرکاری ملازم سے

(a) کوئی ایسا کام کرائے یا ترک کرائے جس کا کرنا یا ترک کرنا اس سرکاری ملازم کو نہ چاہیے تھا۔ اگر ان واقعات کا صحیح حال جن کی نسبت وہ اطلاع دی گئی ہے اس کو معلوم ہوتا، یا

(b) اس ملازم کے جائز اختیارات کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کے لیے استعمال کرائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف ایک مجسٹریٹ کو اطلاع دیتا ہے کہ ب ایک پولیس افسر جو اس مجسٹریٹ کا ماتحت ہے، اپنے کام میں غفلت یا بدچلنی کا مرتکب ہوا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اطلاع جھوٹی ہے اور یہ جان کر کہ اس اطلاع سے احتمال ہے کہ وہ مجسٹریٹ ب کو برخاست کر دے گا۔ تو الف اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(b) الف ایک سرکاری ملازم کو یہ جھوٹی اطلاع دیتا ہے کہ ب کے پاس ایک مخفی جگہ میں ناجائز نمک موجود ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اطلاع جھوٹی ہے اور یہ جان کر کہ اس اطلاع کے نتیجہ میں ب کی خانہ تلاشی کا احتمال ہے جس سے ب کو پریشانی ہوگی۔ تو الف اس جرم کا مرتکب ہے جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(c) الف ایک پولیس والے کو یہ جھوٹی اطلاع دیتا ہے کہ خاص گاؤں کے قریب اس پر حملہ ہوا اور وہ لٹ گیا۔ مگر وہ حملہ آوروں سے کسی کا نام نہیں بتاتا، مگر یہ جانتا ہے کہ اس اطلاع کے نتیجہ میں کل گاؤں والے یا ان میں سے چند لوگ پولیس کے تحقیقات کرنے اور تلاشی لینے سے دق ہوں گے تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد جھوٹی اطلاع دے کر سرکاری ملازم کے اختیارات کو ناجائز طور پر زیر کار لانے کا انسداد کرنا ہے۔ کئی لوگ کسی شخص کو تکلیف پہنچانے یا مقدمہ میں ملوث کرنے کے لیے سرکاری ملازمین کو ان کے خلاف جھوٹی اطلاع دیتے ہیں تاکہ سرکاری ملازم اپنے اختیارات کو بروئے کار لا کر ان کے خلاف کارروائی کریں۔ اطلاع جھوٹی ثابت ہونے پر ملزم کی سزایابی دفعہ ہذا کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔

جرم کے اجزائے ترکیبی : جرم زیر دفعہ 182 کے اجزائے ترکیبی حسب ذیل ہیں :

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(1) اطلاع سرکاری ملازم کو دی گئی ہو۔
(2) اطلاع کنندہ ایسی اطلاع کے متعلق جانتا ہو یا باور کرتا ہو کہ اطلاع جھوٹی ہے۔
(3) اطلاع اس نیت سے دی گئی ہو یا اس علم کے احتمال سے کہ---
(i) سرکاری ملازم اپنا فرض ادا کرنا ترک کردے گا یا ایسا فعل زیر کار لائے گا جو درست علم ہونے کی صورت میں زیر کار نہ لاتا۔
(ii) اطلاع کے نتیجہ میں سرکاری ملازم اپنے اختیارات کسی کو نقصان پہنچانے یا اسے رنجیدہ کرنے کے لیے زیر عمل لائے گا۔

دفعہ 182 کے تحت غلط اطلاع دینا جرم ہے۔ دفعہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اطلاع دینا ترک کرنا یعنی اطلاع کو دبائے رکھنا بھی جرم ہے۔ (AIR 1940 Lah. 15)

جب کوئی شخص دوسرے کو جھوٹی اطلاع دینے پر اکسائے تو اس کو دفعہ 182 معہ خواندگی دفعہ 109 سزا دی جاسکتی ہے۔ (AIR 1937 All. 755)

مسی س کے لیے کالج کا داخلہ لینے کی غرض سے مسی و نے ڈپٹی کمشنر کے سامنے خود کو س ظاہر کرکے شہر کی سیٹ کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا۔ یہ قرار پایا کہ اس غلط بیانی سے ڈپٹی کمشنر کو کوئی فوری نقصان نہیں پہنچا تھا لہٰذا جرم زیر دفعہ 419 یا 420 نہ بنتا تھا البتہ ملزم کا جرم دفعہ 182 کے تحت آتا تھا۔ (PLR 1962 SC 397)

سایلان کے خلاف دفعہ 182، تعزیرات پاکستان کے تحت جاری کارروائی اس رپورٹ ابتدائی کا براہ راست نتیجہ تھا جسے غیرقانونی دیا جاچکا تھا اور چونکہ اس کی بنیاد نہیں تھی اس لیے اس پر تعمیر ہونے والا کوئی عمارتی ڈھانچہ قائم نہ رہ سکتا تھا چنانچہ مجسٹریٹ کی عدالت میں دفعہ 82، تعزیرات پاکستان کے تحت جاری کارروائی بلا کسی قانونی جواز کے تھی۔
(1997 PCr.L.J 634)

اطلاع جھوٹی ہونے کا علم: جرم کی دفعہ 182 کی زد میں لانے کے لیے لازمی ہے کہ دی گئی اطلاع ایسی ہو جس کے جھوٹے ہونے کا ملزم کو علم ہو یا وہ ایسا باور کرتا ہو۔ (PLD 1975 Lah. 264)

ایسا بیان جو ناکافی وجوہات سے دیا گیا ہو اور ایسا بیان جو اس علم سے یا یہ باور کرتے ہوئے دیا گیا ہو کہ وہ بے بنیاد ہے، کے درمیان تمیز کرنا نہایت اہم ہے۔ (PLD 1975 Lah. 264)

یہ موقف اختیار کیا گیا کہ پولیس میں جو رپورٹ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 173 کے تحت مرتب کی تھی وہ بے بنیاد تھی اور اس رپورٹ کی بناء پر مجسٹریٹ کا حکم بلامعقول وجوہ تھا اور یہ کہ ملزم کے خلاف زیر دفعہ 182، تعزیرات پاکستان شروع کی گئی کارروائی غیرقانونی اور بلااختیار سماعت تھی وہ منسوخ کی جانی چاہیے۔ قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ کے اختیارات تمیزی زیر دفعہ 561-A، ضابطہ فوجداری اس حد تک وسعت پذیر نہیں کہ وہ غیرمناسب اور بلاجواز قانون کے تحت کی گئی کارروائی میں مداخلت کریں اس لئے اس نے کارروائی منسوخ کرنے سے انکار کردیا۔ (1997 MLD 1569)

اطلاع کی صحت ثابت کرنے کا موقع: کوئی شخص جو پولیس کو کوئی اطلاع دے اس کو حق حاصل ہوگا کہ وہ غلط اطلاع دینے کے الزام کی جواب دہی سے قبل اپنے مقدمہ کا عدالت سے فیصلہ کرائے۔ (PLD 1970 Lah. 726)

ایک اور مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ دفعہ 182 کے تحت مقدمہ کی کارروائی کو اس وقت تک بڑھایا نہیں جاسکتا جب تک کہ اس شخص کی شکایت کا قانون کے مطابق فیصلہ نہ ہوجائے۔ (AIR 1939 Cal. 271)

نیت : دفعہ 182 متقاضی ہے کہ ایسی اطلاع جو جھوٹی ہے یا جھوٹی باور کی جاتی ہے کسی سرکاری ملازم کو خاص نیت یا علم سے دی جائے اور اگر اطلاع جھوٹی پائی جائے اور اس نیت سے دی گئی ہو کہ کوئی سرکاری ملازم کسی کام کو کرے یا اس کا کرنا ترک کرے، جو اگر اسے وہ حقائق معلوم ہوتے جن کی نسبت اطلاع دی گئی ہے، وہ نہ کرتا یا کرنا ترک نہ کرتا یا ایسے افسر کے اختیارات کسی کو نقصان پہنچانے یا رنجیدہ کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں، تب جرم زیر دفعہ ہذا کا سرزد ہونا کہا جائے گا۔

جب کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو جھوٹا بیان دے یا جھوٹی اطلاع دے لیکن اس کی یہ نیت بالکل نہ ہو کہ وہ اسے کوئی کام کرنے یا اس کے کرنے کے ترک پر اکسائے، تو اسے دفعہ ہذا کے تحت مجرم نہیں گردانا جائے گا۔

استغاثہ کون کرسکتا ہے : دفعہ 195 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مطابق دفعہ 182 کے تحت کوئی استغاثہ صرف وہی شخص کرنے کا مجاز ہے جس کو جھوٹی اطلای دی گئی۔ ایسا استغاثہ کوئی پرائیویٹ شخص نہیں کرسکتا۔

[NLR 1981 Cr. LJ 11 (Kar.)]

ہائی کورٹ کی طرف سے استغاثہ ہائی کورٹ کا رجسٹرار دستخط کرکے پیش کرتا ہے۔ [1968 PCr.LJ 215 (SC)]

استغاثہ عدالت مجاز کو برائے ساعت بھیجنا چاہیے۔ مگر ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ اس امر سے کوئی فرق نہیں پڑا کہ ڈپٹی کمشنر نے باقاعدہ استغاثہ دائر کرنے کی بجائے پولیس کے ذریعہ کارروائی کا حکم دیا۔ (PLD 1962 SC 397)

دفعات 182 اور 211 : دفعہ 182 اور دفعہ 211 بنیادی طور پر مختلف ہیں اور ان کے اجزائے ترکیبی میں فرق ہے۔ دفعہ 182 بنیادی طور پر جھوٹی اطلاع دینے کے معاملات کے مقصد کے لیے ہے۔ اس میں بالعموم کسی خاص شخص کے خلاف الزام یا چارج نہیں لگایا جاتا۔ جبکہ دفعہ 211 ان صورتوں سے متعلق ہے۔ جن میں یقینی اطلاع ہوتی ہے یا کسی خاص شخص کے خلاف اطلاع دی جاتی ہے (AIR 1928 Nag. 17)۔ لہٰذا دفعہ 211 کے تحت لازمی ہے کہ ملزم نے کسی شخص کے خلاف خود یا کسی کے ذریعہ واضح الزام کی فوجداری چارہ جوئی کی ہو اور محض شبہ کا اظہار نہ کیا ہو۔

(AIR 1918 Mad. 731)

جب پولیس کو رپورٹ دینے پر عدالتی کارروائی کی گئی ہو تو اطلاق کے لیے دفعہ 211 درست ہے اور ایسا کرنا ہر اس صورت میں درست ہوگا جبکہ جرم سنگین ہو، لیکن یہ امر دفعہ 182 کے تحت مقدمہ کرنے کی کارروائی کو ضروری طور پر غیرقانونی نہیں بنا دیتا۔ (PLD 1951 Lah. 405)

دفعہ 182 و دفعہ 211، تعزیرات پاکستان ایک ہی نوعیت کی حامل ہیں اس لئے ملزم کو دونوں جرائم کی سزا بیک وقت نہیں دی جاسکتی۔ (1997 MLD 1182)

ملزم کی شکایت جو اس نے اپنے مخالف کے خلاف پولیس میں درج کرائی وہ سب ڈویژنل پولیس افسر نے تحقیقات کے بعد غلط قرار دی۔ چنانچہ ایس۔ایچ۔او نے ملزم کے خلاف شکایت زیر دفعہ 211/182، تعزیرات پاکستان درج کرائی۔ چونکہ ملزم نے اپنی درخواست سپرنٹنڈنٹ پولیس کے نام بھیجی تھی جسے سب ڈویژنل پولیس افسر نے مبنی بر جھوٹ قرار دیا تھا اس لئے ملزم کے خلاف شکایت یا تو سپرنٹنڈنٹ پولیس یا سب ڈویژنل پولیس افسر کو یا کسی ایسے افسر کو درج کرانی چاہیے تھی جس کے یہ دونوں افسر ماتحت تھے۔ ایس۔ایچ۔او چونکہ متعلقہ افسر نہیں تھا اس لئے اس کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت دفعہ 195، ضابطہ فوجداری کے تقاضوں کے برعکس تھی اس لئے وہ خارج کردی گئی۔ تاہم استغاثہ ایک نئی شکایت جس پر بمطابق قانون متعلقہ پولیس افسر کے دستخط ہوں درج کرانے کا مستحق تھا۔ (1997 MLD 1182)

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings : تھانہ کے افسر انچارج نے عرضی گزار کی طرف سے درج کرائی گئی ایف۔آئی۔آر کو جھوٹی پا کر S. 182/211 PPC کے تحت ملزم کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے رپورٹ براہ راست مجسٹریٹ کو پیش کردی لیکن "S. 173 Cr.P.C" کے تحت مجسٹریٹ کی منظوری حاصل نہیں کی تھی۔ چنانچہ رپورٹ بدیں وجہ افسر انچارج تھانہ کو واپس کردی گئی تھی۔ افسر انچارج تھانہ نے بعد ازاں نئی رپورٹ عرضی گزار کے خلاف متذکرہ و بالا منظوری حاصل کیے بغیر اور مذکورہ بالا حقائق بیان کیے بغیر مجسٹریٹ عدالتی کو پیش کردی جس پر اس کے خلاف قابل ضمانت وارنٹ جاری کیے گئے تھے۔ افسر انچارج تھانہ کی طرف سے زیر دفعہ 173 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت مجسٹریٹ کی منظوری کے بغیر رپورٹ پیش نہیں کی جاسکتی تھی اور عرضی گزار کے خلاف اس طور سے کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی تھی۔ مجسٹریٹ عدالتی (Judicial Magistrate) کی عدالت میں زیر غور کارروائی کو اندریں حالات کالعدم کردیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 1661]۔

صرف متعلقہ سرکاری ملازم یا اس کے افسران بالا استغاثہ کرسکتے ہیں۔ (PLD 1962 Lah. 411)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 183۔ کسی سرکاری ملازم کے جائز حکم پر مال تصرف میں لینے پر مزاحمت

Resistance to the taking of property by the lawful authority of a public servant

جو کوئی کسی سرکاری ملازم کے جائز اختیار سے مال کے تصرف میں لیے جانے پر مزاحمت کرے، یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ وہ ایسا سرکاری ملازم ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : جب سرکاری ملازم کسی مال کو جائز طور پر قبضہ میں کرلے تو اسے اختیار ہوتا ہے کہ اس کو جہاں چاہے لے جائے یا کسی کی سپرداری میں دے۔ اگر کوئی شخص ایسے مال کے لیجانے میں کسی قسم کی مزاحمت کرے یہ جانتے ہوئے کہ ایسا حکم دینے والا مجاز سرکاری ملازم ہے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔ یہ دفعہ سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے والوں اور مزاحمت کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کے لیے وضع کی گئی ہے۔

مزاحمت : دفعہ ہذا کے تحت جس مزاحمت کا تصور کیا گیا ہے وہ حقیقی جسمانی مزاحمت ہے۔ محض زبانی احتجاج [15 Bom. 564] یا محض ہاتھ اٹھانا اور جب کانسٹیبل کوئی چیز اٹھائے تو اعتراض کرنا، ایسی مزاحمت نہ ہوگی جو دفعہ ہذا کی وسعت قانونی میں آئے۔ (AIR 1944 Mad. 45)

واقعاتی غلطی : دفعات 183، 99 اور دیگر دفعات جو سرکاری ملازم کی مزاحمت سے متعلق ہوں اس صورت میں اکٹھے پڑھے جانے چاہیں جب سرکاری ملازم کے کسی فعل کے کرنے کا اختیار ہو۔ کسی ایسی واقعاتی غلطی کی بناء پر جو نیک نیتی پر مبنی ہو اس پر مقدمہ چلانے کا باعث نہیں بن سکتی۔ ایسے فعل کی انجام دہی میں مزاحمت یا سرکاری ملازم پر حملہ،

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

دفعات 183 اور 353 کے تحت قابل سزا ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔ متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے استغاثہ ہونا ضروری ہے۔

دفعہ 184۔ کسی سرکاری ملازم کے حکم سے نیلام کے لیے پیش کردہ مال کی فروخت میں مزاحمت کرنا

Obstructing sale of property offered for sale by authority of public servant

جو کوئی کسی ایسے مال کی نیلامی میں ارادتاً مزاحمت کرے جو کسی سرکاری ملازم کے، اس حیثیت سے، جائز حکم سے فروخت کے لیے پیش کیا گیا ہو، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : جب کسی سرکاری ملازم کے جائز حکم سے مال فروخت کیا جاتا ہو اور کوئی شخص اس فروخت میں ارادتاً مزاحمت کرے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکتی ہے دفعہ ہذا کے تحت سزا دینے کے لیے استغاثہ کے لیے ضروری ہے کہ جس سرکاری ملازم کے حکم سے مال فروخت کیا جارہا ہو اس کے جائز اختیارات کو ثابت کیا جائے۔ (2 Cr. LJ 90)

مزاحمت : ضروری نہیں ہے کہ مزاحمت جسمانی ہو۔ جب ایک نیلامی میں بولی دہندگان نے گالیاں دیں جس سے نیلامی روکنا پڑی تو یہ قرار دیا گیا کہ یہ امر ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دینے کے لیے کافی ہے۔ (AIR 1938 Nag. 529)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 185۔ سرکاری ملازم کے حکم سے نیلامی کے لیے پیش کردہ مال کو ناجائز طور پر خریدنا یا بولی دینا

Illegal purchase or bid for property offered for sale by authority of public servant

جو کوئی کسی مال کے نیلام میں جو کسی سرکاری ملازم کے، اس حیثیت میں، جائز اختیارات کے تحت کیا جارہا ہو، کسی شخص کی جانب سے خود یا کسی اور کے ذریعہ، کوئی مال خریدے، جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ اس نیلام میں اس مال کو خریدنے کا قانونی طور پر اہل نہیں ہے یا ایسے مال کی بولی یہ ارادہ نہ رکھتے ہوئے دے کہ وہ ان وجوب کو پورا کرے گا جن کو ایسی بولی سے اس نے خود پر عائد کرلیا ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[چھ سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : جب کوئی جائیداد نیلام کی جارہی ہو اور اس نیلامی میں ایسے فریق کی طرف سے بولی دی جائے جسے ایسی بولنے کی قانوناً اجازت یا اختیار نہ ہو تو ایسے شخص کو دفعہ ہذا کے تحت سزایاب کیا جائے گا۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔ متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے استغاثہ ضروری ہے۔

دفعہ 186۔ سرکاری ملازم کی اس کے سرکاری کار منصبی کی انجام دہی میں مزاحمت کرنا

Obstructing public servant in discharge of public functions

جو کوئی بالارادہ کسی سرکاری ملازم کی اس کے فرائض کی سرانجام دہی میں مزاحمت کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے احکام عمومی نوعیت کے ہیں۔ ان کا اطلاق اس صورت میں ہو گا جب کسی سرکاری ملازم کی اس کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران مزاحمت کی گئی ہو۔ مزاحمت کسی سرکاری ملازم کی نہیں بلکہ سرکاری کارروائی کی مقصود ہے۔

آئینی رپورٹ : ملزم نے ہائی کورٹ میں رپورٹ ابتدائی خارج کرانے کے لئے رجوع کیا اور آئینی درخواست زیر آرٹیکل 199 دائر کی۔ ملزم کو ستم رسیدہ شخص قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اسے اس بارے میں اور بھی چارہ جوئیاں میسر تھیں۔ ہائی کورٹ نے ملزم کو میسر چارہ جوئیوں کی وضاحت کی۔ (PLD 1997 Lah. 385)

مزاحمت : کوئی مقررہ قواعد بتانا کہ دفعہ 186 کے تحت کون سے امور مزاحمت پر مبنی ہوں گے، مشکل ہے ہر معاملہ کو اس کے خاص حالات اور واقعات کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ (AIR 1932 Kal. 871)۔ جسمانی مزاحمت تمام صورتوں میں جسمانی طاقت یا تشدد کا استعمال نہ ہو گا (PLD 1976 Lah. 144) یا تشدد کی ایسی دھمکیاں جو اس طور پر دی گئی ہوں کہ سرکاری ملازم اپنا فرض نہ بجا لاسکے، مزاحمت کہی جاسکتی ہے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ دھمکی دینے والے کا جارحانہ یا تنگ کرنے والا طریق کار بھی اس میں شامل ہو، مزید برآں جب ایسے ہتھیار بھی دکھائے جائیں جن سے جسمانی ضرر پہنچائی جاسکتی ہو تو یہ مزاحمت کہی جاسکے گی۔ (PLD 1976 Lah. 144; PLJ 1976 Lah. 777)

سرکاری فرائض کی بجاآوری : دفعہ ہذا کے تحت سزایابی کے لیے ضروری ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی ادا کر رہا تھا جب اس کی مزاحمت کی گئی۔ (AIR 1940 Sind 42)

"سرکاری فرائض" سے مراد ایسے فرائض ہیں جو قانونی ہوں یا ایسے ہوں جن کا جائز طور پر اختیار دیا گیا ہو اور اس میں سرکاری ملازم کے تمام افعال شامل نہیں ہیں اور جب سرکاری ملازم دیانت داری سے یہ سمجھتا ہو کہ وہ سرکاری فرائض سرانجام دے رہا ہے تو اس امر سے اس کے خلاف کی گئی مزاحمت یا رکاوٹ جرم نہ قرار پائے گی۔ (8 DLR 452)

سرکاری ملازم مشقت کے اس کام کے لیے کارندہ (ایجنٹ) مقرر کر سکتا ہے جو اس کے فرائض منصبی میں داخل ہوں۔ اگر سرکاری ملازم کی موجودگی میں کارندہ کی اس کام میں مزاحمت کی جائے جو اسے کرنے کا حکم دیا گیا ہو تو یہ تصور کیا جائے گا کہ اس سرکاری ملازم کی ذاتی مزاحمت کی گئی ہے۔ (AIR 1928 Bom. 135)

ابتدائی رپورٹ : سائل کا یہ موقف کہ وہ ایک معذور شخص تھا جو چل پھر بھی نہیں سکتا تھا اور یہ کہ اس کے خلاف غلط رپورٹ ابتدائی درج کی گئی تھی یہ ایک ایسا موقف تھا جس میں حقائق کا عنصر شامل تھا اور اس امر کا فیصلہ اس

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

وقت تک ممکن نہ تھا جب تک ہائی کورٹ اس بارے میں شہادت قلمبند نہ کرتی یا رپورٹ ابتدائی میں درج حقائق کے بارے میں گواہان کے بیانات قلمبند نہ کرتی کہ وہ غلط تھے یا صحیح تھے۔ قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ اپنے آئینی اختیارات کے تحت عام طور پر حقائق کے بارے میں انکوائری نہیں کرتی اس لئے رپورٹ ابتدائی منسوخ نہیں کی جاسکتی۔(PLD 1997 Lah. 385)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت، مجسٹریٹ درجہ اول و دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

متعلقہ سرکاری ملازم یا اس کے بالا افسران کی طرف سے استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔

دفعہ 187- سرکاری ملازم کی مدد نہ کرنا جبکہ مدد کرنا قانوناً واجب ہو

Omission to assist public servant when bound by law to give assistance

جو کوئی سرکاری ملازم کو اس کے سرکاری فرض کی تعمیل میں مدد دینے یا بہم پہنچانے کا قانونی طور پر پابند ہوتے ہوئے، ارادتاً ایسی مدد کرنا ترک کرے اسے قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو ☆[چھ سو روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

اگر یہ مدد اس سے کسی ایسے سرکاری ملازم نے مانگی ہو جو کسی عدالت انصاف سے جائز طور پر جاری کردہ حکمنامہ کی تعمیل، یا کسی جرم کے انسداد یا کسی بلوہ یا ہنگامہ کے فرد یا کسی ایسے شخص، جس پر جرم کا الزام ہو یا وہ مرتکب ہو، یا جائز حراست سے فرار شدہ ہو، کی گرفتاری، کے مقاصد کے لیے ایسا مطالبہ کرنے کا قانونی طور پر مجاز ہو تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : قانون عوام سے جرم کے انسداد اور مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے ہر قسم کے تعاون کی امید رکھتا ہے۔ دفعات 176، 177 کے تحت عوام پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ سرکاری ملازم کو سچی اطلاع دیں۔ دفعہ ہذا میں یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ جب ان پر امداد دینے کی قانونی پابندی ہو تو سرکاری ملازم کو امداد دیں اور امداد نہ دینے کی صورت میں سزایابی کا حکم دیا گیا ہے۔

مدد : دفعہ ہذا کے دونوں ضمن ہائے میں جو امداد مذکور ہے وہ ہم قسم ہے۔ دفعہ کے دوسرے حصہ میں امداد کی جن اقسام کی تصریح کی گئی ہے وہی مدد ضمن اول میں بھی مقصود ہے۔

کسی تلاشی کا گواہ بننے سے انکار دفعہ ہذا کے تحت جرم ہوگا جبکہ فہرست تلاشی پر دستخط نہ کرنا دفعہ ہذا کے تحت جرم نہ ہوگا۔ (AIR 1938 Pat. 403)۔جب کسی شخص سے امداد طلب کی جائے اور وہ ایسی امداد دینے کا قانونی طور پر پابند نہ ہو تو ایسی امداد دینے سے انکار جرم نہ ہوگا۔اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص پولیس کے ساتھ کسی ایسے شخص کی تلاش میں شامل ہونے سے انکار کردیتا ہے جسے نتیجتاً گرفتار کرلیا جائے یا کوئی ایسا شخص جس کا بیان دفعہ 161C.P.C کے تحت قلم بند کیا جارہا ہو اور وہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے تو یہ دفعہ 187 کے تحت جرم نہ ہوں گے۔(23 Mad 544)

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

غیر قانونی احکام : جب امداد طلب کرنے کا حکم غیر قانونی ہو تو وہ شخص جس سے امداد طلب کی گئی ہو، ایسی امداد دینے کا پابند نہ ہوگا۔ لہٰذا اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی۔ (ILR 3 All. 201)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، سمن ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

متعلقہ سرکاری ملازم یا اس کے افسر کی طرف سے استغاثہ ضروری ہے۔

دفعہ 188۔ سرکاری ملازم کی طرف سے باضابطہ مشتہر کردہ حکم کی نافرمانی

Disobedience to order duly promulgated by public servant

جو کوئی شخص یہ جانتے ہوئے کہ اس کو کسی حکم کے ذریعہ جو کسی ایسے سرکاری ملازم نے مشتہر کیا ہو، جو قانوناً ایسے حکم کے مشتہر کرنے کا مجاز ہے۔ کسی خاص فعل سے باز رہنے یا کسی خاص مال کی نسبت جو اس کے قبضے یا اہتمام میں ہو کوئی خاص بندوبست کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔ ایسی ہدایت کی نافرمانی کرے تو اگر وہ حکم عدولی ان لوگوں کو جو کسی کار جائز میں مصروف ہوں، مزاحمت، یا رنج یا نقصان یا مزاحمت، رنج یا نقصان کا خطرہ پہنچائے یا پہنچانے کا باعث ہو، تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جو ایک ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [چھ سو روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

اور اگر وہ حکم عدولی انسانی جان، صحت یا سلامتی کو خطرہ پہنچائے یا پہنچانے کا باعث ہو یا کوئی بلوہ یا ہنگامہ برپا کرے یا برپا کرنے کا باعث ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆ [تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

وضاحت Explanation : یہ ضروری نہیں کہ مجرم کی نیت میں نقصان پہنچانا ہو، یا اس امر کے احتمال کا تصور ہو کہ اس کی نافرمانی سے نقصان پیدا ہوگا۔ اتنا کافی ہے کہ وہ اس حکم کو جانتا ہو جس کی وہ نافرمانی کرتا ہے اور یہ کہ اس کا انحراف نقصان پیدا کرتا ہے یا اس سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل Illustration

ایک حکم ایسا سرکاری ملازم مشتہر کرتا ہے جسے ایسا حکم مشتہر کرنے کا قانونی طور پر اختیار دیا گیا تھا۔ اس میں ہدایت کی گئی تھی کہ کسی خاص گلی سے مذہبی جلوس نہ گزرے گا۔ الف ارادتاً حکم کی نافرمانی کرتا ہے اور اس طرح بلوے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔ الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

مقصد : جب کسی سرکاری ملازم کی طرف سے کسی فعل کے کرنے کی ممانعت کا حکم مشتہر کردیا ہو تو عام شہری پر لازم ہوگا کہ اس حکم کی تعمیل کرے اور ویسا فعل سرزد نہ کرے اور اگر اس کے قبضہ میں کوئی مال ہو اور اس کی نسبت کوئی عمل کرنے کا حکم ہوا ہو، تو وہ اس حکم کی پابندی کرے، حکم کی خلاف ورزی دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔

جرم کے اجزائے ترکیبی : دفعہ ہذا کے تحت جرم کی سزایابی کے لیے مندرجہ ذیل امور کا ایک ساتھ موجود ہونا ضروری ہے :

(i) کوئی حکم مشتہر کیا گیا۔

(ii) سرکاری ملازم مجاز کی طرف سے حکم مشتہر کیا گیا ہو۔

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(iii) ایسے حکم کا خاص یا عام علم، ملزم کے علم میں تھا۔ (PLD 1961 Dacca 484)
(iv) ایسے حکم کے ذریعہ کسی کام کرنے کی ممانعت یا خاص بندوبست کی ہدایت کی گئی ہو۔
(v) ملزم نے حکم کی نافرمانی کی۔
(vi) ایسی نافرمانی سے (a) جائز کام میں مصروف لوگوں کو مزاحمت، رنج یا نقصان پہنچا ہو اور
(b) انسانی جان، امن یا عافیت کو خطرہ پہنچا ہو یا باعث خطرہ ہوئی ہو یا
(c) اس سے بلوہ یا ہنگامہ پیدا ہوا ہو۔ (AIR 1951 Mys. 121)

حکم مفاد عامہ میں ہونا چاہیے: دفعہ 188 کی غرض و غایت ایسے احکام ہیں جو سرکاری ملازمین مفاد عامہ کے لیے جاری کرتے ہیں۔

ایک شخص کو نہ صرف ضابطہ فوجداری کی دفعہ 145 کے تحت کی گئی کارروائی کا علم تھا بلکہ اس نے ایک فریق سے مل کر دوسرے فریق کو دفعہ 145 کے تحت کارروائی کے پھل سے محروم کرنے کے لیے حکم کی تعمیل میں مزاحمت کی تو اسے دفعہ 188 کے تحت سزایابی کے قابل ٹھہرایا گیا۔ (AIR 1930 Cal. 63)

مجسٹریٹ کی طرف سے دفعہ 146 C.P.C کے تحت صادر کردہ حکم کی نافرمانی دفعہ 188 کے تحت قابل سزا ہے۔ (8 Mad. LJ 253)

حکم معقول ہونا چاہیے: ایسا حکم جس کی خلاف ورزی دفعہ 188 کے تحت قابل سزا ہو ایک معقول حکم ہونا چاہیے نہ کہ محض ایک نوٹس۔ [BLJ 1954 Madh. HCR 653]

جب دفعہ 145 C.P.C کے تحت جاری شدہ حکم ملزم کی بعض افعال سرزد کرنے کی ممانعت نہیں کرتا تو ایسے افعال کو کرنا دفعہ ہذا کے تحت جرم نہ ہوگا۔ (AIR 1965 Assam 29)

عدالت کی طرف سے اختیار سماعت Cognizance by Court: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 188 کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جدول میں ترمیم کے ذریعے قابل دست اندازی بنانے کے بعد اب ایک پولیس افسر کسی شخص کو اس کے تحت کسی قابل تعزیر جرم میں کسی وارنٹ کے بغیر گرفتار کرسکتا ہے جو کسی جائے عامہ پر کیا گیا ہو لیکن دفعہ 195 مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کوئی متطابق ترمیم نہ کیے جانے کی وجہ سے عدالت ایسے جرم کی سماعت صرف متعلقہ سرکاری افسر یا کسی دیگر سرکاری افسر کی طرف سے تحریری شکایت پر کرسکتی ہے جس کے ماتحت وہ سرکاری ملازم (یعنی ملزم) کام کررہا ہو [PLD 1996 Pesh. 37 (a)]۔

خاص قانون کے تحت حکم: جب کسی مخصوص قانون کے تحت حکم صادر کیا گیا ہو اور اس قانون میں ایسے حکم کی خلاف ورزی کی سزا مقرر کی گئی ہو تو ایسے حکم کی نافرمانی دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا نہ ہوگی پس جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون جنگلات کے تحت حکم دیا کہ بعض قطعات اراضی کو زیر کاشت نہیں لایا جائے گا تو یہ حکم ایسا نہیں ہے کہ دفعہ 188 کی وسعت قانونی میں آئے۔

دفعہ 144 ضابطہ فوجداری کے تحت حکم: دفعہ 144 کے تحت صادر کردہ حکم دفعہ 188 کے تحت قابل سزا ہے۔ (AIR 1937 Cal. 406)۔ ایسی صورت میں حکم کی مشتہری، عدالت میں حکم پیش کرکے ثابت کرنی ضروری ہوگی۔ [(1981) Law Notes 442 (Lah)]۔ یہ فیصلہ کرنا عدالت کا کام نہیں کہ مقدمہ کے حالات میں حکم صادر کیا جانا چاہیے تھا یا نہیں۔ (AIR 1949 Cal. 677)۔ لیکن دفعہ ہذا کے تحت کارروائیوں میں ایسے حکم کو اس بناء پر چیلنج کیا

جاسکتا ہے کہ یہ مبہم اور غیرواضح الفاظ میں تھا۔ (AIR 1941 All. 481)

مشتہری : دفعہ 188 میں لفظ "مشتہری" کسی محدود یا تکنیکی معنوں میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ یہ امر کہ دفعہ 188 میں مقرر کردہ مشتہری کے تقاضے پورے کیے گئے ہیں یا نہیں ہر مقدمہ کے مخصوص حالات پر منحصر ہوگا۔ (AIR 1953 All. 253)۔ لفظ "مشتہری" دو تصورات کو ظاہر کرتا ہے (i) کسی حکم کو علم میں لانا اور (ii) جن طریقوں سے حکم کو علم میں لایا گیا ہو، ایسے ہونے چاہیں جو کہ کھلے بندوں اور عام لوگوں میں کیے گئے ہوں۔ کسی کی ذاتی اطلاع یابی مشتہری نہ کہلائے گی۔ قانون نے کوئی ایسا خاص طریقہ مقرر نہیں کیا جس سے کوئی حکم کھلے بندوں اور عام لوگوں کو سامنے علم میں لایا جائے۔ ایسا ڈھول بجا کر بھی کیا جاسکتا ہے، گزٹ میں شائع کرکے بھی کیا جاسکتا ہے اور ایسا کسی حکم کو عام لوگوں کے سامنے پڑھ کر بھی کیا جاسکتا ہے۔ (AIR 1955 All. 423)

جب کسی حکم کی مناسب طور پر مشتہری نہ کی گئی ہو تو ایسے حکم کی کوئی خلاف ورزی دفعہ ہذا کے تحت جرم نہ ہوگی۔
(1969 PCr. LJ 543)

غیرقانونی یا بے قاعدہ حکم کی نافرمانی : دفعہ 188 کے ضروری اجزائے ترکیبی میں سے ایک یہ ہے کہ جس حکم کی نافرمانی بیان کی گئی ہو ایسے سرکاری ملازم نے مشتہر کیا ہو جو ایسے حکم کو مشتہر کرنے کا قانونی طور پر مجاز تھا۔ جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس حکم کو مشتہر کرنی کا مجاز نہ تھا جس کی نافرمانی کی گئی تو دفعہ 188 کے تحت سزایابی نہیں ہوسکتی۔
[14 Cr. LJ 63 (Lah)، دفعہ 145 ض ف کے تحت غیرقانونی حکم]

دفعہ 188 کے تحت کارروائی کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ملزم نے جس حکم کی نافرمانی کی وہ قانونی تھا۔ اگر حکم قانونی طور پر درست نہ تھا تو دفعہ 188، کے تحت سزایابی نہیں ہوسکتی۔ (1960 Cr. LJ 891)

مجسٹریٹ نے دفعہ 188، تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ کی کارروائی شروع کی تھی جو پولیس افسر کی طرف سے عدالت میں چالان پیش کرنے پر روبعمل لائی گئی تھی جب کہ ایسی شکایت تحریری طور پر افسر مجاز کی طرف سے شروع کی جانی چاہیے تھی۔ یہ کارروائی قانون تقاضوں کے منافی تھی اس لئے منسوخ کردی گئی۔
1997 MLD 2532; 1994 PCr. LJ 2552; 1994 PCr. LJ 2496; 1996 PCr. LJ 483;

کسی حکم کے جواز کے متعلق کوئی اعتراض ملزم کے خلاف دفعہ 188 کے تحت سماعت کے دوران نہیں کیا جاسکتا۔
جب اصل کارروائی میں اعتراض نہ اٹھایا گیا کہ کسی شریک کار کو فریق مقدمہ نہ بنایا گیا تھا تو ایسا اعتراض دفعہ 188 کے تحت بعد کی کارروائی میں نہیں اٹھایا جاسکتا۔ (AIR 1934 Cal. 242)

نافرمانی کے نتائج : دفعہ 144 C.P.C کے تحت صادر کردہ کسی حکم کی محض نافرمانی سے کوئی شخص دفعہ 188 مجموعہ تعزیرات کے تحت مستوجب سزا نہیں ہوجاتا۔ مزید یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ایسی نافرمانی کے دفعہ 188 کے دوسرے اور تیسرے پیرا میں بیان کردہ کوئی رجحانات تھے۔ ایسے رجحانات کو ہر مقدمہ کے ثابت کردہ حقائق و حالات سے اخذ کیا جائے گا۔ یہ بلاواسطہ ثبوت کے قابل نہیں ہوتے۔ (AIR 1956 All. 481)

دفعہ 144، ضابطہ فوجداری کے تحت جرم کی سماعت عدالت نہیں کرسکتی کیونکہ دفعہ 195، ضابطہ فوجداری آڑے آتا ہے۔ اگر مجسٹریٹ محض رپورٹ ابتدائی کی بناء پر مقدمہ کی سماعت شروع کرے تو یہ غیر قانونی فعل ہوگا۔
(1998 PCr. LJ 93; 1997 UC 314)

ملزم کے خلاف زیر دفعہ 188، تعزیرات پاکستان مقدمہ پولیس افسر کی رپورٹ پر درج کیا گیا تھا جس میں یہ الزام لگایا

گیا تھا کہ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم زیر دفعہ 144، ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک مجاز اتھارٹی تھی جو زیر دفعہ 195، ضابطہ فوجداری شروع کرانے کی اہل تھی۔ اس لئے پولیس افسر کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی غیرقانونی تھی جو مسترد کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 589; 1994 PCr. LJ 2529)

بلوہ یا ہنگامہ : دفعہ ہذا کے تحت کسی شخص کو سزایاب کرنے کے لیے لازمی نہیں ہے کہ بلوہ یا ہنگامہ واقعی ہوا ہو۔ دفعہ ہذا بلوہ یا ہنگامہ ہونے کے محض رجحان کی متقاضی ہے۔ پس جب مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 کے تحت ایک کارروائی میں یہ حکم مشتہر کیا گیا کہ الف یا ب فریق میں سے کوئی بھی متنازعہ اراضی پر نہ جائے جہاں پر کہ چاول کی فصل کھڑی تھی، الف اس حکم کی نافرمانی کرکے اس اراضی پر جاتا ہے اور ب کی موجودگی میں چاول کی فصل کاٹ کر لیجاتا ہے، اگرچہ ب کے مزاحم نہ ہونے کی بناء پر کوئی بلوہ نہیں ہوتا یہ نتیجہ کہ الف کی نافرمانی سے ہنگامہ یا بلوہ کا اندیشہ تھا اس کی دفعہ 188 کے تحت سزایابی کے لئے غیرمنصفانہ نہ تھا۔ (AIR 1964 Pat. 526)

حکم کی واضح نافرمانی ہونی لازمی ہے اور پھر یہ ثابت کرنا چاہیے کہ نافرمانی کا کوئی مخصوص نتیجہ نکلا یا اس کا کسی نتیجہ کی طرف میلان تھا۔

سزا : ملزم سے غیرقانونی ہتھیار برآمد کئے گئے جن کے لیے ان کے پاس کوئی لائسنس یا پرمٹ نہ تھا اور یہ بات شہادت سے پوری طرح ثابت ہوچکی تھی۔ اس کے بالمقابل ملزمان کی طرف سے پیش کی گئی شہادت تضادات کا شکار تھی اور قابل انحصار نہ تھی۔ ان حالات میں ملزمان کی سزا بحال رکھی گئی۔ (PLD 1997 Pesh. 83)

عدالت سماعت کو جرم زیر دفعہ 188، تعزیرات پاکستان کے تحت سماعت کا اختیار حاصل نہ تھا جب تک متعلقہ سرکاری ملازم کی تحریری درخواست زیر دفعہ 195 موصول نہ ہوجاتی۔ اس بناء پر عدالت سماعت کی طرف سے دی گئی سزا منسوخ کردی گئی۔ (PLD 1997 Pesh. 76)

سرکاری ملازم کے قانونی اختیارات کی توہین : سرکاری ملازم کے قانونی اختیارات کی توہین کے خلاف ایک پولیس افسر کی طرف سے چالان کئے جانے کی صورت میں کارروائی نہیں کی جاسکتی اور ایسا کرنا قانون کے تقاضوں سے تجاوز کرنا ہے۔ (1997 MLD 2532; 1994 PCr. LJ. 2552; 1996 PCr. LJ 483)

تکلیف : یہ ثابت کرنے کے لیے کہ کسی حکم کی نافرمانی سے تکلیف پیدا ہوئی، ملزم کے چلن اور نافرمانی کے درمیان کوئی تعلق ہو تکلیف کو بطور ایک حقیقت کے ثابت کرنا ضروری ہے۔ متعلقہ حکام کی ذہنی تکلیف دفعہ 188، مجموعہ تعزیرات کے تحت نہیں آتی۔ (AIR 1960 Assam 20)۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ضروری نہیں ہے کہ تکلیف حقیقی طور پر دی گئی ہو، اتنا کافی ہوگا کہ خلاف ورزی تکلیف دینے کا میلان رکھتی تھی۔ ملزم کی طرف سے کیا گیا فعل، یعنی ان کے خلاف مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (6) 145 کے تحت دے گئے حکم کے باوجود زبردستی قبضہ کرلیا، ایسا میلان رکھتا ہے کہ دوسرے فریق کو تکلیف پہنچے۔ (AIR 1951 All. 828)۔ گورنمنٹ کیونکہ کوئی شخص نہیں ہے لہٰذا اس الزام سے کہ نافرمانی سے گورنمنٹ کو نقصان پہنچا ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دفعہ 188 کے اجزائے ترکیبی کی تشکیل ہوئی ہے۔
(AIR 1949 Cal. 677)

حکم کا علم : استغاثہ کا فرض ہے کہ وہ مثبت شہادت سے ثابت کرے کہ ملزم کو حکم کا علم تھا۔ کسی عام نوٹیفیکیشن سے حکم کی مشتہری ہونے کا ثبوت کافی نہ ہوگا۔ [22 Cr. LJ 705 (Lah.)] ۔ یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس کی شرائط سے اسے مطلع کیا گیا تھا۔ (AIR 1939 Cal. 703)

جب دفعہ C.P.C 144 کے تحت یکطرفہ حکم صادر کیا گیا ہو تو ایسے حکم کی خلاف ورزی پر ملزم کے خلاف دفعہ 188 کے تحت کارروائی نہ کی جائے گی جبکہ یہ ثابت نہ کیا گیا ہو کہ ملزم پر الزام عائد کرنے سے قبل ملزم ایسے حکم سے آگاہ تھا۔ (AIR 1951 Cal. 207)

حکم کی تعمیل میں بے قاعدگی: جب یہ ثابت کردیا گیا ہو کہ ممانعت کرنے والے اصل حکم سے ملزم حقیقی طور پر آگاہ تھا تو حکم کی تعمیل میں بے قاعدگی سے دفعہ 188 کے تحت کی گئی کارروائی ناجائز نہ ہوجائے گی۔

طریقہ کار: جب کسی مجسٹریٹ نے تحقیقات کیے بغیر دفعہ C.P.C 144 کے تحت حکم امتناعی صادر کیا ہو تو دفعہ 188 کے تحت جرم کی سماعت نہیں کرسکتا۔ (AIR 1916 Cal. 69)

استغاثہ: جبکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں 1969 کی ترمیم نے دفعہ 188 کے تحت جرم کو قابل دست اندازی بنا دیا گیا ہے اور اس طرح پولیس کو مقدمہ کی تفتیش کرنے اور مجسٹریٹ کو چالان پیش کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے تاہم مجسٹریٹ اس کی سماعت نہیں کرسکتا کیونکہ اس کی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (A)(1) 195 کے تحت ممانعت کی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی مجسٹریٹ دفعہ P.P.C 188 کے تحت جرم کی سماعت اس وقت تک نہیں کرسکتا جب تک کہ متعلقہ مجاز افسر مجسٹریٹ کے پاس استغاثہ نہ دائر کرلے۔ (PLD 1960 Lah. 147)۔ دفعہ P.P.C 188 کے تحت پولیس افسر استغاثہ نہیں کرسکتا۔ (PLD 1967 Pesh. 307) مخالف فریق بھی استغاثہ نہیں کرسکتا۔ جب مجسٹریٹ نے مخالف فریق کے استغاثہ پر کارروائی کی تو یہ قرار دیا گیا کہ اس نے بلااختیار سماعت ایسا کیا۔ (PLD 1963 Lah. 269)

ضابطہ: قابل دست اندازی، قابل ضمانت، سمن ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

استغاثہ کی صورت میں متعلقہ حاکم مجاز کی طرف سے استغاثہ دائر ہونا ضروری ہے۔

دفعہ 189۔ سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی

Threat of injury to public servant

جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو یا کسی اور شخص کو جس کی نسبت وہ باور کرتا ہے کہ اس میں سرکاری ملازم کوئی دلچسپی رکھتا ہے، اسے ترغیب دینے کے لیے دھمکی دے، کہ وہ سرکاری ملازم کوئی ایسا فعل کرے یا نہ کرے یا کوئی ایسا فعل کرنے میں تاخیر کرے جو ایسے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی سے متعلق ہو، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سرکاری ملازمین کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینے کے انسداد کی غرض سے بنائی گئی ہے۔ جب کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو دھمکی دے کر وہ کوئی کام کرے یا کرنے سے باز رہے ورنہ اس کو نقصان پہنچایا جائے گا تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی دھمکی محض بدمزاجی دکھاتے ہوئے تکرار کے دوران دی جائے تو یہ لازمی طور پر دفعہ 189 کے تحت جرم نہ ہوگی۔ (PLJ 1976 Lah. 777; PLD 1976 Lah. 144)۔ پس صرف اس بناء پر کہ ملزم نے تعمیل کنندہ کو گالیاں دیں دفعہ P.P.C 189 کے تحت جرم نہیں بن جائے گا۔ (AIR 1916 Mad. 408)

جب سرکاری ملازم کو دھمکی دی جائے تو دی گئی دھمکی کے الفاظ سے معنوی یا بلاواسطہ کوئی مخصوص نقصان پہنچانا ظاہر

ہونا چاہیے۔ جب کوئی اس طرح کے نقصان کی دھمکی نہ دی گئی ہو تو دفعہ ہذا کے تحت کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا گیا۔
(PLD 1976 Lah. 144)

جب ملزم نے محض یہ کہا "میں تمہیں دیکھ لوں گا" (PLD 1952 Bal. 19) یا جب ڈی ایس پی نے کاغذات حوالہ کرنے سے انکار کیا اور ملزم سے کہا کہ نکل جاؤ اور سائیل یہ کہتے ہوئے نکل گیا کہ "بہت اچھا میں تمہیں دیکھ لوں گا" (PLD 1976 Lah. 144) تو وہ مذکورہ صورتوں میں دفعہ P.P.C 189 کا مرتکب نہیں ہوا۔

نقصان کی نوعیت: دفعہ P.P.C 189 کا مقصد کسی سرکاری ملازم کو نقصان کے کسی حقیقی خوف سے بچانا ہے، نقصان پہنچایا گیا یا نہ پہنچایا گیا یہ امر اہم نہیں ہے۔ (PLD 1952 Bal. 19)۔ علاوہ بریں جس نقصان کے پہنچانے کی دھمکی دی گئی ہو وہ حقیقی نوعیت کا حامل ہونا چاہیے۔

ثبوت: دفعہ P.P.C 189 کے تحت مقدمہ چلانے میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ نقصان پہنچانے کی دھمکی کے لیے استعمال کردہ اصل الفاظ عدالت کو بتائے جائیں تاکہ وہ اندازہ کرسکے کہ کیا حقیقت میں ملزم نے نقصان پہنچانے کی واقعی دھمکی دی تھی۔ (ILR 8 All. 380)

دفعات 186 اور 189: جب ملزم کو دیوانی عدالت کے وارنٹ پر گرفتار کیا گیا تو یہ پایا گیا کہ ملزم نے عدالت کے چپراسی کے ساتھ چلنے سے انکار کردیا اور تشدد کرنے کی دھمکی دی۔ یہ سارا وقوعہ دفعہ 189 کے تحت آتا ہے، ایسی صورت میں دفعات 186 اور 189 کے تحت علیحدہ علیحدہ سزایاب کرنا درست نہیں ہے۔ (AIR 1925 Pat. 183)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 190۔ کسی شخص کو سرکاری ملازم سے تحفظ کی درخواست کرنے سے روکنے کی ترغیب کے لیے نقصان کی دھمکی

Threat of injury to induce person to refrain from applying for protection to public servant

جو کوئی کسی شخص کو اسے ترغیب دینے کی غرض سے نقصان کی دھمکی دے کہ وہ کسی نقصان سے تحفظ کے لیے، کسی ایسے سرکاری ملازم کو، جسے بطور ایسے سرکاری ملازم کے ایسا تحفظ دینے یا ایسا تحفظ دلوانے کا قانونی اختیار دیا گیا ہو، جائز درخواست دینے سے احتراز کرے یا باز رہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

==============

باب 11

جھوٹی گواہی اور عدل عامہ کیخلاف جرائم کے بارے میں

OF FALSE EVIDENCE AND OFFENCES AGAINST PUBLIC JUSTICE

دفعہ 191- جھوٹی شہادت دینا Giving false evidence : جو کوئی، کسی حلف یا قانون کے صریحی حکم سے سچ بیان کرنے کا قانوناً پابند ہوتے ہوئے یا کسی موضوع پر بیان دینے کا پابند ہوتے ہوئے کوئی ایسا بیان دے جو جھوٹا ہو اور جسے، یا وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو، کہ جھوٹا ہے یا اسے سچا باور نہ کرتا ہو، تو اس کا جھوٹی شہادت دینا کہا جائے گا۔

وضاحت Explanation 1 : کوئی بیان خواہ وہ زبانی دیا جائے یا اور طرح، دفعہ ہذا کے معانی میں داخل ہو گا۔

وضاحت Explanation 2 : ایک جھوٹا بیان، اس کے تصدیق کنندہ شخص کے بارے میں، دفعہ ہذا کے معنوں میں داخل ہو گا اور کوئی شخص، یہ بیان کرتے ہوئے کہ وہ کسی امر پر یقین رکھتا ہے جس کا وہ یقین نہیں رکھتا، اسی طرح یہ بیان کرتے ہوئے کہ وہ کوئی امر جانتا ہے جو وہ نہیں جانتا، جھوٹی شہادت دینے کا مجرم ہو گا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف ایک ہزار روپے کے ایک برحق مطالبہ کی تائید میں، جو ب، ج کے خلاف رکھتا ہے مقدمہ کی تجویز پر جھوٹ حلف اٹھائے کہ اس نے ج کو ب کے مطالبہ کے حق کو اقبال کرتے سنا تھا، تو الف نے جھوٹی شہادت دی ہے۔

(b) الف جس پر حلف کی رو سے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے یہ بیان دیتا ہے کہ وہ خاص دستخط کو ج کا باور کرتا ہے جبکہ وہ ان کو ج کی تحریر باور نہیں کرتا۔ یہاں الف نے وہ بیان دیا جس کو وہ جھوٹا جانتا ہے لہٰذا اس نے جھوٹی شہادت دی۔

(c) الف جو ج کی تحریر کی طرز عام طور پہچانتا ہے یہ بیان دیتا ہے کہ فلاں دستخط ج کے تحریر کردہ ہیں۔ الف نیک نیتی سے ایسا باور کرتا ہے۔ یہاں الف کا بیان اپنی دانست پر مبنی ہے اور وہ اس کے یقین کے مطابق درست ہے۔ اگرچہ وہ دستخط ج کے تحریر کردہ نہ ہوں، الف نے جھوٹی گواہی نہیں دی۔

(d) الف جس پر حلف کی رو سے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے، بیان دیتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ "ج" کسی خاص دن کسی خاص مقام پر موجود تھا، حالانکہ وہ اس معاملہ کی نسبت کچھ نہ جانتا تھا تو الف نے جھوٹی گواہی دینے کا ارتکاب کیا خواہ ج بتائے گئے دن اس جگہ پر موجود تھا یا نہیں۔

(e) الف جو ایک ترجمان یا مترجم ہے ایک بیان کی درست ترجمانی کرنا یا ترجمہ کرنے کی تصدیق کرتا ہے جس کا وہ حلف سے پابند ہے کہ درست طور پر ترجمانی کرے یا ترجمہ کرے اور جو اس کی درست ترجمانی یا ترجمہ نہیں ہے اور جس کا

درست ہونا وہ باور نہیں کرتا، الف نے جھوٹی شہادت دی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد محض دروغ گوئی کی تعریف کرنا ہے، یہ تعریف مجموعہ تعزیرات کے احکام کے مقاصد کے لیے وضع کی گئی ہے اور اس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں بطور ایسی تعریف کے کسی عالمی اطلاق کے قانون کے عام اصول درج ہیں۔ سچ بولنا اخلاقی اصول ہے لیکن اسے اس طور پر قانونی اصول نہیں کہا جاسکتا۔ جب قانون میں سچ بولنے کے احکام وضع کیے گئے ہوں اور کوئی شخص سچ بولنے سے قاصر رہے تو وہ مجموعہ تعزیرات کے احکام کی زد میں آئے گا۔

(AIR 1965 Bom. 195)

حلف کے تحت بیان: کوئی شخص "حلف کے تحت قانونی طور پر پابند" تب ہوگا جب اسے جائز اور قانونی حلف اس شخص نے دیا ہو جو قانون کے تحت اسے دینے کا مجاز تھا۔ جس شخص کو حلف دیا گیا وہ بھی ایسا شخص ہونا چاہیے جو قانونی طور پر اہل ہو کہ اسے حلف دیا جاسکے اور حلف زیر بحث بیان لینے سے لازمی طور پر قبل دیا گیا ہو۔

(AIR 1995 NUC (Cal.) 2906)

جب ایسا گواہ، جب وہ بیان دے رہا ہو، قانون حلف کی دفعہ 14 کے تحت سچی گواہی دینے کا پابند ہو، ایسا بیان دیتا ہے جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ دفعہ 191 کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

حلف کون دے سکتا ہے: مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام کے تحت مجسٹریٹ کو حلف دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اگرچہ ضابطہ میں حلف دینے کا ذکر نہیں ہے۔ ایسے مجسٹریٹ کے سامنے جھوٹ بولنے والا دفعہ 193 کے تحت قابل سزا ہے۔

(AIR 1961 Lah. 281)

قانون رجسٹری کی دفعہ 63 کے تحت سب رجسٹرار کو حلف دینے کا اختیار حاصل ہے جو شخص سب رجسٹرار کے روبرو حلف لے کر جھوٹا بیان دے اس پر دفعہ 191 کے مطابق دروغ گوئی کا مقدمہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

[14 Cr. LJ 102 (Mad.)]

جب کوئی مجسٹریٹ انتظامی حیثیت سے مصروف کار ہو تو اسے حلف دینے کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ قانون سے اسے خاص طور پر مجاز کیا گیا ہو۔ پس جب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس کے پولیس کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے پولیس افسر کے خلاف درخواست دی گئی تو اسے شکایت کنندہ کو حلف دینے کا اختیار نہ تھا اور اگر وہ ایسا کرتا ہے اور بعد میں شکایت جھوٹی نکلتی ہے تو شکایت کنندہ کو دروغ حلفی کی سزا نہیں دی جاسکتی۔ (14 Cr.LJ 56)

جھوٹی تصدیق: ایسا جھوٹا بیان جو تصدیق کے تحت دیا جائے، ایسا جرم ہوگا جو دفعہ 193 کے تحت قابل سزا ہے۔ حلف پر کی گئی تصدیق یا بااقرار صالح کی گئی تصدیق ایسا جرم نہ ہوگی۔ (ILR 27 Cal. 820)۔ دفعہ 191 جیسا کہ اس کی موجودہ صورت ہے، کو صرف اس نیت سے اس صورت میں بنایا گیا تھا کہ عرضی دعوؤں اور جواب دعوؤں پلیڈنگز میں ایسے اشخاص کی طرف سے بیانات کی تصدیق جو ان کو جھوٹا جانتے ہوئے تصدیق کریں، کو دفعہ 193 کی زد میں لایا جائے۔ (AIR 1917 Cal. 269)۔ ہر شخص قانونی طور پر پابند ہے کہ عرضی دعویٰ اور (پلیڈنگز) میں واقعاتی الزامات کی تصدیق کرے۔ اگر وہ غلط طور پر تصدیق کرتا ہے تو وہ دفعہ 191 کے شکنجہ میں آجاتا ہے اور جھوٹی گواہی دینے کی بناء پر دفعہ 193 کے تحت قابل سزا قرار پاتا ہے۔ (AIR 1943 Nag. 17)۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر مدعا علیہ جواب دعویٰ میں یہ

جانتے ہوئے کہ وہ تصدیق جھوٹی ہے، جھوٹ بیان کرتا ہے تو دفعہ 191 کے مطابق وہ جھوٹی شہادت دیتا ہے اور اس طرح دفعہ 193 کے تحت مستوجب سزا قرار دیا جاتا ہے۔

بیان (ڈیکلریشن) : جب کوئی شخص جھوٹا بیان دیتا ہے جس کا دینا اس پر قانونی طور پر واجب ہے تو وہ دروغ حلفی کا مجرم ہوگا۔ پس جب عدالت کا ایک افسر ایک جھوٹا بیان دیتا ہے کہ اس نے کیسے وارنٹ فروخت کی تعمیل کی، وہ دفعہ ہذا کے تحت بیان کردہ جرم کا مستوجب ہوگا۔

جھوٹا بیان : دفعہ 191 کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ جھوٹی شہادت ایسے امر سے متعلق ہو جو اس مقدمہ کے فیصلہ میں اہمیت کا حامل ہو، اتنا کافی ہے کہ جھوٹی شہادت دانستہ دی گئی، یعنی کہ ایسا بیان دینے والا شخص اسے جھوٹ جانتے ہوئے بیان دیتا ہے اور اس کی نیت عدالت کو دھوکا دینا ہوتی ہے اور وہ عدالت کو باور کرانا چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے سچ ہے۔ اگر جھوٹی گواہی مقدمہ کے کسی اہم امر سے متعلق نہ ہو، یعنی اس کا تعلق کسی معمولی یا ضمنی معاملہ سے ہو، تو اس امر کو سزا مقرر کرتے ہوئے مدنظر رکھا جائے گا۔

حلف نامہ : جب مستغیث اپنے استغاثہ میں تسلیم کردہ حقیقت کے خلاف حلف نامہ داخل کرتا ہے تو اسے لازمی طور پر جھوٹا حلف نامہ تصور کرنا چاہیے۔ (BLJ 1954 HCR 1154)

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ زائد المیعاد اپیل کو داخل کرانے کے لیے اس بناء پر کہ نقول ایجنسی نے ابھی نقل مہیا نہیں کی جھوٹا حلف نامہ دینا بہت سنگین معاملہ ہے اور ایسا کرنے والا شخص عدالت کی سخت ایذارسانی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساری سوسائٹی کی بحیثیت مجموعی ایذارسانی کرتا ہے۔ یہ کسی لحاظ سے بھی پسندیدہ نہیں اور بلاشبہ خطرناک ہے کہ اسے سرسری طور پر لیا جائے۔ (AIR 1963 Punj. 185)

بیان پڑھ کر نہ سنایا گیا ہو : جب کسی گواہ کے جھوٹے بیان کو اسے پڑھ کر نہ سنایا گیا ہو، جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 360 کا تقاضہ ہے تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسا نقص قابل علاج تھا اور کارروائی کے لیے مہلک نہ تھا۔

(AIR 1964 Punj. 211)

منتقلی کی درخواست : دفعہ 526 کے تحت منتقلی کی درخواست کے لیے ملزم کو دفعہ C.P.C (4)342 کا تحفظ حاصل نہیں کہ اسے حلف نہ دیا جائے گا۔ ایسی درخواست کے ساتھ ملزم کا حلف نامہ شامل ہوگا اور اگر وہ اس میں دروغ گوئی کرے تو اس کے خلاف دفعہ P.P.C 193 کے تحت جھوٹا بیان دینے کا مقدمہ قائم کیا جاسکے گا۔

(AIR 1922 Lah. 113)

دیوانی مقدمات میں جب سائیل ضابطہ دیوانی کی دفعہ 24 کے تحت کارروائی کی منتقلی کی درخواست دے اور اس میں جھوٹا بیان دے تو وہ دفعہ P.P.C 191 کے مطابق دروغ گوئی کا مرتکب ہوا۔ [AIR 1955 NUC (Cal.) 2906]

جھوٹ کا علم ہونا لازمی ہے : کسی شخص کو دروغ حلفی پر سزایاب نہیں کیا جاسکتا جب تک اسے علم نہ ہو کہ اس کا بیان جھوٹا تھا یا وہ باور کرتا تھا کہ بیان جھوٹا تھا یا وہ اس بیان کو سچا نہیں باور کرتا تھا۔ (AIR 1914 All. 170)

دفعہ 192۔ جھوٹی شہادت گھڑنا Fabricating false evidence : جو کوئی کسی واقعہ کو وجود میں لانے کے موجب ہو یا کسی کتاب یا ریکارڈ میں کوئی جھوٹا اندراج کرے یا ایسی دستاویز تیار کرے جس میں جھوٹے اندراجات ہوں۔ اس نیت سے کہ وہ جھوٹا واقعہ، جھوٹا اندراج یا جھوٹا بیان عدالت کی کسی کارروائی یا ایسی کارروائی میں جو کسی قانون کی رو سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو بطور ایسے ملازم ہونے کے یا کسی ثالث کے روبرو شہادت میں پیش ہو

اور نیز ایسا واقعہ، جھوٹا اندراج یا جھوٹا بیان جو شہادت میں اس طرح پیش کیا جائے۔ اس شخص کی جس نے ایسی کارروائی میں شہادت پر رائے قائم کرنی ہے ایسے امر پر جو ایسی کارروائی کے نتیجہ برآمد کرنے میں اہمیت رکھتا ہو، رائے میں مغالطہ پیدا کردے، تو کہا جائے گا کہ اس شخص نے جھوٹی شہادت گھڑی۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ب کے صندوق میں اس نیت سے زیور رکھتا ہے کہ وہ زیور صندوق سے برآمد ہو اور اس واقعہ سے ب کو سرقہ کا سزایاب کرائے، تو الف نے جھوٹی شہادت گھڑی ہے۔

(b) الف اپنی دوکان کی بہی میں جھوٹے اندراج اس غرض سے کرتا ہے کہ وہ ان کو کسی عدالت انصاف میں بطور تائیدی شہادت پیش کرے گا۔ الف نے جھوٹی شہادت گھڑی ہے۔

(c) الف اس نیت سے کہ ب کو مجرمانہ سازش کے جرم میں سزا دلوائے، ب کی تحریر سے ملتا ہوا ایک خط لکھتا ہے اور سازش کے ایک شریک کو ارسال کرنا ظاہر کرتا ہے اور خط کو ایسی جگہ رکھ دیتا ہے جس جگہ کی اس کے علم کے مطابق پولیس افسر تلاشی لینے والے ہیں۔ الف نے جھوٹی شہادت گھڑی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کی عبارت اسی قدر عمومی نوعیت کی حامل ہے کہ یہ کسی شخص کو ہر قسم کے نقصان پہنچانے کی ہر ایسی کوشش پر حاوی ہے جس میں ہر قسم کا جھوٹا مواد اکٹھا کرکے عدالتی فیصلہ کی بنیاد استوار کی جاسکے۔

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا کے نمایاں اور اہم اجزاء حسب ذیل ہیں:

1-(a) کسی واقعہ کو وجود میں لانا، یا

(b) کسی کتاب یا ریکارڈ میں غلط اندراج کرنا۔

(c) کسی غلط بیان پر مبنی کوئی دستاویز بنانا۔

2- ایسا واقعہ یا غلط اندراج یا غلط بیان اس نیت سے کیا گیا ہو کہ وہ شہادت میں لایا جائے:

(a) کسی عدالتی کارروائی میں، یا

(b) کسی سرکاری ملازم یا ثالث کے روبرو کارروائی میں۔

3- ایسا واقعہ، غلط اندراج یا غلط بیان، جو اس طور پر شہادت میں آئے اس شخص کو جس نے کارروائی میں شہادت پر رائے قائم کرنی ہے، مغالطہ میں ڈال دے۔

4- رائے کسی ایسے نکتہ کی بابت ہو جو ایسی کارروائی کے نتیجہ کے لیے اہمیت کا حامل ہو۔

عدالتی کارروائی: مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 4 میں عدالتی (جوڈیشل) کارروائی کی تعریف یہ ہے کہ یہ ہر وہ کارروائی ہے جس میں حلف پر گواہی لی جاسکے۔ اس میں ڈگری کے اجراء کرنے کی کارروائی بھی شامل ہے۔

ملزم کی نیت: کوئی شخص دفعہ 192 کے تحت صرف اس وقت مستوجب سزا ہوگا اگر اس نے اس نیت سے جھوٹی گواہی گھڑی ہو کہ وہ اس عدالتی کارروائی میں بطور شہادت پیش ہو یا کسی سرکاری ملازم کے روبرو اس کی اس حیثیت میں کسی قانونی کارروائی میں پیش ہو یا کسی ثالث کے پاس پیش ہو۔ استغاثہ کے لیے لازمی ہے کہ وہ اس امر کو ثابت کرے

کہ ایسی نیت موجود تھی۔ (AIR 1935 Cal. 304)

دفعہ ہذا کا خلاصہ اس بات پر مشتمل نہیں ہے کہ واقعی طور پر بے انصافی ہوئی تھی بلکہ عدالت کو گمراہ کرکے بے انصافی کرانے کی نیت پر مشتمل ہے۔

سرکاری ملازم کے روبرو کارروائیوں میں جعلسازی: دفعہ 192 کی تعریف کے مطابق یہ ضروری ہے کہ یہ نیت موجود ہو کہ غلط اندراج یا بیان کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی قانونی کارروائی میں، اس کی اس حیثیت میں استعمال کیا جائے۔ (12 Bom. HCR 1)

پس جب ملزم نے حساب کتابی کی کتابوں میں جعل سازی کی اور انکم ٹیکس افسر کے پاس ان پر انحصار کیا تو دفعہ 192 اس معاملہ پر اطلاق پذیر ہوتی تھی۔ (20 Nag. LJ 214)

جعل سازی کا اثر: اس صورت میں جھوٹی گواہی گھڑنا نہ سمجھا جائے گا جب پیش کردہ دستاویز کسی خاص نکتہ کے متعلق غلط رائے قائم کرنے کی رہنمائی نہ کرے بلکہ درست رائے قائم کرنے کی طرف رہنمائی کرے۔

(AIR 1918 All. 326)

اگر جعلی دستاویز شہادت میں قابل قبول نہ ہو تو اس سے مجرم کے جرم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(AIR 1918 Lah. 192)

دفعہ 193۔ جھوٹی شہادت کی سزا Punishment for false evidence: جو کوئی عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ میں ارادتاً جھوٹی گواہی دے یا اس غرض سے جھوٹی گواہی گھڑے کہ وہ عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ میں کام لائی جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور جو کوئی قصداً کسی اور کیس میں جھوٹی گواہی دے یا جھوٹی شہادت گھڑے تو اس کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

وضاحت نمبر1 Explanation 1: کورٹ مارشل کے روبرو سماعت عدالتی کارروائی ہے۔

وضاحت نمبر2 Explanation 2: عدالت انصاف کے روبرو کارروائی سے پہلے تفتیش جس کی قانون کی رو سے ہدایت کی گئی ہے، عدالتی کارروائی کا ہی ایک مرحلہ ہے گو وہ تفتیش عدالت انصاف کے روبرو نہ کی گئی ہو۔

وضاحت نمبر3 Explanation 3: کوئی تفتیش جس کی قانون کے مطابق کسی عدالت انصاف نے کرنے کی ہدایت کی ہو اور جو کسی عدالت انصاف کے حکم کے مطابق کی جائے، عدالتی کارروائی کا ایک مرحلہ ہے۔ گو وہ تفتیش کی عدالت انصاف کے سامنے نہ کی جائے۔

تمثیل
Illustration

الف ایک تحقیق میں جو کسی افسر کے روبرو جسے عدالت انصاف نے اراضی کی حدود موقعہ پر جا کر دریافت کرنے کے لیے مقرر کیا ہو، حلف پر کچھ بیان کرے جس کو وہ جھوٹ جانتا ہو تو چونکہ یہ تحقیق عدالتی کارروائی کا ایک مرحلہ ہے الف نے جھوٹی گواہی دی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا پہلا پیرا عدالتی کارروائیوں میں جھوٹی گواہی دینے سے متعلق ہے جبکہ دوسرا پیرا عمومی طور پر دروغ حلفی پر اطلاق پذیر ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دفعہ ہذا اس دروغ حلفی پر اطلاق پذیر نہیں جو عدالتی کارروائی میں نہ کی گئی ہو۔ (AIR 1958 Mad.69)۔ اگر دروغ حلفی عدالتی کارروائی کے دوران کسی وقت کی گئی ہو تو اس کی زیادہ سخت سزا دی جائے گی بہ نسبت اس کے کہ جب یہ کسی اور معاملہ میں سرزد کی گئی ہو۔ جرم دروغ حلفی ہی ہوگا جہاں کہیں بھی اس کا ارتکاب کیا جائے۔ (AIR 1921 Bom. 3)

ملزم مسلمہ طور پر عدالت سیشن میں بطور ایک اصل شخص کے پیش ہوا تھا اور اس نے تلبیس شخصی (Impersonation) کا کوئی فعل نہیں کیا تھا۔ عدالت سیشن نے ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس کی جس رپورٹ پر اعتبار کیا تھا وہ بلاسٹک ملزم کے اصل شناختی کارڈ پر چسپاں تصویر میں کچھ تحریف کو ظاہر کرتی تھی جو نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973ء کی شرائط کی خلاف ورزی ہوسکتی تھی لیکن عدالت کی طرف سے ایسے جرم کی بابت اپنے اختیار کا استعمال صرف رجسٹرار جنرل رجسٹریشن کی شکایت پر ہوسکتا تھا۔ چنانچہ بادی النظر میں ملزم نے مجموعہ ضابطہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 193، 205 کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ عدالت سیشن کی طرف سے ملزم کو جاری کردہ اظہار وجوہ کے نوٹس کو اور اس کی طرف سے مذکورہ جرائم کی بابت اختیار سماعت کے استعمال کو قانوناً ناقص ہوتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا گیا تھا"۔

[1996 PCr. LJ 1064]

حلف: جب کوئی شخص جھوٹی گواہی دے تو یہ حقیقت کہ اسے کوئی حلف نہ دیا گیا تھا، اس کے خلاف دفعہ 193 کے تحت کارروائی کرنے میں مانع نہ ہوگی۔ (AIR 1917 Mad. 316)

جب کوئی شخص بیان دینے کا پابند نہ ہو: کوئی شخص دروغ حلفی کا صرف اس وقت ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے جب وہ ایسا بیان (ڈیکلریشن) دے جو وہ قانونی طور پر دینے کا پابند تھا۔ اگر وہ اس طور پر پابند نہ ہو تو اس کا جھوٹا بیان دفعہ ہذا کی زد میں نہیں آئے گا۔

پس جب ڈپٹی کمشنر کے روبرو متفرق کارروائی میں ایسے شخص نے ڈپٹی کمشنر کی ہدایت پر اپنے قبضہ میں جائیداد کی فہرست اس کے پاس پیش کی تو ڈپٹی کمشنر نے اس کے خلاف دفعہ 193 P.P.C کا الزام لگایا کہ اس نے فہرست میں جائیداد کی کچھ مدات کا اخفا کیا تھا تو یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 193 کے اطلاق کے لیے اس مقدمہ میں ضروری تھا کہ جو فہرست ملزم نے پیش کی اسے اس کا ایسا ڈیکلریشن کہا جاسکتا ہو جس کے دینے کا وہ قانونی طور پر پابند تھا اور جب تک یہ شرط پوری نہ کی جائے دفعہ 193 کے تحت الزام کامیاب نہیں ہوسکتا۔ (AIR 1954 Assam 259)

ارادہ: دفعہ 193 کے تحت دروغ حلفی (پرجری) کے جرم کا سب سے اہم جزو ارادہ ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت سزا دینے کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ کوئی بیان جو گواہ نے دیا وہ جھوٹا تھا بلکہ یہ مثبت طور پر ثابت کرنا ہوگا کہ جھوٹا بیان ارادتاً دیا گیا۔ ایسے نتیجہ پر پہنچے بغیر سزایابی بحال نہیں رکھی جاسکتی۔ (PLD 1957 Pesh. 142)۔ کسی شخص کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے دفعہ 193 کے معنوں میں ارادتاً جھوٹی گواہی دی تھی یا نہیں، خالصتاً ایک امر متعلقہ واقعات ہے۔

(AIR 1948 Sind 76)

ارادہ بعض واقعات اور حالات کی موجودگی سے براہ راست ثابت کیا جاسکتا ہے یا پھر اسے اس شخص کے متضاد بیانات

سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ (PLD 1957 Pesh. 142)

جب جھوٹا بیان دینے کا ارادہ ثابت نہ کیا گیا ہو تو ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔

PLD 1957 Pesh. 142)

جھوٹا حلفی بیان: جب عدالت نے درخواست دہندہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے الزامات حلفی بیان سے ثابت کرے اور اس کے نتیجہ میں وہ اوتھ کمشنر کے روبرو حلفی بیان لیتا ہے اور عدالت میں داخل کردیتا ہے تو چونکہ وہ قانون حلف کی دفعہ 14 کے تحت پابند ہے کہ حلفی بیان میں سچ بات بیان کرے اور جب وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے تو وہ جرم زیر دفعہ 193 مجموعہ تعزیرات کا مستوجب ہوگا۔ (1955 All. LJ 155)

False statement made before Magistrate مجسٹریٹ کے سامنے جھوٹا بیان:

ملزمہ کو ابتدائی عدالت کی طرف سے مجسٹریٹ کے سامنے جھوٹا بیان دینے پر سزا دی گئی تھی جس میں اس نے شریک مجرم کو اغواء، زنا بالجبر اور جبری نکاح میں ملوث کیا تھا۔ مذکورہ بیان ملزمہ کی طرف سے اپنے والدین اور پولیس کے ڈر کے تحت دیا گیا تھا۔ پولیس کے اور اپنے والدین کے ڈر کے تحت خواتین ایسا بیان دینے پر مجبور ہوتی ہیں جس سے استغاثہ کا کیس بنا ہو۔ انصاف کیا جانا ضروری ہوتا ہے اور تعزیری دفعہ کی شرائط کو معاشرے کے معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اندریں حالات ملزمہ کو بری کردیا گیا تھا [1996 PCr. LJ 286]۔

عدالتی (جوڈیشل) کارروائیاں: جب ایک عدالتی کارروائی میں ایک شخص کو سچ بولنے کا حلف دیا گیا ہو اور وہ ان سوالوں کا جواب دے جو اس سے پوچھے جائیں اور وہ جوابات سچے نہ ہوں تو وہ دروغ حلفی کا مرتکب ہوا، چاہے وہ سوال ایسے ہوں جو اس سے نہ پوچھے جانے چاہئیں تھے یا نہ پوچھے جاسکتے تھے۔ (AIR 1926 Pat. 168)

حسب ذیل عدالتی کارروائیاں قرار دی گئی ہیں:

(a) انتظامی کارروائیاں (AIR 1934 Mad. 9)

(b) لیگل پریکٹیشنر ایکٹ کے تحت تحقیقات (AIR 1918 Mad. 398)

(c) کلیم کمشنر کے روبرو کوئی کارروائی (1969 PCr. LJ 783; 1969 SCMR 319)

مندرجہ ذیل کارروائیاں دفعہ 193 کی اغراض کے لیے عدالتی کارروائیاں نہیں ہیں:

(a) دفعہ 164 C.P.C کے تحت قلم بند کردہ بیان (AIR 1921 Bom. 3)

(b) کوئی تحقیقات یا سماعت جو بلااختیار ہو [(11 Cr. LJ 601 (Lah.)] وغیرہ۔

استغاثہ: جس عدالت کے روبرو جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا کوئی دوسری عدالت جس کے ماتحت عدالت مذکور ہو، کی طرف سے تحریری استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔ (AIR 1942 Mad. 326)۔ عدالت کا فرض ہے کہ وہ مقدمہ کے بادی النظر میں درست ہونے کی نسبت تسلی کرلے اور یہ کہ مقدمہ کے کامیاب ہونے کا معقول امکان ہے۔ (AIR 1922 Bom. 38)۔ نیز یہ کہ انصاف کے تقاضوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ مقدمہ قائم کیا جائے۔ مقدمہ چلانے کے جواز کے لیے بیان کا دانستہ طور پر جھوٹا ہونا ضروری ہے۔

جب عدالت نے پولیس کے چالان پر مقدمہ میں دست اندازی کی جبکہ دیوانی عدالت نے استغاثہ نہ کیا تھا تو کارروائی کالعدم قرار دے دی گئی۔ (PLD 1978 Lah. 307)

قانون کے تحت استغاثہ کرنے والی عدالت کے لیے لازمی نہیں ہے کہ وہ استغاثہ کرنے سے قبل تحقیقات عمل میں

لائے۔ لیکن عدالت ہائے عالیہ نے بار بار یہ قرار دیا ہے کہ مناسب یہی ہے کہ عدالت استغاثہ مرتب کرنے سے قبل تحقیقات کرے۔ سوائے اس کے کہ دروغ حلفی صفحہ مثل سے قطعی طور پر واضح ہو۔ [(1955) Cr. LJ 281]

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence : ملزم کے ایماء پر زیر دفعہ 302 / 324 / 148 / 149 مجموعہ تعزیرات پاکستان ایف۔آئی۔آر درج کرائے جانے پر پولیس نے معمول کی تفتیش کرنے کے بعد مکمل چالان عدالت میں پیش کردیا۔ ابتدائی عدالت میں حلف پر اظہار لینے پر ملزم نے مذکورہ رپورٹ درج کرانے سے انکار کردیا اور اپنے سابقہ بیان سے پھر گیا۔ ملزم نے دروغ حلفی کا خود اقرار کیا تھا اور کسی نرمی کا مستحق نہیں تھا۔ جس شخص نے عدالت قانون میں باضابطہ کارروائی کے دوران میں دانستہ طور پر جھوٹ بولا تھا یہ بخوبی جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح کسی بے خطا شہری کی زندگی یا شہرت کو تباہ کردے گا یا ایک فوجداری مقدمہ میں جھوٹے طور پر اس کو ملوث کرکے اس کی آزادی کو خطرے میں ڈال دے گا، کسی قسم کی نرمی کا مستحق نہیں تھا اور اسے سرسری طور پر نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔ ملزم کو مجرم ٹھہرائے جانے اور اس کی سزا کو اندریں حالات برقرار رکھا گیا [1998 PCr. LJ 1630]۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 194۔ سنگین جرم میں سزایابی دلانے کی نیت سے جھوٹی شہادت دینا یا گھڑنا

Giving or fabricating false evidence with intent to procure conviction of capital offence

جو کوئی اس نیت سے جھوٹی گواہی دے یا گھڑے کہ اس سے وہ کسی شخص کو ایسے جرم میں سزا یاب کرانے کا باعث ہوگا یا علم رکھتے ہوئے کہ اس سے اس کے باعث ہونے کا احتمال ہوگا جو کسی قانون رائج الوقت کے مطابق سنگین ہے۔ تو اس کو عمر قید یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر اس سے بے گناہ سزایاب ہوکر پھانسی پاجائے

If innocent person be thereby convicted and executed

اور اگر کوئی بے گناہ شخص اس جھوٹی گواہی کے سبب سے سزایاب ہوکر پھانسی پا جائے تو اس شخص کو جس نے ایسی جھوٹی گواہی دی ہو یا تو سزائے موت دی جائے گی یا وہ سزا جو اس دفعہ میں پہلے بیان ہوئی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں جھوٹی گواہی دینے کی سخت سزا رکھی گئی ہے۔ جب ایسی گواہی سے کسی ملزم کو سزائے موت دی جاسکتی ہو۔ دفعہ 193 کی نسبت دفعہ ہذا میں کسی شخص کو سخت ترین نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے سزا بھی شدید تر رکھی گئی ہے۔ جب قتل عمد کے مقدمہ میں کوئی شخص گواہ استغاثہ کو جھوٹے بیان سکھا کر لاتا ہے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ (PLD 1963 Kar. 624)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔ متعلقہ عدالت کی طرف سے تحریری استغاثہ ہونا ضروری ہے (مطابق دفعات 195، 476، 477، 478، 487، مجموعہ ضابطہ فوجداری)۔

دفعہ 195- ایسے جرم میں سزا یابی دلانے کی نیت سے جھوٹی شہادت دینا یا گھڑنا جس کی سزا عمر قید یا سات سال یا زیادہ کی قید ہے

Giving or fabricating false evidence with intent to procure conviction of offence punishable with imprisonment for life or for a term of seven years or upwards

جو کوئی اس نیت سے جھوٹی گواہی دے یا گھڑے کہ اس سے وہ کسی شخص کو اسے جرم میں سزایاب کرانے کا باعث ہوگا یا یہ علم رکھتے ہوئے کہ اس کے باعث ہونے کا احتمال ہوگا جو کسی قانون رائج الوقت کے مطابق سنگین نہیں ہے بلکہ عمر قید یا سات سال یا زیادہ میعاد کی قید سے قابل سزا ہے تو اس کو وہ سزا دی جائے گی جس کا مستوجب وہ شخص ہوگا جو اس جرم کا مجرم ثابت ہوگیا ہو۔

تمثیل
Illustration

الف ایک عدالت انصاف میں اس نیت سے جھوٹی گواہی دیتا ہے کہ ب ڈکیتی کا مجرم ثابت ہوجائے، ڈکیتی کے لیے عمر قید سخت کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے، مع جرمانہ یا بلاجرمانہ۔ اس لیے الف اس عمر قید یا قید سخت کا مع یا بلاجرمانہ مستوجب ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد بھی دفعہ 194 سے مشابہہ ہے۔ چونکہ جھوٹی گواہی سے جو سزا کسی کو دلائی جاسکتی ہے وہ قید تک محدود ہے اس لیے دفعہ ہذا 194 کی نرم شکل ہے اور اس کی سزا بھی کم ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔ عدالت متعلقہ کا تحریری استغاثہ ہونا ضروری ہے۔

دفعہ 196- ایسی شہادت کو استعمال کرنا جس کا جھوٹا ہونا علم میں ہو

Using evidence known to be false

جو کوئی بداطواری سے کسی شہادت کو جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹی یا گھڑی ہوئی ہے بطور سچی یا اصلی شہادت استعمال میں لائے یا لانے کا اقدام کرے تو اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی گویا اس نے جھوٹی شہادت دی یا گھڑی ہو۔

شرح

مقصد: جھوٹی شہادت یا جعلی شہادت کی تعریف دفعات 191 اور 192 میں دی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی شہادت کو جان بوجھ کر بطور سچی شہادت کے استعمال میں لائے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔

شہادت: ثابت کریں---

1- کہ شہادت زیر بحث جھوٹی یا جعلی ہے۔

2- ملزم نے ایسی شہادت کو استعمال کیا یا استعمال کرنے کا اقدام کیا۔

3- اس نے ایسی شہادت کو بطور سچی یا اصلی شہادت کے استعمال کیا یا استعمال کرنے کا اقدام کیا۔

4- جب اس نے ایسی شہادت استعمال کی یا استعمال کرنے کا اقدام کیا تو اسے علم تھا کہ یہ جھوٹی یا جعلی ہے۔

5- جب ملزم نے استعمال کیا یا استعمال کرنے کا اقدام کیا تو اس نے بداطواری سے ایسا کیا۔

استغاثہ : جس عدالت کے روبرو جرم کا ارتکاب کیا گیا اس کی طرف سے یا اس عدالت کی طرف سے جس کے وہ ماتحت ہے، تحریری استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔ دفعہ 476، ضابطہ فوجداری کے تحت حکم جس میں دفعات 193 اور 196 کے تحت مقدمہ دائر کرنے کی ہدایت کی گئی ہو، دفعہ C.P.C 200 کے تحت استغاثہ تصور کیا جائے گا۔ حکم دینے سے قبل عدالت کو تحقیقات عمل میں لانی چاہیے اور اسے اپنے حکم میں لازمی طور پر تصریح کرنی چاہیے :

1- گواہان استغاثہ۔

2- جھوٹی گواہی جس کے متعلق استغاثہ ہے۔ اور

3- آیا جس شخص کے خلاف استغاثہ ہے اسے علم تھا کہ وہ شہادت جسے وہ بطور اصل کے استعمال کر رہا ہے جھوٹی تھی۔ [(1924) 48 Mad. 395]

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت مطابق اصل جرم، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 197- جھوٹا سرٹیفکیٹ جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنے

Issuing or signing false certificate

جو کوئی ایسا سرٹیفکیٹ جاری کرے، اس پر دستخط کرے جو قانوناً جاری ہونا اور دستخطی ہونا چاہیے، یا جو کسی ایسے واقعہ سے متعلق ہو جس کے لیے قانوناً ایسا سرٹیفکیٹ بطور ثبوت قابل ادخال شہادت ہو۔ یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ ایسا سرٹیفکیٹ کسی اہم امر کے متعلق جھوٹا ہے تو اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔

شرح

مقصد : مختلف قوانین کے تحت کسی امر کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے کسی سرٹیفکیٹ میں یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ سرٹیفکیٹ جھوٹا ہے، اس کی تصدیق کردی جائے تو یہ جھوٹی گواہی دینے کے مترادف ہوگا۔ سرٹیفکیٹ ایک ایسی تحریری شہادت ہے جس میں یا تو کسی امر کی سچائی کا اعلان کیا جاتا ہے یا اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔

جرم کے اجزاء : دفعہ ہذا کے تحت دیئے گئے جرم کے دو اجزاء ہیں :

اول : کسی سرٹیفکیٹ کا جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنا :

(a) جس کا قانونی طور پر جاری کیا جانا یا اس پر دستخط کیا جانا ضروری ہو، یا

(b) جو کہ ایسے واقعہ سے متعلق ہو جس میں یہ سرٹیفکیٹ قانونی طور پر قابل ادخال شہادت ہو۔

دوم : ایسے سرٹیفکیٹ کو جاری کیا گیا ہو یا اس پر دستخط کیے گئے ہوں، یہ جانتے ہوئے یا باور کرتے ہوئے کہ یہ کسی اہم پہلو سے جھوٹا ہے۔

توہین عدالت Contempt of Court : ملزمان (اپیل کنندگان) کی طرف سے میڈیکل سرٹیفکیٹ قتل کے مقدمے میں ملزم کی ضمانت کی منظوری کے لیے عدالت کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مسلمہ طور پر جاری نہیں کیا

گیا تھا اور اس طور سے انہوں نے عدل گستری کے عمل میں مداخلت نہیں کی تھی۔ ایسا سرٹیفکیٹ ہدایتی نوعیت کا تھا اور نیورو سرجن کی طرف سے تائید کیے جانے پر جھوٹا قرار نہیں دیا جاسکتا تھا کہ وہ دفعہ 197 PPC کی مضرت (mischief) کی تعریف کے اندر آتا۔ چنانچہ ملزمان نے نہ تو توہین عدالت کی تھی اور نہ عدالت کے سامنے جھوٹا سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا۔ اپیل کنندگان کے خلاف قانون توہین عدالت 1976 کی دفعہ 3/4 اور دفعہ 197 پی پی سی کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی کو حسبہ، کالعدم قرار دے دیا گیا [1995 SCMR 1708] ۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 198۔ کسی سرٹیفکیٹ کو جھوٹا جانتے ہوئے بطور سچا استعمال کرنا

Using as true certificate known to be false

جو کوئی بداطواری سے کسی سرٹیفکیٹ کے متعلق جانتے ہوئے کہ یہ کسی اہم امر کے متعلق جھوٹا ہے، سچے سرٹیفکیٹ کے طور استعمال کرے یا استعمال کرنے کا اقدام کرے، تو اس کو اس طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کو دفعہ 197 کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ اس کا تعلق دفعہ 197 سے اتنا ہی ہے جتنا کہ دفعہ 196 کا دفعات 193، 194 اور 195 سے۔

دفعہ ہذا کے مطابق کسی جھوٹے سرٹیفکیٹ کو جان بوجھ کر بطور سچے سرٹیفکیٹ کے استعمال کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 199۔ اقرار نامہ میں دیا گیا جھوٹا بیان جو قانوناً شہادت میں قابل ادخال ہو

False statement made in declaration which is by law receivable as evidence

جو کوئی شخص کسی اقرارنامہ میں جو اس نے دیا ہو جس پر اس نے دستخط کیے ہوں اور جس اقرارنامہ کو کسی امرواقع کا بطور وجہ ثبوت داخل کرنا کسی عدالت انصاف یا کسی سرکاری ملازم یا کسی اور شخص پر قانوناً واجب ہو یا اس کے لیے قانوناً جائز ہو۔ اس واقعہ کے کسی اہم امر کی نسبت جس کے لیے وہ اقرار نامہ دیا گیا ہو، یا استعمال کیا گیا ہو، کوئی بیان دے جو جھوٹا ہو، یا جس کا جھوٹ ہونا یا تو وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو، جس کا سچا ہونا وہ باور نہ کرتا ہو تو اس شخص کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد جھوٹی گواہی دینے کے جرم سے متعلقہ سزا کو ڈیکلریشن (بیان) پر اطلاق پذیر کرنا ہے۔ ڈیکلریشن ایک ایسا بیان ہے جو اختیاری نوعیت کا حامل ہے یہ کسی جبر یا مجبوری کے تحت تو نہیں دیا جاتا۔ مگر جب ڈیکلریشن دیا جاتا ہے تو یہ دفعہ 51 یا 191 کے تحت دیے گئے بیان کی طرح موثر ہوتا ہے۔

جرم کے اجزاء : جرم زیر دفعہ ہذا کے حسب ذیل اجزاء ہیں :

(a) کوئی ایسا ڈیکلریشن دینا جس کو کوئی عدالت یا سرکاری ملازم قانوناً شہادت میں قبول کرنے کا پابند ہو یا مجاز ہو۔

(b) ایسے ڈیکلریشن میں غلط بیان کرنا جبکہ وہ شخص جانتا ہو کہ یہ جھوٹا ہے یا باور کرتا ہو کہ یہ جھوٹا ہے۔

(c) یہ جھوٹا بیان اس مقصد، معاملہ یا موضوع کے لیے اہمیت کا حامل ہو، جس کے لیے ڈیکلریشن استعمال کیا جاتا ہو۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔
متعلقہ عدالت کی طرف سے تحریری استغاثہ ضروری ہے۔

دفعہ 200۔ ایسے اقرار نامہ کو جھوٹا جانتے ہوئے بطور سچا استعمال کرنا

Using as true such declaration knowing it to be false

جو کوئی بداطواری سے کسی ایسے اقرارنامہ کو سچا کر کے استعمال کرنے کا اقدام کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس میں کوئی اہم امر جھوٹ ہے، تو اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

وضاحت Explanation : ایک اقرار نامہ جو کسی بے قاعدگی کے باعث ناقابل ادخال ہو گیا ہو، دفعات 199 اور 200 کے معنی میں اقرار نامہ ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا جھوٹے اقرار نامہ کو بداطواری سے سچا کر کے استعمال کرنے کی وہی سزا تجویز کرتی ہے جو جھوٹی گواہی دینے پر دی جاتی ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

متعلقہ عدالت کی طرف سے تحریری استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔ جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 195، 476 تا 478 اور 487 میں مذکور ہے۔

دفعہ 201۔ جرم کا ثبوت غائب کر دینا یا مجرم کو بچانے کے لیے غلط اطلاع دینا

Causing disappearance of evidence of offence, or giving false information to screen offender

کوئی شخص یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے، اس جرم کے ارتکاب کی شہادت کو اس نیت سے غائب کر دے کہ مجرم کو قانونی سزا سے بچائے یا اسی نیت سے اس جرم کی بابت کچھ اطلاع دے جو وہ جھوٹی جانتا ہو یا باور کرتا ہو کہ جھوٹی ہے۔

اگر جرم سنگین ہو If a capital offence : اگر اس جرم کی سزا جس کے ارتکاب کو وہ جانتا یا باور کرتا ہے، موت مقرر ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

اگر سزا عمر قید ہو If punishable with imprisonment : اور اگر اس جرم کی سزا عمر قید یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

اگر سزا دس سال قید سے کم ہو If punishable with less that ten years : اور اگر اس جرم کی سزا ایسی قید مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک نہ ہو تو اس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہے اور جس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے جو جرم مذکور

کے لیے مقرر ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

مثال
Illustration

الف یہ جانتے ہوئے کہ ب نے ج کو قتل کردیا ہے۔ اس نیت سے لاش چھپانے میں ب کی مدد کرے کہ ب کو سزا سے بچائے تو الف سات برس تک کے لیے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہے اور سزائے جرمانہ کا بھی۔

شرح

مقصد: بعض ایسے جرائم ہوتے ہیں جو دفعات 193 یا 195 کی زد سے بچ جاتے ہیں۔ ایسے جرائم کے ارتکاب کی سزایابی کے لیے دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے جب کوئی شخص کسی ملزم کے خلاف کسی ثبوت کو دانستہ چھپا کر یا کوئی غلط اطلاع دے کر کسی ملزم کو بچائے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاتی ہے جن جرائم پر دفعہ 193 یا 195 کا اطلاق ہوتا ہے وہ دفعہ 201 میں شامل نہیں ہیں۔ [(1884) PR No. 24]

کسی جرم کے ارتکاب سے متعلقہ نشانات، علامات اور دیگر ثبوت کو چھپانا، مٹانا یا ان کے متعلق غلط بیانی کرنا دفعہ ہذا کی زد میں آتا ہے۔

شہادت غائب کرنا: دفعہ ہذا کسی جرم کے ارتکاب کی شہادت کو محض غائب کردینے کا متقاضی ہے جب ملزم نے متوفی کی لاش بوری میں ڈال کر اسے باندھ دیا تاکہ لاش چھپ جائے تو دفعہ 201 کے تحت جرم کی تکمیل ہوگئی۔

(PLD 1960 Kar. 25)

جب ملزم لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے گیا تو اس کے خلاف دفعہ ہذا کے تحت کوئی جرم نہیں بنا سوائے اس کے کہ اس نے اسے چھپانے کے لیے کوئی فعل کیا ہو۔ (PLD 1964 Dacca 710)۔ بعد کے فیصلہ میں اس اصول سے اختلاف کیا گیا ہے اور یہ قرار دیا گیا ہے کہ لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا شہادت کو غائب کردینے کے مترادف ہے۔ اس طرح لاش کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کردینے سے استغاثہ کے سارے کیس پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا ایسا فعل دفعہ 201 کی زد میں آتا ہے۔ [1968 PCr. LJ 920 (Dacca)]۔ محض اس بات سے کہ لاش کو چھپایا نہیں گیا تھا اور لاش سڑک پر گزرنے والے اشخاص کو نظر آسکتی تھی، جرم دفعہ 201 کی زد سے باہر نہ ہوجائے گا۔

(1975 PCr. LJ 136)

"شہادت غائب کردینا" کے الفاظ کے یہ معانی نہیں لیے جاسکتے کہ گواہ کو عدالت سے دور رکھا گیا یا کسی ایسی ایجنسی کو عدالت سے دور رکھا گیا جو شہادت اکٹھی کرنے کی مجاز تھی۔ دفعہ 201 میں لفظ "شہادت" سے مراد ٹھوس شے ہے جو کہ گواہ سے مختلف ہے جو شے نہیں بلکہ چلتی پھرتی ہستی ہے۔ (PLD 1979 Kar. 749)۔ جب کوئی افسر کسی جرم کی تفتیش میں غیرقانونی طور پر مداخلت کرتا ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس نے دفعہ 201 کے مضمون میں شہادت چھپانے اور ضائع کرنے میں مدد دی ہے۔ (PLD 1970 SC 53)

اقبال جرم: اقبال جرم پر سزا دی جاسکتی ہے بشرطیکہ وہ آزاد مرضی سے کیا گیا ہو اور درست ہو۔

(1997 PCr. LJ. 441)

جرم کی شہادت: دفعہ ہذا میں جس شہادت کا چھپانا بیان کیا گیا ہے وہ ان معنوں میں شہادت نہیں جو قانون شہادت میں درج ہے بلکہ یہ ایک قسم کی ابتدائی شہادت ہے۔ جس کا مطلب کوئی ایسی شے ہے جس سے جرم ظاہر ہوتا ہو جیسے کہ زخم خوردہ

لاش، یا خون کے دھبے، جعلی تیار کردہ دستاویزات یا ایسی نوعیت کی دیگر اشیاء جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ (PLD 1979 Kar. 799; PLJ 1979 Cr.Cases 209)۔ لفظ شہادت میں گواہوں کے بیانات اور مشیر نامے شامل نہیں ہیں کیونکہ دفعہ 201 کے معنوں میں ایسی دستاویزات یا حالات کو "شہادت" نہیں سمجھا جاتا۔

نیت : دفعہ ہذا کا تقاضہ ہے کہ ملزم کی واقعی نیت مجرم کو بچانے کی ہو۔ دوسرے لفظوں میں ملزم کا بنیادی اور واحد مقصد مجرم کو بچانے کی نیت ہو، محض یہ بات کہ چھپانے سے وہی اثر ہونا اغلب تھا، کافی نہیں ہے کیونکہ دفعہ نیت کے متعلق، برخلاف محض اغلب ہونے کے، واضح طور پر ذکر کرتی ہے۔ (AIR 1963 Madh.Pra. 106)۔ آیا کہ وہ نیت جس سے شہادت غائب کردی گئی، مجرم کو بچانے کے لیے تھی یا نہیں ایک امر متعلقہ واقعہ ہے۔ (AIR 1930 Udh. 113)۔ جب مطلوبہ علم اور نیت ثابت نہ کیے جائیں تو ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (1969 PCr. LJ 1029)

چشم دید گواہ : وقوعہ کا کوئی چشم دید گواہ موجود نہ تھا اور استغاثہ کا مقدمہ واقعاتی شہادت پر مبنی تھا جو حقائق کی بجائے فرضی کہانی معلوم ہوتی تھی۔ اقبال جرم جس پر سزا دی گئی تھی اس سے ملزم نے سراسر انکار کیا تھا اور اسے شک و شبہ پر مبنی قرار دیا تھا۔ حملے کے وقت استعمال کئے گئے ہتھیاروں از قسم چاقو اور کلہاڑی کی برآمدگی شک وشبہ سے مبرا نہ تھی اور ناقابل یقین تھی اور مبینہ اقبال جرم کی تائید ہتھیاروں کی برآمدگی سے نہ ہوتی تھی ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کردیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 441; 1993 SCMR 1822)

شہادت : ثابت کریں :

(1) جرم کا ارتکاب ہوا ہے، محض افواہ یا شک کافی نہیں ہے۔

(2) ملزم کو علم تھا یا باور کرنے کی معقول وجہ تھی کہ جرم کا ارتکاب ہوا تھا۔ (1887 PR No. 7)

(3) ملزم نے اس کی شہادت غائب کردی یا ایسے جرم کی غلط اطلاع دی یہ جانتے یا باور کرتے ہوئے کہ وہ جھوٹی تھی۔ [(1867) 8 WR (Cr.) 68]

(4) کہ ملزم نے مد (3) کے مطابق اس نیت سے کیا کہ مجرم کو قانونی سزایابی سے بچائے۔ (PLD 1961 Kar. 658)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، پہلی ضمن کے تحت صورتوں میں سماعت عدالت سیشن میں اور دوسری ضمن کے تحت قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔ تیسری ضمن کی صورت میں قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا ایسی عدالت جو تیسری ضمن میں مذکور جرائم کی سماعت کرسکتی ہو۔

دفعہ 202۔ ایسے شخص کا کسی جرم کی اطلاع دینا، دانستہ ترک کرنا جس پر اطلاع دینا واجب ہے

Intentional omission to give information of offence by person bound to inform

جو کوئی یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوگیا ہے ارادتاً اس جرم کی بابت کی اطلاع دینا ترک کردے جس کا دینا اس پر قانوناً واجب ہے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے جو جان بوجھ کر کسی جرم کی اطلاع نہ دیں، جبکہ ایسی اطلاع دینا اس

کا فرض ہو- دفعہ ہذا 176 سے ملتی جلتی ہے-

حکم (نفاذ حد) امتناع منشیات 1979-، آرٹیکل 3 و 4 : حکم (نفاذ حدود) امتناع منشیات 1979 کے آرٹیکل 4 کے تحت جرائم کے بطور آرٹیکل 3 کے شامل کیے جانے کے باعث ملزم پر دونوں آرٹیکلوں کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا تھا اور حکم (نفاذ حد) امتناع منشیات 1979 کے آرٹیکل 4 کے تحت ملزم کو مجرم ٹھہرائے جانے اور سزا کو نتیجۃً منسوخ کردیا گیا تھا- جہاں تک کہ حکم مذکور کے آرٹیکل 3 کے تحت سزایابی کا تعلق ہے ابتدائی عدالت نے واضح طور پر مخصوص شرط کی نشاندہی نہیں کی تھی جس کے تحت ملزم کے فعل کو جرم تصور کیا جاتا- قیاس ہے کہ ابتدائی عدالت نے ملزم کو یا تو اس ہیروئن کا ٹرانسپورٹر تصور کیا تھا یا بار بردار (Carrier) جو اس ٹرک سے برآمد کی گئی تھی جس میں وہ سفر کررہا تھا لیکن ایسے قیاس کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا تھا- ملزم نہ تو اس ٹرک کا مالک تھا جس میں چھپائی گئی ہیروئن تھی اور نہ مذکورہ ہیروئن کا مالک تھا لیکن اس نے ٹرک سے تقریباً 40 کلوگرام کی بازیابی کے وقت مفرور ملزم کے ہمراہ سفر کرنے سے انکار نہیں کیا تھا- ٹرک سے برآمد شدہ ہیروئن کلیتاً ٹرک کے مالک یا ڈرائیور کے کنٹرول میں تھی اور مفرور ملزم کو صرف ہیروئن کا ٹرانسپورٹر اور باربردار (Carrier) تصور کیا جاسکتا تھا اور مجرم نہیں جو اس کا کلیم تھا- چنانچہ حکم (نفاذ حد) امتناع منشیات 1979 کے آرٹیکل 3 کے تحت ملزم کی سزایابی اور سزا کو بھی کالعدم قرار دے دیا گیا تھا- تاہم، ملزم کو ہیروئن کے لے جائے جانے کا علم تھا اور وہ ٹرک کے ساتھ بے مقصد سفر نہیں کررہا تھا- ملزم اصل مجرموں کو اور ان کے کردار کو پوری طرح جانتا تھا لیکن اس نے سچی اطلاع نہ دے کر خاص کر مفرور ملزم کے بارے میں جس کے ساتھ وہ سفر کررہا تھا، ان کو بچا لیا- ملزم کو اندریں حالات دفعہ 201 و دفعہ 202 مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا اور ان کے تحت حسبہ سزا دی گئی تھی [1996 PCr. LJ 1856]-

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم- قابل سماعت سرسری-

دفعہ 203- کسی ارتکاب کردہ جرم کی نسبت جھوٹی اطلاع دینا

Giving false information respecting an offence committed

جو کوئی یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوگیا ہے- اس جرم کی نسبت کوئی اطلاع دے جس کا جھوٹ ہونا وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں-

وضاحت Explanation : دفعات 201 اور 202 اور اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں کوئی فعل داخل ہے جس کا ارتکاب پاکستان سے باہر کسی جگہ ہوا ہو جو پاکستان میں سرزد ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل دفعات کے مستوجب سزا ہوتا- یعنی دفعات 302، 304، 382، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 402، 435، 436، 449، 450، 457، 458، 459 اور 460-

شرح

مقصد : کوئی شخص جسے علم ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے، ایسی اطلاع از خود دیتا ہے جس کا غلط ہونا وہ جانتا ہے یا اغلب باور کرتا ہے، انصاف میں حائل ہوتا ہے لہٰذا وہ قابل سزا گردانا گیا ہے قطع نظر اس کے کہ اس کے خلاف مجرم کی

بچانے کی نیت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 204۔ کسی دستاویز کا ضائع کر دینا تاکہ وہ ثبوت میں پیش نہ کی جاسکے

Destruction of document to prevent its production as evidence

جو کوئی ایسی دستاویز چھپالے، یا تلف کر ڈالے جس کو وہ کسی عدالت انصاف میں یا کسی ایسی کارروائی میں جو قانوناً کسی سرکاری ملازم کے روبرو ویسی حیثیت میں کی جارہی ہو۔ ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے لیے قانوناً مجبور کیا جاسکے یا اس پوری دستاویز کو یا اس کے کسی حصہ کو مٹا ڈالے یا ایسا کر دے کہ پڑھی نہ جائے۔ اس نیت سے کہ ایسی عدالت یا ایسے سرکاری ملازم کے روبرو اس دستاویز کا ثبوت کے طور پر پیش ہونا یا استعمال ہونا روک دے یا بعد اس کے کہ اس کو مذکور غرض کے لیے دستاویز پیش کرنے کے لیے سمن کیا جائے یا حکم دیا جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کسی شخص کے ایسی دستاویز چھپانے یا ضائع کر دینے پر اطلاق پذیر ہوتی ہے جس کو کسی عدالت میں یا سرکاری ملازم کے روبرو پیش کرنے کے لیے اسے قانونی طور پر مجبور کیا جاسکتا ہو۔ دفعہ ہذا کا دفعہ 175 سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ اس دفعہ میں درج جرم کی شدید صورت ہے۔

دفعہ ہذا کا اطلاق دیوانی اور فوجداری دونوں معاملات میں ہوتا ہے۔ ایسے مقامی یا خاص قوانین جن میں دستاویز کو چھپانے یا مٹانے وغیرہ کی سزا مقرر کی گئی ہو۔ دفعہ ہذا کے اطلاق سے باہر ہیں۔

شہادت : ثابت کریں :

(1) ملزم نے دستاویز چھپائی یا ضائع کر دی، یا اس نے ایسی دستاویز سالم یا کچھ مٹادی یا پڑھنے کے ناقابل بنادی۔

(2) اسے قانونی طور پر مجبور کیا جاسکتا تھا کہ وہ اسے پیش کرے۔

(a) کسی عدالت میں یا

(b) ان کارروائیوں میں جو سرکاری ملازم قانونی طور پر کر رہے ہیں۔

(3) اسے (1) کے مطابق اس نیت سے کیا کہ وہ اس طور پر شہادت میں پیش یا استعمال نہ ہو سکے یا اس نے (1) کے مطابق اس وقت کے بعد کیا جبکہ اسے قانونی طور پر اسے اس مقصد کے لیے پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 205۔ کسی فعل یا کارروائی کی غرض سے نالش یا استغاثہ میں جھوٹا شخص بن کر پیش ہونا

False personation for purpose of act or proceeding in suit or prosecution

جو کوئی جھوٹ موٹ کوئی اور شخص بن کر اس اختیار کیے ہوئے کردار میں کوئی اقبال کرے یا بیان دے یا کوئی اقبال فیصلہ کرے یا کوئی حکم نامہ جاری کروائے یا حاضر ضامن یا مال کا ضامن بن جائے یا دیوانی یا فوجداری استغاثہ میں کوئی اور فعل کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا

جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت جرم محض فرضی نام رکھ کر دھوکہ دینے تک محدود نہیں ہے بلکہ کسی اصل شخص کی بجائے اس کا نام، حسب نسب اختیار کرکے کوئی اقبال کرنا یا فیصلہ کا تسلیم کرنا یا کسی عدالتی پروانہ کی خود پر تعمیل کرانا بھی اس میں شامل ہے۔ جب ضمانت نامہ پر ضامن اور تصدیقی گواہ اپنے کوائف غلط تحریر کریں اور رہائی کا حکم حاصل کریں تو جرم دفعہ 419 کے تحت نہ ہوگا بلکہ دفعہ 205 کے تحت ہوگا۔ (PLD 1960 Lah. 290)

ملزم عدالت سیشن میں از خود اصلی شخص کی حیثیت سے پیش ہوا تھا اور اس نے تلبیس شخصی (Impersonation) کا کوئی فعل نہیں کیا تھا۔۔ ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس کی جس رپورٹ پر عدالت سیشن کی طرف سے اعتبار کیا گیا، بلاشک ملزم کے اصل شناختی کارڈ پر چسپاں فوٹو گراف میں کی گئی تحریف کو ظاہر کرتی تھی جو نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973 کی شرائط کی خلاف ورزی ہوسکتی تھی لیکن ایسے جرم کی بابت رجسٹرار جنرل رجسٹریشن کی تحریری شکایت پر عدالت اپنے قانونی اختیار کا استعمال کرسکتی تھی۔ چنانچہ ملزم نے بادی النظر میں دفعات 193 و 205 مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ عدالت سیشن کی طرف سے ملزم کو اظہار وجوہ کے نوٹس کے اجراء کو اور اس کی طرف سے مذکورہ جرائم کا نوٹس لینے کو قانوناً ناقص ہوتے ہوئے منسوخ کردیا گیا تھا [1996 PCr. LJ 1064]۔

شہادت: ثابت کریں:

(1) ملزم نے زیر بحث شخص کی جگہ جعلی تلبیس کی۔
(2) اس نے اقرار جرم کیا وغیرہ۔
(3) اس نے ایسا اقرا جرم وغیرہ اس اختیار کردہ حیثیت سے کیا۔
(4) ایسا اقرار وغیرہ کسی دیوانی مقدمہ یا فوجداری مقدمہ میں کیا گیا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول (جس عدالت کے روبرو جرم کا ارتکاب ہوا یا کوئی عدالت جس کی وہ ماتحت ہے، کی طرف سے تحریری استغاثہ ضروری ہے)

دفعہ 206۔ مال کو، اس کے بطور قرق شدہ قبضہ میں یا اجرا میں لیے جانے کو روکنے کے لیے، فریب سے ہٹا دینا یا چھپا دینا

fraudulent removal or concealment of property to prevent its seizure as forfeited or in execution

جو کوئی فریب سے کسی مال کو یا اس میں کسی مفاد کو اس نیت سے ہٹالے، چھپالے، منتقل کردے یا کسی شخص کے حوالے کردے کہ اس حکم کے مطابق جو کسی عدالت انصاف یا کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جس کو وہ شخص جانتا ہے کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے۔ وہ مال یا اس میں مفاد ضبط کیے جانے یا جرمانہ کی وصولی میں یا اس ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو دیوانی مقدمہ میں کسی عدالت انصاف نے جاری کیا ہو یا جس کو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے، سے بچ جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ 206 سے لے کر دفعہ 208 تک میں ملی بھگت طریقوں کو زیر کار لا کر کسی قرض خواہ یا کسی جائز دعویدار کے کسی انصاف پر مبنی دعویٰ یا چارہ جوئی کو تلف کرنا یا ختم کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ دفعات 421 تا 424 میں مال کو فریب سے منتقل کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ دفعات 206 اور 207 میں کسی دعویٰ کا کسی عدالت دیوانی میں واقعی طور پر زیر سماعت ہونا ضروری ہے۔ مستقبل میں کسی دعویٰ کرنے کا ارادہ قابل قبول نہ ہوگا۔ [(1888) 8 AWN 237]

دفعہ ہذا میں "جو کوئی" کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ جرم کا ارتکاب کوئی شخص بھی کرسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ مالک جائیداد ہو۔

"فریب سے": ضروری ہے کہ جائیداد کو فریب سے ہٹلایا گیا ہو یا فروخت کیا گیا ہو اس نیت سے کہ اس جائیداد کو ضبطی یا جرمانہ کی وصولی سے بچایا جاسکے۔ [(1936) MWN 1150] - اگر ملزم کا فعل بددیانتی پر مبنی ہے مگر فریبانہ نہیں تو دفعہ ہذا کے تحت کوئی جرم نہ بنے گا۔

شہادت: ثابت کریں:

(1) جرمانہ کی سزا دی جاچکی تھی یا ملزم کے علم کے مطابق دی جانی اغلب تھی۔

(2) ایسی سزا کسی عدالت یا دیگر حاکم مجاز نے سنائی تھی یا سنانی تھی یا کسی دیوانی مقدمہ میں عدالت نے ایسا حکم یا ڈگری صادر کی تھی یا کرنے والی تھی۔

(3) کہ زیر بحث جائیداد یا اس کا مفاد ایسے جرمانہ کی بابت ضبطی کے لیے یا ایسے حکم یا ڈگری کی تعمیل میں درکار تھے۔

(4) ملزم نے ایسی جائیداد یا اس میں مفاد کو ہٹایا، چھپایا، منتقل کیا یا حوالہ کیا اس نیت سے کہ ایسی جائیداد قبضہ میں نہ لی جاسکے۔

(5) اس نے مذکورہ فعل فریب دینے کی نیت سے کیا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ جس عدالت کے روبرو جرم ہوا ہو یا وہ عدالت جس کی وہ ماتحت ہے، کی طرف سے تحریری استغاثہ ضروری ہے۔
[AIR 1942 Mad. (1) 675]

دفعہ 207- جائیداد پر فریب سے دعویٰ کرنا کہ وہ قرق کردہ، ضبطی یا ڈگری کے اجراء سے بچ جائے

Fraudulent claim to property to prevent its seizure as forfeited or in execution

جو کوئی شخص کسی مال کو یا اس کے متعلق کسی مفاد کو فریب سے قبول کرے، حاصل کرے یا اس کا مطالبہ کرے یہ جانتے ہوئے کہ اس مال یا مفاد میں اس کا حق یا صحیح دعویٰ نہیں ہے یا کسی مال یا اس میں مفاد کی بابت کوئی فریب دہی کرے، اس نیت سے کہ اس وجہ سے وہ مال یا مفاد ایسے حکم کے مطابق جو کسی عدالت انصاف یا کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جس کو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے، لیے جانے سے بچائے، ضبطی یا جرمانے کے عوضانہ میں یا کسی ایسی ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو کسی عدالت انصاف کی جانب سے دیوانی مقدمہ میں جاری ہوا ہو یا جس کو وہ جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے، لیے جانے سے بچائے، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم

کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

استغاثہ : متعلقہ عدالت یا اس عدالت کی طرف سے جس کی وہ ماتحت ہے۔ تحریری استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 208۔ فریب سے کوئی ڈگری جو واجب الادا نہ ہو جاری کروانا

Fraudulently suffering decree for sum not due

جو کوئی کسی شخص کے دعویٰ میں ایسی رقم کے لیے جو واجب الادا نہ ہو یا اس رقم سے جو اس شخص کو واجب الادا ہے سے زائد ہو یا کسی مال یا اس مال میں ایسا مفاد جس کا وہ شخص مستحق نہ ہو، فریب سے اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری کرائے یا جاری ہونے دے یا کسی ڈگری یا حکم کو اس کی تعمیل ہوجانے کے بعد یا کسی ایسی شے کی بابت جس کی بے باقی ہوچکی ہے، اپنے اوپر فریب سے ڈگری یا حکم جاری کرائے یا صادر ہونے دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

تمثیل

Illustration

الف ب کے خلاف دعویٰ کرتا ہے۔ ب یہ جانتے ہوئے کہ اس پر الف کی ڈگری ہوجانے کا احتمال ہے ج کے دعویٰ میں جس کا اس پر کوئی جائز حق نہیں ہے۔ فریب سے اپنے اوپر زیادہ رقم کی ڈگری صادر ہونے دے تاکہ ج اپنے لیے یا ب کے مفاد کے لیے ب کی جائیداد کے نیلام کی رقم میں جو الف کی ڈگری میں کیا جائے، حصہ پاسکے تو ب نے اس دفعہ کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

مقصد : بعض قرضدار، اصلی قرض خواہوں کو ان کے حق سے محروم کرنے کے لیے اپنے خلاف فرضی دعویٰ دائر کروا کر اپنی جائیداد ان قرضوں میں نیلام کرا دیتے ہیں۔ دفعہ ہذا اس قسم کے فرضی اور ملی بھگت کے دعوؤں کے انسداد کے لیے وضع کی گئی ہے۔
استغاثہ : متعلقہ عدالت یا اس عدالت کا جس کی وہ ماتحت ہے، تحریری استغاثہ دائر ہونا ضروری ہے۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 209۔ بددیانتی سے عدالت میں جھوٹا دعویٰ کرنا

Dishonestly making false claim in Court

جو کوئی شخص فریب سے یا بددیانتی سے یا کسی کو نقصان پہنچانے یا رنج دینے کی نیت سے کسی عدالت انصاف میں کوئی دعویٰ کرے جس کا جھوٹ ہونا وہ جانتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کسی عدالت میں جھوٹے اور فریب پر مبنی مقدمات سے متعلق ہے۔ دفعہ ہذا سابقہ دفعہ سے زیادہ

وسیع ہے کیونکہ اس کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے جو فریب سے یا بددیانتی سے کوئی فعل سرزد کرے، نہ صرف یہ کہ دعوئی دعویدار کے علم کے مطابق جھوٹا ہونا چاہیے بلکہ اس کا مقصد دھوکا دینا، کسی کو ناجائز فائدہ دینا یا ناجائز نقصان دینا، کسی کو ضرر پہنچانا یا تنگ کرنا ہونا ضروری ہے۔ دفعہ ہذا جھوٹا دعوئی کرنے کو مستوجب سزا قرار دیتی ہے۔ جرم اسی وقت مکمل ہوجاتا ہے جونہی کہ کوئی دعوئی کیا جائے۔

شہادت : ثابت کریں :

(1) دعوئی زیر بحث کسی عدالت میں کیا گیا۔

(2) ملزم نے یہ دعوئی کیا۔

(3) ایسا دعوئی جھوٹا تھا۔

(4) ملزم نے جب یہ دعوئی کیا اسے علم تھا کہ یہ جھوٹا ہے۔

(5) ملزم نے ایسا دعوئی کسی شخص کو فریب دینے، ناجائز فائدہ یا نقصان پہنچانے یا ضرر پہنچانے یا تنگ کرنے کی نیت سے کیا۔

استغاثہ : جس عدالت کے روبرو جرم کا ارتکاب ہوا ہو یا کوئی دیگر عدالت جس کے وہ ماتحت ہو، کا تحریری استغاثہ ضروری ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 210- جو رقم واجب الادا نہ ہو، فریب سے اس کی ڈگری حاصل کرنا

Fraudulently obtaining decree for sum not due

جو کوئی کسی شخص پر ایسی رقم کے لیے جو واجب الادا نہ ہو، یا واجب الادا رقم سے زائد ہو یا کسی مال یا اس مال میں جس کا وہ مستحق نہ ہو ڈگری یا حکم حاصل کرے یا فریب سے کسی ڈگری یا حکم کی تعمیل اس کی بے باقی ہوجانے کے بعد جاری کرائے یا ایسی شے کی بابت جاری کرائے جس کی بے باقی پہلے ہوچکی ہو یا فریب سے ایسے کسی فعل کو اپنے نام ہونے دے، یا اس کے کرنے کی اجازت دے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

دفعہ 210 فریب سے ڈگری حاصل کرنے میں دفعہ 208 کا اسی طرح مثنیٰ ہے جس طرح دفعہ 207 فریب سے جائیداد منتقل کرنے کے بارے میں دفعہ 206 کی مثنیٰ ہے۔ مجموعہ کا یہ مقصد ہے کہ دونوں فریق کو یکساں طور پر سزایاب کیا جائے۔ دفعہ 208 دھوکہ دینے والے مدعا علیہ کو سزایاب کرتی ہے جبکہ دفعہ ہذا فریب دینے والے مدعی کو سزا دیتی ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1) ملزم نے ڈگری یا حکم خود حاصل کیا یا اپنے نام پر اس کا حصول ہونے دیا۔

2) ایسا حکم یا ایسی ڈگری ایسی رقم کے لیے تھی جو واجب الادا نہ تھی یا یہ اصل واجب الادا رقم سے زیادہ تھی یا یہ جائیداد کی بابت تھی یا جائیداد میں کسی مفاد کی بابت جس کا وہ حقدار نہ تھا۔

3) ملزم نے مذکورہ فعل فریب دینے کی نیت سے کیا۔ (AIR 1929 Lah. 676)

یا حسب ذیل ثابت کریں:
1- ملزم نے ڈگری یا حکم حاصل کیا۔
2- ملزم نے اس کی تعمیل کرالی۔
3- ایسی تعمیل کرانے کے بعد اس نے ایسی ڈگری یا حکم کی تعمیل کرائی یا ایسی تعمیل اپنے نام سے کرائی یا کرائی جانے کی اجازت دی۔
4- کہ اس طرح ایسی تعمیل کرائی گئی جبکہ اس کی اس بارے میں پہلے تعمیل ہو چکی تھی۔
5- ملزم نے مذکورہ افعال دھوکہ دینے کی نیت سے کیے۔

استغاثہ: جس عدالت کے روبرو جرم کا ارتکاب ہوا یا وہ عدالت جس کی وہ ماتحت ہے، کی طرف سے تحریری استغاثہ ہونا ضروری ہے۔ (AIR 1940 Kar. 275)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 211- نقصان پہنچانے کی نیت سے جرم کا جھوٹا الزام لگانا

False charge of offence made with intent to injure

جو کوئی کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے اس پر فوجداری کارروائی دائر کرے یا کرائے یا کسی شخص پر کسی جرم کے ارتکاب کا جھوٹا الزام لگائے، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے خلاف ایسی کارروائی یا الزام کی بنیاد نہیں ہے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

اور اگر ایسی فوجداری کارروائی کسی ایسے جرم کے جھوٹے دعوے سے دائر کی جائے جس کی سزا موت، عمر قید یا سات برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں دو مختلف جرائم کو شامل کیا گیا ہے یعنی کہ
1- کسی شخص کے خلاف ایسی فوجداری کارروائی کرنا یا کرانا جو درحقیقت جھوٹی ہو۔
2- کسی خاص شخص کے خلاف جھوٹا الزام لگانا۔ (PLD 1954 Bal. 14)

پہلے جرم میں دوسرا از خود شامل ہے مگر دوسرے میں پہلا شامل نہیں ہے۔ دوسرے جرم کا ارتکاب اس صورت میں ہو سکتا ہے جب کوئی فوجداری کارروائی بعد میں نہ کی جائے۔ دفعہ 211 کے تحت الزام ثابت کرنے کے لیے کوئی یقینی الزام لگایا جانا ضروری ہے محض کسی تجویز یا رائے کے اظہار پر کسی شخص کو دفعہ ہذا کے تحت سزایاب نہیں کیا جا سکتا۔ پولیس کے پاس کسی شبہ پر کوئی بیان کہ کسی خاص شخص نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ دفعہ ہذا کے معنوں میں الزام (چارج) نہ ہو گا۔ نہ ہی یہ اس شخص کے خلاف فوجداری کارروائی کیے جانے کے مترادف ہے کہ شبہ بے بنیاد ثابت ہونے پر اس شخص کو دفعہ ہذا کے تحت سزایاب کیا جا سکے۔ (PLD 1954 Bal. 14)

دفعات 211 اور 182: دفعہ 211 کے تحت الزام اور دفعہ 182 کے تحت غلط اطلاع میں واضح فرق ہے۔ دفعہ

182 کے تحت عداوت اور معقول و ممکنہ وجہ کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ جو اطلاع دینے کے فعل سے اخذ کی جاسکتی ہو۔ دفعہ 211 کے تحت تحقیقات میں الزام لگانے کے لیے مبنی برانصاف اور قانونی وجہ کی عدم موجودگی کا ثبوت ایک اہم عنصر ہے۔ (19 Bom. 717)۔ دفعہ 211 کے تحت اگر ملزم بلا کسی منصفانہ وجوہات کے استغاثہ کرتا ہے اور مناسب احتیاط اور ہوشیاری کے بغیر کوئی فعل کرتا ہے تو یہ جرم کی تشکیل کے لیے کافی ہے۔ لیکن دفعہ 182 کے تحت سرکاری ملازم کو دی گئی اطلاع نہ صرف حقیقت میں جھوٹی ہونی چاہیے بلکہ یہ اطلاع دہندہ کے علم یا یقین کے مطابق بھی جھوٹی ہونی چاہیے اور محض یہ حقیقت کہ ملزم کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ تھی کہ یہ اطلاع جھوٹی تھی، کافی نہیں ہوگی۔
(AIR 1925 Sind 184)

دفعات 182 و 211، تعزیرات پاکستان چونکہ ایک ہی نوعیت کی ہیں اس لئے ملزم کو بیک وقت ان دونوں دفعات کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی۔ (1997 MLD 1182)

جب دونوں دفعات کا کسی مقدمہ کے حالات پر اطلاق ہوتا ہو تو مقدمہ میں دونوں میں سے کسی دفعہ کے تحت کارروائی نہیں کی جاسکتی ہے۔ دفعہ 211 میں دفعہ 182 کے تحت جرم شامل ہے جب معاملہ زیادہ سنگین ہو تو دفعہ 211 زیادہ مناسب ہوگی۔ (AIR 1943 Lah. 31)

جب دفعہ 107 C.P.C کے تحت دی گئی درخواست پر مجسٹریٹ فریق مخالف کو نوٹس جاری نہیں کرتا تو یہ فوجداری کارروائی نہ ہوگی اور دفعہ 211 کے تحت استغاثہ نہیں کیا جاسکتا۔ (PLD 1949 Lah. 477)

نقصان پہنچانے کی نیت: کسی ملزم کے خلاف دفعہ 211 کے تحت کامیابی سے کارروائی کرنے کے لیے ضروری ہے کہ استغاثہ ثابت کرے کہ جب ملزم نے بیان دیا تو اس کی بنیادی نیت اس شخص کو نقصان پہنچانے کی تھی جس کا اس نے ذکر کیا۔ (AIR 1923 Lah. 246)۔ دفعہ 107 C.P.C کے تحت درخواست پر جب تک دوسرے فریق کو نوٹس نہ جاری کیا جائے، کارروائی کو "فوجداری کارروائی" نہیں کہا جاسکتا اور درخواست گزار کے خلاف دفعہ 211 کا اطلاق نہ ہوگا۔ مگر جب مجسٹریٹ فریق دوم کو نوٹس دیتا ہے، تو یہ کارروائی "فوجداری کارروائی" بن جاتی ہے۔ جب مجسٹریٹ نے ایسا نوٹس جاری کرنے سے انکار کردیا تو ملزم کے خلاف دفعہ 211 کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ دفعہ 182 کے تحت کارروائی کی جاسکے گی۔
(PLR 1948 Lah. 53)

فوجداری کارروائی کا آغاز: دفعہ 211 میں لفظ "آغاز" کے معنی یا پولیس کی طرف سے یا دیگر اشخاص کی طرف سے کسی فوجداری عدالت میں، ملزم کے کسی فعل کے نتیجہ میں آغاز (AIR 1922 Lah. 133) "فوجداری کارروائی" سے مراد ایسی کارروائی ہے جو ضابطہ کے قانون کے تحت کسی فوجداری عدالت میں ہوسکتی ہو۔ ایسی کارروائی متعلقہ احکام ضابطہ سے تفویض شدہ کسی اختیار کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔ (PLD 1949 Lah.28)

حسب ذیل کارروائیاں فوجداری کارروائیاں قرار دی گئی ہیں:

(1) دفعہ 144 C.P.C کے تحت کسی دوسرے شخص کے خلاف حکم کے لیے مجسٹریٹ کو پیش کردہ درخواست
(1933 Mad. WN 1263)

(2) لاہور کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ 330 کے تحت دائر کردہ جھوٹی کارروائیاں۔ (PLJ 1973 Lah. 352)

(3) ایس پی کو جھوٹی اطلاع دینا کہ اطلاع دہندہ اور اس کی والدہ کو پولیس نے حبس بے جا میں رکھا۔ (AIR 1930 Cal. 711) وغیرہ وغیرہ۔

Habib Zeb HC

لیکن کوئی رپورٹ جو کسی ایسے امر کے بارے میں ہو جو مجموعہ تعزیرات کے تحت جرم نہ ہو جیسا کہ کسی شخص کے خلاف جھوٹی رپورٹ کہ وہ قحبہ خانہ چلارہا ہے (PLJ 1976 SC 425) یا پولیس کو کسی ناقابل دست اندازی جرم کی جھوٹی اطلاع دینا، فوجداری کارروائیاں نہیں ہیں۔ جب پولیس کو ناقابل دست اندازی جرم کی جھوٹی اطلاع دی جائے تو پولیس کو ایسے جرم کے متعلق کوئی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ وہ مجسٹریٹ کا حکم حاصل کریں۔
(AIR 1932 Cal. 511)

جھوٹا الزام: دفعہ 211 کے عناصر میں سے اول یہ ہے کہ جھوٹا الزام لگایا گیا ہو۔ دوم یہ کہ الزام لگانے والا جانتا ہو کہ ایسا الزام لگانے یا ایسی کارروائی کرنے کی کوئی منصفانہ یا قانونی وجہ نہ تھی اور سوئم یہ کہ الزام اس لیے لگایا گیا ہو کہ الزام علیہ کو نقصان پہنچایا جائے۔ جب مقدمہ میں صرف اس نتیجہ پر پہنچا گیا ہو کہ جھوٹا استغاثہ کیا گیا تھا تو محض یہ نتیجہ دفعہ 211 کے تحت سزایابی کا جواز نہ ہوگا۔ (PLD 1954 Bal. 14)۔ جب ملزم نے الزام نیک نیتی پر مبنی غلطی سے لگایا ہو اور اس کی نیت کسی پر جھوٹا الزام لگانے کی نہ تھی، اسے دفعہ ہذا کے تحت سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (1972 PCr. LJ 1240)۔ محض حقائق اور شکوک بیان کرنا "الزام (چارج)" نہیں ہوتا لیکن کسی خاص شخص کے جرم کی نسبت اعتماد کا اظہار کرنا اور یہ خواہش کرنا کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے "الزام" ہے۔ (PLD 1954 Bal. 14)

دفعہ ہذا کے مقاصد کے لیے الزام کسی ایسے شخص کے روبرو لگایا جانا ضروری ہے جو حاکم مجاز ہو یعنی کہ ایسا شخص جو مجرم کو سزا دلا سکے۔ (AIR 1932 Lah. 246)

دفعہ 211 کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جھوٹا الزام لگایا گیا، یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے الزام پر مقدمہ کا آغاز کیا جانا چاہیے تھا۔ (AIR 1930 All. 818)

شہادت: ثابت کریں:

(1) ملزم نے فوجداری کارروائی دائر کی یا دائر کرائی یا اس نے کسی جرم کا الزام لگایا۔

(2) ایسی کارروائی کی کوئی منصفانہ یا قانونی وجوہات نہ تھیں یا ایسا الزام غلط تھا۔استغاثہ کا فرض ہے کہ وہ تسلی بخش شہادت سے ثابت کرے کہ الزام لگانے والے کے علم کے مطابق الزام دانستہ طور پر جھوٹا تھا۔
(15 Cr. LJ 355)

(3) ملزم کے اس وقت علم میں تھا کہ ایسی فوجداری کارروائی یا الزام بلامنصفانہ یا قانونی وجوہات کے تھا۔
[(1897) 20 All. 40)]

(4) ملزم نے مذکورہ فعل زیر بحث شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے کیا۔
[(1885) PR No. 1 of 1886]

استغاثہ کا فرض ہے کہ وہ ملزم کے خلاف واضح مقدمہ ثابت کرے۔ ملزم کے لیے پہلے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس کے پاس منصفانہ اور قانونی جواز تھا۔ [AIR 1929 Mad. 496]

استغاثہ: جس عدالت میں جرم کا ارتکاب ہوا وہ خود یا وہ عدالت جس کے وہ ماتحت ہے، تحریری استغاثہ کرکے مقدمہ کا آغاز کرسکے گی۔ عدالت کی طرف سے استغاثہ کیا جانا ضروری ہے۔ عدالت بلاواسطہ طور پر مقدمہ چلانے کا حکم دینے کی مجاز نہیں ہے۔ استغاثہ میں (1) جرم (2) مختصراً واقعات جن پر جرم کی بنیاد ہے اور (3) وہ شہادت جو اس جرم کو ثابت کرنے کے لیے پیش کی جائے گی، درج ہوگی۔

دفعہ ہذا کے تحت کسی الزام کے متعلق مقدمہ معمولاً دائر نہیں کردینا چاہیے بلکہ صرف اس وقت جب مستغیث عدالت کی تسلی کرا سکتا ہو کہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ مقدمہ کیا جائے اور ملزم کے خلاف بادی النظر میں مضبوط مقدمہ موجود ہو، تو استغاثہ کرنا چاہیے۔ اس حقیقت سے کہ مستغیث اپنے مقدمہ کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، بذاتہی معقول وجہ نہ ہوگی کہ دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ کا آغاز کیا جائے۔ (AIR 1925 Pat. 329)

اختیار سماعت: دفعہ 211 کے پیرا 2 میں درج جرم کی سماعت صرف عدالت سیشن کر سکتی ہے۔ مجسٹریٹ محض جرم میں دست اندازی کر سکتا ہے، ملزم کے خلاف فرد جرم عائید کر سکتا ہے اور پھر اسے عدالت سیشن میں سماعت کرنے کے لیے بھیج سکتا ہے۔ اگر وہ ملزم کی خود سماعت کرے گا تو ایسی سماعت کالعدم ہوگی اور ہائیکورٹ ایسی سزایابی کو منسوخ کر دے گا۔ (PLD 1967 Kar. 247; 1968 PCr. LJ 1092)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔ جب سزا قید سات برس یا زیادہ ہو یا موت کی سزا ہو تو قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 212۔ مجرم کا پناہ دینا Harbouring offender: جب کبھی کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو، تو جو کوئی کسی ایسے شخص کو اس نیت سے کہ اسے قانونی سزا سے بچائے، پناہ دے یا چھپائے جسے وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ مجرم ہے۔

اگر جرم سنگین ہو If a capital offence: اگر جرم کی سزا موت مقرر ہو تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی سزا پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر سزا عمر قید یا قید ہو

If punishable with imprisonment for life, or with imprisonment

اور اگر اس جرم کی سزا عمر قید مقرر ہو یا ایسی قید کی سزا جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر جرم کی سزا قید ہو جو ایک سال تک ہو سکتی ہو اور دس سال تک نہ ہو، تو ایسے جرم کے لیے مقرر قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد اس جرم کے لیے مقرر کردہ طویل ترین قید کی میعاد کے ایک چوتھائی تک ہوگی یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

"جرم" Offence: دفعہ ہذا میں جرم میں کوئی ایسا فعل شامل ہوگا جس کا ارتکاب بیرون پاکستان کیا گیا جو کہ اگر اس کا ارتکاب پاکستان کے اندر کیا جاتا، مندرجہ ذیل دفعات میں سے کسی کے تحت قابل سزایابی ہوتا یعنی 302، 304، 382، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 402، 435، 436، 449، 450، 457، 458، 459، اور 460 اور دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے ایسا ہر فعل اسی طرح قابل سزا تصور ہوگا گویا کہ ملزم شخص نے اس کا ارتکاب پاکستان میں کیا تھا۔

وضاحت Explanation: حکم ہذا کسی ایسی صورت پر وسعت پذیر نہ ہوگا جس میں مجرم کی بیوی یا شوہر نے پناہ دی ہو یا چھپایا ہو۔

تمثیل
Illustration

الف یہ جانتے ہوئے کہ ب نے ڈکیتی کا ارتکاب کیا ہے، دانستہ ب کو جائز سزا سے بچانے کے لیے چھپائے تو ایسی صورت میں ب عمر قید کا مستوجب ہے۔ اس لیے الف دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا، جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

جب کوئی شخص کسی مجرم کو سزا سے بچانے کی نیت سے، جانتے بوجھتے ہوئے پناہ دیتا ہے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکتی ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت اول یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جس شخص کو پناہ دی گئی ہے اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جب تک کہ اسے واقعی طور پر سزایاب نہ کیا جائے وہ دوسرے لوگوں کی طرح بے گناہ تصور کیے جانے کا حقدار ہے۔ اس لیے پناہ دینے کا مقدمہ قائم کرنا قبل از وقت ہوگا۔

صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ دفعہ 212 کے تحت مقدمہ کو روکے رکھا جائے جب تک کہ پناہ گیرندہ شخص کے خلاف مقدمہ ختم نہ ہوجائے گا۔ (1944 Pat. WN 521)

دفعہ ہذا کا اطلاق ان اشخاص پر نہیں ہوتا جو جرائم پیشہ نہیں ہیں جو محض کسی عدالتی تفتیش سے بچنے یا اسے التوا میں ڈالنے کے لیے مفرور ہوجاتے ہیں۔ (AIR 1946 Pat. 74)

ملزم کا علم: دفعہ 212 کے تحت کسی شخص کو سزا دینے سے قبل یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ اس کے علم میں تھا یا وہ یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ پناہ گیرندہ مجرم ہے اور وہ اسے قانونی سزا سے بچانے کی نیت رکھتا تھا۔ (1944 Pat. W.N. 521)

پناہ دینا: محض مجرم کا اتاپتا معلوم ہونا پناہ دینے کا جرم نہیں بنتا۔ جب ایک باپ کو کہا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو پیش کرے جو کہ مفرور تھا اور اس پر کسی جرم کا الزام تھا اور باپ نے بیٹے کو پیش کردیا تو یہ قرار پایا کہ محض ان واقعات پر باپ پناہ دینے کا مجرم نہ تھا۔ (AIR 1935 Cal. 550)

ضابطہ: قابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 213۔ ملزم کو سزا سے بچانے کے لیے تحفہ وغیرہ لینا
Taking gift, etc., to screen an offender from punishment

جو کوئی کسی جرم کو چھپانے یا کسی شخص کو کسی جرم کی جائز سزا سے بچانے یا اس کے کسی شخص کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کے عوض میں اپنے لیے یا کسی اور شخص کے لیے یا اپنے لیے یا کسی دیگر شخص کے لیے کسی مال کی بازیافت کے لیے کوئی مال قبول کرے یا حاصل کرنے کا اقدام کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔

اگر جرم سنگین ہو If a capital offence: تو اگر اس جرم کی سزا موت مقرر ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر عمر قید یا قید سے قابل سزا ہو
If punishable with imprisonment for life, or with imprisonment

اور اگر اس جرم کی سزا عمر قید ہے یا ایسی قید مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس کو دونوں

قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر جرم ایسی قید سے قابل سزا ہو جو دس برس سے زیادہ نہ ہو تو اس کو ایسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہو، جس کی میعاد اس جرم کے لیے طویل ترین میعاد کے ایک چوتھائی حصہ تک، وسعت پذیر ہوگی یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: کسی جرم کے ارتکاب پر ملزم کو سزایاب کرنا اور ضرر رسیدہ کی حقیر رسی کرنا قانون کا فرض ہے۔ قانون اپنا یہ فرض فریقین مقدمہ کو باہمی طور پر طے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی قول و قرار یا معاہدے کی شرائط کے مطابق ملزم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے انصاف کے روبرو نہ لے جائے گا یا اس سے ایسے وعدہ پر مال واپس لیتا ہے یا کوئی اور معاوضہ یا اجر لیتا ہے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔ کوئی شخص اس بناء پر کہ نقصان یا چوٹ اسے لگی ہے، اس امر کا حقدار نہیں ہوجاتا کہ وہ از خود جرم کا راضی نامہ یا تصفیہ کرلے۔ یہ کام عدالت کا ہے۔

دفعہ کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب یہ ثابت کردیا جائے کہ پناہ گیرندہ نے کسی جرم کا ارتکاب کیا تھا نہ کہ جب اس کے جرم کرنے کا محض شبہ ہو۔ (23 Cal. 420)۔ دفعہ 213 کے تحت سزایابی کے لیے حقیقی طور پر چھپانا یا بچانا، چاہے یہ کتنے کم وقت کے لیے ہو، کافی ہوگا لیکن یہ ضروری ہوگا کہ چھپانے یا بچانے کے عمل کو واقعی طور پر ثابت کیا جائے۔

دفعہ 213 کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب رشوت لینے والا سرکاری ملازم نہ ہو۔ جب وہ سرکاری ملازم ہو تو دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔ موخرالذکر صورت میں صحیح دفعات P.P.C 161 تا 162 ہوں گی۔ (AIR 1947 Cal. 29)

ضابطہ: قابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 214۔ ملزم کو بچانے کے لیے تحفہ یا مال کی بازیافت کی پیشکش کرنا

Offering gift or restoration of property in consideration of screening offender

جو کوئی کوئی جرم چھپانے یا کسی شخص کو جرم کی قانونی سزا سے بچانے یا اس کے کسی شخص کے خلاف اس کو قانونی طور پر سزایاب کرانے کے لیے کوئی کارروائی نہ کرنے کے عوض میں کسی شخص کو کچھ معاوضہ دے یا پیشکش کرے یا دینے یا دلانے پر رضامند ہو یا کسی شخص کو کوئی مال واپس کرنے یا کرانے کے عوض میں۔

اگر سنگین جرم ہو If a capital offence: اگر اس جرم کی سزا موت مقرر ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر عمر قید یا قید سے قابل سزا ہو

If punishable with imprisonment for life, or with imprisonment

اور اگر اس کی سزا عمر قید یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے

کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

اور اگر اس جرم کی سزا ایسی قید مقرر ہے جو دس برس سے زیادہ نہیں ہے تو اس کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی طویل ترین میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

استثناء: دفعات 213 اور 214 کے احکام ایسی کسی صورت پر وسعت پذیر نہ ہوں گے جس میں جرم کا قانونی طور پر راضی نامہ ہو سکتا ہو۔

مثالیں Illustrations: (ایکٹ X آف 1882 سے منسوخ ہوئیں)۔

شرح

مقصد: دفعہ 213 میں کسی جرم کو چھپانے، ختم کرنے یا مجرم کو چھپانے کے عوض کوئی تحفہ لینے کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا تھا۔ دفعہ ہذا میں ایسا تحفہ، نذرانہ وغیرہ پیش کرنے والے کو سزا وار قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کا مقصد بدعنوانی کی حوصلہ شکنی ہے۔

جرم کا ارتکاب ہونا ضروری ہے: دفعہ ہذا میں الفاظ "جرم کو چھپانے" اور "کسی جرم پر کسی شخص کو قانونی سزا سے بچانے کے لیے" اس امر کا پہلے تصور کرتے ہیں کہ جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے یا پناہ گیرندہ جسے سزا سے بچایا گیا ہے، مجرم ہے۔ (14 Mad. 400)۔ جب اصل جرم کی سزایابی ثابت نہ کی جائے اور ملزم بری ہو جاتے ہیں تو دفعہ ہذا کے تحت جرم میں سزا نہیں دی جا سکتی۔ (AIR 1946 Pat. 101)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 215۔ مال وغیرہ کی بازیابی میں مدد کرنے کے لیے تحفہ لینا

Taking gift to help to recover property, etc.

جو کوئی کسی شخص کو ایسے مال منقولہ کی بازیابی میں مدد کرنے کے لیے یا سبب سے کچھ معاوضہ لے یا لینے پر اتفاق کرے یا رضامند ہو جس سے وہ شخص کسی ایسے جرم کی وجہ سے، جس کے لیے اس مجموعہ میں سزا مقرر ہے، محروم کیا گیا ہو، تو پھر بجز اس کے کہ وہ ملزم کے گرفتار کرانے اور اس کو اس جرم کا مجرم ثابت کرانے کے لیے اپنی حتی المقدور سب وسیلوں کو کام میں لائے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے، یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد پیشہ ور کھوجی اور ان کے ہم پیشہ افراد کا محاسبہ کرنا ہے۔ ایسے لوگ یا تو چوروں سے معاملہ رکھتے ہیں یا ان کی کارروائیوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مسروقہ مال واپس دلانے کے بہانے بھولے لوگوں سے رقمیں ہتھیا لیتے ہیں۔

جرم کے اجزاء: دفعہ 215 کے تین ضروری اجزء ہیں:

اول: کسی منقولہ جائیداد کی بازیابی کے لیے یا بازیابی میں مدد دینے کے لیے یا اس بہانہ سے کوئی رقم وصول کرنا۔

دوم: ایسی جائیداد کا مالک اس سے کسی ایسے جرم کی بناء پر محروم ہوا ہو جو مجموعہ تعزیرات کے تحت قابل سزا ہے،

اور

سوئم: شخص زیر بحث، جس نے معاوضہ لیا ہو یا لیے جانے پر رضامندی ظاہر کی ہو، نے اپنے بس میں وہ تمام طریقے نہ استعمال کیے ہوں جس سے مجرم پکڑا جائے اور سزایاب ہوسکے۔ (AIR 1940 Pat. 548)

شہادت: ثابت کریں:

(1) مالک جائیداد اس سے کسی ایسے جرم کے ذریعہ محروم ہوا ہو جو مجموعہ ہذا میں قابل سزا ہے۔

(2) ملزم نے معاوضہ لیا یا لینے پر رضامندی ظاہر کی یا اتفاق کیا۔

(3) ایسا معاوضہ اس بہانہ سے یا اس بناء پر لیا گیا کہ ایسی جائیداد کی بازیابی میں مدد کی جائے گی۔

(4) ملزم اپنے بس میں تمام وسائل کو زیر کار لا کر مجرم کو گرفتار کرانے اور سزایاب کرانے میں ناکام رہا۔ استغاثہ کے لیے نمبر(4) ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ (37 C.W.N 360)

ضابطہ: قابل دست اندازیٔ وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 216۔ ایسے مجرم کو پناہ دینا جو حراست سے بھاگا ہو یا جس کی گرفتاری کا حکم ہوچکا ہو

Harbouring offender who has escaped from custody or whose apprehension has been ordered

جب کبھی کوئی شخص کسی جرم میں سزایاب ہوچکا ہو یا اس پر اس کا الزام لگایا گیا ہو، اس جرم کی قانونی حراست میں ہوتے ہوئے اس حراست سے بھاگ جائے۔

یا جب کبھی کوئی سرکاری ملازم ایسے سرکاری ملازم کے قانونی اختیارات کے نفاذ میں کسی جرم پر کسی خاص شخص کی گرفتاری کا حکم دے تو جو کوئی اس کے بھاگ جانے یا اس کی گرفتاری کے ایسے حکم کو جانتے ہوئے اس شخص کو گرفتار ہونے سے روکنے کی نیت سے اسے پناہ دے یا چھپائے تو شخص مذکور کو مندرجہ ذیل طریقے پر سزا دی جائے گی۔ یعنی

اگر جرم سنگین ہو If a capital offence: اگر وہ جرم جس کے لیے وہ حراست میں تھا یا اس کے گرفتار کیے جانے کا حکم دیا گیا ہے، کی سزا موت ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر عمر قید، یا قید سے قابل سزا ہو

If punishable with imprisonment for life, or with imprisonment

اور اگر اس جرم کی سزا عمر قید، یا دس برس کی قید ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے جو معہ جرمانہ یا بلاجرمانہ ہوسکتی ہے۔

اور اگر اس جرم کی سزا قید ہو جو ایک برس تک وسعت پذیر ہو نہ کہ دس برس تک تو اس کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو جرم کے لیے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی طویل ترین میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکے گی جو اس جرم کے لیے مقرر ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں وہ فعل یا ترک فعل بھی داخل ہے جس کا بیرون پاکستان ارتکاب کرنے کا کسی شخص پر الزام ہو، جس کا اگر وہ پاکستان کے اندر مرتکب ہوتا تو بطور جرم کے قابل سزا ہوتا اور جس کی نسبت وہ تحویل ملزمان سے متعلقہ کسی قانون کے تحت یا بصورت دیگر پاکستان میں گرفتار یا قید ہوسکتا ہو اور ایسے فعل یا ترک فعل کی سزا دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے اسی طرح دی جائے گی گویا کہ ملزم شخص نے اس کا ارتکاب پاکستان کے اندر کیا ہو۔

استثناء Exception : یہ حکم اس صورت پر توسیع پذیر نہ ہوگا جس میں پناہ دینا یا چھپانا گرفتار کیے جانے والے شخص کے شوہر یا بیوی کی طرف سے ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا بھی ملزمان کو پناہ دینے کو جرم قرار دیتی ہے اور قابل سزا ٹھہراتی ہے۔ جب کوئی سزایاب مجرم حراست سے فرار ہوجائے یا کوئی ایسا ملزم جس پر جرم کا الزام لگایا جا چکا ہو، قانونی حراست سے فرار ہوجائے یا اس کی گرفتاری کا حکم ہوچکا ہو تو کوئی شخص ایسے حکم کو جانتے ہوئے ایسے ملزم یا مجرم کو پناہ نہیں دے سکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ جرم کی سنگینی کے مطابق سزا کا مستوجب ہوگا۔ اس دفعہ کا دفعہ 212 سے موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 212 کے تحت ایسے ملزم کو پناہ دینا جرم ہے جو جرم کا ارتکاب کرکے فرار ہوگیا ہو۔ جبکہ دفعہ ہذا ایسے ملزم سے متعلق ہے جو حراست سے فرار ہوگیا ہو جبکہ اسے یا تو سزایاب کردیا گیا ہو یا اس پر جرم کا الزام لگ چکا ہو یا اس کی گرفتاری کے احکام صادر ہوچکے ہوں۔

جرم : دفعہ ہذا میں یہ لفظ ہر اس امر کو ظاہر کرتا ہے جو مجموعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے یا کوئی ایسا جرم جس کی لوکل یا سپیشل ایکٹ کے تحت ایک سال یا زائد قید کی سزا مقرر ہے (ملاحظہ کریں دفعہ 40)۔

اجزائے ترکیبی : دفعہ ہذا کے تحت جرم کے حسب ذیل اجزا ہیں :

(I) کوئی شخص سزایاب ہوچکا ہو یا اس پر جرم کا الزام لگایا جاچکا ہو یا اس کی گرفتاری کے احکام جاری ہوئے ہوں۔

(II) وہ قانونی حراست سے فرار ہوا ہو۔

(III) ملزم (پناہ دینے والا) مذکورہ امور کو جانتا تھا یا گرفتاری کے حکم سے باخبر تھا۔

(Iv) ملزم نے اس شخص کو گرفتاری سے بچانے کی نیت سے پناہ دی یا چھپایا، جانتے یا علم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ پناہ دینے والے کو باوثوق اور معتبر اطلاع سے حقیقت کا علم تھا۔ [(1944) 71 IA 83]

شہادت : ثابت کریں :

(I) شخص زیر بحث کسی جرم میں سزایاب ہوچکا ہے یا اس پر جرم کا الزام لگایا جاچکا ہے۔

(II) ایسا شخص اس جرم کی بابت زیر حراست قانونی تھا۔

(III) ایسا شخص حراست سے بھاگ گیا۔

(Iv) ملزم (پناہ دینے والا) کو ایسے فرار کا علم تھا۔

(v) اس نے اس علم کے باوجود اس شخص کو پناہ دی (AIR 1939 Lah. 19) یا اسے چھپایا۔

(vI) اس نے ایسا شخص کو گرفتاری سے بچانے کے لیے کیا۔

یا یہ ثابت کریں :

(I) کسی شخص کی گرفتاری کے احکام جاری ہوئے تھے۔

(II) ایسا حکم سرکاری ملازم کی طرف سے دیا گیا تھا۔

(III) ایسا حکم اس کے دائرہ اختیار میں تھا۔

(Iv) ملزم کو گرفتاری کے اس حکم کا علم تھا۔ (AIR 1925 Lah. 103)

(v) (vi) مطابق مندرجہ بالا۔

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence : ملزم کے خلاف پولیس کی طرف سے بنائی گئی کہانی بجائے خود جھوٹی اور کھوکھلی معلوم دیتی تھی۔ پولیس پارٹی ایک ایسے مقام پر کھڑی تھی جو ایک شارع عام تھا اور پولیس پارٹی کے لیے "ناکا" کے ساتھ کسی آزاد گواہ کو شریک کرلینا مشکل نہیں تھا لیکن علاقہ مذکور سے کسی گواہ کو شریک نہیں کیا گیا جو وقوعہ کو دیکھ سکتا تھا۔ استغاثہ ملزم کو معقول شبہے سے بالا جرم میں ملوث کرنے میں ناکام رہا چنانچہ ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا تھا [1995 MLD 1291] ۔

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

☆[دفعہ 216-A۔ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو پناہ دینے کی سزا

Penalty for harbouring robbers or dacoits

جو کوئی شخص یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کوئی اشخاص سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والے ہیں یا زمانہ حال میں ارتکاب کیا ہے، ان کو یا ان میں سے کسی کو پناہ دے۔ ایسے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کو سہل بنانے یا ان کو یا ان میں سے بعض کو سزا سے بچانے کے ارادہ سے تو اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

تشریح Explanation : اس دفعہ کی اغراض کے لیے یہ بات قابل لحاظ نہ ہے کہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارادہ یا اس کا ارتکاب پاکستان کی حدود کے اندر یا باہر کیا گیا۔

استثناء Exception : یہ حکم اس صورت پر وسعت پذیر نہ ہو گا جہاں پناہ مجرم کے شوہر یا بیوی نے دی ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کو سزایاب کرنا ہے جو یہ جانتے ہوئے کہ کوئی شخص سرقہ بالجبر یا ڈاکہ کا ارتکاب کر چکے ہیں یا کرنے والے ہیں، ان کو پناہ دیتا ہے۔ ایسے مجرموں کو پناہ دینے والے کے لیے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

(i) متعلقہ اشخاص نے حال ہی میں سرقہ بالجبر یا ڈاکہ کے جرم کا ارتکاب کیا تھا یا ارتکاب کرنے والے تھے۔

(ii) ملزم اس امر سے باخبر تھا۔

(iii) ملزم نے ان کو یا ان میں سے بعض کو پناہ دی۔

(iv) ملزم نے ایسا اس نیت سے کیا (الف) ایسی ڈکیتی یا سرقہ بالجبر کو سہل بنانے کے لیے یا (ب) ان کو یا ان میں سے بعض کو سزا سے بچانے کے لیے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 216-B۔ [بحوالہ مجموعہ تعزیرات ترمیمی ایکٹ (نمبر 8 بابت 1942) کی دفعہ 3 سے منسوخ ہوئی] ۔

☆ دفعہ 216-A کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (III of 1894) سے اضافہ ہوا۔

دفعہ 217- سرکاری ملازم کا کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے ہدایت قانونی کی نافرمانی کرنا

Public servant disobeying direction of law with intent to save persons from punishment or property from forfeiture

جو کوئی سرکاری ملازم ہو کر قانون کی کسی ہدایت سے، جو اس طریقہ کے متعلق ہے جس پر اس کو بطور ایسے سرکاری ملازم کے عمل پیرا رہنا ہے جان بوجھ کر نافرمانی کرے، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے باعث کسی شخص کو جائز سزا سے بچائے یا جس قدر سزا کا وہ مستوجب ہے اس سے کم سزا دلائے یا کسی مال کو ضبطی یا کسی بار سے جس کا وہ قانوناً مستوجب ہے بچانے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس طرح بچا لے گا تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا اور بعد کی تین دفعات سرکاری ملازموں کے اپنے فرائض میں انحراف کرنے سے متعلق ہیں۔ دفعہ ہذا سرکاری ملازم کی کسی فرض سے غفلت کو سزا کا مستوجب ٹھہراتی ہے چاہے ایسی غفلت یا فروگذاشت کے لیے اسے رشوت دی گئی یا نہ دی گئی۔ غفلت سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کے دوران کی گئی ضروری ہے۔
[(1946) 47 Cr. LJ 623]

قانونی ہدایت: قانونی ہدایت مثبت اور واضح ہونی چاہیے جیسا کہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 189 اور 90 میں مذکور ہے اور اس سے مراد عمومی قسم کی ہدایت نہیں ہے۔ جب چوری کی اشیاء کی تلاشی کے دوران ایک پولیس کانسٹیبل نے سونے کا ایک ٹکڑا اپنے پاس رکھ لیا جو کہ مال مسروقہ کا حصہ نہ تھا اور پھر اس بارے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 523 کے تحت اپنے اعلیٰ افسر کو مطلع نہ کیا، تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم تھا۔ (AIR 1916 Mad. 1109)

شہادت: ثابت کریں:

(i) ملزم سرکاری ملازم تھا۔
(ii) اس نے الزام لگائے گئے طریقہ پر عمل کیا۔
(iii) اس کا یہ عمل یا چلن اس کے فرائض منصبی بطور سرکاری ملازم زیر کار لانے کے دوران تھا۔
(iv) اس کا یہ چلن قانونی ہدایت کی خلاف ورزی پر مبنی تھا۔
(v) جب ملزم نے ایسی قانونی ہدایت کی خلاف ورزی کی، اس نے ایسا دانستہ کیا۔
(vi) جب وہ ایسی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا اس کی نیت تھی یا یہ جانتا تھا کہ یہ اغلب ہے کہ وہ اس طرز عمل سے (a) کسی شخص کو سزا سے بچائے گا یا ایسے شخص کو جو سزا ملنی چاہیے اس سے کم دلائے گا یا (b) کسی جائیداد کو ضبط ہونے یا اس پر کسی بار سے اسے بچائے گا یا (c) ایسی سزا قانونی طور پر قابل نفاذ تھی یا ایسی ضبطی یا بار، قانونی طور پر واجب تھا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 218- سرکاری ملازم کا کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے کوئی غلط ریکارڈ یا تحریر تیار کرنا

Public servant framing incorrect record or writing with intent to save person from punishment or property from forfeiture

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور ایسا سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اس پر کسی ریکارڈ یا دیگر تحریر کا تیار کرنا لازم کیا گیا ہو، اس ریکارڈ یا تحریر کو ایسے طور پر مرتب کرے جس کو وہ جانتا ہو کہ غلط ہے- اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے باعث پبلک کو یا کسی شخص کو نقصان یا ضرر پہنچے گا یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس طرح کسی قانونی سزا سے بچائے گا یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے باعث کسی مال کو ضبطی یا کسی اور بار سے جس کا وہ مال قانوناً مستوجب ہے بچائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں-

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت سرکاری ملازم کی طرف سے کسی ریکارڈ یا تحریر کو غلط طور پر تیار کرنا یا مرتب کرنا جرم قرار دیا گیا ہے- غلط ریکارڈ یا تحریر تیار کرنے کا مقصد کسی مال کو بچانا یا کسی شخص کو بچانا ہوتا ہے- ریکارڈ کا درست طور پر تیار کیا جانا حکومت اور عوام دونوں کے لیے یکساں اہمیت کا حامل ہے- ریکارڈ تیار کرنے میں سرکاری ملازم کی نیت اور ارادہ بھی اہم ہے-

دفعہ 218 کے لوازمات اس وقت تک پورے نہیں ہوتے جب تک ملزم کے خلاف غلط ریکارڈ تیار کرنے کا الزام نہ لگایا گیا ہو- (1998 PCr. LJ 162; 1997 Cr. LJ 502)

مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 218 کے تحت جرم کی سزا کو بحال رکھنے کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کہ اندراجات غلط ہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے اندراجات اس نیت سے کیے گئے ہوں جو دفعہ 218 میں درج ہے-

[PLD 1957 SC (India) 377]

جب ایک پٹواری نے، جو خسرہ گرداوری میں درست اندراج کرنے کا پابند تھا، یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ یہ اندراج غلط تھا، مجرمانہ نیت سے خسرہ گرداوری میں درج کردیا، تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم تھا-

(AIR 1935 All. 968)

شہادت : ثابت کریں :

(i) ملزم ملازم سرکار تھا-

(ii) بطور سرکاری ملازم اس کا فرض یہ تھا کہ ریکارڈ یا دیگر تحریر تیار کرے-

(iii) اس نے اپنا ریکارڈ یا دیگر تحریر غلط طور پر مرتب کی-

(iv) اس سے اس وقت علم تھا کہ وہ اسے غلط طور پر مرتب کررہا ہے-

(v) اس نے مذکورہ فعل اس نیت یا علم کے ساتھ کیے کہ یہ اغلب تھا کہ وہ اس طرح (a) کسی شخص یا پبلک کو نقصان یا زیاں پہنچائے گا (b) کسی شخص کو سزا سے بچائے گا یا (پ) کسی جائیداد کو ضبطی یا بار سے بچائے گا-

(vi) ایسی سزا قانونی طور پر قابل نفاذ تھی یا ایسا بار یا ضبطی قانونی ذمہ داری تھی-

بریت کے خلاف اپیل داخل کرنے کی اجازت کے لیے درخواست

Petition for leave to appeal against acquittal

نہ تو مبینہ طور پر ملزم کی طرف سے الزام کا موضوع اصل مشیر نامہ (Mashirnama) اور نہ اس کی نقل عدالت میں پیش کی گئی تھی اور نہ قانون شہادت 1984 کے آرٹیکل 76 کے تحت مطلوب اس کے ثانوی ثبوت کو جائز قرار دینے والے حالات موجود تھے۔ ہائی کورٹ نے متعلقہ شہادت پر بنظر غائر غور کیا تھا اور استغاثہ کی شہادت پر نہ اعتبار کرنے کے لیے قوی دلائل دیے تھے اور ملزم کو بری کرنے کا اس کا فیصلہ کسی کمزوری کا شکار نہیں تھا۔ عدالت مجاز کی طرف سے ان کی بریت کے ذریعے ملزمان کو معصومیت یا بے خطا ہونے کے ملنے والے دوہرے قیاس کا فائدہ اٹھانے سے محروم کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی۔ اندریں حالات اپیل داخل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا تھا۔ [1995 SCMR 246(c)]

آئینی درخواست Constitutional petition : ملزم کی طرف سے زیر دفعہ 265-K مجموعہ ضابطہ فوجداری اپنی بریت کے لیے داخل کردہ درخواست خصوصی عدالت کی طرف سے خارج کردی گئی۔ جواز -- مال میں غیردیانتدارانہ تصرف (Misappropriation)، خود اپنے استعمال کے لیے تبدیلی یا خیانت مجرمانہ کی تشکیل کرنے والے کسی قانون کی خلاف ورزی میں جائیداد کی فروخت کے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی۔ ملزم کے خلاف کوئی غلط ریکارڈ تیار کرنے کے کسی الزام کی غیرموجودگی میں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 218 کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔ قانون انسداد بدعنوانی (Prevention of Corruption Act, 1947) کی دفعہ 5(2) کا بھی اطلاق نہیں ہوتا تھا کیونکہ ریکارڈ پر کوئی ایسا مواد موجود نہیں تھا جس سے ثابت ہوتا کہ ملزم نے زیر بحث اراضی کی الاٹمنٹس (allotments) الاٹیوں سے رشوت لینے کے بعد کی تھیں۔ ریکارڈ پر بھی ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا جو ملزم کی طرف سے "PPO. 16 of 1977" کے آرٹیکل 2(A) کے مفہوم کے اندر غلط طرز عمل (misconduct) کی تشکیل کرتا۔ متذکرہ بالا جرائم کے تحت ملزم کو مجرم قرار دینے کا کوئی امکان نہ ہوتے ہوئے اس پر مقدمہ چلانا کار لاحاصل تھا۔ ملزم کی طرف سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 265-K کے تحت داخل کردہ درخواست کو خارج کرنے کے خصوصی عدالت کے حکم کو بغیر کسی قانونی جواز کے ہونے کی بنا پر نتیجتہً منسوخ کردیا گیا تھا اور مذکورہ ایف - آئی - آر کی بناء پر کی جانے والی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 162] -

ضابطہ : ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 219- عدالتی کارروائی میں سرکاری ملازم کا بداطواری سے خلاف قانون رپورٹ وغیرہ تیار کرنا

Public servant in judicial proceeding corruptly making report, etc., contrary to law

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے کسی عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ پر بداطواری سے یا کینہ سے کوئی رپورٹ مرتب کرے یا کوئی حکم دے، رائے سنائے یا فیصلہ دے جس کا خلاف قانون ہونا وہ جانتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اور اگلی دفعہ سرکاری ملازم کو تفویض شدہ اختیارات کے خباثت یا کینہ سے استعمال کرنے سے

ہے۔ دفعہ ہذا کو دفعہ 77 سے ملا کر پڑھنا چاہیے۔ دفعہ ہذا اختیارات کے خباثت سے استعمال کرنے کا تصور کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کسی ناجائز فعل کے ساتھ مجرمانہ علم کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ [(1872) 9 BHC 346]۔ اختیارات کے ایسے استعمال میں کینہ اور بدعنوانی، انتقامی کارروائی یا معاندانہ رویہ شامل ہیں۔ ملزم کی طرف سے بداطواری اور برائی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

بدنیتی سے: بدنیتی سے، کینہ سے، بغض سے، عداوت سے سب ہم معنی ہیں اور انگریزی لفظ "میلس لی" کے مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔ کینہ یا خصومت سے بالعموم یہ مراد لی جاتی ہے کہ کسی شخص کے خلاف کینہ یا بری خواہش رکھی جائے۔ قانون کے مطابق اس سے مراد ایسا غلط فعل ہے جو کسی جائز یا قابل معافی وجہ کے بغیر ارادتاً کیا جائے۔ قانوناً یہ لفظ ذاتی عداوت تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک اس طور پر سرزد کردہ فعل ہے جو دانستہ کیا جائے اور جو دوسروں کے لیے مضرت رساں ہو۔

مضرت رساں یا ناجائز طریقہ سے سرانجام کردہ فعل وہ ہوگا جس سے کسی کی حق تلفی ہو رہی ہو۔

شہادت: ثابت کریں:

(i) ملزم سرکاری ملازم ہے۔

(ii) اس نے رپورٹ، حکم، رائے یا فیصلہ مرتب کیا۔

(iii) اس نے (ii) میں مذکور فعل بداطواری سے یا بدنیتی سے کیے۔

(iv) ایسا حکم، رپورٹ، رائے یا فیصلہ کو کسی عدالتی کارروائی میں تیار کیا گیا یا سنایا گیا۔

(v) ایسی رپورٹ وغیرہ خلاف قانون تھے۔

(vi) جب ملزم نے ایسی رپورٹ وغیرہ کو تیار کیا یا سنایا اس کے علم میں تھا کہ یہ خلاف قانون ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 220۔ بااختیار شخص کی طرف سے سماعت یا قید کرنے کے لیے سپردگی جو جانتا ہو کہ وہ خلاف قانون عمل پیرا ہے

Commitment for trial or confinement by person having authority who knows that he is acting contrary to law

جو کوئی کسی ایسے عہدے پر فائز ہوتے ہوئے جو قانوناً لوگوں کو سماعت مقدمہ کے لیے یا قید کے لیے سپرد کرنے یا لوگوں کو قید میں رکھنے کا اختیار رکھتا ہو۔ اس اختیار کے نفاذ میں کسی شخص کو بداطواری یا خباثت سے سماعت یا قید کے لیے سپرد کرے یا کسی شخص کو قید رکھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ایسا کرنے میں وہ خلاف قانون عمل پیرا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا پچھلی دفعہ میں درج اصول کی مزید توسیع ہے۔ اس کا اطلاق عمومی ہے جبکہ سابقہ دفعہ عدالتی افسران سے متعلق تھی۔ اس کا مقصد ناجائز طور پر کسی ملزم کو دوسری عدالت کے سپرد کرنا یا غیر قانونی طور پر قید کرنے کا انسداد کرنا ہے۔ اس کا اطلاق عام لوگوں پر نہیں ہوتا بلکہ کسی عہدہ پر فائز اشخاص پر ہوتا ہے جو بعض حالات میں کسی جرم میں ماخوذ اشخاص کو قید کرنے کا مجاز ہوتے ہیں۔ (دفعات 59، 60، ضابطہ فوجداری)

شہادت : ثابت کریں :

(i) ملزم عہدہ دار تھا جس سے اسے اختیار تھا : (a) سماعت کے لیے کسی شخص کو سپرد کرے یا (b) کسی شخص کو قید میں ڈالے یا (c) کسی شخص کو قید میں رکھے۔

(ii) اس نے کسی شخص کو سماعت کے لیے سپرد کیا یا قید کیا یا ایسے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی شخص کو قید میں رکھا۔

(iii) مذکورہ فعل کرتے ہوئے وہ قانون کی خلاف ورزی کررہا تھا۔

(iv) اسے اس وقت معلوم تھا کہ وہ قانون کے خلاف فعل سرزد کررہا ہے۔

(v) اس نے (ii) فعل کرتے ہوئے بداطواری سے یا کینہ سے کام لیا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 221۔ سرکاری ملازم کا قصداً گرفتار نہ کرنا جبکہ ایسا کرنا اس پر قانوناً واجب ہو

Intentional omission to apprehend on the part of public servant bound to apprehend

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے اور جس پر بطور ایسے سرکاری ملازم کے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا یا قید میں رکھنا قانوناً واجب ہے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہے یا جو کسی جرم کی بابت گرفتار کیے جانے کا مستوجب ہے۔ اس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے یا قصداً اس شخص کو ایسی قید سے بھاگ جانے دے یا بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام میں ایسے شخص کی قصداً مدد کرے تو اس کو مندرجہ ذیل سزا دی جائے گی یعنی

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے معہ یا بلاجرمانہ اگر اس شخص پر جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے تھا۔ ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا یا ایسے جرم کے لیے وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جسکی کی سزا موت تھی یا

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ معہ یا بلاجرمانہ اگر وہ شخص جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے تھا ایسے الزام میں ملوث تھا یا ایسے جرم کی بابت گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جس کی سزا عمرقید یا ایسی قید ہے جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے یا

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے معہ یا بغیر جرمانہ۔ اگر اس شخص پر جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے تھا ایسے جرم میں ملوث تھا یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جس کی سزا دس برس سے کم میعاد کی قید ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت ایسے سرکاری ملازمین کو، جن پر کسی ملزم کو گرفتار کرنے یا قید میں رکھنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے ایسے ملزم کو گرفتار نہ کرنے یا بھاگ جانے پر مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول

دفعہ 222- عدالت سے زیر سزا یا جائز طور پر سپرد کردہ شخص کو گرفتار کرنے کا پابند سرکاری ملازم کا اسے قصداً گرفتار نہ کرنا

Intentional omission to apprehend on the part of public servant bound to apprehend person under sentence or lawfully committed

جو کوئی سرکاری ملازم ہو کر جس کا بطور ایسے سرکاری ملازم کے کسی ایسے شخص کو گرفتار کرنا یا قید میں رکھنا قانوناً واجب ہو، جسے کسی عدالت انصاف نے کسی جرم میں سزا کا حکم دے دیا ہو جو قانوناً حراست میں دے دیا گیا ہو- اس شخص کو گرفتار کرنا قصداً ترک کردے یا اس شخص کو قصداً ایسی قید سے بھاگ جانے دے یا اس قید سے بھاگ جانے کے اقدام میں قصداً اس شخص کی مدد کرے تو اس کو مندرجہ ذیل سزا دی جائے گی- یعنی

عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد چودہ برس تک ہو سکتی ہے- معہ یا بغیر جرمانہ اگر وہ شخص جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے زیر سزا موت ہو یا

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے- معہ یا بلاجرمانہ اگر وہ شخص جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے تھا- کسی عدالت انصاف کے حکم سزا یا حکم سزا کے تبادلہ کی رو سے عمر قید یا دس برس یا زیادہ میعاد کی قید کا تابع ہو، یا

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں- اگر وہ شخص جو قید میں تھا یا جس کو گرفتار کیا جانا چاہیے تھا- کسی عدالت انصاف کے حکم سزا کی رو سے ایسی قید کا تابع ہو جس کی میعاد دس برس سے کم ہو، یا وہ شخص قانوناً حراست میں لیا گیا ہو-

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے ذریعہ ان سرکاری ملازمین کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے جن پر گرفتار کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے- دفعہ ہذا سابقہ دفعہ سے ملتی جلتی ہے- فرق فقط یہ ہے کہ جس شخص کی گرفتاری مطلوب ہے وہ یا تو پہلے سے ہی سزایاب کیا جاچکا ہے یا اسے کسی جرم کے لیے سپرد عدالت کیا جاچکا ہے- اس طرح یہ دفعہ پچھلی دفعہ کی شدید تر شکل ہے-

دانستہ مدد: دانستہ مدد کرنے والے کے معانی کی وضاحت دفعہ 107 کی تشریح 2 میں کی گئی ہے-

(AIR 1929 Lah. 631)

شہادت: ثابت کریں:

(i) ملزم سرکاری ملازم ہے-
(ii) شخص زیر بحث کو کسی عدالت انصاف نے سزا دی ہے-
(iii) یہ سزا کسی جرم کے ارتکاب پر دی گئی-
(iv) ایسا شخص اس سزا کے لیے قابل گرفتاری تھا-
(v) ملزم ایسے شخص کو گرفتار کرنے کا قانونی طور پر ذمہ دار تھا-
(vi) اس نے گرفتاری نہ کی-

(vii) اس نے ایسا دانستہ کیا۔

یا (i)، (ii)، (iii) مذکور نکات ثابت کریں اور مزید

(iv) ایسا شخص ایسی سزا کے لیے قید میں تھا۔

(v) ملزم قانونی طور پر اسے قید میں رکھنے کا پابند تھا۔

(vi) اس نے اس شخص کو بھگا دیا یا بھاگنے میں مدد کی یا بھاگنے کے اقدام میں مدد کی۔

(vii) اس نے ایسا دانستہ طور پر کیا۔

وہ جرم بھی ثابت کریں جس کے لیے اس شخص کو قید کیا گیا تھا۔

یا حسب ذیل نکات ثابت کریں:

(i) ملزم سرکاری ملازم ہے۔

(ii) شخص زیر بحث کو حراست میں دیا گیا تھا۔

(iii) ایسا حراست میں دینا قانونی طور پر درست تھا۔

(iv) ملزم قانونی طور پر پابند تھا کہ اس سپردگی کے تحت اسے قید میں رکھے۔

(v) اس نے ایسے شخص کو بھگا دیا یا بھاگنے میں مدد کی یا بھاگنے کے اقدام میں مدد کی۔

(vi) اس نے ایسا دانستہ کیا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ اگر جرم ضمن اول یا دوم کے تحت قابل سزا ہو تو ناقابل ضمانت اگر ضمن سوئم کے تحت ہو تو قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن اگر جرم ضمن اول یا دوم کے تحت آتا ہو۔ اگر ضمن سوئم کے تحت آتا ہو تو قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 223۔ قید یا تحویل سے فرار جو سرکاری ملازم کی غفلت سے عمل میں آیا ہو

Escape from confinement or custody negligently suffered by public servant

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے جس پر بطور ایسا سرکاری ملازم ہونے کے کسی ایسے شخص کو قید میں رکھنا قانوناً واجب ہو جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو یا سزا دی گئی ہو یا جائز طور پر تحویل میں دیا گیا ہو، غفلت سے ایسے شخص کو قید سے بھاگ جانے دے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا گزشتہ دونوں دفعات کے اصول کی مزید توسیع ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت اس سرکاری ملازم کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے جو کسی ایسے شخص کو اپنی غفلت کی بناء پر قید سے فرار ہونے دیتا ہے جس پر جرم کا الزام لگا ہوا ہو۔ گزشتہ دونوں دفعات ایسے شخص کو عمداً گرفتار نہ کرنے کی نسبت تھیں۔

دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب وہ شخص جسے فرار ہونے دیا گیا کسی جرم کے لیے زیر حراست تھا یا اسے حراست میں دیا گیا تھا۔ اس کا اطلاق اس صورت میں نہ ہوگا جب اسے محض دیوانی تعمیل میں گرفتار کیا گیا ہو۔ موخرالذکر صورتوں پر دفعہ A-225 کا اطلاق ہوتا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

(i) ملزم سرکاری ملازم تھا۔

(ii) شخص زیر بحث پر کسی جرم کا الزام تھا یا جرم پر سزایاب تھا۔

(iii) ملزم ایسے شخص کو قید میں رکھنے کا قانونی طور پر پابند تھا۔

(iv) اس نے اسے ایسی قید سے فرار ہونے دیا۔

(v) اس نے اس کے فرار میں غفلت سے کام لیا۔

یا ثابت کریں :

(i) ملزم سرکاری ملازم تھا (ii) شخص زیر بحث حراست میں دیا گیا تھا (iii) ایسی سپردگی قانونی تھی۔

(iv) ملزم ایسے شخص کو ایسی سپردگی کے تحت قید میں رکھنے کا قانونی طور پر پابند تھا۔

(v) اس نے ایسے شخص کو قید سے فرار ہونے دیا۔

(vi) اس نے ایسا کرتے وقت غفلت سے کام لیا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 224۔ کسی شخص کا اپنی جائز گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت کرنا

Resistance or obstruction by a person to his lawful apprehension

جو کوئی کسی جرم میں ملوث ہوجانے یا مجرم ثابت ہوجانے پر اپنے جائز گرفتار کیے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون جو کوئی کسی جرم پر، جس کا اس پر الزام ہو یا جس کی اسے سزا دی گئی ہو، اپنے جائز طور پر گرفتار کیے جانے میں قصداً کوئی تعرض کرے یا ناجائز مزاحمت کرے یا کسی حراست سے جس میں کسی ایسے جرم کے سبب وہ قانوناً قید ہو، بھاگ جائے یا بھاگ جانے کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

وضاحت Explanation : اس دفعہ کی سزا اس سزا کے علاوہ ہے جس کا وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو حراست میں روک رکھا گیا ہو۔ اس جرم کی پاداش میں مستوجب ہے جس کا الزام اس پر لگایا گیا یا جس کا وہ مجرم ثابت ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اور آئندہ دفعات کسی شخص کے گرفتاری میں غیرقانونی مزاحمت سے متعلق ہیں۔ دفعہ ہذا اس شخص کو سزایاب کرنے سے متعلق ہے جو اپنی قانونی گرفتاری میں تعرض یا غیرقانونی مزاحمت کرتا ہے جبکہ ایسی گرفتاری کسی ایسے جرم کے بلبے ہو جس کے لیے یا تو اس پر الزام لگایا گیا ہو جس کے لیے اسے سزا دی گئی ہو۔

دانستہ : دفعہ 224 کے تحت سزایابی کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ملزم قانونی حراست سے دانستہ طور پر فرار ہوا یا فرار ہونے کا اقدام کیا۔ (AIR 1960 Arissa 23)۔ جب دوسرے لوگ ملزم کو حراست سے زبردستی چھڑا لے جائیں تو حراست سے دانستہ فرار نہ ہوگا۔ (AIR 1950 Arissa 62)

گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت : گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت صرف اس صورت میں جرم ہوگی جبکہ گرفتاری قانونی طور پر درست ہو۔ (AIR 1932 Pat. 171)۔ جب دفعہ 447 P.P.C کے تحت اول بار سمن کی بجائے مجسٹریٹ نے وارنٹ جاری کردیا تو یہ قرار دیا گیا کہ اس کے تحت ملزم کی گرفتاری دفعہ 224 P.P.C کے معنوں میں قانونی

طور پر جائز نہ تھی لہٰذا اس کی مزاحمت جرم نہ ہوگی- (AIR 1950 Arissa 62)

جب ملزم پولیس کی آمد کی خبر پاکر گرفتاری سے بچنے کے لیے بھاگ گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ یہ دفعہ 224 کے معنوں میں تعرض یا مزاحمت نہ تھی- (PLR 1951 Lah. 597; PLD 1951 Lah. 276)

اگر ملزم تعاقب کرنے والوں کو ڈرانے کے لیے فائر کرے تو چاہے کوئی شخص زخمی نہ ہوا ہو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکتی ہے-
(PLD 1951 Lah. 276)

جائز حراست سے فرار: جب کسی ملزم کو قانونی طور پر گرفتار کیا جائے تو اسے اس کی تعمیل کرنی چاہیے تاکہ اس کی سماعت ہوسکے اور اس کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے- اگر وہ قانونی طریقہ سے بری ہونے سے قبل آزادی حاصل کرلیتا ہے تو وہ قانونی حراست سے فرار کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے- (PLD 1967 Kar. 428)- جب کوئی قیدی اپنی سزا کاٹے بغیر جیل کے اہلکاروں کی چشم پوشی سے جیل سے خود کو چھڑالیتا ہے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوتا ہے- (PLD 1967 Kar. 428)

شہادت: جب زیر الزام جرم گرفتاری میں تعرض کا ہو تو ثابت کریں:

(i) ملزم پر کسی جرم کا الزام تھا-

(ii) ملزم نے اپنی گرفتاری پر تعرض یا مزاحمت کی-

(iii) ایسا تعرض یا مزاحمت ناجائز تھی-

(iv) ملزم نے ایسا دانستہ کیا-

جب ملزم حراست سے فرار ہوا ہو تو ثابت کریں:

(i) ملزم پر کسی جرم کا الزام تھا یا اسے سزایاب کیا جاچکا تھا-

(ii) اسے حراست میں رکھا گیا تھا-

(iii) اسے ایسے الزام یا سزایابی کی بناء پر حراست میں رکھا گیا تھا-

(iv) ایسا حراست میں رکھنا جائز تھا-

(v) ملزم ایسی حراست سے فرار ہوا یا فرار ہونے کا اقدام کیا-

(vi) ملزم نے ایسا دانستہ کیا-

سزا: چونکہ دفعہ ہذا کے تحت سزا اصل جرم کی سزا کے علاوہ ہے لہٰذا سزا دیتے وقت عدالت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (3) (2) 396 کی ہدایات پر لازمی طور پر عمل کرے گی- [(1867) W.R (Cr.) 85]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم-
(PLD 1966 SC 589)

دفعہ 225- دوسرے شخص کی گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت

Resistance or obstruction to lawful apprehension of another person

جو کوئی کسی جرم میں کسی دوسرے شخص کے قانوناً گرفتار کیے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو یا کسی حراست سے جس میں وہ شخص کسی جرم میں قانونی طور پر زیر حراست ہے چھڑا لے جائے یا چھڑانے

جانے کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

یا اگر وہ شخص جس کو گرفتار کیا جانا ہو جو چھڑایا گیا ہو یا جس کو چھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو یا وہ ایسے جرم کی بابت گرفتار کیے جانے کا مستوجب ہو جس کی سزا عمر قید ہو، یا قید جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

یا اگر وہ شخص جس کو گرفتار کیاجانا ہو یا جو چھڑایا گیا ہو یا جس کے چھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب ہو جس کی سزا موت ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

یا اگر وہ شخص جس کو گرفتار کیا جانا ہو یا جو چھڑایا گیا ہو یا جس کے چھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو، کسی عدالت انصاف کے حکم سزا یا اس حکم سزا کے متبادل حکم کی رو سے عمر قید یا قید دس برس یا زیادہ میعاد کے لیے قید کا مستوجب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

یا اگر وہ شخص جس کو گرفتار کیا جانا ہو یا جو چھڑایا گیا ہو یا جس کے چھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو زیر سزائے موت ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زائد نہ ہو اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کو سزا دینا ہے جو دوسروں کی گرفتاری میں مزاحم ہوتے ہیں۔ گزشتہ دفعہ میں اپنی گرفتاری پر تعرض یا مزاحمت قابل سزا قرار دی گئی تھی۔ دفعہ 130 کا تعلق سٹیٹ کے قیدی یا جنگی قیدی کو چھڑانے سے متعلق ہے اور دفعہ 186 کسی دیگر صورت میں چھڑانے پر اطلاق پذیر ہوتی ہے۔

نیت: ملزم کی نیت دفعہ ہذا کے تحت جرم میں اہم جزو ہے۔ اگر گرفتاری قانونی نہیں ہے تو ایسی گرفتاری میں مزاحمت کوئی جرم نہ ہو گا۔ جب ایک سب انسپکٹر پولیس اپنی وردی میں ملبوس ایک گاؤں میں ایک ملزم کو نہایت غیرقانونی اور قابل سرزنش طریقہ پر گرفتار کرنے گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ اگر پولیس کی مزاحمت کی گئی تو ملزمان کو دفعہ ہذا کے تحت مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ [(1934) 9 Lakh. 517]

چھڑانا: مجموعہ تعزیرات میں اس لفظ کی کوئی تعریف موجود نہیں ہے۔ چھڑانے سے مراد کسی شخص کو، حراست میں رکھنے والے افسر کی مرضی کے خلاف، حراست سے زبردستی چھڑانا ہے۔ ملزم کی نیت جرم کا اصل جزو ہے البتہ غیرقانونی گرفتاری سے چھڑانا جرم نہ ہو گا۔

کسی وارنٹ گرفتاری کے جواز کے لیے عدالت کی مہر ضروری ہوتی ہے۔ اس کی عدم موجودگی وارنٹ کو کالعدم بنا دیتی ہے۔ اور ایسے وارنٹ پر کی گئی گرفتاری قانونی نہ ہو گی۔ [(1914) 42 Cal. 708]

شہادت: ثابت کریں:

(i) زیر بحث شخص زیر حراست رکھا ہوا تھا۔
(ii) ایسی حراست کسی جرم سے متعلق تھی۔
(iii) ایسی حراست جائز تھی۔
(iv) ملزم نے ایسے شخص کو چھڑوایا یا چھڑوانے کا اقدام کیا۔
(v) اس نے ایسا دانستہ کیا۔

اس نیت کے متعلق، جس کے تحت ملزم نے فعل سرزد کیا واضح نتیجہ ہونا چاہیے۔ (AIR 1922 Lah. 73)
مزید ثابت کریں کہ مقدمہ دفعہ کی خاص ضمن کے تحت آتا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، اگر مقدمہ پہلی ضمن کے تحت آتا ہو تو قابل ضمانت ورنہ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، اگر مقدمہ ضمن اول میں آتا ہے تو قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، اگر دوسری ضمن کے تحت آتا ہے تو قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول بقایا ضمن کے تحت قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 225-A- سرکاری ملازم کا ان صورتوں میں گرفتار نہ کرنا یا بھاگ جانے دینا جو بصورت دیگر محکوم نہیں ہیں

Omission to apprehend or sufferance of escape, on part of public servant, in cases not otherwise provided for

جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے جو بطور ایسے سرکاری ملازم کے قانوناً پابند ہوتے ہوئے کہ وہ کسی شخص کو گرفتار کرے یا اسے حراست میں رکھے، کسی ایسی صورت میں جو دفعات 221، 222 یا 223 یا کسی اور قانون نافذالوقت میں محکوم نہیں ہے، اس شخص کو گرفتار نہ کرے یا اس کو بھاگ جانے دے تو اس کو سزا دی جائے گی:

(a) اگر وہ قصداً ایسا کرے تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں، یا
(b) اگر وہ فعل غفلت سے کرے تو قید محض جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق جب سرکاری ملازم کسی شخص کو قانونی طور پر گرفتار کرنے کا یا قید میں رکھنے کا پابند ہو اور صورت حال ایسی ہو جو دفعات 221، 222 اور 223 کے احکام میں یا کسی نافذالوقت قانون کے تحت نہ آتی ہو، اور وہ اس شخص کو گرفتار نہ کرے یا اسے فرار ہونے دے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

ایک پولیس افسر کے سپرد ایک گرفتار شدہ شخص کیا گیا۔ اس نے اس کمرے کے ایک دروازہ کی حفاظت نہ کی جس میں اسے محبوس رکھا گیا۔ قیدی اس دروازے سے فرار ہو گیا۔ یہ قرار دیا گیا کہ افسر واضح طور پر دفعہ ہذا کے تحت غفلت کا مجرم تھا۔ (AIR 1930 Pat. 103)

ضابطہ: ارادتاً گرفتار نہ کرنے کی صورت میں۔ ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔ غفلت سے گرفتار نہ کرنے کی صورت میں۔ ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 225-B- ان صورتوں میں جو بصورت دیگر محکوم نہیں جائز گرفتاری میں تعرض یا مزاحمت، یا فرار یا چھڑانا

Resistance or obstruction to lawful apprehension, or escape or rescue in cases not otherwise provided for

جو کوئی ایسی کسی صورت میں جس کی نسبت دفعہ 224 یا 225 یا کسی دوسرے قانون نافذالوقت میں کوئی احکام درج نہیں ہیں، اپنے یا کسی اور شخص کے قانوناً گرفتار کیے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے، یا خلاف قانون مزاحم ہو، یا حراست سے جس میں قانوناً قید ہو بھاگ جائے، یا بھاگ جانے کا اقدام کرے یا کسی دوسرے کو حراست سے جس میں وہ قانوناً قید ہو، چھڑائے یا چھڑانے کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ان صورتوں پر حاوی ہوتا ہے جن پر دفعات 224 یا 225 اطلاق پذیر نہ ہوتی ہوں۔ دفعہ ہذا کا لب لباب قانونی گرفتاری سے تعرض یا مزاحمت یا فرار یا قانونی حراست سے چھڑانا یا ایسے فرار یا چھڑانے کا اقدام کرنا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے اول دو شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے، جو یہ ہیں :

1- تعمیل کنندہ کو ملزم گرفتار کرنے کا قانونی اختیار ہو، اور

2- جس وارنٹ کے تحت وہ گرفتاری کررہا ہے حاکم مجاز نے جاری کیا ہو۔

دانستہ تعرض یا ناجائز مزاحمت : گرفتاری میں تعرض دانستہ ہونا چاہیے۔ جب گرفتار کیے جانے والے شخص کو علم نہ ہو کہ وہ گرفتار کیا جارہا ہے یا کیا جانے والا ہے اور وہ گرفتاری میں تعرض کرتا ہے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (AIR 1928 Lah. 324)۔ جب دیوانی عدالت نے مدیون کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری کیا ہو اور وہ گرفتار کرنے والے کی مزاحمت کرتا ہے تو دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

قانونی گرفتاری : جس وارنٹ کے تحت کسی شخص کو گرفتار کرنا مطلوب ہو، قانونی طور پر درست اور صحیح ہونا چاہیے۔ اگر وارنٹ قانونی طور پر جاری نہ ہوا ہو تو اس کی مزاحمت جرم تصور نہ ہوگی۔ جب ایک گواہ کا وارنٹ جاری کیا گیا اور اول سمن نہ جاری کیا گیا نہ ہی وارنٹ جاری کرنے کی وجہ تحریر کی گئی اور گواہ کو گرفتار کیا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسے وارنٹ پر گرفتاری جرم نہ تھی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (6) (1) 54 کے تحت پولیس افسر کو ایسے شخص کو بلاوارنٹ گرفتار کرنے کا اختیار حاصل ہے جس پر اسے فوجی مفرور ہونے کا شک ہو۔ ایسے اشخاص جو اس شخص کو ایسی حراست سے چھڑائیں دفعہ ہذا کے تحت مجرم ہیں۔

شہادت : ثابت کریں :

(I) ملزم نے کچھ تعرض یا غیرقانونی مزاحمت کی۔

(II) اس نے ایسا کیا (a) اپنی گرفتاری روکنے کے لیے یا کسی دیگر شخص کی گرفتاری یا (b) فرار ہونے کے لیے یا فرار کا اقدام کرنے کے لیے کسی ایسی حراست سے جس میں اسے قانونی طور پر رکھا گیا تھا یا (c) کسی شخص کو ایسی حراست سے چھڑانے کے لیے یا چھڑانے کے اقدام کے لیے جس میں اسے قانونی طور پر رکھا گیا تھا۔

(iii) اس نے (i) کا فعل دانستہ کیا۔

دفعہ ہذا کے تحت مقدمہ قائم کرنے کے لیے جس شخص کی حراست سے فرار عمل میں لایا گیا یا چھڑایا گیا وہ استغاثہ کرنے کے لیے مناسب شخص ہوگا۔ لیکن اگر دوسرا شخص جو حالات سے واقف ہو، استغاثہ کرے تو یہ باطل نہ ہوگا۔ کوئی مجسٹریٹ بطور عام اطلاع کنندہ کے استغاثہ کرنے کا مجاز ہوگا۔ (AIR 1933 Lah. 884)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 226۔ حبس بہ عبور دریائے شور سے غیرقانونی واپسی

Unlawful return from transportation

قانون اصلاحات کے آرڈیننس 12 بابت 1972 کی دفعہ 2 اور شیڈول کے تحت منسوخ ہوئی۔

دفعہ 227۔ شرائط معافی کی خلاف ورزی

Violation of condition of remission of punishment

کوئی شخص جس نے سزا کی مشروط معافی قبول کی ہو جان بوجھ کر کسی ایسی شرط کی خلاف ورزی کرے جس پر وہ معافی منظور کی گئی تھی تو اس کو وہی سزا دی جائے گی جو اسے ابتدائی طور پر دی گئی تھی۔ اگر اس نے اس سزا کا کوئی حصہ نہ بھگت لیا ہو اور اگر اس نے اس سزا کا کوئی حصہ بھگت لیا ہو تو مذکور سزا کے اس قدر حصہ کی سزا دی جائے گی جو اس نے نہیں بھگتی۔

دفعہ 228۔ عدالت کارروائی میں مصروف سرکاری ملازم کی دانستہ توہین یا خلل اندازی کرنا

Intentional insult or interruption to public servant sitting in judicial proceeding

جو کوئی قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کرے یا خلل اندازی کرے جبکہ وہ عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ میں مصروف ہو تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : جب عدالت دادرسی کی کارروائیوں میں مصروف ہو تو عدالتی کارروائیوں کو بے جا دخل اندازی یا دانستہ توہین سے محفوظ رکھنے کے لیے دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے۔ عدالت کے منصب اور وقار کو قائم رکھنا قانون کا اولین اصول ہے۔ دفعہ ہذا ان صورتوں تک محدود ہے جب سرکاری ملازم عدالتی کارروائی میں مصروف ہو۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 480 کے تحت توہین عدالت کی سزا دینے کے اختیارات کا استعمال سوائے عدالت کے کوئی اور شخص زیر کار نہیں لاسکتا۔ (PLD 1965 SC 677)۔ ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ جو عدالتیں دفعہ ہذا کے تحت کارروائی کرتی ہیں ان کو یہ تاثر نہیں دینا چاہیے کہ وہ غیرضروری طور پر حساس ہیں۔ (PLD 1963 SC 1)

عدالت زیر دفعہ 228 مجموعہ تعزیرات پاکستان کسی جرم کی سماعت کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات 480 و 481 میں تجویز کردہ طریق کار کی تعمیل کرنے کی پابند ہوتی ہے جس کے تحت ملزم کا بیان ریکارڈ کرنا تاکیدی شرط ہے۔

[1995 PCr. LJ 1307 (b)]۔

دانستہ : عدالت کی توہین یا مداخلت دانستہ ہونی چاہیے۔ کوئی ایسا ریمارک جو عدالت کی سماعت میں آجائے اور جس

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

کی بناء پر عدالت کے کام میں مداخلت ہوئی ہو، ملزم کی سزایابی کے لیے کافی نہیں ہے۔ (16 Cr. LJ 610)

عدالت میں کیا گیا کوئی احتجاج جس سے عدالت کے کام میں مداخلت ہوئی ہو اگر صرف اس نیت سے کیا گیا ہو تو یہ نیک نیتی پر مبنی نہ رہے گا اور توہین سمجھا جائے گا۔ (PLD 1964 Dacca 1152; PLD 1963 Dacca 39)

ایک مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا کہ مسلسل سوالات کا جواب نہ دینا کچھ بھی ہوں، دفعہ ہذا کے معنوں میں دانستہ مداخلت سمجھا جائے گا۔ (PLR 1955 Lah. 519)

عدالت کی طرف سے اس کے اظہار وجوہ کے نوٹس میں فیصلہ لکھنے کے دوران ملزم کی طرف سے توہین کیے جانے یا مداخلت کرنے کا محض ذکر یہ اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں تھا کہ صدارتی افسر عدالتی کارروائی نمٹا رہا تھا۔ عدالت کو چاہیے تھے کہ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 480 و 481 میں مقرر کردہ طریق کار کی پیروی کرتی اور ملزمان کے بیانات اور دیگر شہادت یہ ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ کرتی کہ عدالت اس وقت عدالتی کارروائی میں مصروف تھی۔ اظہار وجوہ کے نوٹس کی ملزمان پر اس وقت تعمیل کرائی گئی جب عدالت کا وقت ختم ہو چکا تھا اور انہیں اپنا دفاع کرنے کا معقول موقع فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت نے ان کا جواب موصول ہونے پر ملزمان میں سے ہر ایک کو 200 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا دی اور جرمانہ ادا کرنے کا موقع دیے بغیر انہیں جیل بھیج دیا۔ عدالت کی طرف سے کیے گئے اقدام اس کی عداوت، ناتجربہ کاری اور اپنے پیشکار کو تحفظ دینے کی کوشش کو ظاہر کرتے تھے جس نے مبینہ طور پر رشوت قبول کی تھی۔ اندریں حالات ملزمان کو بری کردیا گیا تھا [1995 PCr. LJ 1307 (a)]۔

عدالتی کارروائی : دفعہ ہذا کے تحت سرکاری ملازم کی توہین یا مداخلت اس دوران ہونی چاہیے جبکہ وہ عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ پر کام کررہا ہو جب سزا سنائی جائے تو یہ لازمی نہیں ہے کہ عدالتی کارروائی ختم ہوگئی ہو۔

منسوخی عدالتی کارروائی : لیبر کورٹ چونکہ دفعہ 476، ضابطہ فوجداری کے زمرے میں شامل نہیں اس لئے اسے اختیار سماعت حاصل نہ تھا کہ وہ ملزم کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کرتی کیونکہ نہ ہی ملزم عدالت مذکور کے روبرو سائل تھا اور نہ ہی وہ کسی ایسی کارروائی میں فریق مقدمہ تھا جو کسی دیوانی ریونیو یا فوجداری عدالت میں شریک مقدمہ تھا۔ لیبر کورٹ کے افسر جلیس نے اپنے فعل کی حمایت میں اپنے حکم میں خود کو لیبر کورٹ کا افسر جلیس ہونے کے علاوہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ظاہر کیا تھا۔ افسر جلیس مذکور نے ملزم کو براہ راست دفعہ 228، تعزیرات پاکستان اور دفعات 3، 4، قانون توہین عدالت 1976 کے تحت قصوروار گردانا تھا اور اسے حراست میں لے کر جیل بھجوا دیا تھا اور بعد ازاں اس کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 476، ضابطہ فوجداری شروع کرنے کے سلسلے میں نوٹس جاری کیا تھا۔ لیبر کورٹ کے افسر جلیس نے تحریری طور پر کوئی شکایت زیر دفعہ 195، ضابطہ فوجداری بھی نہ دی تھی اور اس طرح اس نے دفعہ (5) 38، انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس 1969 کی خلاف ورزی اس طرح کی تھی کہ اس نے از خود توہین عدالت کی کارروائی کے تحت قدم اٹھایا تھا اور معاملے کو لیبر اپیلیٹ ٹریبونل میں نہ بھیجا تھا۔ لیبر کورٹ کے افسر جلیس کی طرف سے کی گئی تمام کارروائی غیرقانونی در بلاقانونی جواز کے تھی۔ ملزم کے خلاف شروع کی گئی تمام کارروائی منسوخ کردی گئی۔

(1997 PCr. LJ 1584; 1985 PLC 1065)

شہادت : ثابت کریں :

(I) جس شخص کے خلاف جرم کیا گیا وہ سرکاری ملازم تھا۔

(II) جرم کے ارتکاب کے وقت وہ عدالتی کارروائی کے کسی مرحلہ پر تھا۔

(iii) جبکہ وہ اس طرح مصروف تھا ملزم نے ایسے سرکاری ملازم کی توہین کی یا اس کی مداخلت کی۔
(iv) اس نے ایسا دانستہ کیا۔
استغاثہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ نیت کو پوری طرح ثابت کرے۔ (PLD 1964 Kar. 367)
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت جس میں جرم کا ارتکاب ہوا جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کے باب 35 کے احکام کے تابع ہوگی۔ ملاحظہ کریں دفعہ 480 C.P.C استغاثہ کرنے کی وہ عدالت مجاز ہوگی جس کے روبرو جرم کا ارتکاب ہوا یا وہ عدالت جس کی وہ عدالت ماتحت ہو۔

دفعہ 229۔ کسی اہل جیوری یا اسیر کی تلبیس شخصی کرنا

Personation of a juror or assessor

جو کوئی تلبیس شخصی کرکے یا بصورت دیگر، دانستہ طور پر موجب ہو یا جان بوجھ کر خود کو، بطور اہل جیوری یا اسیر منتخب ہونے، فہرست میں درج ہونے یا حلف اٹھانے کی، کسی ایسی صورت میں اجازت دے، جس میں وہ جانتا ہو کہ وہ قانوناً ایسے انتخاب، فہرست میں اندراج یا حلف کا حقدار نہیں ہے یا اپنے اس طرح غیرقانونی طور پر منتخب ہونے، فہرست میں درج ہونے یا حلف اٹھانے کا علم رکھتے ہوئے ایسی جیوری میں بطور ایسے اسیر کے رضاکارانہ طور پر خدمت بجا لائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد کسی ایسے اہل جیوری یا اسیر کو سزا دینا ہے جو تلبیس شخصی کرکے ایسا اہل جیوری یا اسیر بن بیٹھتا ہے۔ دفعہ ہذا میں دو صورتوں کا ذکر ہے : اول یہ کہ ملزم کو اپنے انتخاب یا فہرست میں اندراج کا مجرمانہ علم تھا اور دوئم یہ کہ اسے ایسا علم اپنے منتخب ہوجانے یا فہرست میں اندراج ہونے کے بعد ہوا۔
مجموعہ ہذا کی چھ دفعات تلبیس شخصی سے متعلق ہیں جو یہ ہیں دفعات 140، 170، F-171، 225 اور 229۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

باب 12

ان جرموں کے بیان میں جو سکّے اور گورنمنٹ اسٹامپ سے متعلق ہیں

OF OFFENCES RELATING TO COIN AND GOVERNMENT STAMPS

دفعہ 230۔ سکہ کی تعریف **Coin defined**: سکہ دھات ہے جو فی الوقت زر نقد کے طور استعمال ہوتا ہو اور اس طور زیر استعمال لائے جانے کے لیے کسی حکومت یا اقتدار اعلیٰ کے حکم سے نقش شدہ اور جاری کردہ ہو۔

پاکستان کا سکہ **Pakistani coin**: پاکستان کا سکہ ایسی دھات ہے جسے حکومت پاکستان کے حکم سے نقش اور جاری کیا گیا ہو تاکہ بطور زر نقد استعمال ہو سکے اور وہ دھات جو اس طور پر نقش اور جاری کی گئی ہو، باب ہذا کے مقاصد کے لیے پاکستان کا سکہ رہے گی باوجود اس کے کہ اس کا بطور زر نقد استعمال کرنا ختم ہو چکا ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) کوڑیاں سکہ نہیں ہیں۔

(b) تانبے کے غیر نقش شدہ ٹکڑے، اگرچہ بطور زرنقد مستعمل ہوں، سکہ نہیں ہیں۔

(c) تمغے سکہ نہیں ہیں کیونکہ ان کا مقصد بطور زرنقد استعمال کیا جانا نہیں ہوتا۔

(d) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس XXVII بابت 1981 سے حذف ہوئی۔

(e) وفاقی قوانین کے (ترمیم و اعلان) کے آرڈیننس XXVII بابت 1981 سے حذف ہوئی۔

دفعہ 231۔ تلبیس سکہ **Counterfeiting coin**: جو کوئی سکے کی تلبیس کرے یا سکے کی تلبیس کرنے کے عمل کا کوئی حصہ جان بوجھ کر سرانجام دے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

وضاحت **Explanation**: وہ شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا جو فریب دینے کی نیت سے یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ ایسا فریب زیر عمل آنے کا احتمال ہے، کسی اصلی سکے کو ایسا کردے کہ وہ مختلف سکے کی طرح نظر آئے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ملک کے اصلی سکہ کی تلبیس یعنی جعلی سکہ بنانے کی سزایابی ہے۔ دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ جعلی سکہ اس بنیادی نیت یا ارادہ سے بنایا جائے کہ اسے بطور اصلی سکہ کے چلایا جائے گا۔ فقط اتنا ہی کافی ہے کہ اس سکہ سے اس قدر مماثلت ہے کہ اسے بطور اصلی کے چلایا جاسکتا ہے۔ (AIR 1919 Pat. 330)

تلبیس کرنے سے یہ مراد ہے کہ ایسا سکہ جو اصلی نہیں ہے مگر جو اصلی سے ملتا جلتا ہو یا اس ارادہ سے بنایا گیا ہو کہ اصلی کی مانند ہو یا اسے بطور سکہ کے چلایا جاسکے۔ اگر اصلی سکہ کو تبدیل کرکے دوسری قیمت کا سکہ ظاہر کیا جائے تو یہ بھی تلبیس ہوگی۔

جعلی سکہ بنانے کے لیے اگر تھوڑا بہت بھی عمل کیا گیا ہو تو نامکمل کے باوصف اسے جعلی سکہ سمجھا جائے گا۔ جعلی سکہ ایسا ہونا ضروری ہے جو اس سکہ سے مماثلت رکھتا ہو جو سکہ رائج الوقت ہو، اگر کسی شخص نے شہنشاہ اکبر کے زمانہ کے کسی سکہ کا جعل کیا تو دفعہ ہذا کے تحت اسے جرم کا مرتکب نہیں گردانا جائے گا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 232- پاکستانی سکے کی تلبیس Counterfeiting Pakistani coin : جو کوئی پاکستانی سکے کی تلبیس کرے یا اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی حصہ دانستہ سرانجام دے، تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ 231 کے تحت سکہ کی تلبیس کی سزا مقرر کی گئی ہے جبکہ دفعہ ہذا کے تحت پاکستان کے سکہ کی تلبیس کی سزا مقرر کی گئی ہے جو سابقہ دفعہ سے سخت تر ہے۔

جب جعلی سکے صرف اس غرض سے بنائے گئے ہوں کہ جعلساز ان کو اپنے دشمن کے گھر خفیہ طور پر پہنچا کر اس کو مصیبت میں ڈالنا چاہتے تھے تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسے سکے بنانے والے اشخاص جو کہ ایسے سکے بنانے کے آلات اور سامان کے قابض تھے نہ تو دفعہ ہذا کے تحت جرم کے مرتکب تھے اور نہ ہی دفعہ 235 کے تحت بلکہ دفعہ 145 کے تحت مستوجب سزا تھے۔ (PLD 1949 Lah. 179)

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 233- جعلی سکہ بنانے کے آلات بنانا یا بیچنا

Making or selling instrument for counterfeiting coin

جو کوئی ٹھپا یا اوزار بنائے یا اس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کے عمل کا کوئی جزو سرانجام دے یا اس کو خریدے یا بیچے یا اور طرح ٹھکانے لگائے۔ اس غرض سے کہ وہ سکہ کی تلبیس کے لیے استعمال کیا جائے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر اس کا سکے کی تلبیس میں استعمال کیا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے مطابق جعلی سکہ بنانے کی تیاری ہی کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے کیونکہ جعلی سکہ بنانے سے سرکاری خزانہ براہ راست متاثر ہوتا ہے لہٰذا اس جرم کی تیاری کو ہی قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ جعلی سکہ بنانے کے لیے اول اوزاروں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور دفعہ ہذا اوزار بنانا، مرمت کرنا وغیرہ مستوجب سزا ٹھہراتی ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 234- پاکستانی سکہ کی تلبیس کے لیے اوزار بنانا یا بیچنا
Making or selling instrument for counterfeiting Pakistani coin

جو کوئی کوئی ٹھپا یا اوزار بنائے یا اس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کے عمل کا کوئی جزو سرانجام دے یا اس کو خریدے یا بیچے یا اور طرح ٹھکانے لگائے، اس غرض سے کہ وہ پاکستانی سکے کی تلبیس کرنے میں استعمال کیا جائے یا یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ اس کو پاکستانی سکہ کی تلبیس کے لیے استعمال میں لایا جانا مقصود ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد پاکستان کے کسی سکہ کی تلبیس کو قابل سزا ٹھہرانا ہے۔ اس لیے دفعہ ہذا کے تحت جرم کی سزا بہ نسبت دفعہ 233 کے سخت تر ہے یعنی اس کے تحت سزا سات برس تک رکھی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 235- جعلی سکے بنانے کے لیے زیر استعمال لانے کی غرض سے آلات یا سامان پاس رکھنا
Possession of instrument or material for the purpose of using the same for counterfeiting coin

جو کوئی اس غرض سے اپنے پاس کوئی اوزار یا سامان رکھتا ہو کہ انہیں سکے تلبیس کرنے کے کام لایا جائے یا یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ انہیں اس طور پر استعمال کرنا مقصود ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر پاکستان کا سکہ ہو If Pakistani coin: اور اگر سکہ جو تلبیس کیے جانے کو ہے پاکستان کا سکہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 10 برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا جعلی سکے بنانے کی نیت سے اوزار یا سامان پاس رکھنے کو قابل سزا بناتی ہے۔ آلات یا اوزار یا سامان کا محض پاس رکھنا جرم نہ ہوگا بلکہ ایسے سامان کو جعلی سکہ بنانے کی نیت سے پاس رکھا گیا ہو۔ ایسی نیت کو ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ ایک تلبیس سکہ کے مقدمہ میں تمام اہل خانہ کو دفعہ 235 کے تحت سزایاب کیا گیا تو قرار پایا دفعہ 235 کے الفاظ کے مطابق جعلی سکہ بنانے کی غرض سے آلات کا قبضہ واقعی جرم ہے مگر دوسروں کا اس قبضہ سے باعلم ہونا جرم نہیں ہے۔ (PLD 1949 Lah. 179)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن و مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 236- بیرون پاکستان تلبیس سکہ کی اندرون پاکستان اعانت کرنا
Abetting in Pakistan the counterfeiting out of Pakistan of coin

کوئی شخص اندرون پاکستان ہوتے ہوئے بیرون پاکستان تلبیس سکہ کی اعانت کرے تو اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی

کہ گویا اس نے پاکستان کے اندر ایسے سکہ کی تلبیس میں اعانت کی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا تلبیس سکہ کے ایسے جرم کی اعانت کو قابل سزا ٹھہراتی ہے جو سرزد تو بیرون پاکستان کیا گیا ہو مگر اس کی اعانت ایسے شخص نے کی ہو جو اندرون پاکستان ہو۔ اعانت کا پاکستان کے اندر تکمیل پذیر ہونا لازمی ہوگا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 237- جعلی سکہ کی درآمد یا برآمد

Import or export of counterfeit coin

جو کوئی کوئی جعلی سکہ پاکستان میں درآمد کرے یا اس سے برآمد کرے، جسے وہ جانتا ہے یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ یہ پاکستانی سکہ کی تلبیس ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت جعلی سکہ کی درآمد اور برآمد مستوجب سزا قرار دی گئی ہے۔ درآمد و برآمد خشکی، تری یا بذریعہ ہوائی جہاز، یعنی ہر طریقہ سے ممنوع ہے، البتہ ملزم کے علم میں ہونا ضروری ہے کہ ایسا سکہ جعلی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 238- پاکستان کے سکہ کی تلبیس کی درآمد یا برآمد

Import or export of counterfeit of Pakistani coin

جو کوئی کوئی جعلی سکہ جس کو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ پاکستان کے سکے کی تلبیس ہے پاکستان میں درآمد کرے یا اس سے برآمد کرے تو شخص مذکور کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 239- ایسا سکہ چلانا، جو اس علم سے پاس رکھا گیا ہو کہ وہ جعلی ہے

Delivery of coin, possessed with knowledge that it is counterfeit

کوئی شخص جس کے پاس کوئی جعلی سکہ ہو اور جس کو، جبکہ اس نے اسے قبضہ میں لیا علم تھا کہ جعلی ہے، کو فریبانہ یا فریب کا ارتکاب کیے جانے کی نیت سے کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی شخص کو اسے لے لینے کی ترغیب دینے کا اقدام کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق ایسے شخص پر ہوتا ہے جو جعلی سکہ بنانے والا نہیں ہوتا۔ ایسا شخص سکہ حاصل کرتا ہے یا وصول کرتا ہے۔ ایسا شخص یہ جانتے ہوئے کہ سکہ جعلی ہے اسے وصول یا حاصل کرتا ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- سکہ زیر بحث جعلی سکہ ہے۔
2- ملزم نے اس کا تصرف حاصل کیا۔
3- جب ملزم نے اس کا تصرف حاصل کیا تو اسے علم تھا کہ یہ جعلی سکہ تھا۔ (AIR 1937 Nag. 133)
4- ملزم نے سکہ کسی کے حوالہ کیا یا کسی کو اسے وصول کرنے کی ترغیب دی۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 240- پاکستانی سکہ کا چلانا جو اس علم سے پاس رکھا گیا ہو کہ وہ جعلی ہے

Delivery of Pakistani coin possessed with knowledge that it is counterfeit

کوئی شخص جس کے پاس کوئی ایسا جعلی سکہ ہو جو پاکستان کے سکے کی تلبیس ہو اور جس کو قبضہ میں لیتے وقت وہ جانتا تھا کہ یہ پاکستان کے سکے کی تلبیس تھی۔ فریبانہ یا فریب کے ارتکاب کیے جانے کی نیت سے کسی شخص کے حوالے کرے یا کسی شخص کو اسے وصول کرنے کی ترغیب دینے کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا جعلی سکہ بنانے والے پر نافذ نہیں کی گئی بلکہ جانتے بوجھتے ہوئے پاکستانی سکہ کی تلبیس کو چلانا جرم قرار دیا گیا ہے، سابقہ دفعہ کی نسبت اس کی سزا سخت تر ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 241- ایسا سکہ بطور اصلی چلانا جس کی بابت اول قبضہ کرتے وقت چلانے والا جعلی ہونا نہ جانتا تھا

Delivery of coin as genuine, which, when first possessed, the deliverer did not know to be counterfeit

جو کوئی شخص کوئی جعلی سکہ جس کو وہ جعلی جانتا ہو، بطور اصلی سکے کے کسی دوسرے شخص کے حوالے کرے یا کسی شخص کو اصلی سکے کی حیثیت سے اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے۔ لیکن جسے اس نے قبضے میں لیتے وقت ملتبس ہو جاتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا ایسی رقم کا جرمانہ جس کی تعداد اس سکے کی قیمت کے دس گنے تک ہو سکتی ہے جس کی تلبیس کی گئی یا دونوں سزائیں۔

تمثیل

Illustration

الف جو ایک جعلی سکہ ساز ہے۔ ب اپنے شریک جرم کو کچھ روپیہ چلانے کے لیے حوالے کرے اور ب ان کو پ کے ہاتھ کہ وہ بھی جعلی روپے چلانے والا ہے بیچ ڈالے اور پ ان کو جعلی جان کر خریدے۔ پھر پ ان کو کسی مال کی قیمت میں ت کو دے ڈالے اور ت ان کو جعلی نہ جان کر لے لے اور ان روپوں کے لینے کے بعد یہ معلوم کرے کہ وہ جعلی ہیں اور ..

کسی شے کی قیمت میں اس طور سے ڈالے کہ وہ کھرے ہیں تو اس صورت میں ت صرف اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہے مگر ب اور پ جیسی کہ صورت ہو، دفعہ 239 یا 240 کے تحت قابل سزا ہیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ان صورتوں پر حاوی ہے جن میں کسی شخص کو لین دین میں اتفاقاً جعلی سکہ ملے اور یہ جان کر کہ یہ سکہ کھوٹا ہے اس کو بطور کھرے سکے کے چلائے یا چلانے کا اقدام کرے۔ اس طرح اگرچہ اس نے کھوٹا سکہ ان جانے میں بلامجرمانہ نیت کے وصول کیا مگر جب اس کو علم ہوگیا کہ یہ جعلی سکہ ہے تو جانتے بوجھتے ہوئے مجرمانہ نیت سے اس کو چلائے یا چلانے کا اقدام کرے۔

ایک مقدمہ میں ملزم نے پہلے ایک دوکاندار سے کھوٹے سکے کی ریزگاری طلب کی۔ دوکاندار نے یہ کہہ کر سکہ واپس کردیا کہ کھوٹا ہے۔ ملزم نے دوسرے دوکاندار کو سکہ دے کر ریزگاری مانگی تو یہ قرار دیا گیا کہ پہلے دوکاندار کے انکار سے ملزم کے متعلق پختہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اسے سکہ کے کھوٹے ہونے کا علم ہوگیا تھا۔ ملزم کا دوسرے دوکاندار کو کھوٹا سکہ قبول کرنے کی تحریک کرنا جرم تھا۔ (12 Cr. LJ 79)

شہادت: ثابت کریں:

1- زیر بحث سکہ جعلی ہے۔
2- ملزم نے سکہ چلایا یا کسی کو اس کے قبول کرنے کی ترغیب کا اقدام کیا۔
3- ملزم نے اسے بطور اصلی سکہ کے چلایا یا اس کے بطور اصلی سکہ کے قبول کرنے کی تحریک کا اقدام کیا۔
4- ملزم کو ایسا سکہ چلانے یا اس کا اقدام کرتے وقت علم تھا کہ سکہ جعلی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 242- ایسے شخص کا جعلی سکہ کو قبضہ میں رکھنا جو قبضہ میں لیتے وقت اس کا جعلی ہونا جانتا تھا

Possession of counterfeit coin by person who knew it to be counterfeit when he became possessed thereof

جو کوئی فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے جعلی سکہ اپنے پاس رکھتا ہو اس کو قبضے میں لاتے وقت یہ جانتے ہوئے کہ وہ جعلی سکہ ہے۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کھوٹے سکہ کے محض قبضہ کو ہی جرم قرار دیتی ہے بشرطیکہ قابض کی نیت فریب کرنا ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سکہ کو چلانے کی کوشش کی گئی ہو۔ صرف سکہ کو کھوٹا جانتے ہوئے لیا ہو اور فریب دینے کی نیت سے پاس رکھا ہو۔

شہادت: ثابت کریں:

1- سکہ زیر بحث کھوٹا ہے۔
2- سکہ ملزم کے قبضہ میں تھا۔
3- ملزم نے سکہ کو اپنے قبضہ میں فریب دینے یا فریب کا ارتکاب کرنے کی نیت سے رکھا ہوا تھا۔ ملزم یہ ثابت کرنے کے لیے شہادت پیش کرسکتا ہے کہ اس نے ہنرمند شخص کو سکہ معائنہ کرنے کے لیے کہا تھا کیونکہ اسے شبہ تھا کہ سکہ کھوٹا ہے یا نہیں۔
4- جب ملزم نے سکہ اپنی تحویل میں لیا اسے علم تھا کہ سکہ کھوٹا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 243- ایسے شخص کا پاکستانی سکہ کو قبضہ میں رکھنا جو قبضہ میں لیتے وقت اس کا جعلی ہونا جانتا تھا

Possession of Pakistani coin by person who knew it to be counterfeit when he became possessed thereof

جو کوئی شخص فریباً یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے۔ کوئی جعلی سکہ اپنے پاس رکھتا ہو جو پاکستانی سکے کی تلبیس ہو اس کو قبضہ میں لاتے وقت یہ جانتے ہوئے کہ وہ جعلی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا دفعہ 242 کے اجزائے ترکیبی سے مرتب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جعلی سکہ پاکستان کے سکہ کی تلبیس ہے، اسی بناء پر اس کی سزا بھی سخت تر رکھی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 244- ملازم ٹکسال شخص کا قانوناً مقرر کردہ وزن یا ترکیب سے مختلف سکہ بنانا

Person employed in mint causing coin to be of different weight or composition from that fixed by law

جو کوئی پاکستان میں جائز طور پر قائم کردہ کسی ٹکسال میں مامور ہوتے ہوئے اس نیت سے کوئی ایسا فعل کرے یا کوئی ایسا فعل ترک کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہے کہ کوئی سکہ جو اس ٹکسال سے جاری ہو۔ اس وزن یا ترکیب سے جو قانوناً مقرر ہے۔ مختلف وزن یا ترکیب کا ہوجائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ ٹکسال میں سکے مقررہ میعار کے مطابق بنائی جائیں اور اگر ٹکسال کا کوئی ملازم قانونی ہدایات سے انحراف کرے تو اس کو سزایاب کیا جائے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 245۔ ٹکسال سے ناجائز طور پر آلات ضرب سکہ نکال لے جانا
Unlawfully taking coining instrument from mint

جو کوئی کسی ٹکسال سے جو قانوناً پاکستان میں قائم کی گئی ہو ضرب سکہ کا کوئی آلہ یا سامان بغیر کسی اختیار کے نکال لے جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کو سزایاب کرنا ہے جو پاکستان کی کسی ٹکسال سے سکہ بنانے کے آلات یا متعلقہ سامان بلااختیار باہر لے جائے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 246۔ فریب یا بددیانتی سے کسی سکہ کے وزن میں کمی یا ترکیب میں تبدیلی کرنا
Fraudulently or dishonestly diminishing weight or altering composition of coin

جو کوئی کسی سکے پر فریب یا بددیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جو اس سکے کا وزن کم کردے، یا اس سکے کی ترکیب بدل دے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

وضاحت Explanation: ایسا شخص جو سکہ کا کچھ حصہ کھوکھلا کرے اور اس خالی جگہ میں کوئی اور شے ڈال دے وہ اس سکہ کی ترکیب میں تبدیلی کرتا ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد سکے کے مقررہ معیار کو برقرار رکھنا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے جو کسی سکہ کے وزن میں فریب یا بددیانتی سے کمی کرے یا اس کی ترکیب بدلے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 247۔ فریب یا بددیانتی سے پاکستانی سکہ کے وزن میں کمی یا ترکیب میں تبدیلی کرنا
Fraudulently or dishonestly diminishing weight or altering composition of Pakistani coin

جو کوئی پاکستان کے کسی سکہ پر فریب یا بددیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جس سے اس سکے کا وزن کم ہوجائے یا اس کی ترکیب بدل جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: سابقہ دفعہ میں کسی سکہ کے وزن میں کمی یا ترکیب میں تبدیلی کرنے کی سزا مقرر کی گئی تھی جبکہ دفعہ ہذا پاکستان کے کسی سکہ کے وزن میں کمی یا ترکیب میں تبدیلی سے متعلق ہے اور اس کے لیے سزا بھی سخت تر مقرر کی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 248۔ اس نیت سے سکہ کی صورت بدلنا کہ وہ کسی دوسری قسم کے سکہ کے طور پر چل جائے

Altering appearance of coin with intent that it shall pass as coin of different description

جو کوئی کسی سکے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اس سکے کی صورت بدل جائے۔ اس نیت سے کہ سکہ مذکور کسی مختلف قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ایسے طریق عمل کا تدارک کرنا ہے جو کسی سکہ کی صورت یا ظاہری شکل میں فریب سے تبدیلی کرنے سے متعلق ہو۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 249۔ اس نیت سے پاکستانی سکہ کی صورت بدلنا کہ وہ کسی دوسری قسم کے سکہ کے طور پر چل جائے

Altering appearance of Pakistani coin with intent that it shall pass as coin of different description

جو کوئی پاکستان کے کسی سکے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اس سکے کی صورت بدل جائے۔ اس نیت سے کہ سکہ مذکور کسی مختلف قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سابقہ دفعہ سے صرف اس لحاظ سے مختلف ہے کہ جرم پاکستان کے سکہ کے متعلق کیا گیا ہے۔ اس کی سزا بھی سخت تر رکھی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 250۔ ایسا سکہ چلانا جو اس علم سے تحویل میں لیا گیا ہو کہ وہ بدلا ہوا ہے

Delivery of coin, possessed with knowledge that it is altered

کوئی شخص جس کے پاس ایسا سکہ ہو جس کی نسبت دفعہ 246 یا 248 میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب ہوچکا ہے اور جس نے سکہ کو قبضہ میں لاتے وقت جان لیا ہو کہ اس سکے کی نسبت جرم مذکور کا ارتکاب ہوچکا ہے۔ فریباً یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے۔ اس سکے کو دوسرے شخص کے حوالے کرے یا کسی دیگر شخص کو اسے قبول کرنے کی

ترغیب کا اقدام کرے، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اور آئندہ دفعہ کا مقصد ان اشخاص کو سزایاب کرنا ہے جو جعلی سکوں یا تبدیل شدہ سکوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ دفعہ کے اہم اجزاء جعلی سکوں کو جان بوجھ کر تحویل میں رکھنا اور فریب دینے کی نیت ہیں۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 251۔ پاکستان سکہ چلانا جسے اس علم سے قبضہ میں رکھا گیا ہو کہ یہ بدلا ہوا ہے

Delivery of Pakistani coin possessed with knowledge that it is altered

جس کسی کے پاس ایسا پاکستانی سکہ ہو، جس کی نسبت دفعہ 247 یا 249 میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے اور جس نے اس سکے کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اس کی نسبت ایسے جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے۔ اس سکے کو فریباً یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے، کسی دوسرے شخص کے حوالے کرے یا کسی دوسرے شخص کو اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا دفعہ 250 سے ملتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ کسی سکے کی بجائے پاکستانی سکہ کے متعلق جرم ہو تو دفعہ 251 کا اطلاق ہو گا اور اس کے لیے سزا بھی زیادہ سنگین رکھی گئی ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 252۔ ایسے شخص کا سکہ پاس رکھنا جسے اسے قبضہ میں لیتے ہوئے علم تھا کہ یہ بدلا ہوا ہے

Possession of coin by person who knew it to be altered when he became possessed thereof

جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے۔ کوئی ایسا سکہ اپنے پاس رکھتا ہو جس کی نسبت دفعہ 246 یا 248 میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو جسے قبضے میں لیتے وقت وہ جانتا ہو کہ اس سکے کی نسبت ایسے جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ

اول۔

دفعہ 253۔ ایسے شخص کا پاکستانی سکہ پاس رکھنا جسے اسے قبضہ میں لیتے ہوئے علم تھا کہ یہ بدلا ہوا ہے

Possession of Pakistani coin by person who knew it to be altered when he became possessed thereof

جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے کوئی سکہ اپنے پاس رکھتا ہو، جس کی نسبت دفعہ 247 یا 249 میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو جسے قبضے میں لیتے وقت وہ جانتا ہو کہ اس سکہ کی نسبت کا ارتکاب ہو چکا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا دفعہ 252 کی نقل ہے۔ صرف سکہ کی بجائے پاکستان کے سکہ کا لفظ ایزاد کر کے سزا سنگین تر کردی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 254۔ ایسا سکہ چلانا جس کو اول بار قبضہ میں لیتے وقت چلانے والے کو علم نہ ہو کہ وہ بدلا ہوا ہے

Delivery of coin as genuine which, when first possessed, the deliverer did not know to be altered

جو کوئی شخص کوئی سکہ جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ کوئی ایسا عمل جس کا ذکر دفعہ 246 یا 247 یا 248 یا 249 میں ہوا ہے، انجام پا چکا ہے لیکن جس کی نسبت اپنے قبضے میں لاتے وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ عمل انجام پا چکا ہے اصلی سکے کی حیثیت سے یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مختلف قسم کے سکے کی حیثیت سے کسی شخص کے حوالے کرے یا کسی شخص کو اس بات کی تحریک کرنے کا اقدام کرے کہ وہ شخص اس سکے کو اصلی سکے کی حیثیت یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مختلف قسم کے سکے کی حیثیت سے اپنی تحویل میں لے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار اس سکے کی مالیت کے دس گنا تک ہو سکتی ہے جس کے عوض تبدیل شدہ سکہ چلایا گیا ہے یا جس کے چلانے کا اقدام کیا گیا ہے۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 255۔ حکومت کے اشٹام کی تلبیس

Counterfeiting Government stamp

جو کوئی کسی ایسے اشٹام کی تلبیس کرے یا جان بوجھ کر تلبیس کے عمل کا کوئی حصہ سرانجام دے جو حکومت کی جانب سے مالیاتی مقصد کے لیے جاری کیا گیا ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

وضاحت Explanation : ایسا شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا جو تلبیس کر کے ایک مالیت کے اصلی اشٹام کو مختلف مالیت کے اصلی اشٹام کی طرح نظر آنے والا بناتا ہے۔

شرح

مقصد : روز مرہ کے بیعہ، رہن، پٹہ، اقرار نامہ وغیرہ میں حکومت سے جاری کردہ اشٹام استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایسے نقلی یا جعلی اشٹام بنانا جرم قرار دیا گیا ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 256- گورنمنٹ اشٹام تلبیس کرنے کا سامان یا آلات قبضہ میں رکھنا

Having possession of instrument or material for counterfeiting Government stamp

جو شخص کوئی اوزار یا سامان اس غرض سے اپنے قبضے میں رکھتا ہو، کہ وہ کسی ایسے اشٹام کی تلبیس کے کام میں آئے گا یا یہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اس کا کسی ایسے اشٹام کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے جو حکومت نے مالیاتی مقصد کے لیے جاری کیا ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے اشخاص کو سزا دینا ہے جو جعلی اشٹام بنانے کا سامان اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 257- حکومت کے اشٹام تلبیس کرنے کے لیے آلات بنانا یا بیچنا

Making or selling instrument for counterfeiting Government stamp

جو کوئی کوئی اوزار بنائے یا اس کی ساخت کے عمل کا کوئی حصہ انجام دے یا اس اوزار کو خریدے یا بیچے یا اور طرح ٹھکانے لگائے، اس غرض سے کہ وہ کسی ایسے اشٹام کی تلبیس کے کام میں آئے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر وہ کسی ایسے اشٹام کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے جو حکومت نے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 258- جعلی گورنمنٹ اشٹام کی فروخت

Sale of counterfeit Government stamp

جو شخص کوئی ایسے اشٹام بیچے، یا بیچنے کے لیے پیش کرے جسے وہ جانتا ہو یا جاننے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ کسی ایسے اشٹام کی تلبیس ہے جو حکومت کی طرف سے مالیاتی مقصد کے لیے جاری کیا گیا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 259۔ جعلی گورنمنٹ اشٹام قبضہ میں رکھنا

Having possession of counterfeit Government stamp

جو شخص کوئی ایسے اشٹام اپنے قبضہ میں رکھتا ہے جس کو وہ جانتا ہو کہ کسی ایسے اشٹام سے ملتبس ہے جو حکومت کی طرف سے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا گیا ہے اس نیت سے کہ اس اشٹام کو اصلی اشٹام کی حیثیت سے کام میں لائے اور ٹھکانے لگائے یا اس غرض سے کہ اسے بطور اصلی اشٹام کام میں لایا جائے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 260۔ کسی سرکاری اشٹام کو جعلی جانتے ہوئے بطور اصلی کے استعمال کرنا

Using as genuine a Government stamp known to be counterfeit

جو کوئی کسی اشٹام کو بطور اصلی استعمال کرے یہ جان کر کہ وہ اشٹام کسی ایسے اشٹام سے ملتبس ہے جو حکومت کی طرف سے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا گیا ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 261۔ گورنمنٹ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے کسی کاغذ سے جس پر گورنمنٹ اشٹام لگا ہو، تحریر مٹانا یا دستاویز میں استعمال کردہ اشٹام نکال لینا

Effacing writing from substance bearing Government stamp, or removing from document a stamp used for it, with intent to cause loss to Government

جو کوئی فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا نقصان ہو، کسی شے سے جس پر کوئی ایسا اشٹام لگا ہو، جو حکومت کی طرف سے مالیاتی غرض سے جاری کیا گیا ہے، کوئی تحریر یا دستاویز نکال لے یا مٹا دے جس کے لیے وہ اشٹام استعمال کیا گیا تھا یا کسی تحریر یا دستاویز سے کوئی اشٹام جو اس تحریر یا دستاویز کے لیے استعمال کیا گیا ہو۔ اس غرض سے اتارے کہ وہ اشٹام کسی اور تحریر یا دستاویز کے لیے کام میں لایا جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 262- ایسے گورنمنٹ اشٹام استعمال کرنا جن کا پہلے سے استعمال شدہ ہونا معلوم ہو

Using Government stamp known to have been before used

جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کو نقصان پہنچے کسی اشٹام کو جو گورنمنٹ کی طرف سے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا گیا ہو، یہ جانتے ہوئے کہ وہ پہلے سے استعمال ہو چکا ہے۔ کسی غرض کے لیے استعمال کرے اور ان قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا، یا دونوں سزائیں۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم

دفعہ 263- ایسا نشان مٹانا جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اشٹام استعمال شدہ ہے

Erasure of mark denoting that stamp has been used

کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کو نقصان پہنچے کسی اشٹام سے جو گورنمنٹ کی جانب سے مالیاتی غرض کے لیے جاری کیا گیا ہو، کوئی ایسا نشان رگڑ ڈالے یا اتار دے جو اس بات کے ظاہر کرنے کے لیے اس اشٹام پر لگایا یا نقش کیا گیا ہو کہ وہ اشٹام استعمال ہو چکا ہے یا ایسا اشٹام جس کو وہ جانتا ہو کہ کام میں آچکا ہے اور جس پر سے وہ نشان رگڑا یا اتارا گیا ہو۔ جان بوجھ کر اپنے قبضہ میں رکھے یا کوئی ایسا اشٹام بیچے یا اسے ٹھکانے لگائے جسے وہ جانتا ہے کہ وہ استعمال شدہ ہے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ، یا دونوں سزائیں۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

☆[دفعہ 263-A- مصنوعی ٹکٹ کی ممانعت

Prohibition of fictitious stamp

(1) جو کوئی

(a) کوئی مصنوعی ٹکٹ بنائے، یا جان بوجھ کر ان کو چلائے یا ان کا کاروبار کرے یا ان کو بیچے، یا جان بوجھ کر ڈاک کے مقصد کے لیے کسی مصنوعی ٹکٹ کو استعمال کرے یا

(b) بلاوجہ جائز کے کوئی مصنوعی ٹکٹ اپنے پاس رکھے یا

(c) کسی مصنوعی ٹکٹ کے بنانے کے لیے کوئی ٹھپہ، یا تختی، یا کوئی آلہ یا سامان بنائے یا جائز وجہ کے بغیر اپنے پاس رکھے تو اس کو جرمانہ کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار ☆☆[چھ سو روپے] تک ہو سکتی ہے۔

(2) تمام ایسے ٹکٹ اور مصنوعی ٹکٹ بنانے کے ٹھپے، تختیاں اور آلات و سامان جو کسی شخص کے قبضہ میں ہوں،

☆ دفعہ 263-A کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (III of 1895) سے اضافہ ہوا۔

☆☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

پکڑے جاسکتے ہیں اور وہ ضبط کیے جائیں گے۔

(3) دفعہ ہذا میں "مصنوعی ٹکٹ" سے مراد کوئی ایسا ٹکٹ ہے جو غلط طور پر حکومت کی طرف سے جاری کردہ قرار دیا گیا ہو۔ جس کا مقصد ٹکٹ کی قیمت ظاہر کرنا ہو یا کسی ایسے ٹکٹ کا چربہ یا نقل یا مشابہت چاہے وہ کاغذ پر ہو یا بصورت دیگر جو حکومت نے اس غرض سے جاری کیا ہو۔

(4) دفعہ ہذا اور دفعات 255 تا 263 میں بھی، دونوں دفعات شمولہ ہیں، لفظ "حکومت" جب اسے کسی ایسے ٹکٹ کے سلسلہ میں یا اس کی بابت استعمال کیا جائے جو ڈاک کی کسی قیمت کو ظاہر کرنے کے لیے جاری کیا گیا ہو، دفعہ 17 میں کسی امر کے باوجود، یہ سمجھا جائے گا کہ اس میں وہ شخص یا اشخاص جن کو، پاکستان میں اور کسی بیرونی ملک میں بھی؛ قانوناً انتظامی حکومت چلانے کا اختیار دیا گیا ہو، شامل ہیں۔]

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

===============

باٹوں اور پیمانوں سے متعلق جرائم کے بارے میں
OF OFFENCES RELATING TO WEIGHTS AND MEASURES

دفعہ 264- جھوٹے آلہ وزن کا فریباً استعمال
Fraudulent use of false instrument for weighing

جو کوئی تولنے کے آلے کو جسے وہ جھوٹا جانتا ہو، فریب سے کام میں لائے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا تولنے کے جھوٹے آلہ کے استعمال کی سزایابی کے لیے بنائی گئی ہے۔ غلط ترازو استعمال کرنا دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- زیر بحث آلہ تولنے کے لیے ہے۔
2- یہ آلہ جھوٹا ہے۔
3- ملزم جانتا تھا کہ آلہ جھوٹا ہے۔
4- ملزم نے یہ امر جانتے ہوئے اسے استعمال کیا۔
5- ملزم نے مذکورہ فعل دھوکہ دینے کی نیت سے کیا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، سمن، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ سرسری سماعت ہو سکتی ہے۔

دفعہ 265- جھوٹے باٹ یا پیمانوں کا فریباً استعمال
Fraudulent use of false weight or measure

جو کوئی کوئی جھوٹا باٹ یا جھوٹا پیمانہ طول یا گنجائش فریباً استعمال کرے یا کسی باٹ یا کسی پیمانہ طول یا گنجائش کو کسی مختلف باٹ یا پیمانے کی حیثیت سے، جو اس سے مختلف ہو، فریباً استعمال کرے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق جھوٹے باٹ رکھنا، لمبائی پیمائش کرنے کا جھوٹا پیمانہ رکھنا یا گنجائش ماپنے کا جھوٹا پیمانہ رکھنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے باٹ یا پیمانے استعمال کرے گا جو ویسے نہ ہوں جیسے کہ ظاہر کیے گئے ہوں تو

وہ بھی دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔
شہادت : ثابت کریں کہ :

1- باٹ یا پیمانہ جھوٹا ہے یا اس سے مختلف ہے جیسا کہ ظاہر کر کے اسے استعمال کیا جارہا ہے۔
2- ملزم نے ایسا جھوٹا یا مختلف باٹ یا پیمانہ استعمال کیا۔
3- ملزم نے مذکورہ فعل فریب دینے کی نیت سے کیا۔

استغاثہ کے لیے لازمی ہے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ کچھ شہادت پیش کریں کہ ملزم جانتا تھا کہ پیمانہ جھوٹا تھا۔ ایسی شہادت کی عدم موجودگی میں ملزم کی کسی فریبانہ نیت کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ہذا کے تحت اس صورت میں سزایابی بحال نہیں رکھی جاسکتی جبکہ خریدار کی طرف سے کوئی شکایت نہ کی گئی ہو۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ سرسری سماعت کے قابل۔

دفعہ 266- جھوٹے باٹ یا پیمانے پاس رکھنا

Being in possession of false weight or measure

جو کوئی شخص تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا کوئی پیمانہ طول یا گنجائش جسے وہ جھوٹا جانتا ہو اپنے پاس رکھتا ہو اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ اس کو فریب سے استعمال میں لائے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے مطابق دانستہ طور پر تولنے کا آلہ، باٹ یا کوئی پیمانہ اس نیت سے پاس رکھنا کہ اسے استعمال میں لایا جائے گا، جرم قرار دیا گیا ہے۔

جھوٹا باٹ یا پیمانہ : کوئی باٹ یا پیمانہ اس صورت میں جھوٹا کہا جائے گا جبکہ یہ اس باٹ یا پیمانہ سے مختلف ہو جو ان سے ظاہر کیا جارہا ہو۔ اگر باٹ یا پیمانہ معیاری باٹ یا پیمانہ سے کم یا بیش ہو تو یہ کہا جائے گا کہ یہ جھوٹا ہے۔ پنجاب کے باٹوں اور پیمانوں کے ایکٹ کی دفعات 25، 28، یا 30 کے اجزاء میں جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا عنصر شامل نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی جھوٹا باٹ یا پیمانہ اس غرض سے پاس رکھنا کہ اسے فریبانہ طور پر استعمال کیا جائے گا تعزیرات پاکستان کی دفعہ 266 کے تحت آتا ہے نہ کہ دفعات 25، 28 یا 30 مذکورہ کے، لہٰذا مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 266 کے تحت مقدمہ چلانا نہ صرف مناسب ہے بلکہ زیادہ صحیح ہے۔ (PLD 1960 AJ & K 18)

شہادت : ثابت کریں کہ

1- زیر بحث آلہ یا پیمانہ یا باٹ جھوٹا ہے۔

یہ ثابت کرنے کے لیے کہ باٹ یا پیمانہ جھوٹا ہے اس کا معیاری باٹ یا پیمانہ سے مقابلہ کیا جانا چاہیے۔ بازار کے دوکانداروں کے اجڈ طریقوں اور باٹوں و پیمانوں کے گھسنے کی کچھ گنجائش دینی چاہیے۔ [AIR 1914 Lah. (2) 42]

2- یہ ملزم کے قبضہ میں تھے۔
3- ملزم ان کے جھوٹے ہونے کا علم رکھتا تھا۔

4- ملزم کی نیت تھی کہ ایسے جھوٹے باٹ یا پیمانے کسی کو دھوکا دینے کے لیے استعمال کرے گا۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی سمن، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم- سرکی سماعت کے قابل۔

دفعہ 267- جھوٹے باٹ یا پیمانے بنانا یا بیچنا

Making or selling false weight or measure

جو کوئی تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا کوئی پیمانہ طول یا گنجائش جسے وہ جھوٹا جانتا ہو، اس غرض سے بنائے یا بیچے یا اور طرح ٹھکانے لگائے کہ وہ بطور اصلی کے کام میں لایا جائے یا یہ جان کر کہ اس کے بطور اصلی کام میں لائے جانے کا احتمال ہے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے مطابق جھوٹے تولنے کے آلات، باٹ، طول کی پیمائش کے پیمانے، گنجائش ماپنے کے پیمانے اس غرض سے بنانا یا بیچنا جرم قرار دیا گیا ہے کہ ان کو زیر کار لایا جائے گا یا زیر کار لائے جانے کا احتمال ہے۔
شہادت : ثابت کریں کہ

1- آلہ، باٹ یا پیمانہ زیر بحث جھوٹا ہے۔
2- ملزم نے یا تو اسے بنایا اور بیچا یا اسے ٹھکانے لگایا۔
3- ملزم اس وقت جانتا تھا کہ یہ جھوٹے آلات، باٹ یا پیمانے ہیں۔
4- ملزم نے ان کو اس لیے بنایا، بیچا یا ٹھکانے لگایا کہ ان کو بطور اصلی کے استعمال کیا جائے یا اسے علم تھا کہ ان کے بطور اصلی کے استعمال کیے جانے کا امکان ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی سمن، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم- سرسری سماعت کے قابل۔

===============

باب 14

صحت عامہ، سلامتی، آسائش، شائستگی اور اخلاق پر اثر انداز ہونے والے جرائم کے بارے میں

OF OFFENCES AFFECTING THE PUBLIC HEALTH, SAFETY, CONVENIENCE, DECENCY AND MORALS

دفعہ 268۔ امر باعث تکلیف عام Public nuisance : وہ شخص امر باعث تکلیف عام کا مجرم ہوگا جو کوئی ایسا فعل کرے یا کسی ایسے خلاف قانون ترک فعل کا مرتکب ہو، جو عامہ خلائق کو یا عموماً ان لوگوں کو جو اس کے قرب و جوار میں رہتے یا کسی جائیداد پر قابض ہیں کوئی مشترک نقصان، خطرہ یا ایذا پہنچائے، یا جو ان لوگوں کو جنہیں کسی استحقاق عامہ کے استعمال کرنے کا موقعہ حاصل ہو ضروری طور نقصان، مزاحمت، خطرہ یا ایذا پہنچائے۔

ایک عام امر باعث تکلیف محض اس وجہ سے درگزر کرنے کے لائق نہ ہوگا کہ یہ کچھ آسائش یا فائدہ دیتا ہے۔

شرح

مقصد : امر باعث تکلیف عامہ حسب ذیل اجزاء پر مبنی ہے :

(I) یہ کسی فعل سے یا ناجائز ترک سے پیدا ہو سکتا ہے۔

(II) اس کا اثر لازمی طور پر نقصان، خطرہ یا ایذا ہونا چاہیے۔

(III) یہ عام لوگوں یا لوگوں کے اس حصہ پر اثرانداز ہونا چاہیے جو قرب و جوار کے علاقہ میں سکونت پذیر ہیں یا جائیداد پر قابض ہیں۔ یا

(IV) ان اشخاص کو جو کسی عام حق کو استعمال میں لاتے ہیں، ان کی ضرورت سے محروم کرتا ہو۔

وہ شور بھی جو کہ کسی جائز اور لائسنس یافتہ کاروبار کے چلانے کے دوران پیدا ہو، اگر یہ عام لوگوں کے جسمانی آرام کے لیے نقصان دہ ہو، ایک امر باعث تکلیف عامہ ہے۔ (PLD 1968 Dacca 823)

عام لوگوں کو نقصان یا ایذا : ایسا نقصان جو امر باعث تکلیف عامہ پر مشتمل ہو، عام لوگوں پر اثر انداز ہوا ہو نہ کہ لوگوں کی کسی خاص جماعت پر (AIR 1928 All. 627) اور نہ ہی کسی فرد واحد پر۔

ایذا یا تکلیف : کسی جائے عامہ پر اس علاقہ کے ساکنان یا مسافروں کی تکلیف یا ایذا کا ارتکاب ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ کسی شخص کو تکلیف پہنچی ہے۔ فرد واحد کو ایذارسانی ثابت کرنا کافی ہوگا۔

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ احمدیوں کا قرآن، سنت اور اسی فقہ پر ایمان رکھنا کسی باشعور شخص کے ایذا یا تکلیف کا باعث نہیں ہو سکتا۔ مدعا علیہم کا مسلمانوں کی طرح عبادت کرنا، اذان دینا اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہوں کا نام رکھنے

کو ایذا یا تکلیف نہیں گردانا جاسکتا۔ نہ ہی اسے امر باعث تکلیف عامہ کہا جاسکتا ہے۔ لہٰذا نہ تو یہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 268 کی تعریف کے تحت آتا ہے اور نہ ہی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 91 کا اس پر اطلاق ہوتا ہے۔ (PLD 1978 Lah. 113)

سزا: دفعہ ہذا میں امر باعث تکلیف عامہ کی تعریف کی گئی ہے جس کی سزا دفعہ 290 کے مطابق دو سو روپے تک جرمانہ ہے۔

کارروائی: امر باعث تکلیف عامہ کو مشروط طور پر دور کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 133 تا 143 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ اہم مقدمات کی صورت میں فوری کارروائی کے لیے مجسٹریٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 کے تحت کارروائی کرسکتا ہے۔ اس امر کی بناء پر کہ ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائیاں نہ کی گئی تھیں دفعہ ہذا کے تحت کارروائی مانع نہ ہوگی۔

ضابطہ: دفعہ 290 کے مطابق ضابطہ حسب ذیل ہوگا:

ناقابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 269۔ غفلت کا فعل جس سے جان کے لیے خطرناک مرض کی چھوت پھیلنے کا امکان ہو

Negligent act likely to spread infection of disease dangerous to life

جو کوئی شخص خلاف قانون طور پر یا غفلت سے کوئی فعل کرے جو ایسا ہے اور جس کو وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اس سے کسی ایسے مرض کی چھوت پھیلنے کا احتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: خلاف قانون طریقہ سے یا غفلت سے خطرناک مرض کی چھوت پھیلانا دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- مرض زیر بحث چھوت پھیلانے والی اور جان کے لیے خطرناک ہے۔

2- ملزم نے کوئی ایسا فعل کیا جو اس کی چھوت پھیلانے کا موجب ہوسکتا تھا۔

3- ملزم کا ایسا فعل ناجائز یا غفلت پر مبنی تھا۔

4- ملزم کے علم میں تھا یا وہ باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ اس کا ایسا فعل ایسی بیماری کی چھوت پھیلانے کا موجب ہوسکتا تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 270۔ کینہ پروری کا فعل جس سے جان کے لیے خطرناک مرض کی چھوت پھیلنے کا احتمال ہو

Malignant act likely to spread infection of disease dangerous to life

جو کوئی کینہ پروری سے ایسا فعل کرے جو ایسا ہے اور جس کو کہ وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنے کی وجہ

رکھتا ہے کہ اس سے کسی ایسے مرض کی چھوت پھیلنے کا احتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا سابقہ دفعہ کی سنگین تر صورت ہے۔ اگر دفعہ 269 میں درج جرم کینہ پروری سے کیا جائے تو دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔ دفعہ 270 میں سوچ بچار کا عنصر شامل ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 271- قرنطینہ کے قاعدہ کی خلاف ورزی

Disobedience to quarantine rule

جو کوئی شخص جان بوجھ کر کسی ایسے قاعدے سے انحراف کرے جو مرکزی یا صوبائی حکومت نے کسی بحری جہاز کو (کوارنٹین) قرنطینہ کی حالت میں رکھنے کے لیے یا قرنطینہ کی حالت میں جہاز کے درمیان اور ساحل، دریا یا دیگر جہازوں کے درمیان یا ایسے مقامات کے درمیان جہاں کوئی متعدی مرض پھیلا ہو۔ آمدورفت کے انتظام کے واسطے جاری یا مشتہر کیا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد وبائی امراض پھیلنے کو روکنا ہے۔ قرنطینہ وہ زمانہ یا عرصہ ہوتا ہے جس کے دوران ان اشخاص اور جہازوں وغیرہ سے دور رہنے کا حکم دیا جائے جو وبائی امراض میں مبتلا ہوں۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ سرسری سماعت ہو سکتی ہے۔

دفعہ 272- اشیائے خوردونوش برائے فروخت میں ملاوٹ

Adulteration of food or drink intended for sale

جو کوئی خوردونوش کی شے میں ایسی طرح کی ملاوٹ کرے کہ وہ شے کھانے یا پینے میں مضر ہو جائے اور اس کا ارادہ ہو یا وہ جانتا ہو یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ شے کھانے یا پینے کے لیے فروخت کی جائے گی اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا اشیائے خوردونوش میں مضر صحت ملاوٹ کر کے فروخت کرنے کو قابل سزا ٹھہراتی ہے۔ اگر خوردونوش کی اشیاء میں ایسی چیز کی ملاوٹ کی جائے جو مضر صحت نہ ہو اور صرف کسی شے کا وزن بڑھانے کے خیال سے ملاوٹ کی گئی ہو تو وہ جرم نہ ہوگی جیسے دودھ میں پانی کی ملاوٹ یا دیسی گھی میں بناسپتی گھی کی ملاوٹ۔

شہادت : ثابت کریں :

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

1- کھانے پینے کی کسی شے میں ملاوٹ کی گئی ہے۔
2- ملزم کا ارادہ ملاوٹ شدہ شے کو فروخت کرنے کا تھا یا اسے علم تھا کہ ایسی شے کھانے یا پینے کے لیے فروخت کی جائے گی۔ [(1943) Bom. L.R 895]

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، سماعت سرسری۔

دفعہ 273- مضر صحت اشیائے خوردونوش کی فروخت

Sale of noxious food or drink

جو کوئی کھانے پینے کی شے جو ملاوٹ کی وجہ سے مضر صحت بنا دی گئی ہے یا ہوگئی ہے یا ایسی حالت میں ہو کہ وہ کھانے پینے کی قابل نہ ہو۔ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر شے مذکور کھانے پینے کے لیے مضر ہے۔ بیچے، پیش کرے یا بیچنے کے لیے باہر رکھے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: کھانے پینے کی ملاوٹ شدہ اشیاء جو مضر صحت ہوگئی ہوں یا کھانے پینے کے قابل نہ رہی ہوں دانستہ بیچنا پیش کرنا وغیرہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔

جرم کے اجزاء: اول ملاوٹ کردہ شے مضر صحت ہو۔ دوم اسے خوردونوش کے لیے فروخت کیا گیا ہو۔ اگر خوردونوش کے مقصد سے نہ بیچا گیا ہو تو کوئی جرم نہ ہوگا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔ (جرم کی سزایابی پر عدالت اشیائے خوردونوش کی تلفی کے احکام دے سکتی ہے۔ (ضابطہ فوجداری دفعہ 521)

دفعہ 274- ادویات میں ملاوٹ Adulteration of drugs: جو کوئی کسی دوائی یا دوائی کے مرکب میں اس طرح ملاوٹ کرے کہ اس دوائی کی تاثیر گھٹا دے یا اس کے عمل میں تبدیلی کردے یا اس کو مضر بنا دے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ کسی طبی مقصد کے لیے بیچی جائے گی یا استعمال کی جائے گی گویا کہ اس میں ایسی ملاوٹ نہیں ہوئی۔ اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: کسی دوا کو ملاوٹ کے ذریعہ کمتر موثر کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ چاہے ملاوٹ سے دوا مضر صحت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اثر کا کم ہوجانا جرم کی تشکیل کر دیتا ہے۔ دفعات 274 اور 275 کے تحت کسی دوا میں پانی ملانا بھی اس کا اثر کمتر کردے گا البتہ اگر کوئی دوا پڑی پڑی بے اثر ہوجائے تو ان دفعات کا اطلاق نہ ہوگا۔

شہادت: ثابت کریں:

1- شے زیر بحث دوا یا طبی مرکب ہے۔
2- ملزم نے اس میں ملاوٹ کی۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

3- ایسی ملاوٹ سے اس کی تاثیر میں کمی ہوگئی یا اس کا عمل تبدیل ہوگیا یا یہ مضر صحت ہوگئی۔
4- ملزم کی نیت تھی کہ ایسی ملاوٹ کردہ دوا بطور بلاملاوٹ کردہ دوا کے بیچی جائے یا طبی مقصد کے لیے استعمال کی جائے۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔ (مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 521 کے تحت سزایابی کا حکم دیتے ہوئے عدالت ایسی ملاوٹ شدہ دوا یا طبی مرکب کی تلفی کا حکم دے سکتی ہے)۔

دفعہ 275- ملاوٹ شدہ ادویات فروخت کرنا Sale of adulterated drugs : جو کوئی یہ جان کر کہ کسی دوائی یا دوائی کے مرکب میں اس طرح ملاوٹ کی گئی ہے کہ اس سے اس کی تاثیر کم ہوگئی، یا عمل بدل گیا یا وہ مضر بنا دی گئی ہے اس کو بیچنے یا بیچنے کے لیے پیش کرے یا باہر رکھے یا معالجے کی غرض سے ڈسپنسری سے بطور خالص دوا کے تقسیم کرے یا کسی شخص کو جو اس ملاوٹ سے واقف نہ ہو۔ معالجے کے لیے اس کا استعمال کرائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا تعلق دفعہ 274 سے ہے۔ ملاوٹ شدہ دوائی یا طبی مرکب کی فروخت دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا قرار دی گئی ہے۔ ایسی دوا کے ذریعہ علاج معالجہ کرنا بھی جرم ہے۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی پولیس، سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 276- کسی دوا کی بطور مختلف دوا یا مرکب کے فروخت
Sale of drug as a different drug or preparation

جو کوئی کسی دوائی یا دوائی کے مرکب کو کسی مختلف دوائی یا دوائی کے مرکب کے طور پر جان بوجھ کر بیچے یا پیش کرے یا بیچنے کے لیے باہر رکھے یا ڈسپنسری سے ادویاتی اغراض کے لیے تقسیم کرے، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : کسی دوا یا طبی مرکب کو یہ ظاہر کرکے کہ یہ کوئی اور دوائی ہے بیچنا، پیش کرنا یا بیچنے کے لیے رکھنا یا ڈسپنسری سے علاج کے لیے تقسیم کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی سمن، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 277- کسی پبلک چشمہ یا ذخیرہ کے پانی کو گندا کرنا
Fouling water of public spring or reservoir

جو کوئی کسی پبلک چشمہ یا ذخیرہ کے پانی کو بالارادہ خراب یا گندا کرے کہ اس کو اس غرض کے لیے جس کے لیے وہ

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

بالعموم استعمال میں آتا ہے، کم فائدہ مند بنا دے۔ اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[ایک ہزار پانچ روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: جب کوئی شخص کسی پبلک چشمہ یا ذخیرہ آب کے پانی کو جان بوجھ کر گندا کرے اور اس طرح پانی استعمال کے قابل نہ رہے یا اس کا فائدہ کم ہو جائے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 278- ماحول کو صحت کے لیے خراب کرنا

Making atmosphere noxious to health

جو کوئی کسی جگہ کی ہوا کو بالارادہ غلیظ کر دے اس طرح پر کہ وہ ان لوگوں کی صحت کے لیے مضر ہو جو عموماً اس کے قرب میں رہتے ہیں یا کاروبار کرتے ہیں یا کسی گذرگاہ عام سے ہو کر گذرتے ہیں، اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا فضائی آلودگی کو قابل سزا ٹھہراتی ہے، اگر کسی کاروبار یا دیگر طریقہ سے کسی جگہ کی ہوا آلودہ ہو جائے اور اردگرد کے لوگوں کی صحت کے لیے مضر ہو جائے تو آلودگی پیدا کرنے والے شخص کے خلاف دفعہ ہذا کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 279- شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی چلانا یا گھوڑا دوڑانا

Rash driving or riding on a public way

جو کوئی کسی شارع عام میں ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کوئی گاڑی چلائے یا سواری کرے کہ اس سے انسان کی جان کو خطرہ پہنچے یا کسی دیگر شخص کو چوٹ لگنے یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق گھوڑ سواری یا گاڑی چلانے کا اثر یا تو یہ ہونا چاہیے کہ کسی انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو یا کسی کو چوٹ لگنے یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔ لہٰذا جرم کی تشکیل کے لیے دو اجزاء ضروری ہیں:

اول: کسی شارع عام پر گاڑی یا گھوڑا چلایا گیا ہو۔

دوم: ایسی گھوڑ سواری یا گاڑی کا چلانا اس قدر بے احتیاطی یا غفلت سے کیا گیا ہو کہ اس سے انسانی جان کو خطرہ پیدا ہوا ہو یا اس سے کسی دیگر شخص کو چوٹ لگنے یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہوا ہو۔

ملزم کو مجسٹریٹ نے زیر دفعات 279، 337 اور 338، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا سناتے ہوئے اس پر صرف جرمانہ عائد کیا تھا۔ حکومت کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف دائر کی گئی نگرانی ہائی کورٹ نے خارج کر دی۔ یہ موقف اختیا

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

کیا گیا کہ جب جرم سرزد ہوا تھا جرم اگرچہ دفعہ 337، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا کا مستحق تھا تاہم ترمیم کے بعد صرف ضلع کی فوجداری عدالت ہی مقدمہ زیر دفعہ G-337، تعزیرات پاکستان سننے کی مجاز تھی یہ موقف بے وقعت تھا۔ ترمیم کے بعد نہ صرف جرم کی نوعیت بدل گئی تھی بلکہ اس کی سزا میں بھی اضافہ کردیا گیا تھا۔ دفعہ 337، تعزیرات پاکستان میں کی گئی ترمیم کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ضابطہ کی ترمیم تھی بلکہ اس سے فریقین کے حقوق اصلی بھی متاثر ہوئے تھے اس لئے ترمیم مذکور موثر بہ ماضی نہیں تھی۔ دفعہ G-337، تعزیرات پاکستان چونکہ وقوعہ کے روز وجود میں نہ تھا اس لئے ملزم کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ 337، تعزیرات پاکستان ہی قابل رفتار تھا۔

(1997 PCr. LJ 1837; 1993 PCr. LJ 781; PLD 1995 Pesh. 112;

بے احتیاطی اور غفلت: بے احتیاطی اور غفلت میں واضح فرق ہے۔ غفلت مناسب احتیاط نہ کرنا ظاہر کرتی ہے جبکہ بے احتیاطی، بے پرواہی اور ناعاقبت اندیشی کے نظریہ کو ظاہر کرتی ہے یا کسی فعل کو بلاسوچ سمجھے کرنا ظاہر کرتی ہے۔

(AIR 1944 Lah. 163)

"قتل" کے مفہوم میں "ارادہ" (Intention) اور "فعل" (act) کے الفاظ شامل نہیں ہیں۔ چنانچہ لفظ "قتل" کا ترجمہ بطور "Murder" یا قتل انسانی مستلزم سزا (Culpable homicide) نہیں کیا جاسکتا۔

[1995 MLD 1775 (a)]

دیگر اشخاص کی ذمہ داری: جب مجموعہ تعزیرات کے تحت مقدمہ کیا گیا ہو اور یہ الزام لگایا گیا ہو کہ بے احتیاطی اور غفلت سے ڈرائیونگ کی گئی ہے تو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ صرف گاڑی کے ڈرائیور پر اس غفلت سے ہوشیاری برتنے کے فرض کی ذمہ داری نہیں ڈالی جاسکتی جس سے کہ قابل سزا غفلت کا امکان پیدا ہوا ہو۔

[3 Cr. LJ 494 (Bom)]

سڑک پر چلنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس پر چلنے کے لیے اس کا مناسب استعمال کرے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کا موقع دے۔ کار چلانے والے شخص کو یہ امید رکھنے کا حق حاصل ہے کہ جو اشخاص سڑک پر غفلت سے گھوم پھر رہے ہوں اسے راستہ دیں گے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ اس نے دیکھ لیا ہو کہ ان لوگوں نے اسے آتا دیکھ لیا ہے۔ اگر وہ اسے رکنے کا اشارہ بھی کریں تو وہ رکنے کا پابند نہیں چاہے اخلاق کے کچھ بھی تقاضے ہوں۔ اسے یہ قیاس کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ راستہ سے ہٹ جائیں گے جب وہ یہ دیکھیں گے کہ اس نے ان کے اشارے کی پرواہ نہیں کی۔ احتیاط کرنا صرف موٹر چلانے والے کا فرض نہیں ہے دوسروں کی بھی ذمہ داری ہے اور انہیں سڑک کے عام استعمال کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ (AIR 1934 Nag. 65)

گاڑیوں کا تصادم: جب گاڑیوں کی ٹکر ہوجائے تو عدالت کو اس بات کا تعین کرنا چاہیے کہ کس کی غفلت یا بے احتیاطی سے ٹکر ہوئی۔ جب ایک موٹر کار کے ڈرائیور نے ایک طرف کی سڑک پر سے آتے ہوئے تانگہ کو نہ دیکھا جبکہ تانگہ والے نے کار کو دیکھ لیا مگر اس نے تصادم سے بچنے کے لیے مناسب احتیاط نہ کی تو یہ قرار دیا گیا کہ تانگہ بان دفعہ ہذا کے تحت مستوجب تھا۔ (AIR 1938 All. 577)

دوسری گاڑی سے آگے بڑھنا: ڈرائیور کو اگلی گاڑی سے غلط طرف سے آگے بڑھنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ جب تک سڑک دوسری طرف سے سامنے سے بالکل صاف نہ ہو کہ کوئی ٹکر نہ ہوسکے اسے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ جو ڈرائیور ایسا کرتا ہے اور اس طرح حادثہ سے دوچار ہوتا ہے۔ سخت سزا کا مستحق ہے۔ (AIR 1921 Bom. 456)

یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ گاڑی کو تیز رفتاری سے چلانا موٹر رانی بہ سرعت و غفلت کا فعل نہیں گردانا جاسکتا کیونکہ ایسے فعل کو ثابت کرنے کے لیے استغاثہ کو ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ڈرائیور احتیاط برتنے میں ناکام ہوگیا اور اس نے وہ اقدام نہیں کیا جس سے حادثے سے بچا جاسکتا تھا۔ دفعہ A-304، ضابطہ فوجداری کے تحت سزا دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ملزم کے خلاف سرعت اور غفلت کا فعل ثابت کیا جائے چونکہ یہ تمام پہلو ثابت نہ کئے گئے تھے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ملزم کے خلاف مقدمہ بلا معقول شک کے ثابت ہوگیا تھا۔

(1998 PCr. LJ 158; PLJ 1997 Cr. (Lah) 1289)

محض تیز رفتار ڈرائیونگ کو تیزی (رفتار) rashness یا غفلت (negligence) سے بالکل منسوب نہیں کیا جاسکتا ہے [1996 PCr. LJ 848 (b)]۔

شہادت : ثابت کریں :

(1) ملزم گاڑی چلا رہا تھا یا گھوڑ سواری کر رہا تھا۔ (2) وہ شارع عام پر جا رہا تھا۔

(3) وہ گاڑی یا گھوڑے کو بے احتیاطی سے یا غفلت سے چلا رہا تھا۔ (PLD 1966 Lah. 745)۔ کسی شخص کے نیچے آجانے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ غفلت کی گئی۔

(4) ڈرائیونگ یا گھوڑ سواری ایسی تھی کہ انسانی جان کو خطرہ تھا یا ایسی نوعیت کی تھی کہ اس سے چوٹ لگنے یا نقصان کا امکان تھا۔

بریت Acquittal کے خلاف اپیل : ریکارڈ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ ملزم کسی کو جان سے مار دینا چاہتا ہے لیکن فی الحقیقت متوفی کی موت واقع ہوگئی تھی کیونکہ ملزم کسی اور کو مارنا چاہتا تھا لیکن اس کا نشانہ چوک گیا اور متوفی نشانہ بن گیا۔ ملزم کی طرف سے ارتکاب کیا گیا فعل آزاد جموں و کشمیر اسلامک پینل لاز انفورسمنٹ ایکٹ 1974 کی دفعات 8 و 9 کے تحت نہ آتا تھا۔ شریعت کورٹ نے اگرچہ ملزم کو مختلف اور غیر متعلقہ وجوہات کی بناء پر قانون کی مذکورہ دفعات کے تحت بری کردیا تھا تاہم بریت کا حکم مذکورہ وجوہات کی بناء پر قائم رکھا گیا۔ اسی طرح ریکارڈ پر پیش کردہ شہادت سے یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ ملزم گاڑی تیز رفتاری سے چلا رہا تھا اس طرح استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام ہوگیا کہ جرم زیر دفعہ 279، تعزیرات پاکستان کا ارتکاب ہوا تھا۔ ملزم کی بریت کو بحال رکھا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1915)

پولیس نے بعد از تفتیش شکایت کنندہ کا یہ الزام مسترد کردیا تھا کہ اس کی طرف سے نامزد دو افراد نے جرم کا ارتکاب کیا ہے، ان دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کرنے سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوسکتے تھے۔ شکایت کنندہ ان افراد کے خلاف پرائیویٹ استغاثہ دائر کرسکتا تھا جو اتنی ہی موثر چارہ جوئی ہے جتنی کہ مقدمہ کا درج ہونا۔ خصوصی طور پر جب کہ اس کے پاس شہادت موجود تھی۔ (1997 PCr. LJ 1202)

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 280- بے احتیاطی سے بحری جہاز چلانا Rash navigation of vessel :

جو کوئی کسی بحری جہاز کو اس طور پر بے احتیاطی یا غفلت سے چلائے کہ اس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی اور شخص کو ضرب، یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد بحری راستوں اور آبناؤں پر بے احتیاطی سے بحری جہاز چلانے کو قابل سزا قرار دینا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 281- جھوٹی روشنی، نشان، یا پیراک پیپا دکھانا

Exhibition of false light, mark or buoy

جو شخص کوئی جھوٹی روشنی، یا جھوٹا نشان، یا پیراک پیپا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے دکھائے کہ ایسی نمائش سے کسی کو گمراہ کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: سمندری جہازوں کی رہنمائی کے لیے یہ روشنی کے مینار اور دیگر نشانات مقرر کیے گئے ہیں تاکہ جہازوں کو چٹانوں سے ٹکرانے یا بھٹکنے سے محفوظ کیا جائے۔ اگر کوئی شخص کوئی جھوٹی روشنی یا تیرنے والے پیپے سے یا کسی جھوٹے نشان کو دکھا کر دانستہ طور پر جہاز کی غلط رہنمائی کرے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزایاب کیا جاتا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 282- لوگوں کو کرایہ پر غیر محفوظ یا ٹھونسی ہوئی بحری سواری میں لے جانا

Conveying person by water for hire in unsafe or overloaded vessel

جو کوئی پانی کے راستے کسی شخص کو کسی بحری سواری میں جان بوجھ کر یا غفلت سے کرایہ پر لے جائے جبکہ اس سواری کی ایسی حالت ہو یا اس قدر لدی ہوئی ہو کہ اس شخص کی جان کو خطرہ لاحق ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: عام طور پر دریاؤں پر کشتیوں کے ذریعہ مسافروں کو آر پار لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے یہ پابندی لگائی جاتی ہے کہ کشتیوں کی حالت درست ہو اور مقررہ تعداد سے زیادہ سواریاں نہ بٹھائی جائیں، اگر کشتی میں نقص ہو اور اسے سواری کے لیے استعمال کیا جائے یا مقررہ تعداد سے زیادہ سواریاں بٹھالی جائیں تو اس سے کشتی ڈوبنے کا احتمال ہوتا ہے۔ ایسی خلاف ورزی کے لیے دفعہ ہذا میں سزا مقرر کی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 283- شارع عام یا بحری راستہ میں خطرہ یا مزاحمت

Danger or obstruction in public way or line of navigation

جو کوئی کسی فعل کے کرنے سے یا کسی مال کی نسبت جو اس کے قبضے یا اہتمام میں ہو نگہداشت ترک کر کے کسی

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

شارع عام یا عمومی راستہ جہاز رانی پر کسی شخص کو خطرہ، مزاحمت یا نقصان پہنچائے تو اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جس کی مقدار ☆[چھ سو روپے] تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد عام گزرگاہوں یا بحری راستوں پر رکاوٹ کھڑا کرنے یا خطرہ پیدا کرنے کو قابل سزا قرار دینا ہے۔ اس دفعہ کا تعلق امر باعث تکلیف عامہ یا ملزم کی نیت سے نہیں ہے۔ کوئی امر باعث تکلیف عامہ اسے دانستہ طور پر پیدا کرنے کی نیت کے بغیر بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ رکاوٹ غفلت سے بھی پیدا کی جاسکتی ہے اور دس میں سے نو صورتوں میں یہ اسی طور پر پیدا کی جاتی ہے۔ (AIR 1935 All. 746)

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم نے زیر بحث خطرہ، رکاوٹ یا نقصان پیدا کیا۔ (AIR 1925 Lah. 153)

2- اس نے ایسا فعل یا ترک فعل اپنے قبضہ میں یا اپنے چارج میں موجود جائیداد کی نگہداشت ترک کرنے کی بناء پر کیا۔

3- وہ شخص جسے خطرہ میں ڈالا گیا یا جس کی مزاحمت کی گئی یا جسے نقصان پہنچایا گیا اس وقت کسی شارع عام یا بحری راستہ پر تھا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 284- زہریلی شے کی بابت غافل رویہ

Negligent conduct with respect to poisonous substance

کوئی شخص جو کسی زہریلی شے کی بابت کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

یا کسی زہریلے مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اس خطرے کے روکنے کے لیے کافی ہو جو اس زہریلے مادے سے انسان کی جان کو پہنچنے کا احتمال ہو۔

تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا زہریلی اشیاء کی نسبت احتیاط نہ برتنے اور غفلت کرنے کو قابل سزا قرار دیتی ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- زیر بحث مادہ زہریلا ہے، اس کا استعمال جان کے لیے خطرناک ہوگا یا اس سے جان کو خطرہ یا اس سے ضرر یا نقصان کا احتمال ہے۔

2- ملزم نے اس مادہ کے متعلق کوئی فعل کیا جس نے انسانی جان کو خطرہ میں ڈال دیا یا اس سے انسانی جان کو خطرے کا احتمال تھا، یا اس سے ضرر یا نقصان کا احتمال تھا۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

3- اس نے ایسا غفلت سے یا بے احتیاطی سے کیا۔
یا (1) مذکورہ ثابت کریں اور
(2) ملزم کے قبضہ میں ایسا مادہ تھا۔
(3) ملزم نے اس مادہ کی ایسی نگہداشت ترک کی جو کہ اس سے انسانی جان کو خطرہ سے بچانے کے لیے کافی تھی۔
(4) ایسا ترک غفلت سے کیا گیا یا ایسے امکانی خطرہ کو جانتے ہوئے کیا گیا۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 285- آگ یا آتش گیر مادہ کی نسبت غافل رویہ

Negligent conduct with respect to fire or combustible matter

جو کوئی آگ یا کسی آتش گیر مادے سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو، یا جس سے کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔
یا کسی آگ یا آتش گیر مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو۔ جان بوجھ کر یا غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کر کے جو اس خطرے کے روکنے کے لیے کافی ہو جو اس آگ یا آتش گیر مادے سے انسان کی جان کو پہنچنے کا احتمال ہو۔
تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ، جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد آتشگیر مادے یا آگ سے بے احتیاطی یا غفلت برتنے کی سزا دینا ہے۔
ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 286- بھک سے اڑجانے والے مادے کی نسبت غافل رویہ

Negligent conduct with respect to explosive substance

جو کوئی بھک سے اڑجانے والے مادے کی نسبت کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان خطرہ میں پڑجائے یا کسی دیگر شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔
یا بھک سے اڑجانے والے مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کردے جو اس خطرے کو روکنے کے لیے کافی ہو۔جو اس بھک سے اڑجانے والے مادے سے انسان کی جان کو پہنچنے کا احتمال ہو۔
تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : بھک سے اڑ جانے والے مادہ کی نسبت احتیاط کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایسا کوئی فعل جو اس سے بے احتیاطی یا غفلت ظاہر کرے اور جس سے انسان کی زندگی خطرہ میں پڑ جائے، قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 287۔ مشینری کی نسبت غافل رویہ

Negligent conduct with respect to machinery

جو کوئی کسی مشینری کی نسبت کوئی ایسا فعل بے احتیاطی یا غفلت سے کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو، یا جس سے کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا کسی مشینری کی نسبت جو اس کے پاس ہو یا اس کے اہتمام میں ہو۔ جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کردے جو اس مشینری سے انسانی جان کو ممکنہ خطرہ سے حفاظت کے لیے کافی ہو۔

تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : مشینری کی بابت احتیاط کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ اس لیے ایسا فعل جس سے مشینری کے ذریعہ کسی جان کو خطرہ پیدا ہو جائے یا کسی کو نقصان یا ضرر کا احتمال ہو، قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے ایسا فعل کیا جس سے جان کو خطرہ پیدا ہوا، یا خطرہ کا احتمال ہوا یا اس سے ضرر یا نقصان کا امکان تھا۔

2- ایسا فعل مشینری کی بابت کیا گیا۔

3- ایسا فعل غفلت سے یا لاپروائی سے کیا گیا۔

یا یہ ثابت کریں :

1- ملزم کے پاس یا اس کی زیر نگرانی کوئی مشینری تھی۔

2- ملزم نے اس کی نسبت ایسی نگہداشت ترک کی جو کہ اس سے انسانی جان کو ممکنہ خطرہ کو روکنے کے لیے کافی تھی۔

3- ایسا ترک غفلت پر مبنی تھا یا ایسے ممکنہ خطرہ کے علم سے تھا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 288۔ مکان گرانے یا مرمت کرنے میں غافل رویہ

Negligent conduct with respect to pulling down or repairing building

جو کوئی کسی عمارت کے گرانے یا مرمت کرنے میں اس عمارت کی نسبت جان بوجھ کر یا غفلت سے نگہداشت ترک کرے، جو اس ممکنہ خطرہ کو روکنے کے لیے کافی ہو جس کا اس عمارت سے یا اس کے کسی حصہ کے گرنے سے انسانی جان کو احتمال ہو۔

اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

شرح

مقصد: خستہ حال اور پرانی عمارات کو گرادیا جاتا ہے۔ جب عمارت کسی گنجان آبادی میں ہو یا وہاں پر آمدورفت کافی ہو تو عمارت گرانے کے عمل میں مناسب احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت نہ کرے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکتی ہے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 289- جانوروں کی نسبت غافل رویہ

Negligent conduct with respect to animal

جو کوئی کسی جانور کی جو اس کے قبضہ میں ہو، جان بوجھ کر یا غفلت سے ایسی نگہداشت ترک کردے جو انسانی جان کے ممکنہ خطرہ یا ایسے جانور سے کسی ممکنہ ضرر شدید کے خطرہ کو روکنے کے لیے ضروری ہو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: اگر کوئی شخص ایسے جانوروں کی نگہداشت نہ کرے جو انسانی جان کے لیے ممکنہ خطرہ ہوں تو اسے دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا گردانا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کے مطابق یہ شرط نہیں رکھی گئی کہ خونخوار قسم کے جانور رکھنا یا ان کی نگہداشت نہ کرنا جرم ہے جبکہ کسی بھی قسم کے جانور دفعہ ہذا کے منشاء میں شامل ہیں چاہے وہ جانور عام پالتو جانور ہی کیوں نہ ہوں، مثلاً گھوڑا، گدھا، کتا وغیرہ۔

اگر جانور خونخوار قسم کا ہو اور جنگل سے تعلق رکھتا ہو تو یہ قیاس کیا جائے گا کہ ان کے خونخوار ہونے کا اس کے مالک کو علم تھا۔ ایسے جانور کو باندھ کر رکھنا یا قید رکھنا اس کے مالک کی ذمہ داری تصور ہوگی۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کوئی شیر، ریچھ یا بھیڑیا وغیرہ پال لے تو ایسے جانور سے کسی کو نقصان پہنچنے کی صورت میں یہ ثابت کرنا ضروری نہ ہوگا کہ ایسے جانور کی درندگی اور وحشیانہ صفات کا اس کے مالک کو علم تھا کیونکہ قانون اس بات کا خود قیاس کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی پالتو یا سدھایا ہوا گھریلو جانور جو عام طور پر مطیع اور فرمانبردار ہو، کسی کو نقصان پہنچا دے تو ایسی صورت میں مالک کے اس علم کو ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ ایسا جانور خطرناک یا خونخوار تھا۔ اگر کوئی سابقہ ایسا واقعہ ثابت کردیا جائے تو یہ تصور کیا جائے گا کہ جانور کا خطرناک یا خونخوار ہونا مالک کے علم میں تھا۔

عدالت سیشن نے مجسٹریٹ کی طرف سے دی گئی سزا کے خلاف نگرانی کی سماعت کرتے ہوئے جو سزا بڑھانے کے لیے دائر کی گئی تھی غیر قانونی طور پر اس سرٹیفکیٹ پر انحصار کیا جو اس کے روبرو بطور شہادت پیش کیا گیا تھا اور وہ شہادت کا ایک حصہ نہیں اس لئے اس پر عدالت ماتحت نے غور نہیں کیا تھا۔ ملزم نے پہلے ہی ایک طویل سماعت کا سامنا کیا تھا اور مجسٹریٹ کے روبرو اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا اور اس کو مناسب سزا دی گئی تھی۔ ان حالات وواقعات میں اس کی سزا میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا چنانچہ سیشن کورٹ نے اسے 6 ماہ قید سخت کی جو سزا سنائی تھی وہ اس حد تک کم کردی گئی کہ ملزم جو سزا گزار چکا تھا وہی سزا برقرار رکھی گئی اور اس کی مزید سزا ختم کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 153)

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 290- ان صورتوں میں امر باعث تکلیف عامہ کی سزا جو بصورت دیگر متعین نہیں کی گئیں

Punishment for public nuisance in cases not otherwise provided for

جو کوئی کسی ایسی صورت میں کسی امر باعث تکلیف عامہ کا مرتکب ہو، جو بصورت دیگر مجموعہ ہذا سے قابل سزا نہ ہو اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو ☆[چھ سو روپے] تک ہو سکتا ہے۔

شرح

مقصد : باب ہذا میں امر باعث تکلیف عامہ کے مخصوص جرائم کے لیے سزا بیان کردی گئی ہے۔ دفعہ ہذا میں اس صورت میں سزا کا تعین کیا گیا ہے جبکہ دفعہ 268 میں دی گئی امر باعث تکلیف کی تعریف کی حدود کے اندر آتے ہوئے کسی امر کے لیے کسی دیگر دفعہ میں سزا مقرر نہ کی گئی ہو۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 291- حکم امتناعی کے بعد امر باعث تکلیف کا جاری رکھنا

Continuance of nuisance after injunction to discontinue

جو کوئی کسی امر باعث تکلیف عامہ کو دہرائے یا جاری رکھے جبکہ اسے کسی ایسے سرکاری ملازم نے حکم دے رکھا ہو، جو ایسا حکم امتناعی جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہو، کہ ایسا امر باعث تکلیف نہ دہرائے یا جاری رکھے اسے ایسی مدت کی قید محض کی سزا دی جائے گی جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

اگر کوئی شخص امر باعث تکلیف عامہ کا موجب ہو تو ایسا شخص جو اس سے متاثر ہو عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ اگر عدالت حکم امتناعی کے ذریعہ ایسے شخص کو امر باعث تکلیف عامہ سے روک دے اور وہ شخص باز نہ آئے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 292- فحش کتابوں وغیرہ کی فروخت وغیرہ

Sale, etc. of obscene books, etc.

جو کوئی

(a) بیچے، کرائے پر دے، تقسیم کرے، اعلانیہ طور پر نمائش کرے یا کسی طرح اس کی اشاعت کرے یا بغرض فروخت، کرایہ تقسیم، اعلانیہ نمائش یا اشاعت کوئی فحش کتاب، پمفلٹ، کاغذ، ڈرائنگ، تصویر، شبیہہ یا مورت یا کوئی دیگر فحش شے جو کچھ بھی ہو بنائے، تیار کرے، یا اپنے قبضہ میں رکھے یا

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

(b) کوئی فحش شے متذکرہ بالا اغراض کے لیے درآمد برآمد کرے یا منتقل کرے یا جان کر یا یقین کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ ایسی شے فروخت کی جائے گی، کرایہ پر دی جائے گی، تقسیم کی جائے گی یا اعلانیہ دکھائی جائے گی یا کسی طرح سے اس کی اشاعت کی جائے گی یا

(c) کسی کاروبار میں حصہ لے یا منافع وصول کرے جس کے دوران عمل وہ جانتا ہے یا یقین کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اس قسم کی کوئی فحش شے کسی متذکرہ بالا غرض کے لیے بنائی، تیار کی گئی، خریدی، رکھی، درآمد، برآمد، پہنچائی، اعلانیہ دکھائی یا کسی اور طرح اس کی اشاعت کی گئی ہو۔ یا

(d) مشتہر کرے یا کسی بھی طریقہ سے ظاہر کرے، جیسا کچھ بھی ہو کہ کوئی شخص کسی فعل میں مصروف ہے یا مصروف ہونے کے لیے تیار ہے جو اس دفعہ کے تحت جرم ہے یا یہ کہ اس قسم کی کوئی فحش شے کسی شخص سے یا اس کے ذریعہ سے مہیا ہو سکتی ہے۔ یا

(e) کوئی فعل جو دفعہ ہذا کے تحت جرم ہے کرنے کی پیشکش کرے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

استثناء Exception: اس دفعہ کا اطلاق، کسی کتاب، پمفلٹ، تحریر، ڈرائنگ یا تصویر پر نہ ہوگا جو دیانتداری سے مذہبی اغراض کے لیے رکھی گئی ہو یا استعمال ہوتی ہو، یا کسی شبیہہ پر جو کسی مندر پر یا اس کے اندر، یا کسی گاڑی پر جو بتوں کے لے جانے کے لیے استعمال ہوتی ہو یا کسی مذہبی غرض کے لیے رکھی گئی ہو یا استعمال ہوتی ہو، تراشی، کھودی یا رنگ سے بنائی گئی یا کسی دوسرے طریقے سے دکھائی گئی ہو۔

شرح

مقصد: معاشرے میں فحاشی کی روک تھام اور انسداد حکومت کے اہم فرائض میں شمار ہوتا ہے۔ لہٰذا دفعہ ہذا کے تحت ایسی کتابوں، رسالوں، تصویروں، مورتوں وغیرہ کی نسبت پابندی عائد کردی گئی ہے جو کہ فحش ہونے کے زمرہ میں آسکتی ہیں۔ ایسی چیزوں کا منگانا، رکھنا، بیچنا، شائع کرنا، تیار کرنا، درآمد اور برآمد وغیرہ جرم قرار دی گئی ہے البتہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ فلموں کی نمائش پر دفعہ 292 ہذا کا اطلاق کسی صورت نہیں ہوتا۔ [1971 PCr. LJ 745 (Kar.)]

فحش: فحش چیز ایسے لوگوں کا اخلاق بگاڑنے اور بدکاری کی ترغیب کا موجب ہوتی ہے جو سادہ ہوں اور ناپختہ ذہن ہونے کی وجہ سے بدکاری کا اثر قبول کرلیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی کتاب، رسالہ یا پمفلٹ وغیرہ شائع کیا جائے جس کو پڑھنے سے اس شخص کے چال چلن اور کردار پر برے اثرات مرتب ہوں یا اس سے عوام میں بدکاری اور عیاشی کے رجحانات پیدا ہوں اور پھیلیں، تو ایسی چیز فحش کہلائیں گی قانون کا منشاء ایسی تمام اشیاء اور ایسا تمام لٹریچر ختم کرنا ہے۔
[(1868) LR 3 Q.B 360]

اردو کے ایک ماہنامے میں ملزم نے ایک کہانی بعنوان "ٹھنڈا گوشت" شائع کرائی۔ اس کہانی کے مکالمے بہت شہوت انگیز اور جنسی امور پر مبنی تھے۔ عدالت نے قرار دیا کہ انسانی برہنہ جسم کے متعلق بدکاری کا مکالمہ فحش تھا اور ملزمان جرم کے مرتکب ہوئے تھے۔ (PLD 1952 Lah. 384)

ایک مقدمہ کے واقعات کے مطابق ملزم نے شارع عام پر ایک لڑکی کو کہا "میری جان میں تم سے محبت کرتا ہوں" عدالت نے قرار دیا کہ صرف وہ بات فحش ہوتی ہے جو عصمت اور شرم و حیا کے خلاف ہو یا اس کی ضد ہو۔ کیونکہ ملزم نے

ایسے کوئی الفاظ نہ کہے تھے لہٰذا وہ قصور وار نہ تھا۔ (PLD 1955 Sind 261)

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ اگر کسی کتاب کو چھپوانے کی وجہ نیک ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ وہ کتاب ضروری طور پر فحش نہیں کہی جاسکتی جبکہ اس کا مواد واقعی طور پر فحش ہو۔ [(1905) 28 All. 100]

اگرچہ کسی مذہبی کتاب میں کوئی حصہ فحش نہیں کہا جاتا تاہم جب اس کتاب سے اقتباس کرکے علیحدہ رسالہ میں چھاپا جائے تو اس اقتباس کو فحش کہا جاسکتا ہے۔ [(1916) PR. No. 5 of 1917]

دفعہ ہذا کے تحت استثناء کے مطابق مذہبی کتب، مصوری کے نمونے، کندہ تصاویر، کسی عورت کا ننگا بت یا تصویر بذاتہٖ فحش نہیں سمجھے جائیں گے۔ جب کسی انسان کے ذہنی شائستگی کے معیار کو ٹھیس پہنچتی ہے تو دفعہ ہذا کے تحت اسے فحش کہا جاتا ہے۔ [(1940) 1 Cal. 581]

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ فحش ہونے کا تعین کسی آرٹسٹ کی رائے سے نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ ایک عام شخص کا اس کے متعلق کیا ردعمل ہے۔ اور سوسائٹی میں پائے جانے والے عام معیار اور حالات کا تاثر کیا ہے۔ گواہوں کی اکثریت کی آراء درست کسوٹی نہیں ہے۔ فیصلہ پر پہنچنا عدالت کا فرض ہے۔ (PLD 1960 Lah. 384)۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ کوئی کتاب فحش ہے یا نہیں گواہوں کی اکثریت کی رائے یا کسی خاص گواہ کی رائے صحیح معیار نہیں ہے۔ ہر مقدمہ کے حقائق کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے کہ کوئی مواد زیر بحث فحش ہے یا نہیں۔ ہر مقدمہ میں کسی تصویر، فوٹو یا مضمون کے فحش ہونے کا دارومدار اردگرد کے حالات اور حقائق پر منحصر ہوتا ہے۔

(PLD 1960 Lah. 172; PLD 1979 Lah. 279)

سینما لائسنس کی منسوخی کے لیے نوٹس

Notice for cancellation of Cinema Licence

نہ تو سنسر بورڈ نے اور نہ لائسنسنگ اتھارٹی نے یا ان میں سے کسی طرف سے مجاز کردہ شخص نے معاملے کی رپورٹ پولیس کو کی تھی، چنانچہ کوئی عدالت فوجداری موشن پکچرز آرڈیننس 1979 کی دفعہ 18(5) کے تحت جرم کی سماعت نہیں کرسکتی تھی۔ سینما سے قبضے میں لی گئی فلمیں سنسر بورڈ کو اظہار رائے کے لیے نہیں بھیجی گئی تھیں اور محض پولیس افسر کی رائے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 292 کے اطلاق کرنے کے لیے کوئی قانونی وزن نہیں رکھتی تھی۔ سینما پر چھاپہ بھی قانون کے مطابق نہیں مارا گیا تھا۔ چنانچہ ایف۔آئی۔آر اور اس کی پیروی میں تمام بعد کی کارروائیوں کو بشمول لائسنس کی منسوخی کے نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا [1995 PCr. LJ 1977]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 293۔ فحش اشیاء وغیرہ کا نوجوان لوگوں کو فروخت کرنا

Sale, etc. of obscene objects to young person

جو کوئی کسی شخص کو جس کی عمر بیس برس سے کم ہو ایسی فحش کتاب یا کوئی اور شے جس کا پچھلی دفعہ میں حوالہ دیا گیا ہے، بیچے یا کرایہ پر دے یا بانٹے یا دکھائے یا اشاعت کرے یا پیش کرے یا ایسا کرنے کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد فحش لٹریچر کا ان جوانوں کے ہاتھ فروخت کرنا زیادہ سخت جرم قرار دینا ہے جو کم عمری کی بناء پر ناپختہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں اور ان کے بگڑنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول [سزایابی کے حکم میں عدالت فحش شے کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 521 کے تحت تلف کرنے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔]

دفعہ 294۔ فحش افعال اور گیت Obscene acts and songs : جو کوئی شخص دوسروں کو تکلیف دینے کے لیے

(a) کوئی فحش فعل کسی جائے عامہ پر کرے یا

(b) کسی جائے عامہ پر یا اس کے قریب کوئی فحش یا جذباتی گیت گائے یا الفاظ کہے۔ اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد : اگر کوئی شخص فحش فعل کرنے سے یا فحش گیت گانے سے دوسروں کو تکلیف دے تو اسے دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا سمجھا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ عام لوگوں خصوصاً نوجوانوں میں بدکرداری کا انسداد کیا جائے۔

شہادت : ثابت کریں :

1۔ ملزم نے کوئی فعل کیا یا ملزم نے کوئی فحش یا جذباتی گیت گایا یا فحش لفظ کہے۔

2۔ ایسا فعل شارع عام میں یا اس کے قریب کیا گیا۔

3۔ یہ فعل فحش نوعیت کا تھا۔

4۔ یہ دوسروں کے لیے باعث تکلیف ہوا۔

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence : مرد اور خاتون ملزمان دونوں کسی کمرے میں ٹھہرے ہوئے نہیں تھے۔ پولیس نے خود یہ درخواست کی تھی کہ ہنگامی قانون (نفاذ حدود) جرم زنا 1979 کی دفعہ 18 کو حذف کر دیا جائے کیونکہ یہ مقدمہ پر اطلاق پذیر نہیں ہوتی تھی۔ ایک کار کی پچھلی نشست پر دو شہریوں کی محض موجودگی پر عام طور پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 294 کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ملزمان کے خلاف چالان پیش کیا گیا تھا جو خارج کر دیا گیا تھا اور دونوں ملزموں کو ان کے خلاف الزامات سے بری کر دیا گیا تھا [1998 MLD 1332]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

☆[دفعہ 294-A۔ لاٹری آفس کھولنا Keeping lottery office : جو کوئی کوئی دفتر یا جگہ کوئی لاٹری ڈالنے کی غرض سے رکھے جو حکومت کی لاٹری یا صوبائی حکومت کی طرف سے منظور کردہ لاٹری نہ ہو۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ☆☆ [تین ہزار روپے] تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں۔

☆ دفعہ 294-A کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) ایکٹ (XXVII of 1970) سے اضافہ ہوا۔

☆☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

اور جو کوئی کوئی رقم ادا کرنے یا کوئی اشیاء دینے کی کوئی تجویز مشتہر کرے، یا کسی شخص کے مفاد کے لیے کام کرے گا یا نہ کرے اگر کسی ایسی لاٹری میں کوئی واقعہ یا شرط کسی ٹکٹ، پانسہ، نمبر یا ہندسہ کی نسبت پوری ہوگی اسے جرمانہ کی سزا دی جائے گی جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔]

شرح

مقصد: لاٹری اور قمار بازی دونوں کا تعلق کیونکہ اتفاق اور قسمت آزمائی سے ہوتا ہے۔ اس لیے لاٹری کا دفتر کھولنا یا لاٹری نکالنا اس کی بابت اشتہار دینا یا اشاعت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ البتہ حکومت کی قائم کردہ یا منظور شدہ لاٹری اس ممانعت سے مستثنیٰ کردی گئی ہے۔ دفعہ 294-A کا اطلاق ہر اس طریقہ کار پر ہوتا ہے جو سراسر اتفاق پر مبنی ہو چاہے عملی طور پر قرعہ نکالا گیا ہو یا نہ نکالا گیا ہو۔ (PLD 1958 Lah. 887)۔

لاٹری: لاٹری ایک ایسا طریقہ کار (سکیم) ہے جس سے قرعہ سے یا اتفاق پر مبنی طریقہ سے انعامات کی تقسیم کی جائے۔ یہ ایک اتفاق کا کھیل ہوتا ہے جس میں ٹکٹ خریدنے والے کے نفع یا نقصان کا انحصار قرعہ ڈالنے یا نکالنے پر ہوتا ہے۔ ٹکٹ محض اتفاق کے خرید کی نشانی ہوتی ہے اور ٹکٹوں کی یہی خرید لاٹری کی روح ہوتی ہے۔ اگر کسی انعام کے مواقع یا اتفاق بلاقیمت فراہم کیے جائیں تو یہ لاٹری نہ ہوگی۔ لاٹری کا اصول یہ ہے کہ انعامات کی تقسیم محض اتفاق کی بنیاد پر کی جائے۔ اگر لاٹری کا نتیجہ یہ ہو کہ لاٹری کا منتظم انعامات تقسیم کیے بغیر ٹکٹوں کی ساری آمدنی خود رکھ لے تو بھی ایسی کارروائی لاٹری ہی تصور ہوگی۔ لہٰذا یہ ضروری نہیں ہے کہ روپیہ لگانے والوں کو رقم یا انعامات تقسیم کیے گئے ہوں۔ لاٹری کا ضروری عنصر یہ ہے کہ انعام یا انعامات تقسیم کرنے کی کوئی سکیم ہو جس کا دارومدار اتفاق پر ہو اور یہ کہ اگر اتفاق کے مطابق یہ فیصلہ کیا جائے کہ کسی شخص کو کوئی انعام نہ دیا جائے اور جو رقم داؤ پر لگائی گئی ہو وہ منتظم کو مل جائے گی تو بھی سکیم لاٹری ہی سمجھی جائے گی۔ (PLD 1958 Lah. 887)

لاٹری نکالنا کسی قرعہ یا اتفاق پر مبنی طریقہ سے انعام کا تقسیم کرنا ہے۔ اس میں متعلقہ شخص کی کسی مہارت، فن ہنر یا مشق کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ [1917 P.R.No. 35]۔

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ اس امر سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لاٹری کسی حقیقی تجارتی کاروبار کا حصہ اور جزو ہے۔ [(1915) 9 BLT 124]۔ جرم کے ثبوت کے لیے فی الواقع قرعہ اندازی ضروری ہے۔ لفظ "نکالنا" اس کے لغوی معنی میں لیا جائے گا۔ اس لفظ سے "اہتمام یا انتظام" کے معنی نہیں لیے جاسکتے۔ (1942 Mad. 802)

شائع کرنا: "شائع کرنا" کے الفاظ میں شائع کرانے والا اور شائع کرنے والا دونوں شامل ہیں۔ یعنی اشتہار دینے والا اور شائع کرنے والا (اخبار کا مالک) دونوں شامل ہوتے ہیں۔ [(1885) 10 Bom. 97]

قانون کا منشاء یہ ہے کہ لوگ اتفاق اور نصیب آزمائی پر اپنا پیسہ برباد نہ کریں۔ اس کا انسداد اس طریقہ سے بھی کیا گیا ہے کہ لوگوں کو علم ہی نہ ہوسکے کہ کہاں پر لاٹری ڈالی جاتی ہے اور وہ ٹکٹ کہاں سے حاصل کرسکتے ہیں۔ اخبارات جو نشرواشاعت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ دفعہ ہذا کے تحت لاٹری کے اشتہار کی اشاعت سے روک دیے گئے ہیں تاکہ عوام کو معلوم نہ ہوسکے کہ اتفاق یا قسمت کے نام پر روپیہ بٹورنے کا دھندا کہاں ہو رہا ہے۔ [(1791) 4 TR 414]

"مال": "مال" میں منقولہ یا غیر منقولہ دونوں شامل ہیں۔ ایک فیکٹری نے اشتہار دیا کہ فیکٹری کا مال قرعہ اندازی سے سستی قیمت پر خوش قسمت نمبر والے (لکی نمبر) کو دیا جائے گا تو ایسا امر دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار دیا گیا۔

[(1926) 50 Mad. 479]

اگر بہت سے لوگ ملکر کمیٹی ڈالیں اور مساوی طور پر رقم ڈال کر اس رقم سے قرعہ اندازی کر کے کسی ایک کو ساری رقم ادا کر دیں اور وہ بقایا قرعہ اندازیوں میں اپنی قسط ادا کرتا رہے تو یہ لاٹری کی تعریف میں نہیں آئے گا۔[(1898) 22 Mad. 212]

ایک مقدمہ میں ملزم سگریٹ کمپنی کا مالک تھا۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے لاٹری نکالنے کی تجویز کی اشاعت کی تھی۔ ملزم نے 22 ہزار اشتہارات چھپوا کر تقسیم کرائے۔ اشتہار کا مضمون یہ تھا کہ سگریٹ کی کسی ڈبیہ میں خریدار کو پانچ روپے کا نوٹ رکھا ہوا ملے گا۔ اس سکیم کا مقصد سگریٹ کی فروخت کو بڑھانا تھا۔ سگریٹ ساز کو پانچ پانچ روپے کے دس نوٹ بھیجے گئے کہ سگریٹ بناتے ہوئے ایک ایک نوٹ ڈبیہ میں رکھ دیا جائے اور ڈبیوں کو دوسری ڈبیوں میں خلط ملط کر دیا جائے اور پھر ڈبیوں کو بڑے پیکٹوں میں پیک کر دیں۔ یہ قرار دیا گیا کہ یہ صورت لاٹری بنتی ہے۔ دفعہ میں چونکہ لفظ "نکالنا" استعمال کیا گیا ہے جس کے مطابق مخصوص رقم کی ادائیگی کا انحصار کسی واقعہ کے رونما ہونے یا حالت کے ظاہر ہونے پر مشروط ہوتا ہے جو صورت یہاں موجود نہیں ہے لہٰذا ملزم دفعہ 294-A کے تحت قصور وار نہ تھا۔ (AIR 1928 Bom. 550)

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم کے پاس جگہ یا دفتر تھا۔

2- جگہ یا دفتر لاٹری نکالنے کے لیے استعمال کیا جارہا تھا۔

3- ایسی لاٹری کی حکومت کی طرف سے اجازت نہ تھی۔

دفعہ کی دوسری شق کے لیے ثابت کریں۔

1- ملزم نے تجویز زیر بحث شائع کی تھی۔

2- ایسی تجویز کی نوعیت دفعہ ہذا میں بیان کردہ کسی صورت یا شرط پر ادائیگی وغیرہ تھی۔

مقدمہ کی اجازت: دفعہ ہذا کے تحت کسی جرم میں کوئی عدالت دست اندازی نہیں کرے گی جب تک کہ حکومت کے اختیار یا حکم سے کوئی استغاثہ نہ کیا جائے۔ (مجموعہ ضابطہ فوجداری، دفعہ 196)

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

☆[دفعہ 294-B- تجارت وغیرہ کے لیے انعام کی پیشکش کرنا

Offering of prize in connection with trade, etc.

جو کوئی کسی تجارت یا کاروبار یا کسی شے کی فروخت کے سلسلہ میں کسی کوپن، ٹکٹ، نمبر یا عدد یا کسی دیگر طریقہ سے، تجارت، کاروبار یا کسی مال کی خریداری کی تحریک یا حوصلہ افزائی کے لیے یا اشتہاری غرض سے یا کسی شے کو مقبول عام بنانے کے لیے، کوئی انعام، صلہ یا ہچو قسم کا کوئی دیگر معاوضہ، چاہے اسے کوئی نام دیا گیا ہو، چاہے نقدی میں یا جنس میں، پیش کرے گا یا پیش کرنے کا ذمہ لے گا اور جو کوئی ایسی پیش کش کی اشاعت کرے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔]

☆ دفعہ 294-B کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) ایکٹ (XX of 1965) اضافہ ہوا۔

باب 15

مذہب کے متعلق جرائم
OF OFFENCES RELATING TO RELIGION

دفعہ 295- کسی فرقہ کے مذہب کی بے عزتی کی نیت سے عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا یا نجس کرنا

Injuring or defiling place of worship, with intent to insult the religion of any class

جو کوئی کسی عبادت گاہ یا کسی شے کو، جسے لوگوں کا کوئی فرقہ متبرک سمجھتا ہو، تباہ کرے یا نقصان پہنچائے یا نجس کرے، اس نیت سے کہ وہ اس طرح لوگوں کے کسی فرقے کے مذہب کی توہین کرے یا اس احتمال کے علم سے لوگوں کا کوئی فرقہ اس تباہی، نقصان یا نجس کرنے کو اپنے مذہب کی توہین سمجھے گا تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ایسے لوگوں کو سزایاب کرنا ہے جو مقدس مقامات کو نقصان پہنچا کر یا انہیں نجس کر کے دوسرے لوگوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ کسی عبادت گاہ یا متبرک چیز کو تباہ کرنا، نقصان پہنچانا یا نجس کرنا مذہبی رواداری کے منافی ہے۔ ایسی تباہی وغیرہ کسی مذہبی فرقہ کی توہین کرنے سے یا ایسے احتمال سے دانستہ کی جاسکتی ہے۔

ہائی کورٹ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ دفعہ 295، تعزیرات پاکستان میں شامل سزا بہت ہی کم ہے اس لئے اسے بڑھا کر سزائے موت یا عمر قید اور جرمانے میں تبدیل کر دینا چاہیے۔ اسی طرح دفعہ 297، تعزیرات پاکستان میں شامل سزا میں بھی اضافہ کیا جانا چاہیے۔ (1997 MLD 299)

نجس کرنا: نجس کرنے کا عمل مادی شے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں ایسے افعال بھی ہیں جن کے سرزد کرنے سے عبادت گاہ مذہبی شعائر اور آداب کے مطابق ناپاک ہو جائے۔ نجس کرنے سے مراد صرف گندا یا غلیظ کرنا نہیں ہے بلکہ مذہبی رسوم اور عبادت کرنے میں خرابی پیدا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

وقف: مسجد ایک وقف ہے۔ اس کی زمین خدا کے نام ہمیشہ کے لیے وقف ہوتی ہے، جب کہ ایک عام تھڑہ پر عام لوگ نماز پڑھتے تھے۔ اس تھڑہ کے مالک نے وہ جگہ وقف نہ کی ہوئی تھی۔ تھڑہ کو توڑ دیا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ اس کا توڑنا جرم نہ تھا۔ (PLD 1960 Lah. 567)

مسجد کو شہید کرنا اور اس طرح اسلامی احکامات کو نظرانداز کرنا اور مسلمانوں کے جذبات کو پس پشت ڈالنا بادی النظر میں بدنیتی کا ارتکاب ہے۔ ہائی کورٹ نے متعلقہ ایس-ایچ-او کو حکم دیا کہ وہ ایک فوجداری مقدمہ زیر دفعات 295، 297، تعزیرات پاکستان سائیلان کی طرف سے دی گئی تحریری درخواست پر درج کرے اور اس میں ان تمام افراد کو شامل کرے جنہوں نے اس فعل کا یا تو ارتکاب کیا تھا یا اس کی ترغیب دی تھی اور اس طرح سائیلان اور دیگر مسلمانوں کے مذہبی

جذبات کو مجروح کیا تھا۔ (1997 MLD 299; 1993 SCMR 1718)

اپیل خارج: ملزم نے ذاتی طور پر عدالت میں پیش ہو کر یہ بیان دیا کہ اس کا وکیل بوجہ بیماری عدالت میں حاضر ہونے سے قاصر ہے۔ ملزم کا یہ بیان غلط تھا اور وہ عدالت میں نیک نیتی سے نہیں آیا تھا سوائے اس کے عدالت کے پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ اس کی اپیل کا فیصلہ بوجہ عدم حاضری کردیا جاتا اور حقائق پر کوئی رائے ظاہر نہ کی جاتی کیونکہ وکیل کو تاریخ پیشی کا بخوبی علم تھا اور وہ دانستہ طور پر بلاوجہ معقول عدالت سے غیرحاضر تھا۔ چنانچہ اپیل بوجہ عدم حاضری خارج کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 34)

شہادت: ثابت کریں:

(1) جگہ عبادت کی تھی یا شے متعلقہ متبرک تھی۔

(2) یہ جگہ یا شے لوگوں کی کسی جماعت کے نزدیک متبرک تھی۔

(3) ملزم نے ان کو تباہ کیا، نقصان پہنچایا یا نجس کیا۔

(4) ملزم نے ایسا:

(a) اس نیت سے کیا کہ کسی جماعت کے اشخاص کے مذہب کی توہین ہو، یا

(b) اس علم سے کیا کہ لوگوں کی کسی جماعت کا ایسی تباہی وغیرہ کو اپنے مذہب کی توہین سمجھنے کا احتمال تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

☆[دفعہ 295-A- دانستہ اور معاندانہ افعال جن کا منشا کسی فرقے کے مذہبی احساسات کی، اس کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرکے بے حرمتی کرنا ہو

Deliberate and malicious acts intended to outrage religious feelings of any class by insulting its religion or religious beliefs

جو کوئی دانستہ اور معاندانہ نیت سے پاکستان کے شہریوں کے کسی فرقہ کے مذہبی احساسات کی تذلیل کی غرض سے بذریعہ الفاظ، خواہ تقریری ہوں یا تحریری، یا اشاروں سے اس فرقہ کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرے یا توہین کا اقدام کرے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 10 سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔]

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد پاکستانی شہریوں کے کسی فرقہ کے مذہبی احساسات کو کسی طریقہ سے ٹھیس پہنچانے کو قابل سزا قرار دینا ہے۔ تذلیل کرنے یا ٹھیس پہنچانے کا عمل خواہ کسی طرح زیر عمل لایا گیا ہو یعنی چاہے الفاظ سے جو زبانی یا تحریری ہوسکتے ہیں یا اشاریوں کنایوں سے توہین کی جائے، قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

ملزمان پر الزام یہ تھا کہ وہ قادیانی لٹریچر تقسیم کررہے تھے اور اس امر کا پرچار کررہے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پیغمبر تھا۔ مسلمہ طور پر قادیانی لٹریچر کو پولیس نے دوران تفتیش ملزم سے قبضہ میں نہ لیا تھا۔ ریکارڈ سے ظاہر ہوتا تھا کہ ملزم بادی النظر میں دفعہ 298-C، کا ملزم تھا اور اس کا مقدمہ 295-A، کے تحت نہ آتا تھا۔ ملزم کو ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ (1997 SD 443)

☆ دفعہ 295-A کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (XXV of 1927) سے اضافہ ہوا۔

ضبطی : حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی ایسے اخبار، کتاب یا دستاویز کو ضبط کرلے جس میں کسی پاکستانی فرقہ کے لوگوں کی ان کے مذہبی جذبات یا عقائد کو مجروح کرکے توہین کی گئی ہو۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

☆[دفعہ 295-B۔ قرآن پاک کی بے حرمتی وغیرہ

Defiling, etc., of Holy Quran

جو کوئی قرآن پاک یا اس میں سے کسی اقتباس کی دانستہ بے حرمتی کرے، نقصان پہنچائے یا بے ادبی کرے یا اسے کسی معیوب یا کسی غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرے تو اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی۔]

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد قرآن پاک کی بے حرمتی اور اس کے ناجائز استعمال کرنے والوں کو سخت سزا دینا ہے۔ اس سے پہلے تعزیرات پاکستان میں ایسی بے حرمتی کی سزا نہ رکھی گئی تھی۔

شکایت درج کرانے میں ساڑھے پانچ ماہ کی تاخیر ہوگئی۔ شکایت یہ تھی کہ کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات قادیانیوں کی عبادت گاہ کے باہر لکھی ہوئی تھیں جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے اس فعل سے فی الحقیقت مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہنچی تھی اور ان کے جذبات دفعہ 285-B کے ضمن میں مجروح نہ ہوئے تھے۔ (1997 SD 48)

قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھے جانے سے جرم زیر دفعہ 295-B تشکیل نہیں پاتا اور دفعہ 295-B کی خلاف ورزی کا کوئی پہلو نہیں نکلا۔ (1997 SD 448)

مسجد کی طرز پر قادیانیوں کی عبادت گاہیں عام مسلمانوں کو گمراہ نہیں کرسکتیں اور کوئی مسلمان بھی اس دھوکے کا شکار نہیں ہوگا کہ وہ مسلمانوں کی عمارت تھی۔ قادیانیوں کا یہ فعل جرم زیر دفعہ 295-B کی تشکیل کا باعث نہیں۔
(1997 SD 448)

قادیانی قرآن مجید اور اس میں لکھی عبارت کو عزت و تکریم سے دیکھتے ہیں اور اس کا ذکر کرکے فخر محسوس کرتے ہیں اور اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور اسی غرض سے وہ قرآنی آیات اپنی عبادت گاہوں پر تحریر کرتے ہیں۔ قرار پایا کہ ان کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی کتاب اور قرآنی آیات کا غلط استعمال نہیں اور اس فعل سے جرم زیر دفعہ 295-B کا ارتکاب نہیں ہوا۔ (1997 SD 448)

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence : عینی گواہوں نے جن کا بظاہر اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں تھا استغاثہ کی کہانی کی تائید کی۔۔ شہادت استغاثہ یہ بتاتی تھی کہ ملزم جرم کے ارتکاب کے وقت ذہنی طور پر غیرعادی (mentally abnormal) نہیں تھا اور نہ کسی طور سے کسی بھی پریشان حالت (disturbed condition) میں تھا۔ ملزم یہ ثابت کرنے میں ناکام ہوگیا تھا کہ وہ بوقت وقوع کسی دماغی بیماری میں مبتلا تھا۔ اندریں حالات اپیل خارج کردی گئی تھی [1998 SCMR 1582]۔

☆ دفعہ 295-B کا بروئے مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) آرڈیننس (I of 1982) سے اضافہ ہوا۔

☆[دفعہ 295-C- رسول اکرمؐ کی بابت خلاف شان الفاظ استعمال کرنا

Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet

جو کوئی الفاظ سے خواہ وہ منہ سے بولے جائیں یا لکھے گئے ہوں یا نظر آنے والے نمونوں سے یا کسی اتہام، چالاکی یا کنایہ سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ مقدس پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبرک نام کی بے حرمتی کرے تو اسے موت کی یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: کوئی ایسا فعل جو ملزم کے حق میں جاتا ہو وہ زیر غور لانا چاہیے اور اس کا فائدہ (اگر کوئی ہو) ملزم کو حاصل ہونا چاہیے اور یہ ان پر عنایت نہیں ہوگی بلکہ یہ ان کا حق ہے۔ (1997 MLD 1228)

چشم دید گواہان کے بیانات تضاد بیانی کا شکار تھے اور برآمدگی کے اہم نکتہ پر جو مبینہ طور پر ملزم کے قبضہ سے فوٹو گراف کی شکل میں برآمد ہوا تھا۔ ان کے بیانات میں تضاد پایا جاتا تھا اور ان کے بیانات آپس میں ہم آہنگ نہیں تھے۔ شکایت کنندہ اور مراسلہ میں بیان کئے گئے الزامات کی دیگر گواہان کے بیانات سے تردید ہوتی تھی۔ استغاثہ بہترین شہادت پیش کرنے میں ناکام رہا کیونکہ اہم شہادت جو فوٹو گراف کی برآمدگی کے بارے میں تھی پیش نہ کی گئی تھی جس کی کوئی وجہ بیان نہ کی گئی تھی۔ اس سے یہ قیاس جنم لیتا ہے کہ اگر وہ شہادت پیش کی جاتی تو استغاثہ کے خلاف جاتی۔ اس امر کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ ملزم کو کسی دشمنی وغیرہ کی بناء پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملزمان کو ان شہادتوں کے پیش نظر بری کردیا گیا۔

(1997 MLD 1228; 1996 SCMR 167)

ملزمان کے خلاف فرد جرم زیر دفعہ 295-C عائد کیا گیا تھا۔ سیشن کورٹ نے ملزمان کو ضمانت پر رہا کردیا جب کہ ہائی کورٹ نے ان کی ضمانت منسوخ کردی۔ سپریم کورٹ نے درخواست برائے اجازت اپیل کو اپیل میں تبدیل کرکے ملزمان کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر ضمانت پر رہا کردیا: (1) یہ کہ ملزم پر الزام ایک ماتحت کی طرف سے اپنے افسر پر لگایا گیا تھا جو اسی دفتر میں کام کرتا تھا اگرچہ رپورٹ ابتدائی ایک درمیانی ذریعے سے درج کرائی گئی تھی۔ (2) یہ کہ رپورٹ ابتدائی دس یوم کی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی۔ (3) زبانی گفتگو کو الزام کا ذریعہ بنایا گیا تھا اور اس ضمن میں ثبوت کی ضرورت تھی اور (4) یہ اشارہ بھی ملتا تھا کہ ملزم نے کسی مرحلہ پر شکایت کنندہ کے خلاف کارروائی میں بطور انکوائری افسر فرائض سرانجام دیئے تھے۔ (1997 SD 442)

الیف۔ آئی۔ آر First Information Report : ابتدائی اطلاع (F.I.R) بنیادی شہادت نہیں ہے اور اسے صرف شکایت کنندہ کے اس بیان کی تائید یا تنقیص کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جو وہ حلف پر عدالت کے سامنے دیتا ہے۔ [1995 PCr. LJ 811 (b)]

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings : مجسٹریٹ نے ملزم کے خلاف دفعہ 298-A مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ کی سماعت کی لیکن فیصلے کے اعلان سے قبل یہ معلوم ہونے پر کہ ملزم کے خلاف بادی النظر میں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C کے تحت سیشن کورٹ کی طرف سے مقدمہ کی سماعت ہونی

☆ دفعہ 295-C کا بروئے اضافہ قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ III آف 1986 ہوا۔

چاہیے تھی، جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات (3)190 و 347 میں مقرر کیا گیا ہے، مقدمہ سیشن کورٹ کو بھیج دیا۔ سیشن کورٹ نے بادی النظر میں مجموعہ تعزیرات کی دفعہ C-295 کی اطلاق پذیری کے بارے میں مطمئن ہو کر مقدمہ کی سماعت جاری رکھی۔ جواز (Validity)-- عدالت کی طرف سے زیر غور لائی جانے والی شکایت میں فرد جرم کی تشکیل کے وقت ان شخصیتوں کا ذکر نہیں کیا گیا تھا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ A-298 میں بیان کی گئی ہیں بلکہ حضرت محمدؐ سے متعلق تحقیر آمیز کلمات کے بارے میں ایک الزام شامل تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ضابطے کے قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی متبادل صورت نہ پا کر مقدمہ سیشن کورٹ کو برائے سماعت بھیج دیا۔ PPC و S. 295-C کی بادی النظری اطلاق پذیری کی بابت سیشن کورٹ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے بھی جائز تھی۔

ملزمان، بادی النظر میں (S.295-C PPC) کے تحت مستوجب سزا تھے جو سیشن کورٹ کی طرف سے قابل سماعت تھی [1998 PCr. LJ 89]۔

ضابطہ: قابل دست اندازی پولیس، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ۔

دفعہ 296۔ کوئی مذہبی مجمع درہم برہم کرنا Disturbing religious assembly:

جو کوئی بالا رادہ کسی مجمع کو درہم برہم کرے جو مذہبی عبادت یا مذہبی رسومات ادا کرنے میں جائز طور پر مصروف ہو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد کسی مذہبی جلسہ یا مذہبی رسومات کے کسی اجتماع کو درہم برہم کرنے کا انسداد کرنا ہے۔

مجمع: دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے تین اشخاص کا عبادت کے لیے اکٹھا ہونا مجمع کی تشکیل کے لیے کافی ہے۔ (AIR 1940 All. 291) مذہبی اجتماع کا قانونی ہونا ضروری ہے، یعنی کہ وہ اس طور پر عبادت کر رہے ہوں یا رسومات ادا کر رہے ہوں جو جائز ہو۔ جو مذہبی مجمع کسی گلی یا شارع عام پر منعقد کیا جارہا ہو، اس وجہ سے ناجائز نہیں سمجھا جائے گا کہ اس سے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہوئی تھی۔

شہادت: ثابت کریں:

(1) مجمع زیر بحث کا وجود۔

(2) ایسا مجمع جرم کے ارتکاب کے وقت مذہبی عبادت کرنے یا رسوم ادا کرنے میں مصروف تھا۔

(3) جو مجمع ایسی ادائیگی کر رہا تھا وہ جائز تھا۔

(4) ملزم نے ایسے مجمع کو درہم برہم کیا جب کہ وہ اس طور پر مصروف تھا۔

(5) ملزم نے مذکورہ فعل دانستہ کیا۔

یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ملزم کی واقعی نیت مذہبی عبادت میں خلل ڈالنا ہو۔ اگر وہ جانتا ہو کہ اس کے ایسا کرنے کا احتمال تھا تو اتنا کافی ہے۔ [(1910) 34 Mad. 92]

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 297۔ جائے تدفین وغیرہ میں مداخلت بیجا کرنا

Trespassing on burial places, etc.

جو کوئی کسی کا دل دکھانے یا کسی شخص کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ

اس کے ذریعہ کسی شخص کا دل دکھے گا یا کسی کے مذہب کی توہین ہو گی۔

کسی عبادت گاہ یا بت خانے یا ایسے مقام میں جو دفن کرنے کی رسوم کے لیے مقرر ہو یا جہاں لاش کو حفاظت سے رکھا جاتا ہو، کسی مداخلت بے جا کا مرتکب ہو یا کسی انسانی لاش کی بے حرمتی کرے یا ان اشخاص میں جو رسوم تدفین کے لیے جمع ہوں، خلل انداز ہو، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے مطابق قابل تعظیم مقامات کی توہین قابل سزا قرار دی گئی ہے۔ دفن کرنے والے مقامات اور مردہ کی آخری رسومات ادا کرنے کی جگہوں پر اس کا اطلاق ہو گا۔ ایسی جگہوں پر مداخلت بے جا کرنا جرم ہے۔ جرم کا اصل جزو کسی کے مذہب کی توہین کرنا یا کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا یا ایسی نیت رکھنا یا ایسا علم رکھتے ہوئے ایسے امور کرنا ہے۔

مداخلت بے جا: دفعہ ہذا میں مداخلت بے جا کا مفہوم دفعہ 441 میں مداخلت بے جا کی تعریف سے زیادہ وسیع ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت مداخلت بے جا میں ہر وہ مداخلت شامل ہے جو کوئی شخص کسی دیگر شخص کی زمین میں یا پبلک کی زمین پر کرے۔ مداخلت سے مراد ایسا تشدد یا نقصان کا فعل ہے جو اس جگہ پر اور ایسے علم یا نیت سے کیا جائے جس کا تذکرہ دفعہ 297 میں کیا گیا ہے۔ (PLD 1953 Pesh. 62)

جب کوئی مجمع تجہیز و تکفین میں مصروف ہو تو اس مجمع کو چھیڑنا یا ان کے کام میں خلل انداز ہونا جرم قرار دیا گیا ہے۔ مجرم کا جلوس جنازہ نہیں سمجھا جاتا۔ [(1885) 5 AWN 49]

ایک مقدمہ میں ملزم نے قبرستان کے اردگرد باڑ کھڑی کردی۔ اس طرح اس نے ملحقہ گاؤں کے رہنے والے شخص (مستغیث) کو اس کے بیٹے کو اس جگہ دفن کرنے سے روک دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ایسا فعل اس شخص کے مردہ بیٹے کی لاش کی بے حرمتی تھی اور ملزم درست طور پر قصوروار تھا۔ (PLD 1953 Pesh. 62)

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 298- مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کی دانستہ نیت سے الفاظ وغیرہ بولنا

Uttering words, etc., with deliberate intent to wound religious feelings

جو کوئی دانستہ نیت سے کسی شخص کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے لیے کوئی بات کہے یا کوئی آواز نکالے جس کو وہ شخص سن سکے یا اس شخص کے پیش نظر کوئی حرکت کرے یا کوئی شے اس کے پیش نظر رکھے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے دو مقاصد ہیں۔ اول مذہبی مباحثوں میں معقول حد تک وسعت خیالی کی اجازت دینا، دوم ایسی اجازت کو بحث کے بہانے دوسرے مسلک پر گامزن لوگوں کی دل آزاری سے باز رکھنا۔ دفعہ ہذا دفعہ 295 سے زیادہ وسیع ہے اور اس میں وہ تمام حرکات شامل ہیں جو دیگر اشخاص کے مذہبی احساسات کو مجروح کرتے ہوں۔ (AIR 1937 All. 13)- مذہبی جذبات کا دانستہ مجروح کیا جانا ضروری ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم نے الفاظ بولے یا کوئی حرکت کی وغیرہ۔
2- ملزم نے ایسا کسی شخص کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کی نیت سے کیا۔
3- ایسی نیت دانستہ تھی۔
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

☆[دفعہ 298-A- معزز اشخاص کی نسبت توہین آمیز رائے زنی کرنا

Use of derogatory remarks, etc., in respect of Holy Personages

جو کوئی پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی (ام المومنین) یا ان کے ارکان کنبہ یا راست باز خلیفوں (خلفائے راشدین) میں سے کسی کی یا پیغمبر پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں (صحابہ) کی الفاظ سے، چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری اشاروں یا اتہام، طعن زنی یا درپردہ تعریض سے، بلاواسطہ یا بالواسطہ بے حرمتی کرے اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔]

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد خلفائے راشدین، صحابہ، پیغمبر پاک کی کسی بیوی یا ارکان کنبہ کی کسی طریقہ سے بے حرمتی یا توہین کو مستوجب سزا ٹھہراتا ہے۔

دفعہ 298-A، تعزیرات پاکستان مقدس اور قابل احترام شخصیات کے خلاف نازیبا الفاظ کے بارے میں ہے اور اس کا اطلاق ام المومنین یا دیگر اہل بیعت کی خواتین پر بھی ہوتا ہے۔ مزید برآں اس کا اطلاق خلفائے راشدین اور صحابہ کرام پر بھی ہوتا ہے۔ دفعہ 298-A میں ان شخصیات کا خصوصی طور پر ذکر نہیں جن پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ رپورٹ ابتدائی میں حضرت محمد ﷺ کے بارے میں درج شدہ متعلقہ نازیبا الفاظ اور ان کے بارے میں ایڈیشنل سیشن جج کی رائے درست اور مناسب تھی۔ اس لیے حکم مذکور کو جائز، مناسب بمطابق قانون قرار دیا گیا۔

(1997 Law Notes Lah. 853; KLR 1997 Cr.C 740; 1998 PCr.LJ 189)

قادیانی ملزم پر الزام تھا کہ اس نے حضرت زینب اور حضرت محمد ﷺ کے تعلقات کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے تھے۔ معترض الفاظ چونکہ زبانی طور پر کہے گئے تھے اسی لیے ملزم مستحق ضمانت تھا۔ مزید برآں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ملزم اور مستغیث میں دشمنی پائی جاتی تھی۔ ہائی کورٹ نے ملزم کی ضمانت منظور کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ محض کسی دیگر مذہب سے تعلق رکھنا قانون کی نظر میں کوئی جرم نہیں۔ (1997 SD 445)

☆☆[دفعہ 298-B- القاب، حرکات اور خطاب وغیرہ کا غلط استعمال

Misuse of epithets, descriptions and titles, etc., reserved for certain Holy Personages or places

(1) قادیانی یا لاہوری جماعت کا کوئی فرد (جو خود کو احمدی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے یا ظاہری بیان سے :

☆ دفعہ 298-A کا بروئے مجموعہ تعزیرات (دوسرا ترمیمی) آرڈیننس (XLIV of 1980) سے اضافہ ہوا۔

☆☆ دفعات 298-B اور 298-C کا بروئے قادیانی جماعت، لاہوری جماعت اور احمدیوں کا (ممانعت و سزا) آرڈیننس (XX بابت 1984) سے اضافہ ہوا۔

(a) کسی شخص کا، علاوہ خلیفہ یا پیغمبر محمدؐ کے، مصاحب کے بطور امیرالمومنین، خلیفتہ المومنین خلیفتہ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے حوالے دے یا خطاب کرے،

(b) کسی شخص کا، علاوہ زوجہ پیغمبر حضرت محمدؐ کے، بطور ام المومنین کے حوالہ دے یا خطاب کرے،

(c) کسی شخص کا، علاوہ پیغمبر حضرت محمدؐ کے رکن کنبہ کے، بطور اہل بیت کے حوالہ دے یا خطاب کرے، یا

(d) اپنی عبادت گاہ کا بطور مسجد کا حوالہ دے، نام لے یا پکارے،

تو اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو قادیانی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتے ہیں) جو زبانی یا تحریری الفاظ سے یا ظاہری حرکات سے، اپنے عقیدہ میں پیروی کردہ عبادت کے لیے بلانے کے لیے کسی طریقہ یا شکل کو بطور اذان کے حوالہ دے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 298-C- قادیانی جماعت وغیرہ کے اشخاص کا خود کو مسلمان کہنا یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ یا اشاعت کرنا

Person of Quadiani group, etc., calling himself a Muslim or preaching or propagating his faith

قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کا کوئی شخص (جو خود کو قادیانی یا کسی دیگر نام سے موسوم کرتا ہو) بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہو یا اپنے عقیدہ کا بطور اسلام کے حوالہ دیتا ہو یا موسوم کرتا ہو یا دیگراں کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت دیتا ہو، الفاظ سے جو چاہے زبانی ہوں یا تحریری یا ظاہری حرکات سے یا کسی طریقہ سے خواہ کچھ بھی ہو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے، اسے دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت تین سال تک ہوسکتی ہے اور سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔]

===============

باب 16

ان جرموں کے بیان میں جو انسان کے جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں
OF OFFENCES AFFECTING THE HUMAN BODY

جرائم جو زندگی پر اثر انداز ہوں
Of offences affecting life

۵۵[دفعہ **299**۔ تعریفات Definitions: باب ہذا، میں سوائے اس کے کہ مضمون یا سیاق و سباق میں کوئی امر منافی ہو:

(a) "بالغ" Adult سے ایسا شخص مراد ہے جو، مرد ہونے کی صورت میں، اٹھارہ سال کا ہو گیا ہو یا عورت ہونے کی صورت میں اس کی عمر 16 سال ہو گئی ہو یا سن بلوغت کو پہنچ گیا ہو، جو بھی پہلے ہو۔

(b) "ارش" Arsh سے، اس باب میں تصریح کردہ، وہ معاوضہ مراد ہے جو باب ہذا کے تحت ضرر رسیدہ یا اس کے ورثاء کو ادا کیا جاتا ہو۔

(c) "مجاز میڈیکل افسر" Authorised Medical Officer سے صوبائی حکومت سے مجاز کردہ کسی بھی عہدہ سے موسوم کوئی میڈیکل افسر یا میڈیکل بورڈ مراد ہے۔

(d) "ضمان" Daman سے عدالت کی طرف سے تعین کردہ وہ معاوضہ مراد ہے جو مجرم کی طرف سے ضرر رسیدہ کو ایسا ضرر پہنچانے پر ادا کیا جاتا ہو جو مستوجب ارش نہ ہو۔

(e) "دیت" Diyat سے مراد وہ معاوضہ ہے، جس کی دفعہ 323 میں تصریح کی گئی ہے اور جو ضرر رسیدہ کے ورثاء کو واجب الادا ہو۔

(f) "حکومت" Government سے صوبائی حکومت مراد ہے۔

(g) "اکراہ تام" Ikrah-e-tam سے کسی شخص، اس کے زوج یا اس کے ایسے خونی رشتہ داران جو شادی کے ممنوعہ درجہ کے ہوں، کو کسی فوری ہلاکت، یا جسم کے کسی عضو کو فوری یا مستقل طور پر ناکارہ کردینے کے خوف میں یا خلاف وضع فطری یا زنا بالجبر کا نشانہ بنائے جانے کے خوف میں مبتلا کرنا مراد ہے۔

(h) "اکراہ ناقص" Ikrah-e-Naqis سے مراد کسی قسم کا جبر ہے جو اکراہ تام نہ بنتا ہو۔

(I) "نابالغ" Minor سے ایسا شخص مراد ہے جو بالغ نہ ہو۔

۵۶[(II) "غیرت" Honour کی بنا پر یا اس کے نام پر کیے جانے والے جرم" کا مطلب ہے کارو کاری، سیاہ کاری یا دیگر ایسے رسم و رواج کے نام پر یا بنا پر کیا جانے والا ایک جرم۔]

(J) "قتل" Qatl سے مراد کسی شخص کی ہلاکت ہے۔

(k) "قصاص" Qisas سے ایسی سزا مراد ہے جو ضرر رسیدہ یا ولی کے حق کو زیر کار لاتے ہوئے سزا یاب کے جسم

۵۵۔ دفعات 299 سے H-338 کا بروے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ (II آف 1997ء) سے ترمیم ہوئی۔
۵۶۔ کلاز (ii) کا اضافہ بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

کے اسی حصہ پر، جہاں اس نے ضرر رسیدہ کو لگائی، مشابہ ضرر پہنچا کر یا اگر وہ قتل عمد کا مرتکب ہوا ہو تو اس کو ہلاک کر کے دی جائے۔

(l) ''تعزیر'' Tazir سے ایسی سزا مراد ہے جو قصاص، دیت، ارش یا ضمان نہ ہو۔

(m) ''ولی'' Wali سے ایسا شخص مراد ہے جو قصاص کا مطالبہ کرنے کا حق دار ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں وہ تمام اصطلاحات، جو باب 16 میں مذکور ہیں، درج کی گئی ہیں اور ان کی تعریف بھی تحریر کرکے ان اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان اصطلاحات میں سے کچھ ایسی ہیں جو تعزیرات پاکستان کی ترمیم سے قبل زیر استعمال نہ تھیں۔ لہٰذا عوام اور بیشتر وکلاء بھی ان سے ناآشنا تھے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 299، 388 میں مشمولہ جرائم متعلق بہ جسم انسانی کو اسلامی احکام کے منافی قرار دیا گیا ہے اور ملک میں نافذ کردہ قصاص اور دیت سے متعلق قانون کو مالاکنڈ ڈویژن تک ابھی تک وسعت نہیں دی گئی ہے۔ صوبائی طور پر زیرانتظام قبائلی علاقہ جات کے تحت کام کرنے والی پولیس اور عدالتوں کو قصاص اور دیت کے قانون سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے [(b) 1995 MLD 1210]۔

باب 16 میں قانون کی اسلامی دفعات درج ہیں۔ ان اسلامی احکام پر عمل کرنے، ان کی تعبیر کرنے اور ان کو سمجھنے کے لیے ان اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

ارش : اس سے قبل ارش کے متعلق دفعہ 53 کے تحت شرح میں وضاحت کی جاچکی ہے۔

میڈیکل آفیسر: بااختیار میڈیکل آفیسر (Authorised Medical Officer) کی تعریف کسی طرح بھی عدالت کے اختیارات اس بارے میں کم نہیں کرتی کہ وہ قیدیوں کی بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے قیدیوں کے معائنہ کے لیے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے رجوع کریں۔ (1997 PCr. LJ 1953)۔ عدالت سماعت کی یہ ہدایت کہ مطلوبہ میڈیکل رپورٹ عدالت میں پیش کی جائے جبکہ اس نے ازخود میڈیکل بورڈ کی تشکیل نہیں کی تھی بلکہ یہ تجویز پیش کی تھی کہ ملزم کی استدعا کے مطابق ماہرین مقرر کیے جائیں اور سول ہسپتال میں سینئر ترین ڈاکٹروں کو میڈیکل بورڈ کے ممبران کے طور پر مقرر کیا جائے جب کہ سیکرٹری ہیلتھ نے ایسے ہی بورڈ کی تشکیل کر لی تھی اور عدالت کے حکم کے مطابق انہیں ہدایات جاری کر دی تھیں۔ دفعہ C-299 عدالت کو ایسے بورڈ کی تشکیل کرنے سے نہیں روکتی جس میں ماہرین ڈاکٹروں کا تقرر کیا جائے۔ دفعہ 94، ضابطہ فوجداری میں عدالت سماعت کو سیکرٹری ہیلتھ سے میڈیکل رپورٹ طلب کرنے سے منع نہیں کرتی کیونکہ میڈیکل بورڈ کی تشکیل کے بعد رپورٹ مذکور معائنہ کے لیے عدالت میں بھیجی جانی چاہیے تھی تاکہ عدالت سماعت خود اس بات کا جائزہ لیتی کہ آیا وہ رپورٹ جائز تھی یا ناجائز تھی اور اس پر انحصار کیا جاسکتا تھا یا نہیں۔ عدالت سماعت کا یہ حکم جس میں اس نے مذکورہ میڈیکل رپورٹ طلب کی تھی نہ ہی قانون کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی پر مبنی تھا اور نہ ہی اس سے استغاثہ کسی تعصب کا شکار ہوا تھا جب کہ اس نے فی الحقیقت رپورٹ طلب کرنے سے اتفاق کیا تھا۔ (1997 PCr. LJ 1953)

ضمان : اس کے متعلق بھی دفعہ 53 کے تحت تشریح کی جاچکی ہے۔

دیت : اس کے متعلق بھی دفعہ 53 کے تحت تشریح موجود ہے۔

اکراہ تام : اکراہ تام ایسا جبر ہے یا دھمکی ہے جس کے خوف سے کوئی شخص لاچار ہو کر وہ کام کرے جو وہ نہ کرنا چاہتا ہو۔ مثال کے طور پر کسی شخص کو جان سے مارنے کی دھمکی دی جائے کہ اگر اس نے مطلوبہ جرم نہ کیا تو اسے مار ڈالا

جائے گا، تو یہ اکراہ تام ہوگا۔ دفعہ 109 کے تحت وہ جرائم جو باب 16 میں مذکور رہیں، اگر اکراہ تام کے تحت سرزد کیے جائیں یا ان کی امداد کی جائے تو اعانت کرنے والا مستوجب سزا نہ ہوگا۔

اکراہ ناقص: اکراہ ناقص ایسا جبر ہے جو اکراہ تام نہ بنتا ہو۔

اکرام تام کے تحت قتل کا ارتکاب: اس کے تین ضروری عناصر ہیں:

(1) کسی شخص کو یا اس کی بیوی یا اس کے خونی رشتہ داروں کو (جن سے اس کی شادی ممکن نہ ہو اور وہ ممنوعہ رشتوں میں آتے ہوں) فوری موت کے خوف میں مبتلا کرنا۔ یا

(2) جسم کے کسی حصے کو فوری طور پر مستقل طریقے سے تلف کرنا۔ یا

(3) فوری طور پر ہم جنسی یا زنا بالجبر کے خوف میں مبتلا کرنا۔ (PLD 1997 Lah. 110)

چشم دید گواہان کی شہادت قابل اعتماد تھی اگرچہ وہ مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے۔ طبی شہادت ان چشم دید گواہان کی تائید کرتی تھی۔ رپورٹ ابتدائی فوری طور پر درج کرائی گئی تھی جس میں استغاثہ کے مقدمہ کے ضروری لوازمات درج تھے۔ تفتیشی افسر کی شہادت جو پستول کی برآمدگی کے بارے میں تھی اس کی تائید ان دستاویزات سے ہوتی تھی جو اس نے تیار کیے تھے۔ ماہر اسلحہ کی شہادت بھی شہادت استغاثہ سے ہم آہنگ تھی، ملزم کی سزا بحال رکھی گئی۔

(KLR 1997 Cr. C 743)

قصاص: اس کی تشریح دفعہ 53 کے تحت بھی تفصیل سے دی گئی ہے۔ قصاص سے مراد سزایاب کو ہلاک کرنا ہے اگر اس نے قتل عمد کا ارتکاب کیا ہے۔ جب ملزم کو سزائے موت نہ دی گئی ہو، بلکہ عمر قید کی سزا دی گئی ہو تو ضرر رسیدہ کے ورثاء کی طرف سے اپنے حق قصاص کی صلح کا سوال پیدا نہ ہوگا۔ ایسا مقدمہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (2) 345، جیسا کہ اس کی قانون فوجداری کی ترمیم کے آرڈیننس مجریہ 1991 سے ترمیم کی گئی، کے تحت آئے گا۔ (PLD 1991 SC 202)

استغاثہ کا کیس یہ تھا کہ خاتون کو جس کی شادی پہلے ملزم سے ہوئی تھی، اس نے طلاق دے دی تھی اور طلاق کے بعد متوفی نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرلی تھی۔ ملزم نے خصوصی طور پر اس بات سے انکار کیا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اور استغاثہ خاتون مذکور کے ساتھ ملزم کی شادی کے انفساخ کا کوئی ثبوت ریکارڈ پر لانے سے قاصر رہا اور نہ استغاثہ نے نکاح نامہ وغیرہ کی شکل میں کوئی ثبوت پیش کیا جس سے خاتون مذکور کے ساتھ متوفی کی شادی کا ثبوت ملتا۔ یہ باور کرنا ممکن نہیں تھا کہ ملزم درحقیقت خاتون مذکور کو طلاق دے چکا تھا یا متوفی خاتون مذکور کو بطور اپنی جائز طور پر منکوحہ بیوی کے رکھے ہوئے تھا۔ اندریں حالات ملزم نہ تو زیر دفعہ 302(a) پی پی سی اور نہ زیر دفعہ 302(b) پی پی سی مستوجب سزا تھا بلکہ اس کا معاملہ 302(c) پی پی سی کے تحت قابل مواخذہ تھا جس کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہیں تھی۔ ملزم پر زیر دفعہ 302(c) پی پی سی مقدمہ چلایا گیا تھا اور اس کو دی گئی سزائے موت کو اندریں حالات منسوخ کردیا گیا تھا۔

[1998 PCr. LJ 1072]۔

قتل عمد کے لیے ملزم کی سزایابی کو برقرار رکھا گیا تھا کیونکہ ملزم کے خلاف مقدمہ بغیر کسی معقول شبے کے نہ صرف ثابت ہوچکا تھا بلکہ اتنا مضبوط تھا کہ اسے جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا۔ تاہم ملزم کو بطور قصاص دی گئی موت کی سزا کو فہم و ادراک سے بعید جانتے ہوئے کہ بطور قصاص سزائے موت تزکیہ الشہود کو استعمال کیے بغیر دی جاسکتی تھی، عمر قید کی سزا میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ قصاص کی ذمہ داری کو دو عادل گواہوں کی طرف سے ثابت کیا جانا تھا اور بطور قصاص سزائے موت کو اس وقت تک عائد نہیں کیا جاسکتا تھا جب تک کہ عدالت تزکیہ الشہود کی مقتضیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مطمئن نہ ہوجاتی کہ قتل

عمد کے الزام کی تائید دو بالغ مرد مسلمان گواہوں کی معتبر شہادت کے ذریعے ہوتی تھی جو نہ صرف صادق گواہ تھے بلکہ گناہ کبیرہ سے بھی بچے ہوئے تھے اور گناہ صغیرہ میں ملوث ہونے کا رجحان بھی نہیں رکھتے تھے۔ گواہوں کی صداقت ناگزیر تھی۔ مقدمہ میں عینی گواہوں کی صداقت کو چیلنج کیا گیا تھا اور اسے تزکیہ الشہود کے ذریعے ریکارڈ پر ثابت نہیں کیا گیا تھا کہ وہ فی الواقع عادل گواہ تھے۔ جب دانستہ قتل کا جرم ثابت ہوگیا تھا لیکن قتل کو بطور قصاص سزائے موت سے منسوب کرنے والا مطلوبہ معیار کی شہادت دستیاب نہیں تھی۔ عدالت کو سزائے موت بطور تعزیر دینی پڑی تھی۔ متوفی پر پیش ازیں ملزم کے باپ کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا جب ملزم کی عمر 7/8 سال کی تھی لیکن متوفی کو بری کردیا گیا تھا اور ملزم نے رنج و تکلیف کے احساس کے تحت اپنے والد کا بدلہ لینے کے لیے متوفی کو قتل کردیا تھا۔ ملزم کو بطور قصاص دی گئی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ [PLD 1998 Pesh. 101]

دفعہ 300۔ قتل عمد Qatl-i-amd: جو کوئی کسی شخص کو ہلاک کرنے کی نیت سے یا جسمانی ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی ایسا فعل کرکے جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع ہوسکتی ہو یا اس علم کے ساتھ کہ اس کا فعل واضح طور پر اتنا خطرناک ہے کہ اس سے گمان غالب ہے کہ موت واقع ہوجائے گی، ایسے شخص کی موت کا باعث ہو، تو وہ قتل عمد کا مرتکب کہلائے گا۔

شرح

قتل عمد: قطعی طور پر بالارادہ قتل ہے۔ اس میں خطاء شبہ یا شبہ خطا کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ ایسا قتل ایسے ہتھیار سے زیر عمل لایا جاتا ہے جس سے موت واقع ہونا یقینی ہو۔ مثال کے طور پر بندوق، پستول، تیز دھار آلہ، جلادینا، غرق کردینا، یہ سب افعال قتل عمد کے زمرہ میں آتے ہیں۔

کتاب الاختیار میں اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے: "کسی شخص کو ہتھیار یا اس چیز سے بالقصد مارا جائے جو بمنزلہ ہتھیار ہو، اس سے زخم پڑجائے یا اجزاء ٹوٹ پھوٹ جائیں۔ مثلاً کسی شخص کو اونچی جگہ سے دھکا دے کر گرادیا جائے اور اس کی بالا رادہ ہلاکت کا باعث بنے۔ اگر ہتھیار تیز نہ ہو تو بھی اس کے ذریعہ قتل کو قتل عمد ہی کہا جائے گا۔ مثلاً سریا سے حملہ کرکے ہلاک کرنا، ترازو کے باٹ مارنے، لاٹھی کی پشت سے مارنے کے عمل کو قتل عمد قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح اگر کسی شخص کو ایسا زخم لگایا ہو جو موت کے لیے کافی ہو تو یہ قتل عمد ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسلامی معاشرہ اور انسانیت کی نظر میں قتل سب سے بڑا جرم ہے۔ قتل عمد کے جرم کی سزا جہنم، اللہ کا غضب اور بہت دکھ دینے والا عذاب ہے۔

قاتل کے لیے شرط ہے کہ وہ بالغ، عاقل ہو۔ اس کا قتل کا ارادہ واضح ہو۔

اعلیٰ عدالتوں کی نظیریں: جب کسی شخص نے فوری طور پر اشتعال میں آکر قتل کا ارتکاب کیا تو یہ قرار دیا گیا کہ اشتعال ایسا ہونا چاہیے جو عام، خاموش، متین شخص کے اشتعال کا بھی باعث ہوسکتا۔ اگر مجرم فطرتی طور پر جلد اشتعال میں آجانے والا اور بے باک قسم کا انسان ہو تو ایسا اشتعال مجرم کے کیس کو استثنا میں نہیں لاسکتا۔ (1988 SCMR 615)

حفاظت خود اختیاری کے حق کو ثابت کرنے کے لیے دو ضروری جزئیات ہیں۔ اولاً یہ کہ فریق ثانی نے لڑائی شروع کی تھی اور ثانیاً یہ کہ جو فریق حفاظت خود اختیاری کے حق کا موقف اختیار کر رہا ہے اس نے فریق ثانی کے ہاتھوں پہلے زخم کھائے تھے اور بعدازاں اپنے دفاع کے لیے حملہ کا سدباب کیا تھا۔ (1997 PCr. LJ 1043)

اگر کسی شخص کو "چچپہ" کہہ کر پکارا جائے تو یہ لفظ کسی کے فوری اشتعال میں آنے کا باعث قرار نہیں دیا جاسکتا۔
(1988 SCMR 615)

پیشتر اس کے کہ استثناء کا فائدہ ملزم کو دیا جائے، اشتعال فوری اور سنگین قسم کا ہونا چاہیے جس سے کہ ملزم اپنا کنٹرول کھو سکتا ہو۔ اشتعال خود پیدا کردہ بھی نہ ہونا چاہیے۔ (1988 SCMR 615)

اگر کوئی شخص محض اس شک کی بنیاد پر کسی شخص کی جان لے لے کہ اس کے ملزم کی بیوی سے ناجائز تعلقات تھے۔ اگرچہ ملزم یہ سمجھتا ہو کہ وہ ایسا فعل کرنے میں حق بجانب تھا۔ (1991 PCr.LJ 2092)

ایک مقدمہ میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ یہ تاثر درست نہ ہے کہ مباشرت اور منی کے دھبوں کی موجودگی، کسی ملزم کی غیرت کو جگانے کے لیے لازمی ہے۔ (1990 MLD 1996)

بار ثبوت : جب کوئی ملزم یہ تسلیم کرلیتا ہے کہ اس نے ایک دوسرے شخص کو جان سے مار دیا ہے، تو یہ ثابت کرنے کا بار اس پر آجاتا ہے کہ اس نے قانون کے تحت کوئی جرم نہیں کیا تھا یا یہ کہ اس کا کیس تخفیف شدہ ذمہ داری (diminished liability) کے تحت آتا ہے۔ ملزم کو صرف یہ ظاہر کرنا ہوتا ہے کہ اس کے بیان کے سچ ہونے کا معقول امکان ہے اور اپنے بار سے سبکدوش ہونے کے لیے اسے خود اپنا کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ خود استغاثہ کے ثبوت سے ظاہر ہونے والے حالات پر کلیتاً اعتماد کرسکتا ہے۔ جہاں ملزم نے یہ بیان دیا تھا کہ مذکورہ وقت پر متوفی اس کے باپ کو گالیاں دے رہا تھا لیکن اس نے اس کی بابت کوئی ثبوت پیش نہیں کیا اور استغاثہ کے ثبوت میں کوئی ایسی بات موجود نہیں تھی جس سے اس کے بیان کی تائید ہوسکتی، تو ملزم کی طرف سے شدید اور اچانک اشتعال کا عذر مستوجب استرداد تھا اور اس پر دفعہ 302 پی پی سی کے تحت مقدمہ چلائے جانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا تھا۔
[1995 SCMR 1846 (a)]

دفعہ 300، پی پی سی (بموجب ترمیم) قتل عمد کے جرم کی نسبت کوئی استثنا مہیا نہیں کرتی ہے اگر شدید اور فوری برانگیختگی کی بنا پر کیا گیا ہو [PLD 1995 Quetta 83 (a)]۔

دفعہ 300، استثناء 4، پی پی سی کا اطلاق : مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 300، استثناء 4 کی شرط کا اطلاق وہاں ہوتا ہے جہاں مستلزم سزا جرم کا ارتکاب کسی اچانک جھگڑے پر جذبات کی گرمی میں اچانک لڑائی میں بغیر پہلے سے سوچے ہوئے اور مجرم کی طرف سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھائے بغیر کیا گیا ہو اور کسی ظالمانہ طریقے میں نہ کیا گیا ہو۔
[PLD 1995 SC 464. (b)]

حق حفاظت خود اختیاری ذات و جائیداد کا دورانیہ : حق حفاظت خود اختیاری اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ زخم یا شدید زخم کے پہنچنے کا احتمال باقی رہتا ہے۔ ملزم کو اس بات کی سزا نہیں دی جاسکتی کہ اس نے حملہ آور کے خطرے کے ڈر کو ترازو میں نہ تولا تھا لیکن جب ایسا خطرہ ٹل جائے تو حق حفاظت خود اختیاری ختم ہو جاتا ہے۔
(PLD 1997 Lah. 222)

استثناء 4۔ ملزم مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 300 کی استثناء 4 کا فائدہ طلب کرنے کے لیے قانونی طور پر نہ صرف اس کی ایک یا دو مقتضیات ثابت کرنے کا پابند ہوگا بلکہ یہ ثابت کرنے کا بھی کہ اس کے تمام اجزا (Ingredients) اس کے حق میں جاتے ہیں [1998 SCMR 891]۔

مسلمہ طور پر فریقین کے درمیان وقوعہ کے وقت کچھ ہاتھا پائی ہوئی تھی اور ماتحت عدالتوں نے وقوعہ کو پہلے سے سوچ

ہوا نہیں پایا۔ ملزم کو صرف یہ غور کرنے کے لیے اپیل داخل کرنے کی اجازت دی گئی کہ آیا اس کا معاملہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 300 کی استثناء 4(Exception) میں بیان کردہ حالات میں آتا ہے (1998 SCMR 891)۔

دفعہ 301۔ ایسے شخص کی ہلاکت کا باعث ہونا جو اس شخص سے مختلف ہو جس کی ہلاکت کا قصد کیا گیا تھا

Causing death of person other than the person whose death was intended

جب کوئی شخص کوئی ایسا فعل سرزد کرکے جس سے اس کا قصد ہو یا وہ جانتا ہو کہ اس سے موت واقع ہونے کا امکان ہے، کسی ایسے شخص کو ہلاک کردے جس کی ہلاکت کا نہ تو اس کا قصد ہو نہ ہی وہ جانتا ہو کہ اغلباً اس سے موت واقع ہوگی، تو مجرم کی طرف سے ایسے فعل کا ارتکاب قتل عمد کا مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت کیا گیا قتل بھی عمد ہی تصور ہوتا ہے۔ کیونکہ جو فعل سرزد کیا جاتا ہے وہ تو قتل عمد کے ہی زمرے میں آتا ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی چور کسی گھر میں چوری کے لیے داخل ہوتا ہے، اس کی نیت صرف چوری کی ہوتی ہے، مگر گھر کے مالک یا ملازم وغیرہ کے جاگ اٹھنے سے وہ شخص اپنے جرم کو چھپانے کے لیے یا گرفتاری سے بچنے کے لیے اس شخص پر ایسے آلہ سے ضرب لگاتا ہے جس سے عام حالات میں موت واقع ہو جاتی ہے، تو اگرچہ چوری کے لیے داخل ہوتے وقت اس کی نیت یا ارادہ اس شخص کے قتل کا نہ تھا مگر جب ضرب پہنچایا تو اسے معلوم تھا کہ اس سے موت واقع ہونے کا امکان ہے اور اگر مدمقابل ہلاک ہو جائے تو وہ چور قتل عمد کا ہی مرتکب تصور ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی مکان میں زید کے قتل کی نیت سے داخل ہوا لیکن غلطی سے یا مغالطے سے بکر کی ہلاکت کا باعث ہوا تو وہ قتل عمد کا مرتکب ہوا۔ اسی طرح الف نے ب کو ہلاک کرنے کی نیت سے شربت میں زہر ملا کر رکھ دیا کہ ب اس کو پیئے گا، مگر اتفاق کی بجائے وہ شربت ج نے پی لیا اور ہلاک ہو گیا تو ایسی صورت میں الف، ج کے قتل عمد کا باعث سمجھا جائے گا۔ (بدائع الصنائع، جلد 7، صفحہ 34، 233)

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں مجرم قتل کے ارادہ اور نیت سے حملہ آور ہوا، اگرچہ مطلوبہ شخص کی بجائے دوسرا شخص قتل ہوا۔

دفعہ 302۔ قتل عمد کی سزا Punishment of qatl-i-amd: جو کوئی قتل عمد کا ارتکاب کرے گا، اسے باب ہذا کے احکام کے تابع:

(a) قصاص کے طور پر سزائے موت دی جائے گی۔

(b) اگر دفعہ 304 میں تصریح کردہ کسی صورت میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو تو مقدمہ کے واقعات و حالات کو مدنظر رکھ کر تعزیر کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(c) اتنی مدت کے لیے کسی قسم کی سزائے قید جو 25 سال تک ہو سکتی ہے، جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابل اطلاق نہ ہو:

٥٧[مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں موجود کسی بھی چیز کا اطلاق قتل عمد پر، جو کہ غیرت کے نام پر یا اس کی بنا پر کیا گیا ہو، نہیں ہوگا اور یہ شق (a) یا شق (b)، جیسی بھی صورت حال ہو، کے دائرہ کار میں آئے گی۔]

شرح

مقصد: قتل عمد کے لیے شریعت میں دو سزاؤں کا ذکر ہے۔ اول قصاص، دوم دیت، جان سے کم قصاص کی عدم

٥٧۔ فقرہ شرطیہ کا اضافہ ہوا بذریعہ کریمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

موجودگی میں دیت، ارش، ضمان یا جرمانہ، ضبطی جائیداد کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ تعزیر کا نفاذ مصلحت عامہ میں کیا جاسکتا ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک قصاص اور دیت کے ساتھ تعزیر بھی ضروری ہے۔ (مواہب الجلیل، جلد 76، صفحہ 208)

قتل عمد سنگین ترین جرم ہے۔ اس کے لیے قصاص کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر اس سزا میں مقتول کے ولی کے ذریعہ کی کرانے میں کامیابی حاصل ہوجائے تو ایسی صورت میں مصلحت عامہ کے تحت سزائے قید وغیرہ دی جاسکتی ہے۔

قصاص کی سزا: شریعت کے مطابق قتل عمد کے لیے مجرم کو قصاص کی سزا دی جانی چاہیے۔ مقتول کے وارث کو حق حاصل ہے کہ وہ مجرم کو قتل کردیں یا دیت خون بہالے کر معاف کردیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! قتل کی صورت میں تم پر قصاص ہے۔" (البقرہ: 179)

عالم دین، قانون دان قتل کی دو سزائیں بیان کرتے ہیں۔ ایک سزا دنیا میں اور ایک سزا آخرت میں ملے گی۔

شریک قتل کے لیے سزا: اگر بہت سے اشخاص ایک شخص کو ہلاک کرنے کا موجب ہوں تو سب کو قتل کیے جانے کا حکم دیا جائے گا۔

جب اہل صفا کے 5 یا 7 اشخاص نے ایک شخص کو قتل کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے قتل کے بدلے سب قاتلوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ (امام مالکؒ)

حضرت عمرؓ نے ایک عورت کا قتل کا باعث بننے والے تین اشخاص کو موت کی سزا دی جو قصاص کی رو سے دی گئی۔
(فقہ عمر: 226)

پکڑنا یا جپھا ڈالنا: مندرجہ بالا صورتوں کا استثنا بھی ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجرم کی حمایت کرنے والا اس امر سے لاعلم ہوتا ہے کہ مجرم کا جرم قتل کی حد تک جا پہنچے گا۔ مثال کے طور پر شریک جرم، جو کہ خالی ہاتھ تھا، نے مقتول کو پیچھے سے اپنے ہاتھوں میں پکڑلیا اور اس دوران قاتل نے اس شخص کو قتل کردیا۔ ایسی صورت میں پکڑنے والا قصاص کا موجب نہ ہوگا، ایسی صورت میں قاتل کو قتل کیا جائے گا جبکہ پکڑنے والے کو قید کی سزا دی جائے گی۔ (ترمذی، مشکوٰۃ شریف)

ملزم کا فرار Absconddence: محض ملزم کا فرار اس کی سزا کو بحال رکھنے کے لیے کافی نہیں۔
(1997 PCr. LJ 960)

عدالت ماتحت پر یہ قانونی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق مفرور ملزم کی حاضری کو یقینی بنائے تاکہ اس کے خلاف مقدمہ دیگر ملزمان کے ہمراہ سماعت کیا جاسکے جو کہ پہلے ہی سے زیر حراست تھے باوجود اس امر کے کہ علاقہ مجسٹریٹ نے انہیں سیشن سپرد کرنے سے قبل مفرور ملزم کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88/87، ضابطہ فوجداری شروع کی تھی۔ مفرور ملزم کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88/87، ضابطہ فوجداری شروع کیے بغیر دیگر ملزمان کے خلاف بھی کارروائی نہیں شروع کی جاسکتی جو عدالت میں پیش ہوں۔ عدالت ماتحت کی طرف سے فرد جرم مرتب کرنے کی کارروائی اور گواہان استغاثہ کی کارروائی جو قلمبند کی جاچکی تھی وہ منسوخ کردی گئی اور عدالت ماتحت کو ہدایت کی گئی کہ وہ نئے سرے سے قانون کے مطابق کارروائی شروع کرے اور یہ کارروائی مفرور ملزم کو حاضر کیے جانے کی کارروائی کے بعد شروع کی جائے۔
(1997 MLD 1609)

ملزم کا فرار از خود شہادت کا درجہ نہیں رکھتا۔ (1997 PCr. LJ 1453)

ملزمان کا ڈسچارج Accused discharged by Magistrate: مجسٹریٹ نے پولیس رپورٹ

کی بنا پر زیر دفعہ 173، ضابطہ فوجداری ملزم کے ڈسچارج کا حکم صادر نہ کیا تھا اگرچہ دو مختلف تفتیشی افسران نے ملزم کو بے گناہ قرار دیا تھا اور ان کے ڈسچارج کی سفارش کی تھی۔ سیشن کورٹ نے ملزم کی درخواست زیر دفعہ K-265، ضابطہ فوجداری مسترد کرتے ہوئے فرد جرم عائد کر دی تھی اور اس طرح حکم مذکور غیر قانونی نہ تھا۔ ملزم کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ عدالت سماعت نے اپنے روبرو پیش کی گئی قانونی شہادت کے مطابق کرنا تھا اس لیے سیشن جج کا حکم درست پایا گیا۔

(1997 MLD 1745; 1995 MLD 1635; 1990 PCr. LJ 1765; PLD 1988 Lah. 336)

مستغیث جس کے دو قریبی رشتہ دار دن دہاڑے قتل کر دیے گئے تھے مقامی پولیس کی تفتیش سے مطمئن نہ تھا۔ اس لیے اس نے کسی آزاد ایجنسی کو تفتیش تبدیل کرنے کے لیے درخواست دی۔ چنانچہ افسر مجاز نے تفتیش ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر کے ذمہ لگا دی۔ لیکن اسی دن جب کہ ڈی ایس پی نے ابھی کوئی قدم نہ اٹھایا تھا فائل اس سے واپس لے لی گئی اور ایک اور ڈی ایس پی نے ایک ضمنی درج کرائی جس میں اس نے مقامی پولیس کی طرف سے کی گئی تفتیش سے اتفاق کیا اور ایس ایچ او مذکور نے اسی دن علاقہ مجسٹریٹ سے ملزم رہا کرانے کے لیے رجوع کیا۔ مجسٹریٹ نے یہ دیکھے بغیر کہ اس نے ایک دن قبل ملزم کو حوالات جوڈیشل میں بھیجا تھا اور آئندہ تاریخ پیشی 1994-12-28 مقرر کی تھی ایک مشینی انداز میں صفحہ مسل پر موجود شہادت پر غور کیے بغیر بلاوجہ معقول ملزم کو ڈسچارج کر دیا۔ جس طرح سے ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر سے جس کے سپرد افسر مجاز نے تفتیش مقدمہ تبدیل کی تھی اس سے جس طریقہ سے تفتیش واپس لی گئی بدنیتی کا اظہار ہوتا تھا اور انہی حالات کی وجہ سے مستغیث کا اعتماد پارہ پارہ ہوگیا تھا۔ علاقہ مجسٹریٹ کا حکم جس کی بناء پر اس نے ملزمان کو ڈسچارج کیا تھا وہ غیر موثر اور بلاقانونی جواز کے قرار دیا گیا اور مقدمہ مجسٹریٹ کے پاس واپس بھیج کر اسے ہدایت کی گئی کہ وہ مندرجہ بالا حقائق کو پیش نظر رکھ کر مناسب حکم جاری کرے۔ (1997 PCr. LJ 502; 1994 PCr. LJ 497)

ہائی کورٹ نے جن وجوہات کی بنا پر اقرار بوقت مرگ کو مسترد کیا تھا وہ وزنی نہ تھے بلکہ فرضی تھے اور وہ شہادت استغاثہ کو سرسری طور پر پڑھنے کا نتیجہ تھے۔ ڈاکٹر کی یہ رائے کہ ممکنہ طور پر زخمی شخص بیہوش ہوگیا تھا غلط طور پر ہائی کورٹ کے لیے یہ رائے قائم کرنے کا باعث بنی کہ اس نے پولیس افسر کی براہ راست شہادت کو ترک کر دیا جس نے زخمی شخص کا بیان قلمبند کیا تھا اور اس کے علاوہ چشم دید گواہان کی شہادت کو بھی پس پشت ڈال دیا جن سے زخمی شخص کی طرف سے درج کرائی گئی رپورٹ ابتدائی کی تائید ہوتی تھی۔ چشم دید گواہان کی شہادت (جنہوں نے وقوعہ کو خود دیکھا تھا اور وہ وقوعہ کے اصل گواہان تھے اور ان کی قبل ازیں ملزمان سے کوئی دشمنی نہ تھی اور نہ ہی ان کے پاس کوئی وجہ تحریک تھی کہ وہ ملزمان کو غلط طور پر مقدمہ میں ملوث کرتے)، کو محض اس بناء پر ترک نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ مقتول کے رشتہ دار تھے۔ ہائی کورٹ نے زخموں کی رپورٹ (Injury report) اور تحقیقات مرگ ناگہانی کی تاریخوں میں تضاد کا جو ذکر کیا تھا اسے تفتیشی افسر نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا تھا اور یہ تضاد اہم نہ تھا۔ مقدمہ میں بیان کی گئی وجہ تحریک اہم نہ تھی۔ ملزم کی شناخت کافی حد تک ثابت کی جا چکی تھی۔ کارتوسوں کے خالی خول جو جائے واردات سے برآمد ہوئے تھے وہ اس بندوق سے چلائے گئے تھے جو ملزم کی نشاندہی پر برآمد کی گئی تھی اور جس سے بیان بوقت مرگ اور چشم دید گواہان کے بیانات کی تائید ہوتی تھی۔ اس طرح استغاثہ نے ملزم کے خلاف مقدمہ بلا شک و شبہ (Beyond any reasonable doubt) ثابت کر دیا تھا جیساکہ عدالت سماعت نے درست طور پر قرار دیا تھا۔ جبکہ ہائی کورٹ نے شہادت استغاثہ کو اس کے صحیح تناظر میں نہ پرکھا تھا۔ ہائی کورٹ نے جو حکم بریت جاری کیا تھا اسے منسوخ کر کے ملزمان کو عمر قید کی سزا دی گئی۔

(1997 SCMR 468)

چشم دید گواہان کی جائے وقوعہ پر موجودگی بلاشک و شبہ (Beyond reasonable doubt) ثابت نہ کی جا سکی اس طرح استغاثہ ملزم کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ ہائی کورٹ نے ملزم کی بریت معقول اور جائز وجوہات کی بنا پر کی جس میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ (1997 SCMR 365)

ہائی کورٹ کے حکم بریت کے خلاف درخواست برائے اجازت اپیل دائر کی گئی۔ واقعات کے مطابق پولیس افسر نے ڈاکٹر سے اس امر کا سرٹیفکیٹ حاصل نہ کیا تھا کہ مقتول بیان دینے کے لیے تیار تھا اور نہ ہی اس نے اس کوتاہی کے بارے میں کوئی قابل قبول وضاحت پیش کی تھی چنانچہ مقتول کے بیان دینے کی صلاحیت شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ بیان نزعی کے تصدیقی گواہان نے استغاثہ کے موقف کی مکمل طور پر تائید نہ کی تھی اور ان کی شہادت تضادات کی حامل تھی اور یہ تضادات بیان نزعی پر اور اس کی سچائی پر منفی اثرات مرتب کرنے کا سبب بنے۔ پولیس افسر مجسٹریٹ کی موجودگی بروقت بیان نزعی ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ چنانچہ مقتول کے بیان نزعی پر ان حالات میں انحصار نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس کی بناء پر ملزم کو قتل کے الزام میں سزا دی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں استغاثہ کی شہادت کی روشنی میں اس امر کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ مقتول نے ازخود اپنے آپ کو اس غرض سے آگ لگائی ہو کہ ملزم پر اس کا الزام لگایا جاسکے چنانچہ استغاثہ کی بیان کردہ کہانی میں تضادات موجود ہونے کی بنا پر اس پر انحصار ممکن نہ تھا۔ (1997 SCMR 449)

عدالت سماعت نے شک و شبہ کی جو وجوہات مقدمہ کے بارے میں اختراع کی تھیں وہ غیر منطقی، بلاوجہ معقول اور خلاف واقعات تھیں جو چشم دید گواہان عدالت میں پیش ہوئے تھے ان کا نام رپورٹ ابتدائی میں درج تھا جو وقوعہ کے فوراً بعد درج کرائی گئی تھی اور وہ موقعہ کے فطری گواہان تھے اور ان کی موقعہ پر موجودگی مسلمہ تھی۔ گواہان کی موجودگی کو اس وجہ سے تقویت ملتی تھی کہ ان کے گھر جائے واقعات کے قریب واقع تھے اور اس امر سے بھی کہ جرح میں ان کی شہادت میں کوئی خامی نظر نہ آئی۔ چشم دید گواہان کی شہادت کی تائید طبی شہادت سے بھی ہوئی تھی۔ استغاثہ کے گواہان کی چشم دید شہادت پر انحصار نہ کرکے اور انہیں بناوٹی قرار دے کر یا ان میں غیر متعلقہ خامیوں کی نشاندہی کر کے ان مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی کی گئی تھی جو فوجداری نوعیت کے مقدمات میں انصاف کی غرض سے متعین کیے گئے ہیں۔ استغاثہ کا موقف ملزمان کے خلاف پوری طرح سے بلاشک و شبہ ثابت ہوگیا چنانچہ انہیں زیر دفعہ 302، ضابطہ فوجداری سزا دی گئی۔

(1997 MLD 1507; PLD 1994 SC 301)

ایک مجاز عدالت سے ملزم کی مقدمہ سے بریت اس کے بے گناہ ہونے کا دو طرح سے قیاس مہیا کرتی ہے اور اس کی بریت میں صرف اس بناء پر مداخلت کی جاسکتی ہے اگر عدالت سماعت نے یا تو ٹھوس شہادت کو نظرانداز کر دیا ہو یا ملزم کو ملوث کرنے والی شہادت غیر قانونی طور پر قلمبند کی ہو۔ (1997 PCr. LJ 1231)

استغاثہ کے گواہان بعد میں نامزد کیے گئے تھے تاکہ وہ ملزم کو ملوث جرم کریں۔ چشم دید گواہان نے اپنے بیانات میں اضافی امور شامل کر لیے تھے اور اس طرح ان کی شہادت جو تضادات کا شکار تھی قابل اعتماد نہ تھی۔ عدالت سماعت نے نہ ہی کسی دستیاب شہادت کو نظرانداز کیا تھا اور نہ ہی شہادت کی غلط تعبیر کی تھی یا اسے غیر قانونی طور پر قلمبند کیا تھا۔ ملزم کو درست طور پر بری کیا گیا تھا جس میں مداخلت کی گنجائش نہ تھی۔ (1997 PCr. LJ 1231; 1993 SCMR 550)

ملزمان کے ساتھ آخری بار دیکھے جانے کی شہادت ان کی بے گناہی سے متصادم نہ تھی۔ یہ امکان رد نہیں کیا جاسکتا کہ مقتول پر کسی ایسے شخص نے حملہ کیا ہو جو اس کی گاڑی اور اس کی رقم لوٹنا چاہتا تھا۔ ملزم کو محض شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سزا غلطی پر مبنی نہ تھی۔ (1997 SCMR 1416)

اپیل دائر کرنے کی اجازت یہ تعین کرنے کے لیے دی گئی کہ آیا صفحہ مثل پر موجود شہادت سے نیابتی ذمہ داری کا اصول اطلاق پذیر تھا یا نہیں۔ (1997 SCMR 1284)

چشم دید گواہان کی موجودگی موقعہ واردات پر بوقت وقوعہ شک و شبہ سے بالاتر نہ تھا۔ رپورٹ ابتدائی درج کرانے میں تاخیر، جائے وقوعہ سے خون آلود مٹی کی عدم برآمدگی، مقتول کے جسم سے برآمد ہونے والی گولیوں کو اسلحہ ساز لیبارٹری (Forensic Science Laboratory) میں نہ بھیجنا ایسے امور ہیں جو استغاثہ کے مقدمہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے کافی مواد فراہم کرتے ہیں۔ ہائی کورٹ کا ملزمان کو بری کرنے کا حکم معتبر اور قابل قبول وجوہات پر مبنی تھا اور قانون اور انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ (1997 SCMR 438)

چشم دید گواہان کی شہادت کی تائید میں صفحہ مثل پر کوئی شہادت موجود نہ تھی۔ ہائی کورٹ کا یہ نظریہ کہ چشم دید شہادت اس حیثیت کی حامل نہیں تھی کہ جس پر معنوی طور پر اعتماد کرتے ہوئے اسے فیصلے کی بنیاد بنایا جا سکتا۔ ہائی کورٹ کی یہ رائے فریقین کی دشمنی کو مدنظر رکھتے ہوئے بے بنیاد نہ تھی چنانچہ ملزم کو ہائی کورٹ نے معقول وجوہات کی بناء پر بری کر دیا تھا۔ (1997 SCMR 1389)

ملزمان نے بلاشبہ مبینہ طور پر فائرنگ کی تھی لیکن صفحہ مثل پر کوئی ایسی شہادت نہ لائی گئی کہ ان کی فائرنگ سے مقتول زخمی ہوا تھا۔ مقتول نے بھی اپنے بیان نزعی میں اس امر کا اظہار نہ کیا تھا کہ ملزمان نے اس پر فائرنگ کر کے اسے زخمی کر دیا تھا۔ عدالت ہائے ماتحت نے ملزم کو بری کرنے میں جو وجوہات بیان کی تھیں وہ نہ ہی مصنوعی تھیں اور نہ ہی صدمہ پہنچانے والی تھیں چنانچہ سپریم کورٹ نے اس فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ (1997 SCMR 1964)

سپریم کورٹ نے حکم بریت کے فیصلے میں مداخلت سے انکار کر دیا جب تک کہ فیصلہ قانون کے منافی نہ ہو یا ناانصافی پر مبنی ہو یا حکم بریت میں دیے گئے دلائل مصنوعی اور صدمہ پہنچانے والے نہ ہوں۔ (1997 SCMR 1964)

عدالت سماعت کی یہ رائے کہ چشم دید گواہان نے وقوعہ نہ دیکھا تھا اور یہ کہ ملزمان کی تعداد بھی پانچ نہ تھی، معقول وجوہات پر مبنی تھی۔ چشم دید گواہان نے ازخود کہا تھا کہ وہ مقتول کے قریب موجود تھے اور ملزمان کی بندوقوں کی زد میں تھے لیکن یہ بات عجیب لگتی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی زخمی نہ ہوا تھا اور تمام زخم مقتول ہی کو لگے تھے جب کہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق وہ زخمی ایک ہی گولی کے نتیجہ میں تھے۔ اس طرح ملزمان کی بریت شہادت کے درست تجزیے پر مبنی تھی اور اس میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ (1997 SCMR 441)

زائد عدالتی اقرار Extra Judicial Confession : ملزم نے زائد عدالتی اقرار وقوعہ کے 6 ہفتہ بعد مبینہ طور پر ایک اجنبی کے روبرو کیا تھا جو اس کی مدد کرنے کے قابل نہ تھا۔ برآمدگی سے متعلقہ شہادت شک و شبہ سے بالا نہ تھی۔ اسی طرح ملزم کے ساتھ آخری مرتبہ دیکھے جانے کی شہادت بھی غیر اطمینان بخش تھی۔ ہائی کورٹ نے ایسی شہادت پر انحصار نہ کرنے میں درست اقدام کیا اور اس کا ملزم کو بری کرنے کا حکم مناسب اور موزوں تھا۔

(1997 SCMR 532)

چشم دید گواہان کی شہادت پر ہائی کورٹ کے عدم اعتماد کی وجہ یہ تھی کہ رپورٹ ابتدائی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی۔ یہ موقف کہ چشم دید گواہان مقتول کے سلسلے میں بہت زیادہ مصروف تھے اور پولیس کے پاس جانے کے لیے ان کے پاس کوئی وقت نہ تھا اور یہ کہ پہلے وہ ہسپتال پہنچے تھے نیز یہ کہ مقدمہ تاخیر سے درج کرانے کی وجہ سے چشم دید گواہان پر اعتماد سے انحراف نہیں کیا جا سکتا جن کے پاس ملزمان کو غلط طور پر مقدمہ میں ملوث کرنے کے لیے کوئی معقول وجہ معلوم نہ تھی۔

سپریم کورٹ نے اس موقف پر غور کرنے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے۔ (1997 SCMR 1222)

اصل مقدمہ اپیل کے مرحلے پر سماعت اور فیصلے کے لیے دوبارہ غور کرنے کے لیے پیش کیا جاتا ہے اس طرح کی اپیلیں سرسری طور پر فیصلہ نہیں کی جاسکتیں اور ان کا تجزیہ کرکے شہادت پر غور کیا جاتا ہے۔ (1997 SCMR 871)

ملزم نے مقتول کے ماتھے پر لگنے والے زخم کی اچھی طرح سے وضاحت کر دی تھی تاہم ملزم کا یہ موقف کہ اس نے مقتول پر حق حفاظت خود اختیاری میں اپنے ذاتی دفاع کو استعمال کرتے ہوئے فائر کیا تھا قابل قبول نہ تھا۔ ان حالات میں ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی تاہم چونکہ دونوں اطراف سے وقوعہ کے بارے میں سچائی بیان نہ کی گئی تھی اور اصل واقعات مقدمہ غیر یقینی صورت حال کا شکار رہے اس لیے ملزم کو دی گئی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔

(1997 PCr. LJ 977)

بریت Acquittal : اصول یہ ہے کہ جب استغاثہ ایک وجہ تحریک بیان کرتا ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی تو اس سے استغاثہ کا مقدمہ بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں استغاثہ کا موقف ختم ہو جاتا ہے اور اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ نقصان کم سزا پر منتج نہیں ہوتا بلکہ استغاثہ کی پوری کہانی زمین دوز ہو جاتی ہے۔

(1977 Law Notes (Lah.) 913)

جب زبانی شہادت جانبدار گواہان پر مشتمل تھی اور اس کی تائید میں کوئی اور شہادت موجود نہ تھی اسے سزا کی وجہ نہ بنایا جاسکتا ہے۔ استغاثہ اپنا مقدمہ بغیر شک و شبہ کے ثابت کرنے میں ناکام رہا جس پر عدالت عالیہ نے سزائے موت ختم کرتے ہوئے مجرم کو رہا کرنے کا حکم صادر کیا۔ [1977 Cr. LJ 324 (b)]

مستغیث نے اپنے بیان کو ڈاکٹری شہادت اور نقشہ جائے وقوعہ کے مطابق بنانے کے لیے عدالت کے سامنے اسے بہتر کرنے کی کوشش کی۔ ایف آئی آر میں تاخیر بھی واضح تھی اور نقشہ جائے وقوعہ ڈاکٹری شہادت اور ایف آئی آر سے متضاد تھا۔ بیان میں بنیادی تبدیلیوں، تضاد اور ظاہری کمزوریوں کے علاوہ ملزم نے موقع واردات سے غیر حاضری کے موقف کے باعث، جس کی استغاثہ نے بھی موثر تردید نہ کی تھی۔ استغاثہ کے موقف میں شک پیدا کر دیا تھا۔ ملزم کو اس صورت حال کے پیش نظر بری کر دیا گیا۔ [1977 MLD 2297 (a)]

مستغیث جس نے ایف آئی آر میں اپنے آپ کو عینی شہادت بیان نہ کیا تھا اس نے مقدمہ کے دوران ایف آئی آر کے مندرجات سے متضاد بیان دیا۔ جس بنا پر اس کا بیان قابل یقین نہ رہا۔ استغاثہ نے ایف آئی ار میں بیان کردہ گواہان کو ترک کر دیا جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر انہیں پیش کیا جاتا تو وہ استغاثہ کی تائید نہ کرتے۔ جائے وقوعہ سے کارتوسوں کے خول بھی برآمد نہیں ہوئے تھے۔ برآمد شدہ ہتھیار کا بھی وقوعہ میں استعمال ہونا بھی ثابت نہ ہوا تھا لہٰذا ملزم کو رہا کر دیا گیا۔ (1977 PCr. LJ 1403)

سزا، Sentence تخفیفی حالات Mitigating circumstances : استغاثہ محرک کو ثابت کرنے سے قاصر رہا تھا اور وقوعہ کو اشتعال دینے کا موجب نامعلوم تھا۔ ابتدائی عدالت کی طرف سے ملزم کو دی گئی سزائے موت کو اندریں حالات عمر قید کی سزا میں تبدیل کردیا گیا تھا [1998 MLD 1990]۔

سزا کی بحالی Affirmation of Sentence : مستغیث نے فوری طور پر درج کرائی جانے والی ایف آئی آر میں دوسرے عینی شاہد کا نام بیان کیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ دونوں عینی شاہد جائے وقوعہ پر موجود تھے۔ عینی شاہدوں نے مشترکہ طور پر ملزم کو تین مقتولین کے قتل کا مجرم قرار دیا تھا۔ ملزم کے پاس مقتول کو قتل کرنے کی وجہ

تحریک بھی موجود تھی۔ ملزم کی کم عمری رعایت کی وجہ نہ ہوسکتی تھی۔ ملزم نے تین آدمیوں کو دن دہاڑے قتل کیا تھا اور وہ کسی ہمدردی کا مستحق نہ تھا۔ ماتحت عدالتوں نے استغاثہ کی شہادتوں کا درست تجزیہ کیا تھا اور شہادت کی غلط تعبیر نہ کی تھی۔ اس صورت حال میں ملزم کی سزائے موت کو بحال رکھا گیا۔ [1977 SCMR 401 (b)]

ملزم کے پاس مقتول کا سفاکانہ قتل کا کوئی جواز نہ تھا۔ ملزم کا نام ایف آئی آر میں درج نہ تھا بلکہ اس کا نام ایف آئی آر میں نامزد ملزموں کی جگہ، تحقیقات مرگ ناگہانی کی رپورٹ آنے کے بعد تبدیل کیا گیا۔ شاید وقوعہ سے 22/23 دن بعد اس کی گرفتاری کے بعد ایسا کیا گیا۔ ابتدائی رپورٹ میں عینی شاہدوں کے نام بھی نہ دیے گئے تھے اور تحقیقات مرگ ناگہانی کی رپورٹ میں بھی ان گواہان کی جائے وقوعہ پر موجودگی مشکوک تھی۔ زبانی شہادت نہ صرف جانبدار تھی بلکہ ڈاکٹری شہادت سے متضاد تھی۔ مستغیث اور مقتول کے باپ کا بیان اس عمومی موقف کہ انہیں ملزم نے خرید لیا ہے، کی بنا پر نہیں لیا گیا۔ اس سے استغاثہ کے موقف پر عدم اعتماد پیدا ہوا۔ ان حالات میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1977 SCMR 590)

ملزم کے خلاف استغاثہ کا مقدمہ اس کے شریک ملزم جس کو کہ عدالت عالیہ نے بری کر دیا تھا کے مساوی تھا۔ شریک ملزم کی بریت کو نہ تو سرکار اور نہ ہی مستغیث کی جانب سے چیلنج کیا گیا۔ عدالت عالیہ کے پاس ملزم کی سزا بحال رکھنے کا کوئی منطقی جواز نہ تھا۔ لہٰذا ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1997 SCM 254; 1995 SCMR 733; 1995 SCMR 599)

چشم دید شہادت چونکہ جانب دارانہ اور نوعیت کے اعتبار سے مخالفانہ تھی اس لیے ملزم کی سزا کو قائم رکھنے کے لیے اس کی تائید لازمی تھی اور تائید کے بارے میں قاعدہ اس امر کا متقاضی تھا کہ تائید عام تائید کی بجائے دوہری نوعیت کی ہو۔ کیونکہ تمام ہمراہی ملزمان جنہیں خصوصی طور پر مقدمہ میں ملوث کیا گیا تھا اور جنہیں خصوصی طور پر متعین کردار ادا کرنے میں ملوث قرار دیا گیا تھا انہیں ماتحت عدالتوں نے بری کر دیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے بیان کی گئی وجہ تحریک ایسی نہ تھی جو تائیدی نوعیت کی ہو۔ طبی شہادت سے چشم دید گواہان کی کہانی کی تائید نہ ہوتی تھی بلکہ اس سے استغاثہ کے مقدمہ کی تردید ہوتی تھی۔ چونکہ عدالت سماعت اور ہائی کورٹ نے جرم میں استعمال ہونے والی اشیاء کی برآمدگی پر عدم یقین کا اظہار کیا تھا اس لیے اس سے چشم دید شہادت کی تائید نہ ہوئی تھی۔ مقتول کو پکی سڑک پر گھسیٹنے کی کہانی جہاں کہ اسے دس ضربات پہنچائی گئی تھیں نہ ہی قابل یقین تھی اور نہ ہی ملزم سے منسوب کردار ثابت کیا جا سکا اس لیے وہ خاصہ غیر اغلب تھا۔ ملزم کی قتل کے مقدمہ میں سزا یابی جو غیر تائیدی جانبدار گواہان پر مبنی تھی وہ بحال نہیں رکھی جاسکتی تھی اس لیے ملزم کو کو بری کر دیا گیا۔ (1997 SCMR 611)

چشم دید گواہان جو موقعہ پر موجود تھے اور جنہوں نے وقوعہ بچشم خود دیکھا تھا انہوں نے ملزم کے خلاف استغاثہ کی مکمل تائید کی تھی۔ برآمدگی کی شہادت عدالت سماعت نے غلط طور پر تعبیر کی تھی۔ چشم دید گواہی اور طبی شہادت میں کسی قسم کا کوئی تضاد موجود نہ تھا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں عدالت سماعت کی طرف سے بریت کے حکم کو مسترد کیے جانے کا فیصلہ کسی طور بھی غلط نہ تھا۔ ملزم کی سزا بحال رکھی گئی۔ (1997 SCMR 42)

مقتول کے قتل کی بنا پر ملزمان کی سزا یابی چشم دید گواہان کی شہادت پر یقین کرنے کے نتیجہ میں ماتحت عدالتوں نے معقول وجوہات کی بناء پر صادر کی تھی اور جس کی مزید تائید طبی شہادت سے بھی ہوتی تھی، ایسے حالات موجود نہ تھے جو سزا میں تخفیف کا باعث بنتے۔ عدالت ہائے ماتحت نے ملزمان کو درست طور پر سزائے موت دی تھی۔ چنانچہ ملزمان کی سزا کو بحال رکھا گیا۔ (1997 SCMR 89)

جانب دارانہ گواہی کی تائید -- اصول

Corroboration of Interested Testimony --- Principles

ضروری نہیں کہ جانبدار گواہان کی شہادت کو آزاد گواہ کی شہادت سے تائید حاصل ہو بلکہ جانبدارانہ گواہان کی شہادت کو مقدمہ کے حالات کی مناسبت سے تائید حاصل ہو اور جو اس قسم کی ہو کہ ہر سمجھدار شخص اس پر یقین کر سکے۔

(1997 SCMR 254; 1995 SCMR 599)

کسی گواہ کی شہادت کو تقسیم کر کے اس کے کچھ حصے پر یقین نہ کر کے کسی دیگر پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے گواہ کی شہادت پر یقین کر کے ملزم کو سزا دینے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی شہادت کی تائید حاصل کی جائے۔

(1997 PCr. LJ 730)

ایسے چشم دید گواہ کا بیان (جو فوت ہوچکا ہو) اور جس نے ایسا بیان زیر دفعہ 164، ضابطہ فوجداری قلمبند کروائی تھی چونکہ اس پر جرح نہیں ہوسکتی اس لیے اسے سماعت کے موقع پر بطور شہادت منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

(1997 PCr. LJ 1274)

مقدمہ میں کسی غیر جانبدار گواہ کا بیان قلمبند نہ کیا گیا۔ چشم دید گواہی جانبدارانہ تھی اس کے علاوہ مبنی بر دشمنی، تضاد کا شکار اور مبالغہ آرائی پر مشتمل تھی اور کسی اور ذریعہ سے اس کی تائید نہ ہوئی تھی۔ استغاثہ کے گواہان نے جن میں مستغیث بھی شامل تھا شہادت دیتے وقت رپورٹ ابتدائی میں درج شدہ واقعات سے مختلف بیانات دیے علاوہ ازیں ان کے بیانات زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری بھی مختلف تھے۔ عدالت سماعت نے بجائے موجودہ مقدمہ اور اس کے بالمقابل دائر کیا گیا مقدمہ ایک ساتھ نمٹانے کے بالمقابل مقدمہ کا فیصلہ ایک سال قبل کر دیا تھا۔ عدالت سماعت نے ملزم کے بیان زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری کے اختتام پر کوئی سرٹیفکیٹ یا یادداشت درج نہ کی تھی جیساکہ دفعہ 364، ضابطہ فوجداری کا تقاضا ہے اور نہ ہی اس پر عمل نہ کرنے کی کوئی وجہ بیان کی تھی، ان حالات میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 1868)

زائد عدالتی شہادت جو نقائص سے پر ہو وہ سزا دینے کے لیے ایک جائز بنیاد مہیا نہیں کرتی۔ برآمدگی کی شہادت اور ملزم کے ساتھ آخری دفعہ دیکھی جانے والی شہادت جھوٹ کا پلندہ معلوم ہوتی تھی چنانچہ ملزم کو بری کر دیا گیا۔

(1997 PCr. LJ 1397)

سماعت کے دوران مقتول کے باپ نے ہمراہی ملزمان کے خلاف لگایا گیا الزام واپس لے لیا، اس کے علاوہ دو دیگر ہمراہی ملزمان کے خلاف بھی مقتول کے والد نے نہ لگایا تھا چنانچہ عدالت سماعت نے ان چاروں ملزمان کو زیر دفعہ 265-K بری کر دیا تھا۔ کوئی ایسی شہادت پیش نہ کی گئی تھی جس سے بادی النظر میں بقیہ ملزمان کے خلاف جرم ثابت کیا جا سکتا اور نہ ہی وقوعہ کے بارے میں کوئی چشم دید شہادت موجود تھی۔ علاوہ ازیں کوئی واقعاتی شہادت بھی پیش نہ کی گئی تھی چنانچہ مقدمہ کو بلاشہادت قرار دیا گیا۔ (1997 PLR 204)

چشم دید گواہ ایک جانبدار گواہ تھا جس کے پاس ملزم کو ملوث کرنے کے لیے وجہ تحریک موجود تھی اور جو ایک بے گناہ شخص کو مقدمہ میں ملوث کر کے اس کو بڑی سے بڑی سزا دلوانا چاہتا تھا۔ اس گواہ کی طرف سے دی گئی شہادت طبی شہادت سے متضاد تھی اور اس کی کسی طرح سے بھی برآمدگی ہتھیار سے تائید نہ ہوتی تھی۔ اگر اس چشم دید گواہ کی موقعہ واردات پر موجودگی کو تسلیم کر بھی لیا جائے تب بھی اس کی شہادت کو اس وقت تک تسلیم نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کی تائید میں غیر جانبدارانہ شہادت موجود نہ ہو جب کہ مقدمہ میں کوئی غیر جانبدارانہ شہادت پیش نہ کی گئی تھی۔

(1997 SCMR 1531)

چشم دید گواہان اور ملزم چونکہ ایک ہی گھر میں رہائش پذیر تھے اس لیے وقوعہ کے وقت ان کی موجودگی ایک فطری امر تھا۔ بچے کو اس وقت اور اس جگہ موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا جس کا ذکر استغاثہ میں کیا گیا تھا۔ ملزم کے قبضہ سے برآمد ہونے والی چھری پر انسانی خون جما ہوا تھا۔ طبی شہادت کے مطابق بچے کو ایک تیز دھار آلے سے مارا گیا تھا۔ استغاثہ کی شہادت کو دو ماتحت عدالتوں نے تسلیم کیا تھا۔ کوئی ایسی وجہ بیان نہ کی گئی تھی کہ ملزم کو مستغیث نے جو مقتول بچے کا باپ تھا دوسری خاتون کی بجائے مقدمہ میں ملوث کیا تھا۔ استغاثہ کا مقدمہ میں پیش کی گئی شہادت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ پایا جاتا تھا چنانچہ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 SCMR 476)

چشم دید گواہان نے وقوعہ کو نہ دیکھا تھا۔ خون آلود کپڑے ملزم پر ڈالے گئے تھے تاکہ استغاثہ کا مقدمہ مضبوط ہو۔ خون آلود چاقو کی برآمدگی شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ وقوعہ کے اصل گواہان کو استغاثہ نے پیش نہ کیا تھا۔ یہ امکان رد نہیں کیا جاسکتا کہ مقتولہ کو اس کے خاوند (مستغیث) نے نمبردار کی مدد سے قتل کیا تھا۔ استغاثہ ملزمان کے خلاف مقدمہ بلاشک و شبہ ثابت کرنے میں ناکام رہا چنانچہ انہیں بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 533)

چشم دید گواہان کی ملزم کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی اور ان کی شہادت ممکنات اور دیگر شہادت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر قابل اطمینان تھی۔ ملزم کے قبضہ سے بجائے بندوق کے برآمدگی ان حالات میں چشم دید گواہان کی شہادت پر مخالفانہ اثر نہ ڈالتی تھی۔ (1997 SCMR 480)

چشم دید گواہان کے پاس ملزم کو جھوٹے طور پر ملوث کرنے کے لیے کوئی وجہ تحریک موجود نہ تھی جب کہ وہ ان کے مقتول چچا زاد کے رشتہ دار تھے اور انہیں جانبدار گواہان نہیں کہا جا سکتا تھا۔ اجنبی اور باہر والے اس لیے گواہان نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ قتل کا وقوعہ مقتولہ کے گھر کے اندر ہوا تھا۔ ملزمان کی سزا ان حالات میں بحال رکھی گئی لیکن چونکہ بیان کی گئی وجہ تحریک ثابت نہ ہوسکی تھی اس لیے ملزمان کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ (1997 SCMR 373)

چشم دید گواہان نے جائے وقوعہ پر اپنی موجودگی کو کامیابی سے بیان کر دیا تھا کہ وہ کن وجوہات کی بناء پر جائے وقوعہ پر موجود تھے اور ان کی شہادت محض اس وجہ سے مسترد نہیں کی جاسکتی تھی کہ ان کا مقتولہ سے رشتہ تھا جب کہ ان کی ملزم سے کوئی دشمنی نہ تھی۔ چشم دید گواہی کی تائید طبی شہادت اور چاقو کی برآمدگی سے ہوتی تھی۔ ملزمان کی سزا یابی کو بحال رکھا گیا۔ (1997 PCr. LJ 148)

چشم دید گواہان جن کی شہادت کو عدالت سماعت نے ہمراہی ملزمان کے خلاف تسلیم نہ کیا تھا ان کی گواہی پر بھروسہ کرکے اصل ملزم کو اس وقت تک سزا نہیں دی جاسکتی تھی جب تک ان کی شہادت کی تائید آزادانہ شہادت سے نہ ہو خصوصاً جب کہ ان کی ایک دوسرے سے مخالفت تھی۔ ملزم کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 730)

چشم دید گواہان جنہیں نہ ہی رپورٹ ابتدائی میں نامزد کیا گیا تھا کہ انہوں نے وقوعہ کو بچشم خود دیکھا تھا اور نہ ہی ان کے بیانات دوران تفتیش زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری قلمبند کیے گئے تھے۔ انہیں عدالت سماعت نے طلب کرکے شہادت لی اور یہ شہادت وقوعہ کے ایک سال بعد استغاثہ کی درخواست پر لی گئی تھی۔ ان گواہان کی شہادت چشم دید باور نہیں کی جاسکتی تھی چونکہ ان گواہان کے بیانات زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری کو زیر دفعہ 265-C، ضابطہ فوجداری مہیا نہیں کیے گئے تھے اس لیے ملزم تعصب کا شکار ہوا تھا۔ علاوہ ازیں بھی چشم دید گواہی تضادات کا شکار ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار تھی۔ کوئی واقعاتی شہادت دستیاب نہ تھی۔ وجہ تحریک بھی کمزور تھی، ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1023)

بوقت وقوعہ ملزم کی شناخت کافی حد تک شک و شبہ کا شکار تھی۔ وجہ تحریک جسے ملزم نے اپنے اقبال جرم میں بیان کیا تھا اس کی تفتیشی افسر نے تفتیش نہ کی تھی۔ ملزم کی طرف سے اقبالی بیان نہ ہی آزادانہ تھا نہ ہی سچا تھا اور نہ ہی اس کی تصدیق کسی براہ راست واقعاتی شہادت سے ہوتی تھی۔ ملزم کا فرار بادی النظر میں اس کی سزا یابی کو برقرار رکھنے کے لیے وجہ مہیا نہ کرتا تھا جب تک اس کی تصدیق معقول واقعاتی شہادت کی بناء پر نہ ہوتی۔ ان حالات میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔

(1997 PCr. LJ 1274)

آخری دفعہ مقتول کا ملزم کے خلاف دیکھا جانا ایک ایسی کمزور شہادت ہے جس پر اس وقت تک سزا یابی نہیں ہوسکتی جب تک اس کی آزاد شہادت سے توثیق نہ ہو جائے۔ (1997 MLD 1730)

طبی شہادت چشم دید شہادت سے ہم آہنگ تھی۔ وقوعہ کے لیے وجہ تحریک موجود تھی اگرچہ مقتول کی موت وقوعہ کے دس روز بعد ہوئی تھی تاہم یہ اسلحہ سے کیے گئے اس فائرنگ کا نتیجہ تھی جو براہ راست مقتول پر کیے گئے تھے۔ ملزم نے مقتول کو قتل کرنے کا مقصد اس پر ایک فائر کرنے سے حاصل کر لیا تھا جو اس کے جسم کے ایک اہم حصے پر کیا گیا تھا اور یہ واردات دن دہاڑے بڑے ظالمانہ انداز میں کی گئی تھی جس میں کسی رعایت کی گنجائش نہ تھی اور ملزم کو موت کی سزا درست طور پر دی گئی تھی۔ چنانچہ عدالت سماعت کی طرف سے ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔

(1997 PCr. LJ 432)

مستغیث کی مقتول کے ساتھ محض رشتہ داری ایسی وجہ نہ تھی جس کی بناء پر اس کی شہادت نظرانداز کر دی جاتی۔ رپورٹ ابتدائی فوری طور پر درج کرائی گئی تھی۔ چشم دید گواہان جن کے پاس ملزم کو ملوث کرنے کے لیے کوئی وجہ تحریک نہ تھی۔ ملزم ان کی شہادت کو باوجود ایک طویل جرح کے ناقابل اعتبار ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ چشم دید گواہی کی تائید طبی شہادت اور چھری کی برآمدگی سے ہوئی تھی جو انسانی خون سے آلودہ تھی اور وہ ملزم کی نشاندہی پر برآمد کی گئی تھی۔ اس پر پائے جانے والے خون کو سرالوجسٹ نے انسانی خون قرار دیا۔ ملزم نے مقتول کا قتل وحشیانہ طریقے سے یکے بعد دیگرے تین زخم چھری سے لگا کر کیا تھا اور یہ وقوعہ دن دہاڑے شہر کے ایک گنجان آباد علاقے میں ہوا تھا اس لیے ملزم کسی رعایت کا مستحق نہ تھا۔ ملزم کو دی گئی سزائے موت کی توثیق کر دی گئی۔ مقتول کے ورثاء کو معاوضہ دلانا چونکہ قانون کی رو سے ایک تاکیدی نوعیت کا حکم تھا جو عدالت سماعت نے نہ دلایا تھا اس لیے مقتول کے ورثاء کو معاوضہ دینے کا حکم صادر کیا گیا۔

(1997 PCr. LJ 46)

استغاثہ نے کامیابی سے اپنے اوپر بار ثبوت کو ثابت کیا اور اس کی تائید میں ملزم کے خلاف چشم دید گواہان پیش کیے جن کی شہادت شک و شبہ سے بالاتر تھی۔ برآمدگی کی شہادت پیش کی جس میں جرم میں استعمال ہونے والی اشیاء اور خون آلود کپڑے تھے جن کی تائید طبی شہادت سے ہوتی تھی اس کے علاوہ وجہ تحریک بھی ثابت کی۔ قرار پایا کہ ملزم کو زیر دفعہ 302 دی گئی سزا درست تھی۔ [1998 PCr.LJ 310; PLJ 1997 Cr. C (Lah.) 1499]

بدقسمتی سے مقتول کا چہرہ اور دیگر حصوں کو کتوں اور پرندوں نے کھا لیا تھا۔ ڈاکٹر کے مطابق مردہ جسم جسمانی خصوصیات سے پہچانا نہ جا سکتا تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ مردہ جسم K کا تھا اس کا شناختی کارڈ جوتے، رومال وغیرہ برآمد کیے گئے۔ لیکن برآمدگی قابل اطمینان نہ تھی اور اس پر یقین کرنا مشکل تھا کہ یہ برآمدگی تفتیش کے دوران کی گئی تھی۔ جوتے جن کی شناخت موچی نے کی تھی مبینہ طور پر مقتول کے تھے لیکن اس کی برآمدگی مقتول کے گھر سے کی گئی تھی۔ اگر جوتا مقتول کے گھر سے برآمد کیا گیا تھا تو ملزم کو برآمدگی سے کسی طرح بھی منسوب نہ کیا جا سکتا تھا۔ استغاثہ کی یہ وضاحت کہ

اس طرح کا بیان غلط فہمی میں دیا گیا ہے قابل قبول نہ تھا' اس سے شک کا فائدہ ملزم کو پہنچتا تھا۔
[1998 PCr. LJ 292; PLJ 1997 Cr. C (Lah.) 1491]

مقتول کو آخری بار ملزم کے ساتھ دیکھا جانا اور اس بارے میں شہادت پیش کرنا قابل یقین امر نہ تھا کیونکہ کسی نے بھی مقتول کو جائے وقوعہ کے قریب نہ دیکھا گیا تھا۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ کسی گواہ نے مقتول کو دیکھا تھا اور اس کے ساتھ ملزم بھی تھا اور وہ گھر کی طرف اکٹھے گئے تھے تو آخری بار دیکھے جانے کی شہادت ملزم کا جرم ثابت کرنے کے لیے کافی ہوگی اور جب تک مقتول کو وقوعہ سے قبل جائے وقوعہ کے قریب نہ دیکھا ہو تو آخری بار دیکھے جانے کی شہادت غیر اہم ہو جاتی ہے۔ [1998 PCr. LJ 292; PLJ 1997 Cr. C (Lah.) 1491]

یہ امر یقین سے تعین نہ کیا جا سکا کہ مقتول کی موت کسی زخم سے ہوئی۔ عام تاثر یہ تھا (جو چشم دید گواہ کی شہادت پر مبنی تھا) کہ تینوں ملزموں نے مقتول کو ضربات لگائی تھیں، لیکن یہ امر کہ کس کی ضرب مہلک ثابت ہوئی تھی اس کے بارے میں استغاثہ خاموش تھا۔ عدالت سماعت نے مقدمہ میں ملوث دو ہمراہی ملزمان کو پہلے ہی سے بری کر دیا تھا۔ اس لیے ملزم بھی شک کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بریت کا مستحق تھا۔ اگرچہ استغاثہ نے وقوعہ کی وجہ تحریک بیان کی تھی لیکن اسے ثابت نہ کر سکے۔ چنانچہ استغاثہ ملزم کے خلاف شک و شبہ سے بالاتر شہادت پیش کرنے میں ناکام رہا اس لیے ملزم بریت کا مستحق تھا۔
(1997 MLD 997)

چشم دید شہادت قابل یقین اور اطمینان بخش تھی اس لیے اس پر انحصار کیا جا سکتا تھا۔ ملزم نے وقوعہ کو تسلیم کیا تھا اگرچہ اس کے تسلیم کرنے کا طریقہ مختلف تھا۔ کارتوسوں کے خول جو جائے وقوعہ سے برآمد ہوئے تھے وہ اس بندوق سے چلائے گئے تھے جو ملزم کی نشاندہی پر برآمد کی گئی تھی۔ ملزم کا موقف استغاثہ کے موقف سے جب پرکھا گیا تو نہ ہی وہ درست معلوم ہوتا تھا اور نہ ہی قابل اعتماد تھا۔ ان حالات میں ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 MLD 2693)

چشم دید کہانی کسی طبی شہادت سے مطابقت نہ رکھتی تھی۔ مقدمہ موقعہ پر جا کر موقع ملاحظہ کرنے کے بعد درج کیا گیا تھا اس طرح مقدمہ میں شکوک و شبہات پیدا ہوگئے اور رپورٹ ابتدائی بھی شک و شبہ کا شکار ہوئی۔ چشم دید گواہان کے بیانات میں بہت بڑے تضادات تھے اور دانستہ طور پر بیانات میں مبالغہ آرائی کی گئی جس سے وقوعہ کی سچائی پر پردہ پڑ گیا۔ ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 48)

چشم دید شہادت کی طبی شہادت سے تائید اور وجہ تحریک کی شہادت ملزم کی سزا یابی برقرار رکھنے کے لیے کافی ہوگی جب کہ ملزم کو غلط طور پر ملوث کرنے کی کہانی درست ثابت نہ ہوئی۔ (NLR 1997 Cr. 358)

چشم دید شہادت نہ ہی غیر جانبدار تھی اور نہ ہی قابل انحصار تھی۔ طبی شہادت میں مختلف قسم کے شبہات پائے جاتے تھے کیونکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ پر تحریر پر تحریر (Over-writing) لکھی ہوئی تھی۔ وقوعہ کی وجہ تحریک دور از کار اور بہت کمزور تھی۔ عدالت سماعت نے برآمدگی کی شہادت کو درست طور پر مسترد کیا تھا کیونکہ ہمراہی ملزم کو بری کر دیا گیا تھا اس لیے اسی شہادت پر ملزم کی سزا برقرار نہ رکھی جا سکتی تھی چنانچہ ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 679)

چشم دید شہادت طبی شہادت سے متصادم نہ تھی۔ جائے وقوعہ پر چشم دید گواہان کی موجودگی اور ان کے ساتھ مستغیث کی موجودگی پر شک نہیں کیا جا سکتا تھا اور ان کی شہادت کی تائید ملزم کے فرار، وجہ تحریک اور طبی شہادت سے ہوتی تھی۔ اس طرح استغاثہ نے اپنا مقدمہ ملزم کے خلاف بلاشک و شبہ ثابت کر دیا تھا چنانچہ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 SCMR 1420)

اگر قابل یقین تائیدی شہادت دستیاب ہو جس سے ملزم کے ارتکاب جرم کو ثابت کیا جاسکے اور قتل کے مقدمہ میں اس سے مہلک ضربات منسوب کی جاسکیں تو ایسے ملزم کو سزا دینی چاہیے خواہ اس کا نام رپورٹ ابتدائی میں درج ہو یا نہ ہو اور خواہ اس سلسلے میں شناخت پریڈ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ (1997 MLD 997)

استغاثہ کے گواہان کے خلاف جو وجوہات بیان کی گئی تھیں انہوں نے ملزم پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ وہ دور ازکار اور ناقابل یقین تھیں۔ چار بری ہونے والے ہمراہی ملزمان کو شک کا فائدہ حقائق اور قانون کی روشنی میں دیا گیا تھا تاکہ وہ غلط طور پر ملوث نہ کیے جاسکیں۔ چونکہ گواہوں کی یہ عادت ہے کہ وہ عام طور پر بے گناہ افراد کو ملوث کر لیتے ہیں اس لیے اسی بناء پر ان کی شہادت کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ وقوعہ بلاشبہ آدھی رات کے وقت رونما ہوا تھا دو ماتحت عدالتوں نے درست نتیجہ اخذ کیا تھا کہ چشم دید گواہان وقوعہ کی جگہ اور وقت پر وہاں موجود تھے اور گو اس پوزیشن میں تھے کہ وقوعہ کو بچشم خود دیکھ سکیں اور ملزمان کو شناخت کرسکیں اس لیے ملزمان کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 SCMR 1537)

جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی برآمدگی استغاثہ کے لیے مد نہ تھی کیونکہ انہیں فرانزک سائنس لیبارٹری (Forensic Science Laboratory) میں نہیں بھیجا گیا تھا۔ چشم دید شہادت پر اس بنا پر انحصار نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ وہ گواہان نہ صرف مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے یعنی اس کے حقیقی بھائی تھے بلکہ اس کے علاوہ ملزم سے ان کی دشمنی بھی تھی اور وقوعہ کی جگہ اگرچہ بہت سے مکانوں سے گھری ہوئی تھی تاہم کوئی بھی وہاں کا رہائشی مقررہ وقت پر نہ پہنچا تھا۔ استغاثہ تبادلہ زمین کے امرواقعہ کو ثابت کرنے میں ناکام رہا جو مبینہ طور پر مقتول کے قتل کا اصل محرک تھا۔ ان حالات میں ملزم کا مقدمہ میں ملزم ہونا فرضی پایا گیا اور اسے بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 126)

دو مقتول افراد کے مردہ جسم اس کھیت میں سے برآمد کیے گئے جو ملزم کا ملکیتی تھا اور انہیں ملزم کی نشاندہی پر برآمد کیا گیا۔ یہ اس کے خلاف ایک مضبوط واقعاتی شہادت تھی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اسے اس کھیت میں مقتولین کے دفن ہونے کا خصوصی علم تھا۔ ملزم نے عدالت کے روبرو جو اقبال جرم کیا تھا وہ غیر قانونی نہ تھا اور نہ ہی اس میں کوئی قانونی نقص پایا جاتا تھا۔ مقتولین کی شناخت بلاشک و شبہ ثابت ہوگئی تھی اور اس بارے میں پیش کی گئی شہادت پر کوئی شک و شبہ ظاہر نہ کیا گیا تھا۔ ملزم یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ جو لاشیں اس کے کھیت سے برآمد ہوئی تھیں وہ مقتولین کی نہیں تھیں۔ ماتحت عدالتوں کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے اس اہم شہادت کا غلط تجزیہ کیا تھا چنانچہ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 SCMR 396)

اقبال جرم کا بیان نہ ہی آزادانہ تھا اور نہ ہی وہ قابل ادخال شہادت تھا کیونکہ وہ حلف پر لیا گیا تھا۔ جرم میں استعمال ونے والے ہتھیار کی برآمدگی شکوک و شبہات سے بالاتر نہ تھی اور اسے تفتیشی افسر نے حفاظت سے بھی نہ رکھا ہوا تھا۔ ستول اور اس میں چلائے جانے والے گولیوں کے خول دو ماہ کی تاخیر سے ماہر اسلحہ کے پاس بھیجے جانے کی کوئی معقول وجہ می بیان نہ کی گئی تھی۔ مقتول کے ساتھ آخری بار دیکھی جانے والی شہادت بھی قابل اعتماد نہ تھی۔ ملزم کو ان حالات میں .ی کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 169)

ملزم اپنے ہمراہی ملزم کے ساتھ خالی ہاتھ گیا تھا جس سے یہ اشارہ نہیں ملتا تھا کہ اس کی اپنے ہمراہی ملزم کے ساتھ یت مشترک تھی۔ استغاثہ کی یہ کہانی کہ ملزم نے ہمراہی ملزم سے پستول چھین کر پہلے سے گرے ہوئے مقتول پر فائر کیا تھا، حقول نظر نہ آتی تھی۔ ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 1084)۔ ملزم کے پاس مقتول کو قتل رنے کی وجہ تحریک جرم موجود تھی۔ چشم دید شہادت جو مقتول کے سینے پر کاری آتشیں اسلحے سے زخم پہنچانے کے بارے

میں تھی وہ طبی شہادت سے پوری طرح واضح ہوگئی تھی اور اس کی تائید میں تھی، ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔
(1997 MLD 1097)

ملزم کو گیارہ ضربات لگی تھیں جن میں سے ایک ضرب ایسی تھی جس سے اس کی سامنے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جب کہ مقتول کو صرف ایک ضرب لگی تھی۔ ملزمان مسلمہ طور پر جائے متدعویہ پر قابض تھے اور انہیں اس کو مداخلت کاروں سے بچانے کے لیے حفاظت خود اختیاری کا حق حاصل تھا۔ ضربات کی نوعیت اور ان کی نوعیت کے پیش نظر ملزم / ملزمان نے اپنے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہ کیا تھا جو موت دینے کی حد تک وسعت پذیر تھی، ان حالات میں ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1300)

فریقین میں سخت ترین دشمنی پائی جاتی تھی۔ رپورٹ ابتدائی فوری طور پر بغیر سوچ بچار کیے اور بلاتاخیر درج کرائی گئی تھی۔ مستغیث اصل ملزمان کی بجائے کسی اور کو مقدمہ میں ملوث نہ کرسکا۔ چشم دید گواہان نے جن میں ایک غیر جانبدار شخص بھی شامل تھا وقوعہ کے بارے میں سیدھی سادی سچی اور مسلسل کہانی بیان کی جو طبی شہادت کے عین مطابق تھی اسی طرح استغاثہ نے اپنا مقدمہ بغیر کسی شک کے ثابت کر دیا تھا۔ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔
(1997 PCr. LJ 1788)

آخری دفعہ دیکھی جانے والی شہادت پر سزا دینے کے لیے واقعاتی شہادت ایسی ہونی چاہیے جو ملزم کی بے گناہی کے برعکس ہو اور اسے بڑی احتیاط کے ساتھ قبول کرنا چاہیے اور گہری نظر سے اس کا تجزیہ کرکے نتائج اخذ کرنے چاہئیں۔
(1997 SCMR 1416)

استغاثہ کے گواہ نے استغاثہ کے موقف کو پوری طرح منہدم کر دیا تھا اور وہ بلا احتجاج رہی۔ چشم دید گواہ کا مقتول کی معیت میں بروز وقوعہ جانا ثابت نہ کیا جاسکا بلکہ ملزمان کی شہادت سے اس کی تردید ہوتی تھی۔ وقوعہ کا واحد غیر جانبدار گواہ استغاثہ نے ترک کر دیا تھا جس کا عذر یہ پیش کیا گیا تھا کہ اسے ملزموں نے ساتھ ملا لیا تھا۔ خون آلود کلہاڑی اور سوٹے جو ملزم کی نشاندہی پر برآمد ہوئے تھے ان کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی کیونکہ ملزم جو بائیس تیس دن تک بعد از وقوعہ فرار رہا تھا اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ ان اشیاء پر خون کے دھبے رہنے دیتا، نہ ہی یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ وقوعہ کے تیس دن بعد بھی خون کے دھبے ان پر بدستور قائم رہتے خصوصاً اس صورت میں جب کہ وہ چیزیں زمین میں دفن کر دی گئی تھیں۔ ملزمان میں ایک ملزم کی شمولیت جو صرف بارہ، تیرہ سال کی عمر کا تھا اور اس کے لیے جرم میں شامل ہونے کی کوئی وجہ تحریک نہ تھی شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ ملزموں کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1997 SCMR 596)

چشم دید گواہ جو مقتول کا رشتہ دار تھا اسے قابل اعتماد قرار دیا گیا تھا اور اس کی شہادت کی تائید غیر جانبدار گواہی سے ہوئی تھی۔ مقتول کو جو ضربات لگائی گئی تھیں ان کے سلسلے میں ملزم سے منسوب کردہ کردار کی گواہ نے اچھی طرح سے وضاحت کر دی تھی۔ اس سے یہ جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ باقی گواہان کے بیانات میں کس حد تک شک و شبہ اور مبالغہ آرائی پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر کی طرف سے یہ بیان کہ ایک گولی ملزم کو لگی تھی چشم دید شہادت سے متضاد تھی اور چونکہ ڈاکٹر کا بیان ممکنات کو ظاہر کرتا تھا اس لیے اس کی بجائے سچی گواہی دینے والے گواہ کی شہادت کو ترجیح دی جائے گی۔ ملزم کو اس بات کی رعایت نہیں دی جاسکتی کہ وہ تفتیشی افسر کی طرف سے خود کو دی گئی رعایت کا فائدہ اٹھائے، ان حالات میں ملزم کی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 SCMR 1284)

فوری طور پر درج کرائی گئی رپورٹ ابتدائی نے اس امکان کو ختم کر دیا تھا کہ پولیس یا مستغیث اس میں اپنی مرضی

کے مطابق ردوبدل کر سکیں۔ چشم دید گواہان کے بیانات فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر مقتول کے قتل کو ملزم سے منسوب کرنے کے لیے کافی تھے۔ وقوعہ کی وجہ تحریک ثابت ہو چکی تھی۔ چشم دید گواہان کے بیانات طبی شہادت سے متضاد نہ تھے۔ حقائق پر مبنی ماتحت عدالتوں کے فیصلے قانونی طور پر نقائص سے مبرا تھے۔ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔

(1997 SCMR 1395)

ملزم کی سزا یابی ملزم کے ساتھ آخری بار دیکھے جانے کی شہادت زائد از عدالتی اقبال جرم اور برآمدگی پر منحصر تھی۔ ہائی کورٹ نے اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ تینوں قسم کی شہادت سزا یابی برقرار رکھنے کے لیے کافی نہ تھی، چنانچہ اس نے ملزمان کو بری کر دیا تھا۔ (1997 PCr. LJ 316)

متوفی ملزم سے آٹھ تا دس قدم کے فاصلے پر تھا جب وہ فائرنگ سے زخمی ہوا تھا۔ جو 12 بور کی بندوق سے اتنے فاصلے سے کیا گیا تھا جس سے چھرے پھیل گئے تھے اور ان سے مقتول کو دو علیحدہ علیحدہ زخم محض ایک ہی فائر سے لگے تھے نہ کہ ضروری طور پر دو فائروں سے لگے تھے جیسا کہ استغاثہ کا خیال تھا۔ انتہائی احتیاط اور فوجداری نظام انصاف کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شک کا فائدہ ملزم کو دیا گیا اور اسے بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 1519)

رپورٹ ابتدائی کے اندراج میں تاخیر اس بات کا عندیہ دیتی تھی کہ ملزمان کو پھنسانے کے لیے سوچ بچار کیا گیا ہے۔ وجہ تحریک جرم کو اس بنا پر نظرانداز کر دیا گیا تھا کہ اس کے بارے میں پیش کردہ شہادت انتہائی کم اور ناقابل انحصار تھی۔ ملزم سے کلہاڑی کی برآمدگی چونکہ شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی اس لیے کیمیکل ایگزامینر کی رپورٹ، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے ساتھ انسانی خون لگا ہوا تھا، تائیدی شہادت کے لیے کافی نہ تھی۔ طبی شہادت سے استغاثہ کی کہانی مکمل طور پر جھوٹی ثابت ہوئی تھی۔ ایک ملزم کا نام رپورٹ ابتدائی میں درج نہ تھا اور اسے تفتیش کے دوران مقدمہ میں پھنسایا گیا تھا، اسی طرح دو چشم دید گواہان کا ذکر رپورٹ ابتدائی میں نہ کیا گیا تھا جنہیں بعد میں متعارف کرایا گیا تھا۔ وقوعہ کا وقت اور پولیس کی آمد کا وقت، طبی رپورٹ سے مطابقت نہ رکھتا تھا اور نہ ہی رپورٹ ابتدائی کے مندرجات سے اس کی مطابقت تھی۔ عدالت سماعت کی طرف سے عام شک و شبہ کے حالات کو استغاثہ کے حق میں باور کرنے کا عمل قانون کی رو سے مناسب نہ تھا۔ ملزمان کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr LJ 459)

رپورٹ ابتدائی تاخیر سے درج کرانے کی وضاحت نہ کی گئی تھی۔ مقتول کا بیان نزعی جو اس نے زخمی حالت میں دیا تھا۔ چونکہ وہ شک و شبہ سے بالاتر نہ تھا اس لیے وہ زیر غور لانے کے قابل نہ تھا باوجود اس کے کہ ملزم نے مبینہ طور پر جرم کا ارتکاب میں پستول کا استعمال کیا تھا۔ خالی کارتوسوں کے خول جائے واردات سے برآمد نہ کیے گئے تھے۔ چشم دید گواہ وقوعہ کے وقت اور جگہ پر اپنی موجودگی کی وضاحت کرنے میں ناکام رہا اور چونکہ وہ مقتول کا قریبی رشتہ دار تھا اور اس کی شہادت، طبی شہادت سے متضاد ہونے کی بناء پر جھوٹی قرار دی جا چکی تھی اس لیے وہ بے وقعت تھی۔ وجہ تحریک جرم اور ملزم کا فرار چونکہ تائیدی شہادت کی حیثیت رکھتے تھے اس لیے وہ بھی ایسی کمتر شہادت کی تائید میں استعمال نہ کی جا سکتی تھی۔ ان حالات میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1453)

تفصیلی رپورٹ ابتدائی کی تائید اگر دیگر شہادت سے ہو تو وہ سزا دینے کے لیے بنیاد بن سکتی ہے۔ رپورٹ ابتدائی جس میں مکمل تفصیل درج ہو خصوصاً قتل کے مقدمات میں اتنی ہی اہم ہوتی ہے جتنا کہ ملزم کا قبل از وقت بیان نزعی اہم ہوتا ہے۔ اگر ایک یا ایک سے زیادہ تائیدی شہادت رپورٹ ابتدائی میں درج تفصیل کی تائید میں ہو تو عدالت اسے ٹھوس شہادت سمجھ کر اس پر سزا کا انحصار کر سکتی ہے۔ (1997 MLD 1072)

سازش یا ترغیب جرم کی شہادت اطمینان بخش نہیں ہوتی۔ استغاثہ کے گواہان نے نہ صرف ایک دوسرے کی تردید کی تھی بلکہ اپنے پہلے سے دیے گئے بیانات زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری کے بھی برعکس تھے جو وجہ تحریک جرم استغاثہ نے بیان کی تھی۔ ملزمان سے اس کا کوئی تعلق ثابت نہ کیا جاسکا۔ ملزم سے رائفل کی برآمدگی کسی علاقہ کے گواہ کی موجودگی میں نہ ہوئی تھی اور اس کے علاوہ اس رائفل سے ملزم کا ارتکاب جرم ثابت نہ ہوسکا۔ ملزمان کے پاس مشترک نیت کے لیے کوئی وجہ تحریک جرم نہ تھی۔ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1997 MLD 1094)

جائے وقوعہ کی نشان دہی، مقتول کے خون آلود کپڑوں کی برآمدگی اور اس کے مردہ جسم کی برآمدگی جو مبینہ طور پر ملزم کی نشاندہی پر کی گئی تھی وہ اس کی سزا برقرار رکھنے کے لیے کافی نہ تھی چنانچہ ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ (NLR 1997 Cri. 630; KLR 1997 Cri. C. 144)

چشم دید گواہ کو مسلمہ طور پر ایک عدالت کی طرف سے جھوٹی گواہی دینے پر سزائے قید ہو چکی تھی اس لیے محض اس کی شہادت پر سزائے قید نہیں دی جاسکتی تھی۔ اس گواہ کی نشان دہی پر آلہ جرم کی برآمدگی کی شہادت بھی قابل قبول نہ تھی کیونکہ وہ کمزور کردار کا تھا۔ موقعہ پر اس کی موجودگی بھی تفتیشی افسر کی شہادت سے شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی اور اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ جو ہتھیار برآمد کیے گئے تھے وہ ان پر غلط طریقے سے ڈالے گئے تھے۔ ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ (1997 SCMR 15)

گواہان استغاثہ اس امر پر متفق نہ تھے کہ آیا ملزمان کے پاس ایک پستول تھا یا دو پستول تھے۔ موٹر سائیکل جس پر ملزمان مبینہ طور پر واردات کی غرض سے آئے تھے اس کی ملکیت کا کوئی ثبوت نہ مل سکا اور یہ بات بھی ثابت نہ ہوسکی کہ آیا موٹر سائیکل مذکور ملزمان کے استعمال میں تھا۔ گواہان استغاثہ پر اس لحاظ سے اعتماد نہ کیا جاسکتا تھا کیونکہ انہوں نے تضاد بیانی سے کام لیا تھا۔ طبی رائے سے چشم دید گواہان کے بیانات کی تصدیق نہ ہوتی تھی۔ استغاثہ بوقت وقوعہ روشنی کا ذریعہ ثابت نہ کرسکا کیونکہ رات کا وقوعہ تھا۔ عدالت ابتدائی کا فیصلہ اس بارے میں خاموش تھا کہ آیا بوقت وقوعہ اس قدر روشنی موجود تھی جس کی بناء پر ملزمان کی شناخت کی جاسکتی۔ استغاثہ صفحہ مثل پر یہ امر بھی نہ لایا تھا کہ وقوعہ کی رات چاند کی کونسی تاریخ تھی۔ ملزمان کی بعد میں ہونے والی شناخت پر اس لیے اعتماد نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ وقوعہ کے وقت بھی ان کی شناخت ممکن نہ تھی۔ ماہر اسلحہ کی رپورٹ پر اس لیے انحصار نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ گواہان استغاثہ کے بقول مہلک فائر ملزم نے نہ کیا تھا۔ ملزم کا اقبال جرم، استغاثہ کی کہانی سے متضاد تھا اور دونوں بیانات کو باہم متصل نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے سے قطعی طور پر مختلف تھے۔ تائیدی شہادت کی عدم موجودگی میں ملزم پر ارتکاب جرم ثابت نہ ہوسکتا تھا۔ اس لیے ملزم کے اقبال جرم کی بناء پر اسے قتل کے ارتکاب سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ استغاثہ چونکہ ملزم کے خلاف جرم بلاشک و شبہ (Beyond all reasonable doubt) ثابت کرنے میں ناکام رہا اس لیے اسے دی گئی سزا منسوخ کر دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1274)

وقوعہ کی تائید مقتول کے دو پسران نے جو چشم دید گواہ تھے، کی اگرچہ محض رشتہ داری، کسی گواہ کی شہادت کو کمزور کرنے کا باعث نہیں بن سکتی تاہم شہادت سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ یہ چشم دید گواہان ملزمان سے دشمنی رکھتے تھے۔ اس لیے ان کی شہادت کی تائید واقعاتی شہادت سے ہونی لازمی تھی۔ خصوصاً ان حالات میں جب ان چشم دید گواہان کی جائے وقوعہ پر موجودگی مشکوک تھی۔ دونوں چشم دید گواہان مقتول کے پسران تھے۔ ان کی اور انکی مقتول کی ملزمان سے براہ راست دشمنی تھی۔ لیکن ملزمان نے صرف باپ پر فائر کیا جب کہ اس کے دونوں پسران مقتول کے ساتھ تھے انہیں کچھ نہ کہا جس

کی بظاہر کوئی وجہ نہ تھی خصوصاً جب کہ ملزمان مبینہ طور پر بندوقوں سے مسلح تھے۔ پانچوں ملزمان چونکہ بمشکل 7/8 قدم کے فاصلے پر تھے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ ان کا نشانہ اتنے قریب سے چوک گیا ہو، گواہان کا یہ موقف کہ وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور بچ گئے معقول نہ تھا۔ مبینہ چشم دید گواہان اور تفتیشی افسر نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ اور بہت سے لوگ جو موقعہ واردات کے قریب تھے انہوں نے بھی وقوعہ دیکھا تھا اور وہ وقوعہ کے فوراً بعد مقتول کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ یہ امر واقعہ کہ ان افراد نے تفتیشی افسر کے روبرو وقوعہ کے بارے میں بیان دیا تھا لیکن ان کے بیانات قلمبند نہ کیے گئے تھے ان حالات میں مبینہ چشم دید گواہان کی شہادت کی تائید کسی آزاد ذریعہ یا واقعات مقدمہ سے نہ ہوئی تھی۔ ابتدائی رپورٹ ابتدائی تفتیش کے بعد درج کی گئی تھی۔ وقوعہ کے فوراً بعد ملزمان کا پیچھا کرکے ان کی گرفتاری کی کہانی نمبر فطری اور جھوٹی معلوم ہوتی تھی۔ چشم دید گواہان کی موقعہ پر موجودگی انتہائی شک و شبہ کی حامل تھی اور مقدمہ کی تفتیش بھی شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ ان حالات میں ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 1192)

ملزم کا فرار صرف ایسی صورت میں تائیدی شہادت کے طور پر زیر غور لایا جائے گا جب استغاثہ کی طرف سے پیش کی گئی شہادت کسی قسم کے اعتراض سے مبرا ہوگی اور ملزم کا مبینہ فرار درست ثابت ہو۔ (1998 PCr. LJ 1177)

ابتدائی رپورٹ خاصی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی۔ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ چشم دید گواہ جو زخمی بھی ہوا تھا اس نے تھانہ میں جا کر کیوں رپورٹ وقوعہ درج نہ کرائی تھی۔ چشم دید گواہان نہ ہی قابل اعتماد تھے اور نہ ہی بھروسہ کے قابل۔ سماعت مقدمہ کے دوران برآمد ہونے والے خول Exhibit نہ کرائے گئے تھے۔ جب کہ وہ شہادت کی تائید (Corroboration) کی حیثیت کے حامل تھے۔ مقتول کو پہنچنے والے زخموں اور ان کی نوعیت سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا تھا کہ ایک سے زیادہ افراد اس پر حملہ میں ملوث تھے۔ ملزم کا 14 سال تک کا فرار ازخود شہادت کا بدل نہیں بن سکتا۔ علاوہ ازیں گاؤں سے 14 سال تک ملزم کا فرار ثابت نہیں کیا جاسکا۔ ملزم کے خلاف مقدمہ تضادات کا مجموعہ تھا اور اس کے خلاف فراہم کی گئی شہادتیں درست معلوم نہ ہوتی تھیں۔ ملزم کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔

(1998 PCr. LJ 1177)

زخمی گواہ Injured witness : زخمی گواہ کو لگے زخم اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کی شہادت سچائی پر مبنی ہے۔ (1998 PCr. LJ 1177)

نقشہ جائے واردات Site plan : نقشہ جائے واردات اگرچہ ایک اہم شہادت نہیں لیکن چونکہ یہ واردات کی پہلی نشاندہی ہے جس کی طرف گواہان نے اشارہ کیا تھا اس لیے یہ واردات کا ایک نظارہ پیش کرتا ہے تاکہ سماعت کے وقت دی گئی شہادت کا تجزیہ کیا جاسکے۔ (1998 PCr. LJ 1177)

استغاثہ کے مقدمہ کی 4 گواہان نے تائید کی تھی جو موقعہ واردات پر زخمی ہوئے تھے۔ ملزمان کا یہ دعویٰ کہ مستغیث فریق نے پیشہ ور مجرموں کو اجرت پر حاصل کیا تھا تاکہ ملزموں پر حملہ کیا جاسکے محض ایک من گھڑت بیان تھا۔ ملزمان کی وقوعہ کے بارے میں کہانی مسترد کر دی گئی کیونکہ وہ غیر معقول اور قابل اعتبار نہ تھی۔ ملزمان نے مستغیث فریق پر زمین کے تنازعہ کے سلسلے میں حملہ کیا تھا جو فریقین کے مابین چل رہا تھا۔ ملزم اس شخص کا بیٹا تھا جو زمین کے تنازعہ میں براہ راست ملوث تھا۔ ملزم جس نے مقتول پر مہلک فائر کیا تھا اس کو درست طور پر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی تھی اور کوئی ایسے حالات نہ تھے جن کی بنا پر وہ رعایت کا حقدار قرار دیا جاتا۔ عدالت سماعت نے ملزم پر جرمانہ بھی عائد کیا تھا جو دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے عین مطابق تھا تاہم عدالت سماعت دفعہ 544، ضابطہ فوجداری کے تحت مقتول کے

ورثاء کو معاوضہ نہ دلا سکی جو کہ اس وقعہ کے مطابق دیا جانا ضروری تھا۔ (1998 PCr. LJ 1342)

ملزم کی شناخت پریڈ وقوعہ کے 11 ماہ بعد کرائی گئی جبکہ اس کے ہمراہی ملزم کی شناخت پریڈ ایک سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد کرائی گئی۔ وقوعہ کی تاریخ اور شناخت پریڈ کے دوران حائل عرصہ کے دوران تفتیشی افسر کے پاس دونوں ملزمان کے فوٹو گراف موجود تھے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ شناخت پریڈ کی کوئی اہمیت نہ تھی شناخت پریڈ چونکہ قانونی تحفظ سے محروم تھی اس لیے وہ قابل استرداد تھی۔ سٹین گن (Sten Gun) جو مبینہ طور پر واردات میں استعمال ہوئی تھی وقوعہ سے ایک سال کے بعد برآمد کی گئی اور وہ اس گھر سے برآمد کی گئی جو ہر ایک کی پہنچ میں تھا اور جہاں کئی لوگ مشترکہ طور پر رہائش پذیر تھے۔ برآمدگی کا گواہ صرف مستغیث تھا جب کہ اس علاقہ میں رہائش پذیر کسی شخص کے روبرو برآمدگی نہ کی گئی تھی۔ اسی طرح آتشیں اسلحہ کی برآمدگی دفعہ 103، ضابطہ فوجداری کے تقاضوں کے منافی تھی اور اسے کوئی اہمیت نہیں دی جاسکتی۔ سربمہر پارسل جس میں جرم میں استعمال شدہ کارتوسوں کے خول تھے اور جن کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اس برآمد شدہ سٹین گن سے چلائے گئے تھے انہیں شہادت میں ثابت نہ کیا جاسکا کیونکہ جس پولیس افسر کی تحویل میں وہ دیئے گئے تھے وہ عدالت میں بطور گواہ پیش نہ کیا جاسکا۔ چنانچہ ماہر اسلحہ کی پورٹ جس میں کہا گیا تھا کہ خالی کارتوس برآمد شدہ سٹین گن سے چلائے گئے تھے اس کی کوئی اہمیت باقی نہ رہی۔ استغاثہ ملزم کو جرم میں ملوث ثابت نہ کرسکا۔ اس نے ملزم کو دی گئی سزا منسوخ کر دی گئی اور اسے بری کر دیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 1236)

شہادت استغاثہ جو بصورت وجتکار (WaJtakkar) اور زائد عدالتی اقبال جرم پر مشتمل تھی، اطمینان بخش نہ تھی اور نہ ہی پر اعتماد تھی اور شک و شبہ پر مبنی ہونے کے باعث قابل انحصار نہ تھی۔ ملزم سے خون آلود چھری کی برآمدگی، قابل یقین نہ تھی۔ استغاثہ نے مقتول کے قتل کے سلسلے میں ملزم سے کوئی وجہ تحریک منسوب نہ کی تھی۔ مستغیث (مقتول کے باپ) کا ایک اور مقدمہ قتل میں ملوث ہونا اور اس کی گندم کی فصل کا جلایا جانا اس امر کا اشارہ دیتے تھے کہ اس کے بیٹے کے قتل میں وہ دوسرے لوگ ملوث ہوسکتے ہیں جنہیں اس کے خلاف رنج تھا۔ ملزم کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔

(1998 PCr. LJ 1337)

استغاثہ کو خود اپنی شہادت پر انحصار کرتے ہوئے ملزم کے خلاف مقدمہ بلاشک و شبہ (Beyond reasonable doubt) ثابت کرنا ہوتا ہے۔ (1998 PCr. LJ 1337)

چشم دید گواہان ملزم کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہے اور ملزم کا بیان جس میں اس نے خود کو ملوث بھی کیا تھا اور بری الذمہ بھی قرار دیا گیا اس تمام تر بیان پر توجہ دینے کی ضرورت تھی۔ ملزم نے بلاتوقف اس بارے میں اقبال جرم کیا تھا کہ اس نے مقتول کو اس لیے قتل کیا تھا کہ اپنی بہو کی عزت کو بچا سکے۔ ملزم کے بیان سے وقت، جگہ اور وقوعہ میں استعمال کیے جانے والے ہتھیار کی توثیق ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ مقتول کو پہنچنے والی ضربات کی توثیق بھی ہوئی تھی۔ تاہم ملزم حق حفاظت خود اختیاری کا بہترین گواہ ہونے کے باوجود اپنا یہ موقف ثابت نہ کرسکا کیونکہ اس نے شہادت میں اپنی بہو پیش نہ کی جس کی عزت بچانے کی خاطر اس نے قتل کیا تھا۔ ملزم کی سزا دفعہ 302، سے بدل کر دفعہ 303، تعزیرات پاکستان میں تبدیل کر دی گئی اور وہ اکراہ تام کا ملزم گردانا گیا اس کی سزا کم کر کے دس سال قید بامشقت کر دی گئی۔

(1998 PCr. LJ 1316)

اصل ملزم کو بری کر دیا گیا تھا اور اس کی بریت سے استغاثہ کا مقدمہ ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ وجہ تحریک ثابت نہ ہوسکی بلکہ اس کی وجہ سے چشم دید شہادت بھی متاثر ہوئی تھی اور اطمینان بخش نہ ہونے کی وجہ سے عدالت

ساعت نے اس پر انحصار نہ کرتے ہوئے اصل ملزم کو بری کر دیا تھا۔ تمام چشم دید گواہان آپس میں رشتہ دار تھے جبکہ ایک غیر جانبدار گواہ جو موقعہ پر پہنچا تھا اسے استغاثہ نے پیش نہ کیا تھا۔ استغاثہ نے موخرالذکر گواہ کو پیش نہ کر کے اپنے مقدمہ کو نقصان پہنچایا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر اس غیر جانبدار گواہ کو پیش کیا جاتا تو وہ استغاثہ کے خلاف شہادت دیتا اور اصل حالات و واقعات پر روشنی ڈالتا۔ عدالت ساعت نے طبی شہادت پر انحصار نہ کر کے چشم دید گواہان کی شہادت پر یقین نہ کیا تھا اور اسے نظرانداز کر دیا تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ چشم دید گواہان نے وقوعہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا۔ اس لیے ان کی شہادت قابل اطمینان نہ تھی اور اس کی تائید بھی نہ ہوئی تھی۔ استغاثہ ملزم کے خلاف مقدمہ ثابت کرنے میں ناکام رہا اور اسے بری کر دیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 1202)

استغاثہ کا موقف یہ تھا کہ ملزم نے اس خاتون کو طلاق دے دی تھی جو اولین طور پر اس سے شادی شدہ تھی اور بعد از طلاق خاتون مذکور نے مقتول سے شادی کر لی تھی۔ ملزم نے خصوصی طور پر اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ اس نے خاتون مذکور کو طلاق دی تھی جبکہ استغاثہ یہ امر ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ ملزم نے فی الواقعہ اسے طلاق دے دی تھی اور استغاثہ کسی دستاویز کے ذریعے یہ بھی ثابت نہ کرسکا کہ خاتون نے مقتول سے شادی کر لی تھی اور نہ ہی اس بارے میں وہ کوئی نکاح نامہ پیش کرسکا۔ اس امر پر یقین کرنا ممکن نہ تھا کہ ملزم نے فی الواقعہ خاتون کو طلاق دے دی تھی اور یہ کہ مقتول نے اس سے بعداز طلاق شادی کر لی تھی۔ ملزم ان حالات میں دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے ملازم صرف اس کی شق "C" کے تحت قرار دیا جاسکتا ہے جس کے مطابق قصاص کی سزا نہیں دی جا سکتی چنانچہ ملزم کو دی گئی موت کی سزا منسوخ کر دی گئی اور اسے زیر دفعہ C-302، تعزیرات پاکستان سزا دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1072)

مقتول کے قتل کے بارے میں استغاثہ کا موقف جو رپورٹ ابتدائی میں بیان کیا گیا تھا اس کی تائید گواہان استغاثہ کی شہادت سے ہوتا تھا جن کا ذکر فوری طور پر درج کرائی گئی رپورٹ ابتدائی میں موجود تھا۔ استغاثہ کے موقف کی مزید تائید طبی شہادت اور جرم میں استعمال شدہ ہتھیار کی برآمدگی سے بھی ہوتی تھی۔ رپورٹ ابتدائی میں بیان کی گئی وجہ تحریک بھی ثابت کی گئی تھی اور ملزم نے بھی اس سے انکار نہ کیا تھا۔ ملزمان کا موقف جو کہ اس کے بیان زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری کے تحت قلمبند کیا گیا تھا اس کی تائید استغاثہ کے ایک گواہ کے بیان سے ہوئی تھی جس کے مطابق اس گواہ نے جرح کے دوران یہ تسلیم کیا تھا کہ مقتول نے ملزم کی ہمشیرہ کو اغوا کیا تھا جب کہ اس کی دوسری ہمشیرہ سے اس کی شادی ہوئی تھی اور اس نے اغوا کے بعد اپنی بیوی کو طلاق بھی نہ دی تھی۔ استغاثہ نے وجہ تحریک قتل یہ بیان کی تھی کہ ملزم نے مقتول پر الزام لگایا تھا کہ اس نے اس کی ہمشیرہ کے اغوا میں مدد کی تھی، دونوں موقف سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ملزم نے مقتول کا قتل "غیرت" اور "فوری غصہ" کے جذبات کے تحت کیا تھا اور اس امر کو تقویت اس بات سے بھی ملتی ہے کہ ملزم بوقت قتل اس جگہ پر موجود تھا وہاں قتل کا وقوعہ ہوا تھا۔ چونکہ یہ ثابت ہوچکا تھا کہ مقتول کا قتل، ملزم نے "غیرت" اور "فوری غصہ" کے جذبات کے تحت کیا تھا اس لیے اس کا ارتکاب جرم دفعہ 302، کی مستثنیات نمبر 1 کے تحت آتا ہے اور اسے دفعہ (1) 304، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ملزم کی سزا تبدیل کر کے اسے سزا زیر دفعہ(1)304 تعزیرات پاکستان دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1132)

استغاثہ کے گواہان میں سے ایک گواہ غیر جانبدار تھا اور اس کا کسی طرح بھی مستغیث سے کوئی تعلق، واسطہ یا رشتہ داری نہ تھی اور نہ ہی ملزم اس بارے میں اس گواہ پر کوئی الزام عائد کرسکا جو اسے اس کے خلاف گواہی دینے کا محرک بنا۔ یہ گواہ وقوعہ کے نواح کا رہائشی تھا اور اس کی شہادت کے قابل یقین ہونے پر ملزم بھی کوئی اعتراض پیش نہ کرسکا۔ چنانچہ

اس گواہ کی شہادت پر انحصار کیا جاسکتا ہے۔ مستغیث / چشم دید گواہ اگرچہ مقتول کا بھائی تھا لیکن یہ امرازخود اس کی شہادت کو نظرانداز کرنے کے لیے کافی نہ تھا۔ نہ ہی سماعت کے دوران کوئی ایسی شہادت صفحہ مثل پر لائی گئی کہ اس گواہ نے غلط طور پر ملزم کو مقدمہ قتل میں ملوث کیا ہے۔ رپورٹ ابتدائی جو وقوعہ کے 45 منٹ بعد درج کرائی گئی تھی اس بات کی نفی کرتی تھی کہ مستغیث نے وقوعہ بچشم خود نہ دیکھا تھا اور اس نے خود کو غلط طور پر چشم دید گواہ ظاہر کیا تھا خصوصاً جب کہ اس کی شہادت اطمینان بخش تھی۔ ملزم کو چشم دید گواہ نے بمعہ خون آلود خنجر کے پکڑ کر تفتیشی افسر کے حوالے کیا تھا اور یہ حوالگی اس وقت کی گئی تھی جونہی تفتیشی افسر جائے وقوعہ پر پہنچا تھا۔ یہ ایک اہم شہادت تھی جس سے استغاثہ کے مقدمہ کو تقویت پہنچتی تھی۔ عدالت سماعت نے جو یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ جرم کا ارتکاب ملزم نے کیا تھا اس میں کسی رعایت کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ (1998 PCr. LJ 1072)

استغاثہ کے گواہان اگرچہ مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے لیکن ملزم کے ساتھ ان کی پہلے سے کوئی دشمنی نہ تھی اور ان کے پاس کوئی وجہ تحریک نہ تھی کہ وہ ملزم کو وقوعہ سے غلط طور پر منسوب کرتے۔ مقتول کی بھی ملزم سے پہلے سے کوئی دشمنی نہ تھی۔ استغاثہ کے تمام گواہان نے متفقہ طور پر یہ بیان دیا تھا کہ ملزم نے ان کی موجودگی میں مقتول کو دونوں ضربات پہنچائی تھیں اور ان دونوں ضربات کی تائید طبی شہادت سے بھی ہوئی تھی۔ استغاثہ کے گواہان غیر جانبدار سچے تھے اور کوئی وجہ موجود نہ تھی کہ وہ ملزم کو مقتول کے قتل میں غلط طور پر ملوث کرتے اور ان کی شہادت کی تائید طبی شہادت سے بھی ہوتی تھی۔ ملزم کا یہ موقف مسترد کر دیا گیا کہ استغاثہ کے تمام گواہان مقتول کے رشتہ دار تھے اس لیے وہ جانبدار تھے اور اس بناء پر ان کی شہادت پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ جانبدار گواہ وہ ہوتا ہے جو مقتول سے رشتہ داری رکھنے کے علاوہ دیگر گواہان کا بھی رشتہ دار ہو اور ملزم سے اس کی دشمنی ہو۔ محض رشتہ داری ایسی وجہ نہیں جس کی بناء پر گواہ کی شہادت نظرانداز کر دی جائے۔

عدالت سماعت نے برآمدگی کی شہادت (جو وقوعہ میں استعمال ہونے والے ہتھیار کے بارے میں تھی) پر یقین نہ کرنے کی جو وجوہات بیان کی تھیں۔ وہ قانون کے عدم اطلاق اور اس کی غلط تعبیر پر مبنی تھیں جبکہ حقائق کی بنا پر انہیں نہ ہی نظرانداز کیا گیا تھا اور نہ ہی ان پر عدم یقین کا اظہار کیا گیا تھا۔ واردات میں استعمال ہونے والی چھری جو ملزم کی نشاندہی پر برآمد کی گئی تھی وہ سیرالوجسٹ (Seralogist) کی رپورٹ کے مطابق انسانی خون سے آلودہ تھی جو ملزم کے خلاف جرم ثابت کرنے میں تائیدی شہادت کی حیثیت کی حامل تھی اور اس کے خلاف جرم ثابت کرنے اور اس کی دی گئی سزا کی تائید میں تھی۔ وقوعہ دن دیہاڑے پیش آیا تھا اور ملزم اسی علاقے کا رہنے والا تھا لہٰذا اسے با آسانی شناخت کر لیا گیا تھا۔ ملزم کے خلاف جرم ثبوت پیش کردہ سے پوری طرح ثابت ہو چکا تھا اس لیے اس کی سزا برقرار رکھی گئی البتہ اسے دفعہ 382، ضابطہ فوجداری کے تحت رعایت دے دی گئی اور اس پر عائد شدہ جرمانہ کی سزا منسوخ کر دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 996)

دو روایات کا حامل مقدمہ Case of two versions: استغاثہ کی روایت کے مطابق، ملزم کی ہمشیرہ ایک ایسے شخص کے ساتھ فرار ہو گئی تھی جس کے ساتھ اس کی دوسری ہمشیرہ شادی شدہ تھی۔ لیکن معزز افراد کی مداخلت سے اس کی اغوا شدہ بہن واپس کر دی گئی تھی۔ لیکن ملزم نے مقتول کو الزام دیا تھا کہ اس کی ہمشیرہ کے فرار میں اس نے مدد کی تھی۔ مقتول مستغیث کا قریبی رشتہ دار تھا۔ دوسری روایت ملزم نے پیش کی تھی جو یہ تھی کہ اس نے "غیرت" اور "حق حفاظت خود اختیاری" کی وجہ سے مقتول کو موت کے گھاٹ اتارا تھا کہ ملزم نے اغوا کنندہ کے ساتھ مل کر اس کی ہمشیرہ کو اغوا کیا تھا جب وہ گھر سے باہر تھا اور گھر واپس آنے پر اس نے ان کا تعاقب کیا تھا۔ ملزم اور مقتول گتھم گتھا ہو گئے

تھے اور اسی دوران ملزم نے مقتول کی کاربین چھین لی اس پر مقتول، اس کا ہمراہی اور ملزم کی ہمشیرہ بھاگ کھڑے ہوئے مقتول پر ملزم نے اس کاربین کا فائر کیا اور اس کا پہلا فائر مقتول کو لگا۔ جب اس طرح کی دو روایات ہوں تو انہیں ایک دوسرے سے ہم آہنگ کر کے عدالت کو تعین کرنا ہوتا ہے کہ ان میں سے اغلب کونسی روایت ہے جو سچائی کے قریب تر ہو اور جس کی تائید صفحہ مثل سے بھی ہوتی ہو تاہم اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ بار ثبوت ہمیشہ استغاثہ پر ہوتا ہے اور اگر ثبوت میں کوئی کمی واقع ہو تو اس کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو پہنچتا ہے۔ (1998 PCr. LJ 1132)

رپورٹ ابتدائی درج کرانے والا شخص مسلمہ طور پر زندہ تھا اور بیرون ملک روزی کمانے میں مصروف تھا اس نے واپس آکر عدالت میں پیش ہو کر گواہی دینے سے انکار کر دیا تھا جس کی کوئی معقول وجہ نہ بتائی گئی تھی کہ کون سا امر اسے پاکستان واپس آکر اپنے مقدمہ کی پیروی سے روک رہا ہے اس سے استغاثہ کے موقف کی تصدیق میں شک و شبہ پیدا ہونا قدرتی امر تھا۔ وقوعہ کی چشم دید شہادت غیر مسلسل اور متضاد تھی۔ رپورٹ ابتدائی میں بیان کی گئی وجہ تحریک جرم ثابت نہ کی جا سکی۔ طبی شہادت سے استغاثہ کی کہانی کی تصدیق نہ ہوئی تھی خصوصاً جرم کا وقت تعین نہ کیا جا سکا۔ ملزم کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 990)

وقوعہ کے بارے میں وجہ تحریک جرم پر یقین نہ کیا جا سکتا تھا۔ جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیار کی برآمدگی ترک کر دی گئی تھی۔ چشم دید گواہان نے اپنے بیانات میں اضافی امور شامل کر لیے تھے جس سے استغاثہ کا مقدمہ شک و شبہ کا شکار ہو گیا تھا۔ ملزم سے منسوب ضربات جو مقتول کے جسم پر لگی تھیں ان کے بارے میں بھی شک و ابہام پیدا ہو گیا تھا۔ مقدمہ میں ملوث ہر ملزم صرف اپنے فعل کے بارے میں ذمہ دار گردانا جا سکتا ہے۔ ملزم کو ان حالات کی روشنی میں بری کر دیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 1077)

جب ایک مرتبہ استغاثہ نے وجہ تحریک جرم کا حوالہ دیا ہو تو اسے ثابت کرنا چاہیے بصورت دیگر اس کے عدم ثبوت کی وجہ سے چشم دید گواہان کی شہادت پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ (1998 PCr. LJ 990)

جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیار پر لگا خون عرصہ دو ماہ تک برقرار نہیں رہ سکتا۔ (1998 PCr. LJ 1077)

موت اور پوسٹ مارٹم کے درمیانی عرصہ کے بارے میں ڈاکٹر کی رپورٹ ایک ماہرانہ رائے کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ چشم دید گواہان کی ٹھوس اور براہ راست شہادت کا بدل نہیں ہو سکتی جب کہ چشم دید شہادت میں کوئی کمزوری واقع نہ ہوئی ہو۔ (1998 PCr. LJ 1009)

جائے وقوعہ پر ایک زخمی گواہ کی موجودگی، اس کو وہاں پہنچنے والے زخموں سے ثابت ہو چکی تھی اس لیے اس کے بیان میں بڑا وزن تھا، تاہم احتیاط کا تقاضا یہ تھا کہ اسے گواہ کے بیان کی تائید غیر جانبدار شہادت سے ہونی چاہیے خصوصاً اس صورت میں جب کہ گواہ مذکور کی ملزمان سے دشمنی ثابت ہو چکی تھی۔ (1998 PCr. LJ 1009)

رپورٹ ابتدائی انتہائی جلدی درج کرائی گئی تھی جس سے ملزم کے خلاف جھوٹا اور بے جا ملوث کرنے کا رتی بھر امکان بھی باقی نہ رہا تھا۔ چشم دید گواہان اور استغاثہ کے دیگر گواہان نہ صرف آزاد گواہان تھے بلکہ غیر جانبدار بھی تھے۔ اس طرح ملزم کے خلاف کسی طرح بھی جھوٹا مقدمہ بننے یا اس میں ملوث ہونے کا امکان باقی نہ تھا۔ محض یہ امر کہ جرم میں استعمال ہونے والا اسلحہ کارتوسوں کے خالی خولوں سے ہم آہنگ نہ تھا اس امر کا متقاضی نہ تھا کہ چشم دید گواہان کی بلا تردید شہادت کو نظرانداز کر دیا جائے جب کہ انہوں نے ملزم کو رنگے ہاتھوں جائے وقوع سے پکڑا تھا۔ طبی شہادت سے چشم دید گواہان کی تصدیق ہوئی تھی کہ ملزم نے پستول سے مقتول کو جان سے مارا تھا۔ ملزم کی جائے وقوعہ سے زخمی حالت میں

گرفتاری اس امر کا بین ثبوت تھی کہ وہ جائے وقوعہ پر موجود تھا۔ تفتیش کرنے والی ایجنسی نے ملزم کے بارے میں جو کوائف اکٹھے کئے تھے ان سے پتہ چلتا تھا کہ ایک سخت گیر اور بے رحم مجرم تھا جس نے بہت سے فوجداری جرائم کا ارتکاب کیا تھا اور ان میں سے اکثر کی وہ سزا بھی بھگت چکا تھا۔ استغاثہ نے چونکہ ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ بلا کسی شک و شبہ کے ثابت کر دیا تھا نیز موٹر سائیکل ملکیتی مقتول چھیننے کا جرم بھی ثابت ہو چکا تھا اس لیے عدالت ساعت نے درست طور پر اسے سزا زیر دفعہ (302(b، تعزیرات پاکستان دی تھی جو برقرار رکھی گئی کیونکہ ملزم کسی رعایت کا حقدار نہ پایا گیا۔

(1998 PCr. LJ 981)

ملزم نے مسلمہ طور پر ارتکاب جرم "غیرت" کے تابع کیا تھا اس لیے اس کو دی گئی سزا زیر دفعہ (302(b کو بدل کر زیر دفعہ (302(C میں کر دیا گیا اور اسے 5 سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1110)

ایسی رپورٹ ابتدائی جو ابتدائی تفتیش کے بعد درج کی گئی ہو اس کی کوئی قانونی وقعت نہیں ہوتی۔ چشم دید گواہان قدرتی اور ممکنہ گواہان وقوعہ نہ تھے اور ان کا وقوعہ کے وقت وہاں موجود ہونا اغلب نہ تھا۔ چشم دید گواہان کا پولیس چوکی نہ جانا اور رپورٹ درج نہ کرانا اس امر کو تقویت دیتا تھا کہ وہ وقوعہ کے وقت موقعہ پر موجود نہ تھے اور انہوں نے رپورٹ ابتدائی میں دیے گئے بیان سے تجاوز کیا تھا۔ چونکہ چشم دید شہادت ازخود سچائی پر مبنی نہ تھی اس لیے اس کی تائید میں دی گئی شہادت خواہ کتنی ہی ٹھوس کیوں نہ ہو وہ اسے قابل اعتماد نہیں بنا سکتی تھی۔ ملزم کا فرار زبانی شہادت کے نقائص کو رفع کرنے کے بموجب نہ تھا اور نہ ہی اس سے اس کو دی گئی سزا کے لیے کافی جواز تھا۔ ان حالات میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔

(1997 PCr. LJ 478)

رپورٹ ابتدائی کے بارے میں پایا گیا کہ وہ مشورے اور سوچ بچار کے بعد درج کرائی گئی تھی۔ چشم دید گواہان جو ملزم کے رشتہ دار تھے انہوں نے عدالت میں شہادت دیتے وقت مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے رپورٹ ابتدائی میں دیئے گئے بیان سے مختلف بیان دیا تھا۔ استغاثہ کا مقدمہ شک و شبہ اور نقائص سے مبرا نہ تھا۔ وقوعہ کو کسی نے بچشم خود نہ دیکھا تھا اور ملزم اور اس کا بری ہونے والا باپ مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کیے گئے تھے۔ چشم دید شہادت میڈیکولیگل رپورٹ سے متضاد تھی۔ ملزم پندرہ سال کی عمر کا تھا اس کا مبینہ فرار اگر ثابت بھی ہو جائے تو وہ بے معنی تھا کیونکہ ایسی عمر میں وہ فرار کے نتائج سے بے خبر تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے اثر و رسوخ کے باعث ایسا کر رہا ہو۔ اس کے باوجود چونکہ اس کے بری ہونے والے باپ کے فرار کو زیر غور نہ لایا گیا تھا تو اسی امر کو ملزم کے خلاف اسے سزا دینے کے لیے بروئے کار نہیں لایا جا سکتا۔ ساعت کے دوران جو وجہ تحریک جرم بیان کی گئی تھی ثابت نہ ہو سکی اور وہ سوچ بچار کے بعد منظر عام پر لائی گئی تھی، ملزم کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 960)

ملزم کی طرف سے مقتول کے منہ پر کیا گیا فائر طبی شہادت سے ثابت نہ ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کیا گیا تھا، ملزم کو ان حالات میں شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا۔

(1997 MLD 1097; 1995 SCMR 1365; 1995 PCr. LJ 1456)

استغاثہ نے وقوعہ کے بارے میں جو شہادت عدالت میں پیش کی تھیں اس میں وقوعہ ظہور پذیر ہونے اور اس سے متعلقہ حالات پر سچائی بیان کرنے سے اجتناب کیا تھا۔ وقوعہ کی فوری وجہ تحریک جرم اور ملزم کو پہنچنے والے زخم چھپائے گئے تھے تاہم ملزم اپنا حق حفاظت خود اختیاری کا بار ثبوت فراہم کرنے میں ناکام رہا۔ تین زخمی گواہان استغاثہ کی شہادت، طبی شہادت اور ملزم کے بیان سے استغاثہ کا مقدمہ برخلاف ملزم پوری طرح ثابت ہو چکا تھا کہ ملزم نے ہی مقتول کو موت کے

گھاٹ اتارا تھا۔ عدالت سماعت نے ملزم کو عمر قید کی سزا بطور تعزیر دی تھی اور اس بارے میں دفعہ 302(b)، تعزیرات پاکستان کا حوالہ نہ دیا تھا۔ ملزم کو دی گئی سزا زیر دفعہ 302(b)، کو تبدیل کر کے سزا زیر دفعہ 302(c)، تعزیرات پاکستان دی گئی اور اسے چودہ سال سزا قید سخت معہ جرمانہ دی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1077)

مستغیث کے بیان اور زخمی چشم دید گواہ کے بیان کی مکمل تائید ایک ایسے چشم دید گواہ کے بیان سے ہوئی تھی جو ملزمان کا قریبی رشتہ دار تھا اور اس کی ان سے دشمنی نہ تھی۔ مقتول کو لگے زخم اور مستغیث کے زخم اور دو مختلف بور کے کارتوسوں کے خالی خول اس امر کی نشاندہی کرتے تھے کہ کم از کم دو افراد نے حملہ میں حصہ لیا تھا اور جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ رپورٹ ابتدائی زخمی مستغیث نے بڑی جلدی میں درج کرائی تھی جس میں دونوں ملزمان کے پاس ہتھیاروں کی تفصیل بھی درج کرائی تھی۔ جرم میں استعمال ہونے والی اشیاء ہتھیار، خالی کارتوسوں کے خول وغیرہ انتہائی عجلت سے لیبارٹری میں بھیجے گئے تھے جس سے اس امر کی نفی ہوتی تھی کہ انہیں بدلا گیا ہے۔ ماہر اسلحہ کی رپورٹ سے استغاثہ کے موقف کی تائید ہوتی تھی۔ ملزم کا وقوعہ کے روز سے 6 ماہ تک کا فرار بھی استغاثہ کی تائید میں تھا۔ ملزم نے جو آپس میں بھائی تھے ایک مشترکہ مقصد کے تحت مشترک نیت سے مقتول کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور مستغیث کو زخمی کیا تھا۔ ان کو دی گئی سزائے قید برقرار رکھی گئی۔ (1998 PCr. LJ 1009)

ملزمان کو اپیل دائر کرنے کی اجازت اس بناء پر دے دی گئی تاکہ اس امر پر غور کیا جاسکے کہ آیا ہائی کورٹ نے ملزم کی سزا برقرار رکھنے کے لیے درست اقدام کیا ہے اور اسی شہادت پر انحصار کیا ہے جو اکثر ملزمان کے بارے میں غلط باور کی گئی تھی۔ (1997 SCMR 866)

جب عدالت سماعت نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر کسی گواہ کے چلن (demeanour) کے بارے میں اس کی شہادت پر انحصار کیا ہو تو ایسا مشاہدہ کو عدالت اپیل آسانی سے نظرانداز نہیں کرسکتی تاہم جہاں عدالت نے کسی گواہ کی شہادت کا تقابل کسی دوسری شہادت سے کیا ہو جو صفحہ مثل پر موجود ہو تو عدالت اس کا جائزہ ان اصولوں کی روشنی میں لے سکتی ہے جن کا تعین شہادت کے جائزہ کے سلسلے میں اعلیٰ عدالتوں نے کیا ہے۔ (1998 SCMR 25)

مقدمہ اس نوعیت کا نہیں تھا جس کے حالات و واقعات کے پیش نظر عدالت کو ترغیب دی جاسکتی ہے کہ وہ گواہان کی غیر تائید شدہ شہادت پر انحصار کر کے ملزم کو سزا دے۔ ہائی کورٹ نے چشم دید گواہان کی شہادت قبول نہ کرنے کے لیے جو وجوہات بتائی تھیں وہ ان مسلمہ اصولوں پر مبنی تھیں جو اعلیٰ عدالتوں نے نظام عدل میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے متعین کی ہیں اور وہ وجوہات کسی نقص کی حامل نہ تھیں۔ ہائی کورٹ کے شہادت کے تجزیہ کے بارے میں شہادت کی غلط تعبیر یا عدم تعبیر کا حوالہ نہ دیا گیا تھا۔ ملزم نے جائے وقوعہ پر اپنی عدم حاضری (Alibi) کے بارے میں جو ثبوت فراہم کیا تھا وہ چونکہ نتیجہ خیز نہ تھا اس لیے اس پر غور نہیں کیا جاسکتا تھا، خصوصاً جب اس کے بارے میں کوئی بحث نہ کی گئی تھی اور اس کا ذکر اجازت دائری اپیل میں بھی نہ تھا۔ بریت کے خلاف اپیل بے وقعت ہونے کی بنا پر قابل رفتار نہ تھی۔
(1998 SCMR 25)

جانبدار گواہ: عدالت ایک مقدمہ قتل میں موت کی سزا دینے کے لیے سزایابی کا انحصار کسی جانبدار گواہ کی شہادت پر نہیں رکھے گی جب تک کہ ایسی شہادت کی توثیق کسی آزاد اور ناقابل تردید شہادت سے نہ ہو جائے۔
(1998 SCMR 25)

تفتیشی افسر نے ملزمان کو بے گناہ باور کرتے ہوئے انہیں ڈسچارج کرا دیا تھا۔ استغاثہ اس تاخیر کے بارے میں

وضاحت نہ کرسکا تھا جو چشم دید گواہان کے بیانات قلمبند کرنے میں ہوئی تھی، نیز بیانات زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری جائے وقوعہ کی بجائے تھانہ میں لیے گئے تھے۔ چشم دید گواہان چونکہ مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے اور ان کی ملزمان سے دشمنی تھی اس لیے انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ ان کی شہادت کی تائید کسی آزاد اور غیر جانبدار شہادت سے ہو، ایسی شہادت دستیاب نہ ہو سکی تھی۔ ملزمان سے ایسی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی تھی جو انہیں جرم میں ملوث کرنے میں ممد ہوتی۔ تحریک وجہ جرم کو دیگر شہادت کی تائید کے لیے استعمال نہ کیا جاسکتا تھا۔ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 32)

مندرجہ ذیل امور کا جائزہ لینے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ (i) یہ کہ چشم دید گواہان اتفاقی گواہان (Chance witnesses) تھے جن کی موجودگی کا جائے وقوعہ پر کوئی جواز نہ تھا۔ (ii) یہ کہ رپورٹ ابتدائی کے مطابق ملزم نے مقتول پر رائفل سے فائر کیا تھا جب کہ طبی رپورٹ کے مطابق فائر 12 بور کی بندوق سے کیا گیا تھا اور (iii) یہ کہ مستغیث اور تفتیشی افسر نے بددیانتی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے مقدمہ میں مبالغہ آرائی شامل کی تھی۔

(1998 SCMR 76)

مستغیث کو اس بناء پر اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ ملزم نے عدم حاضری (alibi) کے بارے میں جو شہادت پیش کی تھی اس کی صداقت یا اس کے جھوٹے ہونے کے بارے میں شہادت کی روشنی میں جائزہ لیا جاسکے۔

(1998 SCMR 25)

سزا میں اضافہ : مستغیث نے موقف اختیار کیا کہ وجہ تحریک جرم صفحہ مثل پر مکمل طور پر ثابت کر دی گئی تھی تاہم وجہ تحریک جرم کی عدم موجودگی یا استغاثہ کی طرف سے اس کا ثابت کیا جانا، ملزم کو سزائے موت نہ دینے کی کوئی درست وجہ نہیں جب کہ مقدمہ قتل میں سزائے موت ایک عام سزا ہے خصوصاً جب کہ ملزم نے انتہائی وحشیانہ انداز میں مقتول کو 15 کٹے ہوئے زخم (Incised wound) لگائے تھے اور اس کا دائیاں بازو اوپر سے ٹوٹ گیا تھا۔ جب کہ اس کا دائیاں پاؤں، بایاں ہاتھ اور اس کی بائیں ٹانگ کاٹی پڑی تھی۔ اپیل دائر کرنے کی اجازت یہ جائزہ لینے کے لیے دے دی گئی کہ آیا ہائی کورٹ کے پاس معقول وجہ موجود تھی جس کی بناء پر اس نے سزائے موت کو تبدیل کرکے سزائے عمر قید دی تھی۔ (1998 SCMR 101)

ملزم کے خلاف مبینہ وجہ تحریک جرم (motive) چشم دید گواہان کی جانبدارانہ شہادت کی توثیق / تائید کے لیے بطور آزادانہ، ناقابل تردید شہادت کے بنیاد فراہم نہیں کرسکتی۔ ملزم سے برآمد کیے گئے جرم میں استعمال شدہ ہتھیار، ماہر اسلحہ کی رپورٹ کی عدم موجودگی میں اس کے خلاف استغاثہ کا مقدمہ بلاشک و شبہ کے ثابت نہ ہوسکا۔ ایسی صورت میں بھی رپورٹ ملزم کے خلاف استغاثہ کے مقدمہ کی تائید مہیا نہیں کرسکتی۔ چشم دید گواہان نہ صرف مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے بلکہ ملزمان سے بھی ان کی دشمنی تھی اس بناء پر ملزمان کو ایسی جانبدارانہ شہادت پر سزا یابی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 279)

جانبدارانہ شہادت کی تائید طبی شہادت سے نہیں ہوسکتی کیونکہ ایسی جانبدارانہ شہادت نے ملزمان کے جرم میں ملوث ہونے کو شک و شبہ میں مبتلا کر دیا تھا جب کہ جانبدارانہ شہادت ان گواہان کی تھی جو مسلمہ طور پر ملزمان سے دشمنی رکھتے تھے۔ (1998 SCMR 279)

جانبدارانہ شہادت کی محض وجہ تحریک جرم سے تائید مناسب نہیں جب استغاثہ کا مقدمہ محض ان گواہان کی شہادت پر منحصر ہو جو جانبدار ملزمان سے دشمنی رکھتے تھے تو مناسب نہیں کہ انہیں سزایاب کرنے کے لیے خصوصاً قتل کے مقدمہ

میں سزا دینے کے لیے ایسی شہادت پر انحصار کیا جائے اور اس سلسلے میں وجہ تحریک جرم سے شہادت کی تائید حاصل نہیں کی جاسکتی۔ (1998 SCMR 279)

ملزمان کا موقف یہ تھا کہ ملزم کے خلاف تائیدی شہادت کارتوسوں کے خالی خول تھے جو جائے وقوعہ سے قبضہ میں لیے گئے تھے اور ماہر اسلحہ نے قرار دیا تھا کہ وہ ملزم کی بندوق سے چلائے گئے تھے۔ فرد برآمدگی سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ تفتیشی افسر نے ان خالی کارتوسوں کو جائے وقوعہ سے برآمد کیا تھا لیکن اس امر واقعہ کی تردید مستغیث نے اپنے بیان میں اس طرح کی تھی کہ کارتوسوں کے خول ان دو افراد میں سے ایک نے تفتیشی افسر کے حوالے کیے تھے جن کا نام اس نے اپنے بیان میں درج کرایا تھا۔ مستغیث نے یہ بیان بھی دیا تھا کہ جب ملزم نے بندوق تھانیدار کے حوالہ کی تھی تو اس نے بندوق میں کارتوس ڈال کر چلایا تھا تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ بندوق ٹھیک کام کر رہی تھی یا نہیں اور یہ کہ مستغیث کے اس بیان سے فرد برآمدگی جس کی رو سے کارتوس کے خول قبضہ میں لیے گئے تھے شک و شبہ کا شکار ہوگیا تھا اور یہ کہ ماہر اسلحہ کی رپورٹ سے تائید حاصل نہیں کی جاسکتی تھی۔ اپیل دائر کرنے کی اجازت اس امر پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ آیا انصاف کے تقاضوں کے مطابق ملزمان کو سزا دینا مناسب تھا۔ (1998 SCMR 277)

اپیل دائر کرنے کی اجازت اس امر پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ شہادت کا از سرنو جائزہ لیا جاسکے کیونکہ برآمد ہونے والے کارتوسوں کے خول اس رائفل سے نہیں چلائے گئے تھے جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئی تھی۔

(1998 SCMR 279)

احتیاط کا تقاضا ہے کہ اگر مقدمہ میں استغاثہ نے جانبدارانہ شہادت پیش کی ہو تو اس کی تائید غیر جانبدار اور ناقابل تردید شہادت سے حاصل کی جائے اور یہ شہادت ایسی ہونی چاہیے جو ملزم کی جائے وقوعہ شناخت اور جرم میں حصہ لینے کے بارے میں ہو۔ (1998 SCMR 279)

طبی شہادت از خود مدعی کی شناخت اور جرم میں اس کے ملوث ہونے کا ثبوت فراہم نہیں کرتی۔

(1998 SCMR 279)

وجہ تحریک جرم ایک دو دھارا ہتھیار ہے جو ایک طرف تو ملزم کے لیے جرم کے ارتکاب کے لیے کافی وجوہ فراہم کرتا ہے جبکہ دوسری طرف ملزم کو مقدمہ میں ملوث کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے خواہ اس نے جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ (1998 SCMR 279)

رپورٹ ابتدائی انتہائی عجلت میں درج کرائی گئی تھی۔ استغاثہ کی شہادت ترتیب وار، قابل انحصار اور قابل بھروسہ تھی اور اس کی تائید طبی شہادت اور برآمد ہونے والی ان اشیاء سے ہوتی تھی جو جائے وقوعہ سے برآمد کی گئی تھیں۔ ملزمان نے جو مسلح تھے اور مشاورت کے بعد انہیں نے راستہ میں رکاوٹ کھڑی کر دی تھی تاکہ مستغیث فریق کی بس وہاں سے نہ گزر سکے اس طرح انہوں نے مستغیث فریق کو اپنے حصار میں لے لیا تھا اور ان کے لیے فرار کا راستہ نہ چھوڑا تھا۔ اس امر کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ فریقین کے مابین گالی گلوچ بھی ہوئی ہو اور اس کے نتیجے میں ملزمان کی طرف سے فائرنگ کی گئی تھی۔ تاہم حالات و واقعات کی روشنی میں ملزمان سے سرزد جرم میں کسی قسم کے شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ ماتحت عدالتوں نے انہیں درست طور پر مجرم گردانا تھا تاہم فریقین کے مابین اپنی اپنی بسوں کے چلانے کے سلسلے میں رنجش کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا اور بوقت وقوعہ ان کے مابین ہونے والی گالی گلوچ کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل ملزم کو سزائے موت دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا اس کی سزا عمر قید میں تبدیل کر دی گئی جبکہ دیگر ملزمان کو دی گئی سزا مناسب تھی۔

(1998 SCMR 317)

ملزمان کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ اس کے اس موقف پر غور کیا جاسکے کہ فریقین کی دشمنی کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ان کے درمیان اپنی اپنی بسوں کو چلانے کے سلسلے میں ہوئی تھی جو ایک ہی روٹ پر چلائی جاتی تھیں، ان کے درمیان یکلخت لڑائی شروع ہوئی تھی اور یہ لڑائی بھی بسوں کے چلانے کے سلسلے میں تھی، اس بناء پر کیا یہ مناسب نہ تھا کہ سزا زیر دفعہ 304، تعزیرات پاکستان دی جاتی اور کہ انہیں عمر قید کی سزا دی جانی مناسب نہ تھی۔ علاوہ ازیں ملزمان کو دی گئی سزا جس شہادت پر مبنی تھی اس کا جائزہ لینا بھی ضروری تھا۔ (1998 SCMR 317)

مستغیث کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ ملزم کو کم سزا دیے جانے کی قانونی حیثیت کا جائزہ لیا جاسکے۔

(1998 SCMR 317)

ماہر اسلحہ کا معائنہ اسلحہ کا مقصد محض یہ ہوتا ہے کہ جرم میں استعمال کیے گئے اسلحہ کی نوعیت کے بارے میں پتہ چلایا جاسکے کہ اس میں کس قسم کا کارتوس استعمال ہوا تھا اور یہ انصاف کے تقاضوں کے لیے ضروری ہے اس سے ملزم کو کسی قسم کے تعصب کا شکار نہیں ہونا پڑتا۔ ہائی کورٹ نے عدالت سماعت کے حکم میں مداخلت کرنے میں سنگین غلطی کی جبکہ عدالت سماعت نے اپنی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے ماہر اسلحہ کو اسلحہ کا معائنہ کرنے کی اجازت دی جو کہ واردات میں استعمال ہوا تھا۔ چنانچہ درخواست برائے اجازت اپیل کو اپیل میں تبدیل کرکے سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا حکم منسوخ کر دیا اور عدالت سماعت کا حکم بحال کر دیا۔ (1998 SCMR 326)

ملزم کا یہ موقف تھا کہ چشم دید گواہان مقتولہ کا باپ اور بھائی تھے۔ ان کی شہادت جو جانبدارانہ تھی اس کی تائید کسی آزاد شہادت سے نہ ہوئی تھی اور یہ کہ جرم میں استعمال ہونے والا کارتوس کا خالی خول بھی برآمد نہ ہوا تھا جو قدرتی شہادت کا سبب بنتا۔ نیز اس امر پر یقین کرنا مشکل ہے کہ ملزم نے غیر مناسب وقت پر مقتولہ خاتون کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کہ گواہان نے کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی کہ ملزم کو پکڑیں یا اس کا تعاقب کریں۔ اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ شہادت کا ازسرنو جائزہ لیا جاسکے۔ (1998 SCMR 524)

یہ موقف اختیار کیا گیا کہ ہائی کورٹ نے بحث سننے کے 8 ماہ بعد فیصلہ سنایا اس طرح اس کا فیصلہ قابل استرداد تھا، ہمراہی ملزم کی بریت اور حکومت کی اپیل کا ہائی کورٹ کی طرف سے مسترد کیا جانا اس امر کا بین ثبوت تھا کہ ملزم کے خلاف استغاثہ کی شہادت جھوٹ پر مبنی تھی۔ نیز مقتول کے پیٹ پر ایک کٹا ہوا زخم موجود تھا جسے چھپایا گیا تھا جو آپریشن کی وجہ سے موجود تھا اور اس پر ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ مستغیث کی شہادت نے استغاثہ کے مقدمہ میں شکوک و شبہات پیدا کر دیے تھے، اس طرح ایک نہایت ہی جانبدار چشم دید گواہ کی شہادت پر یقین نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس کی تائید کسی مضبوط اور ٹھوس شہادت سے نہ ہو۔ ملزم کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ نظام انصاف کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے شہادت کا ازسرنو جائزہ لیا جاسکے۔ (1998 SCMR 1559)

شہادت کا جائزہ: عدالتوں کو کسی گواہ کی شہادت کا جائزہ لینے کے لیے نہ صرف اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے کہ آیا اس کے بیان میں تسلسل پایا جاتا ہے یا نہیں بلکہ اس بات کو زیر غور لانا چاہیے کہ آیا اس کا بیان امکانات میں سے ہے یا نہیں۔ (1998 SCMR 25)

بریت کے خلاف اپیل: ہائی کورٹ نے مقدمہ کے مخصوص حالات کے پیش نظر چشم دید گواہان کے بیانات پر اعتماد نہ کیا تھا کیونکہ ان کی شہادت قابل اعتبار نہ تھی۔ استغاثہ نے مقدمہ میں مبالغہ آرائی کی کوشش کی تھی کہ اتفاقیہ موت

کو قتل العمد ثابت کیا جا سکے۔ ہائی کورٹ نے شہادت کے جائزے کے بعد جو نتائج اخذ کیے تھے وہ نہ ہی فرضی تھے اور نہ ہی شہادت پیش کردہ کے برعکس تھے۔ ان حالات میں اپیل دائر کرنے کی اجازت سے انکار کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 570)

عدالت سماعت اور ہائی کورٹ نے متفقہ طور پر قرار دیا تھا کہ ملزم سے منسوب شدہ اقبال جرم نہ ہی آزاد مرضی سے دیا گیا تھا اور نہ ہی وہ درست تھا اس لیے اسے ملزم کے خلاف اسے سزا دینے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے اقبال جرم میں کسی دیگر قتل کا حوالہ مقتول کے قتل کے لیے وجہ تحریک جرم فراہم نہ کر سکتا تھا اور نہ ہی اس سے اقبال جرم کو تقویت مل سکتی تھی۔ ملزم کا برحلف اقبال جرم اسے آزادانہ اور سچائی پر مبنی قرار نہیں دے سکتا تھا۔ ماتحت عدالتوں کے اس اقبال جرم کے بارے میں جو نتائج اخذ کیے تھے وہ درست اور مناسب تھے اور ان میں کسی قسم کی مداخلت کی گنجائش نہ تھی۔ ان حالات میں اپیل کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 568)

گواہ کا بیان زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری بہت تاخیر سے قلمبند کیا گیا۔ کسی گواہ کی شہادت میں شکوک و شبہات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر اس کا بیان تاخیر سے قلمبند کیا گیا ہو اور اس تاخیر کی معقول وجہ بھی نہ بیان کی گئی ہو۔

(1998 SCMR 570)

جرم کے ارتکاب کے لیے وجہ تحریک جرم بہت کمزور تھی، تفتیشی افسر آلہ جرم برآمد نہ کر سکا۔ مقتول بہت سے فوجداری مقدمات میں بطور ملزم ملوث تھا۔ ملزم کو دی گئی سزا کو ہائی کورٹ نے درست طور پر معطل کیا تھا۔ ان حالات میں مستغیث کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 523)

ملزمان کو عدالت سماعت نے سزا کا حکم سنایا تھا لیکن ہائی کورٹ نے ملزم کے خلاف سزا یابی کے حکم کو برقرار رکھا جبکہ اس کے ہمراہی ملزم کو بری کر دیا۔ ملزم نے موقف اختیار کیا کہ ہائی کورٹ نے ہمراہی ملزم کے خلاف چشم دید شہادت پر یقین نہ کیا تھا۔ اس لیے وہ شہادت ملزم کو سزا دینے کا جواز نہ بن سکتی تھی جب تک کہ کوئی آزادانہ اور غیر جانبدار شہادت موجود نہ ہو جو ملزم کے خلاف دستیاب نہ تھی۔ ملزم کا مزید موقف یہ تھا کہ ہائی کورٹ نے ملزم کے خلاف برآمد کی شہادت پر بطور تائیدی شہادت انحصار کیا تھا جب کہ اس شہادت پر بطور تائیدی شہادت اس بناء پر یقین نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ برآمد شدہ خالی کارتوس ماہر اسلحہ کے پاس بہت تاخیر سے بھیجے گئے تھے، مزید اعتراض یہ تھا کہ ہر ایک ملزم سے مقتول کو پہنچنے والی ضربات کو منسوب نہ کیا گیا تھا۔ ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ (1998 SCMR 417)

عدالت سماعت نے ملزم کی بریت کے لیے جو وجوہات بیان کی تھیں ہائی کورٹ نے انہیں تسلیم کر لیا تھا اور ان کی توثیق کر دی تھی۔ ان وجوہات کے بارے میں کوئی قانونی سقم نہ پایا گیا اور نہ ہی ایسا اشارہ کیا گیا۔ ملزم کو اس عمومی رویے کے تحت مقدمہ میں پھنسا گیا تھا کہ پرانی دشمنی کا بدلہ لینے کے لیے بہت سے افراد کو مقدمہ میں ملوث کر لیا جائے چونکہ ملزم کے خلاف مقدمہ ہمراہی ملزم کے ہم پایہ نہ تھا جسے سزا دی جا چکی تھی اس لیے ملزم کو شک کا فائدہ دے کر درست طور پر بری کیا گیا تھا۔ (1998 SCMR 624)

ملزمان نے اس موقف پر غور کرنے کے لیے اپیل کی اجازت دے دی گئی کہ دفعہ 302/149، تعزیرات پاکستان کا اطلاق ان پر نہ ہوتا تھا کیونکہ پولیس نے انہیں بے گناہ باور کرتے ہوئے ان کا نام چالان کے خانہ نمبر2 میں درج کیا تھا۔ مزید یہ کہ طبی شہادت اور چشم دید شہادت میں تضادات موجود تھے اور یہ کہ چشم دید شہادت انتہائی جانبدارانہ تھی۔ مزید برآں برآمدگی کے بارے میں پیش کی گئی شہادت ناقابل یقین تھی۔ (1998 SCMR 583)

مرد ملزموں کی طرف سے کیے گئے بروں عدالتی اقبالات (extra-judicial confessions) رضاکارانہ اور سچے

Habib Zeb HC

ثابت ہوئے تھے اور ان کی باضابطہ تائید طبی شہادت سے ہوتی تھی، آخری عینی شہادت اور ارتکاب جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں سمیت الزامی اشیاء (incriminating articles) کی برآمدگی جو ملزمان کے خلاف قتل کے الزام کو نیز اس امر کو کہ متوفیہ سے اس کی موت سے پہلے زنا کیا گیا تھا، ثابت کرنے کے لیے کافی تھے، بالخصوص جب گواہان استغاثہ ملزموں کو جھوٹے مقدمے میں ملوث کرنے کے لیے کوئی دشمنی یا محرک نہیں رکھتے تھے۔۔ ملزمان کے گھر کے اندر سے برآمدگیاں ان کے ایما اور نشاندہی پر کی گئی تھیں۔ آخر میں دیکھی گئی شہادت قابل اعتبار تھی۔ ملزمہ کی خودکشی کا جعلی ڈرامہ جو زندہ تھی، تینوں ملزموں کی طرف سے جان بوجھ کر اور فریب کارانہ طور پر رچایا گیا تھا تاکہ زنا کے ارتکاب نیز متوفیہ کے قتل کو چھپایا جاسکے۔ ملزموں کا طرز عمل جو کافی طور پر دیگر شہادت استغاثہ کی تائید کرتا تھا، بہت زیادہ متعلق تھا۔ نتیجۃً ملزموں پر SS. 302(b)/34/109, 201 /34/PPC" نیز آرڈیننس (نفاذ حدود) جرم زناء 1979 کی دفعہ (3) 10 کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا اور حسبہ، سزا دی گئی تھی [1998 MLD 944]۔

استغاثہ نے تمام تر سچائی بیان نہ کی تھی اور بعض اہم حقائق پر پردہ پوشی کی تھی۔ انتہائی اہم چشم دید گواہ کو استغاثہ نے پیش نہ کیا تھا جس سے یہ قیاس پایا جاتا تھا کہ اگر اسے شہادت میں پیش کیا جاتا تو اس کی شہادت استغاثہ کے موقف کے خلاف جاتی بلکہ اس کی شہادت ملزم کے حق میں جاتی۔ استغاثہ کی شہادت چھ ملزمان کے خلاف ترک کر دی گئی تھی اور جنہیں قتل کے الزام سے بری کر دیا گیا تھا۔ اس لیے ان گواہان کی شہادت ملزم کے خلاف استعمال نہیں کی جاسکتی خصوصاً قتل کے مقدمہ میں جس میں کہ انتہائی شک و شبہ پایا جاتا تھا۔ وقوعہ کے وقت اس قدر روشنی نہ تھی کہ جس میں ملزم کی شناخت ممکن ہوسکتی خصوصاً اس بارے میں کوئی شہادت نہ تھی کہ مہلک فائر ملزم نے کیا تھا۔ ملزم کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1998 SCMR 715)

سپریم کورٹ نے مندرجہ ذیل امور پر غور کرنے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی، یہ کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جس کی شہادت بطور عدالتی گواہ کے لی گئی تھی اور جس نے ملزم کو بے گناہ قرار دیا تھا اسے اس کے صحیح پس منظر میں زیر غور نہ لایا گیا تھا، یہ کہ مجسٹریٹ نے بریت کا جو حکم ملزمان کے بارے میں صادر کیا تھا وہ سائیلان کا موقف سنے بغیر منسوخ کیا گیا تھا اور کوئی شہادت قلمبند کیے بغیر صادر کیا گیا تھا، یہ کہ چشم دید گواہان جانبدار تھے اور ان کی شہادت اور طبی شہادت میں تضاد پایا گیا تھا۔ (1998 SCMR 713)

بریت کے خلاف اپیل: سپریم کورٹ نے اس امر پر غور کرنے کے لیے اپیل کی اجازت دے دی کہ ہائی کورٹ نے جو رائے قائم کی تھی وہ غلط تھی کیونکہ گواہان استغاثہ کی شہادت اطمینان بخش تھی جس پر انحصار کیا جاسکتا تھا، یہ کہ تمام شہادت کا از سرنو جائزہ لینا ضروری تھا۔ (1998 SCMR 618)

ملزم کے اس موقف کا جائزہ لینے کے لیے اسے اپیل کی اجازت دے دی کہ ملزم کے اس موقف کا شہادت کی روشنی میں جائزہ لیا جاسکے کہ اسے غلط طور پر مقدمہ میں پھنسایا گیا تھا۔ (1998 SCMR 715)

دفعہ 303۔ اکرہ تام یا اکراہ ناقص کے تحت سرزد کردہ قتل

Qatl committed under ikrah-i-tam or ikrah-i-naqis

جو کوئی قتل کا ارتکاب:

(a) اکراہ تام کے تحت کرے تو اس کو ایسی مدت کے لیے سزائے قید دی جائے گی جو پچیس برس تک ہوسکتی ہے لیکن دس سال سے کم نہ ہوگی اور اکراہ تام کا باعث ہونے والے شخص کو، اس قتل کی نوعیت کے مطابق جس کا اس

کے اکراہ تام کے نتیجہ میں ارتکاب کیا گیا، سزا دی جائے گی یا

(b) اکراہ ناقص کے تحت کرے تو اس کو اس کے ارتکاب کردہ قتل کی نوعیت کے مطابق سزا دی جائے گی اور اکراہ ناقص کا باعث ہونے والے شخص کو ایسی مدت کے لیے جو دس سال تک ہوسکے گی، سزائے قید دی جائے گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ایسے قتل کی سزا درج ہے جو کسی نے بالارادہ نہیں کیا مگر کسی نہ کسی جبر کے تحت مجبوری کی حالت میں کیا۔ ظاہر ہے ایسے قتل کے لیے قتل عمد سے کم سزا رکھی جائے گی۔ چنانچہ اگر مجرم یہ ثابت کردے کہ کس جبر، کیسے جبر اور مجبوری کے تحت اس نے جرم کا ارتکاب کیا تو اسے قصاص کی بجائے قید کی سزا دی جاسکے گی۔

اگر قتل کا ارتکاب اکراہ تام کے تحت عمل میں لایا گیا تو سزا دس سال سے پچیس سال تک کے لیے دی جاسکتی ہے، جب کہ اکراہ ناقص کی صورت میں یہ سزا دس سال تک کے لیے دی جاسکتی ہے۔

شریعت میں کمی سزا کی صورتیں: شریعت میں کسی جرم میں سزا دیتے ہوئے مندرجہ ذیل حالات میں کم سزا تجویز کی جاسکتی ہے:

(اول) اکراہ کے تحت جرم۔

(دوم) بے ہوشی میں سرزد کیا گیا جرم۔

(سوم) جنون کی حالت میں سرزد کردہ جرم۔

(چہارم) کم عمری میں سرزد کردہ جرم۔

(اسی طرح زیادہ بوڑھا شخص بھی رعایت کا مستحق ہے)

اکراہ: اکراہ کی دو اقسام ہیں:

1۔ اکراہ تام 2۔ اکراہ ناقص۔

اکراہ کے لغوی معنی کراہت کے ہیں۔ یعنی ایسا امر جو ناپسندیدہ ہو اور جس کی بنیاد نفرت پر ہو، یعنی جس شخص سے جرم کا ارتکاب کرایا گیا ہو وہ اسے کراہت کی نظر سے دیکھتا ہو، ایسا کرنا اسے ناپسند ہو، وہ ایسے کام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔

فقہاء کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی فعل کو سرانجام تو دے مگر اس میں اس کی رضامندی کا شائبہ تک نہ ہو اور ایسے جرم کے ارتکاب کو روکنا اس کے بس سے باہر ہوجائے، وہ بے اختیار ہوجائے تو کہا جائے گا کہ جرم کا ارتکاب اکراہ کے تحت ہوا۔ اکراہ کسی ناگوار امر کی دھمکی کے زیر اثر عمل میں لایا جاتا ہے۔ ناپسندیدہ فعل کرنے والا یہ جان لیتا ہے کہ اگر اس نے دھمکی کے تحت وہ فعل سرانجام نہ دیا تو دھمکی دینے والا اپنی دھمکی کو لازمی طور پر زیر عمل لائے گا۔ (البحرالرائق، جلد 8، صفحہ 179)

اکراہ کی دو اقسام ہیں:

1۔ اکراہ تام 2۔ اکراہ ناقص۔

اکراہ تام: ایسے اکراہ کو کہتے ہیں جس میں انسان کی مرضی ختم ہوجائے۔ یعنی بلامرضی اور بلااختیار خود کسی مکروہ فعل کو سرانجام دینا پڑ جائے۔ ایسا جبر جس سے انسان لاچار ہوجائے۔ اس میں ایسا جبر شامل ہوتا ہے جس سے جان کے ضائع

ہونے کا احتمال ہو یا کسی عضو کے اتلاف کا خطرہ ہو۔

اکراہ ناقص: ایسا اکراہ ہوتا ہے جس میں انسان کی رضا تو ختم ہو جاتی ہے، مگر اختیار کا عنصر قائم رہتا ہے۔ جس کے کرنے میں لاچارگی و مجبوری لازمی نہ ہو۔ مثلاً جبر کے تحت اپنی جان کے جانے کا ڈر نہ ہو۔ ایسی قید یا ایسی مار جس سے جان جانے کا خطرہ نہ ہو۔ گالی دینا، تہمت لگانا، دھمکی دینا۔ فقہاء کے نزدیک اگر اکراہ کے تحت کوئی جرم مجبوراً سرزد کیا جائے تو وہ جرم جائز ہو جاتا ہے یا ملزم کو سزا میں قابل رعایت سمجھا جاتا ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک مجبور ملزم سے دیت لی جائے، کیونکہ اکراہ سے شبہ پیدا ہوتا ہے اور شبہ سے قصاص ساقط ہوتی ہے۔

اکراہ تام کے تحت کیا گیا قتل -- لوازمات

Qatl committed under "Ikrah-i-Tam"

دفعہ (a) 303 کو دفعہ (g) 299 سے ملا کر پڑھنے سے تین لوازمات کا عندیہ ملتا ہے: (I) کسی شخص کو اس کی بیوی یا اس کے خونی رشتہ داروں کو جو ممنوعہ درجے میں ہوں فوری موت کے خطرے سے دوچار کرنا یا (II) جسم کے کسی حصے کو مستقل طور پر ضائع کر دینا یا (III) زنا بالجبر اور لواطت کے فوری خوف میں مبتلا کرنا۔ (PLD 1997 Lah. 110)

مقدمہ دفعہ 303، تعزیرات پاکستان کے تحت نہ آتا تھا اس لئے ملزم کو دی گئی سزائے قید منسوخ کردی گئی چونکہ فریقین کے مابین سخت دشمنی پائی جاتی تھی اس لئے وجہ تحریک جرم ثابت نہ ہو سکی۔ ملزم سے لائسنس یافتہ بندوق کی برآمدگی استغاثہ کے کسی فائدہ میں نہ تھی۔ طبی شہادت نے چونکہ اس امکان کو تقویت دی تھی کہ مقتول کی موت صرف ایک گولی لگنے سے ہوئی تھی جس کی وجہ سے عدالت خصوصی طور پر کسی ایک ملزم سے متعلقہ فائر منسوب نہ کر سکی۔ چشم دید گواہ کی موقعہ پر موجودگی کافی حد تک شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ استغاثہ کی شہادت پر اس وقت تک اعتبار نہ کیا جاسکتا تھا جب تک اس کی تائید آزادانہ اور غیر جانبدارانہ شہادت سے نہ کی جاتی۔ ملزم کا بیان جو زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری قلمبند کیا گیا تھا اسی پر ہی انحصار ممکن تھا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وقوعہ کے وقت ملزم نے حفاظت خود اختیاری میں فائر کیا تھا اور اس حق کو ذمہ داری کا تعین کرنے کے لیے سونے کے ترازو میں نہیں تولا جاسکتا۔ ملزم کا یہ بیان پولیس کی تفتیش سے بھی ثابت ہوتا تھا۔ ان حالات میں ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ (PLD 1997 Lah. 110)

دفعہ 304۔ ایسے قتل عمد کا ثبوت جو مستوجب قصاص وغیرہ ہو

Proof of qatl-i-amd liable to qisas, etc.

(1) قتل عمد مستوجب قصاص کا ثبوت حسب ذیل صورتوں میں سے کسی میں ہوگا۔ یعنی:

(a) ملزم کسی ایسی عدالت کے روبرو جو جرم کی سماعت کا اختیار رکھتی ہو، جرم کے ارتکاب کی نسبت رضاکارانہ اور سچا اقبال کرے۔

(b) ایسی شہادت سے جیسا کہ قانون شہادت 1984 (فرمان صدر نمبر 10 بابت 1984) کے آرٹیکل 17 میں محکوم ہے۔

(2) ضمنی دفعہ (1) کے احکام کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ کسی ضرر مستوجب قصاص پر ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت ایسی صورت میں جب کہ ملزم اپنے جرم کا اقبال کرلے، کسی شہادت کی ضرورت نہ ہوگی

اور قاضی کو اختیار ہوگا کہ مقدمہ کا فیصلہ سنادے۔

دفعہ ہذا میں کی گئی ترمیم جو بذریعہ فوجداری قانون (ترمیمی) آرڈیننس میں کی گئی تھی وہ ایک خصوصی قانون ہے اس لئے وہ عام قانون پر حاوی ہوگا۔ (1997 MLD 2470)

اگر ملزم جرم کا اقرار نہ کرے تو اس پر الزام قتل گواہوں کی شہادت سے ثابت کیا جائے گا۔ ایسی شہادت قانون شہادت 1984 کے آرٹیکل 17 میں درج طریقہ سے قلم بند کی جائے گی۔ شہادت استغاثہ و شہادت صفائی، اگر کوئی دی جائے، کو مدنظر رکھ کر قاضی مقدمہ کا فیصلہ سنائے گا۔

ایک ملزم نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ اس نے مقتول کو ضربات پہنچائی تھیں جس کے نتیجے میں اس کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ دونوں خاندانوں کے درمیان وقوعہ کے دوسرے دن مصالحت ہوگئی تھی اور اسی طرح کے ملزم کے دو دانت ڈاکٹر نے نکال دیئے تھے اور اس طرح قصاص کی کارروائی مکمل ہوئی تھی۔ ملزم نے پہلے ہی چھ سال قید میں گزار دیئے تھے، عدالت سماعت کی طرف سے ملزم کو دس سال کی سزایابی کو کم کر کے ہائی کورٹ نے اس حد تک سزا کردی جو وہ پہلے بھگت چکا تھا۔ (1997 PCr. LJ 140)

بری ہونے والا ہمراہی ملزم جو اصل میں ان کا باپ تھا اسے وقوعہ کے دوران ضربات شدید لگی تھیں جوانہیں پھینکے جانے کی وجہ سے نہیں لگ سکتی تھیں جیسا کہ استغاثہ کا موقف تھا۔ استغاثہ کا فریق حملہ کرنے کے لیے دور فاصلے سے چل کر آیا تھا۔ ملزم نے ہمراہی ملزم کے ساتھ مل کر مقتول کو چھری سے زخم پہنچائے تھے اور اس طرح اپنے باپ کو حاصل ہونے والے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا تھا۔ ملزم کو دفعہ 302، کے تحت دی گئی سزا دفعہ 304، تعزیرات پاکستان میں تبدیل کر کے سات سال قید سخت دی گئی تھی۔ (1997 PCr. LJ 2062)

موٹر سائیکل برق رفتاری اور غفلت سے چلانے کے نتیجہ میں حادثہ -- ضروری کوائف: یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ کسی گاڑی کو برق رفتاری سے چلانے کے عمل کو غفلت اور بے ہنگم فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ موجودہ ٹیکنالوجی نے ایسے معقول تحفظات فراہم کیے ہیں کہ گاڑی فوری طور پر رک جاتی ہے۔ غفلت اور بے ہنگم طریقے سے گاڑی چلانے کی صورت میں استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ڈرائیور نے بروقت ایسے اقدامات نہیں کیے تھے یا کرنے میں ناکام ہوگیا تھا جو حادثہ سے بچنے کے لیے ضروری تھے۔ ملزم کے خلاف مقدمہ بناتے وقت اس معاملے پر غور نہیں کیا گیا تھا اور ایک بے ہنگم طریقے سے جرم کا تمام وزن ملزم پر ڈال دیا گیا تھا۔

(1998 PCr. L.J. 158; 1997 L.N. (Lah) 927)

اقبال جرم: اقبال جرم کے لیے ضروری ہے کہ ایسا اقرار رضا کارانہ ہو، اس میں کسی جبر، خوف یا لالچ کا عنصر نہ ہو۔ ایسا اقرار صریح اور معنوی ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ملزم واضح طور پر اقبال کرے کہ میں نے فلاں شخص کو خود قتل کیا ہے یا میں مسمی زید کا قاتل ہوں وغیرہ۔

معنوی اقرار سے مراد ایسا اقرار ہے جو صریح نہ ہو۔ مثال کے طور پر کہا جائے کہ تم نے فلاں شخص کا قتل کیا ہے تو ملزم جواب دے کہ مجھے سوچنے کا موقع دیا جائے۔ ایسی صورت میں اقبال یا اقرار معنوی ہوگا۔

شرائط اقرار: اقبال کرنے والے ملزم کے لیے لازمی ہے کہ وہ عاقل ہو۔ جو ملزم پاگل یا مجنون یا احمق ہو اس کا اقبال صریح نہ ہوگا اور اس کی بنیاد پر اسے سزا نہیں دی جاسکے گی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اقبال جرم بلاجبر و رضامندی سے کیا گیا ہو۔

غیر مسلم کی طرف سے بھی اقرار قابل قبول ہوگا۔

ہائی کورٹ نے استغاثہ کی کہانی کو تضادات سے بھرپور پایا اور اس میں غیر فطری عناصر بھی شامل تھے اگرچہ ملزم کی طرف سے بیان کیا گیا موقف بھی قابل اعتماد نہ تھا۔ ہائی کورٹ نے اس امر کو بھی محسوس کیا کہ دونوں فریقوں کے موقف میں کچھ گم شدہ کڑیاں تھیں جس سے استغاثہ کا موقف شک و شبہ کا شکار تھا۔ ہائی کورٹ نے اپیل منظور کرتے ہوئے ملزم کو شک کا فائدہ دیا اور اس کو دی گئی سزا منسوخ کردی گئی۔ (NLR 1997 Cr. 649)

ملزم نے اپنے طویل بیان میں جو اس نے زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری دیا تھا تقریباً تمام متعلقہ حقائق کو تسلیم کرلیا تھا جو استغاثہ کے موقف کے مطابق تھے ماسوائے جرم کے ارتکاب کے۔ ملزم کی طرف سے فائرنگ کے طریقہ کار کے بارے میں جو بیان دیا گیا تھا اور جس سے ملزم کو گولی لگی تھی وہ مقدمہ کے حقائق پر پورا نہ اترتا تھا۔ جائے وقوعہ اور زخم کا نشان ملزم کے موقف سے مطابقت نہ رکھتا تھا بلکہ اس سے اس امر کی وضاحت ہوتی تھی کہ مستغیث پر کسی اور نے فائر کیا تھا لیکن مقدمہ کے حقائق سے یہ امر واضح تھا کہ ملزم کے علاوہ کسی اور سے متعلقہ گولی نہ لگ سکتی تھی۔ ملزم کو دی گئی سزا بحال رکھی گئی۔ (1997 PCr. L.J 178)

مقدمہ فوری اشتعال کی نوعیت کا مقدمہ نہ تھا جب ملزم تیار ہو کر اپنی بیوی کو قتل کرنے کے لیے گیا۔ ملزم کی دفعہ 304، حصہ اول کے تحت سنگین اور فوری اشتعال کے تحت دی گئی سزا قانون سے مطابقت نہیں رکھتی تھی۔

(NLR 1997 Cr. 649)

ملزم کو اس امر کا جائزہ لینے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی کہ آیا دفعہ 304، حصہ اول، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا ان اصولوں پر پورا اترتی تھی جو اعلیٰ عدالتوں نے نظام عدل کو تشکیل دینے کے لیے تشکیل کی ہیں تاکہ انہیں بروئے کار لا کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جاسکیں۔ (1997 SCMR 1092)

ایڈیشنل سیشن جج نے منسوخ شدہ دفعہ 304، پارٹ 1 کے تحت قید کی جو سزا ملزم کو دی تھی وہ اس وقت دی گئی تھی جب منسوخ شدہ دفعہ 304، حصہ اول کی بجائے نئی دفعہ 304 وضع کی جاچکی تھی اور جو قتل عمد بذمہ داری قصاص سے متعلق ہے اس لئے ملزم کو دی گئی سزا قانون کے مطابق نہ تھی۔ (NLR 1997 Cr. 649)

ملزم نے دونوں مقتولین کو سنگین اور فوری اشتعال کے تحت قتل کردیا تھا کیونکہ اس نے انہیں ہمبستری کی حالت میں دیکھا تھا۔ ملزم کو دی گئی دس سال سزائے قید میں کمی کرکے تین سال کردی گئی جو کہ وہ پہلے ہی جیل میں گزار چکا تھا۔ چونکہ دونوں متوفیوں کی قانونی ورثاء کسی معاوضہ کے حقدار نہ تھے اس لئے جرمانہ کی سزا منسوخ کردی گئی۔

(1997 MLD 1877; 1993 PCr. L.J 557; 1992 SCMR 2047)

دو مقتولین کا قتل انتہائی اور فوری اشتعال کے تحت کیا گیا تھا۔ عدالت سماعت نے سزا دینے میں نرمی برتی تھی۔ ملزمان نے ایک طویل سماعت کا سامنا کیا تھا جو 5 سال 9 ماہ پر محیط تھی۔ چونکہ ملزمان نے دو زندگیاں ختم کی تھیں اس لئے اس کی سزا بحال رکھی اور اس کی سزا میں کمی کرکے ایک سال قید سخت کردی گئی۔ (1997 PLR 585)

وہ فعل جس سے موت واقع ہوئی تھی، موت واقع کرنے یا ایسی جسمانی مضرت پہنچانے کے ارادے سے نہیں کیا گیا تھا جو موت پر منتج ہوتی اور چنانچہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 304 کے جز I کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔ معاملہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 304 کے جز II کے تحت آتا تھا کیونکہ موت کا موجب بننے یا ایسی جسمانی مضرت پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا جو موت کا موجب بنتی، جس کے لیے کسی قسم کی بھی سزائے قید ایسی مدت کے لیے دی جاسکتی ہے جو دس

سال تک کی ہو یا مع جرمانہ یا مع ہر دو سزائیں ہو۔ نتیجتہً ملزم پر زیر دفعہ 304، جز II مقدمہ چلایا گیا تھا اور اسے اس کے تحت دس سال قید مشقت کی سزا دی گئی تھی [1998 SCMR 1552]۔

قتل انتہائی اور فوری اشتعال کے تحت کیا گیا تھا۔ چشم دید گواہ کا مقتول کے ساتھ رشتہ اس کی شہادت کو نظرانداز کرنے کے لیے کافی نہیں تھا۔ مقتول کے ناجائز تعلقات ملزم کی بہن سے تھے اس لئے جب ملزم نے ان دونوں کو ہمبستری کی حالت میں دیکھا تو اس نے انتہائی اور فوری اشتعال کے تحت انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا اگرچہ ملزم نے انہیں انتہائی اورفوری اشتعال کے تحت جان سے ماردینے کو تسلیم نہیں کیا تھا لیکن حالات مقدمہ سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ ملزم کو دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا تبدیل کرکے ایک سال سزائے قید میں دفعہ 304، پارٹ 1 کے تحت بدل دی گئی کیونکہ جب اس نے اپنی ہمشیرہ کو متوفی کے ساتھ اپنے ہی گھر میں زنا کرتے دیکھا تھا تو اسے فوری اشتعال آگیا تھا اس کے تحت اس نے قتل کا ارتکاب کیا تھا۔ چونکہ ملزم نے دوران سماعت مقدمہ ساڑھے پانچ سال پہلے ہی جیل میں گزارے تھے اس لئے اس کی سزا اس عرصہ تک محدود کردی گئی جو وہ پہلے ہی جیل میں گزار چکا تھا اور اسے رہا کردیا گیا۔

(PLD 1997 Lah. 213)

چشم دید گواہ سے یہ ثابت ہوچکا تھا کہ ملزم نے مقتول کو جان سے مار دیا تھا لیکن اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ بہت زیادہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ مسلح افراد کو دیکھ کر اور ان کی طرف سے ایک دوسرے شخص کی پٹائی دیکھ کر ملزم نے اپنے حق حفاظت خوداختیاری میں جرم کا ارتکاب کیا تھا لیکن اپنے اس حق کا استعمال کرتے ہوئے اس نے ضرورت سے زیادہ نقصان کردیا تھا۔ ملزم نے چونکہ اپنے حق حفاظت خوداختیاری سے تجاوز کرتے ہوئے مقتول کو جان سے ماردیا تھا اس لئے اس کو دی گئی سزا جو دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت تھی بدل کر دفعہ 304، پارٹ 1 کے تحت کردی گئی اور اسے 7 سات قید سخت دی گئی اور جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ (PLD 1997 Lah. 222)

استغاثہ اپنا مقدمہ آزاد اور غیرجانبدارانہ گواہان کی شہادت سے ثابت نہ کرسکا۔ وقوعہ کے بارے میں دو مختلف کہانیوں کی وضاحت نہ ہوسکی تھی۔ اولیس طور پر جو وجہ تحریک جرم اپنائی گئی تھی اسے بلاوجہ معقول ترک کردیا گیا تھا گواہان استغاثہ نے اپنے پہلے بیانات میں بعد ازاں مبالغہ آرائی کرتے ہوئے سچائی سے دامن کھینچ لیا تھا۔ استغاثہ کی کہانی کا تقابل جب ملزم کی کہانی سے کیا گیا تو اس کی سچائی ماند پڑگئی۔ ملزم نے نہ صرف مقتول کو موت کے گھاٹ اتارا تھا بلکہ اپنی حقیقی بہن کو بھی قتل کردیا تھا۔ چونکہ خاندانی عزت و وقار دیہاتی معاشرہ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے جب ملزم نے ایک ہی چارپائی پر دونوں مقتولین کو لیٹے ہوئے پایا تو یہ امر اسے فوری اشتعال دلانے کے لئے کافی تھا اور اس طرح اس نے خود کو قابو میں نہ رکھا۔ ملزم کی سزائے قید دفعہ 302، تعزیرات پاکستان سے بدل کر دفعہ 304، پارٹ 1 کے تحت کردی گئی اور اسے 10 سال سزائے قید دی گئی۔ (1997 PCr. L.J 22)

وقوعہ ثابت کیا جاچکا تھا لیکن اس کا ثبوت اس طرح نہ مل سکا تھا جیسا کہ استغاثہ کا موقف تھا۔ دونوں فریقین کا آمنا سامنا ایک بس میں ہوا جہاں ملزم فریق اس خاتون کی واپسی چاہتا تھا جو مستغیث فریق کے ساتھ تھی اور اس سے ایک ایسی حالت پیدا ہوگئی جس میں ایک شخص کی جان چلی گئی اور کچھ لوگوں کو زخم آئے، ایسی حالت سے سنگین اور فوری اشتعال بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا دفعہ 304، حصہ اول میں بدل دی گئی اور اس کی عمرقید کو سات سال کی سزا میں بدل دیا گیا۔ (1997 PCr. L.J 717)

مستغیث اگرچہ مقتول کا والد تھا لیکن وقوعہ کی جائے واردات پر اس کی حاضری فوری طور پر درج کرائی گئی۔ رپورٹ

ابتدائی سے ظاہر ہوتی تھی اور ملزمان سے اس کی کوئی پہلے سے دشمنی نہ تھی اس لئے ملزمان کو غلط طور پر مقدمہ میں ملوث کرنے کا امکان نہ تھا۔ وقوعہ چونکہ دن دیہاڑے رونما ہوا تھا اس لئے ملزمان کی غلط شناخت کا امکان بھی نہ تھا۔ وقوعہ کی چشم دید کہانی طبی شہادت اور ملزم کی نشاندہی پر برآمد ہونے والے جرم میں استعمال کئے گئے ہتھیار سے ہوگئی تھی اور جس پر انسانی خون پایا گیا تھا۔ ملزم کا موقف کسی براہ راست یا واقعاتی شہادت سے ثابت نہ ہوتا تھا اس لئے وہ قابل انحصار نہ تھا۔ ملزمان کے پاس وجہ تحریک جرم موجود تھی اور انہوں نے مشترک نیت کے تحت ایک سوچا سمجھا حملہ مقتول پر کیا تھا اور اس کے جسم کے ایک انتہائی اہم حصے پر خنجر سے حملہ کیا تھا جس کا 9 انچ لمبا بلیڈ تھا اور وہ زخم مہلک ثابت ہوا تھا۔ ملزمان کو زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان سزا دی گئی تھی۔ ان کی سزا عمر قید میں بدل دی گئی۔

(PLD 1997 Lah. 144; 1995 SCMR 173)

استغاثہ کا یہ فرض ہے کہ وہ ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ کسی معقول شک کے بغیر شہادت سے ثابت کرے جو صفحہ مسل پر لائی گئی ہو۔ بار ثبوت تبدیل نہیں ہوتا خواہ ملزم نے متضاد موقف اختیار کیا ہو۔ (1997 PCr. L.J 71)

ایک قسم کی مشکوک شہادت کی تائید دوسری قسم کی مشکوک شہادت سے نہیں کی جاسکتی۔ (1997 PCr. L.J 71)

نمبردار یا مستغیث فریق کے کسی فرد کی عدم موجودگی میں وقوعہ کی رپورٹ جو پولیس میں درج کرائی گئی تھی اس کی بناء پر بعد میں درج کرائی گئی رپورٹ شک و شبہ کا شکار ہوگئی تھی۔ مستغیث نے عدالت میں جو بیان دیا اس میں رپورٹ ابتدائی میں درج کئے گئے واقعات کے بارے میں مبالغہ آرائی شامل تھی۔ اس لئے نہ ہی اس کی شہادت پر انحصار کیا جاسکتا تھا نہ ہی اس پر سزا دی جاسکتی تھی اور نہ ہی اس شہادت سے کسی دیگر شہادت کی تائید کی جاسکتی تھی۔ زخمی گواہ استغاثہ کی شہادت بھی تضادات کا شکار تھی اور وہ بھی شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی اور وقوعہ کا اس طرح ہونا ممکن نہ تھا جس طرح کہ استغاثہ اسے ثابت کرنا چاہتا تھا، چنانچہ ملزمان کو بری کردیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 71)

چشم دید گواہانِ مقتول کے قریبی رشتہ دار تھے ان کی شہادتوں میں تضاد پایا جاتا تھا جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا تھا کہ وقوعہ اس طرح سے انجام نہیں پایا تھا جیسا کہ استغاثہ کا موقف تھا۔ وجہ تحریک جرم خود استغاثہ کے مطابق یہ تھی کہ مقتول ملزم کے بھائی کی بیوی سے ناجائز تعلقات کا حامل تھا جسے ملزم نے نہ صرف یہ کہ تسلیم کرلیا تھا بلکہ اس نے تفتیشی افسر کے روبرو پہلے دن ہی اس کا اقرار کرلیا تھا۔ ملزم کی کہانی استغاثہ کی کہانی کی نسبت زیادہ ممکن معلوم ہوتی تھی اور قابل اطمینان بخش تھی۔ چنانچہ ملزم کو دی گئی سزا زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان تبدیل کرکے دفعہ 304، پارٹ II میں کردی گئی اور ملزم کو 7 سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ (1997 MLD 2080)

وقوعہ فوری طور پر رونما ہوا تھا اور اس وقوعہ کے بارے میں پہلے سے کوئی منصوبہ نہ بنایا گیا تھا۔ مستغیث کو جو زخم لگا تھا وہ اس قدر سنگین نہیں تھا کہ اس سے فوری موت واقع ہوجاتی۔ لیکن وہ زخم مہلک ثابت ہوا اور ملزم ہسپتال میں سات دن کے بعد وفات پاگیا۔ ملزم نے صرف ایک ہی ضرب مستغیث کو لگائی تھی اور اس نے وحشیانہ اور بے رحمانہ انداز اختیار نہ کیا تھا۔ رپورٹ ابتدائی 16 گھنٹے کی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی اور تاخیر کی کوئی وجہ نہ بتائی گئی تھی۔ ملزم کو دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا دفعہ 304، پارٹ II میں تبدیل کردی گئی اور اس کی عمر قید کو 6 سال کی قید سخت میں بدل دیا گیا۔ (1997 PCr. L.J. 754; 1989 SCMR 256; 1343)

چشم دید کہانی طبی شہادت سے غلط ثابت ہوئی اور وہ انتہائی شک و شبہ کی حامل ہونے کی وجہ سے قابل انحصار نہیں تھی۔ استغاثہ کی طرف سے وجہ تحریک جرم ثابت نہ ہوسکی۔ ملزم نے اپنے بیان میں جو اس نے بلاحلف دیا تھا اس امر کو

تسلیم کیا تھا کہ اس نے اپنے لائسنس یافتہ پستول سے مستغیث پر گولی چلائی تھی اور یہ گولی اپنی بیوی کے حق حفاظت خود اختیاری میں چلائی تھی جسے ملزم نے اپنی کاربین سے زخمی کردیا تھا اور ملزم کی یہ کہانی طبی شہادت سے بھی ثابت ہوگئی تھی اور یہ کہانی استغاثہ کی کہانی کی نسبت سچائی سے قریب تر تھی۔ وقوعہ ملزم کے گھر کے عین سامنے ہوا تھا جہاں مستغیث آیا تھا' تاہم ملزم نے چونکہ ایک سے زیادہ فائر کئے تھے جو مستغیث کو لگے تھے' اس طرح اس نے اپنی بیوی کے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کیا تھا۔ ملزم کو دفعہ 302' تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا دفعہ 304' پارٹ II میں بدل دی گئی اور اسے سات سال کی سزا دی گئی۔
(1997 PCr. L.J. 829)

اپیل دائر کرنے کی اجازت Leave to appeal: شکایت کنندہ کو سپریم کورٹ کی طرف سے منجملہ دیگر امور کے اس بات کو جانچنے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دی گئی تھی کہ آیا ملزم کے جرم دفعہ 302 پی پی سی کو دفعہ 304 حصہ ا' پی پی سی میں تبدیل کرنے کے لیے ہائی کورٹ نے جو وجوہ دی ہیں' ان کو جائز وجوہ تصور کیا جاسکتا ہے اور آیا زیر دفعہ 302 پی پی سی ملزم کی سزایابی کی بحالی کی صورت میں معاملے کے خصوصی حالات کے پیش نظر' سزائے موت کو بھی بحال کیا جاسکتا ہے
-(1998 SCMR 1607)

قانون شہادت کا آرٹیکل 17: قانون شہات کے آرٹیکل 17 کے مطابق:

1- شہادت دینے والا شہادت کا اہل ہو۔

2- اسلامی احکام کے مطابق تعداد گواہان متعین کی جائے گی۔ ایسی تعداد قرآن پاک اور سنت کے مطابق مقرر کی جائے گی۔

3- دستاویزات پر دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت قبول کی جائے گی۔

قتل عمد کی صورت میں دو عادل گواہان کی شہادت سے قتل عمد ثابت ہوگا۔

دفعہ 305- ولی Wali: قتل کی صورت میں ولی ہوگا:

(a) ضرر رسیدہ کے ورثاء اس کے شخصی قانون ۵۸[مگر اس میں قتل عمد اگر یہ غیرت کے نام پر یا اس کی بناء پر کیا گیا ہو کا ملزم یا مجرم شامل نہیں ہوگا] کے مطابق' اور

(b) اگر کوئی وارث نہ ہو' تو حکومت۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ایسے اشخاص کا تعین کیا گیا ہے جو قصاص کا حق طلب کرسکتا ہو۔ ظاہر ہے مقتول کے ورثاء ہی اس کے ولی ہوں گے۔ البتہ اگر مقتول کے وارث کوئی بھی نہ ہوں تو یہ حق حکومت کو منتقل ہوجاتا ہے۔

ولی: ولی کا مطلب حمایت کرنے والا یا قرابت دار ہے۔ حنفیہ' شافعیہ اور حنابلہ کے مطابق ولی سے مراد وارث ہے۔ قصاص کی وصولی کے لیے ولی کی دو اقسام ہیں:

(I) ایسا شخص ایک ہوگا۔

(II) یا بہت سے اشخاص پر مشتمل ہوگا۔

اگر فرد واحد ولی ہو تو بالغ ہونا ضروری ہے۔ ایسی صورت میں اس کو قصاص کا حق حاصل ہوگا۔ اگر اکیلا ولی نابالغ ہو تو بعض فقہاء کے نزدیک اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے اور بعض کے نزدیک قاضی قصاص وصول کرنے کا مجاز ہوگا۔ بعض کے نزدیک یہ حق نابالغ کے باپ' دادا کو حاصل ہے۔

۵۸- الفاظ کا اضافہ ہوا بذریعہ کریمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

ولی کی تعریف بالوضاحت کی گئی ہے۔ (1997 SCMR 1307)

حکومت وقت ولی: دفعہ ہذا کی ضمن (b) کے مطابق جب مقتول کے ورثاء نہ ہوں تو حکومت ولی ہوگی۔ یہ اصول حضرت رسول کریمؐ کے اس ارشاد کی بنیاد پر قائم کیا گیا کہ "جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی میں ہوں۔"

جب قتل کا قصاص لینے والی حاضر نہ ہو تو حکومت اپنا نمائندہ مقرر کرے گی جو قصاص لے گا۔ اگر ولی قصاص لینے کا اہل نہ ہو تو بھی حکومت کا نمائندہ قصاص لے گا۔ ایسے نمائندہ کو خاص طور پر تربیت دی جائے گی۔ حکومت وقت خون بہا پر مصالحت کرنے کی مجاز ہوگی، البتہ قتل معاف کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

دفعہ 306۔ قتل عمد جو مستوجب قصاص نہ ہو

Qatl-i-amd not liable to qisas

قتل عمد مندرجہ ذیل صورتوں میں مستوجب قصاص نہ ہوگا، یعنی:

(a) جب کوئی مجرم نابالغ یا فاتر العقل ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مستوجب قصاص شخص ارتکاب جرم میں کسی ایسے شخص کو جو مستوجب قصاص نہ ہو، اس نیت سے اپنے ساتھ شامل کرے کہ وہ خود قصاص سے بچ جائے، تو اس کو قصاص سے مستثنے نہ کیا جائے گا۔

(b) جب کوئی مجرم اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد، چاہے کتنی نچلی پشت تک ہو، کی موت کا باعث بنے۔

(c) جب ضرر رسیدہ شخص کا کوئی سا ولی، مجرم کی براہ راست اولاد سے ہو، چاہے کتنی نچلی پشت تک ہو۔

شرح

جیسے نابالغ، فاترالعقل شخص ولی نہیں بن سکتا اسی طرح نابالغ، فاترالعقل کا مستوجب بھی نہ ہوگا۔ اسی طرح رشتہ داری کی بناء پر جب ملزم اپنی اولاد یا اولاد وغیرہ کو قتل کرنے کا باعث ہوا ہو تو بھی ایسا قتل عمد قصاص کا مستوجب نہ ہوگا۔ اسی طرح ضرررسیدہ شخص کا ولی اگر مجرم کی براہ راست اولاد سے ہو تو وہ بھی مستوجب قتل نہ ہوگا۔

قتل عمد جو مستوجب قصاص نہ ہو اس کی تعریف بالوضاحت کی گئی۔ (1997 SCMR 1307)

دفعہ 307۔ وہ صورتیں جن میں قتل عمد کے لیے قصاص نافذ نہیں کیا جائے گا

Cases in which qisas for qatl-i-amd shall not be enforced

قتل عمد کی نسبت مندرجہ ذیل صورتوں میں قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، یعنی:

(a) جب مجرم قصاص سے قبل فوت ہوجائے،

(b) جب کوئی ولی رضا کارانہ طور پر، بغیر دباؤ کے، عدالت کی تسلی کے مطابق، دفعہ 309 کے تحت قصاص کے حق سے دستبردار ہوجائے یا دفعہ 310 کے تحت صلح کرلے، اور

(c) جب قصاص کا حق ضرررسیدہ کے ولی کی موت کے نتیجہ میں مجرم کی طرف یا ایسے شخص کی طرف منتقل ہوجائے جسے مجرم کے خلاف حق قصاص حاصل نہ ہو۔

تمثیلات

Illustration

(i) الف اپنے پسر ب کے ماموں ز کو ہلاک کردیتا ہے۔ ز کا د کے سوا کوئی اور ولی نہ ہے، جو الف کی زوجہ ہے۔ د کو الف سے قصاص لینے کا حق حاصل ہے۔ لیکن اگر د فوت ہوجاتی ہے تو حق قصاص اس کے پسر ب کو حاصل

ہوجائے گا جو الف کا بھی پسر ہے۔ ب اپنے والد الف سے قصاص طلب نہیں کرسکتا۔ لہٰذا قصاص کا نفاذ نہ کیا جا سکے گا۔

(ii) ب اپنے شوہر ش کے بھائی ز کو ہلاک کر دیتی ہے۔ ز کا ش کے علاوہ کوئی وارث نہ ہے۔ یہاں ش اپنی بیوی ب سے قصاص کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ لیکن اگر ش فوت ہوجائے تو حق قصاص اس کے بیٹے د کو ورثہ میں مل جائے گا جو ب کا بھی بیٹا ہے۔ قصاص کا نفاذ ب کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں وہ صورتیں مذکور ہیں جن میں قتل عمد سرزد ہونے پر قصاص نہیں لیا جاسکتا۔ دفعہ 306 میں وہ صورتیں مذکور ہیں جب کہ قتل عمد مستوجب قصاص نہ ہوگا اور وہ صورتیں مجرم کا نابالغ ہونا، پاگل ہونا یا مجرم کا اپنی اولاد، اولاد کو اولاد کے قتل کا باعث ہونا ہو۔ دفعہ ہذا میں قتل عمد کا قابل نفاذ ہونا تسلیم کیا گیا ہے مگر وہ صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں قصاص نافذ کرنے کی اسلامی احکام کے تحت ممانعت ہے۔

ناقابل نفاذ قصاص کی صورتیں : پہلی صورت تو یہ ہے کہ ملزم نے قتل کیا۔ لہٰذا وہ قتل عمد قابل نفاذ قصاص کا مستوجب ہوگیا، لیکن پیشتر اس کے کہ قصاص پر عمل کیا جائے وہ فوت ہوجائے، تو قصاص کا نفاذ مردہ شخص کے خلاف تو ہو نہیں سکتا، نہ ہی مردہ قاتل کی اولاد کو بطور وارث قتل کی سزا دی جاسکتی ہے۔ لہٰذا قصاص نافذ نہیں کیا جائے گا، چاہے نفاذ قصاص کی سزا بھی کیوں نہ سنادی گئی ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مقتول کا ولی عدالت کو اطمینان دلا دے کہ وہ دفعہ 309 کے احکام کے مطابق، بلا جبر و اکراہ قصاص کے حق سے دستبردار ہوگیا ہے یا بصورت دیگر دفعہ 310 کے تحت ولی قاتل سے صلح کرلے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ مقتول کے ولی کی موت واقع ہوجائے اور اس موت کے نتیجہ میں قصاص کا حق قاتل کی طرف منتقل ہوجائے یا ایسا حق ایسے شخص کو مل جائے جو قاتل کے خلاف قصاص کا دعویٰ نہ کرسکتا ہو، ان تمام صورتوں میں قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔

تیسری صورت کی وضاحت کے لیے دو تمثیلات بھی دفعہ کا حصہ ہیں جن سے تیسری صورت کے سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

وہ صورتیں جن میں قتل عمد کے لئے قصاص قابل نفاذ نہیں۔ (1997 SCMR 1307)

مصالحت : زخمی شخص نے ملزم کو معافی دے دی تھی اور عدالت نے صلح نامہ کی دستاویز داخل کردی تھی۔ زخم سادہ نوعیت کے تھے اور ملزم نے کافی عرصہ سزائے قید کاٹ لی تھی۔ ملزم کی سزا بحال رکھی گئی لیکن اسے دی گئی پانچ سال کی سزا اس سزا میں بدل دی گئی جو وہ پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔ (1997 MLD 2423)

زخمی گواہ استغاثہ نے عدالت میں بیان دیا تھا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر ملزم کو معاف کردیا ہے اور اس کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا اگر ملزم کو بری کردیا جائے۔ فریقین کے درمیان ہونے والی مصالحت جائز اور بلاجبر و اکراہ کے تھی ان حالات میں ملزم کو بری کردیا گیا۔ (1997 MLD 2700)

استغاثہ کے گواہان نے جو بیان عدالت میں دیا وہ اس بیان سے متجاوز تھا جو دفعہ 161، ضابطہ فوجداری کے تحت انہوں نے دیا تھا، لیکن چونکہ وہ بیان عدالت میں دیا گیا تھا اس لئے اسے اضافی بیان باور نہیں کیا جاسکتا بلکہ اصل بیان کو

ثابت کرنے کے لیے تھا اور اگر پہلے بیان کے برعکس نہ ہو تو اس پر بھی انحصار کیا جاسکتا ہے۔ (1997 PCr. LJ 1865)

ملزمان نے مبینہ طور پر مقتول کو اور استغاثہ کے گواہان کو بیلچہ اور سوئے سے ضربات پہنچائی تھیں لیکن استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ میڈیکولیگل رپورٹ میں استغاثہ کے بیان کی تائید نہ کی گئی تھی۔ اس بات کا ابھی تعین ہونا باقی تھا کہ آیا ملزمان کی مقتول کو قتل کرنے کی نیت مشترک تھی یا نہیں۔ ملزمان کے خلاف مقدمہ مزید انکوائری کا محتاج تھا۔ عدالت سماعت نے اپنی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے ملزمان کو ضمانت پر رہا کردیا تھا چنانچہ ضمانت کا حکم عدالت کی سوابدید پر مبنی ہونے کی بناء پر مداخلت کا محتاج نہ تھا۔ (1997 MLD 1422)

جرم میں استعمال ہونے والی کلہاڑیاں انسانی خون سے لت پت نہ تھیں۔ بندوق اور کارتوسوں کے خالی خول پولیس نے ماہر اسلحہ کے پاس برائے معائنہ نہ بھیجے تھے تاکہ اس کی رائے لی جاسکے۔ برآمدگی کی شہادت پر عدالت سماعت نے اعتماد نہ کیا تھا۔ جانبدرانہ چشم دید شہادت کی تردید طبی شہادت سے ہوچکی تھی اور قابل اطمینان نہ تھی۔ ملزم کی تاریخ کی روشنی میں رات کے وقت شناخت شک و شبہ سے بالاتر نہ تھی۔ استغاثہ کی کہانی میں تواتر نہ تھا اور گواہان استغاثہ نے اپنے بیانات تبدیل کرلئے تھے اور ان میں اضافی امور شامل کرلئے تھے اس لئے ان کی شہادت قابل اعتماد نہ تھی۔ ملزمان کو ان حالات میں بری کردیا گیا۔ (1997 MLD 233)

ملزم کے خلاف مقدمہ 1989 سے زیر سماعت تھا۔ مقدمہ میں مذکور گواہان پولیس افسران تھے جو باوجود وارنٹ جاری کرنے کے عدالت میں حاضر نہ ہوئے تھے اور سماعت کی کسی تاریخ پر بھی تاریخ پیشی پر نہ آئے تھے چنانچہ استغاثہ نے مقدمہ بند کردیا۔ ان حالات میں عدالت سماعت کو اس بات کا حق نہ پہنچتا تھا کہ وہ گواہان کی حاضری کے لئے وارنٹ گرفتاری جاری کرے۔ عدالت سماعت کو ہدایت کی گئی کہ ملزمان کا بیان زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری قلمبند کرے اور انہیں موقع فراہم کرے کہ وہ دفعہ (2)340، ضابطہ فوجداری کے تحت اپنا بیان قلمبند کرائیں اور اگر شہادت پیش کرنا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے کا موقع دیا جائے اور اس کے بعد مقدمہ کا فیصلہ حقائق پر کیا جائے۔ (1997 MLD 1741)

دستبرداری یا معافی کے لیے شرائط: صرف ایسا ولی قصاص کا حق معاف کرسکتا ہے یا اس حق سے دستبردار ہوسکتا ہے جو:

(i) قصاص کا حق دار ثابت ہو۔ مثال کے طور پر نابالغ کے قصاص کے حق کو اس کے باپ دادا نافذ تو کراسکتے ہیں مگر معاف نہیں کرسکتے۔ اگر باپ ولی ہو تو اس کو قصاص کا حق دار صرف نافذ کرانے کی حد تک سمجھا جائے گا۔ معاف کردینے کی حد تک وہ حق دار نہ ہوگا۔

(ii) دستبردار ہونے والا یا معاف کردینے والا عاقل و بالغ ہو۔ اگر فاترالعقل ہو تو ایسا حق استعمال نہیں کرسکتا۔

(iii) معافی آزاد مرضی اور بلاجبر و اکراہ ہو۔

(iv) ولی واضح الفاظ میں کہے کہ "میں نے معاف کیا" یا "میں نے قصاص کا حق ساقط کیا" میں نے بخش دیا" وغیرہ۔

اس اہم بات کا یہاں ذکر ضروری ہے کہ جب معاف کردیا جائے یا دستبردای کا اعلان کردیا جائے تو دیت بھی نہ ہوگی، لیکن جب صلح کرلی جائے تو دیت واجب ہوتی ہے۔

ایک سے زائد ولی ہوں تو معافی یا دستبرداری کا اثر: جب مقتول کے ایک سے زائد ولی ہوں اور ان میں سے ایک یا زیادہ حق قصاص سے دستبردار ہوجائیں اور باقی معافی یا دستبرداری نہ کریں تو بھی قصاص کا نفاذ نہ کیا جائے گا۔ اگر ایک ولی اپنا حصہ معاف کردے تو دیگر ولی دیت حاصل کریں گے۔ یہ امر لازمی ہے کہ معافی قتل کے ارتکاب کے بعد

دی جائے نہ کہ قتل کیے جانے سے قبل ہی دے دی جائے۔

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal : ابتدائی عدالت نے ملزم کے تحریری دلائل پر استغاثہ کو سنے بغیر زیر دفعہ 249-A مجموعہ ضابطہ فوجداری ملزم بری کر دیا تھا جو حکم اس بنا پر بھی قابل تائید (sustainable) نہیں تھا۔ شکایت کنندہ اس کا بیٹا اور اس کا بہنوئی جنہیں مبینہ طور پر ملزم سے مضرت پہنچی تھی، بادی النظر میں فطری گواہ تھے اور ان کے بیانات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا محض اس بنا پر کہ وہ آپس میں رشتہ دار تھے۔ چنانچہ بریت کا حکم شہادت کی مناسب جائزہ گیری کے بغیر صادر کیا گیا تھا۔ زیر اعتراض حکم کو منسوخ کر دیا گیا تھا اور مقدمہ ابتدائی عدالت کو باقی ماندہ گواہوں کے بیانات لینے کے بعد از سر نو فیصلہ کرنے کے لیے بھیج دیا گیا تھا۔(1998 PCr. LJ 1467)

دفعہ 308۔ ایسے قتل عمد کی سزا جو مستوجب قصاص وغیرہ نہ ہو

Punishment in qatl-i-amd not liable to qisas, etc.

(1) جب کوئی مجرم جو قتل عمد کا قصوروار ہو، دفعہ 306 کے تحت مستوجب قصاص نہ ہو یا دفعہ 307، کی ضمن (G) کے تحت قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو وہ مستوجب دیت ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب مجرم نابالغ یا فاترالعقل ہو تو دیت یا تو اس کی جائیداد سے یا ایسے شخص سے واجب الادا ہوگی، جس طرح عدالت اس کا تعین کرے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب قتل عمد کا ارتکاب کرتے وقت مجرم نابالغ ہوتے ہوئے کافی شعور حاصل کر چکا تھا یا فاترالعقل ہوتے ہوئے، ایسے وقفہ شعور میں تھا کہ وہ اپنے فعل کے نتائج کو سمجھنے کے قابل تھا تو اسے بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی دی جا سکے گی جس کی مدت ۵۹[25 سال] تک ہو سکتی ہے۔

مزید شرط یہ ہے کہ جب دفعہ 307، کی ضمن (G) کے تحت قصاص قابل نفاذ نہ ہو تو مجرم صرف دیت کا مستوجب ہوگا اگر مجرم کے علاوہ دیگر ولی موجود ہو اور اگر مجرم کے علاوہ دیگر ولی موجود نہ ہو تو اس کو بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو ۵۹[25 سال] تک ہو سکتی ہے۔

(2) ضمنی دفعہ (1) میں درج کسی امر کے باوصف، عدالت، مقدمہ کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، دیت کی سزا کے علاوہ، مجرم کو بطور تعزیر کے کسی بھی قسم کی سزائے قید، ایسی مدت کے لیے دے سکتی ہے جو ۵۹[25 سال] تک ہو سکتی ہے۔

شرح

دفعہ 308، پی پی سی کی اطلاق پذیری Applicability of S. 308, PPC : مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 308 کا اطلاق صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب ملزم قتل عمد کا مرتکب پایا جائے لیکن وہ زیر دفعہ 306 PPC کے تحت مستوجب قصاص نہ ہو یا قصاص مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 307 کی شق (c) کے تحت قابل نفاذ نہ ہو۔ دفعہ 308 PPC اگر قابل اطلاق بھی ہو، اس کا اطلاق اس وقت نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ملزم زیر دفعہ 302 PPC، قتل عمد کا مرتکب نہ پایا جائے۔ دفعہ 308 پی پی سی کی شرائط کا اطلاق از خود ہوتا ہے جب مقدمہ دفعہ 306 PPC یا دفعہ 307 (c) PPC کے تحت آتا ہو جو دفعہ 302 پی پی سی کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں الگ طور پر نہیں۔(1998 SCMR 1771)

مقصد: دفعہ ہذا اور اس کی ضمنی دفعات میں ان تمام صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں قصاص واجب نہ ہوگا البتہ دیت واجب ہوگی۔ اگر مقدمہ کے حالات ایسے ہوں کہ مجرم سے دیت بھی نہ لی جا سکے تو اس کو تعزیر دی جائے گی۔ ایسی تعزیر قاضی مفاد عامہ میں دے گا۔

برآمدگی کی جگہ مشکوک ہونے کی بناء پر برآمدگی کی شہادت ناقابل یقین تھی۔ چشم دید گواہان بشمول شکایت کنندہ کے آزاد گواہان نہ تھے اور انہوں نے وقوعہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ وقوعہ رات کے وقت پیش آیا تھا اور اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ یہ امر واقعہ کہ خون آلود مٹی ملزم کے گھر سے لی گئی تھی اسے جرم میں ملوث ہونے کے لئے کافی نہ تھا۔ ملزم نے جائے وقوعہ پر اپنی موجودگی سے انکار کیا تھا اور اس نے عدم حاضری کا موقف اختیار کیا تھا۔ ملزم کو ان حالات کے پیش نظر بری کردیا گیا۔ (1997 MLD 2239)

مجرم نے جو سزائے قید کاٹی تھی اور جو سزائے قید بطور ملزم کے جب اس کے خلاف سماعت جاری تھی وہ دونوں سزائیں انصاف کے تقاضوں کی خاطر مناسب تھیں خصوصاً جب وقوعہ کو عرصہ بارہ سال کا گزر چکا تھا اور ملزموں نے اپنی سزا کا زیادہ تر حصہ گزار لیا تھا۔ (1997 PCr. LJ 454)

جملہ شہادت زائد از عدالتی اقبال جرم پر مشتمل تھی اور طبی شہادت سے اس کی تائید نہ ہوتی تھی۔ چونکہ تلاشی دفعہ 103، ضابطہ فوجداری کی اہم فرائض کے مطابق نہ لی گئی تھی اس لئے برآمد شدہ تمام اشیاء شک و شبہ سے بالاتر نہ تھیں۔ استغاثہ کی شہادت میں بہت زیادہ تضاد کی وجہ سے استغاثہ کی کہانی ثابت نہ ہو سکی۔ ملزم کا موقف اور استغاثہ کی طرف سے اسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کا الزام نہ صرف استغاثہ کے گواہان کے اقبال پر منحصر تھا بلکہ اس بارے میں ملزم کی طرف سے پیش کی گئی شہادت کی بناء پر استغاثہ کا موقف ختم ہو کر رہ گیا تھا ملزم کو ان حالات میں بری کردیا گیا۔

(1998 PCr. LJ 679)

فریقین کے آپس میں تعلقات کشیدہ تھے۔ ملزم کے خلاف ارادہ قتل کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا تھا۔ گواہان نے حقائق کی پردہ پوشی کی تھی۔ ایک چشم دید کی جائے وقوعہ پر موجودگی شک و شبہ کا شکار تھی۔ گواہان کی شہادت کی تردید طبی شہادت سے ہوئی تھی جو کہ زخمی مقتول کو ملزم کے کھینچے جانے کے بارے میں تھی۔ تین افراد کو پانچ ضربات پہنچانے میں ملوث کیا گیا تھا۔ رپورٹ ابتدائی خاصی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی۔ اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ کسی ایک یا زیادہ ملزمان کو مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کیا گیا ہو۔ شہادت کی بناء پر یہ تعین کرنا ممکن نہیں تھا کہ کون سا ملزم بے گناہ ہے اور کون سا گناہگار۔ چنانچہ بریت کے حکم میں مداخلت سے اجتناب کیا گیا۔ (1988 PCr. L.J 773)

ملزم نے استغاثہ کے گواہ کو جو ٹھڈے مارے تھے وہ اس قسم کے تھے کہ ڈاکٹر نے اس عورت کے جسم پر کوئی نشانات نہ پائے۔ ملزم کو دی گئی سزا زیر دفعات 308 اور 451، تعزیرات پاکستان منسوخ کردی گئی اور اس کی بجائے اسے دفعہ 323، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی اور جو سزا وہ بھگت چکا تھا اسی پر اکتفا کیا گیا۔ (1992 MLD 1848)

ملزم نے 4 ماہ کی سزائے قید گزاری تھی جو اسے دی گئی ایک سال سزا کا حصہ تھی۔ گزاری ہوئی سزا انصاف کے تقاضوں کے لیے کافی تھی۔ (NLR 1994 Cr. 303.)

نابالغ یا فاترالعقل کی دیت: دفعہ ہذا کے مطابق نابالغ یا فاترالعقل کی دیت، ایسے شخص کی جائیداد سے ادا کی جائے گی یا اس کی برادری سے دیت دلائی جائے گی۔ اگر دونوں صورتوں میں دیت کی ادائیگی نہ ہوسکے، تو قاضی مجرم کو تعزیر کی سزا مفاد عامہ کے تحت سنائے گا، اگرچہ شریعت میں قتل عمد کی دو ہی سزائیں ہیں: ایک قصاص، دوسری دیت۔

فاترالعقل یا نابالغ کا جرم: فاترالعقل یا پاگل، یا جنونی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کی عقل زائل ہوچکی ہو، کمزور پڑگئی ہو یا اس میں خلل آگیا ہو۔ یہ صورت حال بیماری کی وجہ سے یا کسی نفسیاتی اثر کے تحت ظاہر ہوسکتی ہے۔

دفعہ ہذا میں ایسے جنونی شخص کے جرم کو مشروط کیا گیا ہے جس پر پاگل پن کے دورے پڑتے ہوں۔ مگر جب اس نے

ارتکاب جرم کیا تو اس وقت وہ جنون کے زیر اثر نہ تھا بلکہ عقل و شعور میں تھا۔ ایسی صورت میں حکم ہے کہ اس کو بطور تعزیر 14 سال تک کی قید کی سزا سنائی جاسکتی ہے۔

اسی طرح اگر جرم کے ارتکاب کے وقت اگرچہ نابالغ تھا مگر کافی شعور حاصل کرچکا تھا تو عدالت مقدمہ کے حالات کے مدنظر اس کو بھی تعزیر سناسکتی ہے۔

دوسری شرط: اس شرط کے مطابق جب قصاص کا حق ولی کی موت واقع ہوجانے کے باعث قاتل کو مل جائے یا ایسے شخص کو مل جائے جو مجرم کے خلاف قصاص کا دعویدار نہ ہوسکتا ہو تو مجرم کو صرف دیت کی سزا دی جائے گی۔ اگر مجرم کے علاوہ کوئی ولی نہ ہو تو مجرم کو بطور تعزیر 14 سال تک کے لیے قید کرنے کا حکم سنایا جائے گا۔

دفعہ 309- قتل عمد میں قصاص کا عفو

Waiver-Afw of qisas in qatl-i-amd

(1) قتل عمد کے مقدمہ میں کوئی بالغ باشعور ولی کسی بھی وقت اور بلا کسی معاوضہ کے اپنے حق قصاص کو معاف کرسکے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ قصاص معاف نہیں کیا جائے گا:

(a) جہاں حکومت ولی ہو، یا

(b) جہاں حق قصاص کسی نابالغ یا فاترالعقل کو حاصل ہو۔

(2) جب ضرر رسیدہ شخص کے ایک سے زائد ولی ہوں تو ان میں سے کوئی بھی اپنے حق قصاص کو معاف کرسکے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جو ولی قصاص معاف نہیں کرتا وہ دیت میں اپنے حصہ کا حق دار ہوگا۔

(3) جب ایک سے زائد اشخاص ضرر رسیدہ ہوں تو ایک ضرر رسیدہ شخص کے ولی کا حق قصاص کے معاف کرنے سے دیگر ضرر رسیدہ اشخاص کے ولی کے حق قصاص پر اثر انداز نہ ہوگا۔

(4) جب ایک سے زیادہ مجرم ہوں تو ایک مجرم کے خلاف حق قصاص معاف کردینے سے دیگر مجرمان کے خلاف حق قصاص پر اثر نہ پڑے گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں قصاص کی معافی کا ذکر ہے۔ نیز ان شرائط کو بیان کیا گیا ہے جن کے تابع معافی زیر عمل لائی جاسکتی ہے۔

دفعہ 309 کے تحت قتل عمد سے دست برداری اور دفعہ 310 (صلح) کے تحت قتل عمد میں قصاص کا راضی نامہ کرنا موثر اور عدالت پر قابل پابندی نہیں ہوں گے جب مصالحت کے فارم پر متوفی کے واحد حی القائم وارث کے دستخط نہیں تھے اور متوفی کا واحد حی القائم وارث (Surviving heir) فاترالعقل بن چکا تھا اور متوفی کا ولی بننے کا اہل نہیں رہا تھا۔ ابتدائی عدالت کی طرف سے محض اس بناء پر "عفو" کو قبول کرتے ہوئے کہ یہ اس کے روبرو ریکارڈ کیا گیا تھا زیر دفعہ 302 جرم سے بریت کے حکم کو ہائی کورٹ نے بہ تحریک خود اپنے اختیار سماعت نگرانی کو زیر دفعہ 439/435 مجموعہ ضابطہ فوجداری بروئے کار لاتے ہوئے منسوخ کردیا تھا اور مقدمہ بری شدہ ملزم کی زیر دفعہ 302 قتل کے الزام میں دوبارہ سماعت کے لیے ابتدائی عدالت کو بھیج دیا گیا تھا۔ [NLR 1996 SD 697 (a); 1997 PCr. LJ 247]

قتل عمد میں معافی: قتل عمد کے مجرم کو ولی معاف کرنے کا مجاز ہے۔ ایسی معافی بلامعاوضہ دی جاسکتی ہے۔ لیکن

جب مقتول کا کوئی وارث نہ ہو اور ایسی صورت میں حکومت ولی بن جائے تو حکومت کو معاف کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح جب ولی نابالغ یا فاترالعقل ہو تو اسے بھی معاف کردینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

ایک سے زائد ولی ہوں تو کوئی بھی قصاص کے حق کو معاف کرسکتا ہے۔ البتہ جو ولی قصاص کے حق کو معاف نہیں کرتا وہ اپنے حصہ کے مطابق دیت لینے کا حق دار ہوگا۔

مقتول کے ورثاء نے آزادانہ طور پر عفو عطا کیا تھا جس پر عملدرآمد کیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ ملزم کو تعزیر کی سزا دینے کے لیے کوئی وجہ موجود نہ تھی۔ جرم کے بارے میں معافی کی اجازت دے دی گئی اور ملزم کو بری کردیا گیا۔

(1997 MLD 2710)

اگر کوئی مقدمہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ (a)302، کے تحت آتا ہو اور بطور قصاص سزائے موت سنا دی گئی ہو تو عدالت سزائے موت کو عمرقید کی سزا سے نہیں بدل سکتی۔ ایسے مقدمے میں متوفی کا ولی یا تو دفعہ 309 PPC، کے تحت قصاص سے دست بردار ہوسکتا ہے یا زیر دفعہ 310 PPC، راضی نامہ کرسکتا ہے۔ [1997 SCMR 1307 (p)]

مصالحت: عدالت ساعت نے مقتول کی بیوہ اور اس کے بیٹے کی طرف سے دی گئی مصالحت کی درخواست منظور کرلی۔ عدالت ساعت کے حکم کو اس بناء پر چیلنج کیا گیا کہ متوفی کے دیگر ورثاء کو اس مصالحت میں شامل نہ کیا گیا تھا۔ مصالحت کا حق قانون کے تحت مقتول کے ورثاء کو دیا گیا۔ مستغیث اگرچہ مقتول کا بھائی تھا لیکن وہ مقتول کا قانونی وارث نہ تھا کیونکہ مقتول کے اپنے بچے موجود تھے۔ اس لئے بھائی وراثت سے محروم تھا۔ تاہم عدالت ساعت نے اپنے حکم میں اس بات کی وضاحت نہ کی تھی کہ نابالغ وارث کی مصالحت کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا جائے چنانچہ وہ حکم منسوخ کردیا گیا کہ اولیں طور پر مقتول کے ورثاء کا تعین کیا جائے اور بعد ازاں نابالغ وارث کے مفاد کا تحفظ کیا جائے۔ (1997 MLD 1329)

مقتول کی ماں کو مصالحت میں شامل نہ کیا گیا تھا اور ہائی کورٹ نے موت کی سزا کو عمرقید میں تبدیل کردیا تھا اور یہ سزا بطور تعزیر دی جاسکتی تھی نہ کہ بطور قصاص، اس لئے دفعہ (2) 309 پر انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ ان حالات میں درخواست برائے مصالحت رد کردی گئی۔ (1997 SCMR 1307)

ہائی کورٹ نے درست رائے قائم کی تھی کہ دو مواقع پر فریقین کے مابین مبینہ طور پر جو مصالحت ہوئی تھی وہ اس بناء پر جائز نہ تھی کیونکہ مقتول کے ماں اور باپ نے ایک "پیر" کے اثر و رسوخ اور اس کے خوف سے بیانات دئے تھے۔ ہائی کورٹ کی یہ رائے جائز تھی جس میں مداخلت کی گنجائش نہ تھی۔ چنانچہ سپریم کورٹ نے اپیل دائر کرنے کی اجازت نہ دی تاہم یہ قرار دیا کہ سائل اگر چاہے تو ہائی کورٹ میں متوفی کے ورثاء کے بیانات قلمبند کرنے کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ (1997 SCMR 1526)

مقدمہ کے فیصلہ کے بعد فریقین میں مصالحت ہوگئی۔ قصاص کے حق کا عفو یا مصالحت بعوض بدل صلح نہ صرف زیر ساعت مقدمات تک محدود ہے بلکہ سزا کے عملدرآمد ہونے سے قبل کسی وقت بھی بروئے کار لایا جاسکتا ہے اور اس بارے میں کوئی واضح دفعہ نہ ہونے کے باوجود بھی عدالت اس امر کی مجاز ہے کہ مصالحت کو قبول کرکے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے حکم جاری کرے اور یہ حکم مقدمہ کے فیصلہ کے بعد بھی جاری کیا جاسکتا ہے۔ مصالحت کو قبول کرنے کے سلسلے میں عدالت کا اختیار ساعت ختم نہیں ہوتا۔ (1994 MLD 1)

مصالحت کو عدالت ہی عملی جامہ پہنا سکتی ہے۔ اگر فریقین کے مابین مصالحت ہوجائے تو اسے لازمی طور پر عدالت ہی عملی جامہ پہنا سکتی ہے اور یہ وہ عدالت ہونی چاہیے جو معاملے کا فیصلہ کرچکی ہو۔ (1994 MLD 1)

ضمن 3-4: دفعہ ہذا کی ضمنی دفعہ 3 اور 4 کے مطابق جب ضرر رسیدہ ایک سے زائد ہوں تو ان کے ولیوں سے جو جو معاف کردے اس کا اثر ان ولیوں پر نہ ہو گا جو معاف نہیں کرتے۔ اسی طرح مجرم ایک سے زیادہ ہوں اور ایک مجرم کو معاف کردیا جائے تو اس سے دوسرے مجرم کے حق قصاص معاف نہیں ہو جائیں گے بلکہ دیگر ولی ان کے خلاف حق قصاص کا نفاذ کرسکیں گے۔

معافی کا حق چونکہ شخصی حق ہے۔ لہٰذا کسی نابالغ کا ولی معافی دینے کا حق دار نہ ہے۔ (1993 PCr.LJ 68)

ایسا راضی نامہ جو دفعہ 309 کی شرائط سے مطابقت نہ کرے قابل عمل نہ ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ نے رہائی کے حکم کو کالعدم قرار دیا۔ مقدمہ ریمانڈ کردیا گیا کہ ملزم کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ (1993 PCr. LJ 68)

دفعہ 310- قتل عمد میں قصاص کی صلح کرنا

Compounding of qisas (Sulh) in qatL-i-amd

(1) قتل عمد کے مقدمہ میں کوئی بالغ باشعور ولی، کسی بھی وقت بدل صلح کو قبول کرتے ہوئے اپنے حق قصاص پر صلح کرسکتا ہے۔

۲۰[مگر شرط یہ ہے کہ ایک لڑکی کو شادی کرکے یا ویسے ہی بدل صلح کے طور پر نہیں دیا جائے گا۔]

(2) جب کوئی ولی نابالغ یا فاتر العقل ہو تو ایسے نابالغ یا فاتر العقل ولی کا حق قصاص کی نسبت صلح کرسکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ بدل صلح کی مالیت دیت سے کم نہ ہوگی۔

(3) جب حکومت ولی ہو تو وہ قصاص کے حق کی نسبت صلح کرنے کی مجاز ہوگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ بدل صلح کی مالیت دیت کی مالیت سے کم نہ ہوگی۔

(4) جب بدل صلح کا تعین نہ کیا گیا ہو یا وہ کوئی ایسی جائیداد یا حق ہو، جس کا شریعت کے مطابق، رقم کی صورت میں تعین نہ کیا جاسکتا ہو، تو یہ سمجھا جائے گا کہ قصاص کے حق کی نسبت صلح ہوگئی ہے اور مجرم دیت کا مستوجب ہوگا۔

(5) بدل صلح ادا کیا جاسکتا ہے یا مطالبہ پر ادا کیا جاسکتا ہے یا ملتوی شدہ تاریخ پر، جیسا کہ مجرم اور ولی میں طے پائے۔

وضاحت Explanation: دفعہ ہذا میں بدل صلح سے مراد باہمی طور پر طے شدہ وہ معاوضہ ہے جو شریعت کے مطابق مجرم کی طرف سے ولی کو، نقد یا جنس کی صورت میں یا منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں ادا کیا جانا ہو یا دیا گیا ہو۔

شرح

مقصد: قصاص جان کا بدلہ جان ہے، لیکن اگر قتل عمد کی صورت میں کوئی وارث یا مقتول کا ولی حق قصاص کو ترک کرنا چاہے تو جان کے بدلے میں رقم ادا کی جاسکتی ہے۔ البتہ قصاص کا عوضانہ عورت نکاح میں دینا غلط قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی عورت سے قصاص لینا ہو تو اس عورت سے نکاح کرلینا جائز ہوگا۔ دفعہ ہذا میں قتل عمد میں جان کے بدلہ جان کی بجائے صلح کرکے عوضانہ لینا بیان کیا گیا ہے۔

صلح کی شرائط: قاتل سے صلح کرنے کے لیے ضروری نہ ہے کہ بدل دیت کی مقدار کے مطابق مقرر کیا جائے۔ صلح کے لیے ایسی کوئی شرط یا پابندی نہ ہے کہ صلح کا عوضانہ کم ہو یا زیادہ یا کتنا ہو۔ دیت کی مقدار جنس میں ہو یا غیر جنس میں۔ ایسا عوضانہ فوری ادا ہو، اقساط میں ہو اور کتنے عرصہ کے اندر ادا کیا جائے گا۔ اگر دیت پر صلح ہو تو عوضانہ دیت سے کم نہ ہوگا۔ اگر ایک ولی صلح کرے، دوسرے نہ کریں تو وہ دیت کے حق دار ہوں گے۔ حکومت کو بھی قصاص ترک کرکے صلح کا اختیار دیا گیا ہے۔

قصاص پر راضی نامہ: قصاص کا راضی نامہ کرلینا اور جرم کا راضی نامہ کرلینا دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں۔ جرم کا راضی نامہ دفعہ 345، ضابطہ فوجداری کے تحت کیا جاتا ہے جب کہ قصاص کا راضی نامہ دفعہ 310، کے تحت عمل میں لایا جاتا ہے۔

(1992 PCr. LJ 1960)

۲۰۔ فقرہ شرطیہ متبادل ہوا بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

اگر شکار (Victim) ایک سے زیادہ ولی رکھتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک اپنے حق سے دست بردار ہو جاتا ہے، قصاص کا حق نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ولی جو دست بردار نہیں ہوا ہے یا بدل صلح میں شامل نہیں ہوا ہے، وہ دفعہ 311 پی پی سی کے تابع اپنا دیت کا حصہ وصول کرنے کا حقدار ہو گا۔ تاہم، جہاں شخص ملزم کو بطور تعزیر کے اور بطور قصاص کے نہیں، قتل کے لیے سزا دی گئی ہو، تو اس کے قانونی وارث دست بردار نہیں ہو سکتے یا بدل صلح قبول نہیں کر سکتے۔ تعزیر کے طور پر قتل کے لیے دی گئی سزا کی بابت متوفی کے تمام قانونی وارث متعلقہ عدالت کی اجازت سے راضی نامہ کر سکتے ہیں (1997 SCMR 1307)۔

بدل صلح: کسی عورت کو نکاح میں دے دینا جائز بدلہ صلح نہ ہے۔ (1992 SCMR 1283)

ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ ضلع نے رپورٹ کی کہ ملزم کو اس کی دو بیٹیوں سے مقتول کے دو لڑکوں کے ساتھ شادی اور دو لاکھ روپیہ معاوضہ کے بدل میں مجرم کو معاف کر دیا گیا ہے۔ مقتول کے دو لڑکوں اور بھائی نے مجسٹریٹ ضلع کے روبرو راضی نامہ کی توثیق کر دی اور ملزم فریق سے دو لاکھ بطور معاوضہ وصول پانا بھی تسلیم کر لیا۔ سرکاری وکیل نے راضی نامہ کے خلاف کوئی عذر پیش نہ کیا۔ سپریم کورٹ نے راضی نامہ کو درست تسلیم کرتے ہوئے اور قانون کے تقاضے پورے ہونے کی بناء پر راضی نامہ منظور کر لیا۔
(1992 SCMR 1283)

جرائم سے دست برداری یا ان کی بابت راضی نامہ کرنا

Waiver or compounding of offences

جرائم کی بابت دست برداری یا راضی نامہ کرنے کے بارے میں سپریم کورٹ نے ماتحت عدالتوں اور شہریوں کے لیے مندرجہ ذیل گائیڈ لائنز مقرر کی ہیں:

(i) قتل عمد کی صورت میں اگر قصاص کا حق بغیر کسی معاوضے کے چھوڑ دیا جاتا ہے یا فریقین یعنی ملزم اور متوفی کے بالغ قانونی وارثوں کے درمیان مقدمہ کے زیر غور ہونے کے دوران مصالحت ہو جاتی ہے تو جرم کی مصالحت کرنے کے لیے عدالت ابتدائی کے سامنے اجازت کے لیے درخواست پیش کی جائے گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ 310 پی پی سی سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی۔

(ii) قتل عمد کی صورت میں، اگر قصاص کے حق کو بغیر کسی معاوضے کے چھوڑ دیا جاتا ہے یا متوفی کے قانونی وارثان مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 309 و 310 کے مفاہیم کے اندر اپیل کے زیر غور ہونے کے دوران میں قصاص کے اپنے حق کی بابت راضی نامہ کر لیتے ہیں تو جرم کی بابت راضی نامہ کرنے کی اجازت کے لیے درخواستیں عدالت اپیل کے روبرو پیش کی جائیں گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ 310 PPC سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی۔

(iii) زیر دفعہ 338-E (1) PPC کے باب XLV کی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 345 کی شرائط کے تابع، مجموعہ تعزیرات پاکستان کے باب XLV کے تحت قتل انسان (homicide) اور ضرر (hurt) سے متعلق تمام جرائم کی بابت دست بردار ہوا جا سکتا ہے یا ان کی بابت راضی نامہ کیا جا سکتا ہے اور دفعات PPC 309 و 310 کی شرائط کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ایسے جرائم کی بابت دست برداری یا ان کی بابت راضی نامہ کرنے پر ہو گا۔ چنانچہ اگر عدالت ابتدائی کے فیصلے یا اپیل کے فیصلے کے بعد، اگر کوئی ہو، باب XLV کے تحت جسم انسانی پر اثر انداز ہونے والے کسی جرم کی بابت دست برداری عمل میں آتی ہے یا اس کی بابت راضی نامہ کیا جاتا ہے تو جرم کی بابت دست بردار ہونے یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے کی اجازت کے لیے درخواست ابتدائی عدالت کو پیش کی جا سکے گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ PPC 310 سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی اور اگر ابتدائی عدالت کو

یقین ہو کہ قصاص کے حق سے دست برداری یا باب XLV کے تحت قابل سزا کسی جرم کی بابت راضی نامہ کرنا حقیقی اور حسب ضابطہ ہے تو یہ ملزم کو بری کر دے گی۔

(iv) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی شخص متوفی کا قانونی وارث ہے یا وارث نہیں ہے تو ایسے سوال کا فیصلہ دست برداری یا فریقین کے درمیان مصالحت کی اساس پر درخواست قبول کرنے کی مجاز عدالت کرے گی۔

(v) کسی جرم کی بابت دست برداری یا راضی نامہ سے متعلق سوالات کے فیصلے کی اغراض کے لیے ملزم اور متوفی کے قانون وارثوں کو زیر دفعہ (1)E-338 مجموعہ تعزیرات پاکستان کارروائی کا فریق تصور کیا جائے گا۔(PLD 1996 SC 178)

[61] [دفعہ 310-A عورت کو بدل صلح، ونی یا سوارا میں شادی میں یا بصورت دیگر دینے کے لیے سزا۔

Punishment for giving a female in marriage or otherwise in badl-e-sulh or Swara

جو کوئی بھی ایک دیوانی تنازع یا ایک فوجداری ذمہ داری کو طے کرنے کے عوض میں ایک عورت کو بدل صلح، ونی یا سوارا یا کسی نام کے تحت کسی دیگر رسم و رواج یا دستور کے طور پر شادی میں دیتا ہے یا بصورت دیگر شادی کرنے کے لیے مجبور کرتا ہے کو اس میعاد کے لیے کسی ایک نوعیت کی قید کی سزا دی جائے گی جو سات سال تک ہو سکے گی مگر تین سال سے کم نہ ہو گی اور پانچ لاکھ روپوؤں کے لیے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔]

[62] [دفعہ 311۔قتل عمد کے بارے میں قصاص کے حق کا تعزیر کے بعد ترک حق کرنا یا راضی نامہ کرنا

Tazir after waiver or compounding of right of qisas in qatl-i-amd

بالالحاظ اس بات کا کہ دفعات 309 یا 310 میں شامل کسی شے کے جہاں تمام ولیان قصاص کے حق کو ترک کرنے یا راضی نامہ کرنے کے لیے تیار نہیں[a] [اگر] تو فساد فی الارض کا اصول[b] [اثر انداز ہوتا ہو تو] عدالت[c] [۔۔۔] مقدمات کے واقعات اور حالات کے پیش نظر ایک مجرم کو جس کے خلاف قصاص کا حق ترک کیا گیا ہو، سزا دے[b] [جو سزائے موت یا عمر قید یا] جس کی میعاد 14 سال تک بطور تعزیر ہوئی:

[d] [مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ جرم غیرت کے نام پر یا اس کی بنا پر کیا گیا ہے تو قید کی سزا دس سال کے عرصہ سے کم نہ ہو گی۔]

تشریح Explanation: اس دفعہ کی اغراض کے لیے "فساد فی الارض" میں شامل ہے۔ مجرم کا سابقہ طرز عمل یا آیا وہ پہلے سزایاب ہو چکا ہے یا وحشیانہ اور دہشت انگیز طریقہ جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے جو ضمیر عامہ کے لیے شرمناک ہے یا مجرم کو جماعت یعنی لوگوں کے لیے ایک امکانی خطرہ خیال کیا جاتا ہے۔] [b] [یا اگر یہ جرم غیرت کے نام پر یا اس کی بنا پر کیا گیا ہے۔]

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں قتل عمد کے لیے معافی یا صلح ہو جانے کے باوجود فلاح عامہ کے لیے تعزیر کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایسی تعزیر قاضی مقدمہ کے حالات و واقعات کو مد نظر رکھ کے سنانے کا مجاز ہے۔ ایسی سزا دس سال تک کی قید

61۔ دفعہ 310-A کو تبدیل کیا گیا بذریعہ کریمنل لا، (تیسرے ترمیمی) ایکٹ، XXVI بابت 2011۔

62۔ دفعہ 311 کو آرڈیننس XII آف 1993، نے تبدیل کیا۔

a۔ لفظ تبدیل ہوا بذریعہ کریمنل لا، (ترمیمی) ایکٹ I بابت 2005۔

b۔ الفاظ شامل ہوئے بذریعہ کریمنل لا، (ترمیمی) ایکٹ I بابت 2005۔

الفاظ منسوخ ہوئے بذریعہ کریمنل لا، (ترمیمی) ایکٹ I بابت 2005۔

شرطیہ شامل بذریعہ کریمنل لا، (ترمیمی) ایکٹ I بابت 2005۔

ہو سکتی ہے، اگرچہ ملزم کی جان بخشی ہو چکی ہو۔

قصاص کی مصالحت / دست برداری کی مصالحت اور جرائم کا راضی نامہ مماثل اور قابل ادل بدل (Interchangeable) نہیں ہیں کیونکہ قصاص سے دست برداری یا راضی نامہ کا اختیار کلی طور پر متعلقہ فرد کے پاس ہوتا ہے جبکہ جرائم پر راضی نامہ عدالت کی رضامندی کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 311 پی پی سی کی شرائط کو الگ طور پر نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (7)،(2) 345 کی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔ [PLD 1996 Quetta 56(1)]

عدالت قتل عمد سے دست برداری قبول کرنے کے بعد ملزم پر تعزیر کے لیے مقدمہ چلاسکتی ہے اور اسے سزا دے سکتی ہے [1996 SD 697 (1)]۔

سزایافتہ یا عادی مجرم: کیونکہ تعزیر کے بارے میں قرآن پاک اور سنت میں کوئی نقص موجود نہ ہے۔ لہٰذا عادی مجرم، سابقہ سزایافتہ کو سزایاب کرنے کے لیے قاضی کو اختیار دیا گیا ہے کہ صلح یا معافی ہوجانے کے باوجود مجرم کو بطور تعزیر چودہ سال تک کی قید کا حکم دے سکتا ہے۔

مصالحت Compromise: صرف متوفی کا والد جرم پر مصالحت کرنے کا مجاز تھا، ابتدائی عدالت کی ہدایت کہ متوفی کے بھائی اور بہنوں سے توثیق کرائی جائے، کلیتاً قانونی اختیار سے عاری (devold) تھی نتیجتاً زیر اعتراض حکم کو منسوخ کردیا گیا تھا اور ابتدائی عدالت کو مصالحت کا دوبارہ جائزہ لینے اور دفعہ 311 پی پی سی کی شرائط اور مقدمے میں ہائی کورٹ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیا حکم صادر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ نگرانی کی عرضی حسبہ، نمٹا دی گئی تھی [PLD 1997 Quetta 17 (d)]۔

نظیریں: ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ دفعہ 311، تعزیرات پاکستان کا اطلاق ان صورتوں میں ہوگا جہاں پر مقدمہ کے متعلق مجموعی طور پر کوئی راضی نامہ نہ ہوا ہو لیکن صرف حق قصاص زیر دفعہ 309، معاف کردیا گیا ہو یا اگر دفعہ 310 کے تحت راضی نامہ کرنے کا حق موجود ہو، صرف اس صورت میں دفعہ 311 P.P.C میں درج ہدایات دستیاب ہوں گی۔

(1992 PCr. LJ 1960)

دفعہ 311 PPC کے تحت قصاص سے دست برداری کی صورت میں اور مصالحت کرنے کے بعد بھی سزا دی جاسکتی ہے [PLD 1996 Quetta 56 (a)]۔

ایک مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ دفعہ 311 P.P.C کے احکام صرف اس صورت میں زیر عمل لائے جائیں گے جب عدالت نے دفعہ 345، ضابطہ فوجداری کے تحت جرم کے راضی نامہ کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔ (1992 MLJ 1590)

قصاص میں صلح کے متعلق ایک مقدمہ میں قرار پایا کہ قتل عمد میں قصاص کا حق چھوڑنے یا اس پر راضی نامہ کرنے پر مجرم کو ایسے قتل عمد کے جرم پر تعزیر کی سزا نہیں دی جاسکتی جو کہ دفعہ 311 کی ترمیم سے قبل سرزد ہوا ہو۔

(PLD 1992 Pesh. 187)

جب تک ملزم کے خلاف جرم ثابت نہ ہوجائے قصاص کی معافی یا اس پر راضی نامہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(PLD 1992 Pesh. 187)

دفعہ 312- قصاص کی معافی یا صلح کے بعد قتل عمد

Qatl-i-amd after waiver or compounding of qisas

جب کوئی ولی ایسے مجرم کے قتل عمد کا ارتکاب کرے جس کے خلاف دفعہ 309 کے تحت قصاص معاف کیا جاچکا ہو یا

دفعہ 310 کے تحت اس کی نسبت صلح ہو چکی ہو تو ایسے ولی کو سزا دی جائے گی:

(a) قصاص کی، اگر مجرم کے خلاف خود اس نے حق قصاص معاف کیا ہو یا صلح کی ہو یا اس کو کسی دیگر ولی کے ذریعہ معافی یا صلح کی نسبت علم تھا، یا

(b) دیت کی، اگر وہ ایسی معافی یا صلح کے بارے میں لاعلم تھا۔

شرح

بعض اوقات مقتول کا ولی قاتل کے ساتھ صلح کرلیتا ہے یا اس کو معاف کردیتا ہے مگر بعد ازاں جذبات کی شدت میں صلح یا معافی کو نظرانداز کرکے قاتل کو قتل کردیتا ہے تو وہ قتل عمد کے لیے قصاص کی سزا کا حق دار ہوگا۔ اگر صورت حال یہ ہو کہ ولی کو اس معافی یا صلح کا علم نہ ہوا ہو وہ قاتل کا قتل کردے تو وہ دیت کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ 313- قتل عمد میں قصاص کا حق Right of qisas in qatl-i-amd

(1) جب صرف ایک ولی ہو تو قتل عمد میں وہ اکیلا قصاص کا حق دار ہوگا، لیکن اگر ایک سے زائد ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو حق قصاص حاصل ہوگا۔

(2) اگر ضرر رسیدہ شخص کا:

(a) کوئی ولی نہ ہو، تو حکومت کو حق قصاص حاصل ہوگا، یا

(b) کسی نابالغ یا فاترالعقل کے علاوہ دیگر ولی نہ ہو یا ولیوں میں سے ایک نابالغ یا فاترالعقل ہو تو باپ یا اگر وہ زندہ نہ ہو تو ایسے ولی کے دادا کو حق قصاص ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر نابالغ یا فاترالعقل ولی کا کوئی والد یا دادا نہ ہو، چاہے کتنے اوپر تک، اور عدالت کی طرف سے کوئی ولی مقرر نہ ہوا ہو تو حکومت کو اس کی طرف سے حق قصاص حاصل ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں قصاص کے حق داران کی وضاحت کی گئی ہے، تاکہ ہر قسم کی صورت حال سے نمٹا جاسکے۔

قصاص کے حق دار: دفعہ ہذا کے مطابق قتل عمد کی صورت میں ایک یا زیادہ ولی، سب کے سب قصاص کے حق دار ہوں گے۔ ضرر رسیدہ کا کوئی ولی نہ ہو تو حکومت کو حق قصاص حاصل ہوگا۔ جب مقتول کا ولی نابالغ یا فاترالعقل ہو، یا ولیوں میں سے ایک نابالغ یا فاترالعقل ہو تو ایسے ولی کا باپ اور اگر باپ بھی زندہ نہ ہو تو ولی کے دادا کو حق قصاص حاصل ہوگا، البتہ اگر صورت حال یہ ہو کہ نابالغ یا فاترالعقل کا باپ یا دادا نہ ہو، چاہے کتنے اوپر تک اور عدالت سے بھی کوئی ولی مقرر نہ ہوا ہو تو حق قصاص حکومت کو حاصل ہوگا۔

دفعہ 314- قتل عمد میں قصاص کی تعمیل

Execution of qisas in qatl-i-amd

(1) قتل عمد میں قصاص کی تعمیل، کسی عہدہ دار کے ذریعہ، عدالت کی ہدایت کے بموجب، سزایاب کو سزائے موت دے، کی جائے گی۔

(2) قصاص کی تعمیل اس وقت تک نہ کی جائے گی تاوقتیکہ بوقت تعمیل تمام ولی بذاتی یا بذریعہ اپنے نمائندگان، جن کو ان کی طرف سے تحریری طور پر اس بارے میں، مجاز کیا گیا ہو، موجود ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی ولی یا اس کا نمائندہ قصاص کی تعمیل کی تاریخ، وقت اور جگہ پر، جب کہ اسے تاریخ، وقت اور جگہ کے بارے میں، جیسی کہ عدالت نے اس کی توثیق کی ہو، مطلع کردیا گیا ہو، حاضر آنے سے قاصر رہے تو کوئی افسر، جسے عدالت نے مجاز کیا ہو، قصاص کی تعمیل کی اجازت دے گا اور حکومت ایسے ولی کی عدم موجودگی میں قصاص کی تعمیل کرائے گی۔

(3) اگر سزا یاب ایسی عورت ہو جو حاملہ ہو، تو عدالت کسی مجاز طبی افسر کے مشورہ سے قصاص کی تعمیل بچے کی پیدائش کے بعد دو سال کے عرصہ کے لیے ملتوی کرنے کی مجاز ہوگی اور اس عرصہ کے دوران، اس کو، عدالت کے اطمینان کے مطابق ضمانت فراہم کرنے پر رہا کیا جاسکے گا یا اگر اسے اس طرح رہا نہ کیا جائے تو اس سے ایسا سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں قصاص کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ قصاص کی تعمیل سرکاری عہدہ دار کے ذریعہ بہ حاضری ولی کی جائے گی۔ اگر ایسا ولی خود یا بذریعہ مجاز کردہ مختار باوجود اطلاع یابی کے حاضر نہ ہو تو حکومت کی طرف سے مجاز کردہ افسر قصاص کی تعمیل کرائے گا۔

اگر سزایاب شخص کوئی عورت ہو جو حاملہ ہو تو سزا کی تعمیل بچے کی پیدائش سے دو سال بعد تک ملتوی کردی جائے گی۔

قصاص لینے کا طریقہ کار: دفعہ ہذا میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ قصاص کس طریقہ سے زیر عمل لائی جائے گی۔ رسول اکرمؐ کا تو ارشاد ہے کہ "قصاص نہیں مگر تلوار سے۔" لہٰذا جان کا قصاص تلوار سے لیا جانا چاہیے۔ پھانسی دینا، آگ سے جلانا یا بجلی کے جھٹکے دے کر موت واقع کرنا سب غیر شرعی طریقے ہیں۔ اگر قاتل نے مقتول کو پتھر مار کر ہلاک کیا، تو قاتل کو بھی پتھر مار کر ہلاک کرنا چاہیے۔ البتہ ولی مقتول اس طرح سے قاتل کو نہ مارنا چاہے تو پھر حدیث کے مطابق تلوار سے مارنا چاہیے۔

قصاص کی تعمیل حکومت کے کسی منصب دار کی طرف سے کی جاتی ہے [PLD 1996 SC 1 (e)]۔

دفعہ 315- قتل شبہ عمد Qatl Shibh-i-amd: جو کوئی کسی شخص کے جسم یا ذہن کو ضرر پہنچانے کی نیت سے، کسی ایسے ہتھیار یا فعل سے اس کی یا کسی دوسرے شخص کی موت کا باعث ہو، جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع ہونے کا امکان نہیں ہوتا، تو کہا جائے گا کہ اس نے قتل شبہ العمد کا ارتکاب کیا ہے۔

تمثیل
Illustration

الف، ضرر پہنچانے کے لیے ز کو سوٹی یا پتھر سے مارتا ہے، جس سے عام قدرتی حالات میں موت واقع ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔ ز اس ضرر کے نتیجہ میں مرجاتا ہے۔ الف نے قتل شبہ العمد کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق قاتل کے ہاتھوں موت تو واقع ہوجاتی ہے، مگر موت کا باعث ایسا ہوتا ہے جس میں عام حالات میں

موت واقع نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر کوئی شخص دوسرے کو عام سوئی، ڈنڈے یا پتھر سے ضرب لگاتا ہے جس سے عام طور پر دوسرے شخص کے زخمی ہونے کا تو امکان ہے مگر موت کا امکان نہیں ہوتا اور اگر ایسی چوٹ سے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو یہ قتل شبہ العمد کہلائے گا گویا کہ قاتل نے دیدہ دانستہ قتل کا ارتکاب نہیں کیا۔ ایسے تمام زخم جو بالعموم موت کا باعث نہ بنتے ہوں، مگر وہ موت کا باعث بن جائیں تو یہ قتل شبہ العمد ہوگا۔

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence: استغاثہ کی طرف سے وقوعہ کے نہایت فطری اور آزاد گواہ کی عدم پیش گزاری سے صرف یہ قیاس کیا گیا کہ وہ استغاثہ کے کیس کی تائید نہیں کر رہا تھا۔ شکایت کنندہ اور اس کا بیٹا جو عینی گواہ ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے، اصل مجرم یا اس طریقے کے بارے میں یقینی نہیں تھے جس میں واقعہ شروع ہوا اور ختم ہوا۔ ایف۔ آئی۔ آر میں درج تمام اشخاص کو پولیس نے بے قصور قرار دے دیا تھا اور اس شخص کو جسے موقع پر نہیں دیکھا گیا تھا اور نہ اس کا نام ایف۔ آئی۔ آر میں درج تھا، متوفی کے قتل کا مرتکب قرار دے دیا گیا تھا۔ صفائی کا بیان صداقت سے قریب تر ہونے کی بناء پر قابل قبول تھا۔ اندریں حالات ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا تھا (1998 PCr. LJ 1384)۔

دفعہ 316۔ قتل شبہ العمد کی سزا Punishment for qatl shibh-i-amd: جو کوئی قتل شبہ العمد کا ارتکاب کرے وہ دیت کا مستوجب ہوگا اور اسے بطور تعزیر کسی قسم کی اتنی مدت کے لیے سزائے قید بھی دی جاسکے گی جو ٦٣[25 سال] تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد: قتل شبہ العمد کی سزا دیت ہے۔ اس کے علاوہ بطور تعزیر چودہ سال تک قید کی سزا بھی دی جائے گی۔

دیت کتنی ہوگی: عام دیت ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے ہے۔ قتل عمد اور قتل شبہ العمد کی دیت کی رقم، قتل خطا کی دیت سے زیادہ ہوگی۔ اس کی رقم کا فیصلہ قاضی کرے گا۔ یہ دیت عاقلہ پر ہوگی۔ دیت کی ادائیگی مقدمہ کے حالات کے مطابق 3 سال تک ادا کی جاسکتی ہے۔ قتل عمد کی سزا قصاص ہے۔ مگر قصاص ساقط ہو جائے تو دیت مغلظہ دی جائے گی۔ قاتل پر لازم ہوگا کہ اس کی فوری ادائیگی کرے۔ دیت مغلظہ کی اصل دیت میں 40 حاملہ اونٹنیوں کی مالیت کے برابر اضافہ کیا جائے گا۔

قتل شبہ العمد کی سزا: ہمراہی ملزم کو جو زخم لگے تھے ان کی وضاحت نہ کی گئی تھی۔ رپورٹ ابتدائی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی اور وجہ تحریک جرم ثابت نہ کی گئی تھی۔ ان حالات میں عدالت سماعت ملزم کے موقف کو درست باور کرنے میں حق بجانب تھی۔ مقتول کو صرف ایک زخم سر پر لگا تھا چنانچہ ملزم کو سات سال قید بامشقت کی سزا تعزیر کے طور پر دی گئی تھی وہ برقرار رکھی گئی۔ ملزم نے اپنے بھائی کے حق حفاظت خود اختیاری میں فعل سرزد کیا تھا اس لئے وہ دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار نہ تھا۔ دیت کی ادائیگی کے لیے حکم عدالت ماتحت منسوخ کر دیا گیا۔ (1964 PCr. LJ 1826)

اس مسئلے پر غور کرنے کے لئے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی کہ مسئلہ مذکور ایک عام قانونی اہمیت کا حامل تھا جو یہ تھا کہ سائلان (ملزمان) چونکہ غریب تھے اس لئے وہ دیت کی رقم ادا نہیں کر سکتے تھے نہ ہی ان کے رشتہ دار اتنی بڑی رقم حاصل کر سکتے تھے اور نتیجہ کے طور پر انہیں اس وقت تک رہا نہیں کیا جا سکتا تھا جب تک کہ رقم کی ادائیگی نہ کر دی جائے۔ نیز یہ کہ دیت کے بارے میں اسلام کے نکتہ نظر سے ایک مجرم کو محض اس وجہ سے جیل میں سالوں تک

٦٣۔ الفاظ تبادل ہوئے بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

محبوس کردیا جائے کہ وہ دیت کی رقم ادا نہیں کرسکتا تھا اور یہ کہ وہ اس شرط پر رہائی حاصل کرسکتا تھا کہ وہ رقم کما کر دیت کی ادائیگی کردے گا۔ (1994 SCMR 1621)

اپیل دائر کرنے کی اجازت اس نکتہ پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ حفاظت خوداختیاری کا موقف مجموعی طور پر یا تو قبول کیا جاسکتا ہے یا مسترد کیا جاسکتا ہے اور جب ملزم کے اس بیان کو تسلیم کرلیا جائے کہ اس نے مقتول کو ضرب پہنچانے کا اقرار کرلیا ہے تو اس کی ضرب پہنچانے کی وضاحت کو رد نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ نیز یہ کہ جرم زیر دفعہ 316، تعزیرات پاکستان صفحہ مسل پر موجود شہادت سے ثابت نہ کیا جاسکتا تھا اس لئے ملزم کی سزایابی دفعہ مذکور کے تحت قائم نہ رہ سکتی تھی اور یہ کہ اگر مجرم کا موقف استغاثہ کے موقف سے زیادہ مناسب معلوم ہو تو اس کا فائدہ ملزم کو حاصل ہونا چاہیے نیز یہ کہ رپورٹ ابتدائی درج کرانے میں دو دن کی تاخیر کی وضاحت نہ کی گئی تھی اس لئے استغاثہ کا مقدمہ اس بناء پر خاصہ مشکوک ہوگیا تھا۔ (1995 SCMR 479)

شہادت کی جائزہ گری Appreciation of evidence : ملزم پر جرم کے ارتکاب کے لیے براہ راست الزام عائد کیا گیا تھا۔ جرم میں استعمال ہونے والا ہتھیار یعنی خون آلود چھڑی (Stick) ملزم کے مکان سے برآمد کی جاچکی تھی۔ طبی رپورٹ نے متوفی کی موت چھڑی جیسے کند ہتھیار سے وقوع پذیر ہونے کی تصدیق کردی تھی۔ ملزم نے اپنا جرم مجسٹریٹ کے سامنے نیز عدالت ابتدائی کے سامنے تسلیم کرلیا تھا۔ اندریں حالات، ابتدائی عدالت نے صحیح طور پر ملزم کو جرم کا مرتکب قرار دیا تھا ملزم اور متوفی کے درمیان اچانک لڑائی کو اس کے حق میں تخفیفی عامل قرار دیتے ہوئے اسے دفعہ 331۔ پی پی سی کے تحت دیت کی سزا دی تھی۔ تاہم ملزم جو دیت کی رقم کی عدم ادائی کی بناء پر جیل میں قید محض کی سزا کاٹ رہا تھا، زیر دفعہ 331، پی پی سی ضمانت پر رہا ہونے کا حقدار تھا۔ چنانچہ ملزم کو دیت کی رقم 2.40.000 روپے کی رقم کے مساوی ضمانت مع ابتدائی عدالت کے اطمینان کے مطابق دو ضامنوں کے جن میں سے ہر ایک اتنی ہی رقم کا ضامن ہو، فراہم کرنے پر دیت کی رقم تین سالانہ اقساط میں ادا کرنے کی ہدایت کے ساتھ رہا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

[1998 PCr. LJ 1781]

دفعہ 317۔ قتل کا ارتکاب کرنے والا شخص وراثت سے محروم ہوگا

Person committing qatl debarred from succession

جب کوئی شخص، جس نے قتل عمد یا قتل شبہ العمد کا ارتکاب کیا ہو، کوئی وارث یا کسی وصیت کے تحت مفاد گیرندہ ہو، تو وہ شخص ضرر رسیدہ کی جائیداد کی وراثت سے بطور وارث یا مفاد گیرندہ کے محروم ہوجائے گا۔

شرح

اگر کوئی شخص کسی کو قتل کردے جو قتل عمد یا قتل شبہ العمد کے زمرے میں آتا ہو تو ایسا قاتل مقتول کی جائیداد سے وراثتاً حصہ حاصل کرنے سے محروم ہوگا۔ ایسے قتل میں یہ خیال اغلب ہوگا کہ قاتل نے جائیداد حاصل کرنے کے ملنے خون ناحق کیا، لہٰذا شریعت ایسے قاتل کو اپنے مورث سے جائیداد پانے سے محروم کرتی ہے۔

دفعہ 318۔ قتل خطا Qatl-i-Khata : جو کوئی، کسی شخص کی موت واقع کرنے یا ضرر پہنچانے کی نیت کے بغیر، اس شخص کی موت کا باعث ہوجائے، کسی فعل کی غلطی سے یا واتفاقی غلطی سے، تو کہا جائے گا کہ اس نے قتل خطا کا ارتکاب کیا ہے۔

تمثیلات
Illustration

(a) الف ہرن کا نشانہ باندھتا ہے، لیکن نشانہ خطا ہوجاتا ہے اور ز کو مار ڈالتا ہے جو اس کے پاس کھڑا ہے، تو وہ قتل خطا کا مجرم ہے۔

(b) الف ایک شے کو سور سمجھ کر گولی چلاتا ہے، لیکن وہ انسان نکلتا ہے۔ الف قتل خطا کا مجرم ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ایسے قتل کی وضاحت کرتی ہے جس میں کوئی ارادہ و تیاری کا عنصر شامل نہ ہو۔ جو مثالیں شامل دفعہ ہیں ان سے اس دفعہ کی وضاحت مطلوب ہے۔

قتل خطا کی تعریف: خطا کی تعریف یا معنی لاپروائی، یعنی بے احتیاطی، بلاسوچ سمجھے، بلاغور کیے کوئی ایسا فعل سرانجام دینا جس سے موت واقع ہوجائے۔ اگر قتل بالارادہ ہو تو قتل عمد کے زمرے میں آئے گا۔

دفعہ 319۔ قتل خطا کی سزا Punishment for qatl-i-khata: جو کوئی قتل خطا کا مرتکب ہوگا وہ دیت کا مستوجب ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب قتل خطا کا ارتکاب کسی بے احتیاطی یا غفلت سے ہوا ہو، سوائے گاڑی چلانے میں بے احتیاطی یا غفلت کے، تو مجرم کو دیت کے ساتھ بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

شرح

مقصد: قتل خطا کی سزا دیت ہے۔ اگر ایسا قتل کسی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہو یا غفلت سے ہوا ہو تو مجرم دیت کے علاوہ بطور تعزیر قید کا بھی مستوجب ہوگا۔

دیت کے معانی: لفظ "دیت" کے لغوی معنی بہنا ہیں، یعنی کوئی بہنے والی چیز۔ یعنی خون کا بدل مراد ہے۔ اسے اردو میں خون بہا بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ قتل شبہ العمد اور قتل خطا میں انسانی خون بہانے کے بدلے خون بہا ادا کرنے کو دیت کہتے ہیں۔

شہادت کا تجزیہ: چشم دید گواہ کی ملزم سے کوئی دشمنی نہ تھی اور اس کی شہادت کی طبی شہادت سے پوری طرح تائید ہوتی تھی۔ پس اس طرح استغاثہ ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ بلاشک و شبہ ثابت کرنے میں کامیاب تھا۔ ملزم کو جو معاوضہ کی صورت میں دیت کی سزا دی گئی، برقرار رکھی گئی۔ البتہ تعزیر کے تحت دی گئی قید میں کمی کردی گئی۔ (1992 PCr. LJ 1583)

قتل خطا اور قتل عمد Qatl-i-Khata & Murder: دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت دائر کیے گئے پرائیویٹ استغاثہ کے علاوہ ایک علیحدہ چالان زیر دفعہ 319، تعزیرات پاکستان بھی زیر سماعت تھا۔ پرائیویٹ استغاثہ کی سماعت تقریباً مکمل ہوچکی تھی۔ اگر اس طرح ملزم کو جرم زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دے دی جاتی تو استغاثہ چالان کے مقدمہ زیر دفعہ 319، تعزیرات پاکستان کی پیروی میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتا لیکن اگر ملزم مقدمہ زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان کے تحت بری ہوجاتا تو یہ امکان موجود تھا کہ اس کا دوسرا چالان کا مقدمہ زیر دفعہ 319، اس بناء پر زیر سماعت نہ آسکتا کہ اسکی سماعت زیر آرٹیکل 13، آئین پاکستان زیر دفعہ 403، ضابطہ فوجداری ممنوع السماعت ہوتی۔

اس بناء پر عدالت سماعت کو ہدایت کی گئی کہ استغاثہ کا مقدمہ زیر التواء رکھے اور چالان کے مقدمہ میں کارروائی جاری رکھے اور فریقین کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد دونوں مقدمات کا فیصلہ بیک وقت کرے تاکہ دو متضاد فیصلوں سے بچا جاسکے۔ (1997 PCr. LJ 1771; 1992 MLD 262)

بریت کا حکم جو دھوکہ و فریب سے مصالحت کی بناء پر حاصل کیا گیا تھا اور مصالحت کے عمل میں ملزم کی حقیقی والدہ کو شامل نہ کیا گیا تھا اسے ہائی کورٹ نے زیر دفعہ A-561، ضابطہ فوجداری کالعدم قرار دے دیا اور اپیل ملزم کو زیر سماعت رکھا گیا۔ چشم دید شہادت اس حد تک قابل انحصار تھی کہ اس میں ملزم کو مقتول کو جان سے مار دینے کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا جب کہ قتل میں کوئی وجہ تحریک جرم اور نیت قتل شامل نہ تھی۔ مقتول کی موت ملزم کے ہاتھوں اس وقت ہوئی تھی جب وہ ایک کبڈی میچ کے جشن کے سلسلے میں فائرنگ کررہا تھا اور ایک گولی مقتول کو لگی تھی۔ ملزم چونکہ قتل خطاء کا ذمہ دار تھا اس لئے اس کو دفعہ 319، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی تھی اور وہ سزا پانچ سال تک کی تھی اور ملزم کے ذمہ دیت کی ادائیگی بھی تھی۔ (1997 PCr. L.J 1979; 1997 SCMR 89)

غربت کی بناء پر اپیل دائر نہ کرنا، قانون سے عدم واقفیت اور قانون کا غلط اطلاق ایسے امور نہ تھے جن کی بناء پر ساڑھے تین سال تاخیر سے دائر کی گئی اپیل میں رعایت دی جاسکتی خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ ملزم کا چلن لاپروائی کا حامل تھا اور اس نے متضاد موقف اختیار کیا تھا۔ ملزم دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا۔ وہ پانچ سال کی سزا بھگتنے کے بعد بھی اس بناء پر قید میں رہا کہ اس نے دیت کی ادائیگی نہ کی تھی اور دیت کی عدم ادائیگی کی بناء پر وہ ضمانت پر زیر دفعہ (2) 331 ضمانت پر رہا ہونے کا اہل نہ تھا اور نہ ہی اسے دیت کی ادائیگی سے مستثناء قرار دیا جاسکتا تھا کیونکہ فیصلہ مذکور حتمی ہوچکا تھا۔ ملزم کی اپیل زائدالمیعاد ہونے کی بناء پر خارج کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 1803)

دفعہ 320۔ بے احتیاطی یا غفلت سے گاڑی چلاتے قتل خطا کی سزا

Punishment for qatl-i-khata by rash or negligent driving

جو کوئی بے احتیاطی یا غفلت سے گاڑی چلانے کے باعث قتل خطا کا مرتکب ہو اسے، مقدمہ کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، دیت کے ساتھ کسی بھی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت ایسی ڈرائیونگ جو لاپروائی اور بلامناسب احتیاط کی جائے، سے کسی شخص کی ہلاکت کی سزا بتائی گئی ہے۔ لاپروائی سے ڈرائیونگ کرنے سے اگرچہ کسی شخص کی جان چلی جاتی ہے مگر اس میں ارادہ یا نیت ہلاک کرنے کی نہیں ہوتی۔ اس لیے اس کی سزا دیت کے علاوہ دس سال تک قید مقرر کی گئی ہے۔

کسی گاڑی کی تیز رفتاری نہیں بلکہ ڈرائیور کی طرف سے ایک سریع اور غفلت پر مبنی فعل جرم کی تشکیل کرتے ہیں۔ [PLD 1997 Pesh. 13 (b)]۔

وقوعہ کی چشم دید شہادت جو استغاثہ نے پیش کی تھی اطمینان بخش تھی کیونکہ چشم دید گواہ کی شہادت اطمینان بخش تھی کیونکہ وہ نہ صرف آزاد اور غیر جانبدار گواہ تھا جس کے لیے ملزم کو غلط طور پر ملوث کرنے کے لیے کوئی وجہ تحریک نہ تھی بلکہ وہ ایک فطری اور ممکنہ گواہ بھی تھا کیونکہ وہ نہ صرف مقتول کا ہم جماعت تھا بلکہ وہ اس کی گرفتاری میں بھی وقوعہ کے تھوڑی ہی دیر بعد ممد ثابت ہوا تھا۔ مقتول کے جسم کا پوسٹ مارٹم نہ کیا جانا استغاثہ کے مقدمہ کے لیے مہلک نہ تھا

کیونکہ وقوعہ کا امر واقعہ اور مقتول کی حالت زار بلا کسی شک و شبہ کے چشم دید شہادت سے ثابت کی جاچکی تھی اور یہ مقتول کی زخموں کی رپورٹ اور اس کے زخموں کے فرد سے بھی واضح تھی۔ ملزم عادتاً ایک برق رفتار اور لاپرواہ ڈرائیور تھا اور وہ ٹرک کو ایک بھرے علاقے میں تیز رفتاری سے چلا رہا تھا اور اس نے ریلوے کراسنگ پر بھی اپنی رفتار کم نہ کی تھی۔ نقشے میں رگڑ کے نشانات کی عدم موجودگی سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ملزم نے بریکوں کا استعمال بھی نہ کیا تھا۔ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (PLD 1997 Pesh. 13)

شناخت پریڈ کا نہ کرایا جانا ملزم کے لیے تعصب کا سبب ہوگا اور دفعہ 320 کے تحت دی گئی سزا کالعدم قرار پائی۔
(1997 UC. 21)

برق رفتاری اور لاپرواہی کی ڈرائیونگ سے قتل خطا۔ تیز رفتاری سے گاڑی چلانا جرم نہیں بلکہ برق رفتاری اور لاپرواہی سے گاڑی چلانے سے یہ جرم تشکیل پاتا ہے۔ (PLD 1997 Pesh. 13)

شہادت کی جائزہ گیری Appreciation of evidence : ملزم کی شناخت کے لیے کوئی شناختی پریڈ نہیں کرائی گئی تھی۔ اس ٹریکٹر ٹرالی کے مالک کا عدالت میں کوئی بیان نہیں لیا گیا تھا جس کے پہیے کے نیچے آکر پیدل چلنے والا شخص مرگیا تھا۔ زیر دفعہ 342 مجموعہ ضابطہ فوجداری ملزم کے اس بیان کو جھوٹا قرار نہیں دیا جاسکتا تھا کہ وقوعہ کے روز وہ ٹریکٹر ٹرالی نہیں چلا رہا تھا کیونکہ وہ ٹریکٹر کے مالک کے ساتھ جس نے غلط بیانی سے اسے مقدمے میں پھنسایا ہے کچھ اختلافات کی بناء پر بطور ٹریکٹر ڈرائیور کام پہلے سے چھوڑ چکا تھا اور ملزم کے بیان مذکور کی تائید شہادت صفائی سے ہوتی تھی۔ ریکارڈ پر کوئی ایسی قوی شہادت موجود نہیں تھی جو صریحی طور پر ملزم کو جرم کے ارتکاب سے متعلق کرتی۔ اسے شک کا فائدہ دے کر رہا کردیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 1584]۔

دفعہ 321- قتل بالسبب Qatl-bis-sabab : جو کوئی کسی شخص کو ہلاک کرنے یا نقصان پہنچانے کی کسی نیت کے بغیر کوئی ایسا غیر قانونی فعل کرے جو کسی دیگر شخص کی موت کا باعث بن جائے تو وہ قتل بالسبب کا مرتکب کہلائے گا۔

تمثیل
Illustration

الف غیر قانونی طور پر شاہرہ عام پر ایک گڑھا کھودتا ہے۔ لیکن اس کا ارادہ کسی کی موت واقع کرنے یا نقصان پہنچانے کا نہیں۔ "ب" جب وہاں سے گزر رہا ہوتا ہے اس میں گر پڑتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے۔ الف نے قتل بالسبب کا ارتکاب کیا ہے۔

شرح

اگر کسی شخص سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوجائے جو غیر قانونی ہو اور اس فعل کے نتیجہ میں کوئی شخص ہلاک ہوجائے تو ایسا قتل چونکہ اس فعل کے سبب سرزد ہوا ہے، لہٰذا قتل بالسبب کہلاتا ہے۔ یہ قتل خطا کی ہی ایک قسم ہے۔ اس صورت میں کوئی شخص اتفاقاً کسی کی موت کا باعث بنتا ہے۔ مثال کے طور پر گزرگاہ عام پر کوئی شخص گڑھا کھودے اور اسے ایسا ہی چھوڑ دے۔ اس میں کوئی راہ گیر گر کر ہلاک ہوجائے تو یہ قتل بالسبب ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی شخص بھرے بازار میں اوپر سے چھلانگ لگائے اور کسی کے اوپر گرنے سے اس کی ہلاکت کا باعث بنے تو یہ قتل بالسبب ہوگا۔ کوئی شخص کسی جانور کو اچانک چونکا کر ڈرا دے اور وہ بھاگنے میں کسی سے ٹکرا کر اسے ہلاک کردے، تو بھی وہ شخص قتل بالسبب کا مجرم ہوگا۔

دفعہ 322- قتل بالسبب کی سزا Punishment for qatl-bis-sabab : جو کوئی قتل بالسبب کا ارتکاب کرے گا وہ دیت کا مستوجب ہوگا۔

شرح

قتل بالسبب میں چونکہ نہ ارادہ ہوتا ہے نہ نیت کہ کسی شخص کو ہلاک کیا جائے، لہٰذا اس کی سزا معاوضہ تک محدود رکھی گئی ہے، یعنی مجرم دیت کا مستوجب قرار پایا۔

اولیں طور پر ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 302، تعزیرات پاکستان پیش کیا گیا تھا لیکن بعد ازاں ضمنی چالان زیر دفعہ 322، تعزیرات پاکستان پیش کیا گیا اور تفتیشی ایجنسی نے بلاتبدیلی شہادت پیش کردیا تھا اور مجسٹریٹ نے بھی اس پر کارروائی کی تھی۔ قرار دیا گیا کہ مجسٹریٹ کے لیے ان حالات میں بہترین طریقہ کار یہ تھا کہ وہ اصل اور ضمنی دونوں چالان فیصلہ کے لیے سیشن جج کو بمطابق قانون بھیجتا۔ اگر اس طرح ضمنی چالان بھیجنے کا عمل بلاتبدیلی شہادت کی بیخ کنی نہ کی گئی تب عدالتی کارروائی تفتیشی افسران کے رحم و کرم پر ہوگی۔ ان حالات میں آئینی درخواست منظور کرلی گئی اور مجسٹریٹ کو ہدایت کی گئی کہ وہ دونوں چالان سیشن جج کے پاس بھیجے تاکہ اس کا فیصلہ قانون کے مطابق کیا جاسکے۔ (1997 MLD 2063)

دفعہ 323- دیت کی مالیت Value of diyat : عدالت، اسلام کے احکام کے تابع، جیسے کہ قرآن پاک اور سنت میں درج ہیں، اور سزایاب اور ضرر رسیدہ شخص کے ورثاء کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، دیت کی مالیت مقرر کرے گی جو 30630 گرام چاندی کی قیمت سے کم نہ ہوگی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں دیت کی مالیت مقرر کرنے کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ یہ عدالت کی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ وہ مجرم کے ورثاء کو مدنظر رکھ کر دیت کی رقم کا تعین کرے۔ عدالت جرم کی شدت کو ملحوظ رکھ کر کم یا زیادہ دیت کا تعین کرے گی۔

دیت: دیت کے معنی تاوان کے ہیں۔ دیت کے لغوی معنی خون بہا کے ہیں۔ دیت صرف قتل خطا یا اس سے ملتے جلتے جرائم میں ہے، قتل عمد میں نہیں ہے۔ البتہ معافی اور صلح ہوسکتی ہے۔ جب قصاص ساقط ہوجائے تو ایسی دیت کو دیت مغلظ کہا گیا ہے۔ دیت مغلظ ایسی دیت کو کہتے ہیں جو مجبوری کے تحت لی جائے یا جس دیت کے وجوب پر خدا اور اس کا رسولؐ رضامند نہ ہوں۔

رسول اکرمؐ کے زمانہ میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ دیت خطا کی قیمت چار سو دینار یا اس کے برابر چاندی ہے۔ رسول اکرمؐ کے زمانہ میں چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک (یا اس کے برابر چاندی) یا آٹھ ہزار درہم تک رہی۔

گائیں رکھنے والوں پر دو صد گائیں اور بکریاں رکھنے والوں پر دو ہزار بکریاں دیت میں دینے کا حکم ہوا۔ (ابوداؤد، نسائی)

دیت کی تین اقسام ہیں:

1- دیت عمد 2- دیت شبہ عمد 3- دیت خطا

عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔

دیت کی حد: دیت کی رقم ملزم کی مالی حالت کے پیش نظر مقرر کرنی چاہیے۔ لیکن ایسی رقم 1.70.610 روپے جو

کہ 30,630 گرام چاندی کے برابر ہے،' سے کم نہ ہوگی-(1992 PCr.LJ 1583)

مجسٹریٹ کی طرف سے دی گئی سزا جسے اپیل میں سیشن جج نے بحال رکھا اور ہائی کورٹ نے اس میں کمی کرکے اسے اس حد تک کردیا تھا جس قدر سزا وہ بھگت چکا تھا- فریقین کے مابین چونکہ پہلے سے کوئی دشمنی نہ تھی اس لئے ان کے امن و حفظ سے رہنے کے لیے ایک بہترین طریقہ کار تھا-(1997 UC 440)

صوبائی حکومت کی طرف سے ملزم کی سزائے قید کو جو ابھی بقایا تھی معاف کردیا گیا- حکومت کے اس اقدام کو چیلنج کیا گیا-

جواز: صوبائی حکومت کو زیر دفعہ 401، ضابطہ فوجداری کے تحت دیئے گئے اختیارات اگرچہ صوابدیدی ہیں اس کے باوجود کسی قانون وضعی میں دیا گیا صوابدید کا اختیار بلاامتیاز اور بلاجواز استعمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ صوابدید کو بھی انصاف کے تقاضوں کے تحت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا پڑتا ہے اور متعلقہ حالات کو پیش نظر رکھ کر اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس ضمن میں سرزد جرم کی نوعیت اور مقدمہ کا فیصلہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے- صوبائی حکومت کی طرف سے صوابدید کا استعمال من مانے طریقے سے کیا گیا تھا اور اس بات کو نظرانداز کردیا گیا تھا کہ اسے سیشن جج نے سزا دی تھی اور جس کے خلاف ملزم کی اپیل ہائی کورٹ سے خارج ہوچکی تھی اور بعد ازاں سپریم کورٹ نے بھی اس کی درخواست برائے اپیل خارج کردی تھی- مقدمہ کے ان پہلوؤں کو صوبائی حکومت نے نظرانداز کردیا تھا جس سے انصاف کے تقاضوں کو دھچکہ پہنچا تھا- صوبائی حکومت کی طرف سے صوابدید کا استعمال منسوخ کردیا گیا تھا- (1998 PCr. LJ 321)

راضی نامہ: مستغیث نے، جس کو ملزم نے وقوعہ میں زخمی کیا تھا، ملزم کے ساتھ اس جرم میں راضی نامہ کرلیا جس کی اس کو سزا سنائی گئی- فریقین میں راضی نامہ بمرضی خود اور رضاکارانہ تھا- لہٰذا جرم کے راضی نامہ کی اجازت دی گئی اور ان حالات میں ملزم کو بری کردیا گیا-(1992 PCr. LJ 1436)

دفعہ 324- قتل عمد کے ارتکاب کا اقدام Attempt to commit qatl-i-amd

جو کوئی ایسے ارادے یا علم کے ساتھ اور ایسے حالات کے تحت کوئی ایسا فعل کرے کہ اگر وہ اس فعل کی بناء پر قتل کا باعث بنتا تو وہ قتل عمد کا مجرم ہوتا تو اس کو کسی بھی قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو دس سال [64] [مگر پانچ سال سے کم نہ ہوگی اگر یہ جرم غیرت کے نام پر یا اس کی بناپر کیا گیا ہو تو] تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر ایسے فعل سے کسی شخص کو ضرر پہنچے تو مجرم مذکورہ سزا اور جرمانے کے علاوہ اس سزا کا مستوجب ہوگا جو ضرر پہنچانے کی نسبت مقرر کی گئی ہے-

مگر شرط یہ ہے کہ جب ضرر کی سزا قصاص ہو جو قابل تعمیل نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا اور اس کو کسی قسم کی سزائے قید بھی اتنی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو سات سال تک ہوسکتی ہے-

شرح

مقصد: یہ دفعہ ایک اضافی دفعہ ہے، کیونکہ جو کوئی کسی شخص کو ایسا ضرر پہنچائے جس کا نتیجہ قتل عمد بن سکتا ہو، تو وہ دفعہ ہذا کے مطابق اقدام قتل عمد کے زمرے میں آئے گا، بشرطیکہ ضرر رسیدہ ہلاک نہ ہوگیا ہو- مجرم ضرر رسیدہ کو کوئی زخم دینے کا موجب بنے تو ایسے مخصوص زخم کے لیے علیحدہ دفعات میں سزا بتائی گئی ہے- مجرم کی نیت تو بنیادی طور پر قتل عمد کی ہوتی ہے مگر مضروب ہلاک نہیں ہوتا، اگرچہ مجرم نے اپنی طرف سے ہلاک کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی-

---

۶۴- الفاظ کا اضافہ ہوا بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء-

دوسری رپورٹ ابتدائی کا اندراج: مبینہ طور پر انجام دیئے گئے جرائم کا ذکر اس چالان میں موجود تھا جو رپورٹ ابتدائی کی بناء پر عدالت سماعت میں پیش کیا گیا تھا اور یہ چالان پہلی رپورٹ ابتدائی کی بنیاد پر عدالت میں داخل کیا گیا تھا۔ مستغیث بطور چشم دید گواہ کے سماعت کے موقع پر عدالت میں اپنی شہادت دینے کا اہل تھا۔ ان حالات میں اسی واقعہ کے بارے میں دوسری ابتدائی رپورٹ کا اندراج بے معنی تھا۔ علاوہ ازیں بھی مستغیث کے پاس ایک متبادل دادرسی یہ تھی کہ وہ عدالت میں براہ راست استغاثہ دائر کرسکتا تھا چنانچہ اس کی آئینی درخواست خارج کردی گئی۔

(1997 PCr. LJ 1739)

قتل عمد کا ارتکاب کرنے کے اقدام کی تشکیل کرنے کے لیے ہمیشہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ضربات یا زخم ایسے ہوں کہ وہ آخر کار مضروب شخص کی موت پر منتج ہوں۔ آتشیں اسلحہ سے پہنچنے والے زخم بجائے خود حملہ آور کے رویے (Conduct) اور ارادے کی عکاسی کرتے ہیں اور جائز طور پر اس نتیجے پر پہنچنے کی تائید کرتے ہیں کہ فائرنگ کے فعل سے وہ مضروب شخص کی زندگی کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ایک غیرفطری طریقے میں [1998 MLD 1400]۔

اقدام قتل کی سزا: شریعت میں اس جرم کی کوئی واضح سزا مقرر نہ کی گئی ہے۔ اس امر کو قاضی کی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے۔ قاضی اقدام قتل میں تعزیر اور جراحت پر قصاص یا دیت، جو واجب ہو، حالات و واقعات مقدمہ کو مدنظر رکھ کر، حکم سنائے گا۔ اگر جراحت میں قصاص کے معاملہ پر صلح ہوگئی ہو یا قصاص لیا جانا ممکن ہی نہ ہو تو ایسی صورت میں زخموں کی دیت یعنی ارش مجرم سے قابل وصول ہوگی۔

مجرم بعض دفعہ ضرر رسیدہ کو ایسے زخم لگاتا ہے جس کا قصاص ممکن نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر ہڈی ٹوٹ کر علیحدہ ہوجانا، زخم کا دماغ کی ہڈی کے خول تک گہرا ہونا۔

اقدام قتل کے لوازم: دفعہ ہذا میں درج جرم کو ثابت کرنے کے لیے حسب ذیل لوازم ہیں:

(i) فعل اس نیت اور علم سے کیا گیا ہو، جس سے مضروب کا قتل مقصود ہو۔

(ii) فعل اس طرح سرانجام دیا گیا ہو جس سے ہلاکت اغلب ہو۔

(iii) ایسا ہتھیار یا شے استعمال کی گئی ہو جس سے ہلاکت ممکن ہو۔

(iv) ایسا ہتھیار یا شے مارنے کے لیے استعمال کی گئی ہو جس کی عام ضرب سے ہلاکت نہ ہوسکتی ہے، مگر اسے اتنی شدت اور تعداد میں لگایا گیا ہو کہ اس سے قتل ہو جانا اغلب ہوجائے۔

(v) ضربات ایسے حصہ جسم پر لگائی جائیں جن سے ہلاکت ممکن ہو۔

(vi) مجرم ضرر رسیدہ کو ختم کرنے کے لیے ایسے حربے استعمال کرے جس کے نتیجہ میں وہ ازخود موت کا باعث ہوجائے۔ مثال کے طور پر کسی شخص کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کسی ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں بھوک پیاس سے ہلاک ہوجائے یا ٹرین کے نیچے آجائے۔

اگر مجرم نے کسی کو مارنے کی نیت سے اس پر گولی چلائی ہو، جو دوسرے شخص کو نہ لگے، اور اگر لگ جاتی تو ہلاکت اغلب تھی، مجرم نے دفعہ ہذا کے تحت جرم کیا۔ (PLD 1967 Lah. 59)

کلہاڑی سے اگر کسی شخص پر وار کیا جائے تو اس کی ہلاکت عین ممکن ہوگی، لیکن اگر کلہاڑی کی پشت سے جسم کے ایسے حصوں پر چوٹ لگائی گئی جو خطرناک نہ ہیں، تو دفعہ ہذا کے تحت ملزم نہ ہوگا۔ (1964 PCr. LJ 1095)

نظیریں: اقدام قتل عمد کے مقدمہ میں مجرم ذہن کا وجود یا عدم وجود فیصلہ کن امر ہوگا۔ (PLD 1992 Pesh. 125)

یہ قرار دیا گیا کہ جو مضروب مقدمہ کی سماعت میں پیش تو ہوئے مگر اپنے حملہ آوروں کے نام بتانے سے قاصر رہے، ان کی نسبت قصاص کے تحت سزایابی اور سزا نہیں سنائی جاسکتی۔ (1992 SCMR 2037)

چشم دید شہادت میں تواتر پایا جاتا تھا اور اس میں کوئی تضاد نہ تھا اس شہادت کی تائید طبی شہادت اور فرد برآمدگی سے بھی ہوتی تھی۔ ملزم کا موقف قابل یقین نہ تھا۔ ان حالات میں ملزم کی سزا برقرار رکھی گئی تاہم ملزم کو دی گئی 8 ماہ کی سزائے قید میں کمی کرکے اس حد تک کردی گئی جو وہ پہلے ہی بھگت چکا تھا۔ ملزم نے ایک معمولی معاملہ پر ایک ہی سادہ ضرب لگائی تھی جب کہ فریقین کے مابین پہلے سے کوئی دشمنی بھی نہ تھی اور اس سلسلے میں اس نے پانچ سال تک مقدمہ کی سماعت کا سامنا کیا تھا اور ایک مہینہ تک وہ جیل میں رہا تھا۔ (1997 PCr. L.J. 1172)

خالی کارتوسوں کے خول جو موقعہ واردات سے برآمد ہوئے تھے ماہر اسلحہ کے پاس بھیجے گئے تھے تاکہ اس امر کا جائزہ لیا جاسکے کہ وہ ایک ہی ہتھیار سے فائر کئے گئے تھے یا زیادہ ہتھیاروں سے خصوصی طور پر جب میڈیکولیگل رپورٹ یہ تھی کہ گولیوں کے تین نشان مقتول کے جسم پر موجود تھے اور چار ملزمان پر فرد جرم عائد کیا گیا تھا۔ چشم دید شہادت بے ہنگم، متضاد اور مبالغہ آمیز تھی۔ چونکہ عدالت سماعت کے فیصلہ کے خلاف کوئی قانونی سقم نہ پایا گیا اس لئے ملزم کی بریت کے خلاف اپیل خارج کردی گئی۔ (PLD 1997 Pesh. 88)

ڈاکٹر کو بطور عدالتی گواہ کے طلب کیا جانا استغاثہ کی منشاء تھی چونکہ ڈاکٹر نے آپریشن کرکے حملے کے شکار شخص کی ایک ٹانگ کاٹ دی تھی جو وقوعہ کے دوران ملزم کی فائرنگ سے زخمی ہوگئی تھی۔ حملہ کے شکار شخص کو اسی ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے بھیجا گیا تھا اس لئے اس ڈاکٹر کی شہادت نہ صرف اہم تھی بلکہ انتہائی اہم تھی تاکہ حملہ کے شکار شخص کے زخم کا جائزہ لیا جاسکے اور حملے کے دوران ملزم سے منسوب جرم کا جائزہ بروئے انصاف لیا جاسکے۔ ایسے گواہ کی طلبی سے کوئی بھی فریق فائدہ اٹھانے کی پوزیشن میں نہیں تھا بلکہ اس کی شہادت مقدمے کے فیصلہ کے لئے ممد ثابت ہونے کا احتمال تھا۔ گواہ جس کا طلب کیا جانا مطلوب تھا وہ سرجری کے میدان میں ایک ماہر کی حیثیت سے جانا جاتا تھا اور غیرجانبدار تھا اور وہ بہتر پوزیشن میں تھا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے مددگار ثابت ہو۔ سیشن جج کا یہ فیصلہ جس میں اس نے ڈاکٹر مذکور کی طلبی کا حکم دیا تھا وہ نہ ہی من مانا فیصلہ تھا اور نہ ہی غیر قانونی تھا اس فیصلہ کے خلاف دائر کی گئی آئینی درخواست خارج کردی گئی۔ (1997 MLD 2978)

وہ ملزمان جن کے خلاف غیرموثر فائرنگ منسوب کی گئی تھی وہ دفعات 324 / 149 / 148، تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ میں ضمانت پر رہا ہونے کے حقدار تھے۔ (1997 SD 320)

سٹیٹ کی طرف سے بریت کے خلاف دائر کی گئی اپیل زائد المیعاد کی بناء پر خارج کردی گئی۔ مستغیث نے ملزم کی بریت کے خلاف نگرانی دائر کردی۔

جواز: اپیل دائر کرنے کی اجازت اس امر کا جائزہ لینے کے لیے دے دی گئی کہ آیا بریت کے خلاف اپیل کے اخراج کے بعد جو ہائی کورٹ نے خارج کی تھی نگرانی دائر کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ (1997 SCMR 1339)

مستغیث جو زخمی تھا اس نے تین مرتبہ میڈیکل بورڈ کے روبرو پیش ہونے سے انکار کردیا اور اس نے ایڈیشنل سیشن جج کے حکم کو بھی بالائے طاق رکھا۔ میڈیکل بورڈ کے روبرو مستغیث کے پیش نہ ہونے پر اس کے خلاف یہ قیاس تقویت پکڑتا ہے کہ اسے اس طرح زخم نہیں آئے تھے جس طریقہ پر اس نے ان کے بارے میں کہا تھا۔ صرف اسی امر واقعہ کی بناء پر مستغیث کے مقدمہ میں شکوک و شبہات پیدا ہوگئے جس کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہیے۔

[PLJ 1997 Cr.C (Lah.) 1661; 1998 PCr. LJ 349]

ملزم کا نام ابتدائی رپورٹ میں درج تھا۔ اس نے فائر کیا تھا جو رپورٹ درج کرانے والے کی پیٹھ پر لگا تھا۔ قرار پایا کہ اب تک تفتیش میں ملزم کا ملوث ہونا ثابت ہے اس لئے اسے ضمانت پر رہا کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ (1997 PLR 708)

اپیل دائر کرنے کی اجازت اس امر پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ آیا ارش کی رقم کا تخمینہ قانون کے مطابق لگایا گیا ہے یا نہیں۔ (1997 SCMR 1523)

ملزم کا یہ حق کہ اس کی پیروی وکیل کرے اسے نہ دیا گیا۔ استغاثہ کی کہانی کی تائید آزاد شہادت سے نہ ہوئی تھی اور اس میں بہت سے سقم تھے۔ ملزم کی شناخت جو چاندنی رات میں کافی فاصلے سے کرائی گئی وہ اس قدر کمزور تھی کہ اس پر انحصار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ فریقین نے ایک دوسرے پر پندرہ منٹ تک فائرنگ کی لیکن کوئی بھی زخمی نہ ہوا تھا۔ دو ملزموں کا فرار جب کہ پولیس کی تعداد ان سے دوگنا تھی استغاثہ کی کہانی کو شک و شبہ میں مبتلا کرنے کے لئے کافی تھا۔ روزنامہ کا اندراج ثابت نہ کیا جاسکا تھا تاکہ اس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ پولیس پارٹی پولیس سٹیشن سے کس وقت روانہ ہوئی تھی تاکہ وہ گشت اور ناکہ بندی کرسکے۔ ملزم کو ان حالات میں بری کردیا گیا۔ (1997 MLD 1697; 1996 SCMR 230)

رپورٹ ابتدائی کی منسوخی کے لئے آئینی درخواست دائر کی گئی اور یہ موقف اختیار کیا گیا کہ سائیل ایک مفلوج آدمی تھا وہ چل بھی نہیں سکتا تھا اور یہ کہ اس کے خلاف رپورٹ ابتدائی میں لگائے گئے الزامات جھوٹے تھے۔ اس بارے میں متنازعہ حقائق سے متعلقہ تھا جس کا تعین اس وقت تک نہ ہوسکتا تھا جب تک کہ ہائی کورٹ اس بارے میں انکوائری نہ کرتی اور اس سلسلے میں بعض لوگوں کے بیانات بھی قلمبند کرنے پڑتے تاکہ اس بات کا جائزہ لیا جاسکے کہ آیا رپورٹ ابتدائی میں بیان کئے گئے حقائق جھوٹے تھے یا آئینی درخواست میں بیان کئے گئے حقائق درست نہ تھے قرار دیا گیا کہ متنازعہ حقائق کا جائزہ ہائی کورٹ آئینی اختیارات کے تحت نہیں لے سکتی۔ (PLD 1997 Lah. 385)

ملزم نے رپورٹ ابتدائی کے اخراج کے لئے ہائی کورٹ میں آئینی درخواست زیر دفعہ 199، آئین پاکستان دائر کردی۔ ملزم کو ستم رسیدہ شخص قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اسے مناسب اور متبادل چارہ جوئی حاصل تھی ملزم کو دستیاب چارہ جوئیوں کی وضاحت کی گئی۔ (PLD 1997 Lah. 385)

پولیس نے ملزم کو عدالت کے احاطے میں گرفتار کیا۔ پولیس کا بلاشبہ یہ حق تھا کہ وہ ملزموں کو گرفتار کرے لیکن اس طرح نہیں کہ اس سے پبلک کی نظر میں عدالت کے عزت و وقار کو دھچکہ لگے۔ پولیس افسر نے جان بوجھ کر عدالت کے عزت و وقار کو دھچکہ لگایا کہ اس نے ملزم کو عدالت کے برآمدے سے گرفتار کیا۔ اس کے لئے متبادل راستہ موجود تھا کہ وہ کچھ دیر انتظار کرکے جب ملزم عدالت کے احاطے سے باہر چلا جاتا اس وقت اسے گرفتار کرتے۔ سیشن کورٹ نے پولیس کو منع نہیں کیا تھا کہ وہ ملزم کو گرفتار نہ کرے لیکن یہ حکم واضح تھا کہ ملزم کو عدالت کے احاطے سے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح پولیس نے سیشن کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے سیشن کورٹ کی طرف سے پولیس کے خلاف کیا گیا اقدام مناسب اور جائز تھا۔ (1997 PCr. LJ 309)

چشم دید شہادت کی تائید برآمد ہونے والی جرائم میں استعمال کی گئی اشیاء سے ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ کیمیکل ایگزامینر کی رپورٹ، پوسٹ مارٹم رپورٹ، میڈیکولیگل رپورٹ اور گاڑی کو نقصان پہنچنے کے فوٹوگراف بھی چشم دید شہادت کی تائید میں تھے۔ ملزم کے متعلق ثابت ہوچکا تھا کہ اس نے ایک بے گناہ شخص کو موت کے گھاٹ اتارا تھا اور چار افراد کو گاڑی پر فائرنگ کرکے زخمی کردیا تھا۔ عدالت سماعت نے باوجود اس کے کہ ملزم کو فریقین میں مصالحت ہونے کے سبب بری

کردیا تھا تاہم ملزم کو اس براہ راست شہادت اور واقعاتی شہادت کی بناء پر درست طور پر سزائے قید دی تھی جسے برقرار رکھا گیا۔ عدالت سماعت نے ملزم کو تھوڑی سزا دینے کے بارے میں کوئی معقول وجوہات پیش نہ کی تھیں تاہم ملزم کو فساد فی الارض کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اسے دفعہ 324، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی چار سال کی سزا کو بڑھا کر سات سال کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 1937)

چالان کیس میں سماعت جاری تھی اور دو گواہان کے بیانات ہو چکے تھے اس لئے اس مرحلہ پر مقدمہ کے بارے میں کوئی رائے زنی کرنا مناسب نہ تھا کیونکہ ایسا کرنے سے سماعت مقدمہ تعصب کا شکار ہو سکتی تھی۔ استغاثہ کے پاس رپورٹ ابتدائی میں بیان کردہ کہانی کی تائید میں شہادت موجود تھی اور اس نے متعلقہ واقعاتی شہادت از قسم برآمدگی خالی کارتوس کے خول وغیرہ جائے وقوعہ سے برآمد کرکے وہ ہتھیار بھی قبضہ میں لے لئے تھے جن میں سے وہ کارتوس چلائے گئے تھے۔ مقدمہ عدالتی سماعت کے لئے تیار تھا۔ فوجداری مقدمہ کی کارروائی ملتوی کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ بالمقابل مقدمہ کا وقوعہ مختلف تھا۔ چونکہ کوئی معقول وجہ رپورٹ ابتدائی کی منسوخی کے لئے پیش نہ کی گئی تھی اس لئے آئینی درخواست خارج کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 1730; 1993 PCr. LJ 53)

مستغیث فریق نے ان تمام افراد کو فوجداری مقدمہ میں ملوث کرلیا تھا جن کے ساتھ ان کی دیوانی مقدمہ بازی چل رہی تھی یہ کہ ایک اکیلی پچاس سالہ عورت گواہ پر کلہاڑیاں چلا کر اسے زخمی کرے اور ایک ستر سالہ ملزم ڈانگ چلا کر اپنے سے کم عمر لوگوں پر وار کرے قابل یقین نہ تھا۔ ملزموں کی کہانی زیادہ مناسب معلوم ہوتی تھی اور ریکارڈ سے بھی اس کی تصدیق ہوتی تھی۔ ملزمان نے چار سال تک فوجداری مقدمہ کی سختیاں برداشت کی تھیں ملزمان کو شک کا فائدہ دے کر بری کردیا گیا۔ (1998 PCr. L.J 1435)

مستغیث نے عدالت میں اسی طرح کا بیان دیا تھا جیسا کہ اس نے رپورٹ ابتدائی میں درج کرایا تھا اور اس کے بیان کی تائید استغاثہ کے گواہان سے ہوتی تھی۔ ملزم کو پورا موقع دیا گیا تھا کہ وہ مستغیث اور گواہان پر جرح کرے اور اپنی صفائی میں شہادت پیش کرے۔ ملزم نے مستغیث اور گواہان پر جرح کی لیکن وہ استغاثہ کے مقدمہ کو کوئی ضعف نہ پہنچا سکا۔ چشم دید شہادت اور طبی شہادت استغاثہ کے مقدمہ کی تائید کرتی تھیں۔ وقوعہ میں کاربین کا استعمال اور ستم رسیدہ شخص کی پنڈلی اور ہاتھ پر زخم اس بات کی نشاندہی کرتے تھے کہ ملزم کی نیت یہ تھی اور اسے اس بات کا علم بھی تھا کہ وہ ستم رسیدہ شخص کو مہلک زخم لگائے گا۔ چونکہ ملزم کا جرم ثابت ہو چکا تھا اس لئے اس کی سزائے قید برقرار رکھی گئی لیکن چونکہ وہ تین سال سے زیادہ کی سزا کاٹ چکا تھا اس لئے اس کی سزائے قید میں تخفیف کرکے اس حد تک محدود کردی گئی جو وہ پہلے ہی کاٹ چکا تھا۔ (1998 PCr. LJ 1425)

سزا میں اضافہ ,Sentence - Enhancement of : متعلقہ حالات (attending circumstances) میں نرمی برتنے میں غلطی کی بنا پر ہر ملزم کو 2 سال قید بامشقت کی دی گئی سزا کو بڑھا کر پانچ سال قید بامشقت کردیا گیا۔ چونکہ شکایت کنندہ اپنی ایک آنکھ سے محروم ہو چکا تھا۔ ملزمان زیر دفعہ 337-R پی پی سی قابل تعزیر تھے اور انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ ان میں سے ہر ایک 5000 روپے بطور "دمن" (Daman) کے بجائے شکایت کنندہ کو دیت کی رقم کا ایک نصف ادا کرے [1998 PCr. LJ 1009]۔

الیف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R : چالان کیس میں سماعت جاری تھی اور دو گواہوں کے بیانات ہو چکے تھے، ایسے مرحلے پر حقائق مقدمہ (merits of the case) پر کسی قسم کی رائے زنی ناموزوں

(Not desirable) تھی کیونکہ یہ بجائے خود مقدمہ پر اثر انداز ہوسکتی تھی۔ استغاثہ کے پاس ایف۔آئی۔آر میں درج بیان کی تائید کرنے والی شہادت موجود تھی اور اس نے قرائنی شہادت بھی جمع کرلی تھی جیسا کہ موقع سے کارتوسوں/گولیوں کے خول (empties) اور وقوعہ کے دوران استعمال کیے جانے والے ہتھیار۔ چنانچہ مقدمہ سماعت کے لیے تیار تھا۔ فوجداری مقدمہ میں کارروائی کو روکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ دونوں واقعات کا موضوع مختلف تھا۔ ایف۔آئی۔آر کو کالعدم کرنے کے لیے کوئی معقول وجہ موجود نہیں تھی۔ آئینی درخواست خارج کردی گئی تھی۔ [1997 PCr. LJ 1730]

دفعہ 325۔ خود کشی کے ارتکاب کا اقدام Attempt to commit suicide: جو کوئی خود کشی کے ارتکاب کا اقدام کرے گا اور ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی فعل کرے گا تو اس کو ایسی مدت کے لیے سزائے قید محض دی جائے گی جو ایک سال تک ہوسکتی ہے، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

شریعت میں خودکشی کی کوشش کو جرم قرار دیا گیا ہے بلکہ اس کے لیے آخرت میں بھی سزا مقرر ہے۔ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے اپنے آپ کو لوہے سے قتل کیا تو وہ لوہا جہنم میں بھی اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔“ (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

دنیا میں خودکشی سے مرنے والوں کو سزا نہیں دی جاسکتی، کیونکہ موت سے سزا ساقط ہوجاتی ہے۔ البتہ اقدام خودکشی کے لیے دنیاوی سزا مقرر ہے۔ کیوں کہ انسان کی جان، انسان کے پاس اللہ کی امانت ہوتی ہے۔ البتہ اقدام خودکشی کے ملزم کے لیے رحمت و بخشش کے دروازے کھلے ہیں۔

جرم زیر دفعہ 325 چونکہ قابل راضی نامہ ہے اور یہ راضی نامہ مضروب افراد کرسکتے ہیں اس لئے مضروب گواہان اور ملزم کے مابین ہونے والے راضی نامہ کی اجازت دے دی گئی اور ملزم کی سزائے قید منسوخ کرکے اسے بری کردیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1996)

رپورٹ درج کرانے میں عرصہ اڑھائی ماہ کی تاخیر کی پوری طرح وضاحت کردی گئی تھی۔ استغاثہ کے گواہان بلاشک وشبہ ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے تاہم وہ وقوعہ کے قدرتی گواہان تھے جو ان کے گھر میں وقوع پذیر ہوا تھا۔ استغاثہ کے گواہان میں سے ایک عورت ازخود ملزمان کی طرف سے تشدد کا شکار ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے جو ضربات پہنچی تھی جس سے اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ چشم دید شہادت کی تائید طبی شہادت اور آزاد اور غیرجانبدار گواہ نے کی تھی جس کی وہاں موجودگی کو ملزمان نے بھی تسلیم کیا تھا۔ ملزمان کا موقف فرضی اور جھوٹا پایا گیا۔ ملزمان کی سزائے قید کو بحال رکھا گیا تاہم ان کی سزائے قید کو کم کردیا گیا اور اس سزائے قید تک محدود کردیا گیا جو وہ جیل میں سات، آٹھ ماہ قید رہ کر گذار چکے تھے اور اس کی سزا کی بناء پر انہیں ملازمتوں سے بھی سبکدوش کردیا گیا۔ (1997 SCMR 632)

اپیل دائر کرنے کی اجازت اس نکتہ پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ ماتحت عدالتوں نے حفاظت کا صحیح جائزہ نہ لیا تھا اور صفائی کے موقف کو بلاوجہ معقول نظر انداز کردیا تھا۔ (1997 SCMR 632)

دو مضروب گواہان کی شہادت سے استغاثہ کا مقدمہ پوری طرح ثابت ہوچکا تھا۔ ایک اور چشم دید گواہ کے بارے میں یہ ثابت نہ کیا جاسکا کہ وہ ایک اتفاقی گواہ تھا یا قابل انحصار نہ تھا۔ یہ عذر کہ جرم زیر دفعہ 323، تعزیرات پاکستان چونکہ

بلاشرکت غیرے مصالحتی عدالت میں زیر سماعت ہوسکتا تھا اور سیشن جج اس کی سماعت نہ کرسکتا تھا چونکہ عدالت سماعت میں نہ لیا گیا تھا اس لئے یہ عذر سپریم کورٹ کے روبرو نہ لیا جاسکتا تھا ایسا عذر دیگر نوع بھی بے وقعت تھا کیونکہ یہ ثابت نہ کیا جاسکا کہ جو جرائم سیشن جج کے علاوہ مصالحتی عدالت میں زیر سماعت آسکتے ہیں ان کی سیشن کورٹ میں سماعت اختیار سماعت کا ایک نقص تھا۔ عدالت سماعت نے استغاثہ کی شہادت کا جائزہ اس پر غوروخوض کرکے لیا تھا اور ہائی کورٹ کے اخذ کردہ نتائج نہ ہی خلاف شہادت تھے اور نہ ہی خیالی تھے۔ ان حالات میں اپیل دائر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

(1997 SCMR 111)

دفعہ 326- ٹھگ Thug: جو کوئی قتل کرکے یا قتل کے ساتھ ڈاکہ زنی یا بچہ اٹھانے کی غرض سے کسی دوسرے یا دوسروں کے ساتھ عادتاً شریک ہوتا ہو، وہ ٹھگ ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ڈاکہ زنی، سرقہ بالجبر، بچوں کے اغوا، راہزنی وغیرہ کے جرائم کا بیان ہے۔ ایسے مجرم ڈاکو بھی کہلاتے ہیں۔ اگر پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص مل کر سرقہ بالجبر کا ارتکاب کریں تو ان میں سے ہر ایک ڈکیتی کا مجرم ہوگا۔ اس جرم میں شریک اشخاص مسلح ہوتے ہیں اور دوران جرم قتل یا اقدام قتل کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اگر ایسے عمل میں قتل کا ارتکاب کیا گیا ہو تو یہ ڈاکہ ہوگا ورنہ سرقہ بالجبر۔ بچوں کا اغوا کرنا بھی علیحدہ جرم ہے۔ ٹھگ ان کو کہا جائے گا جو ڈاکہ زنی، راہزنی یا سرقہ بالجبر کے دوران قتل کا ارتکاب کریں یا بچے اٹھانے اور اغوا کرنے کے مرتکب ہوں۔

ملزم کو عدالت سماعت کی طرف سے زیر دفعہ 326، تعزیرات پاکستان سزا دی گئی جو کہ کریمنل لاء (چوتھی ترمیم) آرڈیننس 1991 کی روسے تبدیل کردیا گیا تھا اور اس کا نفاذ وقوعہ ہذا سے قبل ہوگیا تھا۔ عدالت سماعت نے ملزم کے مقدمہ کی سماعت اور اس کی سزا قانون کی ایک ایسی دفعہ کے تحت کی تھی جو قانون میں موجود ہی نہ تھی۔ عدالت سماعت کو چاہیے تھا کہ وہ ملزم کو سزا ترمیم شدہ قانون کے تحت دیتی۔ چارج شیٹ کی رو سے ملزموں پر علیحدہ سے دو مقتولین کے قتل عمد کا الزام تھا۔ رپورٹ ابتدائی میں لگائے گئے الزامات جن کے بارے میں چشم دید گواہان نے بھی شہادت دی تھی یہ تھے کہ ملزمان نے دونوں مقتولین کو ضربات پہنچائی تھیں۔ عدالت سماعت ایسی صورت میں فوجداری ذمہ داری کا تعین کرنے کی ذمہ دار تھی جو ہر ایک ملزم سے منسوب کیا جاسکتا کہ اس نے فلاں مقتول کو اس قدر ضربات پہنچائی تھیں جیسا کہ دفعہ 367، ضابطہ فوجداری کی منشاء ہے لیکن عدالت نے ایسا نہیں کیا تھا ایسی بے ضابطگیاں قابل علاج نہ تھیں اور عدالت سماعت کی طرف سے دفعہ 367، ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی سے سماعت کالعدم ہوگئی تھی۔ ہائی کورٹ نے ملزمان کو دی گئی سزا منسوخ کردی اور عدالت سماعت نے مقدمہ ریمانڈ کرکے ہدایت جاری کی کہ فیصلہ مقدمہ بمطابق دفعہ 367 ضابطہ فوجداری کیا جائے۔ (1998 PCr. LJ 938)

ضابطے کی بے قاعدگیاں Procedural irregularities: ملزمان پر ابتدائی عدالت کی طرف سے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 326 کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا جو "کریمنل لاء (فورتھ امنڈمنٹ) آرڈیننس 1991ء" کے ذریعے تبدیل ہوگئی تھی اور وقوعہ سے قبل نافذ ہوچکی تھی۔ اندریں حالات ابتدائی عدالت نے ملزمان پر قانون کی ایسی تعزیری دفعہ کے تحت مقدمہ چلایا تھا اور سزا دی تھی جس کا اس وقت وجود نہیں تھا۔ ابتدائی عدالت کو چاہیے تھا کہ وہ ملزمان کی سزایابی متطابق دفعہ کے تحت ریکارڈ کرتی، اگر کوئی، اس وقت نافذ تھی۔ چارج شیٹ کے مطابق ملزمان پر دومتوفیوں

(deceased) کے قتل عمد کا ارتکاب کرنے کے لیے الگ طور پر الزام عائد کیا گیا تھا۔ ایف۔آئی۔آر میں مستغیث کی طرف سے جیسے الزامات لگائے گئے تھے اور عینی گواہوں کی طرف سے جیسا اظہار کیا گیا تھا، یہ تھے کہ تمام ملزم اشخاص نے دونوں مرنے والوں کو زخمی کیا تھا۔ ایسی صورت میں، ابتدائی عدالت بلحاظ ہر متوفی، ہر ملزم کی مجرمانہ ذمہ داری کا تعین، جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 367 میں مذکور ہے، کرنے کی پابند تھی لیکن وہ ایسا کرنے سے قاصر رہی۔ ایسی بے ضابطگیاں قابل علاج نہیں تھیں اور ابتدائی عدالت کی طرف سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 367 کی تاکیدی شرائط کی عدم تعمیل نے ابتدائی عدالت کے جاری کردہ حکم کو باطل کردیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ملزمان کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے ان کی سزایابیوں اور سزاؤں کو منسوخ کردیا تھا اور مقدمہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 367 کی شرائط کے مطابق از سر نو فیصلہ لکھنے کی غرض سے ابتدائی عدالت کو بھیج دیا تھا [1998 PCr. LJ 822]۔

دفعہ 327- سزا Punishment : جو کوئی ٹھگ ہو، اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں ٹھگ، جس کی تعریف دفعہ 326 میں کی گئی ہے، کی سزا بیان کی گئی ہے۔ سورت المائدہ میں ٹھگ کی سزا بیان کی گئی ہے:

"جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کریں یا زمین میں فساد کریں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا صلیب پر چڑھادیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں یا ان کو قید یا جلاوطن کردیا جائے۔ یہ دنیا میں بڑی رسوائی اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے......"

ٹھگ کی سزا : مندرجہ بالا سورت کی روشنی میں ٹھگ کو حسب ذیل سزائیں دی جاسکتی ہیں :

(I) اگر ٹھگ کسی کو قتل کردے تو قتل کیا جائے۔

(II) اگر جراحت کا باعث بنے تو ویسی ہی جراحت کی جائے۔

مندرجہ بالا سزائیں بطور قصاص کے دی جائیں گی۔

(III) ڈکیتی کے ارتکاب پر ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں۔

(IV) عصمت دری یا اغواء یا بچوں کو اغوا کرنے پر، سزائے موت دی جائے۔

دفعہ 328- بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو والدین یا نگہداشت کرنے والے شخص کا باہر ڈال دینا یا ترک رفاقت کرنا

Exposure and abandonment of child under twelve years by parent or person having care of it

جو کوئی بارہ سال سے کم عمر کے بچے کا باپ یا ماں ہو، یا ایسے بچے کی دیکھ بھال کرتا ہو، ایسے بچے کو اس ارادہ سے کسی ایسی جگہ ڈال دے یا چھوڑ دے کہ وہ ایسے بچے سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلے تو اس کو کسی بھی قسم کی ایسی مدت کے لیے سزائے قید دی جائے گی جو سات سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

وضاحت Explanation : دفعہ ہذا کا مقصد مجرم کی، قتل عمد یا قتل شبہ عمد یا قتل بالسبب، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے ساعت مقدمہ کو روکنا نہیں ہے، اگر چھوڑ دینے کے نتیجہ میں بچہ مرجائے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے متعلقہ جرائم بیان کرتی ہے۔ یہ جرائم تین اقسام کے ہیں:
اول: کوئی شخص بارہ سال سے کم عمر کے بچے سے چھٹکارا حاصل کرنے کی غرض سے، اس بچے کو کسی ایسی جگہ پر تنہا چھوڑ دے جہاں اس کی دیکھ بھال نہ ہوسکے۔
دوم: بچہ کی پیدائش پر افشائے راز سے بچنے کے لیے اسے ویران جگہ چھوڑ دیا جائے جہاں اس کی ہلاکت اغلب ہو۔
سوم: بچے کو ویران جگہ پر، دیکھ بھال کے بغیر نقصان پہنچانے کی غرض سے چھوڑ دینا تاکہ وہ مرجائے۔
ہمارے معاشرے میں گناہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے سے چھٹکارا پانے کے لیے اسے لاوارث ایسی جگہ چھوڑ دیتے ہیں جہاں بھوک پیاس سے یا کسی جانور کی خوراک بن جانے سے ان کی ہلاکت ہوجاتی ہے یا بعض اوقات کسی دیگر شخص کی نظر پڑجانے سے وہ بچ بھی جاتا ہے۔
کسی بچے کی دیکھ بھال اور پرورش ماں باپ کا فرض ہے، لیکن اگر ماں یا باپ کسی رنجش سے یا کسی دیگر وجہ سے اسے گھر سے نکال دے یا اس کی پرورش سے کنارہ کش ہوجائے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔

دفعہ 329- لاش کو خفیہ طریقہ سے ٹھکانے لگاکر پیدائش کا اخفاء

Concealment of birth by secret disposal of dead body

جو کوئی کسی بچے کی لاش کو خفیہ طور پر دفن کرکے یا بصورت دیگر ٹھکانے لگاکر، خواہ ایسا بچہ اپنی پیدائش سے قبل، دوران یا بعد میں مرگیا ہو، دانستہ طور پر اخفا کرے یا پیدائش کو چھپانے کی کوشش کرے، اس کو ایسی مدت کے لیے کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو دو سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

دفعہ ہذا سابقہ دفعہ 328 کا ہی ایک جزو تصور کی جاسکتی ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ دفعہ 328 میں بچہ زندہ ہوتا ہے جس کے متعلق جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے، جب کہ دفعہ ہذا میں بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہونے کے فوری بعد مرجاتا ہے۔ ایسے بچے کو ٹھکانے اس لیے لگایا جاتا ہے کہ پیدائش کو چھپایا جائے۔ ایسی صورت میں مجرم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

دفعہ 330- دیت کی تقسیم Disbursement of Diyat: دیت ضرر رسیدہ شخص کے مابین، وراثت میں ان کے اپنے اپنے حصص کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔
مگر شرط یہ ہے کہ جیسا کوئی وارث اپنا حصہ چھوڑ دے تو دیت اس کے حصہ کی حد تک وصول نہ کی جائے گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بیان کیا گیا ہے کہ جب کسی جرم کے لیے دیت کا حکم دیا جائے تو اس کی تقسیم ضرر رسیدہ کے ورثاء میں کیسے تقسیم کی جائے گی۔
دیت کا حق ضرر رسیدہ کو یا اگر وہ ہلاک ہوجائے تو اس کے ورثاء کو حاصل ہوتا ہے۔

دیت کا نفاذ شریعت میں دیت کے نفاذ کے متعلق حسب ذیل ہیں۔

(a) اگر ضرر رسیدہ زندہ ہو اور قصاص نہ لینا چاہتا ہے تو دیت کا حق دار ہوگا۔

(b) اگر ضرر رسیدہ ہلاک ہو جائے تو دیت اس کے ورثاء میں حسب حصص شرعی تقسیم ہوگی۔

(c) قتل عمد یا شبہ العمد میں، دیت کی نسبت صلح کے لیے ورثاء ذمہ دار ہیں۔ ان کو حق حاصل ہے کہ وہ دیت پر یا اس سے کم و بیش پر صلح کر لیں۔

(d) دیت کی معافی کا حق قریب ترین ورثاء کو حاصل ہے۔

(e) ورثاء میں سے کوئی بھی دیت سے اپنے حصہ سے دستبردار ہو سکتا ہے۔

(f) اگر قاتل ورثاء میں سے ہو تو دیت کا حق دار نہ ہوگا، بلکہ قاتل کی جائیداد سے بطور وراثت محروم ہوگا۔

(g) عورت کیس دیت نصف ہے۔ عورت کی دیت اس کی اولاد اور اسکے والدین میں تقسیم ہوگی۔

(h) باپ بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص نہیں دیت ہے۔ لیکن باپ دیت میں حق دار نہ ہوگا۔

(i) معافی سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لیے معافی دینے کے بعد دیت وصول نہیں کی جائے گی۔

(j) اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دیت کا حق دار حاکم ہوگا۔ ایسا مال بیت المال میں جمع کرایا جائے گا۔

دفعہ 331۔ دیت کی ادائیگی Payment of Diyat : (1) دیت کی ادائیگی یک مشت یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے *[پانچ سال] پر محیط اقساط میں کی جا سکتی ہے۔

(2) جب کوئی سزایاب دیت یا اس کے کسی حصہ کو ضمنی دفعہ (1) میں صراحت کردہ عرصہ کے اندر ادا کرنے میں ناکام رہے تو سزایاب کو جیل میں رکھا جائے گا اور اس کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیا جائے گا گویا سزایاب قید محض دی گئی ہو، حتی کہ دیت کی مکمل ادائیگی کر دی جائے، یا ضمانت **[یا پیرول پر رہا کیے جا سکتے ہیں جیسا کہ قواعد میں بیان کیا جا سکتا ہو] پر رہا کیا جا سکتا ہے، اگر وہ دیت کی رقم کے برابر، عدالت کے اطمینان کے مطابق، ضمانت **[یا ضامن] فراہم کرے۔

(3) جب مجرم دیت کی یا اس کے کسی حصہ کی ادائیگی سے قبل فوت ہو جائے تو یہ اس کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں دیت کی ادائیگی کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ جب قتل عمد، قتل شبہ عمد میں یا قتل خطا میں قصاص ساقط ہو جائے تو دیت واجب الادا ہوگی۔

دیت کی ادائیگی کے طریقے: دفعہ ہذا کے مطابق دیت کی رقم یک مشت بھی ادا کی جا سکتی ہے اور اقساط میں بھی۔ اقساط کی صورت میں آخری فیصلہ کی تاریخ 3 سال کے اندر اندر کل دیت ادا کی جا سکتی ہے۔

دیت کی ادائیگی سے قاصر رہنے کے نتائج: اگر مجرم دیت نہ تو یک مشت اور نہ ہی 3 سال کے عرصہ کے اندر اقساط میں ادا کر سکے تو اس کو قید محض کا قیدی تصور کر کے جیل میں بند کر دیا جائے گا۔ جب دیت ادا ہو جائے تو اس کو رہا کر دیا جائے گا۔ اگر مجرم دیت ادا کرنے کے لیے ضامن پیش کرے تو عدالت اپنا اطمینان کرے گی کہ ضامن صاحب حیثیت ہے اور اگر مجرم دیت نہ دے۔ کا تو کیا ضامن سے وصولی کی جا سکے گی۔ اگر عدالت کو اطمینان ہو جائے تو مجرم کو جیل سے ضمانت پر رہا کیا جا سکے گا۔

---

* الفاظ کو تبدیل کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ XV آف 2010ء کے ذریعے۔

** الفاظ کا اضافہ کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ XV آف 2010ء کے ذریعے۔

جب کوئی مجرم دیت دے سکنے کے باعث قید میں ہو اور فوت ہو جائے یا ادائیگی دیت سے قبل فوت ہو جائے تو دیت اس کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔

جب مجرم دیت ادا نہ کرے اور اس کے بدلہ جیل کاٹ لے، تو دیت کی رقم حکومت ادا کرے گی۔ حکومت دیت کو زکوٰۃ کی رقم سے یا مقرر کردہ فنڈ سے ادا کرے گی۔

دیت کی رقم کی ادائی نہ کرنے کی صورت میں ملزم کی طرف سے جیل میں بھگتی جانے والی قید کی مدت۔۔۔۔نہ تو مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 331' کی شرائط میں دیت کی رقم کی عدم ادائیگی کے لیے قید کی کوئی قطعی مدت کا تعین کیا گیا ہے اور نہ عدالت کو ایسی مدت مقرر کرنے کا کوئی اختیار حاصل ہے۔ چنانچہ معاملہ اس پہلو پر غور کرنے کے لیے قانون ساز اتھارٹی کو بھیج دیا گیا تھا تاکہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 331 کی تعبیر کرنے میں پیش آمدہ دشواری کو دور کیا جاسکے۔ [1998 PCr.LJ 1781]

دیت کی حد: دیت کی رقم ملزم کی مالی حیثیت کے مطابق مقرر کی جائے گی، لیکن یہ رقم 1,70,600 روپے جو کہ 30,630 گرام چاندی کی قیمت کے برابر ہے، سے کم نہ ہوگی۔ [1992 PCr.LJ 1583]

اپیل: غربت، قانون سے عدم واقفیت اور قانون کا غلط اطلاق ایسے امور نہیں کہ جن کا عذر لے کر اپیل بروقت دائر نہ کرنے کا عذر لیا جائے اور اس بناء پر ساڑھے تین سال کی تاخیر معاف نہیں کی جاسکتی خصوصاً جب کہ ملزم کا چلن انتہائی لاپروائی کا شکار تھا اور اس نے متضاد رویہ اختیار کیا تھا۔ ملزم جو دیت ادا کرنے کا ذمہ دار تھا اس نے پانچ سال تک سزائے قید کاٹی تھی اور اس کے علاوہ اسے اس وقت قید محض کاٹنی تھی جب تک وہ دیت کی ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہو جاتا اور چونکہ وہ دیت ادا کرنے کا اہل نہ تھا اس لیے اسے ضمانت پر زیر دفعہ (2)331' تعزیرات پاکستان ضمانت پر رہا نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی اسے دیت کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا تھا کیونکہ اس کے خلاف اس بارے میں دیا گیا فیصلہ حتمی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ ملزم کی اپیل بوجہ زائد المیعاد ہونے کے خارج کر دی گئی۔ (1997 PCr.LJ 1803)

دفعہ 332۔ضرر Hurt: (1) جو کوئی شخص کو ہلاک کیے بغیر، اس کو درد، تکلیف، بیماری، ضعف یا زخم کا باعث بنے یا اس کے جسم کے کسی عضو یا اس کے حصہ کو نقصان پہنچائے، معذور کر دے ☆[بدشکل بناتا ہے، صورت بگاڑتا ہے] یا الگ کر دے، تو کہا جائے گا کہ اس نے ضرر پہنچایا ہے:

(2) ضرر کی حسب ذیل اقسام ہیں:

(a) اتلاف عضو۔ (b) اتلاف صلاحیت عضو۔ (c) شجہ۔ (d) جرح۔ (e) دیگر جملہ اقسام ضرر۔

☆[**تشریح Explanation:** بدشکل بنانے سے مراد چہرے کو بدشکل بنانے کا عمل، یا انسانی جسم کے کسی عضو یا عضو کے کسی حصہ کو بدشکل بنانے کا عمل یا اسکو علیحدہ کرنے کا عمل مراد ہے جو ایک شخص کے سڈول پن (Symmetry) یا وضع قطع (Appearance) کو کمزور کرتی ہو، ضرر پہنچاتی ہو یا گھٹاتی ہو یا بدنما کرتی ہو۔]

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ان تمام ضرر کا ذکر ہے جو ایک شخص دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ ایسے ضرر میں مختلف عضو کے اتلاف یعنی ضائع ہونے اور زخمی ہونے کا ذکر ہے۔

ضرر کی تعریف: جسم انسانی کو ضرر پہنچانے سے مراد کسی عضو کو معمول کے کام کے لیے عارضی طور پر یا مستقل

☆۔ اضافہ کیا گیا بذریعہ کریمنل لا، (ذوسرے ترمیمی) ایکٹ، XXV بابت 2011۔

طور پر ناکارہ بنادینا ہے۔ درد جسمانی میں تھپڑ مارنا، بال کھینچنا، زمین پر پٹخ دینا وغیرہ شامل ہیں۔

دفعہ 333- اتلاف عضو Itlaf-i-udw: جو کوئی کسی دوسرے شخص کے جسم کے کسی حصہ یا عضو کے ٹکڑے کردے، کاٹ دے یا جدا کردے، تو کہا جائے گا کہ وہ اتلاف عضو کا باعث ہوا۔

شرح

انسانی جسم کے کچھ اعضا ایسے ہیں جن کی قوت کو ضائع کرنا یا ان کو تلف کرنا، ناکارہ کرنا یا جسم سے الگ کرنا ایک علیحدہ جرم کو جنم دیتے ہیں۔ ایسے اعضاء میں آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ پاؤں، سر کے بال، ابرو وغیرہ شامل ہیں۔ اگر ان اعضاء کو نقصان پہنچا کر ناکارہ بنادیا جائے یا کاٹ کر جسم سے علیحدہ کردیا جائے تو اس جرم کو اتلاف عضو کا جرم قرار دیا جائے گا۔

دفعہ 334- اتلاف عضو کی سزا Punishment for itlaf-i-udw: جو کوئی ایسا فعل سر زد کرکے، اس سے کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے کسی شخص کو اغلباً ضرر پہنچانے کا باعث ہوگا، کسی شخص کے اتلاف عضو کا باعث بنے تو اس کو، کسی مجاز میڈیکل افسر کے مشورہ سے، قصاص کی سزا دی جائے گی اور اگر اسلامی احکام کے مطابق، مساوات کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر، قصاص پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں اتلاف عضو کی سزا قصاص مقرر کی گئی ہے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ، ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور کان کے بدلے کان وغیرہ۔

قصاص کی صورت میں صحت مند آنکھ کے عوض صحت مند آنکھ، بولنے والی زبان کے عوض بولنے والی زبان ہوگی۔ یہ نہ ہوگا کہ صحیح آنکھ کی بجائے بھینگی آنکھ، یا قوت بصارت سے محروم آنکھ نکال دی جائے اور بولنے والی زبان کے عوض گونگی زبان نکال دی جائے۔

ہاتھ کا قصاص ہاتھ سے، آنکھ کا آنکھ سے اور کان کا کان سے ہوگا۔

اسی طرح دائیں ہاتھ کا قصاص دایاں ہاتھ ہوگا۔ بائیں کان کا قصاص بایاں کان ہوگا دایاں نہیں۔

اسی طرح مقدار بھی برابر ہوگی۔ دو کانوں کا قصاص دو کان، دوانگلیوں کے کاٹنے کا قصاص دو انگلیاں ہوں گی۔

سزا پر عمل کیسے ہوگا: جب قصاص کے عمل کی تعمیل کرنی ہو تو کسی مجاز میڈیکل افسر سے مشورہ کیا جائے گا اور اس کے مشورہ کے مطابق قصاص پر عمل کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر اگر ہاتھ کاٹنا مقصود ہو تو اگر ضرر رسیدہ کو خود ملزم کا ہاتھ کاٹنے کی اجازت دی جائے تو ہاتھ کاٹنے پر خون کے زیاں سے مجرم کی موت واقع ہونے کا بھی اندیشہ ہوگا۔ لہٰذا میڈیکل افسر کے مشورہ، موجودگی بلکہ ڈاکٹر کے ذریعہ قصاص عمل میں لایا جانا ہی بہتر ہوگا۔

اگر قصاص لیا جانا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا۔ لیکن ارش کے علاوہ اس کو تعزیر میں دس سال تک کی سزائے قید ہردو قسم بھی دی جائے گی۔

دفعہ 335- اتلاف صلاحیت عضو Itlaf-i-salahiyyat-i-udw: جو کوئی کسی دیگر شخص

کے جسم کے کسی عضو کی ناکارگی یا صلاحیت کو زائل کر دے یا مستقل طور پر نقصان پہنچائے یا اس کی شکل کو مستقل طور پر بگاڑ دے، تو کہا جائے گا کہ وہ اتلاف صلاحیت عضو کا باعث ہوا۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق اگر انسانی جسم کے اعضاء سے کسی کو مکمل طور پر تلف یا ناکارہ تو نہ کیا گیا ہو البتہ ایسے عضو کی صلاحیت ختم کر دی جائے، یا اسے نقصان پہنچایا جائے یا اس کی شکل بگاڑ دی جائے تو ایسے جرم کو اتلاف صلاحیت عضو کہا جائے گا۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے کسی کے سر پر ضرب لگائی جس سے ضرر رسیدہ کی عقل جاتی رہی، یا کسی کے کان پر تھپڑ مارا تو اس کی قوت سماعت ختم ہو گئی، آنکھ پر ضرب لگائی تو بصارت جاتی رہی وغیرہ۔ ایسے سب جرائم اتلاف صلاحیت عضو کہلائیں گے۔

دفعہ 336۔ اتلاف صلاحیت عضو کی سزا

Punishment for itlaf-i-salahiyyat-i-udw

جو کوئی ایسا فعل سرزد کرے، اس سے کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے اغلباً کسی شخص کو ضرر پہنچانے کا باعث ہو گا، کسی شخص کے اتلاف صلاحیت عضو کا باعث بنے گا تو اس کو، کسی مجاز میڈیکل افسر کے مشورہ سے، قصاص کی سزا دی جائے گی اور اگر اسلامی احکام کے مطابق، مساوات کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر، قصاص پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مرتکب ہو گا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی اتنی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت اتلاف صلاحیت عضو کی سزا بھی قصاص سے ہے۔ البتہ قصاص کسی ڈاکٹر کے مشورہ یا حاضری میں زیر عمل لائی جائے گی تاکہ جو نقصان مجرم نے پہنچایا اس سے زائد نقصان نہ پہنچے۔

سزا: اتلاف صلاحیت عضو کے لیے اگرچہ سزا قصاص ہے، مگر جب قصاص ممکن نہ ہو تو مجرم کو ارش کی سزا دی جائے گی۔ اس کے علاوہ مفاد عامہ میں مجرم کو کسی قسم کی سزا بھی دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔ ایسی سزا بطور تعزیر دی جائے گی۔

جب مجرم ایک سے زائد ہوں تو قصاص کی سزا نہ دی جائے گی۔ اگر مجرم ایک سے زائد آدمیوں نے ہاتھ کاٹ دے یا آنکھیں نکال دے تو قصاص صرف ایک کا ہو گا جب کہ باقی اشخاص کے ضرر کا باعث ہونے پر دیت ہو گی۔

اگر کوئی شخص دوسرے کو تھپڑ مار دے تو اس کا قصاص نہیں ہے، کیونکہ ایسے شخص کا وجود نہیں ہوتا۔

قصاص صرف ان اعضاء کا ہو سکتا ہے جہاں جوڑ موجود ہو تاکہ جوڑ سے عضو کو کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے۔ جہاں جوڑ نہ ہو وہاں قصاص نہ ہو گا۔ مثال کے طور پر کلائی، بازو، ران، پنڈلی، رخسار، پیٹھ، پیٹ کے گوشت کا قصاص نہیں ہو گا۔

قصاص صحت مند عضو کا صحت مند عضو سے لیا جائے گا۔

یہ سوال کہ آیا اتلاف عضو دفعہ 336، تعزیرات پاکستان یا دفعہ 337-E (vi) کے تحت آتا ہے یا اس پر دفعہ 333 (I) کا اطلاق ہوتا ہے اس کا فیصلہ سماعت کے دوران کرنا ہوتا ہے۔ کوئی واضح رائے اس لئے قائم نہیں کی جاسکتی کیونکہ ملزم پر جو الزام لگایا جاتا ہے اس کی نوعیت اور جرم کی نوعیت کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ مناسب طریقہ کار یہ ہے کہ جو

دفعہ ملزم کے حق میں جائے اس کا اطلاق کیا جائے۔ جرم جوڑ کے اتلاف جرم کے بارے میں تھا اور سزا دینے کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کس دفعہ کے تحت دی گئی تھی۔ عدم تعین کی یہ صورت ایسی تھی جس کے بارے میں مزید انکوائری درکار تھی اور جس کا فائدہ ضمانت کے مرحلے پر ملزم کو پہنچنا چاہیے۔ چنانچہ ملزم کو ضمانت مہیا کرنے پر ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ (1997 PLR 967; 1988 PCr. LJ 32)

ملزم کا موقف کہ اس نے سنگین اور فوری اشتعال کے تحت جرم کا ارتکاب کیا تھا اس کا تقابل اگر استغاثہ کی کہانی سے کیا جائے تو ملزم کا عذر درست نظر نہ آتا تھا۔ چشم دید گواہان کی موجودگی جن میں زخمی گواہ بھی شامل تھا بوقت وقوعہ ثابت کی جاچکی تھی اور گواہان کی غیرجانبدارانہ گواہی کی توثیق کلہاڑی اور چاقو کی برآمدگی سے ہوچکی تھی جنہیں ملزم کی نشاندہی پر برآمد کیا گیا تھا اور ان پر انسانی خون کے دھبے تھے۔ استغاثہ نے اپنا مقدمہ بلاشک و شبہ ثابت کردیا تھا اور اس نے قدرتی اور غیرجانبدار گواہ پیش کئے تھے اور اس سلسلے میں ملزم کو کوئی رعایت حاصل نہ تھی چنانچہ ملزم کی سزائے موت کی توثیق کردی گئی۔ (1997 MLD 1541)

مستغیث (complainant) نے ملزم کی قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست کے فیصلے کے وقت سیشن کورٹ کے سامنے یہ بیان دیا تھا کہ اس نے مقدمے کے تصفیے کے لیے بطور معاوضہ ملزم سے 4000 روپے کی رقم وصول کی تھی اور اس کے نتیجے میں ملزم کی پہلے سے منظور کردہ عارضی قبل از گرفتاری ضمانت کی توثیق کردی گئی تھی۔ تاہم سیشن جج نے اس معاملے میں اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے مستغیث کے مذکورہ بیان کی بنیاد پر ملزم کو بری کرنے سے انکار کردیا اور ہائی کورٹ نے نگرانی (revision) میں سیشن کورٹ کو اس مقدمے میں جب اور جیسے سماعت ہو، ملزم کو رہا کرنے کی ہدایت کی۔ ہائی کورٹ کا حکم اندریں حالات جائز اور مناسب پایا گیا۔ چنانچہ اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا تھا [1998 SCMR 466]۔

مقدمہ میں دو موقف اختیار کئے گئے تھے ملزم کو پرائیویٹ استغاثہ میں طلب کیا گیا تھا۔ دونوں موقف جو ایک ہی وقوعہ کے بارے میں تھے چونکہ ایک ہی عدالت سے قابل سماعت تھے اس لئے پرائیویٹ استغاثہ کی قتل کے مقدمہ کے ہمراہ سماعت غیرقانونی یا بے ضابطہ نہ تھی۔ عدالت سماعت نے اپنی رائے کے حق میں ٹھوس دلائل دیئے تھے کہ بادی النظر میں ملزم اور اس کے ہمراہی ملزم کے خلاف کافی شہادت موجود تھی جس سے ان کے ملوث ہونے کا اظہار ہوتا تھا۔ اس بناء پر ملزم کو پرائیویٹ استغاثہ میں درست طور پر قانون کے مطابق طلب کیا گیا تھا اس لئے اس میں مداخلت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ (1998 PCr. LJ 938)

الف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R: ملزم ایک سند یافتہ ڈینٹل سرجن تھا اور بیچلر آف ہومیو پیتھک میڈیسن کی ڈگری بھی رکھتا تھا اور اسے ہومیو پیتھک میڈیسن اور سرجری میں پریکٹس کرنے کا مجاز قرار دیا گیا تھا چنانچہ ملزم کی طرف سے فعل اس ارادے سے نہیں کیا گیا تھا کہ موت کا باعث بنے اور نیک نیتی سے رضامندی کے ساتھ مسئول الیہ کی بہن کے فائدے کے لیے کیے جانے کی وجہ سے اس نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ مسئول الیہ کی بہن کا ملزم کے کلینک میں متواتر آنا رضامندی ظاہر کرنے کے لیے کافی تھا۔ ملزم کے خلاف درج شدہ الف۔ آئی۔ آر کو اندریں حالات کالعدم کردیا گیا [1998 MLD 2051]۔

ملزم کو نجی شکایت میں طلب کیا گیا

Accused of summoned in private complaint

ایک ہی وقوعہ کے بارے میں دو بیانات کا ایک ہی عدالت کی طرف سے قابل سماعت ہونا، ابتدائی عدالت کی طرف

سے بھی شکایت (complaint) کا مع مقدمہ کے اختیار کا استعمال کسی غیر قانونیت (Illegality) یا بے قاعدگی (irregularity) کا حامل نہیں تھا۔ ابتدائی عدالت کی طرف سے ملزم اور اس کے شرکائے جرم (accomplices) کے خلاف ایک بادی النظری مقدمہ کا ثبوت فراہم کرنے کے لیے کافی شہادت کی موجودگی کے بارے میں اپنے نتیجہ تحقیق کی تائید میں ٹھوس دلائل دیے گئے تھے۔ چنانچہ ملزمان کو جائز طور پر استغاثہ (Complaint) میں طلب کیا گیا تھا اور زیر اعتراض حکم جائز (lawful) ہونے کی وجہ سے کسی مداخلت کا متقاضی نہیں تھا۔ درخواست نگرانی حسبہ مسترد کر دی گئی تھی۔

[1998 PCr.LJ 938]

زخمی (injured) گواہان استغاثہ نے خصوصی طور پر ملزمان کا نام لیا تھا جنہوں نے انہیں زخم پہنچائے تھے اور وہ طویل سوالات جرح (Cross-examination) کی آزمائش میں پورے اترے تھے۔ اندریں حالات ملزمان کی سزایابیوں کو قائم رکھا گیا تھا لیکن وہ پہلے سے تقریباً ایک سال کے لیے بنیادی قید بھگت چکے تھے اور ضمانت پر تھے، ان کو دی گئی سزائے قید کی میعاد میں ان کی طرف سے پہلے سے بھگتی ہوئی قید کی میعاد کے مساوی تخفیف کر دی گئی تھی۔ [1998 PCr.LJ 1077]

☆[دفعہ 336-A۔ گلا دینے والے مواد کے ذریعے ضرر کا باعث ہونا
(Hurt caused by corrosive substance)

جو کوئی بھی ارادتاً یا جان بوجھ کر کسی گلا دینے والے مواد یا کسی مواد جو انسانی جسم کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے جب اسے نگلا جاتا ہے، سونگھا جاتا ہے، چھوا جاتا ہے یا یہ بصورت دیگر انسانی جسم میں پایا جاتا ہے، کے ذریعے مضرت کا باعث ہوتا ہے یا مضرت کا باعث ہونے کی کوشش کرتا ہے کو گلا دینے والے مواد کے ذریعے مضرت کا باعث ہونا کہا جائیگا۔

تشریح (Explanation): ذیلی دفعہ ہذا میں تاوقتیکہ متن دیگر طور پر تقاضا نہ کرتا ہو گلا دینے والے مواد سے مراد ایک مواد ہے جو انسانی جسم کے کسی عضو کو تباہ، نقصان پہنچا، بدشکل یا جدا کر سکتا ہو اور شامل کرتا ہے ہر قسم کے تیزاب زہر، آتش گیر یا آتش گیر مواد، گرم مواد، زہریلی شے، آرسینک یا کسی دیگر کیمکل کو گلا دینے والا اثر رکھتا ہو اور انسانی جسم کے لیے نقصان دہ ہو۔

دفعہ 336-B۔ گلا دینے والے مواد کے ذریعے مضرت پہنچانے کے لیے سزا
(Punishment for hurt by corrosive substance)

جو کوئی بھی گلا دینے والے مواد کے ذریعے مضرت کا باعث ہوتا ہے اُسے عمر قید یا کسی ایک قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جو 14 سال سے کم نہ ہوگی اور کم از کم جرمانہ دس لاکھ روپے ہوگا۔]

دفعہ 337۔ شجہ Shajjah: (1) جو کوئی کسی شخص کے سر یا چہرے پر ایسا زخم لگائے جو اتلاف عضو یا اتلاف صلاحیت عضو کی تعریف میں نہ آتا ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ کا باعث ہوا۔

(2) شجہ کی حسب ذیل اقسام ہیں:

(3) جو کہ شجہ کا باعث ہو:

(a) شجہ خفیفہ (b) شجہ موضحہ (c) شجہ ہاشمہ (d) شجہ منقلہ (e) شجہ آمہ (f) شجہ دامغہ

(i) جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی نظر نہ آنے لگے تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ خفیفہ کا باعث ہوا۔

(ii) جس سے ضرر رسیدہ کی کوئی ہڈی نظر آنے لگے، مگر ہڈی ٹوٹی نہ ہو، تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ موضحہ کا باعث ہوا۔

(iii) جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو، مگر اپنی جگہ سے ہٹی نہ ہو، تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ ہاشمہ کا باعث ہوا۔

(iv) جس سے ضرر رسیدہ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ منقلہ کا باعث ہوا۔

(v) ضرر رسیدہ کی کھوپڑی اس طرح ٹوٹ گئی ہو کہ زخم کہ زخم دماغ کی جھلی کو چھونے لگے تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ آمہ کا باعث ہوا۔

(vi) جس سے ضرر رسیدہ کی کھوپڑی کی ہڈی اس طرح ٹوٹ گئی ہو کہ زخم سے دماغ کی جھلی پھٹ گئی ہو تو کہا جائے گا کہ وہ شجہ دامغہ کا باعث ہوا۔

☆۔ دفعات 336-A اور 336-B کا اضافہ کیا گیا بذریعہ کریمنل لاء (دوسرے ترمیمی) ایکٹ، XXV بابت 2011۔

شرح

مقصد: اسلامی قانون میں سر یا چہرے پر ضرر کے باعث ہونے پر علیحدہ سزا مقرر ہے۔ اگر انسان کے چہرہ یا سر پر ایسا زخم لگائے جو نہ تو اتلاف عضو کی تعریف میں آتا ہو اور نہ اتلاف صلاحیت عضو کی زد میں آتا ہو، تو ایسے زخم یا ضرر کو شجہ کہا جائے گا۔

دفعہ ہذا میں شجہ کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں۔ اگلی دفعہ میں ہر قسم کی شجہ کی علیحدہ علیحدہ سزا بیان کی گئی ہے۔

شجہ کی اقسام: شجہ یا شجاج کی فقہاء نے 11 اقسام بتائی ہیں اگرچہ دفعہ ہذا میں صرف 6 کا ذکر ہے۔ 11 اقسام درج ذیل ہیں:

(1) **خارصہ:** جلد میں خرص کرنے والا زخم۔ ایسے زخم میں صرف جلد چھل جاتی ہے، مگر خون نہیں نکلتا، جیسے خراش کا زخم۔

(2) **دامعہ:** ایسا زخم جس سے خون نکلے لیکن باہر نہ آئے۔

(3) **دامیہ:** ایسا زخم جس سے خون بہ نکلے۔

(4) **باضعہ:** بضع کے معنی گوشت کے ہیں۔ لہٰذا ایسا زخم جو جلد کے گوشت کو کاٹ دے۔

(5) **متلاحمہ:** ایسا زخم جو گوشت تک پہنچے۔ امام محمدؒ کے مطابق متلاحمہ، باضعہ سے پہلے ہے۔

(6) **سمحاق:** ایسا زخم جو دماغ کی ہڈی اور گوشت کے درمیان کی جھلی تک پہنچ جائے۔

(7) **موضحہ:** ایسا زخم جو مذکورہ بالا جھلی کو کاٹ دے اور دماغ کی ہڈی نظر آنے لگے۔

(8) **ہاشمہ:** وہ زخم جو ہڈی کو توڑ دے۔

(9) **منقلہ:** جو ہڈی کو توڑ کر اس ہڈی کو اپنی جگہ سے ہلا دے۔

(10) **آمہ:** وہ زخم ہے جو سر کے گوشت اور دماغ کی ہڈی کو توڑ کر دماغ کی جھلی تک پہنچے۔

(11) **دامغہ:** ایسا زخم ہے جو دماغ کی مذکورہ بالا جھلی کو پھاڑ دے۔

موت بمعہ شجہ کی مختلف اقسام ہیں: جس شخص سے شجہ ہاشمہ کا جرم سرزد ہو وہ ارش کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا اور اس جرم کی سزا دس سال قید بطور تعزیر ہوگی۔ ملزم نے ایک ضرب لگا کر دوسری ضرب نہ لگائی تھی، اس کی یہ روش بادی النظر میں یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس نے ظالمانہ طریقہ اختیار نہیں کیا تھا۔ ملزم کا مقدمہ دفعہ (2)497 ضابطہ فوجداری کے تحت آتا تھا اور شہادت کا جائزہ لینے سے یہ مزید انکوائری کا مقدمہ تھا چنانچہ ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ (1997 PLR 970)

ملزم نے یہ موقف اختیار کیا کہ بادی النظر میں اس کا مقدمہ ان مستثنیات میں نہیں آتا جو دفعہ 497 ضابطہ فوجداری میں بیان کی گئی ہیں نیز یہ کہ ہمراہی ملزم کو پہلے ہی ضمانت پر رہا کیا جا چکا ہے چنانچہ ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ (KLR 1994 Sh. C. 3)

ملزم خالی ہاتھ تھا اور اس نے وقوعہ میں بظاہر کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ ملزم کا مقدمہ اس ہمراہی ملزم کے ہم پایہ تھا جسے بری کر دیا گیا تھا اس بناء پر ملزم بھی اسی سلوک کا مستحق تھا جو ہمراہی ملزم سے کیا گیا تھا کیونکہ مقدمہ میں شہادت ایک جیسی تھی۔ ملزم کو مساویانہ سلوک کی بناء پر شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (1994 PCr.LJ 769)

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal: مستغیث کو اپیل دائر کرنے کی اجازت یہ غور کرنے کے لیے دے دی گئی تھی کہ آیا ملزم کے حق میں کسی پولیس چالان کو محض اس بناء پر قطعی شکل دی جا سکتی ہے کہ شہادت کلیتاً پیش نہیں کی گئی تھی یہ دیکھے بغیر بھی کہ ابتدائی عدالت از روئے قانون گواہان استغاثہ کی حاضری کو اس ضمن میں اجباری اقدامات کر کے یقینی بنانے کی پابند تھی۔

(1998 SCMR 643)

دفعہ 337-A۔ شجہ کی سزا Punishment of Shajjah: جو کوئی ایسا فعل سرزد کرے.

اس سے کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے کسی شخص کو اغلباً ضرر پہنچانے کا باعث ہوگا، باعث ہو:

(i) کسی شخص کے شجہ خفیفہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی ایک قسم کی سزائے قید بھی اتنی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دو سال تک ہوسکتی ہے۔

(ii) کسی شخص کے شجہ موضحہ کا، تو میڈیکل افسر مجاز کے مشورہ سے، اس کو قصاص کی سزا دی جائے گی اور اگر اسلامی احکام کے مطابق، مساوات کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر، قصاص پر عمل کرنا ممکن نہ ہو تو مجرم ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا پانچ فی صد ہوگا اور اس کو بطور تعزیر دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی قید کی سزا ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

(iii) کسی شخص کے شجہ ہاشمہ کا، تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا دس فی صد ہوگا اور اس کو بطور تعزیر دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی قید کی سزا ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(iv) کسی شخص کے شجہ منقلہ کا، تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا پندرہ فی صد ہوگا اور اس کو بطور تعزیر دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی قید کی سزا ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(v) کسی شخص کے شجہ آمہ کا، تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا ایک تہائی ہوگا اور بطور تعزیر اس کو دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکے گی جس کی مدت دس سال تک ہوسکتی ہے۔

(vi) کسی شخص کے شجہ دامغہ کا، تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا نصف ہوگا اور اس کو بطور تعزیر دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی قید کی سزا ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں شجہ یعنی سر اور چہرے پر پہنچائے گئے ضرر کی سزا بیان کی گئی ہے۔ ایسے زخم جو کسی شخص کی زبان پر آئیں اور جس کے نتیجہ میں قوت ذائقہ یا قوت گویائی ختم ہوجائے، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا نہ ہوں گے۔ صرف ایسے جرائم کی سزا دفعہ ہذا کے تحت دی جاسکتی ہے جن میں زخم کسی انسان کے چہرے پر ایسی جگہ لگایا جائے جس کے نیچے ہڈی ہو۔ مثال کے طور پر اگر رخسار کے اس حصہ پر زخم لگایا جائے جس کے نیچے ہڈی نہ ہے تو یہ شجہ کی تعریف میں نہ آئے گا۔ شجہ کے زخموں کا تعلق ظاہری حسن سے ہے۔ شجہ رسیدہ شخص سے مراد نشان رسیدہ شخص ہے۔

شجہ کا لفظ شجاج سے ماخذ ہے۔

وقوعہ کے پیچھے کار فرما وجہ تحریک جرم (motive) ثابت نہ کی گئی تھی۔ طبی شہادت، چشم دید شہادت سے مطابقت نہ رکھتی تھی۔ استغاثہ ملزم کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ (PLD 1994 Lah. 43)

ملزمان گذشتہ 26 ماہ سے حوالات میں تھے اور ابھی تک ایک بھی گواہ کا بیان قلمبند نہ کیا گیا تھا۔ ملزم سے محض معمولی ضربات منسوب تھیں۔ شہادت قلمبند کرنے کے بعد عدالت سماعت ہی اس امر کا جائزہ لینے کی مجاز تھی کہ آیا ملزمان کو دوسرے ملزمان نے جو ضربات پہنچائی تھیں ان کے لئے ملزم کو ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ ملزمان کے مقدمہ میں مزید انکوائری کی ضرورت تھی اس بناء پر انہیں ضمانت پر رہا کردیا گیا۔ (1994 PLR 684)

ملزم کا نام رپورٹ ابتدائی میں درج تھا اور اس سے نہایت ہی ظالمانہ اور سفاکانہ فعل منسوب تھا۔ عدالت میں چالان

پیش کردیا گیا تھا لیکن افسر جلیس کے تبادلہ کی وجہ سے جو اس مقدمہ کی سماعت کررہا تھا مقدمہ کی سماعت میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی تھی اس بناء پر مقدمہ ضمانت پر رہا کرنے کے لیے مناسب جواز فراہم نہ کرتا تھا؛ چنانچہ ضمانت کی درخواست خارج کردی گئی۔ (1994 PLR 696)

مستغیث نے جو استغاثہ دائر کیا تھا اس میں ابتدائی شہادت عدالت کے ریڈر نے تحریر کی تھی اور وہ مجسٹریٹ کے ہاتھ کی نہ تھی۔ عدالت نے اس بارے میں کوئی وجوہات بھی بیان نہ کی تھیں کہ اپنے ہاتھ سے شہادت قلمبند کیوں نہیں کرسکا۔ ریڈر نے بھی اس امر کا اظہار نہ کیا تھا کہ وہ شہادت افسر جلیس کی نگرانی میں تحریر کررہا ہے۔ ابتدائی کارروائی اور سائیلان کی بطور ملزمان طلبی کا حکم غیرقانونی اور بلاجواز تھا اور یہ حکم زیر دفعہ 537 ضابطہ فوجداری قابل درستی نہ تھا۔ متعلقہ حکم مسترد کردیا گیا اور علاقہ مجسٹریٹ کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے ہاتھ سے ابتدائی شہادت قلمبند کرے اور مقدمہ کی مزید کارروائی بمطابق قانون کرے۔ (1998 PCr. LJ 344)

مستغیث باوجود حکم عدالت میڈیکل بورڈ کے روبرو پیش نہ ہوا تھا اور تین مرتبہ اس نے عدالت کے حکم کو نظرانداز کیا تھا۔ مستغیث کا میڈیکل بورڈ کے روبرو پیش نہ ہونے کا فعل اس قیاس کی تقویت کرتا تھا کہ اسے وہ ضربات نہ لگی تھیں جن کا ذکر میڈیکو لیگل رپورٹ میں تھا۔ اور وہ اس طرح زخمی نہ ہوا تھا جیسا کہ اس نے شہادت میں ظاہر کیا تھا۔ اس ایک امر واقعہ سے استغاثہ کا مقدمہ شک و شبہ کا شکار ہوگیا تھا اور اس بناء پر ملزمان کو بری کردیا گیا۔

(1998 PCr. LJ 349)

سزائیں: دفعہ ہذا کے تحت مختلف قسم کے زخم پہنچانے پر مختلف سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں قصاص، ارش، دیت اور تعزیر کی سزائیں شامل ہیں۔ ہر زخم کی نوعیت اس کا اثر نقصان کی حد کا تعین کرکے قاضی سزا تجویز کرنے کا مجاز ہے۔

دفعہ 337-B۔ جرح Jurh: (1) جو کوئی کسی شخص کے سر یا چہرہ کے علاوہ، اس کے جسم کے کسی حصہ پر زخم لگانے کا باعث ہو، جو زخم کا نشان چھوڑ جائے، چاہے عارضی طور پر یا مستقل طور پر، تو کہا جائے گا کہ وہ جرح کا باعث ہوا۔

(2) جرح کی دو اقسام ہیں، یعنی:

(a) جائفہ، اور

(b) غیر جائفہ۔

شرح

مقصد: اس سے قبل سر اور چہرہ پر لگائے گئے زخم، یعنی شجہ یا شجاج کی تعریف اور سزائیں درج ہوئیں۔ اب دفعہ ہذا کے تحت ایسے زخموں کو بیان کیا گیا ہے جو سر یا چہرے کے علاوہ کسی حصہ جسم پر لگائے گئے ہوں اور جو اپنا عارضی یا مستقل نشان چھوڑ گئے ہوں، ایسے زخموں کے متعلق کہا جائے گا کہ مجرم جرح کا باعث ہوا۔ شجہ کا تعلق صرف حسن ظاہری سے ہے، یعنی چہرے کے زخم یا سر کے زخم جو نظر آتے ہیں۔ جب کہ جرح قسم کے زخم کپڑوں سے ڈھانپے جاسکتے ہیں اور نظر میں آتے۔ لہٰذا بدزیب یا بدنما ہونے کے باوجود، ڈھانپے جانے کی وجہ سے ظاہری حسن کو زائل یا کم نہیں کرتے۔

جرح کی اقسام: جرح کے زخم دو اقسام کے ہوتے ہیں:

1- جائفہ 2- غیر جائفہ-
دونوں اقسام کے زخموں میں قصاص نہیں ہے، کیونکہ ایسے زخم کا قصاص لینے کے لیے مماثلت ممکن نہ ہے۔
جراحت کے جرم میں فیصلہ سے قبل زخم کے مندمل ہونے کا انتظار کرنا چاہیے-
حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا:
"زخم کا انتظار کیا جائے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے-"
اگلی دفعات میں جائفہ اور غیر جائفہ کی تشریح کی گئی ہے-

دفعہ 337-C- جائفہ Jaifah: جو کوئی ایسے جرح کا باعث ہو، جس میں زخم دھڑ کے جوف کے خلا تک پہنچ جائے، تو کہا جائے گا کہ وہ جائفہ کا باعث ہوا-

شرح

مقصد: شریعت کے مطابق ایسا زخم جو پھاڑ کر جوف تک پہنچ جائے، جائفہ کہلائے گا۔ ایسا زخم سینہ، پیٹ، پیٹھ، دونوں پہلو، خصیتین اور دبر کے درمیان کی جگہ پر ہوگا-
جائفہ نہ تو دونوں ہاتھوں کے درمیان اور نہ ہی دونوں پاؤں کے درمیان ہے۔ گردن اور حلق میں بھی جائفہ نہ ہے-
شجہ زخم کو غیر جائفہ زخم کہا جاتا ہے-
جوف کرنے والے زخم سے مراد شگاف کرنے والے یا پھاڑنے والے زخم ہیں-
جائفہ کی تعریف: جائفہ ایسے زخم کو کہتے ہیں جس کے اندر غذا یا دوا کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہو-
اگر زخم پیٹ کے اندرونی حصہ تک پہنچا ہو یا سینہ یا ہنسلی کے خلا یا پہلو کی گہرائی تک تو زخم جائفہ کہلائیں گے-
اس امر سے فرق نہیں پڑتا کہ جائفہ قسم کا زخم تیز دھار آلہ سے یا لاٹھی کی ضرب سے آیا ہو-
جسمی کہفہ یا جسمی جوفہ Jaifah--- Body cavity: جسمی کہفہ سے صرف وہی جگہ مراد نہیں ہے جو کندھے کے بالائی حصے سے شروع ہو کر پردے (diaphragm) تک اور وہاں سے پیڑو (pelvis) تک واقع ہے بلکہ اس سے مراد ہے جسم کے وہ حصے جن کے اندر اہم اعضا واقع ہیں۔ کوئی ضرر (injury) اسی وقت کہفہ یا جوفہ سمجھا جائے گا جب جسمی کہفہ کے اندر داخل ہو جائے جہاں اہم اعضاء واقع ہیں اور حسبہ سزا دی جا سکتی ہے-
-[1998 PLD Lah. 84]

دفعہ 337-D- جائفہ کی سزا Punishment for jaifah: جو کوئی ایسا فعل سرزد کر کے، اس سے کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے کسی شخص کو اغلباً ضرر پہنچانے کا باعث ہوگا، ایسے شخص کو جائفہ کا باعث ہو تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا جو دیت کا تہائی ہوگا اور اس کو بطور تعزیر دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کے لیے سزائے قید دی جا سکے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے-

شرح

اگر کوئی شخص دوسرے کو ایسا زخم لگائے جو جائفہ کی تعریف میں آتا ہو تو اسے ارش کی سزا دی جائے گی۔ ایسا ارش دیت کا 1/3 حصہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اسے بطور تعزیر کسی قسم کی سزائے قید دی جا سکے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے-
مستغیث کو وقوعہ کے فوراً بعد ہسپتال میں لے جایا گیا اور اس نے وقوعہ کے 15 منٹ کے اندر اندر رپورٹ ابتدائی

درج کرائی تھی جس میں ملزمان کو نامزد کیا تھا کہ انہوں نے اس پر موثر فائرنگ کی تھی۔ ملزمان کو وقوعہ کے چند منٹ کے اندر اندر گرفتار کرلیا گیا اور ان کی گرفتاری ان کا تعاقب کرکے اس کانسٹیبل نے کی جو متعلقہ چوک میں گشت پر تھا۔ ڈاکٹر نے مستغیث کے زخموں کا معائنہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ وہ آتشیں اسلحہ کے زخم تھے اور زندگی کے لیے خطرہ کا باعث بن سکتے تھے۔ ملزمان میں سے ایک نے خود کو ملوث کرتے ہوئے مجسٹریٹ کے روبرو اقبال جرم کا بیان دیا تھا۔ وقوعہ فریقین کے مابین دیرینہ دشمنی کا شاخسانہ تھا۔ جو پستول وقوعہ میں استعمال کیے گئے تھے وہ ملزمان کے قبضے سے وقوعہ کے تھوڑی دیر بعد ہی بمعہ کارتوسوں کے خالی خول کے برآمد کرلئے گئے تھے۔ ملزم کا جرم جو بلاشک و شبہ پیش کردہ شہادت سے ثابت ہوچکا تھا اس کی مزید تائید اس ملزم کے اقبال جرم سے ہوئی تھی جس میں اس نے خود کو بھی ملوث کیا تھا۔ ان حالات میں ملزمان کو سزائے قید مناسب طور پر دی گئی تھی اور یہ سزا ترمیم شدہ دفعہ 324، تعزیرات پاکستان کے تحت مناسب اور معقول تھی۔ (1998 PCr. LJ 698)

دفعہ 337-E۔ غیر جائفہ Ghayr-jaifah: (1) جو کوئی جرح کا باعث ہو جو جائفہ نہ ہو، تو کہا جائے گا کہ وہ غیر جائفہ کا مرتکب ہوا۔

(2) غیر جائفہ کی حسب ذیل اقسام ہیں، یعنی:

(a) دامیہ

(b) باضعہ

(c) متلاحمہ

(d) موضحہ

(e) ہاشمہ

(f) منقلہ

(3) جو کوئی غیر جائفہ کا مرتکب ہوگا:

(i) جس میں جلد پھٹ جائے اور خون بہنے لگے، کہا جائے گا کہ دامیہ کا باعث ہوا۔

(ii) ہڈی نظر آئے بغیر گوشت کاٹ کر یا اس میں شگاف ڈال کر، تو کہا جائے گا کہ باضعہ کا باعث ہوا۔

(iii) گوشت پھٹ جائے تو کہا جائے گا کہ متلاحمہ کا باعث ہوا۔

(iv) ہڈی نظر آجائے تو کہا جائے گا کہ موضحہ کا باعث ہوا۔

(v) ہڈی توڑ کر مگر اپنی جگہ سے ہلائے بغیر تو کہا جائے گا کہ وہ ہاشمہ کا باعث ہوا۔

(vi) ہڈی ٹوٹ جائے اور اپنی جگہ سے ہل جائے تو کہا جائے گا وہ منقلہ کا باعث ہوا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں ایسے زخموں کا بیان ہے جو جوف تک نہ پہنچتے ہوں۔ یعنی ایسے زخم جو جائفہ کی تعریف میں نہ آتے ہوں، غیر جائفہ ہیں۔

غیر جائفہ کی 6 اقسام درج دفعہ ہذا ہیں، جن کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

زخموں کی اقسام: انسانی جسم پر لگنے والے زخموں کی تین اقسام ہیں:

ا- شجہ یا شجاج 2- جائفہ 3- غیرجائفہ-
اول قسم کے زخموں کا تعلق سر اور چہرے سے ہے-
دوم قسم کے زخم انسانی جسم میں جوف تک داخل ہونے والا ہے-
سوم قسم ایسا زخم جو جوف تک نہ پہنچا ہو-
انسانی جسم کے زخموں میں سب سے شدید جائفہ زخم ہے-

دفعہ 337-F- غیر جائفہ کی سزا Punishment of ghayr-jaifah : جو کوئی ایسا فعل سرزد کرکے، اس سے کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس سے کسی شخص کو اغلباً ضرر پہنچانے کا باعث ہوگا، باعث بنے:

(i) کسی شخص کے دامیہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو ایک سال تک ہوسکتی ہے-

(ii) کسی شخص کے باضعہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے-

(iii) کسی شخص کے متلاحمہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے-

(iv) کسی شخص کے موضحہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے-

(v) کسی شخص کے ہاشمہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے-

(vi) کسی شخص کے منقلہ کا، تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو سات سال تک ہوسکتی ہے-

شرح

دفعہ ہذا میں انسانی جسم پر آنے والے غیرجائفہ زخموں کی سزا بیان کی گئی ہے- ان سزاؤں میں ضمان اور تعزیر شامل ہیں، یعنی دونوں سزائیں دی جائیں گی-

زخم کی تشخیص زخم مندمل ہونے کے بعد کی جانی چاہیے-

دامیہ قسم کے زخم میں خون نکل آنے کی وجہ سے اگر عیب لاحق ہو تو اس کے تاوان کی تشخیص زخم کے ماہرین سے کرائی جانی چاہیے-

پولیس افسر جس نے دوبارہ تفتیش کا حکم دیا تھا اسے متاثرہ فریقین کی شہادت پیش کرنے میں مشکلات کو سامنے رکھنا چاہیے تھا جو انہیں بار بار مختلف تفتیشی افسران کے روبرو پیش کرنے کی زحمت اٹھانا پڑتی اور اسے صرف سچائی تک پہنچنے کے لیے اور انصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لیے ایسا قدم اٹھانا چاہیے تھا- تفتیشی افسران کو ایسا حکم جاری کرنے سے قبل دوبارہ تفتیش کے بارے میں وجوہات تحریر کرنی چاہئیں اور اس اختیار کو محض مشینی انداز میں استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کے اعلیٰ افسران یا عدالتیں یہ مطالبہ کرسکتی ہیں کہ وہ اپنے اس فعل کی وضاحت کریں- کیونکہ اس سے نہ صرف

فریقین کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ عدالتوں کو بھی مقدمات نمٹانے میں تاخیر ہو سکتی ہے۔
آئینی درخواست نمٹا دی گئی اور ایس پی، سی آئی اے کو ہدایت کی گئی کہ وہ مندرجہ بالا ہدایت کی روشنی میں کارروائی کرے تاکہ فریقین متاثر نہ ہوں اور انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوں۔
(PLD 1997 Lah. 24; 1986 SCMR 1934)
فریقین کی آپس میں صلح ہوگئی تھی جس کا اظہار فریقین نے عدالت کے روبرو کیا اور انہوں نے عدالت سے درخواست کی کہ ملزم کو ضمانت پر رہا کردیا جائے وکیل سرکار کو بھی اس پر اعتراض نہ تھا چنانچہ ملزم کو ضمانت پر رہا کردیا گیا۔
(1997 PLR. 24)
ملزمان سے منسوب لواطت کے جرم کا ارتکاب شک و شبہ کا شکار تھا اور اگرچہ کیمیکل ایگزامینر کی رپورٹ مثبت تھی تاہم تنہا اس رپورٹ کی بناء پر ملزمان کو سزا نہ دی جاسکتی تھی کہ اس نے لواطت کے جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ تاہم استغاثہ کی شہادت اس بارے میں مصر تھی کہ ملزمان نے ستم زدہ شخص کی شلوار اتاری تھی اور اپنی شلواریں بھی اتار دی تھیں اور اس جرم زیر دفعہ 377، تعزیرات پاکستان کا ارتکاب ہوا تھا۔ طبی شہادت سے ستم رسیدہ شخص کے جسم پر زخموں کے نشان بھی پائے گئے تھے۔ ملزمان سے ستم رسیدہ شخص کی دشمنی کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ ملزمان نے نہ اپنی صفائی کی کوئی شہادت پیش کی تھی اور نہ بیان برحلف اوپر لگائے گئے الزامات کی تردید میں دیا تھا اس طرح انہوں نے دفعہ 340(2)، ضابطہ فوجداری کے تقاضے پورے نہ کئے تھے ان حالات میں ملزمان کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 MLD 1353)
ملزمان نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ انہوں نے سنگین اور فوری اشتعال کے تحت بوقت وقوعہ جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان کے اس موقف کا جب استغاثہ کی کہانی سے تقابل کیا گیا تو ان کا موقف درست معلوم نہ ہوا۔ چشم دید گواہان کی موجودگی بمع مضروب گواہ کے جائے وقوعہ کے وقت اور جگہ پر ثابت ہوچکی تھی اور ان کی غیرجانبدرانہ گواہی کی تائید کلہاڑی اور چاقو کی برآمدگی سے ہوچکی تھی جنہیں ملزم کی نشاندہی پر برآمد کیا گیا تھا اور وہ انسانی خون سے لت پت تھے۔ استغاثہ نے اپنا مقدمہ بلا شک و شبہ قدرتی اور غیرجانبدار گواہوں کی شہادت سے ثابت کیا تھا اور اس میں ملزم کی رعایت کا کوئی پہلو نہ نکلتا تھا۔ ان حالات میں ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 MLD 541)
مستغیثہ نے مجسٹریٹ کے روبرو بطور گواہ یہ بیان دیا تھا کہ ملزمان نے اس کی قمیض مکمل طور پر پھاڑ دی تھی اور اسے ننگا کرکے پبلک کے سامنے لایا گیا تھا۔ مستغیثہ کی طرف سے رپورٹ ابتدائی میں اپنے ننگے پن کا امر واقعہ کا ذکر کرنے سے اور اس بات کا ذکر نہ کرنے سے کہ اسے پبلک کے سامنے لایا گیا تھا مجسٹریٹ کی اس صوابدید کو جو اسے دفعہ 227، ضابطہ فوجداری کے تحت حاصل تھی اس کی رو سے فرد جرم دفعہ 354، تعزیرات پاکستان سے دفعہ 354-A، تعزیرات پاکستان میں تبدیل کردے کیونکہ رپورٹ ابتدائی انسائیکلوپیڈیا نہیں تھی کہ جس میں وقوعہ کی ہر تفصیل کا ذکر کیا جاتا۔ مجسٹریٹ نے فرد جرم میں ترمیم کرکے درست طور پر سیشن کورٹ کے سپرد کردیا تھا کیونکہ اس مقدمہ کی سماعت سپیشل عدالت ہی کر سکتی تھی۔ ماتحت عدالتوں نے جس طرح اپنے صوابدید کا استعمال کیا تھا اس میں کسی قسم کا سقم نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے قانونی ضابطے کا غلط استعمال کیا تھا اور نہ ہی انصاف کے تقاضوں کو کسی قسم کا ضعف پہنچایا تھا۔ چنانچہ ماتحت عدالتوں کے احکامات کو منسوخ کرنے کی درخواست رد کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ 2091)
یہ موقف اختیار کیا گیا کہ چشم دید شہادت طبی شہادت سے متضاد ہونے کی بناء پر جھوٹی ثابت ہوچکی تھی کیونکہ جن ضربات کا ذکر کیا گیا تھا وہ کند آلے سے لگی ہوئی ظاہر کی گئی تھیں۔ ملزم نے بلا کسی علاج کے آٹھ ماہ قید میں گزارے تھے

قرار دیا گیا کہ ملزم کے خلاف جرم دفعہ (1)497، ضابطہ فوجداری کی مستثنیات میں نہیں آتا اور باوجود اس امر کے کہ چالان مورخہ 1996-1-13 کو مکمل ہو چکا تھا اسے مقامی پولیس عدالت میں بعض غیر متعلقہ وجوہات کی بناء پر پیش نہیں کر رہی تھی اور نہ ہی اس نے اس بارے میں کوئی وضاحت کی تھی۔ چنانچہ مقدمہ کی سماعت مستقبل قریب میں ہونے کا امکان نہ تھا اس لئے ملزم کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ (1997 PLR 461)

ملزم کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ اس امر کا جائزہ لیا جا سکے کہ اسے دی گئی سزا مقدمہ کے حقائق کے پیش نظر زیادہ سخت تو نہ تھی۔ (1997 SCMR 1004)

مستغیث کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ اس کے اس موقف پر غور کیا جا سکے کہ استغاثہ نے کافی قابل اعتماد شہادت پیش کی تھی تاکہ بری ہونے والے ملزم کے خلاف جرم ثابت کیا جا سکے اور جس شہادت پر انحصار کر کے دوسرے ملزم کو سزائے قید دی گئی تھی۔ (1997 SCMR 1004)

ملزم کو اس وعدے پر ضمانت پر رہا کیا گیا تھا کہ وہ تین سال کے اندر ارش کی رقم ادا کر دے گا۔ ملزم چار سال جیل میں گزار چکا تھا لیکن ابھی تک وہ اس وجہ سے جیل میں محبوس تھا کہ اس نے ارش کی رقم مبلغ 56,666 روپے کی ادائیگی نہ کی تھی۔ ملزم کی مالی حالت بہت کمزور تھی اور وہ نہ ہی ارش کی رقم ادا کرنے کا اہل تھا کیونکہ اگر وہ ارش کی رقم کی ادائیگی کرنے کا اہل ہوتا تو جیل میں اپنی سزائے قید ختم ہونے کے بعد محبوس نہ رہتا۔ ملزم کی مالی حالت کی کمزوری کا ثبوت اس سے بھی ملتا تھا کہ اس نے ہائی کورٹ میں کوئی وکیل نہ کیا تھا۔ ملزم کو اپنے بھائی کی ضمانت فراہم کرنے پر جو ارش کی رقم کے برابر تھی ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور اسے حکم دیا گیا کہ وہ تین سال کے اندر ارش کی رقم کی ادائیگی کرے۔ رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں اسے گرفتار کر کے دوبارہ جیل میں بھیج دیا جائے گا اور وہ اس وقت تک جیل میں رہے گا جب تک کہ ارش کی رقم کی ادائیگی نہ کر دے۔ (1997 PCr. LJ 193; 1994 PCr. LJ 934)

وقوعہ دن دہاڑے وقوع پذیر ہوا اور زخمی گواہ کو جو ضربات پہنچی تھیں ان کی تائید طبی شہادت اور خون آلود کلہاڑی سے ہوگئی تھی جو ملزم کی نشاندہی پر برآمد کی گئی تھی۔ اس سزائے قید کی توثیق ہائی کورٹ نے بھی کر دی تھی لیکن اس میں کچھ کمی کر دی تھی۔ (1997 UC 452)

استغاثہ کی کہانی شعوری طور پر نفی باور کی گئی تھی۔ پہلے سے فریقین میں دشمنی مسلمہ طور پر موجود تھی۔ گھر میں موجود خواتین میں سے جو وقوعہ کے وقت وہاں موجود تھیں کسی ایک کو بھی پیش نہ کیا گیا تھا جس بناء پر مضروب گواہان کی شہادت میں تائید کی ضرورت تھی جو نہ کی گئی۔ رپورٹ ابتدائی پہلے سے کی گئی تفتیش کے بعد درج کی گئی تھی۔ جرائم زیر دفعہ 337-T, 337-D, 377-F (iii) چونکہ شیڈول میں درج جرائم نہ تھے اس لئے سپیشل کورٹ نے اس کی سماعت کرتے ہوئے اپنے اختیار سماعت سے تجاوز کیا تھا۔ ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا گیا۔ (PLD 1997 Pesh. 184)

فریقین نے کھل کر لڑائی کی اور دونوں فریقین کو چوٹیں پہنچیں اس لئے مقدمہ (v) 337-F کے تحت آتا ہے چونکہ یہ جرم 5 سال تک کی سزا کا ہے اس لئے ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ (1997 UC 308)

چشم دید شہادت کی گواہان کے بیانات سے اور طبی شہادت سے تائید ہو چکی تھی۔ مستغیثہ کو جو ضرب لگی تھی وہ معمولی ضرب تھی جو تیز دھار آلہ سے لگائی گئی تھی۔ اور اس سے ہڈی کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔ اس بناء پر ملزم "جرم بدیعہ" کا قصوروار تھا جو زیر دفعہ (ii) 337-F، تعزیرات پاکستان قابل سزا تھا۔ چنانچہ ملزم کو دفعہ 324، تعزیرات پاکستان کے تحت دی گئی سزا دفعہ (ii) 337-F، میں تبدیل کر دی گئی اور اسے تین سال سزائے قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ (1994 PCr. L.J 1812)

سزائے قید میں رعایت کی درخواست : یہ موقف اختیار کیا گیا کہ ملزم نے ساڑھے پانچ سال جیل میں گذارے ہیں اور اس میں وہ عرصہ بھی شامل ہے جس کے بارے میں اسے رعایت دی گئی تھی۔ ان حالات میں اس کی بقایا سزا کی معافی دے دی گئی۔ (K.L.R 1994 Sh.C 46)

مجسٹریٹ نے استغاثہ خارج کردیا تھا اور اس میں پیش کردہ شہادت کا کوئی ذکر نہ کیا تھا جو چشم دید گواہان کی تھی اور جس میں استغاثہ کے مندرجات کی تائید کی گئی تھی اور اس امر کا اعتراف اس نے اپنے حکم میں بھی کیا تھا۔ مجسٹریٹ کا فرض تھا کہ وہ چشم دید گواہان کی شہادت پر یقین نہ کرنے کی وجوہات بیان کرتا اور علاوہ ازیں طبی شہادت اور پولیس کی کارروائی پر بھی رائے زنی کرتا۔ سیشن جج نے مجسٹریٹ کے اس حکم کو مسترد کرتے ہوئے اسے مقدمہ واپس بھیج کر وجوہات تحریر کرنے کی جو ہدایت کی تھی وہ قانون کے عین مطابق تھی اور اس میں کسی قسم کی مداخلت کی گنجائش نہ تھی

(1998 PCr. L.J 936)

ملزمان کی طرف سے ستم رسیدہ شخص کے ساتھ لواطت کی گئی اور اگرچہ کیمیکل اگزامینر کی رپورٹ مثبت تھی تاہم لواطت کی شہادت میں تضاد کی وجہ سے محض کیمیکل اگزامینر کی رپورٹ کی بناء پر سزائے قید نہیں دی جاسکتی۔ تاہم استغاثہ کی شہادت اس بارے میں متضاد نہ تھی کہ ملزمان نے ستم رسیدہ شخص کی شلوار اتاری تھی اور اپنی شلواریں بھی اتار دی تھیں۔ جرم کا ارتکاب زیر دفعہ 377 تعزیرات پاکستان واضح طور پر ثابت تھا۔ ستم رسیدہ شخص کے جسم پر ضربات طبی شہادت سے ثابت ہوگئی تھیں۔ ملزم نے دشمنی کی وجہ سے مقدمہ میں پھنسانے کا جو عذر لیا تھا وہ ثابت نہ کیا جاسکا۔ ملزم نے نہ ہی اپنی صفائی میں کوئی شہادت پیش کی تھی اور نہ ہی خود کو بیان دینے کے لیے بتقاضائے دفعہ (2)340 ضابطہ فوجداری خود کو پیش کیا تھا۔ ملزمان کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1997 MLD 1353)

حکم کو کالعدم کرنا Quashing of order : سماعت کنندہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کو غیر محتاط طور پر مسترد کردیا تھا عینی گواہوں کی شہادت کی بابت کوئی لفظ کہے بغیر جنہوں نے استغاثہ کے مشمولات کی تائید کی تھی اور یہ امر اس نے حکم میں بھی تسلیم کیا گیا تھا۔ اندریں حالات سماعت کنندہ مجسٹریٹ پر واجب تھا کہ وہ پولیس کی رپورٹ اور زخمی گواہوں کے جسموں پر پائے جانے والے زخموں کی بابت طبی رائے کی موجودگی میں مذکورہ عینی گواہوں پر یقین نہ کرنے کی وجوہ بیان کرتا۔ سیشن کورٹ نے ابتدائی عدالت کے حکم کو منسوخ کرنے اور استغاثہ کو اس کے پاس بدیں غرض واپس بھیجنے میں کہ وہ حقائق اور قانون پر غور کرنے کے بعد نیا حکم جاری کرے، کوئی بے ضابطگی یا واضح بے قاعدگی کا ارتکاب نہیں کیا تھا جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 561-A کی شرائط کے اطلاق کا متقاضی ہوتا۔ عرضی حسبہ ابتدا مسترد کردی گئی تھی۔ [1998 PCr. LJ 936 -

دفعہ 337-G۔ تیز رفتاری یا غفلت سے گاڑی چلا کر ضرر پہنچانے کی سزا

Punishment for hurt by rash or negligent driving

جو کوئی تیز رفتاری یا غفلت سے گاڑی چلا کر ضرر پہنچانے کا باعث ہوگا تو وہ پہنچائے گئے ضرر کی قسم کے لیے مصرحہ ارش یا ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں ٹریفک کے نظام میں رونما ہونے والے ایسے جرم کا بیان ہے جس سے کسی کو ضرر پہنچے۔ ایسا جرم غفلت یا لاپروائی سے ظہور میں آئے گا۔ ان جرائم کو ثابت کرنے کے لیے غفلت یا لاپروائی ثابت کرنا ہوگی۔ ایسے جرم

دانستہ نہیں لگائے جاتے، محض اتفاق سے لاپروائی یا غفلت کی وجہ سے جرم کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔

اگر شہادت سے ثابت ہو کہ فعل دانستہ سرزد کیا گیا ہے تو ایسا فعل عمداً قرار دے کر قصاص کا مستوجب ہوگا۔ اگر دانستہ نہ ہو تو جرم کی سزا ارش یا ضمان ہوگی۔

جلد بازی یا غفلت سے مراد: جلد بازی یا غفلت سے گاڑی چلانے سے مراد تیز رفتاری سے گاڑی چلانا، شارع عام پر چلانا، تیز رفتاری سے ہلاکت کا خطرہ ہو۔ اگر تیز رفتاری احتیاط سے کی جائے تو جرم نہ ہوگی، البتہ تیز رفتاری جس میں غفلت یا لاپروائی کا عنصر شامل ہو، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگی۔ کسی بس، کار، موٹرسائیکل کے علاوہ کسی جانور پر سواری جو تیز رفتاری سے یا غفلت سے کی جائے اور جس کے نتیجہ میں کسی کو ضرر پہنچے، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگی۔

مجسٹریٹ نے ملزم کو دفعات 27، 337 اور 338، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی تھی اور محض جرمانہ عائد کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس حکم کے خلاف حکومت کی نگرانی منسوخ کردی تھی۔ یہ موقف کہ جب جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا ملزم بلاشبہ دفعہ 337، تعزیرات پاکستان کے تحت قصوروار تھا لیکن ترمیم کے بعد صرف ضلع کی فوجداری عدالت ہی ملزم کے مقدمہ کی سماعت زیر دفعہ 337، تعزیرات پاکستان کرنے کی مجاز تھی، مسترد کردیا گیا ترمیم کے بعد نہ صرف، غفلت اور تیز رفتاری سے زخم پہنچانے کا جرم زیادہ سنگین ہوگیا تھا بلکہ مختلف قسم کے جرائم کی سزا میں بھی اضافہ ہوگیا تھا۔ دفعہ 337، تعزیرات پاکستان میں کی گئی ترمیم نوعیت کے اعتبار سے محض ضابطے کی ترمیم باور نہیں کی جاسکتی بلکہ اس سے فریقین کے حقوق اصلی متاثر ہوئے تھے اس لئے اس کا اطلاق موثر بہ ماضی نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ جرم کے ارتکاب کے وقت جرم زیر دفعہ G-337، کا کوئی وجود نہ تھا اس لئے ملزم کے خلاف دفعہ 337، تعزیرات پاکستان کا اطلاق ہوگا اور ملزم کے خلاف مقدمہ کی سماعت مجسٹریٹ کے روبرو ہوگی نہ کہ ضلع کی فوجداری عدالت میں اس کے خلاف سماعت کی جائیگی۔

[PCr. LJ 1837; PLD 1995 Pesh. 112; PLD 1991 SC (AJ & K) 27 1997]

دفعہ 337-H- جلد بازی یا غفلت کے فعل سے ضرر پہنچانے کی سزا

Punishment for hurt by rash or negligent act

(1) جو کوئی جلد بازی یا غفلت کے فعل سے، علاوہ جلد بازی یا غفلت سے گاڑی چلانے کے، ضرر کا باعث ہو، تو وہ ارش یا ضمان کا مستوجب ہوگا جو پہنچائے گئے ضرر کی قسم کے لیے مصرحہ ہے اور اس کو بطور تعزیر کسی بھی قسم کی ایسی مدت کے لیے سزائے قید بھی دی جاسکتی ہے جو تین سال تک ہوسکتی ہے۔

(2) جو کوئی جلد بازی یا غفلت کا کوئی ایسا فعل کرتا ہے جس سے انسانی زندگی کو یا دوسروں کے ذاتی تحفظ کا خطرہ لاحق ہو، اس کو کسی بھی قسم کی سزائے قید دی جاسکے گی جس کی مدت تین ماہ تک ہوسکتی ہے، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

شرح

مقصد: اگر مجرم نے تیز رفتاری یا غفلت سے گاڑی چلا کر کسی کو ضرر پہنچایا تو اس کی سزا الگ دفعہ C-337 میں درج ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت ایسے فعل کی سزا بیان کی گئی ہے جو جلد بازی یا غفلت سے کیا گیا ہو اور جس کے نتیجہ میں کوئی شخص زخمی ہوگیا ہو۔

سزا: جلد بازی یا غفلت کے فعل سے ضرر پہنچانے کی سزا ایسا ارش یا ضمان ہے جو پہنچائے گئے ضرر کے لیے مقرر ہو یعنی سزا ضرر کی قسم کے مطابق ارش یا ضمان کی شکل میں دی جائے گی۔ البتہ مفاد عامہ میں بطور تعزیر کسی بھی قسم کی سزائے قید جو تین سال تک ہوسکتی ہے، دی جاسکے گی۔ اگر کسی شخص کو اس فعل کے نتیجہ میں سر پر چوٹ لگے تو اس کی سزا شجہ زخموں کی قسم

کے مطابق دی جائے گی۔ اگر پیٹ، سینہ وغیرہ پر زخم آئے تو سزا جائفہ زخموں کے لیے مقرر کردہ دی جائے گی۔
تعزیر کی سزا غفلت یا جلد بازی کے لیے ہے، جب کہ ضرر کے لیے ارش اور ضمان کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ I-337۔ غلطی سے ضرر کا باعث ہونے کی سزا

Punishment of causing hurt by mistake (Khata)

جو کوئی غلطی سے ضرر کا باعث ہوا ہو وہ ارش یا ضمان کا مستوجب ہوگا جو پہنچائے گئے ضرر کے لیے مصرحہ ہو۔

شرح

دفعہ ہذا کے تحت کسی غلطی یا سہو کی وجہ سے ضرر کا باعث ہونے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ مجرم کو ثابت کرنا ہوگا کہ جرم غلطی سے سرزد ہوا۔ اس میں دانستگی کا کوئی عنصر نہ تھا۔ مثال کے طور پر والد یا استاد تھپڑ مارے اور اتفاقاً ایسی جگہ پر چوٹ لگے کہ نظر کو نقصان پہنچے یا کان کی سماعت کم ہوجائے، تو ایسی صورت میں اگرچہ باپ یا استاد کی طرف سے پہنچائے گئے ایسے ضرر کی سزا نہ ہے، لیکن اگر کوئی دیگر شخص ایسا فعل کرکے ضرر پہنچائے تو اس کو پہنچائے گئے ضرر کے لیے مقرر کردہ سزا ارش یا ضمان کی صورت میں دی جائے گی۔ البتہ تعزیر کے طور پر سزائے قید وغیرہ نہ دی جائے گی۔

دفعہ J-337۔ زہر کے ذریعہ ضرر کا باعث ہونا

Causing hurt by means of poison

جو کوئی کسی شخص کو ضرر پہنچانے کی نیت سے یا کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے یا ارتکاب جرم میں سہولت پیدا کرنے کے لیے یا یہ باور کرتے ہوئے کہ اس کے ذریعہ ضرر پہنچنے کا امکان ہے، ایسے شخص کو کسی قسم کا زہر یا بے ہوش کرنے والی یا نشہ آور یا مضر صحت دوا یا ایسی کوئی دیگر شے کھلائے یا کھلانے کا باعث بنے تو اس کو پہنچائے گئے ضرر کی قسم کے تصریح کردہ ارش یا ضمان کی سزا کے علاوہ، ضرر کی نوعیت کے مطابق کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں ایسے ضرر کا بیان ہے جو کسی شخص کو زہر دے کر، نشہ آور شے سے بے ہوش کرکے یا کسی دیگر شے کے کھلانے سے وجود میں آئے۔ ایسی صورت میں جو ضرر پہنچایا گیا ہو، اس کے مطابق ارش یا ضمان کی سزا مجرم کو دی جائے گی۔ اس کے علاوہ قاضی کو اختیار ہوگا کہ وہ جرم کی نوعیت، حالات وواقعات کے پیش نظر مجرم کو دس سال تک کی قید ہر دو قسم سنائے۔
ضرر میں قصاص ممکن نہیں، البتہ زہر سے ہلاکت ہوجائے تو قصاص ہوگا۔ اگر زہر کے نتیجہ میں کوئی عضو تلف یا معطل ہوگیا ہو تو اس عضو کے مطابق ارش یا دیت ہوگی۔
اگر زہر دینے والے کو یہ علم نہ ہو کہ اس نے جو چیز ملائی ہے وہ زہر ہے، تو اس پر دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔
شہادت کی جائزہ گیری: ملزم کی طرف سے شکاروں (Victims) کو پیش کردہ جوس میں مبینہ طور پر اس کی طرف سے ملائی گئی سکون آور دوا (tranquilllizer) نہ تو زہر تھی اور نہ مدہوش کن (stupefying) یا نشہ آور (intoxicating) یا مضر صحت (unwholesome) دوا تھی۔ نہ تو شکاروں (Victims) کی زندگی خطرے میں پڑی تھی اور نہ انہیں بیس یا زیادہ یوم تک شدید درد جسمانی کی شکایت ہوئی جو انہیں ان کے روزمرہ کے کام انجام دینے کے ناقابل بناتا۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ J-337 کی شرائط کا اطلاق نہیں ہوتا تھا، ملزمان کو دفعہ J-337 پی پی سی کے

تحت سزایابی اور سزا سے بری کردیا گیا تھا۔ استغاثہ نے معقول شبے سے بالا ثابت کردیا تھا کہ ملزم نے شکایت کنندہ (complainant) کی جیب سے -/130 روپے چرائے تھے ملزم کا جرم دفعہ 379، پی پی سی اور ہنگامی قانون انفاذ حدود جرائم خلاف جائیداد 1979 کی دفعہ 14 کے تحت آتا تھا۔ ملزم کو صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اور حسب سزا دی گئی تھی [1998 MLD 1875]۔

دفعہ 337-K۔ جبراً اقبال کرانے یا جائیداد لوٹانے پر مجبور کرنے کے لیے ضرر کا باعث ہونا
Causing hurt to extort confession, or to compel restoration of property

جو کوئی اس غرض سے ضرر پہنچائے کہ ضرر رسیدہ یا ضرر رسیدہ سے دلچسپی رکھنے والے کسی شخص سے جبراً کسی بات کا اقبال کرائے یا کوئی ایسی اطلاع دینے پر مجبور کرے جو کسی جرم یا بدعنوانی کا سراغ لگانے کا باعث ہو یا ضرر رسیدہ میں دلچسپی رکھنے والے کسی شخص کو کسی جائیداد یا قیمتی کفالت کے لوٹانے یا واپس کرانے یا کوئی دعویٰ یا مطالبہ پورا کرنے یا ایسی اطلاع دینے کے مقصد سے مجبور کرے جو کسی جائیداد یا قیمتی کفالت کی واپسی کا باعث ہو تو اس کو پہنچائے گئے ضرر کی نوعیت کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کے اجزاء حسب ذیل ہیں:

(i) کسی شخص سے کسی امر کے متعلق زبردستی اقرار یا اعتراف کرانا۔

(ii) کسی جرم یا بدعنوانی کا سراغ لگانے میں مدد کے لیے کوئی اطلاع فراہم کرنے کے لیے مجبور کرنا۔

(iii) کسی شخص کو مجبور کرنا کہ کوئی جائیداد واپس کرے یا کروائے۔

(iv) جائیداد کا مطالبہ پورا کرانے کے لیے کسی شخص کو ایسی اطلاع فراہم کرنے پر مجبور کرنا جس سے جائیداد کی واپسی ممکن ہو سکے۔

مندرجہ بالا مقاصد کے لیے جو جبر کیا جائے اس کے نتیجہ میں پہنچائے گئے ضرر کی نوعیت کے مطابق مجرم کو کسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی مدت دس سال تک ہو سکتی ہے۔

دفعہ 337-L۔ دیگر ضرر کی سزا Punishment for other hurt

(1) جو کوئی ایسے ضرر کا باعث ہو، جو اس سے قبل مذکور نہ ہو، جو زندگی کو خطرہ میں ڈال دے یا ضرر رسیدہ شخص کو بیس دن یا زیادہ دنوں کے لیے شدید جسمانی تکلیف میں مبتلا کردے یا اسے بیس یا زیادہ دن کے لیے اس کے معمول کے کاروبار کرنے کے ناقابل بنادے تو وہ ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو کسی بھی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو سات سال تک ہو سکتی ہے۔

(2) جو کوئی ایسے ضرر کا باعث ہو جس کا احاطہ ضمنی دفعہ (1) میں نہ کیا گیا ہو تو اس کو کسی بھی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے دی جائے گی جو دو سال تک ہو سکتی ہے یا ضمان کی سزا یا دونوں سزائیں۔

شرح

دفعہ ہذا میں ایسے ضرر کی سزا بیان کی گئی ہے جو:

(i) کسی سابقہ دفعہ کے تحت اس کی سزا بیان نہ ہوئی۔

(ii) ایسا ضرر جس سے ضرر رسیدہ 20 یوم یا اس سے زائد عرصہ کے لیے جسمانی تکلیف میں مبتلا رہے یا ایسے ضرر کی وجہ سے وہ روزمرہ کے کام کرنے کے قابل نہ رہے۔

مذکورہ بالا ضرر کے لیے ضمان کی سزا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اس کو بطور تعزیر قید ہر دو قسم سات سال تک کی مدت کے لیے بھی دی جائے گی۔

اگر کوئی ایسا ضرر پہنچایا گیا ہو جو نہ تو سابقہ بیان کردہ ضربات کے زمرہ میں آتا ہو اور نہ ہی دفعہ ہذا کے تحت بیان کردہ ضرر میں شمار کیا جاسکتا ہو، تو ایسے ضرر کے لیے یا ضمان کی سزا دی جائے گی یا قید ہر قسم جو دو سال تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ 337-M۔ ضرر جو قصاص کا مستوجب نہ ہوگا Hurt not liable to qisas :

حسب ذیل صورتوں میں ضرر قصاص کا مستوجب نہ ہوگا، یعنی:

(a) جب مجرم نابالغ یا فاتر العقل ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ ارش کا اور تعزیر کا بھی مستوجب ہوگا جس کا تعین عدالت مجرم کی عمر، حالات مقدمہ اور ضرر کی نوعیت کا لحاظ رکھتے ہوئے، تعین کرے گی۔

(b) جب مجرم ضرر رسیدہ کے ایما پر اس کو ضرر پہنچانے کا باعث ہوا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ پہنچائے گئے ضرر کی قسم کے لیے مصرحہ کردہ تعزیر کی سزا کا مستوجب ہوسکتا ہے۔

(c) جب مجرم نے ضرر رسیدہ شخص کے جسمانی طور پر ناقص عضو کا اتلاف کیا ہو اور سزا یاب ایسے عضو سے مماثل جسمانی نقص کا شکار نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم ارش کا مستوجب ہوگا اور اس ضرر کی قسم کے مطابق جس کا وہ باعث ہوا ہو، تعزیر کا بھی مستوجب ہوسکتا ہے، اور

(d) جب کہ مجرم کا وہ عضو، جس کا وہ قصاص کا مستوجب ہے، موجود نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم ارش کا مستوجب ہوگا اور اس ضرر کی قسم کے مطابق جس کا وہ باعث ہوا ہو، تعزیر کا بھی مستوجب ہوسکتا ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(i) الف نے ز کا دایاں کان کاٹ دیا، جس کا نصف پہلے سے موجود نہ تھا۔ اگر الف کا دایاں کان سالم ہے تو وہ ارش کا مستوجب ہوگا نہ کہ قصاص کا۔

(ii) اگر مندرجہ بالا تمثیل میں ز کا کان جسمانی طور پر سالم ہو، لیکن قوت سماعت سے محروم ہو تو الف قصاص کا مستوجب ہوگا، کیوں کہ ز کے کان کا نقص جسمانی نہ ہے۔

(iii) اگر تمثیل (i) میں ز کا کان چھیدا ہوا ہے تو الف قصاص کا مستوجب ہوگا، کیوں کہ یہ معمولی نقص جسمانی نقص نہ ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا میں ان صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جن میں ضرر پہنچانے کا قصاص نہیں ہوگا۔ مثال کے طور پر جب کوئی نابالغ

یا فاترالعقل شخص کسی کو ضرر پہنچائے اور ضرر ایسا ہو جس کا قصاص واجب ہو تو ایسے مجرم پر بوجہ نابالغی یا فاترالعقلی قصاص نافذ نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس کا فعل شعور اور عقل کا نتیجہ نہ تھا۔ البتہ ایسی صورت میں اس کو قاضی تعزیر کی سزا دے گا جو اس کی عمر، دماغی حالت، واقعات و حالات مقدمہ کو مدنظر رکھ کر سنائی جائے گی۔

اسی طرح اگر ضرر رسیدہ نے مجرم کو خود کہا کہ ضرر پہنچائے، تو ایسی صورت میں بھی قصاص نہ ہو گا بلکہ تعزیر کی سزا دی جائے گی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ مجرم نے ضرر رسیدہ کے کسی ناقص عضو کا اتلاف کیا اور مجرم کا وہ عضو ناقص نہ ہے تو ناقص کے عوض صحت مند عضو کا قصاص جائز نہ ہو گا۔ ایسی صورت میں مجرم ارش کا مستوجب ہو گا، اور

آخری صورت یہ ہے کہ مجرم نے ایسے عضو کا اتلاف کیا جو اس کے اپنے جسم پر موجود ہی نہ ہو تو قصاص نافذ نہ ہو گا۔

دفعہ **337-N**۔ وہ صورتیں جن میں ضرر کے لیے قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا

Cases in which qisas for hurt shall not be enforced

(1) کسی ضرر کے لیے مندرجہ ذیل صورتوں میں قصاص کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، یعنی:

(a) جب مجرم قصاص کی تعمیل سے قبل فوت ہو جائے۔

(b) جب مجرم کا مستوجب قصاص عضو، قصاص کی تعمیل سے قبل ضائع ہو گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم ارش کا مستوجب ہو گا اور جو ضرر اس نے پہنچایا ہو اس کی قسم کے لیے مقرر کردہ تعزیر کا بھی مستوجب ہو سکتا ہے۔

(c) جب ضرر رسیدہ قصاص معاف کر دے یا بدل صلح کے ساتھ جرم کا راضی نامہ کر لیا ہو، یا

(d) جب حق قصاص ایسے شخص کو منتقل ہو جائے جو باب ہذا کے تحت مجرم کے خلاف قصاص کا مطالبہ نہ کر سکتا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ مجرم ارش کا مستوجب ہو گا، اگر مجرم کے علاوہ کوئی ولی ہو اور اگر مجرم کے علاوہ کوئی ولی نہ ہو تو وہ اس تعزیر کا مستوجب ہو گا جو اس ضرر کی قسم کے لیے مقرر ہے جس کا وہ باعث ہوا۔

(2) باب ہذا میں درج کسی امر کے باوصف، ضرر کی تمام صورتوں میں، عدالت ارش کی ادائیگی کے علاوہ ایسے مجرم کو جو سابقہ سزا یافتہ ہو یا بے باک یا خطرناک مجرم ہو، ٦٥[یا اس کی طرف سے یہ جرم غیرت کے نام پر یا اس کی بنا پر کیا گیا ہے] اس کی طرف سے پہنچائے گئے ضرر کی قسم کا لحاظ رکھتے ہوئے تعزیر کا حکم دے سکتی ہے:

٦٦[مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم ایک پہلے سے سزا یافتہ، عادی، سخت، خطرناک یا ناامیدی کی وجہ سے بے باک مجرم ہو یا اگر اس نے یہ جرم غیرت کے نام پر یا اس کے بہانہ پر کیا ہو تو تعزیر اس لگائی جانے والی چوٹ کی زیادہ سے زیادہ قید کی سزا کے ایک تہائی سے کم نہ ہو گی۔]

شرح

سابقہ دفعہ کے تحت قصاص کا نفاذ اس لیے نہ کیا گیا کہ مجرم نابالغ، فاترالعقل یا مجرم پر اس وجہ سے قصاص کا نفاذ نہ ہو سکتا تھا کہ وہ عضو جن کا اتلاف ہوا، مجرم کے جسم کے اور ضرر رسیدہ کے جسم کے یکساں قسم کے نہ تھے، دفعہ ہذا کے تحت قصاص تو ممکن ہے مگر اس پر عمل ہونے میں دشواری بعد از ارتکاب جرم پیدا ہوئی۔ مثال کے طور پر مجرم نے ضرر رسیدہ کا بایاں کان کاٹ دیا جو صحت مند تھا۔ مجرم کا اپنا بایاں کان بھی صحت مند ہے۔ لہٰذا قصاص کا حکم ہوا، مگر قصاص پر عمل ہونے کے وقت سے قبل مجرم کا انتقال ہو گیا۔ ایسی صورت میں قصاص پر عمل نہ ہو گا صورت حال یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قصاص پر عمل کرنے سے قبل، مذکورہ مثال میں، مجرم کا بایاں کان کسی وجہ سے ضائع ہو گیا۔ ایسی صورت میں قصاص ممکن نہ ہو گا۔ مذکورہ مثال میں مجرم اور ضرر رسیدہ کے درمیان صلح ہو جاتی ہے یا بدل صلح دے کر راضی نامہ ہو جائے تو ایسی صورت میں مجرم کا کان نہ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح قصاص کا حق ایسے شخص کو حاصل ہو جو قصاص کا مطالبہ نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً

٦٥۔ الفاظ کا اضافہ ہوا بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔ ٦٦۔ فقرہ شرطیہ کا اضافہ ہوا بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

اگر باپ بیٹے کو ہلاک کردے تو باپ پر قصاص واجب نہ ہوگا۔

ان تمام صورتوں میں جن میں قصاص کا نفاذ نہیں ہوسکتا، مجرم ارش اور تعزیر کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ 337-O۔ ضرر کی صورت میں ولی Wali in case of hurt : ضرر کی صورت میں ولی ہوگا:

(a) ضرر رسیدہ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ضرر رسیدہ کوئی نابالغ یا فاترالعقل ہے تو اس کا حق قصاص اس کا والد، یا دادا اوپر تک جہاں تک کا بھی ہو، استعمال کرے گا۔

(b) ضرر رسیدہ کے ورثاء اگر وہ قصاص پر عمل ہونے سے قبل فوت ہوجائے، اور

(c) ضرر رسیدہ یا ضرر رسیدہ کے ورثاء کی عدم موجودگی میں حکومت۔

شرح

جب کسی شخص کو ضرر پہنچایا گیا ہو تو ولی قصاص، دیت، ارش، ضمان لینے کا مجاز ہوتا ہے۔

عربی زبان میں ولایت کا لفظ قرابت، حمایت وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی ولی ضرر رسیدہ کا قرابت دار یا حمایت کنندہ ہوتا ہے۔

حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے مطابق لفظ "ولی" سے مراد وارث ہے چاہے یہ مرد ہو یا عورت، کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جب کسی شخص کو ضرر پہنچایا گیا ہو تو اول وہ شخص خود ولی ہوگا، لیکن اگر ضرر رسیدہ نابالغ یا فاترالعقل ہو تو ولی اس کا باپ، دادا، پردادا، اوپر تک ہوگا۔ اگر باپ دادا وغیرہ نہ ہوں تو ضرر رسیدہ کے ورثاء ہوں گے۔ ان میں سے کوئی نہ ہو تو ولی حکومت ہوگی۔

دفعہ 337-P۔ ضرر کے لیے قصاص کی تعمیل Execution of qisas for hurt :

(1) قصاص کی تکمیل کوئی مجاز کردہ میڈیکل افسر سرعام کرے گا جو ایسی تعمیل سے قبل مجرم کا معائنہ کرے گا اور اس امر کی پوری احتیاط کرے گا کہ قصاص کی تعمیل سے مجرم کی موت واقع نہ ہوگی یا اس ضرر سے نہ بڑھے گی جو اس نے ضرر رسیدہ کو پہنچایا۔

(2) ولی تعمیل کے وقت موجود ہوگا اور اگر ولی یا اس کا نمائندہ، عدالت کی طرف سے تاریخ، وقت اور مقام کی اطلاع ہوجانے کے بعد بھی حاضر نہ ہو تو عدالت کی طرف سے اس بارے میں مجاز کردہ کوئی افسر، قصاص پر عمل کرنے کی اجازت دے گا۔

(3) اگر سزاوار کوئی عورت ہو جو حاملہ ہو، تو عدالت مجاز ہوگی کہ کسی مجاز میڈیکل افسر کے مشورہ سے، قصاص کی تعمیل کو، بچے کی پیدائش کے بعد دو سال کی مدت تک کے لیے ملتوی کردے اور اس عرصہ میں اسے عدالت کے اطمینان کے مطابق ضمانت فراہم کرنے پر ضمانت پر رہا کیا جاسکتا ہے اور اگر اس کو اس طرح رہا نہ کیا جائے تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

شرح

مقصد : قصاص کا بالمثل ہونا لازمی ہے، اس لیے قصاص کی تعمیل میڈیکل افسر مجاز کی موجودگی، نگرانی اور مشورہ سے

کی جاتی ہے۔ قصاص کے لیے جسم انسانی کی جراحت کا علم اور تجربہ ہونا ضروری ہے۔ ایسا میڈیکل افسر قصاص کی تعمیل کے بعد مجرم کو مزید نقصان سے بھی بچاتا ہے۔ علاوہ برایں میڈیکل افسر یہ بھی دیکھتا ہے کہ مجرم کی صحت اور جسمانی حالت قصاص کو برداشت کرسکتی ہے یا نہیں۔

قصاص عام لوگوں کی موجودگی میں اس لیے لیا جاتا ہے کہ باعث عبرت ہو۔ مجرم نے جس قدر ضرر مضروب کو پہنچایا ہو اس سے زائد قصاص نہیں لیا جائے گا۔

قصاص کی تعمیل کے وقت ولی کا موجود ہونا ضروری ہے۔ حاملہ عورت کی صورت میں مجرم کا قصاص پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ نہیں لیا جاسکتا۔ ایک جان کے بدلے دو جانیں نہیں لی جاسکتیں، یا حاملہ کو قصاص کے تحت ضرر پہنچاتے ہوئے رحم میں پرورش پانے والے بچے کی زندگی کو خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا۔ ایسی صورت میں حکم ہے کہ ڈاکٹری مشورہ سے حاملہ عورت پر قصاص دو سال تک کے عرصہ کے لیے ملتوی کردیا جائے، تاکہ بچہ پیدا ہو کر ماں کا دودھ بھی پی سکے اور ماں کے بغیر زندہ رہ سکے۔ یا ماں پر ضرر کے قصاص سے اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے یا اس کی پرورش میں کوئی کمی نہ واقع ہوجائے۔

قصاص کے التوا کے دوران مجرم عورت کو ضمانت پر رہا کردیا جائے گا اور اگر وہ ضمانت داخل نہ کرسکے تو اسے جیل میں قید محض میں رکھا جائے گا۔

دفعہ Q-337۔ ایسے اعضاء کے لیے ارش جو ایک ایک ہوں

Arsh for single organs

ایسے عضو کے اتلاف کرنے کے لیے ارش، جو انسانی جسم میں صرف ایک ہو، دیت کی مالیت کے برابر ہوگا۔

وضاحت Explanation: ناک اور زبان ان اعضاء میں شامل ہیں جو انسانی جسم میں ایک ایک ہیں۔

شرح

انسانی جسم میں بعض اعضاء صرف ایک ایک ہوتے ہیں۔ مثلاً ناک اور زبان وغیرہ۔ اگر ایسے عضو کو تلف کردیا جائے تو مجرم کو جو ارش ادا کرنا ہوگا اس کی مالیت دیت کے برابر ہوگی۔ اگر ایسے عضو دو دو ہوں، مثلاً ہاتھ، پاؤں، کان وغیرہ تو ایک عضو کے اتلاف پر ارش نصف دیت کے برابر ہوگا۔

ناک چاہے آدھی کاٹی جائے یا ساری، ارش پوری دیت کے برابر ہوگا۔

دفعہ R-337۔ ایسے اعضاء کے لیے ارش جو جوڑے ہیں

Arsh for organs in pairs

ایسے اعضاء کے اتلاف کے لیے ارش جو انسانی جسم میں جوڑوں میں پائے جاتے ہیں، دیت کی مالیت کے برابر اور اگر اتلاف ایسے اعضاء میں سے ایک کا کیا جائے تو ارش کی مالیت دیت کا نصف ہوگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب ضرر رسیدہ کا ایسا عضو ہو ہی صرف ایک یا اس کا دوسرا عضو موجود نہ ہو یا پہلے سے ہی ناکارہ ہوچکا ہے تو موجودہ یا کارآمد عضو کے اتلاف کا باعث ہونے پر ارش دیت کی مالیت کے برابر ہوگا۔

وضاحت Explanation: ہاتھ، پاؤں، آنکھیں اور پستان ایسے اعضاء میں شامل ہیں جو انسانی جسم میں جوڑوں میں پائے جاتے ہیں۔

شرح

دفعہ ہذا میں ان اعضاء کا ارش بیان کیا گیا ہے جو جوڑوں میں ہیں۔ مثلاً ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ وغیرہ ایسے اعضاء کے اتلاف کے لیے ارش دیت کے برابر ہوگا۔ اگر ان جوڑوں سے صرف ایک کا اتلاف ہوا تو دیت نصف ہوجائے گی۔

ایسی صورت حال بھی پیش آسکتی ہے کہ ضرر کے پہنچنے سے قبل جوڑے والے عضو سے ایک موجود ہی نہ ہو، یا پہلے سے ناکارہ ہو تو موجود یا کارآمد عضو کے اتلاف کرنے پر ارش دیت کے برابر ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ضرر رسیدہ پہلے سے ہی دو عضو کا کام ایک عضو سے لے رہا تھا، جس سے مجرم نے اسے اب محروم کردیا۔

دفعہ 337-S۔ ایسے اعضاء کے لیے ارش جو چار چار ہوتے ہیں

Arsh for the organs in quadruplicate

ایسے اعضاء کے اتلاف کا باعث ہونے کے لیے ارش جو انسانی جسم میں چار چار کے سیٹ میں پائے جاتے ہیں، برابر ہوگا:

(a) دیت کا چہارم اگر ایسے اعضاء میں سے ایک کا اتلاف ہوا ہے۔

(b) دیت کا نصف اگر ایسے اعضاء میں دو کا اتلاف ہوا ہے۔

(c) دیت کا تین چوتھائی اگر ایسے اعضاء میں سے تین کا اتلاف ہوا ہے۔

(d) سالم دیت اگر اتلاف جملہ چار اعضاء کا ہوا ہے۔

وضاحت Explanation: پپوٹے ایسے اعضاء ہیں جو انسانی جسم میں چار کے سیٹ میں پائے جاتے ہیں۔

شرح

انسانی جسم میں بعض اوقات اعضاء چار کی تعداد میں ہوتے ہیں جس کی تشریح دفعہ ہذا میں یوں کی گئی ہے، جیسے آنکھیں اور پپوٹے۔ اگر مجرم نے کسی شخص کے ایک پپوٹے کو ضرر پہنچایا تو ارش دیت کا چوتھائی ہوگا، اسی طرح ایک آنکھ اور ایک پپوٹے کو ضرر پہنچایا تو ارش دیت کا نصف وغیرہ وغیرہ۔

دفعہ 337-T۔ انگلیوں کے لیے ارش Arsh for fingers: (1) ہاتھ یا پیر کی کسی انگلی کے اتلاف کا باعث ہونے پر ارش دیت کا دسواں حصہ ہوگا۔

(2) کسی انگلی کی پور کے اتلاف ہونے پر ارش دیت کا تیسواں حصہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب انگوٹھے کی پور کا اتلاف ہو تو ارش دیت کا بیسواں حصہ ہوگا۔

شرح

ہاتھوں کی اور پیروں کی دس انگلیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس حساب سے ایک انگلی کے اتلاف پر ارش دیت کا 1/10 حصہ اور اگر سالم انگلی کی بجائے ایک پور کاٹی گئی تو ظاہر ہے کہ ارش 1/10 کا 1/3 یعنی 1/30 حصہ دیت کا ہوگا۔ انگوٹھے کی پور کے تلف ہونے پر ارش دیت کے 1/20 حصہ کے برابر ہوگا۔ ایک ہاتھ کی ساری انگلیاں کاٹ دی گئی ہوں تو ارش پورے ہاتھ کا 1/2 حصہ ہوگا۔ دونوں ہاتھوں کے اتلاف میں پوری دیت ہے۔

دفعہ 337-U۔ دانتوں کا ارش Arsh for teeth: (1) کسی دانت کے اتلاف کا ارش، جو دودھ کا دانت نہ ہو، دیت کا بیسواں حصہ ہوگا۔

وضاحت Explanation: مسوڑھے کے باہر دانت کے کسی حصہ کا ٹوٹ جانا دانت کا اتلاف سمجھا جائے گا۔

(2) بیس یا زیادہ دانتوں کے اتلاف کا باعث ہونے پر ارش دیت کی مالیت کے برابر ہوگا۔

(3) جب اتلاف دودھ کے دانت کا ہوا ہو تو مجرم ضمان کا مستوجب ہوگا اور اس کو کسی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے بھی دی جاسکے گی جو ایک سال تک ہوسکتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب دودھ کے دانت کا اتلاف، نئے دانت کے نکلنے میں رکاوٹ کا باعث ہو تو مجرم ضمنی دفعہ (1) میں تصریح کردہ ارش کا مستوجب ہوگا۔

شرح

دانتوں کے سوا انسانی جسم میں کسی ہڈی کا قصاص نہ ہے۔ قرآن پاک میں دانت کا قصاص دانت ہے، خواہ اسے توڑا جائے یا اکھاڑا جائے۔ دفعہ ہذا میں دانت کی دیت 1/20 حصہ بیان کی گئی ہے۔ اس طرح بیس دانتوں کے لیے دیت کامل ہوگی۔ اگر 32 دانت توڑ دیے گئے ہوں تو دیت 1-3/5 واجب ہوگی۔

جبڑے کی ہڈی توڑ دینے پر بھی دیت ہے۔ ایک جبڑا توڑا گیا ہو تو دیت نصف ہوگی۔

دفعہ 337-V- بالوں کا ارش Arsh for hair: (1) جو کوئی:

(a) سر، داڑھی، مونچھیں، ابرو، پلکیں یا جسم کے کسی دیگر حصہ کے سارے بال اکھاڑ دے گا، وہ دیت کے برابر ارش کا مستوجب ہوگا اور اس کو بطور تعزیر کسی قسم کی سزائے قید بھی ایسی مدت کے لیے دی جاسکتی ہے جو تین سال تک ہو۔

(b) ایک ابرو اکھاڑ دے تو وہ دیت کے نصف کے برابر ارش کا مستوجب ہوگا، اور

(c) ایک پلک اکھاڑ دے تو وہ دیت کے چہارم کے برابر ارش کا مستوجب ہوگا۔

(2) جب ضرر رسیدہ شخص کے جسم کے کسی حصہ کے بال کسی ایسے طریقہ سے زبردستی نکال دیے جائیں جو ضمنی دفعہ (1) کے دائرہ میں نہ آتا ہو تو ملزم ضمان اور کسی قسم کی سزائے قید، جو ایک سال تک ہوسکتی ہے، کا مستوجب ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا میں انسانی جسم کے بالوں کو جڑ سے اکھاڑنے پر ارش کی سزا رکھی گئی ہے۔ بال انسانی حسن اور زیبائش سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر داڑھی اور سر کے بالوں کو اس طرح اکھاڑ دیا جائے کہ دوبارہ نہ نکل سکیں تو ان میں سے ہر ایک پر تاوان واجب ہے۔ ایسے تاوان کے لیے سال بھر انتظار کرنا ہوگا۔

داڑھی اور سر کے بال مونڈنے یا اکھاڑنے میں عمد اور خطا دونوں برابر ہوں گے اور دیت واجب ہوگی۔ آدھی داڑھی مونڈنے پر نصف دیت ہوگی۔ اگر اس سے کم مونڈی ہو تو قاضی سزا تجویز کرے گا۔

دفعہ 337-W- ارش کا ضم ہونا Merger of arsh: (1) جب کوئی ملزم ایک سے زائد ضرر کا باعث ہوا ہو، تو وہ ہر ایک ضرر کے لیے مقرر کردہ ارش کا الگ الگ مستوجب ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کہ:

(a) کسی عضو کو ضرر پہنچا ہو تو ملزم ایسے عضو کے ضرر کا باعث ہونے کے لیے ارش کا مستوجب ہوگا نہ کہ ایسے عضو کے کسی حصہ کو ضرر پہنچانے کے لیے ارش کا، اور

(b) زخم ایک دوسرے سے مل جائیں اور ایک زخم بن جائے تو ملزم ایک زخم کے ارش کا مستوجب ہوگا۔

تمثیلات

Illustrations

(I) الف، ز کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کاٹ دیتا ہے اور پھر اسی وقت اس ہاتھ کو کلائی کے جوڑ سے کاٹ دیتا ہے، تو ہاتھ اور انگلیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ارش ہے۔ تاہم الف صرف ہاتھ کے لیے مقررہ ارش کا مستوجب ہوگا۔

(II) الف، ز کی ران پر دو مرتبہ زخم لگاتا ہے۔ دونوں زخم ایک دوسرے کے اتنے قریب ہیں کہ ان سے ایک زخم بن جاتا ہے، تو الف صرف ایک زخم کے لیے ارش کا مستوجب ہوگا۔

(2) جب کسی شخص کو ضرر پہنچانے کے بعد مجرم قتل مستوجب دیت کے ارتکاب کے ذریعہ، اس کی ہلاکت کا موجب بن جائے تو ارش دیت میں ضم ہو جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ موت، ایسے ضرر سے پہنچنے والے زخم کے مندمل ہونے سے پہلے واقع ہو جائے۔

شرح

دفعہ ہذا میں ان صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جب ایک سے زیادہ جگہ پر ضرر پہنچایا گیا ہو، یعنی اگر کسی عضو پر دو ضرر ہوں تو دونوں ضرر ایک دوسرے میں ضم ہو کر اس عضو کی نسبت مقررہ ارش کا مستوجب ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر ہاتھ پر زخم لگا اور ساتھ ہی دونوں انگلیوں پر بھی زخم آیا۔ ایسی صورت میں زخم ضم ہو جائیں گے اور پورے ہاتھ کا ارش ہوگا۔ اگر ایک ہاتھ بچ گیا، صرف ہتھیلی اور انگلی پر زخم آیا تو صرف انگلی کا ارش ہوگا، کیوں کہ ہتھیلی کا ارش نہیں ہے۔ عام اصول یہ ہے کہ جو قلیل ہو وہ کثیر میں شامل ہوگا۔

دفعہ 337-X۔ ارش کی ادائیگی Payment of arsh: (1) ارش یکمشت رقم میں، یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے *[پانچ سال] کے عرصہ تک پھیلی ہوئی اقساط میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

(2) جب کوئی سزایاب ضمنی دفعہ (1) میں مقرر کردہ مدت کے اندر ارش یا اس کا کوئی حصہ ادا کرنے سے قاصر رہے تو سزایاب کو جیل میں رکھا جا سکتا ہے اور جب تک سالم ارش ادا نہ ہو جائے، اس کے ساتھ اسی طرح برتاؤ کیا جائے گا گویا اس کو قید محض کی سزا دی گئی ہو، یا اسے ضمانت **[یا پیرول پر رہا کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قواعد میں بیان کیا جا سکتا ہو] اگر وہ عدالت کے اطمینان کے مطابق ارش کی رقم کے برابر ضمانت **[یا ضامن] فراہم کر دے۔

(3) جب کوئی سزایاب ارش یا اس کے کسی حصہ کی ادائیگی سے قبل فوت ہو جائے تو یہ اس کی جائیداد سے وصول کیا جائیگا۔

شرح

ارش کی ادائیگی مقدمہ کے آخری فیصلہ ہونے کے 3 سال تک کی جا سکتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں مجرم ارش ادا نہ کر سکے یا ارش کا کچھ حصہ ادا کرنے کے بعد بقایا ادا نہ کرے تو اس کو قید محض میں رکھا جائے گا۔ رہائی تب ملے گی جب سالم ارش ادا ہو جائے، یا پھر تا ادائیگی ارش یا بقایا ارش اس ضمانت پر رہا کیا جا سکے گا۔ ضمانت ارش کی بقایا رقم کے برابر فراہم کی جائے گی۔ اگر مجرم ارش کی ادائیگی سے قبل فوت ہو جائے تو بقایا ارش اسکی جائداد سے وصول ہوگا۔

---

* الفاظ کو تبدیل کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XV آف 2010ء کے ذریعے۔

** الفاظ کا اضافہ کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XV آف 2010ء کے ذریعے۔

دفعہ 337-Y۔ضمان کی مالیت Value of Daman: (1) عدالت، ضمان کی مالیت حسب ذیل کو مدنظر رکھ کر مقرر کر سکے گی۔:

(a) ضرر رسیدہ کے علاج پر کیے گئے اخراجات،

(b) کسی عضو کی کارکردگی یا صلاحیت کو پہنچنے والا نقصان یا معذوری، اور

(c) ضرر رسیدہ شخص کو پہنچنے والی اذیت کا معاوضہ۔

*[(1a) ضمان کو یکمشت رقم میں یا آخری فیصلہ کی تاریخ سے پانچ سال کے عرصے تک پھیلی ہوئی اقساط میں ادا کیا جا سکتا ہے]

**[(2) جب کوئی سزایاب ذیلی دفعہ (1A) میں صراحت کردہ عرصہ کے اندر ضمان یا اسکا کوئی حصہ ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے تو سزایاب کو جیل میں رکھا جا سکتا ہے اور جب سالم ضمان ادا نہ ہو جائے اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا جیسا کہ اسکی قید محض کی سزا دی گئی ہو۔ یا اسے ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہے اگر وہ عدالت کے اطمینان کے مطابق ضمان کی رقم کے برابر سکیورٹی یا شورٹی مہیا کر دیتا ہے یا پیرول پر رہا کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قواعد میں بیان کیا جا سکتا ہو۔]

شرح

دفعہ ہذا میں ان امور کو بیان کیا گیا ہے جو ضمان کی مالیت مقرر کرتے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں مجرم کو قید محض میں رکھا جائے گا یا ضمانت پر رہا کیا جائے گا۔ جب تک ساری رقم ضمان ادا نہ ہو جائے مجرم جیل میں رہے گا یا ضمانت پر رہے گا۔ ضمانت کو رقم ضمان کی بقایا رقم کے برابر ہونی چاہیے۔

دفعہ 337-Z۔ارش یا ضمان کی تقسیم Disbursement of arsh or daman: ارش یا ضمان ضرر رسیدہ شخص کو، اور اگر ضرر رسیدہ مر جائے تو اس کے ورثاء کو وراثت میں ان کے اپنے اپنے حصص کے مطابق، واجب الادا ہو گا۔

شرح

ارش ضمان کی ادائیگی بھی مثل دیت کے ہوگی۔ اگر ضرر رسیدہ فوت ہو جائے تو اس کے شرعی ورثاء کو ان کے حصص کے مطابق ادا کی جائیگی۔

دفعہ 338۔اسقاط حمل Isqat-i-Haml: جو کوئی کسی ایسے بچے کو جنم دینے والی، جسکے اعضاء نہ بنے ہوں، عورت کے اسقاط کا باعث بنے، اگر ایسا اسقاط عورت کی جان بچانے کی خاطر یا اسے ضروری معالجہ فراہم کرنے کے لیے، نیک نیتی سے نہ کیا گیا ہو، تو کہا جائے گا کہ وہ اسقاط حمل کا باعث ہوا۔

وضاحت Explanation: کوئی عورت جو خود اپنے اسقاط حمل کا باعث بنے، دفعہ ہذا کے مفہوم میں شامل ہوگی۔

دفعہ 338A۔ اسقاط حمل کی سزا Punishment for Isqat-e-Haml: جو کوئی اسقاط حمل کا باعث ہو، بطور تعزیر مستوجب سزا ہو گا۔

(a) دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کے لیے قید جو تین سال تک ہو سکتی ہے، اگر اسقاط حمل عورت کی رضامندی سے عمل میں لایا گیا ہو؛

(b) دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کے لیے قید جو دس سال تک ہو سکتی ہے، اگر اسقاط حمل عورت کی رضامندی کے بغیر عمل میں لایا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اسقاط حمل کے نتیجہ میں عورت کو کوئی ضرر پہنچا ہو یا وہ مر جائے تو سزایاب ایسے ضرر یا موت

---

* : ذیلی دفعہ (1a) کا اضافہ کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XV آف 2010ء کے ذریعے۔

** : ذیلی دفعہ (2) کو تبدیل کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XV آف 2010ء کے ذریعے۔

کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، مقرر سزا کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں کسی عورت کے حمل گرانے کی سزا بیان کی گئی ہے جو صرف تعزیر پر مبنی ہے۔ اسقاط حمل عورت کی رضامندی سے بھی کیا جاتا ہے یا بلا رضامندی بھی۔ لہٰذا ہر دو قسم کے اسقاط کی سزا علیحدہ علیحدہ بیان کی گئی ہے۔

سزا: دفعہ ہذا میں اسقاط حمل بہ رضامندی حاملہ کی سزا بطور تعزیر 3 سال تک قید ہر دو قسم بیان ہوئی ہے۔ اگر حاملہ کی رضامندی کے بغیر ایسا جرم کیا جائے تو سزا زیادہ یعنی دس سال تک قید ہر دو قسم دی جا سکتی ہے۔

اب ایسی صورت حال بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ اسقاط حمل کے نتیجہ میں حاملہ کی موت واقع ہو جائے یا عورت کو کوئی ضرر پہنچے تو سزا مطابق جرم موت یا ضرر دی جائے گی۔

دفعہ 338-B- اسقاط جنین Isqat-i-Janin: جو کوئی کسی ایسے بچے کو جنم دینے والی، جس کے اعضاء میں سے کچھ بن چکے ہوں، عورت کے اسقاط کا باعث بنے، اگر ایسا اسقاط عورت کی جان بچانے کے لیے یا اسے ضروری معالجہ فراہم کرنے کے لیے، نیک نیتی سے نہ کیا گیا ہو، تو کہا جائے گا کہ وہ اسقاط جنین کا باعث ہوا۔

وضاحت **Explanation**: کوئی عورت جو خود اپنے اسقاط کا باعث بنے، دفعہ ہذا کے مفہوم میں شامل ہو گی۔

شرح

مقصد: جب کسی عورت کا اسقاط حمل کیا جائے تو اس وقت حاملہ کے پیٹ میں پیدا ہونے والے بچے کی حالت کے مطابق، ایسے فعل کو اسقاط جنین کہا گیا ہے، جس کی سزا اگلی دفعہ 338-C میں بیان کی گئی ہے۔

اسقاط حمل اور اسقاط جنین میں فرق: جنین کا اسقاط بھی حمل کا اسقاط ہی تصور ہوتا ہے۔ حمل سے مراد وہ عرصہ ہے جو نطفہ کے ٹھہرنے سے شروع ہوتا ہے اور بچہ کی پیدائش تک جاری رہتا ہے۔ حمل کے دوران جب بچہ ہلنے جلنے لگے تو اس کو جنین کہا جاتا ہے۔ اس سے قبل عورت کو صرف حمل ہونا کہا جائے گا۔ جب حمل جاندار ہو جائے تو جنین کہلائے گا۔ اسی لیے اسقاط حمل اور اسقاط جنین کو دو علیحدہ دفعات میں بیان کیا گیا ہے اور سزائیں بھی مختلف دفعات میں درج کی گئی ہیں۔

دفعہ ہذا کے مطابق جب بچے کے کچھ جوڑ یا اعضا بن گئے ہوں اور اسقاط حاملہ کی جان بچانے کے لیے نہیں بلکہ ویسے کیا گیا ہو، تو اسقاط جنین کے جرم کا ارتکاب سمجھا جائے۔

دفعہ 338-C- اسقاط جنین کی سزا Punishment of Isqat-i-janin: جو کوئی اسقاط جنین کا باعث ہو، مستوجب ہو گا:

(a) اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو دیت کے بیسویں حصہ کا،

(b) اگر بچہ زندہ پیدا ہو، مگر مجرم کے کسی فعل کے نتیجہ میں مرجائے تو پوری دیت کا۔

(c) بطور تعزیر کے کسی قسم کی قید کی سزا ایسی مدت کے لیے جو سات سال تک ہو سکتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عورت کے رحم میں ایک سے زیادہ جنین ہوں، تو مجرم ہر بچے کے لیے علیحدہ دیت یا تعزیر، جیسی کہ صورت ہو، مستوجب ہو گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اسقاط جنین کے نتیجہ میں عورت کو کوئی ضرر پہنچے یا وہ مرجائے تو سزایاب ایسے ضرر یا موت، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے مقرر سزا کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

دفعہ ہذا میں اسقاط جنین کی سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ایسی سزائیں جرم اسقاط جنین کے ارتکاب کے نتیجہ پر مبنی کردی گئی ہیں۔ اگر اسقاط جنین کے نتیجہ میں مردہ بچہ پیدا ہو تو مجرم دیت کے بیسویں حصہ کی ادائیگی کا مستوجب ہوگا۔اگر بچہ زندہ پیدا ہوا ہو، مگر مجرم کے کسی فعل کے نتیجہ میں مرجائے تو مجرم پر پوری طرح دیت ہوگی۔اگر بچہ زندہ پیدا ہو کر مرجائے اور اس کی موت مجرم کے کسی فعل کا نتیجہ نہ ہو تو سزا بطور تعزیر کے قید ہر دو قسم ہوگی جس کی مدت سات سال تک ہو سکتی ہے۔

دفعہ 338-D- قصاص یا تعزیر وغیرہ کے طور پر دی گئی موت کی سزا کی توثیق

Confirmation of sentence of death by way of qisas or tazir, etc.

قصاص یا بطور تعزیر دی گئی سزائے موت، یا ضرر کا باعث ہونے کے لیے دی گئی قصاص کی سزا کی تعمیل اس وقت تک نہ کی جائے گی جب تک کہ عدالت اس کی توثیق نہ کردے۔

دفعہ 338-E- جرائم معاف کردینا یا راضی نامہ کرلینا

Waiver or compounding of offences

(1) باب ہذا کے احکام اور مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 کی دفعہ 345 کے تابع، باب ہذا کے تحت جملہ جرائم معاف کیے جاسکتے ہیں یا راضی نامہ کیا جاسکتا ہے اور ایسے جرائم کی معافی یا راضی نامہ پر دفعات 309 اور 310 کے احکام کا، مناسب تبدیلیوں کے ساتھ، اطلاق ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب جرم معاف کردیا گیا ہو یا راضی نامہ ہوگیا ہو تو عدالت، اپنی صوابدید پر مقدمہ کے حالات و واقعات کو مدنظر رکھ کر، جرم کی نوعیت کے مطابق مجرم کو بری کردے گی یا تعزیر کا حکم دے سکے گی:

[67] [مزید شرط یہ ہے کہ جہاں پر اس باب کے تحت ایک جرم غیرت کے نام پر یا اس کو بہانہ بنا کر کیا گیا ہے تو ایسے جرم کو ترک کردیا جائے گا یا راضی نامہ کرلیا جائے گا ان شرائط سے مشروط جو کہ عدالت فریقین کی رضامندی سے مقدمہ کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عائد کرے۔]

(2) جرمانے کے متعلق تمام معاملات جو دستبرداری یا راضی نامہ یا دفعہ 310 کے تحت سزا دینے کے بارے میں ہوں بجز اس کے کہ سزا کے حکم سے پہلے یا بعد ہو، عدالت ابتدائی فیصلہ کرے گی۔

بشرطیکہ اس بات کے کہ قصاص کی سزا یا کوئی دوسری سزا سے دستبرداری یا راضی نامہ کیا گیا ہو جو اپیل کے التواء کے دوران کیا گیا ہو تو ایسے معاملات عدالت مدافعہ فیصلہ کرے گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں بتایا گیا ہے کہ باب ہذا کے احکام کے تابع اس باب میں درج تمام جرائم معاف کیے جاسکتے ہیں یا ان میں صلح کی جاسکتی ہے خواہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 345 میں اس کے برعکس بیان کیا گیا ہو۔علاوہ بریں دفعہ 309 اور دفعہ 310 کا اس معافی یا صلح پر مناسب تبدیلیوں کے ساتھ اطلاق ہوگا۔دفعہ 309 قتل عمد میں معافی سے متعلق ہے، جب کہ دفعہ 310 قصاص میں صلح سے متعلق ہے۔ان دو دفعات کے احکام کا اطلاق دیگر دفعات کے تحت صلح یا معافی پر کیا جائے گا۔

جب ایسے جرائم میں صلح ہوگئی ہو یا معافی دے دی گئی ہو تو عدالت کی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے کہ مقدمہ کے حالات اور جرم کی سنگینی کے پیش نظر، مجرم کو بطور تعزیر کوئی سزا سنائے یا اسے بری کردے۔

مندرجہ بالا امور سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ تعزیرات پاکستان کی سابقہ دفعات 299 تا 338 کو تبدیل کردیا گیا

---

[67] فقرہ شرطیہ کا اضافہ ہوا بذریعہ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ 1 بابت 2005ء۔

ہے اور ان کی بجائے شامل دفعات کے تحت جملہ جرائم کو قابل راضی نامہ بنا دیا گیا ہے، سوائے ان جرائم کے جن کے بارے میں راضی نامہ کی اجازت نہ دی گئی ہو۔

اس بارے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 345 میں بھی ترمیم کردی گئی ہے۔

قتل عمد میں صلح : باوجود اس حقیقت کے کہ جرم کا ارتکاب فوجداری قانون (دوسری ترمیم) کے آرڈیننس 1990 سے قبل ہوا، مقدمہ میں ارتکاب کردہ جرم کی صلح دفعہ .338-E PPC مع خواندگی دفعہ .338-M PPC کی بنا پر کی جاسکتی ہے۔ (PLD 1991 SC 202)

ترک جرم یا جرم میں صلح صفائی کے بارے میں اصولوں کی وضاحت۔ (1997 SCMR 1307)

صلح صفائی : عدالت سماعت نے مقتول کی بیوہ اور اس کے نابالغ بیٹے کی طرف سے دائر کی گئی صلح کی درخواست منظور کرلی تھی۔ عدالت سماعت کے اس حکم کو اس بناء پر چیلنج کیا گیا تھا کہ مقتول کے باقی ورثاء کو صلح کے عمل میں شامل نہ کیا گیا تھا۔ صلح کا حق قانون کے تحت قانونی ورثاء کو دیا گیا ہے۔ مستغیث اگرچہ مقتول کا بھائی لیکن وہ اس کا قانونی وارث نہ تھا چونکہ مقتول کے بچے موجود تھے اس لئے اس کا بھائی وراثت سے محروم تھا تاہم عدالت سماعت نے چونکہ اپنے حکم میں اس امر کی وضاحت نہ کی تھی کہ نابالغ کے بارے میں کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا اس لئے حکم مذکور مسترد کردیا گیا اور یہ ہدایت جاری کی گئی کہ پہلے متوفی کے تمام ورثاء کا تعین کیا جائے اور بعد میں نابالغ ورثاء کے مفاد کا تحفظ کیا جائے۔
(1997 MLD 1329)

جرائم سے دست برداری یا ان کی بابت راضی نامہ کرنا

Waiver or compounding of offences

جرائم کی بابت دست برداری یا راضی نامہ کرنے کے بارے میں سپریم کورٹ نے ماتحت عدالتوں اور شہریوں کے لیے مندرجہ ذیل گائیڈ لائنز مقرر کی ہیں :

(I) قتل عمد کی صورت میں اگر قصاص کا حق بغیر کسی معاوضے کے چھوڑ دیا جاتا ہے یا فریقین یعنی ملزم اور متوفی کے بالغ قانونی وارثوں کے درمیان مقدمہ کے زیر غور ہونے کے دوران مصالحت ہوجاتی ہے تو جرم کی مصالحت کرنے کے لیے عدالت ابتدائی کے سامنے اجازت کے لیے درخواست پیش کی جائے گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ 310 پی پی سی سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی۔

(II) قتل عمد کی صورت میں، اگر قصاص کے حق کو بغیر کسی معاوضے کے چھوڑ دیا جاتا ہے یا متوفی کے قانونی وارثان مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 309 و 310 کے مفاہیم کے اندر اپیل کے زیر غور ہونے کے دوران میں قصاص کے اپنے حق کی بابت راضی نامہ کرلیتے ہیں تو جرم کی بابت راضی نامہ کرنے کی اجازت کے لیے درخواستیں عدالت اپیل کے روبرو پیش کی جائیں گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ 310 PPC سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی۔

(III) زیر دفعہ 338-E (1) PPC کے باب XLV کی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 345 کی شرائط کے تابع، مجموعہ تعزیرات پاکستان کے باب XLV کے تحت قتل انسان (homicide) اور ضرر (hurt) سے متعلق تمام جرائم کی بابت دست بردار ہوا جاسکتا ہے یا ان کی بابت راضی نامہ کیا جاسکتا ہے اور دفعات PPC 309 و 310

کی شرائط کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ ایسے جرائم کی بابت دست برداری یا ان کی بابت راضی نامہ کرنے پر ہوگا۔ چنانچہ اگر عدالت ابتدائی کے فیصلے یا اپیل کے فیصلے کے بعد، اگر کوئی ہو، باب XLV کے تحت جسم انسانی پر اثر انداز ہونے والے کسی جرم کی بابت دست برداری عمل میں آتی ہے یا اس کی بابت راضی نامہ کیا جاتا ہے تو جرم کے بابت دست بردار ہونے یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے کے لیے درخواست ابتدائی عدالت کو پیش کی جا سکے گی جو جرم کی بابت دست برداری یا اس کی بابت راضی نامہ کرنے یا زیر دفعہ PPC 310 سزا دینے سے متعلق تمام سوالات کا فیصلہ کرے گی اور اگر ابتدائی عدالت کو یقین ہو کہ قصاص کے حق سے دست برداری XLV کے تحت قابل سزا کسی جرم کی بابت راضی نامہ کرنا حقیقی اور حسب ضابطہ ہے تو یہ ملزم کو بری کردے گا۔

(iv) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی شخص متوفی کا قانونی وارث ہے یا وارث نہیں ہے تو ایسے سوال کا فیصلہ دست برداری فریقین کے درمیان مصالحت کی اساس پر درخواست قبول کرنے کی مجاز عدالت کرے گی۔

(v) کسی جرم کی بابت دست برداری یا راضی نامہ سے متعلق سوالات کے فیصلے کی اغراض کے لیے ملزم اور متوفی کے قانونی وارثوں کی زیر دفعہ PPC(1)338-E کارروائی کا فریق تصور کیا جائے گا۔ **(PLD 1996 SC 178)**

دفعہ 338-F تعبیر Interpretation: باب ہذا کے احکام کی تاویل و تعبیر میں، اور ایسے امور کی نسبت جو اس کے ذیلی یا ملتے جلتے ہوں، عدالت اسلامی احکام، جیسا کہ قرآن اور سنت میں دیے گئے ہیں، سے رہنمائی حاصل کرے گی۔

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق جو نئی دفعات باب ہذا میں شامل کی گئی ہیں ان میں درج کسی امر کی وضاحت، تشریح یا تعبیر کے لیے اسلامی احکام، قرآن سنت سے مدد لی جائے گی۔ کیوں کہ باب ہذا میں جتنی دفعات درج کی گئی ہیں وہ اسلامی احکام، قرآن اور سنت کی بنیاد پر شامل کی گئی ہیں۔ لہذا کوئی ابہام یا شک یا ان کے مطلب کی اصل روح کو پانے کے لیے بھی اسلامی احکام، قرآن اور سنت سے ہی رہنمائی حاصل کی جائیگی اور اس بارے میں کسی دیگر قانون کو اصطلاحوں یا تشریح کو مدنظر نہ رکھا جائے گا۔

بابت 16 تعزیرات پاکستان کے بارے میں وضاحت اور ہدایات ۔ **(1997 SCMR 1307)**

سنگین اور فوری اشتعال: غیرت کی بناء پر نیا قتل، قتل عمد کے مساوی نہیں ہوتا اور اسکی سزا بطور قصاص کے نہیں ہوتی اور اس میں ملوث افراد دفعات 302-C اور 338-F تعزیرات پاکستان کے تحت رعایت کے مستحق ہوتے ہیں۔ **(1997 P.Cr.LJ 1411)**

عدالتوں کو باب P.P.C. 16 کے اطلاق اور تعبیر کے لیے اسلامی احکامت سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیے۔ عدالت کو اختیار زیر دفعہ 338-F تعزیرات پاکستان اس بناء پر حاصل ہے کہ وہ اسلامی احکامات کے مطابق ''غیرت'' کی وجہ سے مقدمہ قتل میں رہنمائی حاصل کریں اور ملزم کو قتل کے جرم کے رعایت عطا کریں۔ ہائی کورٹ نے اسی خواہش کا اظہار کیا کہ مقننہ کو قتل سے متعلقہ دفعات ''غیرت'' کی بناء پر قتل کے بارے میں ملزم کو رعایت دینے کے لیے جائزہ لے اور مزید برآں اس پر حملے کی صورت میں یا اس کی جائیداد کے بارے میں جرم پر اسے حق حفاظت خود اختیاری عطا کیا جائے۔ **(PLD 1994 Lah. 392)**

دفعہ 338-G قواعد Rules: *[(1)] حکومت، اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورہ سے، سرکاری جریدے میں اشتہار کے ذریعے ایسے قواعد وضع کر سکے گی جو باب ہذا کے مقاصد کی تکمیل میں ضروری سمجھے۔

---

* ۔ ذیلی دفعہ (1) کو دوبارہ نمبر لگایا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ XV آف 2010ء کے ذریعے۔

**[(2) ذیلی دفعہ (1) میں درج کسی امر کے باوصف، وفاقی سرکاری جریدہ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے درج ذیل معاملات کی بابت قواعد وضع کر سکتی ہے۔ یعنی کہ:۔

(i) دیت، ارش اور ضمان کے سزایابوں کی ادائیگی کرنے کے مقاصد سے، غربت اور کمزور مالی حالت کی بنا پر مذکورہ ادائیگی نہ کرنے کے لیے جیلوں تک محدود ہو جاتے ہیں، فنڈ کو پیدا کرنے کے لیے طریقہ کار فراہم کرنا جو کہ non-lapsable اور ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگا۔

(ii) سزایابوں کو مذکورہ فنڈ سے آسان شرائط قرضہ جات (Soft loans) کو توسیع کرنے کی سہولت متوفی یا مظلوم دیت، ارش اور ضمان کے سلسلہ میں قانونی ورثا کے مطالبہ (claim) کو بے باق کرنے کے قابل کرتے ہوئے۔

(iii) مناسب صورتوں میں عدالت کی جانب سے ایسے ملزمان کی پیرول پر رہائی جو قید کی اولین سزا، اگر کوئی ہو، بھگت چکنے کے بعد دیت، ارش، اور ضمان کی عدم ادائیگی کی بنا پر جیلوں میں پڑے ہیں۔

(iv) مذکورہ سزایابوں کو سرکاری محکمہ جات کو چھوڑ کر جیلوں کے حدود کے اندر کام کرنے کی جگہوں یا فیکٹریوں یا ان جگہوں پر جو جیلوں کے ساتھ منسلک، نوکریاں فراہم کرنا۔ یا سماجی تنظیموں یا مخیر حضرات کے ذریعے سزایابوں کو فنڈ میں سے قرضہ جات کے ذریعے سے ادا کی گئی رقم کو ادا کرنے کے قابل کرنا۔

(v) دیت، ارش اور ضمان کے مقصد کے لیے ضرر رسیدہ کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے طریقہ کار۔

(vi) کوئی دیگر معاملہ جس کے لیے مذکورہ بالا مقاصد کے چلانے کے لیے قواعد ضروری ہو سکتے ہوں۔]

دفعہ 338-H۔ استثناء Saving: باب ہذا میں کسی امر کا، ماسوا دفعات 309، 310، 338-E کے ان مقدمات پر، جو قانون فوجداری (ترمیم دوم) کے آرڈیننس مجریہ 1990ء (1990 کا ساتواں) کے آغاز سے قبل کسی عدالت میں چل رہے تھے یا ایسے جرائم پر جن کا ارتکاب ایسے آغاز سے قبل ہوا، اطلاق نہ ہوگا۔]

شرح

دفعہ ہذا کے مطابق، قانون فوجداری کی دوسری ترمیم 1990ء سے قبل کے زیر سماعت مقدمات پر باب ہذا کے احکام اطلاق پذیر نہ ہوں گے۔ البتہ راضی نامہ اور معافی کے متعلق احکام کا زیر سماعت مقدمات پر اطلاق ہوگا۔

===============

* ذیلی دفعہ (2) کا اضافہ کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XV آف 2010ء کے ذریعے۔

☆باب 16-A

مزاحمت بے جا اور حبس بے جا کے بارے میں

OF WRONGFUL RESTRAINT & WRONGFUL CONFINEMENT

دفعہ 339- مزاحمت بے جا Wrongful restraint : جو کوئی بالارادہ کسی شخص کا اس طرح سدراہ ہو کہ اس شخص کو کسی ایسی سمت میں جانے سے روکے جدھر اسے جانے کا حق ہو، تو کہا جائے گا کہ اس نے اس شخص کی مزاحمت بے جا کی ہے۔

وضاحت Explanation : خشکی یا تری پر کسی ذاتی راہ کو مسدود کرنا جس کی نسبت کوئی شخص نیک نیتی سے باور کرتا ہے کہ وہ اس کو مسدود کرنے کا جائز حق رکھتا ہے، اس دفعہ کے معانی میں جرم نہیں ہے۔

مثال
Illustration

الف ایک راستہ کو، جس پر ز کو چلنے کا استحقاق ہے، مسدود کردیتا ہے اور الف نیک نیتی سے یہ باور نہیں کرتا کہ وہ اس راہ کو روکنے کا حق رکھتا ہے اور اس طرح ز کو راہ پر گزرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ الف نے ز کی مزاحمت بے جا کی ہے۔

شرح

مقصد : جب کسی شخص کو ایسی جگہ جانے سے روک دیا جائے جس جگہ وہ جانا چاہتا ہے اور جہاں جانے کا اسے حق حاصل ہے، تو یہ مزاحمت بے جا کہلائے گی۔ "مزاحمت" کسی شخص کی آزادی میں ایسی کمی کو ظاہر کرتی ہے جو اس کی مرضی کے خلاف ہو۔

جرم کے اجزاء : اس دفعہ کے تحت جرم کے ضروری اجزا دو ہیں :

اول : کسی شخص کو بالارادہ روکنا، اور

دوم : مزاحمت ایسی ہونی چاہیے جو اس شخص کو کسی بھی سمت میں جانے سے روکے جدھر جانے کا اسے حق حاصل ہے۔ مثال کے طور پر جب الف نے ایک ایسے راستہ پر عمارت تعمیر کردی جہاں سے زید کو گزرنے کا حق اور آزادی حاصل ہے، تو الف نے زید کی مزاحمت بے جا کی۔ (PLD 1965 Pesh. 76)

میونسپل کمیٹی کی تمام سڑکیں شہریوں کے آزادانہ استعمال کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر کوئی ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو وہاں سے نہ گزرنے دے، تو یہ مزاحمت بے جا ہوگی۔ [(1927) 50 Mad. 673]

اس طرح جب کسی شخص کو کسی راستہ عام سے گزرنے سے روکنے کے لیے دھمکی دی جائے کہ اگر وہ گزرا تو اس پر

☆ باب A-16 کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 سے اضافہ ہوا۔

خونخوار کتا چھوڑا جائے گا، تو مزاحمت بے جا ہوگی۔

جب ملزم نے ایک موٹر گاڑی کو آگے بڑھنے سے روک دیا، تو عدالت نے قرار دیا کہ اس نے موٹر میں سوار تمام اشخاص کی مزاحمت بے جا کی تھی۔ [(1947) Mad. 555] ۔ بمبئی ہائی کورٹ نے اس معاملہ میں برعکس قرار دیا کہ ایسی صورت میں مسافر موٹر سے اتر کر جدھر چاہتے جاسکتے تھے، اس لیے مزاحمت بے جا کا ارتکاب نہیں کیا گیا تھا۔
[(1912) 15 Bom. LR 103]

دفعہ 340۔ حبس بے جا Wrongful confinement: جو کوئی کسی شخص کی اس طرح سے مزاحمت بے جا کرے کہ اس شخص کو کسی خاص محیط حدود کے باہر جانے سے روک دے، تو کہا جائے گا کہ اس نے اس شخص کو حبس بے جا میں رکھا۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف، ز کو ایک چار دیواری کے اندر لے جاتا ہے اور قفل لگا کر ز کو اندر بند کر دیتا ہے۔ اس طرح ز کو خط محیط سے باہر کسی سمت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے۔ الف نے ز کو حبس بے جا میں رکھا۔

(b) الف اسلحہ سے مسلح آدمیوں کو ایک بلڈنگ سے باہر نکلنے والے راستوں پر مامور کرتا ہے اور ز سے کہتا ہے کہ اگر وہ مکان سے نکلنے کی کوشش کرے گا تو وہ اسے گولی مار دیں گے۔ الف نے ز کو حبس بے جا میں رکھا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں حبس بے جا کی تعریف کی گئی ہے۔ اس تعریف کا تعلق دفعہ 339 میں کی گئی مزاحمت بے جا کی تعریف سے ہے۔ اس جرم کا لازمی عنصر کسی شخص کی نقل و حرکت جسمانی طور پر روکنا ہے۔ (PLD 1963 Lah. 357)
جرم کے لیے مزاحمت کرنے والے کی ذاتی حاضری ضروری نہیں ہوتی، لفظ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بالارادہ رکاوٹ اس طرح پیدا کرتا ہے جس سے دوسرے شخص کی حرکت کسی خاص سمت میں رک جاتی ہے۔ (AIR 1924 Mad. 31)

حراست بے جا یا حبس بے جا: جب ایک امین نے مدیون کو ڈگری دار کے گھر میں بند رکھا جب تک کہ اسے عدالت میں پیش نہ کر دے، تو وہ مزاحمت بے جا کا مجرم نہ تھا۔ (5 Cr. LJ 102)

پولیس کی طرف سے حبس بے جا: جب پولیس آفیسر کی طرف سے کی گئی گرفتاری قانون کے مطابق تھی تو اس کے خلاف اس شخص کو حبس بے جا میں رکھنے کی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ (10 Bom. 506)۔ جب کوئی پولیس افسر دوران تفتیش کسی ایسے شخص کو پولیس اسٹیشن طلب کرتا ہے جو اس کی رائے میں کسی جرم کی نسبت معلومات فراہم کر سکتا ہے اور کانسٹیبل (چوکیدار) اس شخص کو تھانہ لا کر کہتے ہیں کہ سب انسپکٹر کے آنے تک وہیں بیٹھے تو انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ (AIR 1930 Udh. 505)

لیکن کسی مشتبہ شخص کی پولیس کی طرف سے ساری تفتیش کے دوران غیر رسمی قید، اسے گرفتار کیے بغیر، غیر قانونی ہوگی اور اسے حبس بے جا سمجھا جائے گا چاہے کتنے ہی غیر تکنیکی تصور سے ہی کیوں نہ ہو۔ (AIR 1940 Nag. 186)

جیل میں علیحدہ قید: کسی قید کو جو قید گزار رہا ہو، جیل کے مخصوص حصہ میں قید نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس بارے میں قانونی وارنٹ موجود نہ ہو۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ دفعہ 340 P.P.C کے تحت حبس بے جا قرار پائے گا۔

(ILR 30 Cal. 95)

دفعہ 341- مزاحمت بے جا کی سزا Punishment for wrongful restraint: جو کوئی کسی شخص کی مزاحمت بے جا کرے اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد ایک ماہ تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے کسی شخص کی مزاحمت کی۔

2- ایسی مزاحمت نے اس شخص کو اس سمت میں جانے سے روک دیا جس طرف جانے کا اسے حق تھا۔
(AIR 1930 Cal. 760)

3- ملزم نے ایسی مزاحمت بالا رادہ کی۔

یہ ضروری ہے کہ مزاحمت کنندہ کی نیت ہو یا وہ جانتا ہو یا اسے باور کرنے کی وجہ ہو کہ اس کا احتمال ہے کہ جو ذرائع اختیار کیے گئے ان سے مستغیث کی مزاحمت ہوگی۔

کسی سرکاری ملازم کے خلاف مقدمہ کی کارروائی سرسری سماعت سے نہیں کرنی چاہیے کیونکہ سرکاری ملازم کے سارے مستقبل کا انحصار اس کے نتیجہ پر ہوتا ہے۔(PLD 1968 Dacca 49)

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، سرسری سماعت بھی کی جا سکتی ہے۔

دفعہ 342- حبس بیجا کی سزا Punishment for wrongful confinement: جو کوئی کسی شخص کو حبس بے جا میں رکھے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[تین ہزار روپے] ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے مستغیث کی مزاحمت کی۔ 2- ایسی مزاحمت بالارادہ تھی۔

3- ایسی مزاحمت کا اثر یہ تھا کہ اس شخص کو ایک خاص حد سے باہر نہ جانے دیا جائے۔

4- مزاحمت بے جا تھی۔

ملزم کو رقم غبن کرنے کے سلسلے میں تحقیقات کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ رقم مبینہ طور پر ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز نے خزانہ کے ایک افسر کے ساتھ ساز باز کرکے ہضم کی تھی۔ رقم مذکور برآمد کرکے سرکاری خزانے میں داخل کردی گئی تھی۔ ملزم پر مقدمہ چلانے کے لئے منظوری حاصل کرنے کی غرض سے درخواست دے دی گئی تھی اور منظوری کچھ عرصہ بعد متوقع تھی۔ رپورٹ ابتدائی بدنیتی سے درج کرائی گئی تھی تاکہ ملزمان کو خوف و ہراس میں مبتلا کرکے انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈالا جائے اس طرح جاری رہنے والی فوجداری کارروائی کا مقصد عدالت کے طریقہ کار کو غلط استعمال کرنا تھا ان حالات میں ملزمان کے خلاف دائر کی گئی رپورٹ ابتدائی منسوخ کردی گئی۔ (1997 PCr. LJ.1297)

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

Habib Zeb HC

تھانہ کے S.H.O کے خلاف سائیل کو غیر قانونی طور پر محبوس رکھنے کا الزام۔ بیلف نے سائیل کو تھانہ سے برآمد کر کے عدالت میں پیش کردیا۔ سائیل کو آزاد کردیا گیا۔ S.H.O ملزم کو محبوس کرنے کی وجہ بیان نہ کر سکا۔ ہائی کورٹ نے ایس ایس پی کو حکم دیا کہ وہ S.H.O کے خلاف تحقیقات کرکے اس کے خلاف مناسب قدم اٹھائے۔

(1994 PLR 974; 1995 PCr. L.J 429)

ملزم جیل میں بطور حوالاتی 15 دن تک مقید رہا اور پچھلے 6 برس اس نے مقدمہ فوجداری کی سماعت کا سامنا کیا۔ ملزم کو دی گئی تین ماہ کی سزا میں اس حد تک تخفیف کردی گئی کہ جو عرصہ اس نے جیل میں گذارا تھا اسی پر اکتفا کیا گیا۔

(1994 PCr. LJ 1260)

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 343- تین یا زیادہ دنوں تک حبس بے جا میں رکھنا

Wrongful confinement from three or more days

جو کوئی کسی شخص کو تین یا زیادہ دنوں تک حبس بیجا میں رکھے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 344- دس یا زیادہ دنوں تک حبس بے جا میں رکھنا

Wrongful confinement for ten or more days

جو کوئی کسی شخص کو دس یا زیادہ دن حبس بے جا میں رکھے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ [قانونی اصلاحات کے آرڈیننس XII بابت 1972 کی دفعہ 12 کی رو سے جرم ہذا کو عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ قرار دیا گیا ہے] ۔

دفعہ 345- ایسے شخص کو حبس بیجا میں رکھنا جس کی رہائی کے لیے رٹ جاری ہوئی ہو

Wrongful confinement of person for whose liberation, writ has been issued

جو کوئی کسی شخص کو حبس بیجا میں رکھے، یہ جانتے ہوئے کہ اس شخص کی رہائی کے لیے حسب ضابطہ رٹ جاری ہوچکی ہے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ علاوہ اس قید کی میعاد کے جس کا وہ اس باب کی کسی اور دفعہ کے تحت مستوجب ہو۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن اور مجسٹریٹ درجہ

اول یا دوم۔

دفعہ 346۔ خفیہ طور پر حبس بے جا میں رکھنا

Wrongful confinement in secret

جو کوئی کسی شخص کو اس طرح سے حبس بے جا میں رکھے جس سے یہ نیت ظاہر ہو کہ اس شخص کا محبوس ہونا کسی ایسے شخص کو معلوم نہ ہو جو اس طرح محبوس شخص میں دلچسپی رکھتا ہو یا کسی سرکاری ملازم کو پتہ نہ لگے یا یہ کہ ایسی جائے حبس ایسے شخص یا سرکاری ملازم کو جس کا ذکر اوپر ہوا ہے معلوم یا دریافت نہ ہو جائے تو اس کو کسی اور سزا کے علاوہ جس کا وہ اس حبس بے جا کے لیے مستوجب ہو۔ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ باجازت عدالت، قابل سماعت عدالت سیشن اور مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 347۔ استحصال مال یا کسی فعل ناجائز پر مجبور کرنے کے لیے حبس بے جا

Wrongful confinement to extort property or constrain to illegal act

جو کوئی کسی شخص کو اس لیے حبس بے جا میں رکھے کہ محبوس شخص سے یا کسی اور شخص سے جو محبوس میں دلچسپی رکھتا ہو، کسی مال، یا کفالت المال کا استحصال بالجبر کرے یا محبوس کو یا کسی اور شخص کو جو محبوس میں گہری دلچسپی رکھتا ہو، کوئی خلاف قانون امر کرنے پر یا ایسی معلومات فراہم کرنے پر، جس سے کسی جرم کا ارتکاب سہل ہو جائے، مجبور کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

وسعت : دفعہ 352 P.P.C کے تحت جرم دفعہ 347 کے تحت جرم میں شامل ہے۔ (AIR 1941 Sind 36)

اگر کوئی پولیس افسر کسی شخص کو بداطواری سے یا عداوات سے حبس بیجا میں رکھے اور اس سے استحصال زد کرنا چاہتا ہو تو یہ جرم دفعہ 320 P.P.C کے تحت آئے گا نہ کہ دفعہ 327 کے۔ جبکہ پولیس آفیسر نے چند کو جواء کھیلنے کے الزام میں بند رکھنا اور ان کو ایسے جرم میں چالان کرنے کی دھمکی دے کر استحصال زد کیا جس کو وہ چاہتا تھا کہ فرضی ہے۔ ایسے افسر کو دفعہ 220 P.P.C کے تحت سزا دی گئی۔ (AIR 1941 Sind 36)

ایڈیشنل تحصیل کریمنل کورٹ کا ایک واحد ممبر درخواست ضمانت کا فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ ایڈیشنل تحصیل کریمنل کورٹ کے ایک ممبر کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے عدم حاضری یا کسی اور وجہ سے عدم حاضری سے یہ مراد نہیں کہ عدالت ختم ہو چکی ہے۔ مجسٹریٹ کورٹ مذکور کے واحد ممبر کی حیثیت سے قانون میں کی گئی ترمیم کے بموجب معاملہ زیر غور پر موثر طور پر فیصلہ دینے کا مجاز تھا اور اس نے درست طور پر اپنا فیصلہ صادر کیا تھا۔ اس پر کوئی اعتراض نہ کیا جاسکتا تھا۔

(1997 PCr. LJ 446)

ملزمان پر اس الزام پر مقدمہ چلایا گیا تھا اور سزا دی گئی تھی کہ انہوں نے سڑک کو بلاک کر دیا تھا اور مستغیث کی گاڑی کو چھین لیا تھا جس میں وہ گواہ استغاثہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ملزمان چھینی گئی گاڑی کی ملکیت کو کسی شہادت کے ذریعے ثابت نہیں کر سکے تھے۔ ملزمان نے سب سے پہلے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپنے بیانات میں وقوعہ

انکار کیا جیسا کہ مستغیث کی طرف سے مبینہ طور پر اپنے استغاثہ میں بیان کیا تھا۔ لیکن بعد ازاں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 340(2) کے تحت اپنے بیان میں ملزمان نے قلابازی کھاتے ہوئے وقوع کی موجودگی کو تسلیم کرلیا تھا مگر کہانی کو توڑ مڑوڑ دیا گیا تھا۔ مستغیث اور دیگر گواہوں کے اظہارات قابل اعتماد تھے اگرچہ ان میں کچھ اختلافات موجود تھے لیکن ایسے اختلافات نہ تو اہم تھے اور نہ استغاثہ کی تمام کہانی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے بنیادی تھے۔ مستغیث نے خود تسلیم کیا تھا کہ ملزموں کی طرف سے کوئی اور گاڑی نہیں چھینی گئی تھی۔ وہ حالات جن میں ملزموں نے گاڑی چھینی تھی یہ ثابت کرتے تھے کہ ملزمان عادی رہزن یا چور نہیں تھے۔ اندریں حالات عدالت نے زیر دفعہ 392 پی پی سی ملزمان کی سزایابی کو برقرار رکھا لیکن ابتدائی عدالت کی طرف سے دی گئی سزاؤں میں حسبہ تخفیف کردی۔ [1998 MLD 518]

طبی اصول قانون Medical jurisprudence : شکار (Victim) کے آسودگی حاصل کرنے کی صورت میں مبرز (Anus) کے اندر مادہ منویہ (semen) بہہ جاتا ہے (Washes away)۔

[1997 PCr. LJ 1107 (c)]

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 348- جبراً اقبال جرم کروانے یا واپسی مال کے لیے حبس بے جا

Wrongful confinement to extort confession or compel restoration of property

جو کوئی کسی شخص کو اس غرض سے حبس بے جا میں رکھے کہ محبوس سے یا کسی اور شخص سے جو محبوس میں دلچسپی رکھتا ہو، جبراً کوئی ایسا اقبال جرم کرائے یا معلومات حاصل کرے جو کسی جرم یا بدچلنی کے انکشاف کی وجہ بنے یا اس لیے کہ محبوس کو یا کسی اور شخص کو جو محبوس میں دلچسپی رکھتا ہو، کسی مال یا کفالت المال کے واپس کرنے یا واپسی کرانے کے لیے یا کسی دعویٰ یا مطالبے کے ادا کرنے یا ایسی معلومات فراہم کرنے کے لیے جو کسی مال یا کفالت المال کے واپس کیے جانے کی وجہ بنے، مجبور کرے، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا دفعہ 330، سے ملتی جلتی ہے۔ جب ضرب پہنچا کر اقبال جرم کرایا گیا ہو تو دفعہ 330 کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور جب حبس بے جا میں اس غرض سے رکھا جائے تو دفعہ 348 کا اطلاق ہوگا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

جبر مجرمانہ اور حملے کے بارے میں

Of criminal force and assault

دفعہ 349- جبر Force : کسی شخص کا دوسرے پر جبر کرنا کہا جاتا ہے اگر وہ اس دوسرے میں حرکت، تبدیلی حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث بنے یا اگر وہ کسی شے میں ایسی حرکت یا تبدیلی حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو کہ وہ شے اس دوسرے شخص کے جسم کے کسی حصہ سے لگے یا کسی ایسی چیز سے لگے جس کو وہ دوسرا شخص پہنے ہو، یا لئے ہوئے ہو یا کسی ایسی چیز سے لگے جو اس طرح واقع ہو کہ وہ اتصال اس دوسرے شخص کے احساسات پر اثر انداز ہو مگر شرط یہ ہے

کہ وہ شخص جو حرکت، تبدیلی حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو۔ نیچے لکھے ہوئے تینوں طریقوں میں سے کسی ایک طریق پر اس حرکت یا تبدیلی حرکت یا انقطاع حرکت کا باعث ہو۔

(اول) اپنی جسمانی طاقت سے۔

(دوم) کسی شے کو ایسے طور پر رکھنے سے کہ وہ حرکت یا تبدیلی یا انقطاع حرکت اس شخص کی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے کسی مزید فعل کے بغیر، وقوع میں آئے۔

(سوم) کسی حیوان کو حرکت کرنے یا اپنی حرکت تبدیل کرنے یا انقطاع حرکت کرنے کی تحریک کرنے سے۔

شرح

مقصد : دفعہ 349 میں "جبر" کی اصطلاح ایسا جبر ہے جو انسانی جسم کے متعلق زیر کار لایا گیا ہو۔ (AIR 1939 Lah. 184) اگر کسی مال میں حرکت، تبدیلی حرکت یا انقطاع حرکت کسی انسانی جسم پر اثر انداز ہوئے بغیر عمل میں آئے تو دفعہ 349 میں استعمال کردہ اصطلاح کے معنوں میں یہ جبر نہ ہوگا۔ (AIR 1953 All. 749)۔ لفظ جبر کسی جابر شخص کی اور وہ شخص جس پر جبر ہوا، کی موجودگی کا تصور کرتا ہے۔ (AIR 1934 Lah. 454)۔

دفعہ 350۔ جبر مجرمانہ Criminal force : جو کوئی کسی شخص پر اس شخص کی رضامندی کے بغیر کسی جرم کے ارتکاب کے لیے ارادتاً جبر کرے، یا ایسے جبر کرنے سے یہ نیت رکھے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ ایسا جبر کرنے سے وہ اس شخص کو جس پر جبر کیا گیا، نقصان، خوف یا تکلیف پہنچائے گا تو اس کا اس دوسرے پر یہ جبر مجرمانہ کرنا کہا جائے گا۔

تمثیلات
Illustrations

(a) ز کو ایک کشتی پر جو رسوں سے دریا میں بندھی ہے۔ الف رسوں کو کھول دیتا ہے اور اس طرح قصداً کشتی کو دھارے میں بہا دیتا ہے۔ اس صورت میں الف قصداً ز کی حرکت کا باعث بنا ہے اور اس نے یہ فعل اشیاء کو اس طرح برتنے سے کیا ہے کہ کسی اور شخص کے کوئی دیگر فعل کیے بغیر جنبش پیدا ہوگئی لہٰذا الف نے ز پر قصداً جبر کیا اور اگر اس نے ایسا ز کی مرضی کے بغیر کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے کیا یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ ایسا جبر کرنے سے ز کو نقصان یا خوف یا تکلیف پہنچائے تو الف نے ز پر جبر مجرمانہ کیا ہے۔

(b) ز ایک رتھ پر سوار ہے۔ الف ز کے گھوڑوں کو چابک مارتا ہے اور اس طرح ان کی رفتار تیز کردیتا ہے تو اس صورت میں الف حیوانوں کو تبدیل حرکت کی تحریک کرنے سے ز کی تبدیلی حرکت کا باعث ہوا، لہٰذا الف نے ز پر جبر کیا اور اگر اس نے ایسا ز کی مرضی کے بغیر کیا، اس نیت سے، یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس جبر سے ز کو نقصان، خوف یا رنج پہنچائے تو الف نے ز پر جبر مجرمانہ کیا ہے۔

(c) ز ایک پالکی میں سوار ہے۔ الف ز پر سرقہ بالجبر کی واردات کی نیت سے ڈنڈہ پکڑ کر پالکی کو روک لے تو اس صورت میں الف ز کی نسبت انقطاع حرکت کا باعث ہوا ہے اور یہ اس نے خود اپنی قوت جسمانی سے کیا اس

لیے الف نے ز پر جبر کیا اور اگر الف نے ایسا ز کی مرضی کے خلاف کیا، اس نیت سے یا اس احتمال کے علم سے کہ وہ اس طرح ز کو نقصان، خوف یا تکلیف پہنچائے تو اس نے ز کے خلاف جبر مجرمانہ کیا۔

(d) الف گلی میں ز کو قصداً دھکا دیتا ہے یہاں الف نے اپنی قوت جسمانی سے خود کو حرکت دی تاکہ اسے ز سے متمن کرسکے، اس لیے الف نے قصداً ز پر جبر کیا اور اگر الف نے ز کی مرضی کے بغیر، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس کے ذریعہ سے ز کو نقصان یا خوف یا رنج پہنچا سکتا ہے ایسا کیا تو الف نے ز پر حملہ مجرمانہ کیا ہے۔

(e) الف ایک پتھر پھینکتا ہے، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ پتھر ز کے جسم سے یا ز کے کپڑے سے یا کسی چیز سے جو ز لیے ہوئے ہے اتصال پائے یا یہ کہ وہ پتھر پانی میں لگ کر ز کے کپڑوں پر یا کسی چیز پر جو ز لیے ہوئے ہے چھینٹیں ڈالے تو یہاں اگر اس پتھر کا پھینکنا ایسا نتیجہ پیدا کرے جس کے سبب سے کوئی شے ز سے یا ز کے کپڑوں سے اتصال پائے تو الف نے ز پر جبر کیا ہے اور اگر اس نے ز کی مرضی کے بغیر ایسا کیا ہے اس نیت سے کہ وہ اس کے ذریعہ ز کو نقصان یا خوف یا رنج پہنچائے تو الف نے ز پر جبر مجرمانہ کیا ہے۔

(f) الف ایک عورت کا نقاب قصداً اتارتا ہے یہاں الف نے قصداً اس عورت پر جبر کیا ہے اور اگر اس نے عورت کی مرضی کے بغیر ایسا کیا ہے اس نیت سے یا اس احتمال کے علم سے کہ وہ اس کے ذریعے اس کو نقصان یا خوف یا رنج پہنچائے تو الف نے اس عورت پر جبر مجرمانہ کیا ہے۔

(g) ز غسل کررہا ہے اور الف غسل کے پانی میں ایسا پانی ڈال دیتا ہے جسے وہ جانتا تھا کہ ابلتا ہوا تھا تو یہاں الف نے خود اپنی قوت جسمانی سے کھولتے ہوئے پانی کو اس طرح قصداً حرکت دی کہ وہ پانی ز کے جسم سے یا دوسرے پانی سے جو وہاں موجود ہے اس طرح لگتا ہے کہ اس کا اتصال ز کے لامسہ پر بالضرور اثرانداز ہوگا۔ اس لیے الف نے ز پر قصداً جبر کیا ہے اور اگر اس نے ز کی مرضی کے بغیر ایسا کیا ہے، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس سے ز کو نقصان یا خوف یا رنج پہنچائے تو الف نے ز پر جبر مجرمانہ کیا ہے۔

(h) الف ز پر اس کی مرضی کے بغیر ایک کتے کو ہشکارتا ہے۔ یہاں اگر الف کی نیت ز کو نقصان یا خوف یا رنج پہنچانے کی ہو تو الف نے ز پر جبر مجرمانہ کیا۔

شرح

وسعت: دفعہ ہذا میں جبر کی تعریف سے واضح ہے کہ جبر کی صورت میں جبرکنندہ اور جبر رسیدہ دونوں اشخاص کی موجودگی لازمی ہے۔

ایک مقدمہ میں ملزمان نے مستغیث کی غیرحاضری میں اس کے مکان کا تالا توڑا اور قبضہ کرلیا۔ ملزمان کو دفعہ 453 کے تحت سزایاب کیا گیا اور ضابطہ فوجداری کی دفعہ 522 کے تحت قبضہ کی بازیابی کا حکم دیا گیا اور یہ قرار دیا کہ جبر مجرمانہ کی تعریف کے مطابق مستغیث کی جرم کے ارتکاب کے وقت موقع پر حاضری ضروری تھی۔ اس کی غیرحاضری میں جبر مجرمانہ کا ارتکاب ناممکن تھا۔ لہٰذا دفعہ 522 ضابطہ فوجداری کا اطلاق نہ ہوتا تھا۔ (AIR 1934 Lah. 454)

دفعہ 349 میں "جبر" لفظ کی وضاحت کی گئی ہے اور دفعہ ہذا میں اس کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں کہ کب جبر "جبر مجرمانہ" کہلائے گا۔

جرم کے اجزاء : جبر کو جبر مجرمانہ کہیں گے جب ---

1۔ جب وہ جبر رسیدہ شخص کی مرضی کے خلاف ہو یا کسی جرم کے ارتکاب کے لیے عمل میں لایا گیا ہو۔

2۔ جب جبر دانستہ طور پر کسی شخص کو نقصان، خوف یا تکلیف پہنچانے کے لیے کیا گیا ہو۔ اگر جبر مجرمانہ بالکل ناقابل لحاظ، معمولی اور نظرانداز کرنے کے قابل ہو تو دفعہ 95 P.P.C کے مطابق جرم کی تعریف میں نہیں آئے گا۔

جبر مجرمانہ کے لیے ضروری ہے کہ یہ کسی غیر شخص کے ذریعہ عمل میں نہ لایا گیا ہو۔

تمثیلات : ہر تمثیل مختلف قسم کے جبر کو ظاہر کرتی ہے۔

مثال (a) حرکت کی وضاحت کرتی ہے، مثال (b) تبدیلی حرکت، مثال (c) انقطاع حرکت کے بارے میں ہے۔ تمثیلات (h) (g) (f) (d) مادی شے کو جبر رسیدہ سے اتصال کو واضح کرتی ہیں۔ تمثیلات (j) اور (g) دوسروں کے احساس مجروح ہونے کے بارے میں ہیں۔

دفعہ 351۔ حملہ Assault : جو کوئی شخص کوئی اشارہ کرے یا کوئی تیاری کرے، اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس اشارہ کرنے یا تیاری سے موقع پر موجود کسی شخص کو خدشہ پیدا ہو کہ وہ جس نے ویسا اشارہ کیا یا تیاری کی اس شخص پر جبر مجرمانہ کرنے کو ہے تو اس کو حملہ کرنا کہا جائے گا۔

تشریح Explanation : محض الفاظ حملہ نہیں بن جاتے مگر وہ الفاظ جن کا کوئی شخص استعمال کرے اس شخص کے اشارہ کرنے یا تیاری کرنے کی نسبت ایسا مطلب ظاہر کرسکتے ہیں جو اس اشارہ کرنے یا تیاری کرنے کو حملہ کی حد تک پہنچا سکتے ہیں۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ز کو مکا دکھاتا ہے یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ وہ اس کے ذریعہ سے ز کو یہ باور کرائے کہ وہ اس کو عنقریب مارنے والا ہے۔ الف نے حملہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(b) الف کسی خونخوار کتے کا وہاں بند کھولنا شروع کردیتا ہے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے ذریعہ سے ز کو باور کرائے کہ وہ ز پر عنقریب اس کتے سے حملہ کرانے والا ہے۔ تو الف نے ز پر حملے کا ارتکاب کیا۔

(c) الف ز کو یہ کہتے ہوئے لکڑی اٹھاتا ہے میں تیری پٹائی کروں گا۔ اس صورت میں اگرچہ الف نے جو الفاظ استعمال کیے، حملہ کی حد کو نہیں پہنچے اور گو دیگر حالات کو شامل کیے بغیر محض یہ اشارہ کرنا حملے کی حد کو نہیں پہنچتا۔ تاہم وہ اشارہ جس کی وضاحت لفظوں سے ظاہر کی گئی حملے کی حد کو پہنچ سکتا ہے۔

شرح

وسعت : ہر دھمکی جبکہ کوئی ذاتی تشدد نہ کیا گیا ہو، حملہ نہیں بن جاتی، ہر صورت میں دھمکی کو عمل میں لانے کے ذرائع کی موجودگی لازمی ہے۔ حملہ کا جرم کسی شخص کے خلاف زیر عمل لایا جاتا ہے نہ کہ عوام الناس کے خلاف۔ اس میں نقص امن کا عنصر لازمی طور پر شامل ہے۔ (AIR 1933 All. 609)

حملہ اور جبر مجرمانہ : حملہ، جبر مجرمانہ کے استعمال سے کچھ کمتر ہے۔ اس صورت میں طاقت کو ضرب کے لگنے سے

قبل ختم کردیا جاتا ہے۔ یہ ایک اقدام کی طرح کی معلوم ہوتی ہے یا اسے کسی ایسے شخص کی طرف سے پیش رفت کہہ سکتے ہیں جو فی الوقت اہلیت رکھتا ہے کہ دوسرے شخص کے جسم پر کوئی ضرب یا تشدد کا مظاہرہ کرسکے۔ ہر جبر مجرمانہ کے استعمال میں حملہ شامل ہوتا ہے۔

حملہ کے اجزاء: دفعہ ہذا کے مطابق حملہ کے دو ضروری اجزاء ہیں:

(اول) کسی شخص کا دوسرے کی موجودگی میں کوئی اشارہ کرنا یا تیاری کرنا۔

(دوم) نیت یا احتمال کا علم کہ ایسے اشارے یا تیاری سے موجود شخص کو خدشہ ہوگا کہ ایسا اشارہ یا تیاری کرنے والا شخص اس پر جبر مجرمانہ استعمال کرنے والا ہے۔

دفعہ 352- شدید اشتعال طبع دلائے جانے کے بغیر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنا

Punishment for assault or criminal force otherwise than on grave provocation

جو کوئی کسی شخص پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے۔ ماسوائے اس کے کہ اس شخص کی جانب سے کوئی سخت اور ناگہانی اشتعال دیا گیا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی سزا تین مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

وضاحت Explanation : سخت اور ناگہانی اشتعال کی وجہ سے دفعہ ہذا کے تحت کسی جرم کی سزا میں تخفیف نہیں ہوگی۔ اگر مجرم اس جرم کے جواز کے لیے خود اس اشتعال کا طالب یا بالارادہ محرک ہوا ہو یا اگر اشتعال کسی ایسے امر کے سبب سے دیا گیا جو بہ اتباع قانون کیا گیا ہے۔

یا جو کسی سرکاری ملازم نے اپنی ملازمت کے اختیارات کے جائز نفاذ میں کیا ہو، یا

اگر اشتعال طبع کسی ایسے امر کے سبب سے ظہور میں آئے جو استحقاق حفاظت خوداختیاری کے جائز نفاذ میں کیا گیا ہو۔

آیا اشتعال طبع فی الواقع ایسا سخت اور ناگہانی تھا کہ وہ اس جرم کو خفیف کرنے کے لیے کافی تھا ایک واقعاتی مسئلہ ہے۔

شرح

وسعت: دفعہ ہذا میں حملہ یا جبر مجرمانہ کی سزا بیان کی گئی ہے جبکہ زیادہ خراب حالات نہ ہوں۔

جب کسی شخص کا زبردستی انگوٹھہ لگوا لیا جائے تو یہ دفعہ ہذا کے تحت جرم ہوگا۔ [(1940) 21 PLT 970]

دفعہ ہذا کے تحت جو وضاحت کی گئی ہے اس کے بارے میں دفعہ 300 P.P.C کی استثناء نمبر ایک کے تحت شرح ملاحظہ کریں۔

حق حفاظت خوداختیاری دفعات 96 تا 100 میں بیان کی گئی ہیں۔

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم نے جبر مجرمانہ کرنے کے لیے اشارہ یا تیاری کی۔

2- ایسا مستغیث کی موجودگی میں کیا گیا۔

3- ملزم کی نیت تھی یا اس کے علم میں تھا کہ ایسے اشارہ یا تیاری سے احتمال تھا کہ مستغیث کو خدشہ پیدا ہو کہ ایسا جبر مجرمانہ زیر عمل لایا جائے گا۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

4- ایسے اشارہ وغیرہ سے واقعی مستغیث کو ایسا خدشہ پیدا ہوا۔
5- ملزم کو مستغیث کی طرف سے کوئی شدید اور ناگہانی اشتعال طبع نہ دلایا گیا۔

یا

یہ ثابت کریں :
1- ملزم نے مستغیث پر جبر کیا۔
2- اس نے ایسا دانستہ کیا۔
3- ملزم نے ایسا جبر مستغیث کی مرضی کے بغیر کیا۔
4- ملزم نے ایسا کوئی جرم کرنے کے لیے یا ملزم کی اس سے یہ نیت تھی یا اس کے علم میں یہ احتمال تھا کہ وہ اس طور پر مستغیث کو نقصان، خوف یا تکلیف پہنچائے گا۔
5- ملزم کو مستغیث نے کوئی اشتعال طبع نہ دیا تھا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، سرسری سماعت بھی ہو سکتی ہے۔

دفعہ 353- سرکاری ملازم کو فرض منصبی کی ادائیگی سے باز رکھنے کے لیے حملہ یا جبر مجرمانہ

Assault or criminal force to deter public servant from discharge of his duty

جو کوئی کسی شخص پر جو سرکاری ملازم ہے اور جو بطور سرکاری ملازم کے اپنا فرض منصبی ادا کر رہا ہو، حملہ یا جبر مجرمانہ کرے یا اس نیت سے کہ اس شخص کو بطور ایسے سرکاری ملازم کے اپنے فرض منصبی کی بجا آوری سے روکے، یا باز رکھے، حملہ یا جبر مجرمانہ کرے یا بسبب کسی امر کے جو اس شخص نے بطور ایسے سرکاری ملازم کے اپنے فرض کی جائز بجاآوری میں کیا ہو یا کرنے کا اقدام کیا ہو، حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

وسعت : دفعہ 353 P.P.C اس صورت میں سزایابی بیان کرتی ہے جب کسی سرکاری ملازم پر اس وقت حملہ یا جبرمجرمانہ استعمال کیے جائیں جب وہ اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں مصروف ہو تاکہ اس کو اس کے فرض ادا کرنے سے روکا یا باز رکھا جائے۔ [19 DLR (1967) 234]

اس دفعہ کے اطلاق کے لیے ضروری ہے کہ حملہ کیا گیا ہو اور جس پر حملہ کیا گیا ہو وہ سرکاری ملازم ہو، لہٰذا دفعہ ہٰذا کے تحت سزایابی کے لیے لازمی ہے کہ اول حملہ کیا گیا ہو اور دوسرے یہ کہ جس پر حملہ کیا گیا ہو وہ سرکاری ملازم ہو۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب کسی سرکاری ملازم کو جان سے مارنے کی محض دھمکی دی گئی ہو اور اس بارے میں کوئی شہادت نہ ہو کہ دھمکی کے ساتھ اشارہ بھی شامل تھا تو یہ جرم دفعہ 353 P.P.C کے احاطہ میں نہ آئے گا اگرچہ یہ دفعہ 503 کے تحت آسکتا ہے۔ (AIR 1959 Mad. 342)

خصوصی عدالت کا اختیار سماعت Jurisdiction of Special Court: ملزموں نے ڈبل سواری کی خلاف ورزی کرنے پر پولیس پارٹی کی طرف سے چیلنج کیے جانے پر قانون کو مبینہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔

ملزم اشخاص کے خلاف قانون انسداد دہشت گردی، 1997 (Anti-Terriorist Act) کی دفعہ 6 میں دہشت گردی (Terriorist act) کی بیان کی گئی تعریف کے مطابق ملزمان کا جرم قانون انسداد دہشت گردی، 1997 کی جدول کے اندر نہیں آتا تھا۔ پولیس پارٹی کا زخمی ہونے والے رکن کے بچ جانے کی وجہ سے ملزمان اشخاص کے خلاف جرائم مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 324/ 353/34 کے تحت آتے تھے جو قانون انسداد دہشت گردی، 1997 کی جدول میں مذکور نہیں تھے کہ جس کی وجہ سے خصوصی عدالت کو قانون انسداد دہشت گردی 1997 کے تحت اختیار سماعت حاصل ہوجاتا۔ ملزم اشخاص کے خلاف مزید الزام یہ تھا کہ انہوں نے رائفل اور پستول استعمال کی لیکن ایف۔ آئی۔ آر میں کبھی یہ بیان نہیں کیا گیا تھا کہ آیا مبینہ ہتھیار خود کار تھے یا نیم خودکار۔ چنانچہ ملزم اشخاص کے خلاف جرائم عدالت کی طرف سے ایکٹ (خصوصی عدالتیں) انسداد دہشت گردی، 1975 کے تحت قابل سماعت نہیں تھے اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 353 و 186 کے تحت ملزمان کے خلاف جرائم قانون مذکور کے تحت جدولی جرائم (scheduled offences) بھی نہیں تھے۔ قانون (خصوصی عدالتیں) انسداد دہشت گردی، 1975 کے تحت تشکیل کردہ عدالت بھی۔ چنانچہ قانون (خصوصی عدالتیں) انسداد دہشت گردی 1975 کی دفعہ 4 کے پیش نظر مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی تھی۔ عدالت جس کے روبرو ملزم کے خلاف مقدمہ کا چالان افسر تھانہ (S.H.O) کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا ایریا مجسٹریٹ کی عدالت تھی اور کوئی بھی عدالت نہیں اور ملزم اشخاص کی طرف سے داخل کردہ درخواست ضمانت کا تصفیہ ایریا مجسٹریٹ کی طرف سے کیا جاتا تھا اور خصوصی عدالت کی طرف سے نہیں [PLD 1998 Lah. 318] ۔

فرائض منصبی کی ادائیگی : جب کوئی سرکاری ملازم اپنا سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت میں اپنا فرض منصبی ادا کررہا ہو تو دفعہ ہذا کا اطلاق ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ (AIR 1925 Sind 280)

فرض منصبی کی ادائیگی سے یہ مراد ہے کہ سرکاری ملازم ایسے افعال کررہا ہو جو سرکاری ملازم کو بطور فرض کے کرنے خاص طور پر واجب ہوتے ہیں۔ ایسے افعال جو ضمنی ہوں اور جو کوئی سرکاری ملازم اپنے کام کے دوران کرے مثلاً جگہ جگہ پھرنا تو یہ اس کے فرائض کی بجاآوری میں تصور نہ ہوگا۔ دفعہ 353 کے احکام کا اطلاق کرنے کے لیے متعلقہ سرکاری ملازم کوئی ایسا فعل سرانجام دے رہا ہو جو اس کے عہدہ سے متعلق فرض کا ایک لازمی حصہ ہو۔ (AIR 1960 Ker. 200) پس جب ایک افسر میٹنگ میں شمولیت کے بعد اپنے ہیڈ کوارٹر سے اپنے دفتر کو جارہا تھا اور اس پر حملہ کیا گیا تو جرم دفعہ 352 P.P.C، کے تحت آئے گا نہ کہ دفعہ 353 کے۔ (AIR 1960 Ker. 200)

جبکہ ایک سرکاری ملازم کو ایک سرکاری سڑک کے کنارے بنے ہوئے مکان کے ڈھانچے کو گرانے کا کوئی اختیار حاصل نہ تھا چاہے اس کے خیال میں یہ ناجائز ڈھانچہ تھا۔ لیکن اس نے اپنے آدمیوں کی مدد سے اسے گرانا شروع کردیا تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ایسے فرض منصبی کی ادائیگی بجالارہا تھا جو قانون نے اس پر بطور سرکاری ملازم کے عائد کررکھا تھا۔ لہٰذا اگر اسے ڈھانچہ گرانے سے روکنے کے لیے اس پر حملہ کیا گیا تو دفعہ 353 P.P.C، کے تحت کسی جرم کا ارتکاب نہ کیا گیا تھا۔ [1971 P Cr. LJ 729 (Dacca)]

جب ملزم نے ایسے سرکاری ملازم پر حملہ کیا جو عدالت کے جائز احکام یا وارنٹ کی تعمیل کرارہا ہو تو اس نے دفعہ ہذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔ (8 All. 293)

ضمانت کے لیے درخواست Bail --- Petition for : یہ امر کہ درخواست گزار خود ایک شخص متضرر تھا ضمانت منظور کیے جانے کے لیے کافی وجہ نہیں تھی۔ وہ موقع پر گرفتار کیا گیا تھا۔ متضرر درخواست گزار کی طرف

سے کوئی خلاف بیان نہیں دیا گیا تھا۔۔ وہ وقوع کی جگہ پر اسلحہ کے ساتھ اپنی موجودگی کی وضاحت کی بھی نہیں کرسکا تھا۔ ضمانت کے لیے درخواست خارج کردی گئی تھی [KLR 1995 Shariat Cases 112] -

سرکاری ملازم کو باز رکھنے کے لیے : "باز رکھنا" اور "روکرنا" ہم معنی اصطلاحیں نہیں ہیں۔ اول تو رکاوٹ کے معنی صرف جسمانی طاقت سے باز رکھنے کے نہ ہیں بلکہ دیگر طریقوں سے بھی روکنا اس میں شامل ہے۔ دوسرے یہ کہ امتیاز ملزم کی طرف سے مداخلت کے مرحلہ سے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ (AIR 1955 Mad. 936)

جب ایک شخص کسی دیگر شخص کی گرفتاری میں مزاحمت کرتا ہے جو کسی قابل دست اندازی جرم کا ملزم ہے۔ (AIR 1935 All. 516) یا ایسے لینڈ کسٹم آفیسر کو دھکا دے کر تلاشی لینے میں مزاحم ہوتا ہے جسے سائل کی تلاشی لینے کا حسب ضابطہ اختیار تھا، تو وہ دفعہ P.P.C 353 کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔ (AIR 1939 All. 156)

جب کسی شخص کو جائز وارنٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہو تو جو شخص اسے چھڑائے گا وہ دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔ (AIR 1939 All. 156)

یہ موقف کہ سائیل ایک معذور شخص تھا جو چل پھر بھی نہیں سکتا تھا اور یہ کہ اس کے خلاف رپورٹ ابتدائی میں لگائے گئے الزامات جھوٹے تھے حقائق کا ایک تنازعہ تھا جسے ہائی کورٹ اس وقت تک حل نہ کرسکتی تھی جب تک کہ وہ شہادت قلمبند نہ کرتی اور اس امر کا تعین ایک آئینی درخواست میں نہیں کیا جاسکتا کہ رپورٹ ابتدائی میں بیان کئے گئے حقائق غلط تھے یا درست تھے۔ (PLD 1997 Lah. 385)

ملزم نے رپورٹ ابتدائی کو بذریعہ آئینی درخواست زیر دفعہ 199، تعزیرات پاکستان چیلنج کیا۔ ملزم کو ستم رسیدہ شخص قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس کے پاس متبادل چارہ جوئیاں تھیں جن کی بناء پر وہ رپورٹ ابتدائی کو جھوٹا ثابت کرسکتا تھا۔ ملزم کو دستیاب چارہ جوئیوں کی وضاحت کی گئی۔ (PLD 1997 Lah. 385)

ملزمان نے فائرنگ کا ارتکاب کیا اور اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ انہوں نے خود کو بچانے کے لیے فائرنگ کا ارتکاب کیا پھر بھی انہوں نے پولیس کو اپنے فرض کی بجاآوری سے روکے رکھا۔ ملزمان کو دی گئی سزائے قید بحال رکھی گئی۔
(1994 PCr. LJ 92)

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal : مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 247، کوڈ کے باب XX میں ہے اور مجسٹریٹوں کی طرف سے سماعت مقدمات سے متعلق ہے اور یہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے باب XXII-A میں شامل نہیں کی جاسکتی تھی جس کا تعلق ہائی کورٹوں اور سیشن کورٹوں کے روبرو مقدمات کی سماعت سے ہے۔ سیشن کورٹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 265-K کے تحت ملزمان کی درخواست کو مسترد کرنے کے بعد استغاثہ کو مسترد کرتے ہوئے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 247 کے تحت انہیں چھوڑنے کا مجاز نہیں تھا جس کا اندراج بطریق قانونی کیا گیا تھا۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 389 کے تحت جرم کے قابل ضمانت نہ ہونے کی بناء پر دفعہ 247 مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دوسری شرط (Proviso) کے پیش نظر استغاثہ کو مستغیث کی عدم موجودگی کی بناء پر مسترد نہیں کیا جاسکتا تھا اس وقت بھی اگر معاملہ مجسٹریٹ کی فائل پر زیر غور ہوتا۔ چونکہ مقدمات سیشن میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 247 کی شرائط کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا تھا، چنانچہ استغاثہ کو مسترد کرنے اور ملزم کو بری کرنے پر مشتمل ابتدائی عدالت کا زیر اعتراض حکم منسوخ کردیا گیا تھا اور مقدمہ کو اسی مرحلے سے نمٹانے کے لیے جب مذکورہ حکم صادر کیا گیا تھا، قانون کے مطابق مزید کارروائی کے لیے واپس کردیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 1909] -

شہادت : ثابت کریں :

1- جس شخص پر حملہ وغیرہ کیا گیا کیا وہ سرکاری ملازم ہے۔

2- ملزم نے ایسے شخص پر حملہ کیا یا جبر مجرمانہ کا استعمال کیا۔

3- جب ملزم نے اس پر حملہ وغیرہ کیا وہ بطور ایسے سرکاری ملازم کے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کر رہا تھا' یا ایسے حملہ وغیرہ کا ارتکاب اس سرکاری ملازم کو بطور سرکاری ملازم کے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے روکنے یا باز رکھنے کے لیے کیا گیا۔ یا

ایسا حملہ ایسے سرکاری ملازم کے اپنے فرض کی جائز بجاآوری میں کچھ کرنے یا کرنے کے اقدام کے نتیجہ میں کیا گیا۔

ایک مقدمہ میں ایک ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی گئی کہ اس نے سرکاری ملازم پر حملہ کیا تھا۔ اپیل پر پایا گیا کہ جس شخص پر حملہ ہوا وہ سرکاری ملازم نہ تھا تو عدالت نے۔قرار دیا کہ اگر اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت کو معلوم ہو جائے کہ وہ سرکاری ملازم نہ تھا تو سزایابی کو دفعہ P.P.C 352 کے تحت تبدیل کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔

(PLD 1967 Lah. 923)

ضابطہ : قابل دست اندازی' وارنٹ قابل ضمانت' ناقابل راضی نامہ' قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 354- عورت کی عفت کی بے حرمتی کرنے کے لیے حملہ یا جبر مجرمانہ

Assault or criminal force to woman with intent to outrage her modesty

جو کوئی یہ نیت کرکے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس کے ذریعہ عورت کی عفت کی بے حرمتی کرے' کسی عورت پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے' یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد کسی عورت کی بے حرمتی کرنے کے لیے اس پر حملہ کرنا یا جبر مجرمانہ کرنا قابل سزا جرم قرار دینا ہے۔ کسی عورت پر ناشائستہ حملہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہے۔ (PLD 1960 Dacca 880)۔ زنا بالجبر دفعہ 376 اور حدود آرڈیننس کے تحت قابل سزا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم کی نوعیت دفعہ 376 کے تحت جرم سے کم سنگین ہے۔ جو حملے زنا بالجبر کرنے کی نیت سے کیے گئے ہوں وہ دفعہ ہذا کے تحت نہیں آتے۔ کسی شوہر کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ اسے اپنی بیوی کی عفت کی بے حرمتی کی۔

عورت : عورت کی دفعہ 10 میں تعریف کی گئی ہے کہ "کسی عمر کی مونث نوع انسان" ملزم ایک چھ سالہ لڑکی کو اپنے کمرے میں لے گیا۔ اور اسے لٹا کر خود اس کے اوپر لیٹ گیا۔ لڑکی چلا کر بھاگ گئی۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو اس فعل پر دفعہ P.P.C 252 کے تحت اس پر سزا دی کہ عصمت رکھنے کے لحاظ سے وہ بہت کم عمر تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ اگرچہ لڑکی کمسن تھی۔ مگر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 10 کے تحت وہ عورت ہی تصور ہوگی۔ لہٰذا دفعہ 354' کا ہی اطلاق ہوتا تھا۔ (13 Cr. LJ 858)

عصمت کی نسبت ہر قوم اور ملک میں مختلف معیار ہے۔ اگر کوئی نامحرم شخص کسی مسلمان یا ہندو عورت کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دے تو اسے فحش حرکت سمجھا جائے گا جبکہ یہی فعل مغربی ممالک میں معیوب نہیں سمجھا جائے گا۔ دفعہ ہذا کا اہم جزو وہ نیت یا علم ہے کہ عورت کی عفت کی بے حرمتی ہوگی۔ اگر کسی عورت کی سرے سے کوئی عصمت ہی نہ ہو یا اس کی

عصمت کو تسلیم ہی نہ کیا جاتا ہو تو ایسی صورت میں ملزم کو سزاوار نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ (37 Cr. LJ 892)۔ ایک مقدمہ میں ملزم نے لڑکی کے سارے کپڑے اتار دیے، اسے زمین پر لٹا دیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔ ملزم نے نہ تو کوئی حرکت کی اور نہ ہی منہ سے کوئی الفاظ ادا کیے۔ عدالت نے قرار دیا کہ دفعہ 354 P.P.C کا اطلاق درست تھا۔ (13 Cr. LJ 469)

ستم رسیدہ خاتون کو جب عدالت میں شہادت کے لیے پیش کیا گیا تو اس نے وقوعہ کے بارے میں اپنی شہادت میں اس قدر اضافہ کرلیا جس قدر اضافہ اس کے باپ نے اپنی شہادت میں کیا تھا۔ خاتون مذکور کو اس کا بیان زیر دفعہ 161، ضابطہ فوجداری دکھایا گیا جو اس رپورٹ کے عین مطابق تھا جو اس کے باپ نے ابتداء میں درج کرائی تھی اور اس میں شلوار کا نالا کھولنے اور ملزم کی طرف سے زنا بالجبر کی کوشش کا کوئی ذکر موجود نہ تھا۔ ماتحت عدالتوں نے اضافہ شدہ بیانات پر جو ستم رسیدہ خاتون اور دیگر گواہان نے تاخیر سے دیا تھا پر عملدرآمد کیا تھا اور اس طرح انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈالا تھا چنانچہ ملزمان کو دی گئی سزا زیر دفعہ 18/10(3) جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء کو منسوخ کردیا گیا اور انہیں دفعہ 354 تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی، اور سزا مذکور اس حد تک محدود کردی گئی جو وہ پہلے ہی گذار چکے تھے۔

(1997 SCMR 1500)

اپیل دائر کرنے کی اجازت اس نکتہ پر غور کرنے کے لیے دے دی گئی کہ جرم زیر دفعہ 18/10 (3) جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء صفحہ مسل پر ثابت ہوچکا تھا اور استغاثہ کی شہادت کو درست بھی تسلیم کرلیا جائے تو جرم زیر دفعہ 354، تعزیرات پاکستان کا ارتکاب واضح ہوتا ہے جس کے لیے کم سزا مقرر کی گئی ہے۔ (1997 SCMR 1500)

اس امر کا ثبوت کہ خاتون نے عفت کا شعور حاصل کرلیا ہے مقدمہ کو دفعہ 354، تعزیرات پاکستان کے تحت لانے کے لیے ضروری نہیں۔ ملزم کو خاتون کی عمر کا لحاظ کئے بغیر دفعہ 354 P.P.C، کی شرائط پوری ہونے پر سزا دی جاسکتی ہے۔

(1997 MLD 2522)

ملزمان کو دفعات 354، اور 506، تعزیرات پاکستان کے لیے قصوروار گردانا گیا تھا اور پولیس نے ان کا چالان عدالت میں پیش کردیا تھا چونکہ یہ قابل ضمانت جرائم تھے اس لئے ملزمان کی ضمانت ہوچکی تھی۔ ملزمان نے مبینہ طور پر مستغیثہ کے گھر میں آدھی رات کو داخل ہو کر اسے اغواء کرنے کی غرض سے چاقو سے دھمکی دی، اس کے بالوں کی چوٹی کاٹ لی اس لئے بادی النظر میں ملزمان نے جرم زیر دفعات 506/457، و دفعات (V) 337 / 354، تعزیرات پاکستان کیا تھا جس کے بارے میں پولیس کو ہدایت کی گئی کہ وہ مندرجہ بالا دفعات کے سلسلے میں ان کا چالان عدالت میں پیش کرے اور چونکہ جرائم زیر دفعہ 457 اور 506، تعزیرات پاکستان قابل ضمانت نہ تھے اس لئے انہیں پولیس کی حراست میں دے دیا گیا تاکہ انہیں حوالات جوڈیشل میں بند کردیا جائے۔ (1997 PCr. LJ 131)

مستغیثہ ملزم کو جھوٹے مقدمے میں ملوث کرنے کے لیے انتہائی رنج اور بغض واضح وجہ تحریک کا حامل تھا۔ گاؤں کا کوئی بھی غیرجانبدار شخص پیش نہ کیا گیا اگرچہ مبینہ طور پر بہت سے لوگوں نے اسے نیم عریاں حالت میں چوک میں دیکھا تھا۔ مستغیثہ نے وقوعہ کے اڑھائی ماہ بعد اس کی رپورٹ درج کرائی تھی جو قابل یقین نہ تھی اور نہ ہی ایسا ممکنات میں سے تھا۔ مستغیثہ نے جو الزامات لگائے تھے ان میں سچائی نہ تھی۔ ملزمان کو ان حالات میں بری کردیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 1164)

وقوعہ مورخہ 1994-11-2 کو پیش آیا تھا جب کہ ابتدائی رپورٹ مورخہ 1994-11-10 کو درج کرائی گئی تھی، تاہم رپورٹ درج کرانے میں تاخیر کی وضاحت کردی گئی تھی۔ محض تاخیر جس کی وضاحت کی گئی ہو مقدمہ کے لیے خطرناک قرار نہیں دی جاسکتی لیکن ایسے حالات میں متعلقہ فریقین کے پیش نظر خاندانی وقار ہوتا ہے اور وہ فوری طور پر رپورٹ

درج کرانے سے اجتناب برتتے ہیں۔ (PLJ 1997 FSC 123)

مستغیثہ کے بیان کی تائید طبی رپورٹ سے ہوئی تھی۔ مستغیثہ کو جو زخم اس وقت گرنے سے لگا تھا جب ملزم اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور وہ گر پڑی تھی۔ اس زخم کا مشاہدہ ڈاکٹر نے کیا تھا جس کے بیان کے مطابق زخم مذکور ایک مقفنہ پرانا تھا۔ میڈیکل افسر پر اس طرح کی جرح نہ کی گئی تھی کہ زخم مذکور خودساختہ تھا۔ مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کرنے کی کوئی وجہ تحریک موجود نہ تھی۔ علاوہ ازیں مستغیثہ کے بیان کی تائید سے عدالتوں نے درست نتیجہ اخذ کیا تھا کہ ملزم نے بلاشک و شبہہ جرم زیر دفعہ 354، تعزیرات پاکستان کا ارتکاب کیا تھا۔ (PLJ 1997 FSC 123)

رپورٹ ابتدائی میں 8 دن کی تاخیر کی وضاحت کردی گئی تھی۔ مستغیثہ کی شہادت کی تائیدی طبی شہادت اور چشم دید گواہ کے بیان سے ہوگئی تھی۔ گواہ مذکور غیرجانبدار تھا۔ مستغیثہ ایک غیر شادی شدہ نوجوان خاتون تھی اور اس سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ اپنا کیریئر، ذاتی عزت وقار اور خاندانی ناموس کو غلط الزامات اور جھوٹی شہادت سے ضعف پہنچائے جب کہ اس بارے میں کوئی وجہ تحریک بھی نہ ہو۔ مستغیثہ نے اس طرح اپنا مقدمہ ملزم کے خلاف بلاشک و شبہ ثابت کردیا تھا۔ ملزمان کو دی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1998 PCr.LJ 486)

مستغیثہ تین لڑکیوں کی ماں تھی۔ نہ ہی مستغیثہ نہ ہی اسکے خاوند اور نہ ہی اس کے والد جن کی شہادت کو ملزم کو سزا ہوچکی تھی یہ چاہتے تھے کہ ملزم کو محض پھنسانے کے لیے اس قسم کی جھوٹی شہادت فراہم کریں۔ کیونکہ اس طرح کے اقدام سے ان کے خاندانی عزت و وقار کو دھچکا لگتا اور ان سے ان دختران کا مستقبل بھی تباہ ہوجاتا۔ مستغیثہ کے خلاف طاقت کا استعمال اور اس کے ساتھ ہوس کاری شہادت سے نمایاں تھی اور اس سے دفعہ 354 P.P.C کے لوازمات کی تشکیل ہوئی تھی۔ فیصلہ عدالت ماتحت میں مداخلت کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اپیل 57 دن تاخیر سے دائر کی گئی تھی اور اپیل کے ساتھ کوئی درخواست برائے معافی تاخیر نہ تھی اس بناء پر بھی اپیل قابل اخراج تھی۔ ملزم کو اپیل دائر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔
(1998 SCMR 1146)

مستغیثہ پر حملہ مجرمانہ کرکے اس کے ساتھ زنا بالجبر کرنے کی کوشش کی گئی، مقدمہ چونکہ تاخیر سے درج کرایا گیا تھا اس لئے مستغیثہ کی کہانی شک و شبہ پر مبنی باور کی گئی۔ قرار دیا گیا کہ جس طریقہ سے مبینہ وقوعہ انجام پذیر ہوا اور پولیس میں اس کی اطلاع دی گئی اس سے مقدمہ ناقابل یقین اور ناممکن باور کیا جاسکتا ہے اور اس ضمن میں ملزمان کو زیر دفعہ 354، تعزیرات پاکستان دی گئی سزا ناجائز کالعدم باور کی گئی۔ (NLR 1994 Cr.LJ 634)

مستغیثہ نے جس طرح وقوعہ کے بارے میں رپورٹ درج کرائی تھی اور شہادت دی تھی وہ نہ صرف حقائق پر مبنی اور درست قرار دیا گیا بلکہ صفائی کی شہادت سے بھی اس کی تصدیق ہوئی تھی۔ مستغیثہ کو گھسیٹ کر لے جانے اور اسکی شلوار کا ازار بند کھولنے کی کوشش کا فعل زنا بالجبر نہیں تھا لیکن وہ خاتون کی عفت پر دھاوا بولنے کے مترادف تھا اور دفعہ 354، تعزیرات پاکستان کے زمرے میں آتا تھا۔ ملزم کو زنا آرڈیننس کے تحت دی گئی سزا تبدیل کرکے دفعہ 354 P.P.C کے تحت کردی گئی اور سزا میں مناسب تخفیف کردی گئی۔ (1994 PCr.LJ 322)

ستم رسیدہ بچہ کا معائنہ نہ ہی ڈاکٹر نے کیا اور نہ ہی اسے عدالت میں پیش کیا گیا تاکہ اس کی عمر کا اندازہ لگا کر یہ تعین کیا جاسکے کہ آیا وہ شہادت دینے کا اہل تھا یا نہیں۔ ڈاکٹر نے ملزم کی عمر 73 سال تعین کی تھی۔ ملزم نے دوماہ کا عرصہ جیل میں مقدمہ کی سماعت کے دوران گذارا تھا۔ ملزم کو ایک سال دی گئی سزا کم کرکے اس حد تک کردی گئی جتنا عرصہ وہ جیل میں گذار چکا تھا۔ (1994 PCr.L.J 1390)

جس ملزم کو پولیس نے بے گناہ قرار دیا تھا اس سے نہ ہی کوئی تحریک جرم اور نہ ہی کوئی ضرب منسوب کی گئی تھی۔ دیگر ملزمان کو بھی شک کا فائدہ دے کر بری کردیا گیا۔ (1994 PCr. LJ 1812)

ایک مقدمہ کے مطابق ملزم نے عورت کا بازو پکڑا اور اسے اپنی طرف کھینچتا گیا۔ عورت کے شور کرنے پر ہمسایوں نے اسے چھڑایا۔ عدالت نے قرار دیا کہ عورت کو صرف اپنی طرف کھینچنے سے ملزم کا ارادہ پوری طرح واضح نہ ہوتا تھا، لہٰذا دفعہ 366 P.P.C کی بجائے دفعہ 354 P.P.C کا اطلاق ہوتا تھا۔ [(1928) 29 PLR 444; 29 Cr. LJ 479]

ملزم عورتوں کے ایسے ڈبہ میں سوار ہوگیا جہاں صرف ایک عورت سیٹ پر سو رہی تھی۔ عورت جاگ گئی اور ملزم نے اسے دھمکی دی کہ اگر بولی تو اسے مار دے گا۔ ملزم نے ابھی اپنی پتلون کا اوپر والا بٹن ہی کھولا تھا کہ عورت اس سے گتھم گتھا ہوگئی۔ ملزم نے اسے چھوڑ دیا اور عورت کا نام پتہ معلوم کیا۔ اصلیت معلوم ہونے پر ملزم نے معذرت کی کہ اس نے کسی اور عورت کے مغالطہ میں دست درازی کی تھی۔ عدالت نے قرار دیا کہ ملزم کے اس جرم پر دفعہ 376/511 کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ دفعہ 354 P.P.C کا اطلاق ہوتا تھا۔ (27 Cr. LJ 916)

فیڈرل شریعت کورٹ نے سزایابی کی سزا میں اتنی مدت کی تخفیف کردی جتنی مدت کے لیے وہ پہلے سزا کاٹ چکا تھا۔ سزا میں اضافہ کے لیے درخواست کو اس بنا پر نامنظور کردیا کہ سزایاب پہلے ہی چارماہ کے لیے قید کی سزا کاٹ چکا ہے۔ سزا کو کافی قرار دیا گیا [1995 Law Notes 1012]۔

ملزم آخری تین برسوں سے زیادہ مدت کے لیے مقدمہ اور سزا کی اذیت اور تکلیف برداشت کرنے کے علاوہ پہلے ہی تین ماہ کی اساسی قید کاٹ چکا تھا۔ ملزم نوجوان لڑکا تھا اور وہ نہ تو سابقہ سزایاب تھا اور نہ کوئی عادی مجرم۔ اندریں حالات ملزم کو دی گئی ایک سال کی قید بامشقت کی سزا میں اس مدت کی تخفیف کردی گئی تھی جو وہ پہلے بھگت چکا تھا۔
[1998 MLD 1706]

اس امر کی نیت اور علم ہونا چاہیے کہ عورت کی عفت کی بے حرمتی ہوگی۔ کسی عورت کی عفت کی بے حرمتی کی کہیں بھی تعریف نہیں کی گئی۔ اس لیے یہ ہر ملک اور ہر معاشرہ کے حالات اور نظریات کے مطابق مختلف ہوگی جس سے عورت کا تعلق ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1- جس پر حملہ وغیرہ کیا گیا وہ عورت تھی۔

2- ملزم نے اس پر حملہ کیا یا جبر مجرمانہ استعمال کیا۔

3- ملزم کی اس سے نیت اس کی عفت کی بے حرمتی کرنا تھی یا اسے اس احتمال کا علم تھا کہ وہ اس طرح اس کی عفت کی بے حرمتی کرے گا۔

الف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R : ملزم کے خلاف درج شدہ مقدمہ کو کالعدم کرنے کے لیے درخواست خالصتاً واقعاتی وجوہ پر کی گئی تھی۔ ایسے نزاع (Controversy) کا فیصلہ ریکارڈ پر موجود کسی شہادت کے بغیر غیرمعمولی آئینی اختیار سماعت میں حسب قاعدہ نہیں تھا۔ ہائی کورٹ کا کام پولیس کی تفتیش کی درستی یا بصورت دیگر کی نگرانی کرنا نہیں تھا اور ملزمان کو ابتدائی عدالت کے سامنے پیش ہو کر اور اپنا دفاع کرکے قانونی کارروائی کا سامنا کرنا تھا۔ آئین کے آرٹیکل 199 کی متبادل دادرسی کسی قانونی یا اختیاراتی اعتراض کی غیرموجودگی میں ملزم کو فراہم نہیں کی جاسکتی تھی۔ اندریں حالات آئینی درخواست کو خارج کردیا گیا تھا [1995 MLD 1455]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

☆[دفعہ 354-A۔ کسی عورت پر مجرمانہ حملہ یا جبر مجرمانہ کا ارتکاب اور اس کا لباس اتار کر ننگا کر دینا

Assault or use of criminal force to woman and stripping her of her clothes

کوئی شخص جو کسی عورت پر مجرمانہ حملہ کرے، یا جبر مجرمانہ کا ارتکاب کرے اور اس کا لباس اتار کر ننگا کردے اور اس حالت میں اسے لوگوں کی نظروں کے سامنے ظاہر کرے، اسے سزائے موت یا عمر قید دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔]

شرح

اطلاق : دفعہ 354-A تعزیرات پاکستان کا اطلاق صرف ان صورتوں میں ہوتا ہے جب خاتون کے کپڑے اتار دینے کے بعد اسے ننگا کرکے پبلک کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اس دفعہ کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہوتا جب اس کی قمیض کا تھوڑا سا حصہ پھٹا ہو۔ (1997 PCr. LJ 600)

دفعہ 355۔ سوائے شدید اشتعال طبع کے کسی شخص کو بے عزت کرنے کی نیت سے حملہ یا جبر مجرمانہ

Assault or criminal force with intent to dishonour person, otherwise than on grave provocation

جو کوئی کسی شخص پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے یہ نیت کرکے کہ اس کے ذریعہ اس شخص کی بے عزتی کرے۔ سوائے اس کے کہ اس شخص کی طرف سے کوئی سخت اور ناگہانی اشتعال طبع دیا گیا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں کسی شخص پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے جبکہ ایسا حملہ یا جبر مجرمانہ بلا کسی اشتعال طبع کے عمل میں لایا گیا ہو۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 356۔ اس مال کے سرقہ کے ارتکاب کے اقدام کے لیے یا جبر مجرمانہ کرنا جو کوئی شخص لیے جارہا ہو

Assault or criminal force in attempt to commit theft of property carried by a person

جو کوئی کسی شخص پر کسی ایسے مال کے سرقے کا ارتکاب کرنے کے اقدام میں حملہ یا جبر مجرمانہ کرے جس کو وہ شخص اس وقت پہنے یا لیے ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

☆ دفعہ 354-A کا بروئے مجموعہ ضابطہ فوجداری (ترمیمی) آرڈیننس XXIV آف 1984 سے اضافہ ہوا۔

شرح

مقصد : جب کوئی شخص کوئی مال لیے ہوئی جارہا ہو یا اس نے پہن رکھا ہو (جیسے زیور، ہیرے جواہرات وغیرہ) اور کوئی شخص اس مال کا سرقہ کرنے کے اقدام میں اس شخص پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو ایسا شخص دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہو گا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 357۔ کسی شخص پر حبس بے جا کے اقدام پر حملہ یا جبر مجرمانہ

Assault or criminal force in attempting wrongfully to confine person

جو کوئی کسی شخص کو حبس بے جا میں رکھنے کے اقدام میں اس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[تین ہزار روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے شخص کو سزایاب کرنا ہے جو کسی اور شخص کو حبس بے جا میں رکھنے کا اقدام کرنے میں اس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرتا ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 358۔ اشتعال طبع پر حملہ یا جبر مجرمانہ

Assault or criminal force on grave provocation

جو کوئی کسی شخص پر اس کی طرف سے دی گئی سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے سبب سے حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[چھ سو روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

وضاحت Explanation : آخری دفعہ اسی وضاحت کے تابع ہے جیسے کہ دفعہ 352 ہے۔

شرح

مقصد : جب کسی شخص کو دوسرا شخص شدید اور ناگہانی اشتعال طبع دلائے اور اس اشتعال طبع کے تحت وہ شخص اس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرے تو ایسی صورت میں اسے کم سزا دی جائے گی۔ کیونکہ اس کا فعل اشتعال میں آجانے کی وجہ سے سرزد ہوا اور جس شخص پر فعل کا ارتکاب کیا گیا اسی نے اشتعال طبع دلائی۔

وضاحت : دفعہ ہذا کے تحت وضاحت کے الفاظ اچھی طرح استعمال نہیں کیے گئے۔ اور اس میں الفاظ "آخری دفعہ" غلط ہیں۔ اس وضاحت کا لب لباب یہ ہے کہ دفعہ ہذا اسی وضاحت کے تابع ہے جو دفعہ 352 میں دی گئی ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

انسان کو لے بھاگنے اور بھگا لے جانے اور غلام بنانے اور محنت بجبر لینے کے بیان میں
Of kidnapping, abduction, slavery and forced labour

دفعہ 359- لے بھاگنے کی تعریف Kidnapping : انسان کو لے بھاگنا، دو قسم کا ہے۔ پاکستان میں انسان کو لے بھاگنا اور جائز ولایت سے انسان کو لے بھاگنا۔

شرح

لے بھاگنے (اسے اغوا بھی کہتے ہیں) کے جرم کو دو اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ لیکن ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں دونوں اقسام ایک دوسرے میں خلط ملط ہوجاتی ہیں۔ مثال کے طور پر کسی نابالغ کو پاکستان سے اغوا بھی کیا جاسکتا ہے اور اس کی جائز ولایت سے بھی۔

اغوا اور اغوا بالجبر (بھگا لے جانا) میں حبس بے جا یا کسی اغوا شدہ شخص کو قید میں رکھنے کا جرم شامل نہیں ہے۔

دفعہ 360- پاکستان سے لے بھاگنا Kidnapping from Pakistan, etc. : جو کوئی کسی شخص کو اس شخص کی یا کسی اور شخص کی رضامندی کے بغیر جو اس شخص کی جانب سے رضامندی ظاہر کرنے کا قانوناً مجاز ہے، پاکستان کی حدود سے باہر لے جائے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور اس شخص کو پاکستان سے لے بھاگا۔

شرح

وسعت : اغوا یعنی لے بھاگنے کا جرم کبھی حملہ کرکے کیا جاتا ہے اور کبھی اس میں مزاحمت شامل ہوتی ہے مگر ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر ایک مزدور کو یہ جھوٹی یقین دہانیاں دے کر جہاز پر سوار کیا جاتا ہے کہ اسے ایسے ملک لے جائیں گے جہاں اسے بہت اچھی مزدوری ملے گی جبکہ جہاز کے کیپٹن کا ارادہ اسے بطور غلام کے فروخت کرنا ہو، اس صورت میں نہ تو ابھی مزدور پر حملہ کیا گیا ہے نہ مزاحمت کی گئی ہے اگرچہ اسے اغوا کرلیا گیا ہے۔

ملزم نے کچھ عورتوں کو یہ کہہ کر ملک چھوڑنے کی ترغیب دی کہ وہ سیلون جاکر ان کو اپنے بیٹوں سے بیاہ دے گا۔ سیلون میں اس نے ان عورتوں کو چائے کے باغ میں قلیوں کے طور پر استعمال کیا۔

عدالت نے قرار دیا کہ عورتوں کو وہاں ان کی مرضی کے بغیر لے جایا گیا تھا اور ملزم دفعہ 363 P.P.C کے تحت قصوروار تھا۔ [11 Cr. LJ 368 (Mad.)]

دفعہ 361- جائز ولایت سے لے بھاگنا

Kidnapping from lawful guardianship

جو کوئی کسی نابالغ کو جو اگر مرد ہو تو چودہ سال سے کم عمر کا ہو اور عورت ہو تو سولہ برس سے کم عمر ہو، یا کسی فاترالعقل شخص کو ایسے نابالغ یا فاترالعقل شخص کے قانونی ولی کی حفاظت سے، ایسے ولی کی مرضی کے بغیر لے جائے یا ترغیب دے تو اس کا ایسے نابالغ یا شخص کا جائز ولایات سے لے بھاگنا کہا جائے گا۔

وضاحت Explanation : دفعہ ہذا میں "ولی جائز" کے الفاظ میں ایسا ہر وہ شخص شامل ہے جس کو ایسے نابالغ یا دوسرے شخص کی خبرگیری یا حفاظت جائز طور پر سپرد ہو۔

استثناء Exception : دفعہ ہذا کسی ایسے شخص کے فعل پر وسعت پذیر نہیں ہے جو نیک نیتی سے خود کو کسی غیر صحیح النسب بچے کا باپ باور کرتا ہو یا جو نیک نیتی سے خود کو اس بچے کی جائز تحویل کا مستحق باور کرتا ہو۔ سوائے اس کے کہ فعل کا ارتکاب کسی غیر اخلاقی یا ناجائز غرض سے کیا گیا ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایک تو کم عمر بچوں کو غیر مناسب اغراض کے لیے اغوا ہونے یا پھسلائے جانے سے بچانا ہے اور دوسرے والدین اور ولیوں کے ان حقوق کا تحفظ ہے جو ان کو نابالغوں یا فاترالعقل اشخاص کی نگرانی یا تحویل کی نسبت حاصل ہے۔

اغوا (لے بھاگنا) : اغوا چاہے جس مقصد سے کیا جائے جرم ہوگا۔ اغوا حملہ کرنے یا مزاحمت بے جا یا حبس بے جا کرنے کے بغیر کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بچہ جسے اس کے ولی سے بہلا پھسلا کر لے جایا جاتا ہے جو جلد ہی اپنا گھر بھول جاتا ہے اور جو اغوا کنندہ کے پاس رہنے پر راضی ہو جاتا ہے کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس پر حملہ کیا گیا یا اس کی مزاحمت کی گئی۔ جرم ہذا نابالغ کے خلاف بھی کیا جا سکتا ہے اور فاترالعقل شخص کے خلاف بھی۔ کسی بالغ شخص کا اغوا یہ جرم نہیں ہوگا۔

دفعہ کا اطلاق : اگر عورت کی عمر 16 سال سے کم ثابت نہ کی جائے تو اغوا کا جرم ثابت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (PLD 1959 Dacca 750)۔ محض ڈاکٹری شہادت جبکہ اس کی تائید دوسری شہادت سے نہ کی گئی ہو، بے وقعت ہوگی (PLD 1968 Lah. 97) جبکہ ڈاکٹری شہادت باپ کی شہادت سے مختلف تھی تو باپ کی شہادت کو ترجیح دی گئی اور سزایابی منسوخ کردی گئی۔ (PLD 1961 Kar. 679)

پٹسما کا تصدیق نامہ لڑکی کی عمر ثابت کرنے کے لیے قابل ادخال شہادت ہے۔ (PLD 1965 kar..299)

جبکہ مجسٹریٹ نے عمر کے متعلق لڑکی کے بیان پر انحصار کیا تو اسے غیر محفوظ قرار دے کر مقدمہ ریمانڈ کردیا گیا۔ (PLD 1963 Kar. 873 نیز PLD 1964 Dacca) بھی ملاحظہ کریں۔

لے جائے یا ترغیب دے : لے جانے کا عمل ضروری نہیں کہ جبریا طاقت سے کیا گیا ہو چاہے ایسا جبر حقیقی ہو یا تعبیری اور لڑکی کی مرضی بھی کسی اہمیت کی حامل نہیں ہوگی۔ [(1953) Cr. LJ 1913]

یہ ضروری ہے کہ بچے کو والدین کی تحویل سے نکال لیا گیا ہو "لے جانا" سے یہ مراد ہے کہ لے جائے یا لے جانے کا باعث ہوا ہو، راہبری کی گئی ہو یا تحویل میں لے لینا۔ (AIR 1957 Kar. 591)

بہلانا پھسلانا، استعمال جبر یا فریب جرم کی تشکیل کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ نابالغ کا ذہنی رجحان بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ "لے جانے" کا فعل لازمی طور پر اس نیت سے ہونا چاہیے کہ نابالغ کو اس کے ولی (گارڈین) کی تحویل سے اس ولی کی رضامندی کے بغیر نکال لیا گیا ہو۔ (PLD 1963 Kar. 873)

دفعہ 361 میں لفظ "حفاظت سے" کے معنی لفظ "قبضہ" سے زیادہ وسیع ہیں۔ نابالغ کے والدین کے گھر کو محض چھوڑ دینے سے گارڈین کی قانونی حفاظت ختم نہیں ہوجاتی۔ (PLD 1963 Kar. 873)

لے جانے کے معاملے میں نابالغ کے ذہنی رجحان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جو شخص نابالغ لڑکی کو اس کے والدین کی تحویل سے نکال کر لے جاتا ہے، اگرچہ وہ ایسا نابالغ کی ہی درخواست پر کرے، اور اس پر ناجائز جماع کرتا ہے تو وہ دفعہ 366 P.P.C کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔ (PLD 1962 Kar. 886)

قانون شریعت مسلمانان کی مختلف شرائط، مجموعہ ضابطہ فوجداری بالخصوص اس کی دفعہ 491 اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 361 و 363 کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ماں اپنے سات سال سے کم عمر کے بیٹے کی "حفاظت" کی حقدار ہے، اس کی غیر موجودگی میں قانون شخصی مسلمانان کے تحت ماں کے رشتہ دار نابالغ کی تحویل کے حقدار ہیں۔
[PLD 1997 SC 852 (c)]

لے جانے کا ثبوت لازمی طور پر موجود ہونا چاہیے۔ کسی شخص پر یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ اس نابالغ لڑکی کو اس کے والد کی تحویل میں دے، جو اس کی طرف سے کسی بہلاوے پھسلاوے کے بغیر اپنا گھر چھوڑ کر اس کے پاس آگئی ہو۔ یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ ملزم نے ترغیب دہی سے یا بصورت دیگر کوئی عملی قدم اٹھائے تاکہ لڑکی اپنا گھر چھوڑے۔
[(1958) Cr. LJ 637]

ورغلانا یا بہلانا پھسلانا کسی ایک طریقہ ترغیب پر محدود ہونا ضروری نہیں ہے۔ کوئی بھی امر جو نابالغ کی تحریص کر سکے کافی ہوگا، ضروری نہیں کہ یہ ہمیشہ ہی مٹھائی یا رقم ہو، یہ جماع کی پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ جب والدین نابالغ کو واپس گھر آنے کو کہیں تو نابالغ کی کی مرضی یا ذہنی رجحان غیر متعلقہ امر ہوگا۔ [(1954) M.W.N 389]

جرم کے لیے اغوا کی مدت بھی غیر متعلقہ ہوتی ہے: جب کسی نابالغ کو اس کے ولی کی تحویل سے لے جایا جاتا ہے تو اغوا (لے بھاگنے) کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔ یہ تصور نہیں کیا جائے گا کہ جب تک نابالغ والدین کی تحویل سے محروم ہے جرم جاری رہے گا۔ اگر اغوا کے جرم کو جاری تصور کر لیا جاتا تو اس امر کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا کہ ایسا جاری جرم کب مکمل یا اختتام پذیر ہوا۔ سوائے اس کے کہ نابالغ کو ولی کو واپس لوٹا دیا جائے۔ لے جانے کے بعد کی صورت حال کو روکے رکھنا یا باز رکھنا تو کہہ سکتے ہیں مگر اس کو مسلسل طور پر لے جانا ہی قرار دینا درست نہیں ہے۔

ایک مقدمہ میں ایک لڑکے کو جو بازار میں پھر رہا تھا ملزمان بدفعلی کے لیے پہلے ایک پارک میں لے گئے پھر اسی شہر میں دوسرے پارک میں لے گئے بالآخر اسے بس سٹاپ پر لے گئے اور بس میں بٹھا کر دوسرے شہر میں لے گئے۔ عدالت نے قرار دیا کہ شہر میں چلنے پھرنے سے نابالغ کے والدین یا ولی کی حفاظت یا تحویل میں کوئی فرق نہ پڑا اور وہ ختم نہ ہوئی البتہ بس سٹاپ پر لے جانے سے تحویل ختم ہوگئی اور وہ لے بھاگنا مکمل ہوگا۔ (PLD 1967 SC 363)

ایک مقدمہ میں ایک شخص نے لڑکی کو پھسلایا اور پھر اسے چکمہ دے کر گھر سے باہر سڑک پر بلایا۔ سڑک پر ایک کار ل مسمی م بیٹھا ہوا تھا جو لڑکی کو کار میں ڈرائیو کر کے لے گیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ جرم کی تکمیل اسی وقت ہوگئی تھی ب وہ لڑکی کو کار میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ [(1927) 6 Pat. 471]

جونہی کسی نابالغ کو گارڈین کی تحویل سے لے جایا جاتا ہے جرم کی تکمیل ہو جاتی ہے اس کے بعد اعانت جرم کا کوئی وال اس مفروضہ پر نہیں اٹھایا جا سکتا کہ یہ جرم جاریہ ہے تاہم اگر لے بھاگنے سے قبل اس کے ارتکاب کی سازش کی گئی تو اعانت کا جرم بن جائے گا۔ [(1903) 26 All. 197]

ولی کی تحویل سے یہ مراد نہیں ہے کہ نابالغ کو اس نے قابو کیا ہوا ہے یا پکڑ رکھا ہے یا روک رکھا ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ ایسا نابالغ اپنے ولی کی پرورش، تربیت اور نگرانی میں ہے۔ اگر کسی ماں کا بچہ اس کی رضامندی سے کسی اور کی نگرانی، تحویل یا قبضہ میں رہے تو اس سے ماں کی گارڈین شپ ختم نہ ہو جائے گی۔

اسلامی قانون میں جنسی پختگی آجانے پر کوئی نابالغ لڑکی بالغ ہو جاتی ہے مگر دفعہ ہذا کے تحت بلوغت کا فیصلہ قانون بلوغت کی دفعہ 3 کے تحت کیا جاتا ہے۔ عمر کے ثبوت میں سکول کا سرٹیفکیٹ، پیدائش کا رجسٹر، ریڈیالوجسٹ کی طرف سے

ہڈیوں کا ملاحظہ اور رپورٹ پیش کی جانی چاہیے۔ [PLD 1963 Dacca 470; PLD 1961 Kar. 679]

یہ ضروری ہے کہ نابالغ کو گارڈین کی مرضی کے بغیر پھسلایا گیا ہو۔ نابالغ کی مرضی یا اس کا رویہ غیر متعلقہ ہوگا۔ (PLD 1963 Kar. 130, 873)۔ اگر دھوکہ سے والدین کی مرضی حاصل کی گئی ہو تو دھوکا مرضی کو باطل کردے گا۔

جائز ولی: دفعہ ہذا میں جو تشریح دی گئی ہے اس کا مقصد اس تحفظ کو جو والدین کو حاصل ہے۔ دوسرے ایسے اشخاص کو تفویض کرنا ہے جو نابالغ کی دیکھ بھال یا کفالت پر مامور ہوجائیں۔ اگر کوئی والد اپنے بچے کو کسی ملازم یا دوست کی تحویل یا کفالت میں دے تو اس محدود مقصد اور وقت کے لیے وہ اپنی جائز ولایت سے محروم نہیں ہوجاتا۔ نہ ہی فوجداری قانون کے مطابق اس کا قبضہ ختم ہوجاتا ہے۔ لفظ "جائز" سے ضروری طور پر یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ وہ شخص جسے کسی نابالغ کی دیکھ بھال یا اخراجات کا بوجھ سونپا گیا ہے وہ قانون کے تحت ویسی دیکھ بھال کرنے کا پابند ہے۔ جائز گارڈین کا عام فہم مفہوم ہی لینا چاہیے اور اس کا قانونی گارڈین سے امتیاز ملحوظ رکھنا چاہیے کیونکہ کوئی شخص قانونی گارڈین ہوئے بغیر بھی جائز گارڈین (ولی) ہوسکتا ہے۔ [(1942) Nag. 34]۔ جائز سے یہ معنی مراد لیے جاسکتے ہیں کہ نابالغ کی دیکھ بھال نگہداشت کا آغاز درست اور جائز سرچشمہ سے پیدا ہو اور نابالغ کی تحویل اور کفالت ہر پہلو سے مستحسن اور مناسب ہو یعنی وہ لاقانونیت میں ملوث نہ ہو۔

اسلامی قانون: اگر باپ اپنے سات سے کم عمر کے بیٹے کو بلوغت سے چھوٹی بیٹی کو یا ایسے بچے کو جو صحیح النسب نہ ہو ماں کی تحویل سے لے جائے تو کہا جائے گا کہ وہ اپنی اولاد کو اغواء کرکے لے گیا، کیونکہ شریعت ایسے بچوں کی ولی ماں کو تسلیم کرتی ہے۔ مگر بہتر رائے یہی قرار دی گئی ہے کہ باپ اپنے بچوں کو لے بھاگنے کا ملزم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (PLD 1968 Lah. 97)۔ سنی لاء کے مطابق 15 سال کی عمر تک کی بیٹی کی ماں ہی ولی مانی جاتی ہے۔ ماں کے بعد باپ کا حق ہوتا ہے اور پھر ایسے رشتہ داروں کا جن سے لڑکی کا نکاح ممنوع ہو۔

اسلامی قانون، ضابطہ فوجداری کی بعض دفعات اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 361، 363 اس امر کا اشارہ دیتے ہیں کہ 7 برس سے کم عمر کے لڑکے کی حفاظت کی حقدار اس کی ماں ہوتی ہے اور ماں کی عدم موجودگی کی صورت میں اس کی حفاظت اس کے رشتہ داروں کے پاس ہوتی ہے۔ (PLD 1997 SC 852)

عمر: ایک مقدمہ میں ایک 15 سالہ لڑکی کو ملزم اس کے والد کے گھر سے لے بھاگا تھا۔ پولیس نے لڑکی برآمد کرلی۔ لڑکی نے مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیا کہ وہ اپنے والدین کے پاس رہنا چاہتی ہے۔ ملزم کا موقف یہ تھا کہ لڑکی اس کی منکوحہ بیوی ہے۔ ملزم نے دفعہ 491، ضابطہ فوجداری کے تحت درخواست دی۔ لڑکی نے ہائی کورٹ میں بیان دیا کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ لڑکی جہاں چاہے جاسکتی ہے۔ اس کے بعد ملزم نے 561-A، ضابطہ فوجداری کے تحت دفعہ 363، کی کارروائی ختم کروانے کی درخواست دے دی، عدالت نے قرار دیا کہ شریعت کے مطابق 15 سالہ لڑکی شادی کرسکتی ہے مگر قانون امتناع ازدواج اطفال کے تحت 16 سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا جرم ہے۔ اگرچہ ایسی شادی باطل یا فاسد نہیں ہوجاتی مگر 363 کے فوجداری جرم میں مغویہ کی مرضی بے معنی ہوتی ہے۔ اگر مغویہ کے بیان پر انحصار کیا جائے تو لوگوں کو 15 سال کی لڑکی کو لے بھاگنے کی عام اجازت ہوجائے گی۔ دیوانی مقدمہ یا متفرق کارروائیوں میں کسی لڑکی کے بیان کی قدروقیمت کو دفعات 363، 366 کے تحت کارروائی میں مساوی وزن نہیں دیا جاسکتا اور ایسی کارروائی پر دفعہ 561-A کے تحت اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ ملزم کو دفعات 363, 366 P.P.C اور کے تحت پیدا ہونے والے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ (PLD 1972 Lah. 121; PLD 1970 SC 323)

اگر یہ امر قطعی طور پر ثابت نہ ہوسکے کہ لڑکی کی عمر 16 سال سے کم یا لڑکے کی عمر 14 سال سے کم تھی تو ملزم کو بری کردیا جائے گا۔ عمر کی نسبت فقط ڈاکٹری رائے جبکہ آزاد تائیدی شہادت موجود نہ ہو، سزایابی کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ جب ڈاکٹر کی رائے اور باپ کے بیان مختلف پائے گئے تو ملزم کو بری کردیا گیا۔ (PLD 1950 BJ 94; PLD 1950 Dacca 23)

دفعہ 362۔ بھگا لے جانا Abduction : جو کوئی کسی شخص کو کسی جگہ سے جانے کے لیے جبر سے مجبور کرے یا فریبانہ وسیلوں سے تحریک کرے تو اس کا اس شخص کو بھگا لے جانا کہا جائے گا۔

شرح

جرم کے اجزا: دفعہ ہذا میں اغوا کے ساتھ جبر کو اور دھوکہ کو شامل کیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم کے ضروری اجزاء حسب ذیل ہیں:

(a) جبر کرکے مجبور کرنا یا دھوکہ دے کر ترغیب دینا اور اس طرح پھنسا لینا۔

(b) ایسے جبر، تحریک یا ترغیب کا مقصد کسی شخص کو کسی جگہ سے لے جانا ہو۔

جس صورت میں اغوا کردہ شخص پر جبر یا دھوکہ نہ کیا گیا ہو تو سزایابی بحال نہیں رکھی جا سکتی۔

[(1959) Cr. LJ 852] یہ ضروری ہے کہ حقیقی جبر کیا گیا ہو نہ کہ محض جبر کی نمائش یا دھمکی دی گئی ہو۔

[(1950) 51 Cr. LJ 29]

دفعہ 362 P.P.C کے تحت یہ امر کوئی وقعت نہیں رکھتا کہ رضامندی موجود یا مفقود تھی۔

[(1952) Cr. LJ 1387]

اغوا بذاتہٖ کوئی جرم نہیں ہے اور صرف اس صورت میں جرم بنتا ہے جب یہ کسی خاص ارادہ سے عمل میں لایا جائے۔ (AIR 1934 Lah. 227)۔ لہٰذا جب شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ ملزم نے لڑکی کو اپنے گھر سے دیگر جگہوں پر جانے کے لیے مجبور نہیں کیا تھا بلکہ لڑکی اپنی رضا و رغبت سے ملزم کے ساتھ گئی اور یہ کہ فریبانہ وسیلوں سے تحریک نہیں کی گئی تھی کہ وہ اپنے گاؤں سے باہر جائے۔ ملزم کو دفعہ 362 P.P.C کے تحت جرم پر سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ (AIR 1953 Punj. 258)

اغوا (لے بھاگنا) اور اغوا بالجبر (بھگا لے جانا) میں امتیاز: اغوا (لے بھاگنا) صرف نابالغ کی صورت میں کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر لڑکا ہو تو 14 برس سے کم عمر کا ہو اور لڑکی ہو تو 16 برس سے کم عمر کی ہو۔ اگر اغوا کردہ شخص فاترالعقل ہو تو بھی اغوا (لے بھاگنا) ہی سمجھا جائے گا۔ اس کے برعکس اغوا بالجبر (بھگا لے جانا) میں عمر کا عنصر کوئی معنی نہیں رکھتا۔

دوسرے اغوا کی صورت میں اغوا کردہ شخص کو اس کے ولی کی جائز ولایت (گارڈین شپ) سے لے جایا جاتا ہے۔ جس نابالغ کا کوئی گارڈین ہی نہ ہو اسے فوجداری قانون کے مطابق اغوا ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اغوا بالجبر کی صورت میں دھوکہ یا جبر سے لے جائے گئے شخص کے واسطہ سے جرم کا رشتہ بنتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اغوا میں نابالغ کو محض لے جانا ہی کافی ہوتا ہے، لے جانے کے طریقے کوئی وقعت نہیں رکھتے، جبکہ اغوا بالجبر میں دھوکہ یا جبر کا عنصر ضروری ہے۔

چوتھے یہ کہ اغوا میں مغویہ کی مرضی غیر متعلقہ امر سمجھی جاتی ہے جبکہ اغوا بالجبر میں اغوا کردہ شخص کی رضامندی استغاثہ کی تردید کردے گی۔

پانچویں یہ کہ اغوا کی صورت میں ملزم کی نیت اور ارادہ قطعی غیر متعلق ہوتا ہے جبکہ اغوا بالجبر میں نیت ہی ایک اہم عنصر گردانا جاتا ہے۔

چھٹے یہ کہ اغوا ولایت (گارڈین شپ) سے لے جانا یا بہلا پھسلا کر لے جانا مجموعہ ہذا میں ایک بنیادی اور مستقل جرم سمجھا جاتا ہے جبکہ اغوا بالجبر فروعی فعل ہونے کی بناء پر ازخود مستوجب سزا نہیں ہے بلکہ یہ جرم اس صورت میں قابل سزا ہوتا ہے جبکہ دفعہ 364 وغیرہ میں دی گئی نیت سے اغوا عمل میں لایا گیا ہو۔

اغوا بالجبر (بھگا لے جانا) کی صورت میں جرم کا ارتکاب مسلسل تصور ہوتا ہے جب کوئی عورت بھگا لی جاتی ہے اس وقت سے لے کر جب اسے مختلف جگہوں پر منتقل کیا جائے اس وقت تک اس جرم کا ارتکاب ہوتا رہتا ہے۔

[(1930) 50 All. 140]

کوئی شادی شدہ عورت جسے بھگایا گیا ہو دفعہ ہذا کے تحت جرم اعانت کی مرتکب نہ سمجھی جائے گی۔

دفعہ 363۔ اغوا (لے بھاگنے) کی سزا Punishment for kidnapping: جو کوئی کسی شخص کو پاکستان سے یا جائز ولایت سے لے بھاگے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت دفعات 360 اور 361 میں تعریف کردہ جرائم کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ دفعہ 360 پاکستان سے لے بھاگنا (اغوا) ہے، جب کہ دفعہ 361 ولی جائز کی حفاظت سے لے بھاگنا ہے۔

ایک مقدمہ میں لڑکی نے اغوا ہونے کے بعد ملزم سے شادی کرلی۔ یہ عذر پیش کیا گیا کہ لڑکی چونکہ خودمختار تھی اور اس نے شادی کرلی تھی، اس لیے اسے ملزم کے ساتھ جانے دیا جائے۔ عدالت کے سامنے یہ مسئلہ تھا کہ لڑکی کو اس کے باپ کی تحویل میں دیا جائے یا اس کے شوہر کی۔ عدالت نے قرار دیا کہ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لیے مقدمہ کے حالات میں محفوظ راستہ یہ ہوگا کہ لڑکی کو اس کے باپ کے سپرد کردیا جائے۔ تاہم ایسی تحویل عدالت مجاز کے تحویل کے بارے میں کسی اعلان کے تابع ہوگی۔ (PLD 1977 Lah. 432; PLD 1979 Lah. 1330; PLD 1980 Lah. 7)

مسلم قانون کے تحت باپ اپنے بچوں کا قدرتی ولی ہوتا ہے اور ماں کی حفاظت سے بچے کو لے جانا اغوا کے جرم پر مشتمل نہ ہوگا۔ (1973 PCr. LJ 186 at P. 198)

ملزم نے نابالغ بچے کو ماں کی حفاظت سے نکال کر بظاہر ایک قابل دست اندازی پولیس جرم کا ارتکاب کیا تھا اگر بچے کی ماں کی دوسری شادی کے بعد ملزمان خود کو بچے کی حضانت کا حقدار سمجھتے تھے تو انہیں گارڈین جج کے پاس درخواست دائر کرکے حضانت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے تھا۔ ان تنازعات کا فیصلہ صرف گارڈین جج ہی کرنے کا اہل ہوتا ہے اور بچے کے چچا کا خودساختہ گارڈین بننا قانون کے منافی ہے۔ (1997 PCr. LJ 587)

قانون کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے سے اس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ 7 سال سے کم عمر کے بچے کی حضانت اس کی ماں کے پاس ہوتی ہے اور اگر ماں موجود نہ ہو تو اس کے رشتہ دار اس حضانت کے حقدار ہوتے ہیں۔

(PLD 1997 SC 852)

گواہوں کے بیانات کے درمیان تناقض -- یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صفائی کے وکیل کے دلائل کو سنے بغیر فیصلہ سنایا گیا تھا۔ ابتدائی عدالت کی طرف سے ناواجب تعجیل نے اپیل کنندہ کے مقدمہ کا پہلے ہی فیصلہ کردیا تھا۔ قرار دیا گیا۔ اپیل منظور کرلی گئی۔ سزا منسوخ کردی گئی۔ [KLR 1995 Criminal Cases 283; 1996 MLD 635]

مقدمہ کی رجسٹری Registration of case: پولیس کارروائی کے آغاز سے مسلسل طور پر یہ اطلاع دے رہی تھی کہ عرضی گزار کے بیٹے کے مبینہ اغوا کی بابت کوئی وقوعہ پیش نہیں آیا تھا اور یہ کہ عرضی گزار اپنے ادعا (Contention) کی تائید کرنے کے لیے کوئی شہادت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ مقدمہ رجسٹر کرانے کے لیے عرضی گزار کا مطالبہ بدنیتی پر مبنی تھا اور اس کا مقصد اپنی مطلقہ بیوی اور اس کے رشتہ داروں کو پریشان کرنا تھا جنہوں نے نان و نفقہ کے لیے درخواست داخل کی تھی اور اس کے خلاف ڈگری حاصل کرلی تھی۔ ہائی کورٹ ہر صورت میں مقدمہ درج کرانے کا حکم دینے کی پابند نہیں تھی۔ عرضی گزار، اگر اسے ایسا مشورہ دیا جاتا، استغاثہ دائر کرنے کی متبادل دادرسی رکھتا تھا۔ آئینی درخواست اندریں حالات مسترد کردی گئی تھی [1998 PCr. LJ 1521]۔

شہادت: پاکستان سے اغوا کرنے کی صورت میں ثابت کریں کہ:

(i) زیر بحث شخص جرم کے وقت پاکستان میں تھا؛

(ii) ملزم اس شخص کو پاکستان کی حدود سے باہر لے گیا؛

(iii) ملزم نے ایسا اس شخص کی رضامندی کے بغیر کیا یا ایسے شخص کی رضامندی کے بغیر کیا جسے اس کی طرف سے رضامندی دینے کا اختیار تھا۔

ولایت (گارڈین شپ) سے اغوا کی صورت میں ثابت کریں کہ:

(i) زیر بحث شخص جرم کے ارتکاب کے وقت نابالغ تھا؛ یعنی مرد تھا تو 14 سال سے کم تھا اور عورت تھی تو 16 سال سے کم تھی، یا یہ کہ ایسا شخص فاترالعقل تھا۔

(ii) ایسا نابالغ یا فاترالعقل اس وقت کسی ولی کی حفاظت میں تھا۔

(iii) ملزم ایسے شخص کو اس کے ولی کی رضامندی کے بغیر لے گیا یا ترغیب دی وغیرہ۔

اگرچہ لڑکی کی مرضی کوئی وقعت نہیں رکھتی، تاہم سزا دیتے وقت اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

ایف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R: ملزم نے مبینہ طور پر شکایت کنندہ کے چھ سالہ بیٹے کو جب وہ سکول سے واپس لوٹ رہا تھا؛ اغوا کرلیا تھا۔ ملزم مذکورہ نابالغ کا والد اور اس کا حقیقی سرپرست تھا۔ اس اقرار نامہ کو کہ بچہ 7 سال کی عمر تک اپنی والدہ کے پاس رہے گا اور یہ کہ اگر ماں نے دوسری شادی کرلی تو وہ بچے کو اپنی تحویل میں رکھنے کا حق کھودے گی، نہ تو جعلی ثابت کیا گیا تھا اور نہ اسے باطل یا ناجائز قرار دلوانے کے لیے شکایت کنندہ ماں کی طرف سے کوئی کارروائی شروع کی گئی تھی۔ ان دعوؤں کی تردید نہیں کی جاسکتی تھی کہ ماں نے دوسری شادی کرلی ہے اور بچہ تقریباً 8 سال کا ہوچکا ہے۔ کسی شکایت کی صورت میں ماں بچے کی تحویل کے لیے گارجین جج سے رجوع کرسکتی تھی۔ ایف۔ آئی۔ آر کی اساس پر کارروائی کا جاری رکھنا غیرضروری پریشانی کے مترادف تھا کیونکہ کوئی عدالت بھی ملزم کو اس کے خلاف لگائے گئے الزام پر مجرم نہیں ٹھہرا سکتی تھی۔ نتیجتہً آئینی درخواست منظور کرلی گئی اور ایف۔ آئی۔ آر کو حسبہ، کالعدم قرار دے دیا گیا تھا [1995 PCr. LJ 936]۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 364۔ قتل کرنے کے لیے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا

Kidnapping or abducting in order to murder

جو کوئی کسی شخص کو اس لیے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ ایسا شخص قتل کردیا جائے یا ایسی حالت میں رکھا جائے

کہ اسے قتل کیے جانے کے خطرہ میں ڈالا جائے تو اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی یا قید سخت جس کی میعاد دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف، ز کو پاکستان سے لے بھاگتا ہے یہ نیت کر کے یا اس احتمال کے علم سے ز کی کسی بت پر قربانی دی جائے، الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا۔

(b) الف، ب کو اس کے گھر سے جبراً یا بہلا پھسلا کر لے جاتا ہے، تاکہ ب کو قتل کر دیا جائے۔ الف نے دفعہ ہذا میں تعریف کردہ جرم کا ارتکاب کیا۔

شرح

مقصد: جب کوئی شخص کسی دیگر شخص کو لے بھاگے (اغوا) یا بھگا لے جائے (اغوا بالجبر) اور اس کی یہ نیت ہو کہ اغوا کردہ شخص کو یا تو قتل کر دیا جائے یا اسے قتل ہونے کے خطرہ میں ڈالا جائے، تو ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

سیشن کورٹ نے ملزمان کو طلب کیا تھا کہ وہ مقدمہ میں پیش ہوں۔ مستغیث نے اولین طور پر ملزمان کو رپورٹ ابتدائی میں ملوث کیا تھا کہ انہوں نے جرم کا ارتکاب کیا تھا لیکن وقوعہ کے دوسرے ہی دن اس نے ایک ضمنی بیان دیا تھا کہ ملزمان مقدمہ میں ملوث نہ تھے۔ چشم دید گواہان نے بھی اپنے بیانات زیر دفعہ 161 ضابطہ فوجداری میں ملزمان کو نامزد نہ کیا تھا۔ صفحہ مثل پر ایسا کوئی ثبوت موجود نہ تھا جس کی بناء پر ملزمان کو طلب کر کے انہیں مقدمہ کا سامنا کرنے کے لیے کہا جاتا۔ چنانچہ سیشن کورٹ کی طرف سے ملزمان کی طلبی کے حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔ (1997 PCr. LJ 741)

ملزمان نے زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری جو بیان دیا تھا اس کی بناء پر اس کی سزایابی ہوئی تھی اور اسے قید کی سزا دی گئی تھی عدالت سماعت جب ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری لے رہی تھی تو اس نے ملزم سے یہ جاننے کے لیے کوئی سوال نہ کیا تھا کہ آیا اس کا بیان اپنی آزاد مرضی سے ہے۔ صفحہ مثل پر بیان کئے گئے واقعات سے جرم کی تشکیل نہ ہوتی تھی۔ اس طرح ملزم کو سزا نہ دی جا سکتی تھی خواہ اس نے اقبال جرم ہی کیوں نہ کیا ہو۔ ان حالات میں مناسب طریقہ کار یہ تھا کہ مقدمہ از سر نو سماعت کے لیے ریمانڈ کر دیا جاتا لیکن اصل ملزم قتل ہو چکا تھا اور دیگر ملزمان کے خلاف صفحہ مثل پر موجود مواد سے ان کے قتل میں ملوث ہونے کا ثبوت موجود نہ تھا چنانچہ ملزمان کو بری کر دیا گیا۔

(1997 PCr. LJ 1308)

شہادت سے یہ ظاہر نہ ہوتا تھا کہ جب مقتول بلانے پر ملزم کے ساتھ گیا تو کوئی طاقت استعمال کی گئی اس طرح اغوا یا لے بھاگنے کا کوئی جرم سرزد نہ ہوا تھا۔ ملزم کو ان حالات میں بری کر دیا گیا۔ (PLD 1994 Pesh. 155)

مقتول کے اغوا اور اسے ضربات پہنچانے کے فعل کے بارے میں جس سے اس کی موت واقع ہوگئی تھی کوئی گواہ چشم دید نہ تھا۔ نہ ہی ملزم کا اقبال جرم حاصل کیا جا سکا اور نہ ہی رپورٹ ابتدائی میں کسی وجہ تحریک جرم کا ذکر کیا گیا تھا۔ صرف مقتول کا بیان نزعی ہی ایسی شہادت تھا جس پر استغاثہ کے مقدمہ کا دارومدار تھا۔ اور یہ بیان اس نے وقوعہ کے بعد جائے واردات پر موجود گواہان کی موجودگی میں دیا تھا اور وہاں سے مقتول کے کپڑے اور وہ ڈانگیں بھی برآمد ہوئی تھیں جن پہ

مقتول کو ضربات لگی تھیں۔ ایسی شہادت ناقابل یقین تھی کہ ملزم اس حد تک مضروب ہونے کے بعد ہوش میں رہا اور اس نے بیان نزعی دیا۔ پوسٹ مارٹم میں اس کے جسم پر جو ضربات پائی گئی تھیں ان کی نوعیت کے پیش نظر وہ نہ ہی ہوش میں رہ سکتا تھا اور نہ ہی بیان نزعی دے سکتا تھا۔ مقتول نے اپنے بیان نزعی میں یہ نہیں کہا تھا کہ اسے کس طرح ضربات پہنچائی گئیں اور کس نے یہ ضربات پہنچائیں نہ ہی اس نے ان ہتھیاروں کا ذکر کیا تھا جن سے اسے ضربات لگی تھیں۔ جائے وقوعہ سے ڈانگوں کی برآمدگی بے وقعت تھی نیز ان کے ساتھ مقتول کا خون بھی نہ لگا تھا۔ علاوہ ازیں مقتول نے بھی یہ نہ کہا تھا کہ اسے ان ڈانگوں سے ضربات لگائی گئی تھیں۔ دیگر اشیاء کی برآمدگی بھی اس لحاظ سے بے معنی تھی کیونکہ اس کے بارے میں گواہان استغاثہ کے متضاد بیانات تھے۔ برآمدگی کی شہادت سے ملزم کا تعلق جرم سے جوڑا نہ جاسکا اور نہ ہی اس سے استغاثہ کے مقدمہ کو تقویت ملی چونکہ ملزم کے ارتکاب جرم کے بارے میں شکوک و شبہات پائے جاتے تھے اس لیے انہیں شک کا فائدہ دے کر بری کردیا گیا۔ (1998 MLD 128)

فرد جرم ترتیب دینا Framing of charge: قتل کرنے کے لیے لے بھاگنا (kidnapping) اور اغوا (abduction) زیر دفعہ 364 پی پی سی فرد جرم مرتب کرنے کے لیے لازمی عناصر ہیں۔

[1996 PCr. LJ 478 (a)]

حکم نامہ حاضری ملزم کے لیے درخواست Petition for habeas corpus: یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ جب ملزم / مسئول الیہ کو عدالت میں لایا گیا تو وہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 364 / 302 کے تحت جرم میں زیر حراست تھا۔ قرار دیا گیا کہ عرضی گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل درست طور پر دی گئی تھی کہ ایسی صورت حال (eventuality) میں حکم نامہ حاضری ملزم کی درخواست (habeas corpus petition) لاحاصل (infructuous) بن گئی تھی اور ملزم / مسئول الیہ نمبر1 کو ہدایت کی جائے کہ وہ مجاز عدالت قانون سے ضمانت پر اپنی رہائی کے لیے رجوع کرے اگر وہ ایسا چاہتا ہو۔ تاہم، سنگین جرم میں ضمانت پر اس کی رہائی قانونی طور پر جائز نہیں تھی۔ ریاست کے لیے فاضل وکیل نے ضمانت کے حکم کی منسوخی کے لیے درخواست کی تائید کی۔ قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے پہلے سے ملزم / مسئول الیہ کے لیے منظور کردہ ضمانت منسوخ کی جاتی ہے۔ ریاستی وکیل کی ایک دلیل یہ تھی کہ ملزم کو ضمانت پر اس وقت تک رہا نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ استغاثہ اظہار وجوہ کا نوٹس نہ دے چکا ہو کہ اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی ذیلی دفعہ (1) کی شرط (proviso) کے تحت ضمانت پر کیوں رہا نہیں کرنا چاہیے۔

[1997 PSC (Crl.) 1068]

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal: فریقین کے درمیان تعلقات نہایت کشیدہ اور مخالفانہ (inimical) تھے اس کے پیش نظر شکایت کنندہ کا بیان مہمل اور ناقابل یقین معلوم ہوتا تھا۔ طبی شہادت کے مطابق مضروب (injured) گواہ کو لگی ہوئی ضربات (injuries) سخت اور کھردری زمین پر گرنے سے آسکتی تھیں اور اپنے آپ بھی لگائی جاسکتی تھیں اور طبی ماہر کے مذکورہ بیان کو چیلنج نہیں کیا گیا تھا جو شکایت کنندہ کے کیس (case) کے لیے مہلک تھا۔ ملزم کی بریت شہادت کی مناسب جائزہ گیری کی بنیاد پر ہوئی تھی جو نہ تو حقائق کے برعکس تھی اور نہ گمراہ کن (perverse) تھی۔ ملزم کی بریت (acquittal) کے خلاف اپیل حسبہ خارج کردی گئی تھی۔

[PLD 1995 Kar. 593 (a)]

جرم کی بابت راضی نامہ Compounding of Offence: متوفیہ کے قانونی وارثان یعنی اس کا

شوہر اور دو بیٹے تمام بالغ، نے ملزمان کو اللہ کے نام پر معاف کردیا تھا اس لیے کہ ان کے آئندہ تعلقات بہتر ہو جائیں اور وہ زندگی خوشگوار طریقے سے گزار سکیں اور انہیں ملزموں کی بریت پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ فریقین کو مصالحت کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ نتیجتاً ملزمان کے خلاف ریکارڈ کی گئی سزایابیاں اور سزائیں منسوخ کردی گئی تھیں اور انہیں فوری طور پر رہا کرنے کا حکم صادر کردیا گیا تھا [1998 MLD 201]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 364-A۔ ☆[14] سال سے کم عمر شخص کو لے بھاگنا یا بھگا لے جانا

Kidnapping or abducting a person under the [age of fourteen]

جو کوئی کسی 14 برس سے کم عمر شخص کو لے بھاگے یا بھگا لے جائے اس لیے کہ وہ شخص قتل کیا جائے یا اسے ضرب شدید پہنچائی جائے یا غلام بنایا جائے یا کسی شخص کی شہوت رانی کے لیے استعمال کیا جائے یا اس کو اس طرح رکھا جائے کہ وہ قتل کیے جانے، ضرب شدید پہنچائے جانے، غلام بنائے جانے یا شہوت رانی کے استعمال ہونے کے خطرہ میں پڑ جائے، تو اسے سزائے موت یا عمر قید یا ایسی مدت کی قید سخت دی جائے گی جس کی میعاد چودہ برس تک اور سات برس سے کم نہ ہوگی۔

شرح

دفعہ ہذا اس لیے وضع کی گئی ہے کہ چودہ سال سے کم عمر کے بچوں کو قانونی تحفظ فراہم کیا جائے، کیونکہ وہ دنیا کی عیاری، مکاری سے بے خبر ہوتے ہیں اور کم و بیش بے بس ہوتے ہیں۔

ملزم کو اغوا شدہ بچی کے ساتھ اس کے اغوا کے چوتھے روز ایک اور شہر سے پکڑا گیا تھا۔ ملزم کا یہ موقف کہ بچی کو اس سے رغبت تھی اس لئے اس کے ہمراہ چلی گئی تھی بے معنی اور بلاجواز تھا۔ ملزم نے اپنی گرفتاری کے وقت مزاحمت کی تھی جس سے اس کو چوٹیں آئی تھیں۔ شہادت سے یہ حقیقت ثابت ہو گئی کہ ملزم نے بچی کو غلامی میں دینے کے لیے یا شہوت کی خاطر اغوا کیا تھا۔ ملزم پر عائد کی گئی سزا برقرار رکھی گئی۔ (1994 MLD 1714)

اپیل کنندہ کے خلاف جرم سزائے موت کا متقاضی تھا۔ شہادت ناکافی اور متناقض ہے اور مجرم ٹھہرانے کی اجازت دینے کے لیے ناکافی تھی۔ قرار دیا گیا: استغاثہ اپنا مقدمہ معقول شبہے سے بالا ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے۔ شک کا فائدہ دیا گیا۔ [PLJ 1995 Cr.C (Lah.) 156 (II)]

ضابطہ : جرم ہذا قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔

دفعہ 365۔ کسی شخص کو خفیہ طور پر اور ناجائز حبس بے جا میں رکھنے کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا

Kidnapping or abducting with intent secretly and wrongfully to confine person

جو کوئی کسی شخص کو لے بھاگے یا اس نیت سے کہ اس شخص کو خفیہ اور خلاف قانون طور پر حبس بے جا میں رکھا جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

☆ یہ الفاظ کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ III آف 1990 سے تبدیل ہوئے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب کسی شخص کو خفیہ طور پر اور ناجائز طور پر حبس بے جا میں رکھنے کے لیے اغوا کیا جائے۔ اگر اغوا روز روشن میں کسی اخفا کے بغیر عمل میں لایا جائے تو یہ دفعہ P.P.C 342 کے تحت قابل سزا ہوگا۔ دفعہ ہذا کی رو سے اغوا کا عمل ہے۔ لہٰذا جب کسی ملزم کو دفعہ 363 کے تحت سزایاب نہ کیا جاسکے تو اس کو دفعہ ہذا کے تحت بھی سزایاب نہیں کیا جاسکتا۔ [(1957) Cr. LJ 688]

ملزم کی نیت: جن ملزمان پر دفعہ 365 کے تحت اغوا کا الزام لگایا گیا ہو ان کی اغوا کے وقت نیت مقدمہ کے سابقہ واقعات سے اخذ کی جاسکتی ہے (1970 PCr. LJ 217) اور اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے بعد ازاں کیا کیا (AIR 1936 All. 360)۔ دفعہ ہذا کے تحت واضح طور پر جرم بن گیا ہے جب کہ یہ ثابت ہوگیا ہو کہ زیر بحث عورت کو اس کے گھر سے زبردستی گھسیٹ کر نکالا گیا اور ملزم کے ایک کمرہ میں اسے بند کرکے تالا لگا دیا گیا۔

(1970 PCr. LJ 166)

شوہر جو اپنی بیوی کو جبراً لے جاتا ہے اور اس کی مرضی کے خلاف اسے محبوس (Confines) کرتا ہے، وہ زیر دفعہ 365 مستوجب سزایابی ہوگا [NLR 1995 SC 528 (b); 1995 PCr. LJ 1885]۔

اخفاء: جب یہ امر ثابت نہ ہو کہ محبوس شخص کی موجودگی کو ملزم نے دیگر رشتہ داروں سے چھپایا یا ان لوگوں سے خفیہ رکھا جو محبوس شخص میں دلچسپی رکھتے تھے تو جرم دفعہ P.P.C 342 کے تحت ناجائز حبس بے جا کا بنے گا نہ کہ دفعہ P.P.C 365 کے تحت بنے گا۔ (AIR 1925 Lah. 614)۔ جب کہ ملزم کی نیت مسماۃ س کو اس کے شوہر کے گھر زبردستی لے جانے کی اور اسے وہاں پر اپنی مرضی کے خلاف رہنے پر مجبور کرنے کی تھی تو اس سے جرم زیر دفعہ 365 کی تشکیل نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محض اغوا مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت قابل سزا نہیں ہے۔ یہ صرف ان صورتوں میں قابل سزا ہے جب یہ کسی ایک یا زیادہ ان نیتوں سے عمل میں لایا جائے جو کہ دفعات 364، 365، 366 اور P.P.C 369 میں مصرحہ ہیں— (PLD 1960 MPL 53)

مستغیث نے جو بیان عدالت میں دیا تھا وہ اس کے اس بیان سے اضافہ شدہ تھا جو اس نے رپورٹ ابتدائی میں دیا تھا۔ مزید برآں استغاثہ کی شہادت تضاد کا شکار تھی۔ ملزم کی اس طریقہ سے گرفتاری جس کا ذکر استغاثہ نے کیا تھا شک و شبہ کا شکار تھی۔ نیز برآمدگی اسلحہ بھی شک و شبہ سے بالاتر نہ تھا۔ مستغیث نے رپورٹ ابتدائی میں یہ بات نہ کہی تھی کہ ملزمان اسے ٹیلیفون پر اطلاع دینگے کہ اسے تاوان کی رقم کس وقت، کس دن اور کس جگہ پر ادا کرنی ہے۔ ملزم کو ان حالات میں بری کردیا گیا۔ (1997 PCr.LJ 1037)

ملزم کا مجسٹریٹ کی طرف سے ڈسچارج--- جواز

Accused discharged by Magistrate --- Validity

مجسٹریٹ نے بیرونی اور غیرمتعلقہ ملحوظات (considerations) کی بنیاد پر بہ عجلت نتیجہ اخذ کرتے ہوئے ملزم کو ڈسچارج کردیا تھا یہ غور کیے بغیر کہ پولیس نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167 کی شرائط کے مطابق ملزم کے ریمانڈ کے لیے درخواست کی تھی کیونکہ 24 گھنٹوں کے اندر تفتیش مکمل ہونی ناممکن تھی۔ مجسٹریٹ کو چاہیے تھا کہ وہ پولیس کو تفتیش مکمل کرنے کے لیے کم از کم ایک ہفتہ کا وقت دیتا جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ (1)173 کی شرط (Proviso) کے پیش

نظر معقول مدت تھی اور یہ مرحلہ استغاثہ کے مقدمہ یا صفائی کے عذر کے صحیح یا غیر صحیح ہونے پر غور کرنے کا نہیں تھا۔ مجسٹریٹ نے ایسا کر کے نہ صرف نجی استغاثہ کے ذریعے مستغیث کی دادرسی کا راستہ مسدود کر دیا تھا بلکہ پولیس کے لیے مزید تفتیش کرنے کا موقع گنوا دیا تھا اور مستغیث کو بغیر کسی دادرسی کے چھوڑ دیا تھا۔ مجسٹریٹ کا زیر اعتراض حکم واضح طور پر خلاف قانون بغیر اختیار کے کج رائے پر مبنی تھا اور اسی روز جس پر ایف-آئی-آر درج کرائی گئی تھی، غیر متعلق اور غیر حقیقی ملحوظات (Considerations) پر استغاثہ کو شکست دینے کے مترادف تھا اور نتیجتاً اسے منسوخ کر دیا گیا تھا اور پولیس کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ قانون کے مطابق کارروائی کرے [PLD 1998 Lah. 517] -

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن و مجسٹریٹ درجہ اول۔

☆ دفعہ 365-A- استحصال مال، کفالت المال وغیرہ کے لیے لے بھاگنا یا بھگا لے جانا

Kidnapping or abducting for extorting property, valuable security, etc.

جو کوئی شخص کسی کو لے بھاگے یا بھگا لے جائے اس غرض سے کہ لے بھاگے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص سے، یا کسی ایسے شخص سے جو لے بھاگے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص میں دلچسپی رکھتا ہو، کسی مال کا، خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ، یا کفالت المال کا استحصال بالجبر کیا جائے یا کسی شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ لے بھاگے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص کی رہائی حاصل کرنے کے لیے کسی دیگر مطالبہ کو، خواہ وہ نقد رقم کی صورت میں ہو یا بصورت دیگر، پورا کرے، تو اسے سزائے موت، عمر قید دی جائے گی، اور وہ ضبطی جائیداد کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ملزم کا اقبال جرم کا بیان - شرائط- مضروب چشم دید گواہ نے ملزم کو جرم میں ملوث نہ کیا تھا- جب کہ دیگر چشم دید گواہان کی شہادت استغاثہ نے ترک کر دی تھی- جہاں سے ہتھیار برآمد ہوئے تھے وہ ایسی ایک جگہ تھی جہاں عوام، خواص آجا سکتے تھے لیکن کسی عام شخص کو برآمدگی میں شامل نہ کیا گیا تھا- ایک ملزم کی شناخت اس کی گرفتاری 13 دن بعد کرائی گئی تھی- جبکہ وقوعہ سے 6 ماہ بعد اسکی شناخت ہوئی تھی- اس طرح کی شناخت پریڈ بے وقعت تھی خصوصاً جب کہ ملزم نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ شناخت پریڈ سے قبل اسے ملزمان کو دکھایا گیا تھا- ملزم کا مبینہ اقبال جرم کا بیان چونکہ تاخیر سے دیا گیا تھا اور بیان بمطابق قانون قلمبند نہ کیا گیا تھا اس لیے اس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی- مبینہ اقبال جرم کے بیان پر ملزم کے انگوٹھا کا نشان موجود تھا- جب کہ ملزم کا یہ موقف کہ وہ قصوروار نہیں تھا اس پر اس نے عدالت کے روبرو دستخط کئے تھے اور وکالت نامے پر بھی ملزم کے دستخط تھے جس سے یہ اشارہ ملتا تھا کہ ملزم کا انگوٹھا پولیس نے طاقت کے بل پر حاصل کیا تھا- مجسٹریٹ نے ملزم سے کوئی سوال نہ کیا تھا کہ وہ کیوں اقبال جرم کر رہا ہے اور اسے یہ نہ بتایا تھا کہ وہ اقبال جرم کرے یا نہ کرے اسے پولیس کے حوالے نہیں کیا جائے گا یہ دو سوال بہت ہی اہم ہیں جن سے اس امر کو تقویت ملتی ہے کہ اقبال جرم کا بیان آزادانہ، بلاترغیب، دھمکی یا دباؤ کے تھا- مجسٹریٹ نے ملزم کے بیان کے نیچے سرٹیفکیٹ بھی جاری نہ کیا تھا جس کا درج کیا جانا زیر دفعہ 164(3)، ضابطہ فوجداری انتہائی ضروری تھا- شہادت استغاثہ سے عدالت سماعت کے فیصلہ کی توثیق نہ ہوتی تھی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ شہادت کی عدم موجودگی میں ملزم کو سزا دی جانی مناسب نہ تھی چنانچہ ان حالات

☆ دفعہ 365-A کا بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ III آف 1990 اضافہ ہوا۔

میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔(1998 PCr.LJ 335)

شناختی پریڈ Identification parade: زیر بحث سوالات (Contentions) یہ تھے کہ شناختی پریڈ کی بابت شہادت کے استرداد کے بعد عدالت کے روبرو ملزمان کی شناخت پر ابتدائی عدالت کا تکیہ (reliance) کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا اور یہ کہ ابتدائی عدالت کے سامنے ملزمان کی شناخت کے سوال کے اخراج کے بعد کوئی دیگر ایسی شہادت دستیاب نہیں تھی جو ان کو جرم سے منسلک کرتی۔ مذکورہ نزاعی امور کے لیے تمام شہادت کا دوبارہ جائزہ لینے کے لیے اپیل کی اجازت دی گئی[1998 SCMR 752]

فرار Abscondence: فرار کو بے شک، دیگر شہادت کا تائیدی واقعہ (supporting circumstance) تصور کیا جا سکتا ہے جو عائد کردہ جرم پر مقدمہ چلانے کے لیے بجائے خود ایک قوی عامل ہے لیکن ایسا رویہ یا طرز عمل استغاثہ کی طرف سے ملزم کی جرم میں شرکت کو ثابت کرنے کے لیے پیش کردہ دیگر شہادت میں نقائص کو دور کرنے کی بجائے خود کوئی اثر نہیں رکھتا۔[PLD 1995 Lah. 229(e)]

ضابطہ: قابل دست اندازی پولیس، وارنٹ، نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

*[365-B۔ عورت کو اس کے نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کے لیے اغواء کرنا، بھگا لے جانا یا ترغیب دینا

Kidnapping, abducting or inducing woman to compel for Marriage etc.

جو کوئی کسی عورت کو اس نیت سے اغوا کرے یا بھگا کر لے جائے تا کہ اسے مجبور کیا جائے یا یہ جانتے ہوئے کہ اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرے یا اس لیے کہ اسے ناجائز جنسی صحبت کے لیے مجبور کیا جائے گا یا بہکایا جائے گا یہ جانتے ہوئے کہ ممکن ہے اسے ناجائز جنسی صحبت کرنے کے لیے مجبور کیا جائے گا یا بہکایا جائے گا تو اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور جو کوئی تخویف مجرمانہ کے ذریعے جیسا کہ مجموعہ ہذا میں تعریف کیا گیا ہے، یا اختیار کے بے جا استعمال یا جبر کے کسی دیگر طریقہ سے، کسی عورت کو بہکائے کہ وہ کسی جگہ سے اس ارادہ سے جائے یہ جانتے ہوئے ترغیب دے کہ اغلباً اسے کسی دوسرے شخص سے ناجائز جماع کے لیے مجبور کیا جائے گا یا اکسایا جائے گا، اسے بھی مذکورہ بالا سزا دی جائے گی]۔

دفعہ 366۔ جرائم زنا: (نفاذ حدود) کے آرڈیننس مجریہ 1979 سے منسوخ کر دی گئی۔

شرح

مقصد: جب کسی عورت کو اس لیے اغوا کیا جائے کہ اس کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کسی سے کر دی جائے یا کسی مرد سے مباشرت کے لیے اس کو مجبور کیا جائے تو دفعہ ہذا کا اطلاق کیا جائے گا۔

جرم کے اجزاء: جرم کے اجزاء ترکیبی حسب ذیل ہیں:

(a) کسی عورت کا اغوا یا اغوا بالجبر۔

(b) ایسا اغوا یا اغوا بالجبر۔

(i) اس ارادہ سے کیا جائے کہ عورت کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی مرد سے شادی کرے، یا اس امر کا احتمال ہو۔

(ii) اس غرض سے کہ عورت کو ناجائز مباشرت کرنے پر مجبور کیا جائے گا یا اسے ورغلایا جائے گا یا اس امر کا احتمال ہو کہ اسے ناجائز جماع پر مجبور کیا

* دفعہ 365-B کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء، کے ذریعے۔

جائے گا یا بہکایا جائے گا۔

(iii) کسی عورت کو کسی جگہ سے یہ نیت کر کے یا ایسے احتمال کے علم سے چلنے کی تخویف مجرمانہ سے یا کسی اور طرح سے ترغیب دینا کہ وہ ناجائز جماع پر ورغلائی جائے گی یا مجبور کی جائے گی۔

دفعہ ہذا کی اغراض کے لیے یہ امر غیر اہم اور غیر متعلقہ ہے کہ عورت شادی شدہ ہے یا کنواری ہے۔ اگر مغویہ کی عمر 16 سال سے زائید ہو تو یہ اغوا بالجبر (بھگا لے جانا) ہی ہوگا۔ اگر عمر 16 سال سے کم ہو تو اغوا اور اغوا بالجبر دونوں کا اطلاق ایک ساتھ ہوگا بشرطیکہ مغویہ سے دھوکا کیا گیا ہو یا زبردستی کی گئی ہو۔(57 Cal. 1074)

اغوا بالجبر یعنی بھگا لے جانا اغوا (لے بھاگنا) کی سنگین صورت ہے۔ البتہ کسی شخص کو ایک ہی واقعات کی بنیاد پر دونوں دفعات یعنی 363 اور 366 P.P.C کے تحت سزایاب نہیں کیا جا سکتا۔(PLD 1965 Lah. 349)

ملزم کا ارادہ : ملزم کا ارادہ سے ہی جرم کی اساس کے متعلق نتیجہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ عورت کی مرضی اور منشاء اس بارے میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ ملزم کے ارادہ پر مغویہ کی مرضی اثر انداز تو ہو سکتی ہے مگر جرم کی تشکیل و تکمیل میں ملزم کا ارادہ ہی بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ جب ملزم کا مبینہ ارادہ ایک بار ثابت ہو جائے تو پھر چاہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو اور چاہے عورت شادی کے لیے ناجائز جماع کے لیے رضامندی کا اظہار کرے یا نہ کرے، یہ امر کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور جرم کی تکمیل تصور کی جائے گی۔(PLD 1972 Lah. 121)۔ جبکہ ایک ملزم ایک 16 سال سے کم عمر لڑکی کو اس کی مرضی سے اس کے والدین کے گھر سے لے بھاگا اور اس لڑکی سے ناجائز جماع کرتا رہا تو عدالت نے قرار دیا کہ نابالغ کی مرضی یا رجحان غیر متعلقہ امر تھا اور ملزم دفعہ 366 P.P.C کے تحت قصوروار تھا۔ (PLD 1963 Kar, 130)

مرضی کے خلاف: ہر وہ فعل جو کسی شخص کی "مرضی کے خلاف" کیا جاتا ہے وہ اس شخص کی "مرضی کے بغیر" عمل میں لایا جاتا ہے، مگر جو فعل "مرضی کے بغیر" کیا جاتا ہے لازمی نہیں ہے کہ ایسا فعل "مرضی کے خلاف" بھی کیا گیا ہو۔ "مرضی کے خلاف" فعل کا سیدھا سادھا اور واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ فعل متعلقہ شخص کی ارادی مخالفت کے باوجود عمل میں لایا گیا۔ یعنی اس شخص نے اس کی مخالفت کی۔

"مرضی" سے مراد لڑکی کی مرضی ہے نہ کہ اس کے سرپرست کی۔(AIR 1932 Cal. 442)

جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس: اسلامی قوانین کے نفاذ کے وقت جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس مجریہ 1979 کے تحت دفعہ 19 کے مطابق دفعہ 366 منسوخ کر دی گئی۔ آرڈیننس ہذا کا نفاذ 10 فروری 1979ء کر دیا گیا۔ جرم کی تشکیل اور اجزاء وہی ہیں جو شرح میں اوپر درج ہیں۔ آرڈیننس مذکورہ کی دفعہ 11 کے تحت جرم باب مندرجہ دفعہ 366 قابل سزا ہے، اس کی سزا اب آرڈیننس کے تحت عمر قید اور تیس (30) کوڑوں تک کی مقرر کی گئی ہے، اس کے علاوہ جرمانہ بھی ہوگا۔

اسلامی قانون تحت نظائیر: اقبال شاہ بنام سرکار کے مقدمہ میں استغاثہ کے گواہان کے بیانات زیر دفعات 164,161 C.P.C میں اہم سہو اور تضادات تھے۔ مغویہ نے اپنے بیان میں بتایا کہ اسے کھیتوں سے اغوا کر لیا گیا تھا۔ لیکن جرح میں اس بات کو بدل دیا اور کہا کہ ملزم نے اپنے مکان کے دروازے میں کھڑے ہو کر اسے ساتھ چلنے کو کہا تھا۔ مغویہ اور ملزم کے مکانات ملحق تھے۔ مغویہ نے بتایا کہ ملزم اسے جگہ بجگہ لیے پھرتا رہا مگر اس نے کوئی شور نہ مچایا حالانکہ ملزم مغویہ کو بسوں کے اڈے اور بھری ہوئی بسوں میں لیے پھرا۔ لہٰذا مغویہ کا طرز عمل، خاموشی سے ملزم کے ساتھ چلتے رہنا اور شور نہ مچانا، اس مقدمہ کو آرڈیننس کی دفعہ 11 سے نکال دیتا ہے اور مغویہ کے بیان کی تائید نہ ہونے کی صورت میں یہ قرار دینا ممکن نہیں ہے کہ مقدمہ ہذا اغوا بالجبر کا مقدمہ

نہیں بلکہ اغوا کا مقدمہ ہے۔ لہٰذا قرار دیا گیا کہ دفعہ 11 کے تحت سزایابی قابل بحالی نہیں ہے۔[(286-287) PLD 1981 FSC 2841]

ضمانت: دفعہ ہذا کے تحت جرم کے ارتکاب میں ضمانت کے متعلق محمد بشیر بنام سرکار میں اغوا کے وقت لڑکی کی عمر 15 سال سے کچھ اوپر تھی۔ شادی کے وقت بھی لڑکی کی عمر 15 سال سے کچھ زائد تھی۔ ایسی شادی کیونکہ محض بے قاعدہ ہوتی ہے لہذا اس پر دفعہ 11 کا اطلاق نہیں ہوتا۔ مغویہ کی عمر کا تعین ابھی عدالت سماعت کی طرف سے کیا جانا تھا۔ لڑکی بظاہر بلوغت کو پہنچی ہوئی نظر آتی تھی لہذا ان حالات کے پیش نظر عدالت نے ضمانت منظور کر لی۔ (PLD 1981 Lah. 41)

ایک مقدمہ میں پایا گیا کہ ملزمہ لڑکی نے مقدمہ رجسٹر ہونے سے پانچ ماہ قبل انفساخ نکاح کی ڈگری حاصل کر لی تھی جسے استغاثہ کا یہ الزام کہ ابتدائی رپورٹ درج کرانے سے ایک ماہ قبل ملزمہ کو اغوا کیا گیا تھا جھوٹا ثابت ہوا۔ استغاثہ کی کہانی کی مزید تردید اس بیان سے ہوئی جو ملزمہ نے مجسٹریٹ کے روبرو دیا تھا۔ اس نے بیان میں کہا تھا کہ اس نے طلاق حاصل کر لی تھی ان حالات میں قرار دیا گیا کہ عدالت سیشن الزام علیہ (اغواء کرنے والے) کو اغواء کے الزام سے بری کرنے میں حق بجانب تھی۔

[PLD 1981 FSC 323 (A)]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 366-A۔ نابالغ لڑکی کی دلالی Procuration of minor girl: اگر کوئی شخص خواہ کسی طریقہ سے کسی نابالغ لڑکی کو جس کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو، اس نیت سے یا اس احتمال کے علم سے کہ لڑکی مذکورہ کسی اور مرد سے ناجائز جماع کے واسطے مجبور کی جائے گی۔ یا پھسلائی جائے گی۔ کسی جگہ سے چلے جانے کے لیے یا کوئی فعل کرنے کے لیے پھسلائے گا تو وہ سزائے قید کا مستوجب ہوگا جس کی معیاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا اور دفعہ 366-B کو مجموعہ ہذا میں اسلیے شامل کیا گیا ہے کہ حرام کاری کرانے کے لیے عورتوں کی ناجائز درآمد و برآمد قابل سزا جرم سنائی جائے۔

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا میں جرم کی تشکیل کے لیے دو امور ضروری ہیں:

(a) کسی 18 سال سے کم عمر لڑکی کو ترغیب دینی کی وہ کسی جگہ چلی جائے اور کوئی فعل کرے۔

(b) ارادہ یا علم کہ وہ ایسی لڑکی ناجائز جماع کے لیے مجبور کی جائے گی یا بہکائی جائے گی۔ جب دفعہ میں مذکور مقصد کے لیے بہکایا یا ورغلایا جائے تو جرم کی تکمیل ہو جاتی ہے، جب جرم کی تکمیل کے بعد لڑکی کسی نئے گاہک کو ناجائز جماع کے لیے پیش کی جائے تو اس پر کوئی نیا جرم وضع نہیں ہو جاتا۔ (51 All. 888)

دفعہ ہذا کے تحت جرم جاری نوعیت کا سمجھا جاتا ہے۔ (AIR 196 Lah. 850)

ناجائز جماع کے لیے مجبور کرنا یا پھسلانا: دفعہ ہذا کے تحت صرف اس وقت جرم سرزد ہوگا جبکہ کوئی 18 سال سے کم عمر کی لڑکی کو کوئی شخص کسی جگہ سے جانے کی ترغیب دے اور اس کی نیت ہو یا اس کو اس احتمال کا علم ہو کہ اسے کسی دیگر شخص سے ناجائز جماع پر مجبور کیا جائے گا یا پھسلایا جائے گا۔ وہ شخص جو ایسی لڑکی کو دھوکا دیے بغیر یا جبر کیے بغیر کسی جگہ سے اس نیت سے جانے کے لیے ترغیب دے کہ وہ اس کے ساتھ جماع کرے، دفعہ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب نہ ہوگا نہ ہی کسی دیگر دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔

(AIR 1933 Cal.362)

دفعہ ہذا میں ناجائز جماع سے مراد کسی مرد اور عورت کے درمیان جنسی ملاپ ہے جو کہ میاں بیوی نہ ہو۔ (AIR 1932 Lah. 555)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ نا قابل ضمانت راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

***[دفعہ 366-B۔ غیر ملک سے لڑکی کی فراہمی**

Importation of girl from foreign country

جو کوئی پاکستان سے باہر کسی ملک سے پاکستان میں 21 سال سے کم عمر کی لڑکی کو اس نیت سے یا اس احتمال کے علم

---

* وفاقی قوانین کے (ترامیم) واعلان کے آرڈیننس نمبر XXII بابت 1981ء سے تبدیلی ہوئی۔

Habib Zeb HC

سے لائے کہ وہ کسی اور مرد سے ناجائز جماع کے لیے مجبور کی جائے یا پھسلائی جائے گی تو اسے سزائے قیدی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت کسی ایسی لڑکی کو پاکستان میں درآمد کرنا جرم ہے جس کی عمر 21 سال سے کم ہوتا کہ اسے ناجائز جماع کے لیے استعمال کیا جائے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 367۔ کسی شخص کو ضرب شدید پہنچانے یا غلام بنانے کے لیے لے بھاگے یا بھگا لے جانا۔

Kidnapping or abducting in order to subject person to grievous hurt, slavery, etc.

جو کوئی شخص کو اس لیے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ وہ اسے ضرب شدید پہنچائے یا وہ غلام بنایا جائے۔*[...] یا اس لیے کہ وہ شخص ایسی حالت میں رکھا جائے کہ وہ ضرب شدید اٹھانے یا غلام بنائے جانے کے خطرے میں پڑے یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ عمل اس شخص کے سہنا پڑے گا وہ ایسی حالت میں رکھا جائے گا تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

**[367-A۔ کسی شخص کو غیر فطری ہوس کا ہدف بنانے کے لیے اغوا کرنا یا لے بھاگنا

Kidnapping, or abducting in order to subject person to unnatural lust:

جو کوئی کسی شخص کو اس لیے اغواء کرے یا لے بھاگے کہ اسے کسی شخص کی غیر فطری خواہشات کا ہدف بنایا جا سکے یا بنایا جا سکے یا ہدف بننے کے خطرے میں ڈالنے کے لیے ٹھکانے لگایا جا سکے یا ایسا شخص اس طرح ہدف بنایا جائے گا یا ٹھکانے لگایا جائے گا تو اسے سزائے موت یا ایسی مدت کے لیے سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔

دفعہ 368۔ لے بھاگے ہوئے یا بھگا لے گئے ہوئے شخص کو ناجائز طور پر چھپانا یا حبس بیجا میں رکھنا

Wrongfully concealing or keeping in confinement, kidnapped or abducted person:

جو کوئی یہ جانتے ہوئے کہ کسی شخص کو لے بھاگا یا بھگا لے جایا گیا ہے، اسے بیجا طور پر چھپائے یا حبس بیجا میں رکھے اس کی اسی طرح سزا دی جائے گی گویا وہ خود اسی نیت سے یا علم سے اسی غرض سے جس سے یا جس کے لیے اس نے اس شخص کو چھپایا یا حبس بیجا میں رکھا، لے بھاگا یا بھگا کر لایا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد اغوا کردہ شخص کر چھپا کر رکھنے یا حبس بے جا میں رکھنے کو ایک علیحدہ جرم قرار دینا ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1۔ زیر بحث شخص کا اغوا یا اغوا بالجبر ہوا۔

2۔ ملزم کو ایسے اغوا یا اغوا بالجبر کا علم تھا۔ (AIR 1939 Lah.180)

---

*۔ جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979 کی دفعہ سے الفاظ یا کسی شخص کی غیر فطری خواہش کو حذف کر دیے گئے

**۔ دفعہ 367-A کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

3- اس نے یہ جانتے ہوئے ایسے شخص کو ناجائز طور پر چھپایا یا حبس بے جا میں رکھا- (AIR 1926 Lah. 884)
وہ علم یا نیت بھی ثابت کریں جس سے ملزم نے ایسے شخص کو چھپایا یا حبس بے جا میں رکھا یا وہ مقصد ثابت کریں جس کے تحت ملزم نے ایسا کیا-

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول-

دفعہ 369- دس برس سے کم عمر بچے کو اس کے جسم سے چوری کی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا

Kidnapping or abducting child under ten years with intent to steal from its person

جو کوئی شخص کسی بچے کو جس کی عمر دس برس سے کم ہو اس نیت سے لے بھاگے یا بھگا لے جائے کہ کوئی مال منقولہ اس کے جسم سے بددیانتی سے اتار لے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا-

شرح

مقصد : جب کسی بچے کو جس کی عمر دس سال سے کم ہو اس نیت سے اغوا کیا جائے کہ اس کے جسم پر موجود زیور وغیرہ اتار لیے جائیں تو جرم دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا- ایسی صورت میں ملزم بچے کو اس کے سرپرست سے مستقل طور پر نہیں لے جانا چاہتا بلکہ ایسی علیحدگی عارضی ہوتی ہے-

دفعہ 363 کے اجزائے ترکیبی دفعہ ہذا میں شامل ہیں-

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول-

دفعہ 370- کسی شخص کو بطور غلام خریدنا یا فروخت کرنا

Buying or disposing of any person as a slave

جو کوئی کسی شخص کو بطور غلام درآمد کرے، برآمد کرے، لے جائے، تحویل میں لے، خریدے، بیچے یا ٹھکانے لگائے یا کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف غلام کے طور پر قبول کرے یا تحویل میں لے، یا روک رکھے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا-

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن-

دفعہ 371- عادتاً غلاموں کا کاروبار کرنا Habitual dealing in slaves : جو شخص عادتاً غلاموں کو درآمد کرے، برآمد کرے، دوسری جگہ پہنچائے، خریدے، بیچے، ان کی تجارت یا ان کے کاروبار کرے تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہیں ہوگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا-

شرح

درخواست برائے حکم نامہ حاضری ملزم Habeas corpus petition : پولیس نظر بندوں کو

بازیاب اور عدالت میں پیش نہیں کر سکی تھی۔ عرضی گزار کے کنبہ کی عورتیں اور بچے بادی النظر میں اس کے اغواض کے ساتھ بانڈڈ لیبر سسٹم (bonded labour system) کے تحت جبری محنت (forced labour) کا شکار بنائے گئے تھے۔ اینٹوں کے بھٹہ کا مالک بانڈڈ لیبر سسٹم کے تحت پیشگی ادائیگیاں کر کے مزدور ملازم نہیں رکھ سکتا تھا جو نہ صرف بنیادی حق کی نفی تھی جس کی ضمانت آئین کے آرٹیکل 11 کے تحت دی گئی تھی، بلکہ "بانڈڈ لیبر سسٹم (ابالیشن) ایکٹ 1992" کی دفعات 11، 12 کے تحت نیز مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 371، 374 کے تحت مناسب صورتوں میں، ایک جرم تھا نتیجۃً پولیس کو عرضی گزار کے خلاف اور اینٹ بھٹہ کے مالک کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کی گئی تھی جو بانڈڈ لیبر سسٹم کے تحت نظر بندوں سے کام لے رہا تھا۔ پولیس کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ وہ نظر بندوں کو بازیاب کرے اور انہیں آزاد کر دے۔

[PLD 1997 Lah.428]

ضابطہ: قابل دست اندازی، نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

*[371-A۔ عصمت فروشی وغیرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کو فروخت کرنا

Selling person for purposes of prostitution, etc.

جو کوئی بھی کسی شخص کو فروخت کرتا ہے، اجرت پہ دیتا ہے یا بصورت دیگر کسی شخص کو کسی کے حوالے کرتا ہے اس نیت سے کہ کسی وقت ایسا شخص کسی دیگر شخص کے ساتھ عصمت فروشی یا ناجائز جنسی صحبت کے مقصد کے لیے یا یہ جانتے ہوئے کہ اغلباً کسی وقت ایسے شخص کو کسی بھی وقت ایسے مقصد کے لیے مامور کیا جائے گا تو اس کو سزائے قیدی دی جائے گی۔ جس کی میعاد پچیس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح Explanation:(a) جب کسی عورت کو فروخت کرے، اجرت پہ دے کر یا بصورت دیگر کسی عصمت فروش یا کسی ایسے شخص کے حوالے کیا جائے جس کا کوئی عصمت فروشی کا اڈہ ہو یا اس کا انتظام کرتا ہو تو ایسی عورت کو حوالے کرنے والے ایسے شخص کے متعلق، سوائے اس کے کہ برعکس ثابت کیا جائے، تصور کیا جائے گا کہ اس نے اس عورت کو اس ارادے سے حوالے کیا ہے کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

(b) دفعہ ہذا اور دفعہ 371-B کے مقاصد کے لیے ناجائز جماع سے مراد ایسے افراد کے مابین جماع ہے، جو رشتہ نکاح میں منسلک نہ ہوں۔

371-B۔ عصمت فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لیے کسی شخص کو خریدنا:

Buying person for purposes of prostitution etc.

جو کوئی بھی کسی شخص کو خریدتا ہے، اجرت پہ لیتا ہے یا بصورت دیگر اس پر قبضہ حاصل کرتا ہے، اس نیت سے کہ کسی وقت بھی ایسے شخص کو عصمت فروشی کے لیے یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کے لیے یا کسی غیر قانونی یا غیر اخلاقی مقصد کے لیے مامور یا استعمال کیا جائے گا تو اسے سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد پچیس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

تشریح Explanation: کوئی طوائف یا ایسا شخص جو قحبہ خانہ کا مالک ہے یا اس کا انتظام چلاتا ہے جو کسی عورت کو خریدتا ہے یا اجرت پہ لیتا ہے یا بصورت دیگر اس کا قبضہ حاصل کرتا ہے سوائے اس کے وہ اس کے برعکس ثابت کرے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص نے ایسی عورت پر اس نیت سے قبضہ کیا تھا کہ اسے عصمت فروشی کی غرض سے استعمال کیا جائے گا]۔

دفعہ 372۔ کسی نابالغ کو عصمت فروشی کرنے کے لیے بیچنا

Selling minor for purpose of Prostitution, etc.

[جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس بابت 1979ء سے منسوخ ہوئی۔]

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت سولہ برس سے کم عمر لڑکی کو حرام کاری کرانے کے لیے بیچنا، اجرت پر چلانا یا کام میں لانا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اب اس دفعہ کی بجائے جرم زنا (نفاذ حد) آرڈیننس بابت 1972ء سے جو دفعہ 13 قائم کی گئی ہے اس میں عمر کی حد کو ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ اسلام نے نابالغ یا بالغ لڑکی کو ان مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے لیے یکساں سزا مقرر کی ہے۔ دفعہ کا مقصد عصمت فروشی کے اڈوں کو ختم کرنا ہے، جرم کی تشکیل کے لیے نیت کا ہونا ضروری ہے۔

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا کے تحت جرم کے اجزا حسب ذیل ہیں:

* دفعات 371A, 371B کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ VI, بابت 2006ء کے ذریعے۔

(i) کسی شخص کو اجرت پر دینا یا کسی اور طرح کسی کے حوالہ کرنا۔

(ii) ایسی فروخت، اجرت دہی یا دیگر حوالگی اس نیت سے کی گئی ہو یا اس علم کے ساتھ کہ ایسے شخص کو حسب ذیل طریقہ پر استعمال کیا جائے گا یا مصرف میں لایا جائے گا۔

(a) عصمت فروشی کے لیے۔ یا

(b) کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کے لیے۔ یا

(c) کسی غیر قانونی اور غیر اخلاقی مقصد کے لیے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 373۔ کسی نابالغ کو عصمت فروشی وغیرہ کے لیے خریدنا

Buying minor for purposes of prostitution, etc.

[جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس بابت 1979ء سے منسوخ ہوئی]

شرح

مقصد: دفعہ 373 منسوخ ہو چکی ہے اور اب اس کی جگہ جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 14 مذکور بالا نے لے لی ہے۔ دفعہ 14 کا مقصد کسی شخص کو عصمت فروشی کے لیے فروخت کرنے کو قابل سزا قرار دینا ہے۔ دفعہ .P.P.C 372 کی جگہ آرڈیننس 1979ء کی دفعہ 13 نے لی ہے۔ دونوں دفعات کا مضمون یکساں ہے۔

دفعہ 13 کی زد میں ہر وہ شخص آجاتا ہے جو کسی شخص کو عصمت فروشی وغیرہ کے مقاصد کے لیے فروخت کرتا ہے، چاہے فروخت کرنے والا اس کا باپ، ماں بھائی بہن ہی کیوں نہ ہو۔ دفعہ 14 مذکور میں عصمت فروشی کے اڈوں کی آمدنی پر عیاشی کرنے والے سب اشخاص مجرم گردانے گئے ہیں۔

جرم کے اجزاء: متبادل دفعہ 14 میں بیان کردہ جرم کے ضروری اجزاء حسب ذیل ہیں۔

(a) کسی شخص کو خریدنا، اجرت پر لینا یا کسی اور طرح اس کا قبضہ حاصل کرنا۔

(b) خرید، اجرت پر حصول یا حصول قبضہ لازمی طور پر اس نیت یا علم سے ہو کہ اس شخص کو کسی بھی وقت استعمال یا مامور کیا جائے گا۔

اوّل: عصمت فروشی کی غرض سے، یا

دوم: ناجائز مباشرت کے لیے یا

سوم: کسی غیر قانونی اور غیر اخلاقی مقصد کے لیے۔

یہاں قبضہ سے مراد ایسا قبضہ ہے، جس میں اس شخص کو کسی دیگر کے حوالہ کرنے کی طاقت یا اختیار موجود ہو، ایسا قبضہ کسی لڑکی کو کسی واحد فعل مباشرت کے لیے حاصل کرنے سے زیادہ با اختیار قبضہ ہوگا۔ اس سے مراد اس شخص پر قطعی اور حتمی قبضہ ہے۔ (6 Cr. LJ 30)

غلام محمد المعروف گاماں بنام سرکار کی اپیل میں وفاقی شرعی عدالت کے چیرمین اور دیگر ارکان نے متفقہ فیصلہ میں اپیل نامنظور کر دی جبکہ جسٹس آغا علی حیدر نے برعکس فیصلہ کر کے ملزم کو بریت کا حقدار قرار دیا۔ متفقہ فیصلہ میں جج صاحبان نے قرار دیا کہ کسی شخص کا قبضہ حاصل کرنا' خواہ یہ قبضہ کسی طرح حاصل کیا گیا ہو، اس نیت سے کہ ایسے شخص کو عصمت فروشی یا کسی شخص سے ناجائز مباشرت کے لیے استعمال یا مامور کیا جائے گا، جرم کی زیر دفعہ 14 تکمیل کے لیے کافی ہے۔ یہ قرار دیا گیا کہ ماتحت عدالت کا مستغیثہ کے ایک ملزم سے دوسرے کو فروخت ہونے کی کہانی پر اعتبار نہ کرنا، مستغیثہ کے خلاف اثر انداز نہیں ہوتا۔ [(PLD 1981 FSC 120 (128]

جرم کی سزا: غلام محمد المعروف گاماں بنام سرکار میں وفاقی شرعی عدالت نے قرار دیا کہ دفعہ 14 میں جرم کی سزا مقرر کرنے کی الفاظ کی بندش، کسی دیگر معنی پہنانے کی متحمل نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ عدالت پر لازم ہے کہ وہ ملزم کو عمر قید اور کوڑوں کی سزا دے اور اپنی صوابدید پر کوڑوں کی سزا مقرر کرے جو تیس (30) کوڑوں سے زیادہ نہ ہو اور سزائے جرمانہ دے۔ سماعت کنندہ عدالت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اپنی صوابدید پر کم مدت کی سزائے قید سنائے۔ البتہ ان سزاؤں کے ساتھ جرمانہ کرنے کے متعلق عدالت کو اختیار ہے کہ جرمانہ کرے یا نہ کرے، حالات مقدمہ میں چونکہ ملزم کو عمر قید اور کوڑوں کی سزا دی گئی ہے لہذا جرمانہ کی سزا دینا مناسب نہیں ہے۔ شرعی عدالت نے سزائے جرمانہ منسوخ کر دی اور باقی سزا بحال رکھی۔ [PLD 1981 FSC 120 (128), 129]

نیت یا علم: یہ امر آیا کسی نابالغ لڑکی کی خرید متقاضی نیت یا علم سے کی گئی ایک امر متعلقہ واقعہ ہے لہذا بیشتر اس کے کہ دفعہ .P.P.C 373 (اب دفعہ 14، آرڈیننس 1979ء) کے تحت کوئی جرم ملزمان کے خلاف ثابت ہو سکے۔ استغاثہ کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ ملزمان نے نابالغ کا قبضہ اس علم یا نیت سے حاصل کیا کہ اسے عصمت فروشی وغیرہ کے لیے استعمال کیا جائے گا یا مجبور کیا جائے گا۔ نیت یا علم کے متعلق شہادت لازمی طور پر یہ ہونی چاہیے کہ قبضہ حاصل کرنے والا

''حصول کے وقت اس خواہش سے مجبور تھا کہ وہ اس کو بطور عصمت فروشی کے استعمال کرے گا یا کام میں لائے گا' ایسے شخص کے چلن کے آئندہ رخ کی نیت ہی جرم کی تشکیل کرتی ہے محض قبضہ کا فعل اس کا تعین نہیں کرتا۔ ایسی صورت میں جبکہ لڑکی کا قبضہ حاصل کرنے والا قحبہ خانہ کا منیجر یا قابض تھا یا طوائف تھی تو ایسی نیت کا قیاس پیدا ہوگا۔ دیگر صورتوں میں نیت کا قیاس حالات سے اخذ کیا جائے گا۔ جبکہ ایک نابالغ لڑکی نے بلوغت پالی لیکن اسے عصمت فروشی کرنے کے لیے نہ کہا گیا بلکہ اسے صرف ناچ گانا سکھایا گیا تو یہ قرار دیا گیا کہ لڑکی رکھنے والے کے خلاف دفعہ P.P.C 373 (دفعہ 14، آرڈیننس 1979ء) کا جرم نہیں بنتا تھا۔ (PLD 1963 Lah. 239)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ نا قابل ضمانت، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 374۔ غیر قانونی طور پر جبری محنت لینا Unlawful compulsory labour:

(1) جو کوئی کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف محنت کرنے کے لیے ناجائز طور پر مجبور کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کوئی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 5 برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(2) جو کوئی کسی جنگی قیدی یا تحفظ دیئے گئے شخص کو پاکستان کی مسلح افواج میں جبراً خدمت دینے پر مجبور کرے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 5 سال تک ہوسکتی ہے۔

تشریح Explanation: اس دفعہ میں ''جنگی قیدی'' اور تحفظ دیے گئے شخص کے وہی معنی لیے جائیں گے جو ان الفاظ کو آرٹیکل 4، جنیوا کنونشن نے 12 اگست 1949ء کے جنگی قیدیوں کے سلوک کے سلسلہ میں اور آرٹیکل 4، جنیوا کنونشن نے شہری آبادی دوران جنگ کے سلوک کے سلسلہ میں علی الترتیب مقرر کیے گئے ہیں جس کی توثیق پاکستان نے 2 جون 1951ء کو کی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد رعیت کو اس جبری بلا اجرت مزدوری کرنے سے بچانا ہے جو سابقہ ادوار میں بڑے بڑے زمینداران ان سے لیتے تھے۔

جرم کے اجزاء: جرم کے اجزا حسب ذیل ہیں:

(i) کسی شخص کو ناجائز طور پر یا خلاف قانون مجبور کرنا۔

(ii) ایسی ناجائز مجبوری کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف محنت کرنے پر مجبور کرے۔

شہادت: ثابت کریں کہ:

(i) ملزم نے زیر بحث شخص کو مزدوری کرنے پر مجبور کیا۔

(ii) ایسی مجبوری غیر قانونی تھی۔

(iii) اس شخص نے اپنی مرضی کے خلاف مزدوری کی۔

ضابطہ: نا قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

زنا بالجبر کے بیان میں

Of Rape

*[375 ریپ Rape: کسی شخص کو ریپ کا مرتکب کہا جائے گا جو کسی عورت سے درج ذیل پانچ حالتوں میں سے کسی ایک میں مباشرت کرے۔

(i) اس کی مرضی کے خلاف۔

---

* دفعہ 375 کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

(ii) اس کی رضامندی کے بغیر۔

(iii) اس کی رضامندی سے جبکہ ایسی رضامندی قتل یا ضرر کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو۔

(iv) اس کی رضامندی سے جبکہ مرد جانتا ہو کہ وہ جائز طور پر اس سے شادی شدہ نہیں اور یہ کہ رضامندی اس بناء پر دی گئی ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ مرد وہ دوسرا شخص ہے جس کے ساتھ اس کی شادی جائز طور پر ہوئی ہے یا جائز طور پر شادی شدہ ہونا باور کرتی ہے۔

(v) اس کی رضامندی سے یا اس کے بغیر جبکہ وہ سولہ سال سے کم عمر کی ہو۔

تشریح Explanation: ایسی جنسی مباشرت کی تشکیل کے لیے، جو ریپ کے جرم کے لیے ضروری ہے، دخول کافی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ 375 P.P.C منسوخ کر کے اس کی بجائے آرڈیننس 1979 کی دفعہ 6 مذکورہ بالا قائم کر دی گئی ہے۔ دفعہ 375 P.P.C کے مطابق زنا بالجبر کا سزاوار صرف مرد ہوتا تھا جبکہ اب عورت کو بھی زنا بالجبر کا مجرم قرار دیا جاسکتا ہے، دفعہ ہذا میں (دفعہ 6) وہ تمام صورتیں بیان کر دی گئی ہیں جن میں مرد عورت کے مابین مباشرت کو زنا بالجبر سمجھا جائے گا۔

جرم کے اجزاء: زنا بالجبر کے جرم کی تشکیل کے لیے ضروری اجزاء حسب ذیل ہیں:

(a) مباشرت مرد نے عورت سے یا عورت نے مرد سے کی ہو۔

(b) دونوں کے مابین جائز شادی موجود نہ ہو، اور

(c) مباشرت مرد نے عورت کی مرضی یا ارادہ کے بغیر کی ہو یا عورت نے مرد یا ارادہ کے بغیر کی ہو، یا

(d) مباشرت میں یا تو مرد کی رضامندی نہ ہو یا عورت کی، یا

(e) اگر مرد نے عورت کی رضامندی تو حاصل کر لی ہو مگر ایسی رضامندی عورت کو قتل یا ضرر پہنچانے کا خوف دلا کر حاصل کی ہو یا عورت نے اسی طرح مرد کی رضامندی حاصل کی ہو۔

(f) مظلوم نے رضامندی اس یقین کی بناء پر دی کہ عورت نے مرد کو ایسا شخص تصور کیا جس سے عورت کی شادی جائز طور سے ہوئی تھی اور مرد جانتا ہو کہ وہ اس عورت کا جائز شوہر نہیں ہے۔ اسی طرح عورت نے مرد کے غلط طور پر اس کی جائز بیوی ہونے کا تصور دے کر اس کی رضامندی حاصل کی ہو حالانکہ عورت جانتی ہو کہ وہ اس کی جائز بیوی نہیں ہے۔

(g) ایسی مباشرت میں دخول ہوا ہو چاہے کتنا ہی معمول کیوں نہ ہو۔

مرضی اور رضامندی کا فرق: مرضی اور رضامندی کے درمیان بہت باریک فرق ہے۔ تاہم یہ فرق حقیقی ہے۔ مرضی اور رضامندی ہر دو ماغی صلاحتیں ہیں لیکن مرضی زیادہ مضبوط لفظ ہے جو دماغ کی اس اعلیٰ صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے جس کے تحت کوئی شخص کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ "مرضی کے بغیر" الفاظ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ فعل کسی شخص کے اس فعل کی ادائیگی کی مخالفت کرنے کے باوجود سرانجام دیا گیا۔ "بلا رضامندی" محض جامد طرز عمل کو ظاہر کرتا ہے جس میں عملی مخالفت نہ کی گئی ہو۔
(AIR 1933 Rang. 98 FB)

ضمنی دفعہ (1) کی شق الف اور ب درحقیقت یکساں نوعیت کی نہ ہیں۔ شق الف ایک باشعور عام شخص کا تصور کرتی ہے جو اپنے حواس اور عقل پر پوری طرح حاوی ہے اور جو اپنی مرضی و اختیار کا بلا رکاوٹ استعمال کر سکتا ہو، چونکہ مرضی کے لفظ میں مابعد کی "مرضی" بھی شامل سمجھی جاسکتی ہے۔ لہذا مقننہ نے مرضی (will) کا لفظ بجا طور پر علیحدہ شق میں رکھا ہے تاکہ مابعد کی رضامندی کو اس سے خارج رکھا جائے۔

جبر: فقہ حنفی میں جبر کے متعلق بیان ہے کہ

اگر بادشاہ نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی۔ (فتح القدیر) اگر بادشاہ کے سوا کسی اور نے کسی کو زنا پر مجبور کیا تو صاحبین کے نزدیک اس پر حد واجب نہ

ہوگی۔(فتح القدیر)

جبر کے معنی یہ ہیں کہ دخول کے وقت تک جبر قائم رہے۔ایک مجبور شخص نے راضی عورت سے زنا کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت پر حد واجب ہوگی اور امام محمد کے نزدیک نہ ہوگی۔اگر مجنون یا لڑکے نے راضی عورت سے زنا کیا تو کسی پر حد واجب نہ ہوگی۔(الہدایہ) اگر کسی نے شرمگاہ کے علاوہ کسی عورت کے دوسرے اعضاء میں مباشرت کی تو حد واجب نہ ہوگی لیکن وہ قابل تعزیر ہوگا اور اگر اس کی مقعد میں دخول کیا یا کسی لڑکے سے اغلام کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہ ہوگی البتہ اس کو تعزیر دی جائے گی اور قید کیا جائے گا تا کہ توبہ کرے،لیکن صاحبین کے نزدیک حد زنا واجب ہوگی۔اس لیے اگر وہ محصن ہے تو اس کو سنگسار کریں گے اور اگر محصن نہیں ہے تو درے لگائیں گے اور اگر کسی نے یہ فعل اپنے غلام یا لونڈی یا بیوی سے کیا تو اس پر بلا اتفاق حد واجب نہ ہوگی۔(الکافی)

اس امر پر تمام صحابہ کا اتفاق ہے کہ اغلام زنا نہیں ہے البتہ جو سزا اس پر واجب ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے۔(الحماویہ)

سقوط حد میں عورت اور مرد کا فرق:امام محمد کے مطابق زنا کے مقابلے میں مرد کا فعل اصل ہے اور عورت اس کے تابع ہے۔اس لیے جب اصل پر حد واجب نہ ہو تو تابع پر بھی واجب نہ ہوگی۔اس کے برعکس اگر تابع پر حد واجب نہ ہو تو اس کا مطلب یہ نہ ہوگا اصل پر بھی حد ممکن نہیں ہے۔(الہدایہ)

دخول کی شرط:اگر سر ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل نہ کیا جائے تو حد واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ زنا نہ ہوگا بلکہ لمس و مساس ہے۔لہٰذا دخول ضروری شرط ہے(جامع الرموز)چونکہ زنا بالجبر کے لیے محض دخول کافی ہے لہٰذا انزال ہو کر مکمل مباشرت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔(1960 Cr. LJ 927)

سزا:ضمنی دفعہ (3) میں زنا بالجبر کی سزا تجویز کی گئی ہے۔اگر مجرم محصن ہو تو اسے جائے عام پر سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا۔اس سلسلہ میں 1979 کی شریعت پٹیشن نمبر 59 اور 62 میں فیڈرل شریعت کورٹ بینچ جو مسٹر جسٹس (ریٹائرڈ) صلاح الدین احمد چیئرمین جسٹس آغا علی حیدر، آفتاب حسین، ذکا اللہ لودھی اور کریم اللہ درانی ممبران پر مشتمل تھا،ایک کے مقابلہ میں چار کی اکثریت سے دونوں درخواستوں کو منظور کر لیا اور یہ قرار دیا کہ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979 کی دفعات 5 اور (2)6 میں رجم (سنگساری) کی سزا اسلامی عقائد کے منافی ہے اور صرف سو کوڑے مارنے کی حد واجب ہے۔فیڈرل شریعت کورٹ نے حکومت کو سفارش کی کہ مذکورہ دفعات کی ترمیم کی جائے۔(PLD 1981 Lah. 145)

اگر مجرم محصن نہ ہو تو اسے شق (ب) کے تحت جائے عام پر سو کوڑے مارنے کی یا کوئی دیگر سزا،جس میں سزائے موت بھی شامل ہے، جسے عدالت حالات مقدمہ میں مناسب سمجھے،دی جا سکتی ہے۔

سزا کی توثیق:زنا بالجبر مستوجب حد کی سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی جو اس سزا کے خلاف اپیل سننے کی مجاز ہو۔اگر کوڑوں کی سزا دی گئی ہو تو سزا کی توثیق اور عمل درآمد ہونے تک ملزم سے ایسا سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

سزا کی توثیق کے لیے عدالت ضابطہ فوجداری کی دفعہ 374 میں درج طریقہ کار کو عمل میں لائے گی اور کارروائی مقدمہ اس عدالت کو ارسال کرے گی جو اس کے حکم کے خلاف اپیل سماعت کرنے کی مجاز ہو،یعنی فیڈرل شریعت کورٹ،توثیق حاصل کرنے کے لیے مثل مقدمہ کا ارسال کرنا ضروری ہے چاہے سزایاب اپیل رجوع کرے یا نہ کرے۔(PLD 1981 FSC 108)

ضمانت:بمقدمہ محمد رفیق بنام سرکار عدالت نے قرار دیا ہے کہ جرائم تحت دفعات 10،6 اور 11 چونکہ سپیشل قانون کی ہیں اور ضابطہ فوجداری کے احکام اس آرڈیننس کے تحت کارروائیوں میں اطلاق پذیر نہ ہوں گے لہٰذا وہ احکام جن کا اطلاق خارج نہیں کیا گیا اور جس میں اداروں کے علاوہ دفعہ 498،ضابطہ فوجداری شامل ہے،حدود آرڈیننس کے تحت رجسٹر کردہ مقدمات پر یقینی طور پر اطلاق پذیر ہوں گے۔عدالت نے قرار دیا ہے کہ مقننہ نے ہائی کورٹ کے ضمانت کے اختیارات کو قائم رکھا ہے۔عدالت نے

مزید قرار دیا کہ مقدمہ کے رجسٹر ہونے پر جو عدالت مقدمہ کی سماعت کر رہی ہو اسے اول اس امر کا تعین کرنا ہے کہ مقدمہ حدود آرڈیننس کے تحت قابل سماعت ہوگا یا کہ عام قانون کے تحت۔ ایسا فیصلہ ہونے تک مقننہ نے ہائی کورٹ کے اختیارات نسبت ضمانت کو بحال کر رکھا ہے۔ عدالت نے مزید قرار دیا کہ ان حالات میں نہ صرف یہ کہ ہائی کورٹ کے اختیارات تحت دفعہ 498، ضابطہ فوجداری ختم نہیں کیے گئے بلکہ اس کے برعکس مقننہ نے ان کو قائم رکھا ہے۔ (PLD 1980 Lah.708)

ثبوت: زنا بالجبر کے جرم کے لیے ثابت کریں:

(اول) مجرم نے مظلوم (زنا کا شکار) کے ساتھ مباشرت کی ہے۔

(دوم) مجرم نے ان چار صورتوں میں سے کسی ایک میں مباشرت کی جو ضمنی دفعہ (1) میں درج ہیں۔

(سوم) زنا کا شکار مجرم کے ساتھ شادی شدہ نہ تھا یا نہ تھی۔

(چہارم) دخول ہوا تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

*[**دفعہ 376۔ ریپ کی سزا Punishment of Rape:** (1) جو کوئی بھی ریپ کا ارتکاب کرتا ہے، اسے سزا موت یا کسی ایک نوعیت کی سزائے قیدی دی جائے گی جو کہ کم سے کم پانچ سال اور زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) جب ریپ کا ارتکاب دو یا دو سے زیادہ اشخاص کی جانب سے تمام کی مشترکہ نیت کی تائید میں کیا گیا ہو، تو ان میں سے ہر ایک شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔]

شرح

زنا بالجبر کی سزا جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979 کی دفعہ 6 ضمنی دفعہ (3) میں مقرر کی گئی ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی شرح دفعہ 375 کے تحت دی جا چکی ہے۔

جرائم خلاف وضع فطری کے بیان میں

Of Unnatural Offences

دفعہ 377: جرم خلاف وضع فطری Unnatural offences: جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت یا جانور سے بالارادہ شہوانی اختلاط خلاف وضع فطری کرے، اسے عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد کم از کم دو سال اور زیادہ سے زیادہ دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہے۔

وضاحت Explanation: دفعہ ہذا میں بیان کردہ شہوانی اختلاط کی تشکیل کے لیے دخول کافی ہے۔

شرح

مقصد: انسانی اخلاق اور مذہبی تقاضوں کے لیے ضروری ہے کہ جنسی مباشرت کے صرف وہی طریقے استعمال کیے جائیں جو سلسلہ تولید کے لیے وقف ہوں۔ مرد اور عورت کو مذہبی اجازت کے دائرے میں رہ کر مباشرت صرف افزائش نسل کے لیے کرنی چاہیے۔ یہ فطری جماع کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس جب کوئی مرد کسی مرد سے یا عورت، عورت سے یا

---

* دفعہ 376 کا زیر ذیلی سرخی "آف ریپ" کے تحت اضافہ ہوا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

انسان جانور سے شہوانی رابطہ قائم کرکے حیوانی خواہشات پوری کرے تو اس کا فعل فطری تقاضوں کے خلاف قرار پاتا ہے۔ دفعہ ہذا کا مقصد ایسے غیر فطری فعل کو قابل سزا ٹھہرانا ہے۔

رضامندی : دفعہ ہذا کے تحت جرم میں مفعول کی رضامندی بطور عذر غیر موثر غیر متعلق ہے۔ فاعل اور رضامند مفعول دونوں مستوجب سزا ہوتے ہیں۔ مفعول کی حیثیت شریک جرم کی ہوتی ہے۔ کوئی شادی شدہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ خلاف وضع فطری فعل پر راضی ہوتی ہے شریک جرم ہے۔

دفعہ 376 اور 377 کا فرق : دفعہ 376 اور 377 میں صرف دو الفاظ سے فرق پیدا کیا گیا ہے۔ دفعہ 376 میں جنسی مباشرت اور دفعہ 377 میں شہوانی اختلاط کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ نیز دفعہ 377 میں "خلاف وضع فطری" کے الفاظ استعمال کرکے مضمون کی مزید وضاحت کردی گئی ہے۔ ہر جنسی فعل میں شہوانی اختلاط کا عنصر موجود ہوتا ہے مگر ہر "شہوانی اختلاط" میں فطری جنسی عمل موجود نہیں ہوتا۔ دونوں صورتوں میں مباشرت یا اختلاط کو قائم رکھا گیا ہے۔ جنسی مباشرت میں دو مختلف انسانوں کے اعضائے تناسل کا باہمی اختلاط شامل ہے جبکہ شہوانی اختلاط میں اس بارے میں اختلاف موجود ہے۔ انگریزی قانون میں رسل اور سٹیفن نے تحریر کیا ہے کہ جرم کی تشکیل کے لیے یہ ضروری ہے کہ فعل جسم کے اس حصہ میں کیا جائے جہاں غلام یا لواطت کی جاتی ہے۔

دخول : دفعہ ہذا کی وضاحت میں بتایا گیا ہے کہ شہوانی اختلاط کی تشکیل کے لیے دخول کافی ہے۔ یعنی انزال کا ہونا یا نہ ہونا غیر متعلق ہے۔ اگرچہ منی کے نشانات اثبات جرم کی شہادت کے لیے اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر عدالت کی تسلی ہوجائے کہ دخول ہوا تھا تو جرم تکمیل شدہ تصور ہوگا۔ (PLD 1978 Pesh. 146)۔ جس جرم کی دفعہ ہذا میں سزا مقرر کی گئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ دخول ہوا ہو چاہے یہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ پس اس جرم کا اقدام مفعول کے مقعد میں آلہ تناسل داخل کرنے کا اقدام ہونا چاہیے۔ ملزم کی طرف سے اس سمت میں کوئی حرکت ثابت کرنا ضروری ہوگا۔ جبکہ ملزم کی نیت شہوانی اختلاط خلاف وضع فطری کرنے کی تھی اور اس نے ایسی ہوس کو پورا کرنے کے لیے جملہ تیاریاں کیں مگر قبل اس کہ کوہ اپنا عضو داخل کرتا اسے انزال ہوگیا تو عدالت نے قرار دیا کہ اس نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا تھا جسے اغلام کے جرم کے ارتکاب کا اقدام کہا جاسکے۔ (PLD 1961 Dacca 447; PLD 1961 Pesh. 17)

دفعہ 377 کے تحت الزام کے حق میں شہادت موثر ہونی چاہیے کیونکہ ایسا الزام لگانا تو آسان ہوتا ہے مگر اس کو رد کرنا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔

کوئی شخص دفعہ 377 کے تحت مجرم قرار دیا جاسکتا ہے چاہے مقعد میں واقعی دخول نہ بھی ہوا ہو یا قانونی لحاظ سے اس کا اقدام نہ بھی کیا گیا ہو۔ جبکہ ایک ملزم نے 11-12 سالہ لڑکے کو زمین پر اس طرح گرالیا کہ اس کا منہ اوپر کی طرف تھا اور ملزم نے اس کی رانوں میں خالی جگہ بنا کر اس میں اپنا آلہ تناسل داخل کیا اور منی انزال ہونے پر کھڑا ہوگیا تو قرار دیا گیا کہ ملزم دفعہ 377 کے تحت مجرم تھا۔ کیونکہ اس دفعہ کے تحت جرم کی تشکیل کے لیے ہر صورت میں دخول ہونا لازمی نہیں ہے۔ ملزم کے آلہ تناسل کا لڑکے کی رانوں کے درمیان داخل ہونا دخول اور شہوانی اختلاط کے مترادف ہے۔ یہ شہوانی اختلاط ہے کیونکہ ملاپ کرنے والا عضو اس عضو میں ملفوف ہوگیا تھا۔ یعنی لڑکے کی رانوں میں ملفوف ہوگیا تھا۔
(PLD 1961 Dacca 447)

جبکہ ملزم دخول سے قبل انزال ہوجائے تو وہ غیر فطری جرم کے اقدام کا مجرم ہوگا۔ (PLD 1959 Lah.)

سزا میں تخفیف : استغاثہ نے کامیابی سے جرم کا ارتکاب جرم ثابت کردیا تھا۔ مستغیث کے بیان میں جو معمولی تضادات پائے گئے تھے انہیں نظرانداز کیا جاسکتا تھا اور اس سے ملزم کو بھی کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا۔ ایک ملزم کی طبی رپورٹ اگرچہ اگزیبٹ نہ کرائی گئی تھی تاہم وہ ریکارڈ کا حصہ تھی اور اس کے برعکس کچھ ثابت نہ کیا جاسکا۔ ملزمان سے یہ سوال نہ پوچھا گیا کہ انہوں نے دانستہ طور پر فرار کا راستہ کیوں اختیار کیا تھا بلکہ اس سوال کے عدم استفسار سے استغاثہ کے موقف کو کسی نقصان کا احتمال نہ تھا۔ ملزم کے پاس جان بوجھ کر زیر زمین چلے جانے کا کوئی عذر نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے اس کی وضاحت کی تھی کہ وقوعہ کے فوراً بعد وہ کیوں فرار ہوگئے تھے۔ استغاثہ کے گواہان نے ملزمان کے خلاف جاری کئے گئے وارنٹوں اور ان کے خلاف اعلامیہ کو ثابت کیا تھا۔ مستغیث کی کہانی کو نقشہ جائے وقوعہ اور ستم رسیدہ شخص کے بیان سے تائید حاصل ہوئی تھی اور طبی رپورٹ سے بھی اسے تقویت ملی تھی۔ ان حالات میں عدالت سماعت نے درست طور پر ملزمان کو سزا دی تھی لیکن چونکہ ملزمان نے ساڑھے دس سال تک مقدمہ میں ملوث رہنے کی مشکلات کا سامنا کیا تھا لہٰذا ان کی سزا میں تخفیف کردی گئی۔ (1998 MLD 1202) .

مستغیث کو اس نکتہ پر غور کرنے کے لئے اپیل کی اجازت دے دی گئی کہ ملزم کو چونکہ پہلے ہی عدالت سماعت نے کم سزا دی تھی اس لئے فیڈرل شریعت کورٹ کو یہ حق حاصل نہ تھا کہ ۳ سال کی اس سزا میں مزید کمی کرتی جسکی وجہ محض یہ بتائی گئی تھی کہ اس نے پہلا جرم سرزد کیا ہے۔ (1998 SCMR 1215)

ملزم کا مادہ منویہ (semen) گروپ بندی کے لیے مصلیات دان (serologist) کے پاس نہیں بھیجا گیا تھا۔ منی آلودہ پھریریوں (swabs) کی شہادتی قدر --- مہبلی (Vaginal) یا مبرزی (anal) پھریریوں (swabs) پر پایا جانے والا مادہ منویہ (semen) شہادتی قدر کھودیتا ہے اگر ملزم کا مادہ منویہ حاصل نہیں کیا جاتا اور مصلیات دان سے اس کا معائنہ نہیں کرایا جاتا اور مذکورہ پھریریوں (swabs) پر پائے جانے والے مادہ منویہ کے ساتھ میچ (match) نہیں کیا جاتا۔
[1997 PCr. LJ 1107 (b)]

ملزم نے شکار کے ساتھ اس کی رضامندی سے لواطت کا ارتکاب کیا تھا۔ مادہ منویہ کا تقابل اور گروپ بندی ملزم کو اس جرم کے ساتھ متعلق کرنے کے لیے جو نہیں کیا گیا تھا نہایت لازمی تھی۔ ملزم وقوع کے وقت 17 سالہ ناپختہ نوجوان اور طالب علم تھا اور سابقہ سزایاب نہیں تھا۔ ملزم کی سزایابی برقرار رکھی گئی، لیکن ابتدائی عدالت کی طرف سے دی گئی دس سال قید بامشقت مع 20,000 روپے جرمانہ کی سزا میں تخفیف کرکے دو سال قید بامشقت مع 1000 روپے جرمانہ کردی گئی تھی اور اندریں حالات مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 382-B کا فائدہ دیا گیا تھا۔ [1998 MLD 1924]

اپیل دائر کرنے کی اجازت Leave to appeal : سپریم کورٹ نے ملزم کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی تھی یہ جائزہ لینے کے لیے کہ آیا استغاثہ ملزم کے جرم کو معقول شبہے سے بالاثابت کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا اور آیا کہ اعلیٰ عدالتوں کی طرف سے فوجداری مقدمات میں محفوظ عدل گستری کے لیے بیان کردہ اصولوں کے پیش نظر شہادت کو صحیح طور پر جانچا گیا تھا [1998 SCMR 1145] -

شہادت : ثابت کریں کہ

1- ملزم نے کسی مرد، عورت یا جانور سے شہوانی اختلاط کیا۔

2- ایسی مباشرت خلاف وضع فطری تھی۔

3- ملزم نے ایسا فعل بالارادہ کیا۔

4- دخول ہوا تھا۔

مفعول کے بیان پر ملزم کو سزایاب کرنا غیر محفوظ ہوگا جبکہ اس کے بیان کی تائید نہ کی گئی ہو۔ سوائے اس کے کہ ایک شہادت کو خاص طور پر وزنی قرار دیا جاسکتا ہو۔ اغلام کے مقدمات میں منی کے داغ اہم شہادت تشکیل دیتے ہیں لہذا کیمیکل ایگزامینر (ممتحن کیمیائی) کی رپورٹ کو بہت اہمیت دی جانی چاہیے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

===============

باب 17

ان جرموں کے بیان میں جو مال سے متعلق ہیں
OF OFFENCES AGAINST PROPERTY

سرقہ کا بیان Of theft

دفعہ 378۔ سرقہ کی تعریف Theft : جو کوئی شخص بددیانتی سے کوئی مال منقولہ کسی شخص کے قبضے میں سے اس کی رضامندی کے بغیر لینے کی نیت سے اس مال کو لینے کے لیے اس مال کو ہلائے تو کہا جائے گا کہ اس نے سرقے کا ارتکاب کیا۔

وضاحت Explanation 1 : کوئی شے جب تک کہ وہ زمین سے پیوستہ رہے، چونکہ وہ مال منقولہ نہیں لہٰذا ایسی شے نہیں ہے جس کا سرقہ ہوسکے۔ مگر جونہی وہ زمین سے جدا کی جائے اسی وقت سرقے کے قابل ہوجائے گی۔

وضاحت Explanation 2 : کسی شے کی تبدیلی جگہ، جو اسی فعل سے پیدا ہو جس سے اسے جدا کیا گیا ہو، سرقہ کہی جاسکتی ہے۔

وضاحت Explanation 3 : کسی شے کو واقعی طور پر حرکت دینے کے ساتھ ساتھ، کسی شخص کا کسی شے کو، کسی رکاوٹ کو ہٹا کر، جو اسے حرکت کرنے سے روکتی ہو یا اسے کسی دیگر شے سے جدا کرکے، حرکت دینا کہا جائے گا۔

وضاحت Explanation 4 : جو شخص کسی وسیلے سے کسی جانور کی جگہ تبدیل کرنے کے باعث ہو۔ اس کی نسبت اس جانور کو حرکت دینے اور ہر اس شے کو حرکت دینا کہا جائے گا جو ایسی پیدا کردہ حرکت کے نتیجہ میں وہ جانور حرکت میں لائے۔

وضاحت Explanation 5 : اس تعریف میں متذکرہ رضامندی صریح یا معنوی ہوسکتی ہے اور یہ یا تو اس شخص کی طرف سے دی جاسکتی ہے جو قابض ہو یا کسی شخص کی طرف سے جسے اس مقصد کے لیے صریح یا معنوی اختیار حاصل ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف نے ب کی زمین سے ایک درخت اس نیت سے کاٹا کہ اسے ب کے قبضہ میں سے ب کی رضامندی کے بغیر بددیانتی سے لے جائے تو یہاں جونہی کہ الف نے درخت کو اس طرح لے جانے کے لیے کاٹا اس نے سرقہ کا ارتکاب کیا۔

(b) الف کتوں کا طعمہ اپنی جیب میں رکھتا ہے اور اس طرح ب کے کتے کو اپنے پیچھے لگنے کی ترغیب دیتا ہے تو یہاں اگر الف کی یہ نیت ہو کہ وہ بددیانتی سے ب کے قبضے سے ب کی رضامندی کے بغیر اس کا کتا لے جائے تو جس وقت ب کے کتے نے الف کے پیچھے چلنا شروع کیا، اسی وقت الف سرقے کا مرتکب ہوا۔

(c) الف ایک بیل جس پر خزانے کا صندوق لدا ہوا ہے پاتا ہے وہ بیل کو اس نیت سے ایک خاص طرف ہانکتا ہے کہ بددیانتی سے خزانہ لے لے جونہی کہ بیل نے حرکت کرنا شروع کیا الف نے خزانے کے سرقے کا ارتکاب کیا۔

(d) الف جو ب کا نوکر ہے اور جس کی امانت میں ب کے ظروف چاندی وغیرہ کی جانب سے رکھے گئے ہیں۔ بلارضامندی ب ان ظروف کو بددیانتی سے لے کر بھاگ جاتا ہے تو الف سرقہ کا مرتکب ہوا ہے۔

(e) ب سفر کا ارادہ کر کے اپنے ظروف چاندی وغیرہ اپنے واپس آنے تک الف کو جو ایک گودام کا مالک ہے، امانتاً سپرد کرتا ہے اور الف ان ظروف کو سنار کے پاس لے جا کر بیچ ڈالتا ہے۔ اس صورت میں برتن ب کے قبضہ میں نہیں تھے اس لیے وہ ب کے قبضہ میں سے نہیں لیے جاسکتے اور الف سرقہ کا مرتکب نہیں ہوا۔ اگرچہ اس نے خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہوگا۔

(f) الف ب کی انگوٹھی ایک میز پر رکھی ہوئی اس گھر میں پائے، جہاں ب رہتا ہے تو اس صورت میں انگوٹھی ب کے قبضہ میں ہے اور اگر الف اس کو بددیانتی سے وہاں سے اٹھا لے جائے تو الف سرقے کا مرتکب ہوگا۔

(g) الف ایک انگوٹھی جو کسی کے قبضے میں نہ ہو، شارع عام میں پڑی پاتا ہے تو اس کے اٹھا لینے سے الف سرقے کا مرتکب نہیں ہے اگرچہ وہ مال کے تصرف مجرمانہ کا مرتکب ہوسکتا ہے۔

(h) الف ب کی انگوٹھی اس کے گھر میں میز پر پڑی دیکھتا ہے - وہ تلاشی اور افشا کے خوف سے اسی وقت اس انگوٹھی کے تصرف بے جا کرنے کی ہمت نہیں پاتا اور اس کو ایسی جگہ چھپا دیتا ہے جہاں سے اس کا ب کو مل جانا بہت غیر اغلب اس وقت لے جانے اور اس انگوٹھی کو اس مخفی جگہ بیچنے کی نیت سے جب اس کی گمشدگی فراموش ہوجائے۔ یہاں الف اس انگوٹھی کی پہلی حرکت دینے کے وقت ہی سرقہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

(i) الف اپنی گھڑی درست کروانے کے لیے اس کو ب ایک گھڑی ساز کے حوالہ کرتا ہے۔ ب گھڑی اپنی دکان پر لے جاتا ہے اور الف جس کو ب گھڑی ساز کا کوئی قرض دینا نہیں ہے جس کے عوض گھڑی ساز اس گھڑی کو ضمانت کے طور پر جوازاً روک سکتا ہو۔ ب کی دکان میں اعلانیہ جاتا ہے اور وہ گھڑی ب کے ہاتھ سے زبردستی چھین کر چل دیتا ہے۔ تو یہاں اگرچہ ممکن ہے کہ الف مداخلت بے جا مجرمانہ اور حملے کا مرتکب ہوا۔ لیکن وہ سرقہ کا مرتکب نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس نے کیا بددیانتی سے نہیں کیا۔

(j) اگر الف کو گھڑی مرمت کرنے کی بابت ب کا کچھ روپیہ دینا ہو اور ب اس قرضے کی ضمانت کے طور پر گھڑی کو جوازاً روک رکھے اور الف ب کے قبضے میں سے اس گھڑی کو اس نیت سے لے لے کہ وہ ب کو اس مال سے محروم کرکے قرضے کی ضمانت کو معدوم کرے تو الف سرقے کا مرتکب ہوگا کیونکہ وہ اس گھڑی کو بددیانتی سے لیتا ہے۔

(k) نیز اگر الف اپنی گھڑی ب کے پاس گروی رکھے اور اس روپیہ کے ادا کئے بغیر جو اس نے ب سے گھڑی پر قرض لیا ہے گھڑی کو ب کے قبضہ سے اس کی بلارضامندی لے لے۔ تو اگرچہ گھڑی ب کا مال ہے۔ تاہم الف سرقے کا مرتکب ہوگا۔ کیونکہ وہ اس کو بددیانتی سے لیتا ہے۔

(l) الف اس نیت سے ب کی کوئی چیز اس کے قبضے میں سے اس کی بلارضامندی لے لے کہ جب تک وہ ب سے اس چیز کے واپس کرنے کے صلے کے طور پر کچھ روپیہ حاصل نہ کرلے، چیز مذکور اپنے پاس رکھے گا تو اس صورت میں چونکہ الف بددیانتی سے وہ چیز لیتا ہے اس لیے الف سرقہ کا مرتکب ہوا۔

(m) الف جو ب کے ساتھ دوستانہ راہ و رسم رکھتا ہے، ب کی غیر حاضری میں اس کی لائبریری میں جاتا ہے اور اس

کی صریح رضامندی کے بغیر اس کی کوئی کتاب صرف پڑھنے کے لئے لے جاتا ہے اور اس کا واپس کرنا الف کی نیت میں ہے تو اس صورت میں اغلب ہے کہ الف نے یہ سمجھا ہو کہ اس کو ب کی جانب سے ب کی کتاب پڑھنے کی معنا اجازت ہے پس اگر الف کا یہ گمان ہے تو الف سرقہ کا مرتکب نہیں ہوا۔

(n) الف ب کی بیوی سے خیرات مانگتا ہے اور وہ الف کو روپیہ، کھانا اور کپڑا دے۔ جس کو الف جانتا ہے کہ وہ اس کے شوہر کا مال ہے تو اس صورت میں اغلب ہے کہ الف یہ سمجھتا ہو کہ ب کی بیوی ایسی خیرات کرنے کی مجاز ہے۔ پس اگر الف کا یہ گمان تھا تو الف سرقہ کا مرتکب نہیں ہوا۔

(o) الف ب کی زوجہ کا آشنا ہے۔ وہ الف کو قیمتی مال دیتی ہے۔ الف جانتا ہے کہ وہ اس کے شوہر ب کا مال ہے اور ایسا مال ہے جو ب کی طرف سے وہ دینے کی مجاز نہیں ہے۔ پس اگر الف بددیانتی سے وہ مال لیتا ہے تو وہ سرقہ کا مرتکب ہے۔

(p) الف ب کے مال کو اپنا مال سمجھ کر نیک نیتی سے ب کے قبضے میں سے وہ مال لے لیتا ہے تو اس صورت میں چونکہ بددیانتی سے نہیں لیتا ہے اس لیے الف سرقے کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں سرقہ یعنی چوری کی تعریف و تشریح درج ہے۔ اب سرقہ کی نسبت جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کا آرڈیننس 1979ء 10 فروری 1979 سے نافذ ہو چکا ہے۔

آرڈیننس 1979 کے چوری کی اقسام: نفاذ حدود کے مذکورہ آرڈیننس کے مطابق چوری یعنی سرقہ کی دو اقسام ہیں۔ ایک تو سرقہ مستوجب حد اور دوسری قسم سرقہ مستوجب تعزیر ہے۔ سرقہ مستوجب حد مذکورہ آرڈیننس کے تحت مستوجب سزا ہوگا جبکہ دیگر سرقہ تعزیرات پاکستان کے تحت قابل سزا ہوگا۔

سرقہ مستوجب حد: سرقہ مستوجب حد کی تعریف املاک کے مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 5 میں دی گئی ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

جو کوئی بالغ ہوتے ہوئے خفیہ طور پر کسی حرز سے، نصاب کی مالیت یا زیادہ کی املاک، جو مسروقہ املاک نہ ہو، کے سرقہ کا ارتکاب کرے گا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ نصاب کی مالیت کی یا اس سے زیادہ کی ہے یا ہو سکتی ہے تو وہ آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع، مسروقہ مستوجب حد کا مرتکب ہوگا۔

تشریح نمبر 1: دفعہ ہذا میں مسروقہ املاک میں وہ املاک شامل نہیں ہیں جو مجرمانہ تصرف بے جا میں لائی گئی ہوں یا جن کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

تشریح نمبر 2: دفعہ ہذا میں "خفیہ طور پر" سے یہ مراد ہے کہ چوری کرنے والا شخص یہ یقین رکھتے ہوئے ایسی چوری کا ارتکاب کرتا ہے کہ چوری کا شکار شخص اس کے فعل سے لاعلم ہے۔ خفیہ طور پر املاک لے جانے کے لئے یہ لازم ہے کہ اگر دن کا وقت ہے، جس میں طلوع آفتاب سے پہلے ایک گھنٹہ اور غروب آفتاب کے بعد دو گھنٹے شامل ہیں، چوری چھپے کا عمل جرم مکمل ہونے تک جاری رہنا چاہیے اور اگر رات کا وقت ہو تو ضروری نہیں کہ چوری چھپے کا عمل جرم کے آغاز کے بعد جاری رہے۔

حرز: حرز کے معنی احتیاط، محتاط ہونا، بچانا اور حفاظت کرنا وغیرہ ہے۔ کسی شے کی حرز کے لیے ضروری نہیں ہے کہ

وہ چار دیواری میں ہو یا مکان وغیرہ میں تالا لگایا گیا ہو۔ چراگاہ یا زمین پر چرتے ہوئے مویشی اگر کسی چوکیدار کی زیر نگرانی ہوں تو وہ اس کی حرز میں سمجھے جائیں گے اور اگر مویشی چوری کئے جائیں تو وہ حرز سے چوری تصور ہوگا۔
[(PLD 1981 FSC 132(6)]

نصاب: آرڈیننس 1979ء کی دفعہ 5 میں نصاب کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے:

نصاب: نصاب برائے سرقہ مستوجب حد، بوقت سرقہ چار اعشاریہ چار پانچ سات (4.457) گرام سونا یا اسی مالیت کی دیگر املاک ہوگی۔

تشریح: اگر چوری ایک ہی حرز سے ایک سے زائد بار کی جائے یا ایک سے زائد حرز سے اور سرقہ شدہ املاک کی مالیت ہر صورت میں نصاب سے کم ہو تو یہ سرقہ مستوجب حد نہیں ہوگی، خواہ تمام کارروائیوں میں املاک کی مالیت مجموعی طور پر نصاب کے برابر یا زائد ہوگئی ہو۔

مثالیں: (a) الف واحد کنبہ کے مقبوضہ مکان میں داخل ہوتا ہے اور مختلف کمروں سے مال چراتا ہے جس کی مالیت مجموعی طور پر نصاب یا اس سے زائد ایسی چوری مستوجب حد ہے۔ اگرچہ کسی واحد کمرے سے اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر نہیں۔ اگر مکان میں ایک سے زائد کنبے رہائش پذیر ہوں اور کسی واحد کنبہ کے حرز سے اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب سے کم ہے تو یہ چوری مستوجب حد نہ ہوگی اگرچہ اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو۔

(b) الف ایک مکان میں کئی بار داخل ہوتا ہے اور ہر دفعہ مکان سے مال سرقہ کرتا ہے جس کی مالیت نصاب کے برابر نہیں ہے ایسا سرقہ مستوجب حد نہیں ہے اگرچہ اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ بن گئی ہو۔

اجرائے حد کے لیے نصاب کی شرط عائد کرنے کے متعلق علماء میں اختلاف رائے ہے۔ حضرت حسن بصریؒ اور خوارج کے نزدیک صرف چوری کی بنا پر حد واجب ہے خواہ نصاب پورا ہو یا نہ ہو۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو"۔ دیگر تمام علماء کے نزدیک اجراء سے حد کے لیے نصاب شرط ہے۔ اس کے لیے یہ روایت دلیل میں پیش کی جاتی ہے جس کا ذکر امام احمدؒ، امام مسلمؒ، نسائی اور ابن ماجہ نے کیا ہے کہ

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک چوتھائی دینار سے کم قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

(الشوکانی۔ نیل الاوطار 7 : 37)

مقدار نصاب احناف کے نزدیک دس درہم ہے جس کی مالیت پاکستانی اوزان کے اعتبار سے ساڑھے چار ماشہ سونا یا اس کی قیمت بنتی ہے۔ (مطابق فرمان مولانا محمد تقی عثمانی رکن اسلامی نظریاتی کونسل)

اگر سرقہ کے مال کی قیمت کی بابت اختلاف پیدا ہوجائے اور چند ماہرین کہیں کہ اس کی مالیت نصاب سے کم ہے جبکہ دوسرے کہیں کہ اس کی مالیت نصاب سے زیادہ ہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک، ان ماہرین کی رائے زیادہ معتبر سمجھی جائے گی جو نصاب سرقہ سے کم بتائیں۔

ایک مقدمہ میں عدالت نے قرار دیا کہ اس امر کا بار استغاثہ پر ہے کہ وہ کوئی زبانی یا دستاویزی ثبوت پیش کرکے ثابت کرے کہ چوری کے وقت 4.457 سونے کی روپوں کی کتنی قیمت تھی۔ [PLD 1981 FC 132(A)]

سرقہ مستوجب حد کے اجزاء: کسی دیگر شخص کی املاک خفیہ طور پر لے جانے کو سرقہ کہتے ہیں۔ اسلامی قانون میں کسی دیگر شخص کی جائیداد خفیہ طریقہ سے اس وقت لے جانا جب کہ ایسی جائیداد اس کی حرز میں ہو اور جائیداد کی

قیمت دس درہم سے کم نہ ہو، سرقہ سمجھی جاتی ہے۔

مستوجب حد سرقہ کے اجزاء حسب ذیل ہیں:

(1) مجرم بالغ ہو۔

(2) جرم کا ارتکاب چوری چھپے کیا گیا ہو۔

(3) جائیداد کو حرز سے لے جایا گیا ہو۔

(4) جائیداد کی قیمت نصاب یا اس سے زیادہ ہو۔

(5) جائیداد چوری کردہ نہ ہو۔

(6) مجرم کو علم ہو کہ جائیداد نصاب کے برابر یا زیادہ ہے۔

چوری چھپے: چوری چھپے سے یہ مراد ہے کہ جو شخص چوری کررہا ہو یہ باور کرکے چوری کا ارتکاب کررہا ہو کہ چوری کا شکار اس کے فعل سے لاعلم ہے۔

کسی جائیداد کا چوری چھپے لے جانا اس صورت میں قصور ہوگا، اگر یہ چوری:

(1) دن کے وقت کی گئی ہو (یعنی سورج کے طلوع سے ایک گھنٹہ قبل اور غروب کے دو گھنٹہ بعد تک) تو چوری چھپے (اخفا) کا عمل جرم کے مکمل ہونے تک جاری رہے، اور

(2) اگر چوری رات کو کی گئی ہو تو جرم کے آغاز کے وقت تو چوری چھپے کا عمل موجود ہونا چاہیے مگر جرم کے آغاز کے بعد چوری چھپے کے عمل کا جاری رہنا ضروری نہیں ہے۔

مستوجب حد چوری کا ثبوت: املاک کے نفاذ آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 7 میں مستوجب حد چوری کا ثبوت درج ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

مستوجب حد چوری کا ثبوت: چوری مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا، یعنی

(a) ملزم چوری مستوجب حد کے ارتکاب کا اقبال کرلے اور

(b) کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہان، چوری کے شکار کے علاوہ، جن کے متعلق تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت کو اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، وقوعہ کے عینی شاہد کے طور پر گواہی دیں۔ بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہوسکتے ہیں۔ مزید شرط یہ ہے کہ چوری کے شکار شخص یا اس کی جانب سے مجاز کردہ شخص کا بیان عینی شاہدوں کا بیان قلمبند کرنے سے قبل قلمبند کیا جائے گا۔

تشریح: دفعہ ہذا میں تزکیہ الشہود سے مراد وہ طریقہ تحقیق ہے جو عدالت اپنے اطمینان کے لیے گواہ کے معتبر ہونے کی نسبت اختیار کرے۔

سرقہ مستوجب تعزیر کا مقصد: جو سرقہ مستوجب حد نہ ہو یعنی جس چوری کے لیے شریعت میں مقرر کردہ سزا نہ دی جاسکے۔ یعنی سرقہ مستوجب حد کے اجزاء کی تشکیل نہ ہوسکے تو ایسا سرقہ تعزیرات پاکستان کی تعریف مندرجہ دفعہ 378 کے تحت آئے گا۔

سرقہ مستوجب تعزیر کے اجزاء: سرقہ مستوجب تعزیر کے اجزاء حسب ذیل ہیں:

(اول) بددیانتی کی نیت سے مال کا لینا۔

(دوم) مال منقولہ قسم کا ہو۔
(سوم) مال منقولہ کسی شخص کے قبضہ سے لیا گیا ہو۔
(چہارم) مال قابض شخص کی بلا رضامندی لیا گیا ہو۔
(پنجم) جرم کی تکمیل کے لیے مال کو اس جگہ سے ہٹایا جائے یعنی اس کی جگہ تبدیل کی جائے۔

رومن لاء میں چوری کی تعریف یوں کی گئی ہے: چوری کسی کے مال کو تصرف میں لانے یا استعمال کرنے یا قبضہ میں لانے کی فریب آلودہ نیت سے ہاتھ لگانا ہے۔ ایک اور جگہ کہا گیا کہ چوری کی نیت کے بغیر چوری کا ارتکاب نہیں ہوتا۔ نیت بددیانتی سے مال لینے کی ہونی چاہیے۔ یعنی کسی کو استحصال بے جا یا زیاں بے جا پہنچانے کی نیت سے مال لے جایا جائے۔ فاسد نیت فعل کے ارتکاب کے وقت پائی جانی چاہیے۔

دفعہ 379۔ سرقہ کی سزا Punishment for theft: جو شخص سرقہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

اسلامی قانون کا مقصد: دفعہ ہذا میں سرقہ کی سزا بیان کی گئی ہے جب کسی سرقہ پر حد کی سزا نہ دی جاسکے تو ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

دفعہ 430 کے مجرم، دفعہ PPC 379 کے تحت مستوجب سزا نہیں ہے۔ دفعہ PPC 430 ایک خصوصی / ممتاز قانونی تشخص (Legal entity) رکھتی ہے اور جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ دفعہ 379 پی پی سی کے تحت مستوجب سزا نہیں ہوتا [PLD 1997 Lah. 689 (b)]۔

املاک کا نفاذ حدود آرڈیننس: 10 فروری 1979 سے سارے پاکستان میں جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کا آرڈیننس 1979ء اطلاق پذیر ہو چکا ہے۔ اب ایسا سرقہ جو آرڈیننس مذکور کی دفعہ 5 کے تحت مستوجب حد ہو، آرڈیننس مذکور کی دفعہ 9 کے تحت قابل سزا ہوگی اور دفعہ 379 کا اطلاق اس پر نہ ہوگا۔

نفاذ حدود کے مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 9 حسب ذیل ہے:

دفعہ 9۔ مستوجب حد چوری کی سزا: (1) کوئی پہلی بار چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا اسے دائیں ہاتھ کو کلائی سے کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی۔

(2) جو کوئی دوسری چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا اسے اسکے بائیں پاؤں کو ٹخنے تک کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی۔

(3) جو کوئی تیسری یا اس کے بعد کسی وقت بھی، چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(4) ضمنی دفعہ (1) یا ضمنی دفعہ (2) کے تحت سزا پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہوجاتی جس میں سزایابی کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جاسکتی ہو اور، جب تک سزا کی توثیق اور اس پر عمل درآمد نہ ہوجائے، مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

(5) کسی ایسے شخص کی صورت میں جسے ضمنی دفعہ (3) کے تحت عمر قید کی سزا دی گئی ہو، اگر عدالت اپیل مطمئن ہو کہ وہ خلوص دل سے تائب ہے تو اسے ایسی شرط پر رہا کیا جاسکتا ہے جو عدالت عائد کرنا مناسب سمجھے۔

(6) عضو کاٹنے کا عمل میڈیکل افسر مجاز سرانجام دے گا۔

(7) اگر حد پر عمل درآمد کرنے کے وقت میڈیکل افسر مجاز کی رائے ہو کہ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی وجہ سے مجرم کی موت واقع ہوسکتی ہے تو حد پر عمل درآمد اس وقت تک ملتوی کردیا جائے گا جب تک موت کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔

جب ہاتھ نہ کاٹا جائے گا: مندرجہ ذیل صورتوں میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا:

(I) اگر مجرم اقرار جرم تو کرتا ہے مگر مال کے مالک کا نام نہیں جانتا تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (ذخیرہ)

(II) اگر چوری کا اقرار دو اشخاص کریں اور ان میں سے ایک کہے کہ مال اس کا ہے تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

(III) اگر چار اشخاص چوری کا اقرار کریں اور ان میں سے دو اشخاص اپنے اقرار سے پھر جائیں یا دو اشخاص چوری کا اقرار کریں اور ان میں سے اپنے قول سے پھرجائے تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (العتبابیہ)

(IV) اگر ایک شخص کسی دوسرے پر چوری کا الزام لگائے اور الزام علیہ چوری کرنے سے منکر ہو تو ملزم کو حلف دیا جائے گا۔ اگر وہ حلف نہ لے تو اسے مال کا تاوان دینا پڑے گا مگر اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص چوری کا اقرار کرکے مکر گیا ہو تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا بلکہ مال کا تاوان لیا جائے گا۔ (السراج الوہاج)

اگر کوئی شخص حاضر آکر اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کا مال چرایا ہے تو جب تک مال کا مالک حاضر ہو کر دعوے نہ کرے چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ (مخ الغفار)

اقرار جرم کے لیے مار پیٹ: چوری کے دعوے میں مدعی کو چاہیے کہ چوری گواہوں کی مدد سے ثابت کرے ورنہ چور کو حلف دینا ہوگا۔ مار پیٹ کرکے اقرار کرانا خلاف شریعت ہے۔

مناضرین کے نزدیک امام چوری کی تحقیقات میں مار پیٹ کرسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ عصام بن ابی بلخ امیر حیاذین تیلہ کے پاس گئے اور ان کے پاس ایک چور کو پیش کیا۔ چور چوری کے عمل سے منکر تھا۔ امیر نے عصام سے کہا کہ کیا چیز واجب ہے؟ عصام نے کہا کہ مدعی پر گواہ واجب ہے اور مدعا علیہ (چور) پر قسم واجب ہے۔ امیر نے کہا کہ سزا دینے والے کو بلاؤ کہ کوڑا لے آئے۔ کوڑا لگانے والے نے ابھی دس کوڑے مارے تھے کہ چور نے چوری کا اقرار کرلیا اور چوری کا مال حاضر کردیا۔ عصام نے کہا کہ سبحان اللہ ایسا ظلم جو انصاف کے مشابہ ہو اس سے زیادہ میں نے نہیں دیکھا۔ (الحامدیہ)

ہاتھ کاٹنے کا طریقہ: چوری کی حد یہ ہے کہ چور کا دایاں ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے۔ اس کے بعد اس کلائی کو تیل سے داغ دیں۔ ہاتھ کا کاٹنا تو کلام اللہ سے ثابت ہے اور دائیں ہاتھ کا کاٹنا حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرءت سے ثابت ہے اور کلائی کا داغنا رسول اللہ ﷺ کے حکم کے موافق ہے کیونکہ نہ داغنے کی صورت میں چور کی موت کا خدشہ ہے۔ حد جرم کو روکنے کے لیے جاری کی جاتی ہے نہ کہ ہلاک کرنے کے لیے۔

اگر دائیں ہاتھ میں نقص ہو تو بھی دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (التبیین)

اگر چور کا بایاں ہاتھ بیکار ہو یا کٹا ہوا ہو یا اس کا دایاں پاؤں کٹا ہوا ہو یا بیکار ہو تو اس کا دایاں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر انگوٹھے کے سوا ایک انگلی ناقص ہو تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (الہدایہ)

اگر چور کا دایاں ہاتھ نہ ہو تو بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔ (العتابیہ)

دفعہ ہذا یعنی حد کے نفاذ کی دفعہ 9 کے مطابق ہاتھ کاٹنے کا عمل میڈیکل افسر مجاز کرے گا۔ آج کی جدید سرجری میں کلائی کو تیل سے داغنے وغیرہ کے عمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

سزا کی توثیق: ضمنی دفعہ (4) کے مطابق مجرم کو جو سزا عدالت دے گی اس کا عمل درآمد اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ایسی سزا کی توثیق اس عدالت سے نہ ہو جائے جو ایسے حکم کے خلاف اپیل سماعت کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ سزا کی توثیق کے لیے عدالت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 374 میں درج طریقہ کار کو عمل میں لائے گی اور مثل مقدمہ عدالت اپیل (وفاقی شرعی عدالت) کو ارسال کرے گی۔ چاہے سزایاب اپیل رجوع کرے یا نہ کرے یہ کارروائی لازمی طور پر عمل میں لائی جائے گی۔ (PLD 1981 FSC 108)

کن صورتوں میں حد عائد نہ کی جائے گی: جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 10 میں وہ صورتیں درج ہیں جن میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً جب مجرم اور چوری کا شکار شخص آپس میں بطور میاں بیوی، پدری یا مادری آباؤ اجداد، بھائی، بہنیں وغیرہ وغیرہ رشتہ دار ہوں۔ یا جب چوری میزبان کی کی گئی ہو یا جبر کے تحت کی گئی ہو۔ وغیرہ

کن صورتوں میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا: جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 11 میں وہ صورتیں درج ہیں جن میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً جب چوری صرف مجرم کے اقرار سے ثابت ہو لیکن حد پر عمل درآمد سے قبل وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے۔ یا گواہ اپنی شہادت سے پھر جائے اور عینی شاہدوں کی تعداد دو سے کم ہو جائے۔ یا چوری کا شکار شخص اپنا الزام واپس لے لے وغیرہ۔

تعزیرات پاکستان مقصد: جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 13 کے مطابق جو چوری مستوجب حد نہ ہو یا جس کے لیے دفعہ 7 میں متذکرہ کسی صورت میں ثبوت موجود نہ ہو یا جس کے لیے آرڈیننس 1979 کے تحت حد عائد ہو یا نافذ نہ کی جاسکے، وہ مستوجب تعزیر ہو گی۔ آرڈیننس 1979 مذکورہ کی دفعہ 14 کے مطابق:

چوری مستوجب تعزیر کی سزا: کوئی چوری مستوجب تعزیر کا مرتکب ہو گا اسے تعزیرات پاکستان میں چوری کے جرم کی مقرر کردہ سزا دی جائے گی۔ لطیف و دیگر بنام سرکار کے مقدمہ میں ایسے مکان میں چوری ہوئی تھی جو بود و باش کے کام آرہا تھا۔ استغاثہ نے دو گواہان کے ذریعہ اپنا مقدمہ اچھی طرح ثابت کر دیا، مکان کا دروازہ بھی ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ عدالت سماعت، جو سیشن جج تھے، خود موقع پر گئے اور تزکیہ الشہود کی نوعیت کی تحقیقات بھی عمل میں لائے اور گواہان کے چال چلن اور قابل اعتماد ہونے کی نسبت اپنا اطمینان کر کے جرم برخلاف املاک (نفاذ حد) آرڈیننس بابت 1979ء کی دفعہ 9 کے تحت ملزم کو سزا دی۔ تاہم گواہان میں سے ایک نے ملزم کو مستغیث کے بیل لے جاتے ہوئے دیکھا۔ ملزم اور بیل مکان کے باہر دیکھے گئے تھے اور کسی گواہ نے واقعی طور پر ملزم کو حرز میں داخل ہوتے نہ دیکھا تھا۔ تو یہ قرار دیا گیا کہ آرڈیننس کی دفعہ 9 کے تحت سزایابی بحال نہیں رکھی جاسکتی اور جرم مستوجب حد نہ تھا لیکن چور پر چونکہ چوری کا جرم ثابت ہو چکا تھا لہٰذا ملزم نے آرڈیننس کی دفعہ 14 معہ خواندگی 380، تعزیرات پاکستان چوری مستوجب تعزیر کا ارتکاب کیا۔

(PLD 1981 FSC 108)

ایک اور مقدمہ لال بخش بنام سرکار میں واقعات یوں تھے کہ مدعی کا اونٹ ایک جگہ بندھا ہوا تھا۔ چور وہاں سے [illegible] کھول کر لے گیا۔ اس جگہ سے چور کو اونٹ لے جاتے کسی نے نہ دیکھا۔ نہ ہی مدعی نے دیکھا۔ مدعی اور گواہان نے

"حرز" سے کچھ فاصلے پر مز کی (اپیل کنندہ) کو اونٹ لے جاتے دیکھا۔ دو بالغ مرد گواہان، جو چشم دید ہوں، نے اونٹ لے جاتے نہ دیکھا جو اس کی گواہی دیتے۔ ان حالات میں یہ قرار دیا گیا کہ چوری مستوجب حد نہ ہے بلکہ اونٹ کی برآمدگی کی بناء پر مستوجب تعزیر ہے۔ (PLD 1981 FSC 132)

چوری مستوجب تعزیر و حد میں اختیار سماعت: جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کا آرڈیننس بابت 1979ء بعض اقسام کی چوریوں پر اسلامی سزائے حد کے لیے اطلاق پذیر ہوتا ہے اور ان چوریوں کے مقدمات کو جو مستوجب حد نہ ہوں، مجموعہ تعزیرات پاکستان مجریہ 1860ء کے تحت قابل سزا ٹھہراتا ہے۔ اگرچہ آرڈیننس دفعہ 3 کے تحت یہ حکم دیتا ہے کہ آرڈیننس کے احکام باوجود کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے، غالب ہوں گے، تاہم یہ قرار دیا گیا کہ آرڈیننس کوئی نیا عدالتی نظام قائم نہیں کرتا۔ مزید قرار دیا گیا کہ مستوجب حد جرائم کی سماعت کے لئے آرڈیننس کے احکام کوئی خاص عدالت یا بلاشرکت غیرے اختیارات کی عدالتوں کو قائم نہیں کرتے اور ایسی سزائیں، اگر آرڈیننس کے دیگر تقاضے متعلق نوعیت جرم اور معیار شہادت پورے کردیئے جائیں تو اختیار سماعت کی مجاز موجودہ عدالتیں دے سکتی ہیں۔ (1979 SCMR 484)

جب ایک ٹریکٹر سڑک پر کھڑا سرقہ کیا گیا جبکہ اس کی رکھوالی نہ کی جارہی تھی تو واقعات مقدمہ پر حدود آرڈیننس کا اطلاق نہ ہوسکتا تھا اور آرڈیننس کی دفعہ 22 کے تحت سزا کو P.P.C 379، میں تبدیل کردیا گیا۔ (1982 PCr. LJ 17)

سرقہ کے اجزاء: چوری کے جرم کی تشکیل کے لیے حسب ذیل پانچ ضروری عناصر ہیں:

اول: بددیانتی کی نیت سے مال کا لینا۔

دوم: مال کا منقولہ ہونا۔

سوم: مال منقولہ کا کسی شخص کے قبضہ سے لیا جانا۔

چہارم: مال کا کسی شخص قابض کی بلارضامندی لیا جانا۔ (PLD 1959 AJ & K 35)

پنجم: جرم کی تکمیل کے لیے مال کو اس کی جگہ سے ہٹانا یعنی اس کی جگہ تبدیل کرنا۔

بددیانتی کی نیت: سرقہ کے جرم کے لئے لازمی ہے کہ زیر بحث مال کو اس نیت سے ہٹایا گیا ہو کہ اس مال کو بددیانتی سے لیا جائے دوسرے لفظوں میں کسی شخص کو فائدہ بے جا پہنچانے کی لازمی نیت ہو یا کسی دیگر شخص کو زیاں بے جا پہنچانے کی نیت ہو۔ (AIR 1935 Sind 115)

جب مال کسی متنازعہ مطالبہ کے حق کو ثابت کرنے کے لیے ہٹایا گیا ہو، چاہے وہ مطالبہ کتنا ہی غیرمنصفانہ ہی کیوں نہ ہو، تو اس کا ہٹایا جانا چوری کی تشکیل نہیں کرے گا۔ (1971 PCr. LJ 1380; 1972 PCr. LJ 94 Lah.)

فریبانہ اور بددیانتی پر مبنی نیت ایک امر متعلق حقیقت ہے۔ ہر شخص کے متعلق یہ قیاس ہوگا کہ وہ اپنے فعل کے قدرتی نتائج کی نیت رکھتا تھا اور یہی نتائج ہیں جن سے عدالت کسی ملزم کے کسی خاص فعل کرنے کی نسبت بالعموم قیاس کرتی ہے۔ جب ملزم کے فعل نے مستغیث کو نقصان بے جا پہنچایا ہو، بددیانتی کی نیت کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

(PLD 1979 Lah. 252; PLJ 1979 Lah. 10)

کسی شخص کے قبضہ سے لینا: سرقہ کی تشکیل کے لئے کافی ہے اگر مال اس کی بلارضامندی ہٹایا جائے، ایسے شخص کی تحویل سے جس کا بظاہر حق ہو یا دکھاوے کی ملکیت ہی ہو۔ (1900 27 Cal. 501)

مال مسروقہ کسی دیگر شخص کے قبضہ میں ہونا چاہیے، بہ نسبت اس شخص کے جس پر چوری کا الزام ہو۔ (PLD 1967 Lah. 65)۔ جب مال دوسرے کے قبضہ سے نکالا گیا ہو سرقہ نہیں ہوگا۔ پس جب مال ایک ٹرک ڈرائیور

الف کی تحویل میں دیا گیا اور وہ اپنے ساتھ ایک اور ٹرک ڈرائیور ج کو لے گیا اور اسے ٹرک چلانے دیا۔ راستے میں ج نے مال کے ایجنٹ یعنی ڈرائیور الف کو کہا کہ سگریٹ کا پیکٹ لائے اور جب الف ٹرک سے اترا تو ج ٹرک لے کر چلا گیا۔ تو یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ 379 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا کیونکہ سامان الف کی تحویل میں تھا اور جب الف اور ج ٹرک لے کر چلے گئے تو بھی مال ان دونوں کی تحویل میں تھا۔ صورت حال مختلف ہوتی اگر سامان مالک کے ملازم کی تحویل میں ہوتا کیونکہ اس صورت میں دونوں الف اور ج دفعہ 379 کے تحت مجرم ہوتے۔ (PLD 1961 Dacca 171)

جب ایک مزارعہ نے اس اراضی سے درخت کاٹ لیے جو اس کے قبضہ میں تھی تو اس کا مالک یہ شکایت نہیں کر سکتا کہ وہ دفعہ 379 کے تحت مجرم تھا۔ (PLD 1967 Lah. 65)

قبضہ کی اس کے وسیع معنوں میں تعبیر کرنی چاہیے اور سوائے اس کے کہ قبضہ جسمانی ہو، اس کے معنی مال کی ملکیت اور اس پر اختیار ہونا چاہیے۔ (PLD 1951 Bal. 70)۔ جب کوئی مالک اپنی شے بلاحفاظت چھوڑ کر چلا جاتا ہے تب بھی قبضہ جاری رہتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ شے ایسی ہو جسے بلاحفاظت چھوڑا جاسکتا ہو۔ پس جب کوئی شخص کسی عمارت کے باہر سائیکل کھڑی کر کے عمارت کے اندر چلا جاتا ہے تو وہ بدستور سائیکل کا قابض رہتا ہے اگرچہ وہ اس جگہ سے غیر حاضر ہوتا ہے۔ (PLD 1951 Bal. 70)

مال کو لینے کے لیے ہٹانا: چونکہ دفعہ 378 میں سرقہ کی تعریف اس امر کی متقاضی ہے کہ ہٹایا جانا بددیانتی کی نیت سے ہو (AIR 1957 SC 369) لہٰذا چوری کے مقدمہ میں عدالت کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے آیا مبینہ وقوع کے وقت مال مسروقہ مستغیث کے قبضہ میں تھا اور آیا اسے بددیانتی کی نسبت سے مستغیث کے قبضہ سے ہٹایا گیا تھا۔
(PLD 1960 Lah. 149)

جبکہ مالک مکان نے پرامن طریقہ سے مکان کا قبضہ لے لیا لیکن مزارعہ کا گھر کا سامان نہ چھیڑا اور نہ ہی مالک نے مزارعہ کو سامان لے جانے سے روکا تو مالک کے خلاف مال کی چوری کا کوئی مقدمہ نہیں بنتا تھا۔ (1977 P Cr. LJ 89)۔ لیکن جب سٹور کے منشی نے جسے سٹور میں پڑے ہوئے مال پر اختیار نہ تھا سٹور سے مال لے جانے میں مدد کی تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ دفعہ 379 کے تحت مجرم تھا نہ کہ دفعہ 409 کے تحت [PLD 1962 (WP) Lah. 744]

مرضی یا رضامندی: ارتکاب جرم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مال قابض شخص کی مرضی یا رضامندی کے بغیر لے جایا گیا ہو، تشریح (5) کے مطابق رضامندی صریحاً یا معناً دی جاسکتی ہے۔ ایسی رضامندی یا تو خود قابض دے سکتا ہے یا کوئی دوسرا شخص جسے اس بارے میں اختیار دیا گیا ہو۔

جنگلات کی لکڑی حکومت کے قبضہ میں ہوتی ہے اور فارسٹ انسپکٹر کا قبضہ حکومت کا قبضہ ہوتا ہے مگر فارسٹ انسپکٹر کی بے جواز رضامندی کے ساتھ لکڑی کا لے جانا اس دفعہ کے تحت سرقہ کا جرم قرار پایا۔ [(1877) 1 Bom. 610]

جہاں مالک کی رضامندی نہ بھی لی گئی ہو محض مالک کی رضامندی کے بغیر مال کا لینا بددیانتی نہیں ثابت کرتا لہٰذا ایسے معاملہ میں دفعہ 379 P.P.C، کے تحت الزام قابل بحالی نہیں ہے۔ (PLD 1960 Dacca 64)

شے مسروقہ: کوئی مال منقولہ شے مسروقہ ہوسکتا ہے۔ زمین یعنی مٹی اور اس میں شامل پتھر اور دیگر اجزاء و معدنیات، جب زمین سے علیحدہ کردیئے جائیں تو منقولہ مال بن جاتے ہیں اور قابل سرقہ مال ہوجاتے ہیں لہٰذا کوئی شخص جو بددیانتی کی نیت سے ایسی مٹی کو زمین سے علیحدہ کرتا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس نے سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔
(ILR 15 Bomb. 702)

مچھلی: مچھلی جو پانی کے اندر ہو قبضہ کے قابل نہیں ہوتی اور مال سرقہ نہیں کہی جاسکتی سوائے اس کے کہ ان کو اس طور پر بند رکھا گیا ہو کہ ان میں سے کسی خاص کو ڈھونڈ کر پکڑا جاسکتا ہو۔ ایسا ہونا کسی 20، 30 مربع گز کے تالاب میں ممکن ہے۔ لیکن کئی ایکڑ کے پانی میں ایسا ممکن نہ ہوگا اور ایسے پانی کی مچھلی کسی کے قبضہ میں نہیں کہی جاسکتی اور نہ ہی یہ مال سرقہ بن سکتی ہے۔ [(1878) Pun.J. نگرانی No. 11 (Cr.) P.25]

جب مچھلی کسی تالاب میں ہو اور تالاب میں پانی داخل ہوتا ہو اور اس سے بہہ کر نکلتا ہو تو مچھلی کو تالاب میں داخل ہونے اور نکلنے کی کامل آزادی ہوگی۔ ایسی صورت میں مچھلی کسی کے قبضہ میں نہیں اور اس کا پکڑنا سرقہ نہ ہوگا۔

(AIR 1943 Mad. 34; 17 DLR 211)

پانی: وہ پانی جو دریا سے کسی ایسی نالی کے ذریعہ آزادانہ بہہ رہا ہو۔ جس کی دیکھ بھال کوئی شخص کرتا ہو، سرقہ کا موضوع نہ ہوگا۔ (Cr.LJ 367)

پانی اس صورت میں موضوع سرقہ ہوگا جب اسے قبضہ میں لے کر نلوں کے ذریعہ فراہم کیا جائے مال مسروقہ بن سکتا ہے۔ (AIR 1924 All. 131)

چرتے ہوئے مویشی: جو مویشی چرنے کے لئے کھلے چھوڑ دئے گئے ہوں ان کی بددیانتی سے لینا سرقہ ہوگا نہ کہ تعریف بے جا مجرمانہ۔ (AIR 1954 Nag. 55)

جب مویشی ایکٹ پھاٹک کے تحت قبضہ میں لے گئے ہوں تو یہ سرقہ نہ ہوگا۔

جب مویشی ایکٹ پھاٹک کی دفعہ 10 کے تحت پکڑ کر 24 گھنٹہ سے کم عرصہ کے لیے پاس رکھے گئے ہوں تو ان مویشیوں کو چھڑا کر لے جانا سرقہ کا جرم ہوگا چاہے اس کا ارتکاب مویشیوں کے مالک کریں، کیونکہ اس طرح ان کو وہ فائدہ بے جا حاصل ہوگا جو ان کو کانجی ہاؤس میں فیس ادا کر کے مویشی چھڑانے پر دینا پڑتا۔

[PLD 1960 (W.P) Lah. 149; PLR 1960 (2) W.P 608]

جائز حق کا مطالبہ: جب مال جائز حق کے مطالبہ میں لیا جائے چاہے ایسا حق قانونی اور واقعاتی بنیاد پر مبنی نہ ہو، سرقہ پر مشتمل نہ ہوگا۔ لیکن ایسا مطالبہ بناوٹی نہیں ہونا چاہیے۔ آیا مطالبہ جائز ہے یا نہیں اس کا ہر مقدمہ میں تعین حالات اور واقعات سے کیا جائے گا۔ (PLD 1965 Dacca 315)۔ جب ملزم صفائی میں کہے کہ اس کا اس مال پر حق ہے جو وہ مستغیث کے قبضہ میں لے گیا تھا تو استغاثہ کو لازمی طور پر بددیانتی کی نیت ثابت کرنا ہوگا کہ مال کو جائز حق کے مطالبے میں نہیں لے جایا گیا تھا۔ بلکہ بددیانتی کی نیت کو چھپانے کے لیے اس کی آڑ لی گئی اور یہ کہ ملزم کو خود معلوم تھا کہ ایسے مطالبے میں کوئی حقیقت نہ تھی۔ سرقہ بددیانتی کی نیت سے ثابت کیا جاسکتا ہے نہ کہ غیرقانونی حرکت کو ثابت کر کے۔

درخت کاٹنا: بالعموم رہائشی مکان کے کرایہ دار کو عمارت کے احاطہ میں لگے درخت کاٹنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ درخت کاٹ کر اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو وہ دفعہ 379 P.P.C کا مجرم ہوگا۔ (1957 All. L.J 917)

اراضی کا مزارعہ: سرقہ کا جرم قبضہ کے خلاف جرم ہوتا ہے اور جب ایک ایسا مزارعہ جو اراضی پر قابض ہو اراضی میں کھڑے کسی درخت کو کاٹ لے اور اس کی لکڑی لے جائے تو سرقہ کا کوئی جرم نہیں بنے گا۔ (PLD 1967 Lah. 65)۔ جب کسی قبولیات کے تحت درخت زمیندار کے لیے ریزرو کئے گئے ہوں تو درخت کاٹنے پر مزارعہ سرقہ کا مجرم ہوگا چاہے قبولیات میں ناجائز طور پر درخت کاٹنے پر معاوضہ کی شرط موجود ہو۔ (19 Cr. LJ 334)

مشکوک حقوق: جب یہ امر مشکوک ہو کہ کسی شخص کو کوئی شے لے جانے کی اجازت تھی یا نہیں، فوجداری

عدالت کو ملزم کو سزا نہیں دینی چاہیے۔ معاملہ فیصلہ کے لیے دیوانی عدالت پر چھوڑ دینا چاہیے۔ (AIR 1943 Udh. 444)۔ جب کوئی مرتہن اراضی جو درختاں کا قابض ہو مگر رہن نامہ کی رو سے اسے درخت کاٹنے یا تصرف میں لانے کی اجازت نہ ہو، درخت کاٹ کر تصرف میں لے آئے تو وہ سرقہ کا ارتکاب نہ ہوگا۔
(AIR 1940 Pat. 701)

فصلات اٹھا لے جانا: کسی شخص کو فصلات کی چوری پر سزا دینے سے قبل یہ معلوم کرنا ضروری ہوگا کہ اس تاریخ پر حقیقی قبضہ کسی کا تھا قبضہ حوالے کرنے کا محض حکم حتمی نہ ہوگا۔ (AIR 1917 Mad. 898)۔ اگر ایک ہی فریقین کے مابین سابقہ فوجداری مقدمہ میں ملزم کو فصلات کا قابض قرار دیا گیا ہو تو اسے دفعہ 379 P.P.C کے تحت مجرم نہیں قرار دیا جاسکتا اگر وہ اس سے قبل کہ اپیل میں سابقہ مقدمہ اس کے خلاف فیصلہ ہوجائے ان فصلات کو اٹھا لیتا ہے۔
(AIR 1923 Pat. 532)

کاشتکاران کی صورت میں: ان مقدمات میں جبکہ مبینہ چوری اراضی پر اگی ہوئی فصلات سے متعلق ہو تو سب سے اہم امر جو قابل تحقیق ہوگا وہ یہ ہے کہ کس فریق نے فصل کاشت کی تھی اور اس معاملہ میں کوئی فیصلہ بہت سی صورتوں میں عدالت کو کسی حتمی نتیجہ پر پہنچنے میں مدد دے گا۔ آیا کہ ملزم کا مطالبہ نیک نیتی پر مبنی ہے یا کہ محض بہانہ ہے جبکہ ملزمان اراضی پر قابض رہے ہوں اور وہ اراضی کو کاشت کرتے رہے ہیں چاہے بلااستحقاق یا معہ استحقاق تو ان پر اراضی میں سے فصلات اٹھالینے پر دفعہ 379 کے تحت الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔ (PLD 1968 Dacca 678)

نیک نیتی سے فصلات اٹھانا: جب ملزمان نے نیک نیتی سے یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں حق حاصل ہے فصلات اٹھالیں تو ان کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کی نیت بددیانتی پر مبنی تھی۔ لہٰذا وہ سرقہ کے مجرم نہیں ہوں گے کہ سوائے اس کے کہ بلاشک و شبہ یہ ثابت کردیا جائے کہ ان کا مطالبہ محض ایک بہانہ تھا۔ (AIR 1956 Mys. 59)

عدالت سے قرق شدہ فصل اٹھانا: جب ملزم دفعہ 145، ضابطہ فوجداری کی کارروائی میں فریق تھے اور انہوں نے اس اراضی سے عدالت کے حکم کی خلاف ورزی کرکے چاول کی فصل اٹھالی جو کہ قرق شدہ تھی تو چاول اٹھانے کا فعل سرقہ تھا۔ قرقی کا اثر یہ تھا کہ وہ مال عدالت کی تحویل میں چلا گیا تھا چونکہ اراضی اور اس پر موجود فصل کے بارے میں تنازعہ تھا اور قرقی ملزم کے علم میں کی گئی تھی تو ثابت کردہ واقعات سے بددیانتی کی نیت کا نتیجہ نکالنا بالکل جائز تھا۔

ناپختہ فصل کو نقصان: جب ایک شخص نے دوسرے کی ناپختہ فصل کو برباد کیا اور اٹھانے گیا تو وہ دفعہ 379 کے تحت مجرم نہ تھا لیکن اسے دفعہ 427 P.P.C کے تحت نقصان رسانی کی سزا دی جاسکتی ہے۔
[1968 PCr. LJ 972; 1969 PCr. LJ 369]

دیوانی اور فوجداری عدالتوں کے اختیارات: جب فریقین میں فصل کے حق پر تنازعہ ہوا اور ملزمان کے خلاف بددیانت نیت کی شہادت موجود نہ ہو تو فریقین کے حقوق کا تعین کرنا دیوانی عدالت کا کام ہوگا اور ملزم کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے دفعہ 378 کے معنوں میں، فصل اٹھا کر، جرم کا سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔ [18 Cr. LJ 223 (Pat.)]

مشترک ملکیت: کوئی مشترک مال سرقہ کا موضوع ہوسکتا ہے۔ جب مشترک مالکان میں سے کوئی سرقہ کرے اور دفعہ 378 میں بیان کردہ تمام عناصر موجود ہوں۔ (7 Mad. 557)۔ پس کسی خاندان کی مشترک جائیداد (منقولہ) میں سے کوئی شریک قبضہ سے لے لیتا ہے اور ایسے قبضہ کو علیحدہ قبضہ بنا لیتا ہے تو سرقہ کا ارتکاب ہوجائے گا۔ (10 Mad.186)

سرقہ کی اعانت: سرقہ کی اعانت صرف اس وقت کی جاسکتی ہے جب سرقہ کرنے میں مدد کی جائے۔ جب ملزم نے

سرقہ میں اصل ملزم کی نہ تو مدد کی اور نہ دستگیری کی تو وہ محض اس بناء پر اعانت کا مجرم نہیں گردانا جا سکتا کہ وہ موقع پر موجود تھا۔ [1970 PCr. LJ 1233]

کسی شخص کا سرقہ کی اعانت کرنا نہیں کہا جائے اگر وہ سرقہ کے بعد سرقہ شدہ مال میں لین دین کرتا ہے۔ [11 Cr. LJ.493]

شہادت: ثابت کریں کہ:

(i) مال زیر بحث منقولہ ہے۔

(ii) ایسا مال کسی شخص کے قبضہ میں تھا۔

(iii) ملزم نے وہ مال ہٹایا یا لے گیا جبکہ وہ مال اس شخص کے قبضہ میں تھا۔

(iv) ملزم نے ایسا اس شخص کی مرضی کے بغیر کیا۔

(v) ملزم نے ایسا اس لئے کیا کہ اس مال کو اس شخص کے قبضہ سے نکال لے۔

(vi) ملزم نے ایسا خود کو فائدہ بے جا یا اس شخص کو نقصان بے جا پہنچانے کے لئے کیا۔

یہ کافی نہ ہو گا کہ ملزم کے قبضہ میں پائی گئی جائیداد (مال منقولہ) سرقہ شدہ کی طرح کی تھی یہ نتیجہ قطعی طور پر نکالنا ہو گا کہ مال وہی تھا جو چوری کیا گیا۔

مال مسروقہ کی برآمدگی سرقہ ثابت کرنے کے لیے ضروری نہیں تھا۔ [PLD 1952 Lah. 55]

جب مال مسروقہ سرقہ ہونے کے فوری بعد کسی کی تحویل میں پایا جائے تو قیاس یہی ہو گا کہ یا تو وہ چور ہے یا مال کو مسروقہ جانتے ہوئے اس نے حاصل کیا ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ جب مال کی قیمت 250 روپے سے زائد نہ ہو اور جب عدالت سماعت اس کی اجازت دے، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔ قابل سماعت سرسری اگر مال کی قیمت پچاس روپے سے زائد نہ ہو۔ [قابل سماعت مصالحتی عدالت]

دفعہ 380- کسی رہائشی مکان وغیرہ میں سرقہ .Theft in dwelling house, etc

جو کوئی کسی عمارت، خیمے یا کشتی میں جو عمارت، خیمہ یا کشتی انسان کی رہائش یا مال کی حفاظت کے لیے کام میں آتی ہو، سرقہ کا ارتکاب کرے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کسی ایسے اہل کی چوری کی سزا مقرر کرتی ہے جو کسی عمارت، خیمہ یا کشتی وغیرہ سے چوری کیا گیا ہو۔ دفعہ ہذا کے تحت مال سزا دفعہ P.P.C 374 سے زیادہ اس لئے رکھی گئی ہے کہ مال کی حفاظت کرکے اسے عمارت، خیمہ وغیرہ میں رکھا ہوا تھا اگر کسی مکان میں کسی شخص کے جسم سے یعنی اس کے کپڑوں سے کوئی شے سرقہ کی جائے تو وہ بھی دفعہ P.P.C 379 کے تحت ہی جرم ہو گا۔ اگر سرقہ مستوجب حد ہو تو جرم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ 9 کے تحت قابل سزا ہو گا۔

عمارت، خیمہ وغیرہ: عمارت سے مراد کوئی مستقل قسم کی حویلی یا مکان ہے۔ اگر چوری برآمدہ سے کی گئی ہو یا چھت کے اوپر سے یا ریلوے کے بریک وین سے کی گئی ہو تو یہ عمارت وغیرہ سے چوری نہ تصور ہو گی۔

جب ملزمان ایک ریلوے ویگن سے ٹرک نکال کر لے گئے تو یہ قرار دیا گیا کہ ریلوے ویگن عمارت کی تعریف میں نہیں آتی لہٰذا ملزمان کی سزا زیر دفعہ P.P.C 379 ہی درست تھی۔ (PLD 1951 Bal. 39)

اگر کوئی باڑ محض مداخلت روکنے کے لیے لگائی گئی ہو تو یہ بلڈنگ یا عمارت نہیں بن جائے گی۔ (28 Cr. LJ 248)

ایک صحن جس کے تین اطراف دیواریں تھیں بلڈنگ نہ قرار پایا۔ (84 IC 863)۔ مکان کا صحن عمارت کا حصہ قرار دیا گیا۔ باہر کی چار دیواری عمارت سے خارج قرار پائی۔

شہادت : ثابت کریں (1) تا (6) امور شرح تحت دفعہ P.P.C 379 ثابت کریں اور مزید

(7) ایسا مال بوقت سرقہ کسی عمارت، خیمہ یا کشتی وغیرہ میں تھا اور

(8) ایسا خیمہ، کشتی یا عمارت اس وقت انسان کی رہائش کے لئے یا مال کی حفاظت کے لئے کام آتی تھی۔ دفعہ 380 اور 411 کے تحت اکٹھا چارج نہیں لگایا جاسکتا اگر ایسا کیا جائے تو یہ الزامات کا اشتمال بے جا ہوگا۔ (PLD 1963 Dacca 725)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ، شامل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری اگر مال کی قیمت 20 روپے سے زائد نہ ہو۔ قابل سماعت مصالحتی عدالت۔

دفعہ 381- کلرک یا ملازم کا مالک کے مقبوضہ مال کا سرقہ کرنا

Theft by clerk or servant or property in possession of master

جو کوئی کلرک یا ملازم ہوتے ہوئے یا بطور کلرک یا ملازم ماہور ہوتے ہوئے کسی ایسے مال کا سرقہ کرے جو اس کے مالک یا مقرر کرنے والے کے قبضے میں ہو، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : مالک اور ملازم کے درمیان اعتماد کا رشتہ ہوتا ہے، جب اس رشتہ کے تقدس کو مجروح کیا جائے اور مالک کے مال کو سرقہ کیا جائے تو قانون نے دفعہ ہذا کے تحت اس کے لیے سخت سزا مقرر کی ہے۔ دفعہ ہذا کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب مال مالک کے قبضہ میں ہو اور ملازم یا کلرک سرقہ کرے۔ اگر مال کلرک یا ملازم کے قبضہ میں ہو تو دفعہ 408 کا اطلاق ہوتا ہے۔

شہادت : ثابت کریں، امور (1) تا (6) مطابق شرح تحت دفعہ P.P.C 379 اور

(7) ملزم اس وقت کلرک یا ملازم تھا اور اس کو اس حیثیت سے اس شخص نے تعینات کیا تھا جس کے قبضہ میں مال تھا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ بااجازت عدالت سماعت کنندہ جبکہ مال مسروقہ کی قیمت 250 روپے سے زائد نہ ہو، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری اگر مال کی قیمت 20 روپے سے زائد نہ ہو۔

☆ [دفعہ 381-A- موٹر کار یا دوسری گاڑیوں کا سرقہ

Theft of Motor Car and other Vehicles

جو کوئی شخص موٹر کار یا دوسری موٹر گاڑیوں بشمول موٹر سائیکل، سکوٹر اور ٹریکٹر کے سرقہ کا مرتکب پایا گیا تو وہ ایسی سزا کا مستوجب ہوگا جو بمعہ جرمانہ سات سال تک ہوسکتی ہے۔ جرمانہ چوری شدہ موٹر کار یا موٹر گاڑی کی قیمت سے زیادہ نہ ہوگا۔]

☆ دفعہ 381-A کا بروئے کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ آف 1996 اضافہ ہوا۔

☆[تشریح Explanation: ٹیوب ویل کی الیکٹرک موٹر پائپ ٹرانسفارمر کی چوری کا ذمہ دفعہ ہذا کے تحت آئے گا۔]

دفعہ 382۔ سرقہ کے ارتکاب کے لیے کسی کو ہلاک کرنے یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت کی تیاری کے بعد سرقہ

Theft after preparation made for causing death, hurt or restraint in order to the committing of the theft

جو کوئی سرقے کا ارتکاب کے لیے یا اس سرقے کا ارتکاب کے بعد اپنے بھاگ جانے کے لیے یا اس مال کو اپنے پاس رکھنے کے لیے جو اس سرقہ سے اس نے لیا ہو، کسی شخص کی ہلاکت یا ضرب یا مزاحمت کی یا ہلاکت، ضرب یا مزاحمت کی تخویف کی تیاری کر کے سرقے کا ارتکاب کرے اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

مثالیں
Illustrations

(a) الف اس مال کی نسبت جو ب کے قبضے میں ہو، سرقہ کا ارتکاب کرے اور جس وقت کہ اس سرقے کا ارتکاب کر رہا ہو اس کے لباس کے نیچے ایک بھرا ہوا پستول ہو جو وہ اس لیے لایا ہو کہ اگر ب تعرض کرے تو اسے ضرر پہنچائے الف اس جرم کا مرتکب ہو گا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(b) الف اپنے چند شریکوں کو اپنے آس پاس اس لیے کھڑا کر کے ب کی جیب کترے کہ اگر ب اس ماجرے سے مطلع ہو کر تعرض کرے یا الف کو پکڑنے کا اقدام کرے تو وہ ب کے مزاحم ہوں۔ تو الف اس جرم کا مرتکب ہو گا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب سرقہ کرنے سے قبل کسی شخص کو ہلاک کرنے یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کی گئی ہو۔ اس جرم کی سزا زیادہ سخت رکھی گئی ہے۔

سرقہ کے وقت چور کے قبضہ میں چاقو یا کسی اور ہتھیار کا پایا جانا از خود دفعہ ہذا کا اطلاق نہیں کر دیتا۔ کوئی ایسی بات یہ ثابت کرنے کے لیے ہونی چاہیے یا جس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ ملزم نے دفعہ مذکورہ بالا میں متذکرہ نتائج پیدا کرنے کے لیے تیاری کی تھی۔ اگر جرم کرنے کے دوران کسی کو واقعی زخم لگایا گیا ہو تو ملزم کو سرقہ بالجبر کی سزا دی جائے گی نہ کہ دفعہ ہذا کے تحت۔ ہر سرقہ بالجبر میں ضربات کا آنا ضروری ہوتا ہے جبکہ دفعہ ہذا میں ضربات پہنچانے کی تیاری اور صلاحیت تک اکتفا کیا گیا ہے۔ کسی کو زخم پہنچانا لازمی امر نہیں ہے۔ الف نے ایک مکان سے چاول چرانے اور جب وہ چاول لے جا رہا تھا تو ب کے ہاتھوں پکڑا گیا۔ الف نے چاول پھینک دیے اور اس کے بعد ب کو چاقو گھونپ دیا۔ الف کو دفعہ 394 کے تحت سزایاب کیا گیا۔ قرار دیا گیا کہ چاقو گھونپنے سے پہلے الف نے چاول پھینک دیے تھے، اس لیے چاول لے جانے کی غرض سے چاقو نہیں مارا تھا، جرم سرقہ بالجبر نہیں بنتا تھا بلکہ زیر دفعہ 392، 324 ملزم قصوروار تھا۔ (Cr. LJ 446)

☆ تشریح کا بروئے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ترمیمی) ایکٹ XVI آف 1996 سے اضافہ ہوا۔

ملزمان بلاشبہ آتشیں اسلحہ سے لیس ہو کر آئے تھے تاکہ ان کے چوری کے فعل میں اگر کوئی مداخلت کرے تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے یا اسے زخمی کردیا جائے یا اس میں موت کا خوف پیدا کردیا جائے اور اس طرح انہوں نے طاقت کے بل پر بددیانتی سے موٹر سائیکل چوری کیا تھا لیکن اس بارے میں شہادت بالکل خاموش تھی کہ آیا انہوں نے چوری کرتے وقت یا مسروقہ مال لے جاتے وقت انہوں نے فی الواقعہ کسی شخص کو موت یا مضروب کرنے کی دھمکی دی تھی یا انہیں غیرقانونی طور پر محبوس کیا تھا ایسی کسی چیز کی شہادت نہ ملی تھی کہ کسی بھی ملزم نے کسی بھی ہتھیار سے کسی کو دھمکی دی تھی یا اس کا استعمال کیا تھا۔ صفحہ مسل سے شہادت کی بناء پر اس بات کو تقویت ملتی تھی کہ ملزمان نے جرم زیر دفعہ 382 کا ارتکاب کیا تھا۔ (PLD 1998 Kar. 118)

ملزم کی طرف سے استغاثہ کی شہادت میں کسی خامی یا سقم یا عندیہ نہ دیا گیا تھا کہ استغاثہ کا مقدمہ بظاہر جھوٹا، بناوٹی اور ناقابل یقین تھا جیسا کہ اس نے زبانی موقف اختیار کیا تھا۔ استغاثہ کے گواہان پر طویل جرح کی گئی تھی لیکن ان کے بیانات میں کوئی سقم پیدا نہ کیا جاسکا محض یہ امر کہ استغاثہ کا ایک گواہ رپورٹ ابتدائی درج کرانے والے شخص کا ملازم تھا اسکی شہادت کی سچائی پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ رپورٹ دہندہ نے رپورٹ درج کرانے میں تاخیر کی وضاحت کردی تھی اور اسکی وضاحت قابل قبول اور جامع تھی۔ تاہم ایسی کسی شہادت کا حوالہ نہ دیا گیا جس سے اس امر کو تقویت ملتی کہ ملزم بے گناہ تھا۔ ایسی کوئی وجہ تحریک نہ بتائی جاسکی کہ ملزم کو مقدمہ میں اصل ملزم کی جگہ غلط طور پر ملوث کیا گیا ہے۔ شہادت میں معمولی تضادات یا رپورٹ ابتدائی میں تاخیر استغاثہ کے مقدمہ کو ناقابل یقین بنانے کے لیے کافی نہیں تھے۔ ہائی کورٹ نے ملزم کو دی گئی سزا جو دفعات 392، 398، کے تحت تھی بدل کر دفعہ 382، تعزیرات پاکستان میں تبدیل کردی۔

(PLD 1998 Kar. 118)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل ضمانت جب عدالت سماعت اجازت دے اور مال کی قیمت 250 روپے سے زیادہ نہ ہو، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

استحصال بالجبر کے بیان میں
Of Extortion

دفعہ 383- استحصال بالجبر Extortion : جو کوئی قصداً کسی شخص کو خود اس کی یا کسی دیگر شخص کے کسی نقصان کی تخویف کرے اور اس کے ذریعہ سے اس شخص کو جس کی اس طرح تخویف کی گئی ہے، اس بات کی بددیانتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال یا کفالت المال یا کوئی دستخطی یا مہر ثبت کردہ جو کفالت المال میں تبدیل ہوسکتی ہو، کسی شخص کے حوالے کرے تو وہ استحصال بالجبر کا ارتکاب کرے گا۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ب کو دھمکائے کہ سوائے اس کے کہ وہ اس کو رقم دے وہ اس کے متعلق توہین آمیز تحریر شائع کرے گا۔ اس طرح وہ ب کو رقم دینے کی تحریک کرتا ہے، الف نے استحصال بالجبر کا ارتکاب کیا ہے۔

(b) الف، ب کو یہ دھمکی دے کہ وہ اس کے بچے کو حبس بے جا میں رکھے گا سوائے اس کہ وہ پرامیسری نوٹ لکھ کر دستخط کرکے الف کے حوالے کردے، جس میں ب کچھ رقم ادا کرنے کا پابند ہو۔ ب دستخط کرکے پرامیسری نوٹ حوالہ کردیتا ہے۔ الف استحصال کا مرتکب ہوا۔

(c) الف لٹھ بند آدمی بھیج کر ب کے کھیت میں ہل چلوانے کی دھمکی دے سوائے اس کے کہ ب ایک تمسک پر دستخط کر کے ب کے حوالے کر دے، جس کی رو سے خاص پیداوار کا حصہ ب کو ملے گا اور عدم ادائیگی کی صورت میں تاوان دینا لازمی ہوگا اور اسی طرح ب کو تمسک پر دستخط کرنے اور حوالہ کرنے کی تحریک کرے تو الف استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(d) الف، ب کو ضرب شدید کی تخویف کرنے سے اس کو سادہ کاغذ پر دستخط کرنے اور الف کے حوالہ کرنے کی بددیانتی سے تحریک کرے اور ب کاغذ پر دستخط کر کے الف کے حوالے کر دے تو چونکہ وہ کاغذ جس پر اس طرح دستخط ہوئے، کفالت مال بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس لیے الف استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا۔

شرح

دفعہ ہذا کے تحت کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کوئی مال وغیرہ حاصل کرنا ناقابل سزا قرار دیا گیا ہے۔
جب پولیس نے فوجداری الزام لگانے اور ناجائز قید کرنے کی دھمکی دے کر رقم حاصل کی تو یہ دفعہ 383 P.P.C کے تحت جرم کے مترادف قرار دی گئی، اگرچہ یہ رقم وہ اپنے استعمال میں نہ لائے بلکہ پولیس کو رشوت دینے کا الزام لگانے کے لیے استعمال کی گئی جب کہ یہ حربہ انہوں نے اپنے اعلیٰ افسران کو اپنی دیانت داری ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔
(PLD 1956 Kar. 273)

دفعہ 384- استحصال بالجبر کی سزا Punishment for extortion : جو کوئی استحصال بالجبر کا ارتکاب کرے اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں استحصال بالجبر کی سزا بتائی گئی ہے۔ استحصال بالجبر کا جرم سرقہ اور سرقہ بالجبر کے بین بین واقع ہے۔
جرم کے اجزاء : اس جرم کے صرف دو اجزاء ہیں :
(1) کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی نقصان کی تخویف کرنا۔
(2) بددیانتی سے خوف رسیدہ شخص کو کوئی مال یا کفالت المال حوالہ کرنے کی تحریک کرنا۔
نقصان ایسا ہونا چاہیے جو وہ شخص خود پہنچا سکے یا پہنچانے کا باعث بن سکے اور کسی خدائی سزا کی دھمکی ایسا نقصان نہیں ہو سکتی۔ (PLD 1956 Kar. 273)۔ کوئی نقصان نہ تو پہنچایا جا سکتا ہے یا پہنچانے کی دھمکی دی جا سکتی ہے سوائے اس کے کہ زیر عمل لایا گیا فعل یا تو جرم ہے یا ایسا ہے کہ اسے جائز طور پر دیوانی کارروائی کی بنیاد بنایا جا سکے۔ (PLD 1957 Dacca 279)
شہادت : ثابت کریں : (1) ملزم نے مستغیث کو کسی نقصان کے خوف میں ڈالا۔
(2) ایسا نقصان مستغیث کو یا کسی اور کو مقصود تھا۔
(3) ملزم نے ایسا بالارادہ کیا۔
(4) اس نے خوف رسیدہ شخص کو تحریک کی کہ وہ کسی شخص کو کوئی مال یا کفالت المال یا کوئی دستخط کردہ یا مہر شدہ سے حوالہ کرے جو کفالت المال میں تبدیل ہو سکتی ہو۔
(5) ملزم نے مندرجہ بالا فعل بددیانتی سے کیا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 385۔ استحصال بالجبر کا ارتکاب کے لیے کسی شخص کو نقصان کی تخویف

Putting person in fear of injury in order to commit extortion

جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی تخویف کرے یا ایسی تخویف کا اقدام کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں استحصال بالجبر کے جرم کے آغاز، نامکمل حالت اور اس کی تکمیل میں امتیاز کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں نقصان کا خوف تو پیدا ہو گیا ہے مگر مال کی حوالگی نہیں ہوئی۔ نقصان ایسا ہونا چاہیے جو ملزم خود پہنچا سکتا ہو۔

ایک مقدمہ میں ملزم نے ایک بیوہ کو خط لکھا کہ وہ اس کے مرحوم شوہر کا کام کرتا رہا ہے۔ اگر وہ اس کی رقم ادا نہیں کرے گی تو وہ اگلے جہاں میں اس کے شوہر سے پائی پائی وصول کرے گا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ کا سزا دینے کا اختیار دفعہ ہذا کی اغراض میں شامل نہ تھا۔ (AIR 1944 Kar. 146)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 386۔ کسی شخص کو ہلاکت یا ضرب شدید کی تخویف میں ڈال کر استحصال بالجبر

Extortion by putting a person in fear of death or grievous hurt

جو کوئی شخص کسی شخص کو خود اسے یا کسی دیگر کو ہلاکت یا ضرب شدید کے خوف میں ڈال کر یا کسی دیگر کو ضرب استحصال بالجبر کا مرتکب ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : جب موت یا ضرر شدید کی دھمکی دی گئی ہو تو قدرتی بات ہے اس سے زیادہ ہراس پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا دفعہ ہذا کے تحت زیادہ سخت سزا رکھی گئی ہے۔

جب باپ سے اس کے اغوا کردہ لڑکے کو موت کے گھاٹ اتار دینے کی دھمکی دے کر معاوضہ طلب کیا گیا ہو، تو دفعہ ہذا کی سنگین صورت کا جرم بنے گا۔ [PLD 1957 SC (Ind) 331]

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 387۔ استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو ہلاکت یا ضرب شدید کی تخویف

Putting person in fear of death or of grievous hurt, in order to commit extortion

جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو خود اس کی یا کسی دوسرے شخص کی ہلاکت یا ضرب شدید کی

تخویف کرے یا اس کا اقدام کرے تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا اور دفعہ 386 کے مابین وہی تعلق ہے جو دفعہ 384 اور دفعہ 385 کے درمیان ہے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 388- ایسے جرم کی تہمت لگانے کی دھمکی سے استحصال بالجبر کرنا جس کی سزا موت یا عمر قید وغیرہ ہے

Extortion by threat of accusation of an offence punishable with death or imprisonment for life, etc.

جو کوئی اس طرح استحصال بالجبر کرے کہ کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم کے ارتکاب یا اقدام کا الزام دینے کی تخویف کرے، جس کی سزا موت یا عمر قید یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے، یا اس بات کی تہمت لگانے کی تخویف کرے کہ اس شخص نے یا دیگر شخص نے کسی شخص کو کسی ایسے جرم کے ارتکاب کرنے کی تحریک کا اقدام کیا ہے، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر وہ جرم ایسا ہو جو مجموعہ ہذا کی دفعہ 377 سے قابل سزا ہو تو اس کو عمر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 389- استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانے کی تخویف

Putting person in fear of accusation of offence, in order to commit extortion

جو کوئی استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو خود اس کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم کے ارتکاب یا اقدام کے الزام دینے کی تخویف کرے یا ایسی تخویف کا اقدام کرے۔ جس کی سزا موت یا عمر قید یا ایسی قید کی سزا ہو، جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر وہ جرم مجموعہ ہذا کی دفعہ 377 سے قابل سزا ہو تو اس کو عمر قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

شرح

شہادت : ثابت کریں کہ : (1) ملزم نے کسی شخص کی تخویف کی یا اس کا اقدام کیا۔

(2) خوف کسی جرم کے الزام لگانے کا یا اس کے اقدام کے الزام کا دلایا گیا۔

(3) ایسا جرم موت سے، عمر قید سے یا کم از کم دس سال قید سے قابل سزا ہے۔

(4) اس نے ایسا استحصال بالجبر کرنے کے لیے کیا۔ یا
الزام بابت خلاف وضع فطری جرم کا ہے۔
ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

سرقہ بالجبر اور ڈکیتی کے بیان میں
Of Robbery and Dacoity

دفعہ 390- سرقہ بالجبر Robbery: جب سرقہ بالجبر میں یا تو سرقہ یا استحصال بالجبر پایا جاتا ہے۔

جب سرقہ، سرقہ بالجبر ہوتا ہے When theft is robbery : سرقہ، سرقہ بالجبر ہوگا اگر سرقہ کے ارتکاب کے لیے، یا سرقہ کے ارتکاب میں یا اس مال کے لے جانے، یا لے جانے کے اقدام میں جو سرقے سے حاصل کیا گیا ہے، مجرم اس غرض سے بالا رادہ کسی شخص کی ہلاکت یا ضرب یا مزاحمت بے جا کا یا فوری ہلاکت، فوری ضرر پہنچانے یا فوری مزاحمت بیجا کرنے کی تخویف کا باعث ہو یا اس کے باعث ہونے کا اقدام کرے۔

جب استحصال بالجبر، سرقہ بالجبر ہے When extortion is robbery : استحصال بالجبر، سرقہ بالجبر ہوتا ہے جب مجرم استحصال بالجبر کے ارتکاب کے وقت خوفزدہ شخص کے سامنے موجود ہو اور اس شخص کے خود اپنے یا کسی دوسرے شخص کے فوراً ہلاک ہونے یا فوراً مضروب یا مزاحمت بے جا برداشت کرنے کی تخویف کرنے سے استحصال بالجبر کا مرتکب ہو اور اس طرح تخویف کرنے سے اس طور خوفزدہ شخص کو چھینی گئی شے کے اس وقت اور اس جگہ حوالہ کردینے کی تحریک کرے۔

وضاحت Explanation : مجرم کو موجود کہا جائے گا اگر وہ اتنا نزدیک ہو جو اس دوسرے شخص کے فوری ہلاک ہونے، مضروب ہونے یا فوری مزاحمت بے جاہ اٹھانے کی تخویف کو کافی ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ب کو پکڑ کر نیچے دبا لیتا ہے اور ب کے کپڑوں سے فریباً اس کا روپیہ اور زیور اس کی مرضی کے خلاف لے لیا ہے یہاں الف سرقہ کا مرتکب ہوا اور چونکہ سرقہ کے ارتکاب کے لیے اس نے ب کی بالارادہ مزاحمت بے جا کی اس لیے الف سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(b) الف شارع عام پر ب سے ملتا ہے اور ب کو پستول دکھا کر اس کا بٹوہ مانگتا ہے ب اس کے سبب سے اپنا بٹوہ مجبوراً دے دیتا ہے۔ یہاں چونکہ الف نے ب کو فوری ضرب پہنچانے کی تخویف کرنے کے ذریعہ سے اس کا بٹوہ زبردستی حاصل کرلیا اور استحصال بالجبر کے وقت وہ ب کے قرب میں موجود تھا۔ اس لیے الف سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(c) الف شارع عام پر ب کے بچے سے ملتا ہے اور الف ب کے بچے کو پکڑ کے ب کو دھمکاتا ہے کہ اگر وہ اپنا بٹوہ اس کے حوالے نہ کرے گا تو وہ بچے کو چوٹی سے نیچے گرا دے گا۔ ب اس کے سبب سے اپنا بٹوہ اس کے حوالے کردیتا ہے، یہاں الف نے ب کو اس بات کی تخویف کرنے سے کہ بچہ جو وہاں حاضر ہے، فوراً مضروب ہوجائے گا۔ ب سے اس کا بٹوہ استحصال بالجبر کر کے لے لیا۔ اس لیے الف نے ب پر سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا۔

(d) الف ب سے یہ کہہ کر مال حاصل کرتا ہے کہ تیرا لڑکا میرے گروہ کے قبضہ میں ہے۔ اگر تم ہمیں دس ہزار روپیہ نہ بھیجو گے تو وہ مار ڈالا جائے گا۔ تو یہ استحصال بالجبر ہے اور مستوجب سزا ہے مگر یہ سرقہ بالجبر نہیں ہے جب تک کہ

ب کو لڑکے کے فوراً ہلاک ہوجانے کی تخویف نہ کی جائے۔

شرح

مفہوم : دفعہ ہذا کے تحت جرم عام سرقہ یا استحصال بالجبر کی سنگین صورت ہے۔ سرقہ بالجبر کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی مرضی کے خلاف تشدد عمل میں لا کر یا اس کو دہشت زدہ کرکے اس کے جسم سے یا اس کی موجودگی میں اس کا مال مجرمانہ نیت سے لے جایا جائے۔ سرقہ بالجبر کا کوئی مقدمہ ایسا نہیں ہے جو سرقہ یا استحصال بالجبر کی تعریف میں نہ آتا ہو لیکن عملی طور پر یہ امر مستقل طور پر مشکوک رہے گا کہ سرقہ بالجبر کا کوئی مخصوص فعل سرقہ تھا یا استحصال بالجبر تھا۔

سرقہ بالجبر کے مقدمات میں نصف کے قریب سرقہ ہوں گے اور نصف استحصال بالجبر ہوں گے۔

الف، ب کو پکڑ لیتا ہے اور اسے دھمکی دیتا ہے کہ اگر وہ اپنا تمام مال الف کے حوالے نہ کرے گا تو الف اسے قتل کردے گا۔ ب دہشت زدہ ہو کر الف کی منت کرتا ہے کہ وہ اس کا تمام مال لے لے مگر اس کی جاں بخشی کردے۔ ب اپنے زیورات اتارنے شروع کردیتا ہے اور الف کے حوالہ کرتا جاتا ہے۔ الف کچھ زیورات ب کے جسم سے زبردستی اتار لیتا ہے۔ اس صورت میں جو زیورات الف نے ب کے جسم سے اس کی رضامندی کے بغیر اتار لیے وہ جرم سرقہ کے تحت آئے اور جو زیورات ب موت کے خوف سے خود اتار کر الف کو دیتا ہے ان کو الف استحصال بالجبر کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ یہ امر کسی طرح اغلب نہیں ہے کہ ب کے ہاتھ کا کنگن سرقہ سے اور گلے کا ہار استحصال بالجبر سے حاصل کیا گیا ہو۔ ب کے کمربند سے رقم سرقہ سے اور پگڑی سے بندھے ہوئے نوٹ استحصال بالجبر سے لیے گئے ہوں۔

اجزائے ترکیبی : سرقہ بالجبر میں سرقہ کے تمام اجزائے ترکیبی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ حسب ذیل اجزا بھی شامل ہوتے ہیں :

اول : مال کسی کی ذات سے لیا گیا ہو یا تو مال بلاواسطہ مستغیث کے جسم سے لیا گیا ہو یا اس کی موجودگی میں اور اس کے روبرو لیا جائے مثلاً جب کوئی راہزن جبر کرکے کسی شخص کو خوفزدہ کردے اور اس کے سامنے اس کی بھیڑیں یا مویشی ہانک کر لے جائے تو یہ سرقہ بالجبر ہوگا۔

دوم : مال صریح تشدد سے لے جایا گیا ہو یا تشدد کی دھمکی کے تحت حاصل کیا گیا ہو۔

سرقہ اور سرقہ بالجبر: جب سرقہ کا ارتکاب کرنے کے لیے یا سرقہ کا ارتکاب کرنے میں یا مال کے لے جانے میں یا مال کو لے جانے کے اقدام میں (جو سرقہ سے لیا گیا ہو) مجرم اس غرض کی تکمیل میں بالارادہ کسی شخص کی ہلاکت، ضرب لگانے یا مزاحمت بے جا کرنے کا باعث ہو یا باعث ہونے کا اقدام کرے یا فوری ہلاک کرنے، ضرب پہنچانے یا مزاحمت بے جا کرنے کی تخویف کا باعث ہو یا اس کے باعث ہونے کا اقدام کرے تو سرقہ، سرقہ بالجبر ہوگا۔

استحصال بالجبر اور سرقہ بالجبر: جب مجرم استحصال بالجبر کرتے وقت، خوف زدہ شخص کے روبرو موجود ہو اور اس شخص کو خود یا اس کے کسی دوسرے شخص کو فوری ہلاک کرنے، مضروب کرنے، مزاحمت بے جا کرنے کی تخویف کرے اور اس طرح تخویف کرنے سے خوف زدہ شخص کو وہ شے جس کا استحصال بالجبر مطلوب ہے اس وقت اور اس جگہ حوالہ کرنے کی تحریک کرے تو استحصال بالجبر، سرقہ بالجبر ہوگا۔

ہلاکت، ضرب اور مزاحمت بے جا کے عناصر: سرقہ بالجبر کی تعریف اس امر کی متقاضی ہے کہ یا تو ہلاکت، ضرب اور مزاحمت بے جا عمل میں لائے گئے ہوں یا یہ واقعی طور پر ظاہر ہو کہ مظلوم کو ہلاکت، ضرب یا مزاحمت بے جا کے

خوف میں ڈالا گیا تھا۔ ان نتائج کی عدم موجودگی میں اور محض اس بناء پر کہ اشیاء مظلوم کے جسم سے چھینی گئی تھیں جبکہ ملزمان لاٹھیوں سے مسلح تھے، سرقہ بالجبر کا مقدمہ نہیں بن جائے گا۔ (PLD 1962 Kar. 850)

اگر ہلاکت، ضرب اور مزاحمت بے جا یا ان کی تخویف سرقہ کے ارتکاب کے بعد مال کو لے جانے کی غرض سے بھی کیے جائیں تو بھی سرقہ بالجبر ہی بنے گا۔

غرض سے: جرم سرقہ بالجبر کی روح یہ ہے کہ مجرم سرقہ کی "غرض سے" یا وہ مال لے جانے یا مال لے جانے کے اقدام کی غرض سے جو اس نے سرقہ سے حاصل کیا ہو بالارادہ کسی شخص کو ہلاک کرے، ضرب پہنچائے وغیرہ یا اس کی تخویف کرے، جبکہ ملزم نے مال کو پھینک دیا اور اپنے پیچھا کرنے والے پر پتھر پھینکے تاکہ وہ ڈر کر تعاقب چھوڑ دے تو یہ قرار دیا گیا کہ ملزم سرقہ کا مرتکب ہوا نہ کہ سرقہ بالجبر کا۔ [AIR 1917 (LB) 1]

بالارادہ: دفعہ 39 میں بالا رادہ کی تشریح درج ہے۔ اگر ملزم سے اتفاقیہ چوٹیں لگ جائیں تو جرم سرقہ بالجبر نہیں بن جائے گا۔ جب کہ ملزم نے ایک ٹوکری جو گاڑی کے ساتھ ڈوری سے بندھی ہوئی تھی، سرقہ کرنے کے لیے چاقو سے اس کی ڈوری کاٹنی شروع کی۔ مستغیث نے اس وقت ٹوکری سنبھالنے کے لیے اس پر ہاتھ رکھ دیا اور چاقو سے اس کی کلائی زخمی ہوگئی۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ سرقہ تھا نہ کہ سرقہ بالجبر، کیونکہ زخم بالارادہ نہیں پہنچایا گیا تھا۔

اسلامی قانون: جرائم برخلاف املاک (نفاذ حد) کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ 15 تشدد سے سرقہ کے ارتکاب کی تعریف درج ہے۔ ایسے سرقہ کو حرابہ کہا گیا ہے۔ حرابہ کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے:

دفعہ 15- حرابہ کی تعریف: جب کوئی ایک یا زائید اشخاص، خواہ ہتھیاروں سے مسلح ہوں یا نہ، کسی دوسرے کا مال لوٹنے کے لیے طاقت کا استعمال کریں اور اس پر حملہ آور ہوں یا مزاحمت بے جا کریں یا اسے ماردینے یا ضرر پہنچانے کا خوف دلائیں تو ایسا شخص یا اشخاص حرابہ کے مرتکب کہلائیں گے۔ حرابہ کی سزا دفعہ 17 آرڈیننس مذکور میں دی گئی ہے۔

دفعہ 391- ڈکیتی Dacoity: جب پانچ یا زیادہ اشخاص مل کر سرقہ بالجبر کا یا اس کے اقدام کا ارتکاب کریں یا جبکہ ان اشخاص کی کل تعداد جو سرقہ بالجبر کا ارتکاب یا اقدام مل کر کررہے ہوں اور ان شخصوں کی جو حاضر ہوں اور اس کے ارتکاب یا اقدام کے ارتکاب میں مدد کرتے ہوں، پانچ یا پانچ سے زیادہ ہو تو ہر شخص جو اس طرح ارتکاب کررہا ہو، اقدام کررہا ہو یا مدد کررہا ہو، ڈکیتی کا مرتکب کہلائے گا۔

شرح

مفہوم: جب سرقہ بالجبر کا ارتکاب یا اس کا اقدام پانچ یا زیادہ اشخاص کریں تو یہ ڈکیتی کہلائے گا اور ایسے سرقہ میں شامل ہر شخص ڈکیتی کا مرتکب ہوگا، کیونکہ ملزمان کی تعداد پانچ یا اس سے زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اس میں دہشت، خوف اور تشدد کا عنصر سنگین تر ہے اور اس لیے اسے زیادہ سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔

ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لیے تیاری اور اجتماع (assemblage) دفعات 399 و PPC 402 کے تحت مستوجب سزا ہے۔ [1995 MLD 1779 (g)]۔

یہ امر کہ ڈاکوؤں کی زیادہ تعداد دیکھ کر کوئی شخص مقابلہ یا مزاحمت کرنے کی ہمت ہی نہیں کرتا، اس لیے ڈاکوؤں کو جبر یا جارحیت استعمال کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملتا، جرم کی تخفیف کرکے اسے سرقہ نہیں بنادیتا۔

[(1932) 55 All 117]

ڈکیتی Dacoity : راہزنی ڈکیتی بن جاتی ہے جب اس کا ارتکاب پانچ یا زیادہ اشخاص کی طرف سے اکٹھے مل کر کیا جاتا ہے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 391 میں مستعمل لفظ "Conjointly" سے مراد ہے اکٹھے مل کر یا ایک ساتھ (In union or together) [1995 MLD 1779 (c)] -

ہلاک یا ضرر پہنچانے کا فوری خوف اور اندیشہ پیدا کرنا دفعہ ہذا کے اطلاق کے لیے کافی ہے۔

اسلامی قانون : اسلامی قانون میں جرائم، برخلاف املاک (نفاذ حد) کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ 15 میں ایسے سرقہ کو حرابہ کا نام دیا گیا ہے جس میں تشدد شامل ہو۔ فرق یہ ہے کہ ڈکیتی میں پانچ یا زیادہ اشخاص شامل ہونے ضروری ہیں، جب کہ حرابہ میں تعداد غیر متعلق ہے۔ حرابہ کی تعریف دفعہ 390 کے تحت شرح میں دی گئی ہے۔

دفعہ 392- سرقہ بالجبر کی سزا Punishment for Robbery : جو کوئی سرقہ بالجبر کا مرتکب ہو اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ☆[تین سال سے کم اور دس برس سے زیادہ نہ ہوگی] اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا، اور اگر سرقہ بالجبر کا ارتکاب شارع عام پر ☆☆[.....] کیاجائے تو قید میں چودہ سال تک توسیع کی جاسکتی ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں سرقہ بالجبر کی سزا درج ہے، جب کہ دفعہ 393 میں سرقہ بالجبر کے اقدام کی سزا بیان کی گئی ہے۔ اگر سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں ضرر پہنچایا گیا تو دفعہ 394 کا اطلاق ہوگا۔ اگر اس دوران ضرر شدید یا ہلاکت کا اقدام کیا گیا ہو تو دفعہ 397 کا اطلاق ہوگا۔ اگر مجرم مہلک ہتھیار سے لیس ہو تو دفعہ 398 کا اطلاق ہوگا۔

شہادت : ثابت کریں کہ :

(1) ملزم نے سرقہ کا ارتکاب کیا۔ [دفعہ 379 کے تحت دیے گئے امور ثابت کریں] -

(2) ملزم نے کسی شخص کی فوری ہلاکت، ضرر یا مزاحمت بے جا کی یا اس کی تخویف کی۔

(3) ملزم نے ایسا کیا :(الف) ایسا سرقہ کرتے ہوئے، یا (ب) ایسا سرقہ کرنے کے لیے، یا (ج) ایسے سرقہ سے حاصل کردہ مال کو لے جانے یا لے جانے کے اقدام کے لیے۔

(4) ملزم نے (2) فعل بالارادہ کیا۔

1- ملزم نے استعمال بالجبر کیا۔ [دفعہ 384 کے تحت درج امور ثابت کریں] -

2- ملزم ایسا کرتے ہوئے ایسے شخص کے روبرو تھا جس کی تخویف کی گئی۔

3- ملزم نے جرم کا ارتکاب اس شخص کو یا کسی دیگر شخص کو فوری ہلاکت، ضرر یا مزاحمت بے جا پہنچانے کی تخویف کر کے کیا۔

4- ملزم نے اس طرح اس شخص کو فوری طور پر استحصال شدہ شے حوالہ کرنے کی تحریک کی۔

اسلامی قانون : جرائم برخلاف املاک (نفاذ حد) کے آرڈیننس مجریہ 1972ء کی دفعہ 17 میں اسی نوعیت کے جرم حرابہ کی سزا بیان کی گئی ہے۔

☆ ان الفاظ فوجداری قوانین کے ترمیمی آرڈیننس III بابت 1980ء سے تبدیلی کی گئی۔

☆☆ الفاظ بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ VII آف 1993ء حذف ہوئے۔

دفعہ 17- حرابہ کی سزا: 1- جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو، جس کے دوران نہ تو کسی قتل کا ارتکاب ہوا ہو نہ ہی کوئی مال لوٹا گیا ہو تو اسے کوڑوں کی سزا دی جائے گی جو تیس (30) کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی، اور اس وقت تک کی قید بامشقت کی سزا، جب تک کہ عدالت کی اس کے تائب ہونے کے متعلق تسلی نہ ہوجائے، دی جائے گی۔ بشرطیکہ سزائے قید کسی صورت میں تین سال سے کم نہ ہوگی۔

2- جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران کوئی مال نہ لوٹا گیا ہو، لیکن کسی شخص کو ضرر پہنچایا گیا ہو تو اسے ضمنی دفعہ (1) میں مقرر کردہ سزا کے علاوہ اس طرح ضرر پہنچانے کے جرم میں ایسے دیگر رائج الوقت قانون کے مطابق سزا دی جائے گی جو قابل اطلاق ہو۔

3- جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران میں کوئی قتل نہ ہوا ہو، لیکن مال جس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو، لوٹا گیا ہو تو اسے اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے اور بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔

بشرطیکہ جب حرابہ کا ارتکاب ایک سے زیادہ اشخاص نے مل کر کیا ہو تو عضو قطع کرنی کی سزا صرف اس صورت میں عائد کی جائے گی جب ان میں سے ہر ایک کے حصہ کی قیمت نصاب سے کم نہ ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ اگر کسی مجرم کا بایاں ہاتھ یا دایاں پاؤں نہ ہو یا بالکل ناکارہ ہو تو دوسرے ہاتھ یا پاؤں، جیسی کہ صورت ہو، کاٹنے کی سزا عائد نہیں کی جائے گی اور مجرم کو ایسی مدت کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جو تیس (30) کوڑوں سے زائد نہ ہوگی۔

4- جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران اس نے قتل کا ارتکاب کیا ہو تو اسے بطور حد عائد کردہ موت کی سزا دی جائے گی۔

5- ضمنی دفعہ (3) کے تحت سزا پر، سوائے دوسرے فقرے استثنائیہ یا ضمنی دفعہ (4) کے تحت سزا کے، عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہوجاتی جس میں حکم سزایابی کے خلاف اپیل دائر کی جاسکتی ہے اور سزا قطع عضو کی ہو تو اس کی توثیق اور عمل درآمد ہونے تک سزایاب کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

6- دفعہ 9 کی ضمنی دفعہ (6) اور ضمنی دفعہ (7) کے احکام، دفعہ ہذا کے تحت قطع عضو کی سزا کے عمل درآمد پر، اطلاق پذیر ہوں گے۔

اجتماعی زنا بالجبر کا الزام Allegation of gang rape: ملزمان کے خلاف یہ الزام تھا کہ انہوں نے مستغیثہ (prosecutrix) کے ساتھ یکے بعد دیگر زنا بالجبر کا ارتکاب کیا تھا اور مستغیثہ کا گھر چھوڑتے وقت اس کی ملکیت بشمول زیورات، نقدی، ٹی وی سیٹ وغیرہ بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس مقدمے میں اگرچہ، ایف۔آئی۔آر چھ گھنٹے بعد درج کرائی گئی تھی لیکن ایسی تاخیر استغاثہ کے کیس کے لیے مہلک نہیں تھی کیونکہ جائے وقوع اور تھانہ کے درمیان 6 کلومیٹر کا فاصلہ تھا اور وقوعہ رات کے وقت ہوا تھا۔ اس مقدمہ میں نوعیت جو اجتماعی زنا بالجبر(gang rape) اور ڈکیتی تھی، ایسی تھی جس کے لیے ستم رسیدہ (Victim) کو صدمہ سے باہر نکلنے کے لیے اور اپنے ہوش ٹھکانے لگانے کے لیے کافی وقت کی ضرورت تھی اور ستم رسیدہ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ فوری طور پر پولیس کے پاس رپورٹ درج کرانے کے لیے دوڑی جائے گی۔ ایسی نوعیت کے وقوعہ کی بابت سننے پر ہمسائے اور گاؤں والے موقع پر اکٹھے ہوگئے تھے اور کافی وقت انہیں وقوعہ کے بیان کرنے میں صرف ہوگیا تھا۔ چنانچہ ایف۔آئی۔آر درج کرانے میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی تھی

جو استغاثہ کو یہ جواز فراہم کرتی کہ ایف-آئی-آر غور و فکر کے بعد درج کرائی گئی تھی اور من گھڑت کہانی پر مشتمل تھی۔ گواہ استغاثہ کی موجودگی واضح طور پر ایف-آئی-آر میں درج کرائی گئی تھی اور چنانچہ اسے کسی طرح بھی ملزم کی طرف سے بیان کردہ ایک اتفاقی گواہ (Chance witness) قرار نہیں دیا جاسکتا تھا۔ ملزم اشخاص کی طرف سے بتانے پر برآمدگیاں کی گئی تھیں۔ فریقین کے درمیان کسی دشمنی کی عدم موجودگی میں مستغیثہ (prosecutrix) کا بیان جس کی تائید طبی شہادت سے اور کیمیکل ایگزامنر کی طرف سے ہوتی تھی، ملزمان کے خلاف زنا بالجبر کا الزام ثابت کرنے کے لیے کافی سے زیادہ تھا۔ طبی شہادت کے ضمن میں ملزمان کا یہ ادعا کہ چونکہ ستم رسیدہ کی مہبلی پھریریاں (Vaginal swabs) مصلیات دان (serologist) کو مادہ منویہ کی گروپ بندی کے لیے نہیں بھیجی گئی تھیں، لہٰذا کیمیکل ایگزامنر کی رپورٹ اس ضمن میں کوئی شہادتی قدر نہیں رکھتی تھی۔ اس ادعا کی تردید اس بناء پر کی گئی تھی کہ تازہ ترین قانونی سائنس کی ترقی کے پیش نظر منوی گروپ بندی (seminal grouping) کوئی قابل اعتماد اور فول پروف (fool proof) ٹیسٹ نہیں تھی بلکہ دراصل کسی زنا بالجبر کے مقدمہ میں کسی ملزم کی شناخت کے مثبت ثبوت کے بجائے بلحاظ نوعیت بے گناہی کا ثبوت مہیا کرتی تھی۔ منوی گروپ بندی (seminal grouping) کی شہادتی قدر (evidentiary value) سے بنیادی شہادت کی محض تائید ہوتی تھی اور صرف اسے اکیلے ہی ملزم کی سزایابی کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ چنانچہ ایسے ٹیسٹ کا نہ کیا جانا استغاثہ کے مقدمہ کے لیے بالکل ضرررساں یا مہلک نہیں تھا۔ ریکارڈ پر کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جو یہ ثابت کرتی کہ مستغیثہ یا اس کا شوہر ملزم کے خلاف کسی قسم کی دشمنی یا بدخواہی رکھتے تھے یا گواہان استغاثہ ملزمان کو جھوٹے طور پر مقدمہ میں ملوث کرنے کی کوئی وجہ رکھتے تھے۔ صفائی نے بھی وقوع کو تسلیم کرلیا تھا مگر ایک مختلف طریقے میں۔ استغاثہ نے اپنا مقدمہ تینوں کے تینوں ملزمان کے خلاف کسی معقول شک سے بالا ثابت کردیا تھا اور ابتدائی عدالت نے ملزمان کو صحیح طور پر سزا دی تھی۔ ملزمان کی سزایابی برقرار رکھی گئی تھی لیکن اس امر کے پیش نظر کہ ملزمان نوجوان مجرم تھے اور ریکارڈ پر کوئی ایسی بات موجود نہیں تھی کہ جس سے یہ ثابت ہوتا کہ وہ سابقہ سزایاب تھے ان کی سزاؤں میں حسبہ تخفیف کردی گئی تھی [PLD 1998 Lah. 383]۔

حربہ کا ثبوت : آرڈیننس 1979ء کی دفعہ 16 کے مطابق حربہ کا ثبوت وہی ہوگا جو پوری مستوجب حد (دفعہ 7) کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ چوری کی متعلقہ دفعہ 378 کے تحت سرقہ کا ثبوت شرح میں بیان کردیا گیا ہے۔ آرڈیننس کی دفعہ 20 کے مطابق قابل تعزیر حربہ کی سزا تعزیرات پاکستان کے تحت دی جائے گی۔

فیڈرل شریعت کورٹ نے استغاثہ کی شہادت سے زائد عدالتی اقبال جرم سے کوئی نتیجہ اخذ کیا تھا اور ان سے برآمدگی اور آخری بار ملزم کے دیکھے جانے کی شہادت کی جو تعبیر کی تھی وہ مناسب اور درست تھی اور اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ پایا جاتا تھا۔ ان حالات میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا۔ (1998 SCMR 1371)

فیڈرل شریعت کورٹ نے ملزم کو سزائے قید دینے کے لیے جو وجوہات بیان کی تھیں ان کی شہادت سے تائید ہوئی تھی نیز حقائق مقدمہ بھی اس جانب اشارہ کرتے تھے ان حالات میں ملزم کو اپیل کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔

(1998 SCMR 1208)

فیڈرل شریعت کورٹ نے جو وجوہات ملزم کی سزا زیر دفعہ 392، تعزیرات پاکستان کے بارے میں دی تھیں ان کی توثیق شہادت اور حقائق مقدمہ سے ہوتی تھی۔ ان حالات میں سپریم کورٹ نے اپیل کی اجازت دینے سے انکار کردیا۔

(1998 SCMR 1208)

شناختی پریڈ ضروری ہے اگر مجرموں کے نام ایف۔آئی۔آر میں درج نہ ہوں
Identification parade necessary if culprits not named in the F.I.R

جہاں مجرموں کے نام ایف۔آئی۔آر میں نہ دے جائیں تو شناختی آزمائش (test) ضروری ہو جاتی ہے۔ ایسی آزمائش (test) کا انعقاد نہ صرف (false implication) کے خلاف روک (check) ہے بلکہ حقیقی مجرموں کے خلاف شہادت ہے۔ [1997 SCMR 971 (a)]

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت لیے گئے بیانات کا استعمال
Use of statement recorded under S.161 Cr.PC

تفتیش کے دوران میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت گواہوں کے ریکارڈ کیے گئے بیانات کا استعمال ملزم کی طرف سے ان کی تردید کرنے کی اغراض کے لیے اس وقت کیا جاسکتا ہے جب وہ سماعت مقدمہ کے دوران شہادت دیں لیکن استغاثہ ان بیانات کا سارا سزایابی (conviction) کے لیے نہیں لے سکتا کیونکہ وہ ملزم کے خلاف قانونی شہادت نہیں ہیں۔ [1995 MLD 1635 (b)]

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings: ملزم کو عدالت کے سامنے پیش کردہ چالان کے خانہ نمبر2 میں رکھا گیا تھا۔ ملزمان پر مقدمہ چلانے کے لیے ان کے خلاف مواد کی عدم موجودگی کی بابت معاملے کے واقعاتی پہلو کا تجزیہ اور فیصلہ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت کی طرف سے کیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ ملزمان کو ہدایت کی گئی کہ وہ زیر دفعہ 249-A مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ مجسٹریٹ کے سامنے درخواست پیش کریں جو ابتدائی عدالت بھی تھا۔ عرضی کا تصفیہ حسبہ، کردیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 200]۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 393۔ سرقہ بالجبر کے ارتکاب کا اقدام Attempt to commit robbery: جو کوئی شخص سرقہ بالجبر کے ارتکاب کا اقدام کرے۔ اس قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: سرقہ بالجبر کے دوران بالا رادہ ضرب پہنچائی جائے تو اس کے لیے سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ دفعہ ہذا میں قانونی اصلاحات کے ذریعہ ترمیم کرکے اب کم سے کم سزا چار برس مقرر کی گئی ہے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 394۔ سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں بالارادہ ضرب پہنچانا
Voluntarily causing hurt in committing robbery

اگر کوئی شخص سرقہ بالجبر کے ارتکاب یا اس کے ارتکاب کے اقدام میں بالارادہ ضرب پہنچائے تو ایسا شخص اور کوئی دوسرا شخص جو اس سرقہ بالجبر کے ارتکاب یا اس کے ارتکاب کے اقدام میں شامل ہو کر مصروف ہوا ہو۔ عمر قید یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چار برس سے کم اور دس برس سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں سرقہ بالجبر کے ارتکاب کے اقدام کی سزا بیان کی گئی ہے۔ جرائم برخلاف املاک (نفاذ حد) کے

آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ 22 میں سرقہ بالجبر مستوجب حد کے اقدام کی سزا درج ہے جو حسب ذیل ہے۔.

آرڈیننس ہذا سے قابل سزا جرم کے ارتکاب کی سزا: جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرے گا جو آرڈیننس ہذا کے تحت قابل سزا ہے یا ایسا جرم کرانے کا موجب ہوگا اور اس کوشش میں جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی فعل سرزد کرے گا تو اسے، اگر آرڈیننس ہذا کے تحت ایسے اقدام کی سزا کے لیے کوئی صریح حکم موجود نہ ہوں ایسی مدت کے لیے کسی ایک قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو دس سال تک ہوسکتی ہے (دفعہ 22)۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 395۔ ڈکیتی کی سزا Punishment for Dacoity: جو کوئی شخص ڈکیتی کا مرتکب ہو۔ اسے عمر قید یا قید سخت ☆[جس کی میعاد چار سال سے کم اور دس برس سے زیادہ نہ ہو] اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت ڈکیتی کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ قانونی اصلاحات کے آرڈیننس 1972ء سے عمر قید تک کی سزا مقرر کی گئی اور پھر 1980 کے ترمیمی آرڈیننس سے کم سے کم سزا چار سال اور زیادہ سے زیادہ دس برس بھی مقرر کی گئی ہے۔ اسلامی قوانین کے تحت سزا حربہ کے جرم کے عنوان سے مقرر ہے۔ ملاحظہ کریں شرح تحت دفعہ 392۔

ڈکیتی اور ڈکیتی کے اقدام میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ ملزمان کی طرف سے کوئی ظاہری فعل جو ڈکیتی کی تیاری کا ہو فوری طور پر اس کے ارتکاب کا اقدام بن جائے گا اور ان کو دفعہ ہذا کے تحت فوری طور پر مستوجب کردے گا۔

(1959 Cr. LJ 1274)

جب ڈکیتی کے لیے کم از کم تعداد کا جرم میں شریک ہونا ثابت نہ ہوسکا تو دفعہ 395 کے تحت سزایابی تبدیل کرکے دفعہ 392 P.P.C کے تحت کردی گئی۔ (PLD 1967 Dacca 528 at P. 534)

شہادت: ثابت کریں:

1- ڈکیتی کا ارتکاب کیا گیا یا اس کا اقدام کیا گیا۔

2- پانچ یا زیادہ اشخاص نے ڈکیتی کا ارتکاب کیا یا اس کا اقدام کیا یا یہ کہ ڈکیتی کرنے والے یا اس کا اقدام کرنے والے سب ملزمان کی تعداد پانچ یا زیادہ تھی۔

اگر وہ اشخاص جن پر ڈکیتی کا الزام لگایا گیا ہو ان میں سے کچھ بری کردیے جائیں اور پانچ یا پانچ سے کم کو سزا دی جائے تو سزایابی غیرقانونی نہ ہوجائے گی۔ محض اس حقیقت سے کہ شہادت اتنی کافی نہ تھی کہ زیر الزام سب ملزمان کو سزا دی جاتی، ان ملزمان کی تعداد کے سوال پر اثر نہ پڑے گا جنہوں نے اس میں شرکت کی۔ (1946 NLJ 566)

3- ایسے اشخاص مشترک طور پر مصروف ہوئے۔

ڈکیتی اور ہجو قسم کے جرائم میں جہاں یہ الزام ہو کہ بہت سا مال سرقہ ہوا ہے، وجہ تحریک کو زیر غور لانا بالکل غیرضروری ہوگا۔ لوٹ کا مال لے جانا ہی کافی وجہ تحریک فراہم کرتا ہے۔ [(1941) 21 Pat. 130]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 396۔ ڈکیتی قتل عمد کے ساتھ Dacoity with murder: اگر ان پانچ یا زیادہ اشخاص

☆ یہ الفاظ بروئے ترمیمی آرڈیننس III آف 1980 تبدیل ہوئے۔

میں سے جو مل کر ڈکیتی کا ارتکاب کریں کوئی سا شخص اس ڈکیتی کے ارتکاب میں قتل عمد کا مرتکب ہو تو ان میں سے ہر ایک شخص کو سزائے موت یا عمر قید یا قید سخت دی جائے گی جس کی میعاد چار برس سے کم یا دس برس سے زیادہ نہ ہو گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے وضع کرنے کا مقننہ کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص پر موت یا عمر قید کی سزا عائد کی جاسکے جسے کسی ایسی ڈکیتی میں حصہ لینے پر سزا دی جارہی ہو جس کے دوران کسی قتل کا ارتکاب ہوا ہو۔ چاہے یہ بھی ثابت ہو کہ اس نے خود قتل کیا یا اس کی اعانت کی اگر ڈکیتی میں شریک کوئی شخص بالارادہ قتل عمد کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہو گا۔ اس کے خلاف قتل عمد (302) اور ڈکیتی (395) کا علیحدہ علیحدہ فرد جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ (1 Cr. LJ 258)

دفعہ ہذا میں اس اصول کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ڈکیتی میں شامل تمام افراد کی ذمہ داری یکساں ہوتی ہے۔ خواہ قتل کسی نے خود کیا ہو یا اس کے کسی شریک ساتھی نے۔

جرم کے اجزاء: جرم کے دو اجزاء ہیں:

اول: ڈکیتی کا جرم شریک اشخاص کا مشترک فعل ہو۔

دوم: قتل عمد اس ڈکیتی کے دوران عمل میں لایا گیا ہو۔

ایسا قتل جو ڈاکوؤں نے دیہاتیوں سے لڑائی کے دوران کیا جبکہ وہ لوٹ کا مال لیے بغیر بھاگ رہے تھے، ایسا قتل ہے جو ڈکیتی کے ارتکاب میں ہوا۔ [PLD 1957 SC (Ind) 281]

جبکہ ڈکیتی کے فوری بعد ڈاکوؤں کا تعاقب کرنے والا ایک شخص ڈاکوؤں کی بندوق سے مارا گیا جو کہ ڈاکہ کا مال لے جارہے تھے تو عدالت نے قرار دیا کہ قتل ڈکیتی کے ارتکاب کے دوران ہوا اور جرم زیر دفعہ 396 آتا ہے۔

(PLD 1957 Lah. 765)

ملزم کی شناخت Identification of accused: احتیاط کا اصول باقاعدہ ہر ملزم کے مقابل عینی گواہوں کے بیانات کی تصدیق کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ ذاتی تاثر کی بنیاد پر شناخت کی شہادت پر بھروسہ نہایت احتیاط سے کیا جانا چاہیے خصوصی طور پر جب تمام مقدمہ کا انحصار ایسی شہادت پر ہو۔ احساس یا حس کی شہادت (testimony of sense) پر پورے طور پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اس وقت بھی جب گواہوں کی صداقت کو چیلنج نہ کیا جاسکتا ہو۔ شناخت میں غلطی کے مواقع بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ جب شناخت اقبال جرم کے خفیف سے شائبہ کی روشنی میں اور رات کے اندھیرے میں کی جائے [1995 SCMR 276 (b)]۔

When Identification is based on glimpse in confession and pandemonium of the moment at the night

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal: ملزم کو سنے بغیر اپیل کا اخراج۔ اگرچہ ملزم کے خلاف مفاد کوئی حکم جاری نہیں کیا جاسکتا خاص طور پر بریت کے خلاف اپیل میں جب تک کہ انہیں اصالتاً یا وکالتاً سماعت کا موقع فراہم نہ کیا جائے تاہم ملزمان کی غیر موجودگی میں یا انہیں سنے بغیر بریت کے خلاف اپیل کے اخراج کے لیے کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے [1995 SCMR 276 (d)]۔

ہنگامی قانون (نفاذ حدود) جرائم خلاف جائیداد 1979، دفعہ 20

Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979

مقدمہ میں مستغیث بیک وقت افسر تفتیش، اس تھانے کا افسر انچارج جس میں ایف۔آئی۔آر درج کی گئی تھی، پہلا انفارمر تھا اور نیز نائب تحصیلدار بااختیارات عدالت فوجداری، بغرض عدالتی اقبال جرم ریکارڈ کرنے اور ملزموں کا ریمانڈ منظور کرنے کے لیے جو کلی طور پر ناجائز (Unjust) اور اصولوں اور عدالتوں کے معمول کے خلاف تھااور اس کی طرف سے کی جانے والی تمام کارروائی بغیر اختیار کے اور (Coram non Judice) تھی اور ایسی بے ضابطگیوں کا کوئی علاج نہیں تھا۔ وقوع کے تینوں عینی گواہوں کے بیانات میں نمایاں تضاد تھا۔ ملزمان اپنے اقبالات سے منحرف ہو چکے تھے، جن کی تائید معقول شبہے سے بالا شہادت کے ذریعے ہونی ضروری تھی، دستیاب نہیں ہو رہی تھی۔ برآمد کردہ خول (empties) میچنگ (matching) کے لیے "Ballistic Expert" کو نہیں بھیجے گئے تھے۔ کوئی بھی برآمدگی بلاواسطہ نہیں تھی بجز ایک ٹیپ ریکارڈ کے جو مشکوک تھا کیونکہ اس علاقے (locality) کے لوگوں نے وہاں موجود ہونے کے باوجود اسے دیکھا نہیں تھا۔ مقدمہ میں شناختی پریڈ کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ اندریں حالات ملزمان کو شک کا فائدہ دے کر بری کر دیا گیا تھا۔

[1998 MLD 662]

شہادت : ثابت کریں :

1۔ ڈکیتی کا ارتکاب۔

2۔ ملزموں میں سے ایک نے قتل کا ارتکاب کیا۔

3۔ قتل دوران ڈکیتی ہوا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت سیشن۔

دفعہ 397۔ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کے اقدام کے ساتھ

Robbery or dacoity, with attempt to cause death or grievous hurt

اگر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کے وقت مجرم کوئی مہلک ہتھیار استعمال کرے یا کسی شخص کو ضرب شدید پہنچائے یا کسی شخص کے ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کا اقدام کرے تو وہ قید جس کی سزا اس مجرم کو دی جائے گی سات برس سے کم نہیں ہوگی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد سرقہ بالجبر اور ڈکیتی کے مقدمات میں کم از کم سزا مقرر کرنا ہے۔ اس دفعہ کی حیثیت دفعات 392، 394 اور 395 کے احکام پر ایک شرط کی ہے۔ (PLD 1956 Lah. 157)

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 397 کوئی بنیادی جرم پیدا نہیں کرتی لیکن یہ مجموعہ مذکور کی دفعات 392 و 395 کی تکمیل کرتی ہے۔ دفعہ PPC 397 اپنی نوعیت میں دفعہ PPC 394 کی مزید علیہ (rider) ہے۔

- [1998 PCr. LJ 1486]

استعمال کرنا : دفعہ ہذا میں مہلک ہتھیار کے استعمال کا بیان کیا گیا ہے الفاظ "استعمال کرے" کے عام فہم اور واضح

معافی ہی لیے جائیں گے۔ ایک ملزم نے جب سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا تو وہ پستول سے مسلح تھا۔ ملزم نے پستول دکھا کر مستغیث کو دھمکی دی کہ اگر مستغیث نے مال اس کے حوالہ نہ کیا تو وہ اسے مار دے گا۔ قرار پایا کہ پستول کا اتنا استعمال دفعہ 397 کی اغراض کے لیے کافی تھا۔ (PLD 1958 Lah. 676)۔ تاہم یہ ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر ہے کہ ہتھیار کا لے جانا "استعمال کرنے" کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں۔ مہلک ہتھیار محض جسم پر لگا کر چلنے سے استعمال کی۔ تعریف میں نہیں آجاتے، مگر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ہتھیار سے کوئی شخص زخمی یا ہلاک ہی ہو تو ہتھیار کا استعمال کرنا سمجھا جائے گا۔ مہلک ہتھیار کو چلا دینے یا اس سے ماردینے کی دھمکی سے بھی ایسا ہتھیار استعمال میں آنا سمجھا جائے گا (PLD 1960 Lah. 559)۔ دفعہ ہذا کا اطلاق صرف اس ملزم پر ہو گا جو مہلک ہتھیار استعمال کرے یا کسی کو ضرب شدید پہنچائے۔ [(1924) 47 All. 59]

اس صورت میں دفعہ 144 اولی تاویلی ذمہ داری قطعی طور پر اطلاق پذیر نہ ہوگی اور دیگر شریک ملزمان پر دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔ [(1946) 25 Pat. 227]

شہادت: ثابت کریں:

1- سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارتکاب ہوا۔ [سرقہ بالجبر کی صورت میں دفعہ ہذا کے تحت سزایابی بھی ٹھیک ہوگی چاہے ملزمان کی تعداد پانچ یا زیادہ ہو]۔

2- ملزم نے مہلک ہتھیار استعمال کیا یا ضرب شدید پہنچائی یا ہلاکت یا ضرب شدید پہنچانے کا اقدام کیا۔

3- مذکورہ افعال سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے دوران کیے گئے۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 398۔ مہلک ہتھیار سے مسلح ہو کر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام

Attempt to commit robbery or dacoity when armed with deadly weapon

اگر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کے اقدام کے وقت مجرم کسی مہلک ہتھیار سے مسلح ہو تو وہ قید جس کی سزا اس مجرم کو دی جائے گی جو سات برس سے کم نہیں ہوگی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سے کوئی علیحدہ جرم تشکیل نہیں دیا گیا یا اس کی سزا مقرر کی گئی بلکہ چند مخصوص واقعات پر مبنی سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے مقدمات میں کم از کم سزا کا تعین کیا گیا ہے۔ [(1927) 30 Bom. LR 88]

اس کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوگا جب سرقہ بالجبر کا اقدام کیا گیا ہو اور ان حالات پر محیط نہ ہوگا جبکہ سرقہ بالجبر تکمیل ہو چکی ہو۔ [(1931) 7 Lack. 543]

دفعہ 398 کی اطلاق پذیری Applicability of S. 398: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 398 مشمولہ شرط کوئی اساس جرم (substantive crime) پیدا نہیں کرتی ہے بلکہ محض یہ تعین کرتی ہے کہ اگر ڈکیتی کے اقدام کے دوران میں ڈاکوؤں کے گروہ کا کوئی رکن کسی مہلک ہتھیار سے مسلح ہو تو ایسے رکن کو کم از کم سات سال کی سزا دی جائے گی۔ مذکورہ دفعہ کی بناء پر قانون کے تحت کسی الگ سزا کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ محض عدالت کے لیے یہ پابندی عائد کرتی ہے کہ وہ سرقہ بالجبر (robbery) یا ڈکیتی کے ارتکاب کے مقدمہ میں سزایابی پر سات سال سے

کم مدت کی سزا نہ دے جب کوئی مجرم کسی مہلک ہتھیار سے مسلح ہو۔ ملزم نے سرقہ (theft) کا ارتکاب کرنے یا سرقہ کے ذریعے جائیداد لے جانے کا مقصد حاصل کرنے میں کسی شخص کو موت کے گھاٹ نہیں اتارا یا اتارنے کا اقدام نہیں کیا یا ضرر نہیں پہنچایا یا پہنچانے کا اقدام نہیں کیا یا مزاحمت بے جا نہیں کی یا ارتکاب کرنے کا اقدام نہیں کیا تو ملزم کی طرف سے کیا گیا جرم مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 382 کے تحت آئے گا اور مجموعہ مذکور کی دفعات 392 و 398 کے تحت نہیں۔ - [PLD 1998 Kar. 118]

شہادت : ثابت کریں :

1- سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام کیا گیا۔

2- ملزم مہلک ہتھیار سے مسلح تھا۔

3- جب سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام کیا گیا تو وہ مہلک ہتھیار سے مسلح تھا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 399- ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے تیاری کرنا

Making preparation to commit dacoity

جو کوئی ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے کوئی تیاری کرتا ہے اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت ڈکیتی کے لیے تیاری کرنا قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ تیاری میں ڈکیتی کے لیے تدبیر کرنا، منصوبہ بنانا، ترکیب نکالنا اور ترغیب وغیرہ شامل ہیں۔ [(1942) 21 Pat. 667]

لفظ "تیاری" (Preparation) سے مراد ہے تدبیر کرنے، منصوبہ بندی کرنے یا کسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے ذرائع یا تدابیر کا انتظام کرنے کا تصور [1995 MLD 1779 (d)] -

ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لیے تیاری اور اجتماع کے جرائم مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 399 و 402 کے تحت مستوجب سزا ہیں [1995 MLD 1779 (g)] -

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم کا فعل تیاری کے مترادف تھا۔

2- تیاری ڈکیتی کے لیے کی گئی تھی۔

تیاری ثابت کرنے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ بعض اشخاص نے ڈکیتی کے ارتکاب کا منصوبہ بنایا تھا۔ ایک بار ایسی سازش کی موجودگی ثابت ہوجائے تو کوئی قدم جو اس منصوبہ کو آگے بڑھانے کے مقصد اور ارادہ بڑھایا جائے گا، تیاری کے مترادف ہوگا۔ [(1949) 51 PLR 116]

ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لیے تیاری Preparation to commit dacoity : مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 399 ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کے لیے تیاری کا احاطہ کرتی ہے جو نیت سے بالا قدم ہے اور اسے حالات گردوپیش (attending circumstances) سے کسی صریحی فعل کے ذریعے ثابت کرنا پڑتا ہے۔

[1998 PCr. LJ 1120]

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 400۔ ڈکیتوں کے گروہ سے تعلق رکھنے کی سزا

Punishment for belonging to gang of dacoits

جو کوئی قانون ہذا کی منظوری کے بعد کسی وقت ایسے اشخاص کے گروہ سے تعلق رکھے گا جو ڈکیتی کا عادتاً ارتکاب کرنے کے لیے ملاپ رکھتے ہوں تو اس شخص کو عمر قید یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا سے مقننہ نے ان اشخاص کے لیے سزا مقرر کی ہے جن کا تعلق اس گروہ سے ہوتا ہے جو ڈاکہ زنی کرتے رہتے ہیں۔ جرم ہذا کے لیے صرف یہ ثابت کرنا کافی ہو گا کہ ملزم کا تعلق ایسے گروہ سے ہے جو ایسے جرم کا ارتکاب کرنے کے عادی ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہو گا کہ وہ شخص جس کا تعلق ایسے گروہ سے ہو لازمی طور پر کسی ڈکیتی میں شریک رہا ہو۔

تعلق رکھنا: لفظ "تعلق" کبھی کبھار ملنے جلنے سے کچھ زیادہ پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تسلسل کے نظریہ کا حامل ہے اور ایسے اشخاص کی جماعت سے کم و بیش گہرا تعلق ظاہر کرتا ہو جو کافی طویل عرصہ پر محیط ہو اور جس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکے کہ متاثرہ شخص اس جتھہ سے لیکر گیا ہو جس کا مقصد عادتاً ڈکیتی کا ارتکاب کرنا ہے۔ (PLD 1962 Dacca 249)

"تعلق" میل ملاپ کے ایسے عرصہ کے تسلسل کو ظاہر کرتا ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ ملزم نے خود کو اس گروہ سے ایک کرلیا ہے۔ (PLD 1967 SC 545)

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم زیر بحث گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔

2- ایسے گروہ کے ارکان عادتاً ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے ملاپ رکھتے ہیں۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 401۔ چوروں کے گروہ سے تعلق رکھنے کی سزا

Punishment for belonging to gang of thieves

جو کوئی قانون ہذا کے منظور ہونے کے بعد کسی وقت آوارہ لوگوں کے یا کسی اور گروہ سے تعلق رکھے گا جو سرقہ یا سرقہ بالجبر کے عادتاً ارتکاب کے لیے ملاپ رکھتے ہوں۔ لیکن جو ٹھگوں یا ڈاکوؤں کا گروہ نہ ہو، اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا سابقہ دفعہ 400 میں بیان کردہ اصول کی سرقہ یا سرقہ بالجبر کرنے والے اشخاص پر توسیع ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم کی روح عادتاً سرقہ یا سرقہ بالجبر کرنے کے لیے ملاپ رکھنا ہے۔

شہادت : ثابت کریں۔

1- اشخاص کے گروہ کا وجود تھا۔

2- ایسے اشخاص سرقہ یا سرقہ بالجبر کرنے کے لیے ملاپ رکھتے تھے۔

3- سرقہ یا سرقہ بالجبر کا عادتاً ارتکاب کیا جاتا تھا۔

4- ملزم ایسے گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 402- ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے جمع ہونا

Assembling for purpose of committing dacoity

جو کوئی قانون ہذا کے منظور ہونے کے بعد کسی وقت ان پانچ یا زیادہ شخصوں میں سے ہوگا جو ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے جمع ہوتے ہوں تو اس کو قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوجائے گا جب کہ محض اکٹھا ہوا جائے اور دیگر تیاری کے ثبوت کی ضرورت نہ ہوگی۔ جب تیاری کی گئی ہو تو دفعہ 349 کا اطلاق ہوگا۔

دفعہ 402، پی پی سی کے اجزائے ترکیبی Constituents of S.402 PPC: کم از کم پانچ اشخاص پر مشتمل مجمع کا رکن ہونا اور ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کی غرض سے ایسے اشخاص کا اجتماع، دفعہ 402 پی پی سی کے دو ضروری اجزاء ہیں جنہیں تمام معقول شبے سے بالا ثابت کرنا استغاثہ کی ذمہ داری ہے [1998 PCr. LJ 1120]۔

فوجداری عدل گستری Administration of Criminal justice: اصول (Principles)--- ملزم کی طرف سے کیے جانے والے کسی اعتراف (admission) یا اقبال (confession) پر کلیتاً غور کرنا لازم ہے اور اگر کوئی وضاحت ملزم کی طرف سے پیش کی جاتی ہے تو استغاثہ اسے غلط ثابت کرنے کا پابند ہے۔ نیز عدالت اس بات کی بھی پابند ہے کہ وہ ایسی وضاحت پر غور کرے [1998 PCr. LJ 2042]۔

محض پانچ یا زیادہ مسلح اشخاص کے مجمع سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ ان کی نیت ڈکیتی کا ارتکاب کرنے کی تھی جب تک کہ کوئی فعل صریح یا حالات ثابت نہ کیے جائیں جو ایسے نتیجے کی تائید کرتے ہوں [1997 MLD 1725 (b)]۔

شہادت: ثابت کریں کہ (1) پانچ یا زیادہ اشخاص اکٹھے ہوئے۔

(2) ان کا اکٹھ ڈکیتی کے ارتکاب کی غرض سے ہوا۔

(3) ملزم ایسے اشخاص میں سے ایک تھا۔

ڈکیتی کرنے کی نیت یا اقرار ثابت کرنا ضروری ہوگا پیشتر اس کے کہ ایسے اکٹھ کے ارکان کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جاسکے۔ اقرار بلاواسطہ شہادت سے ثابت کرنا مشکل ہے، لیکن کسی مقدمہ میں ثابت کردہ حالات سے اس نتیجہ پر پہنچا جاسکتا ہے کہ اقرار موجود تھا۔ [(1953) Cr. LJ 990]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، ناقابل ضمانت، قابل سماعت عدالت سیشن۔

جہاز کا اغوا
Of Hijacking

☆[**دفعہ 402-A**- جہاز کا اغوا Hijacking: جو کوئی شخص غیرقانونی طور پر قوت کا مظاہرہ کر کے یا کسی قسم کی دھمکی دے کر ہوائی جہاز پر جبراً قبضہ کرلیتا ہے یا اسے اپنے قابو میں لے آتا ہے، اس کے متعلق کہا جائے گا کہ اس نے جہاز کے اغوا کا ارتکاب کیا ہے۔

دفعہ 402-B- جہاز کے اغوا کی سزا Punishment for Hijacking: جو کوئی شخص جہاز کا اغوا کا مرتکب ہوگا یا اس کی سازش کرے گا یا اغوا کی کوشش کرے گا یا اغوا میں اعانت کرے گا اس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور اس کی جائیداد بھی قابل ضبطی ہوگی اور وہ جرمانہ ادا کرنے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 402-C- جہاز اغوا کرنے والے کو پناہ دینے کی سزا

Punishment for harbouring hijacking, etc.

جو کوئی شخص جانتے بوجھتے ایسے شخص کو پناہ دے گا جس کے متعلق اسے معلوم ہے یا یہ باور کرنے کی وجوہ ہوں کہ وہ جہاز کا اغوا کرنے والا ہے یا اغوا کرچکا ہے یا اس نے اغوا کے جرم میں اعانت کی ہے یا وہ کسی ایسے شخص کو زیر قبضہ یا زیر انصرام جگہ یا مکان میں ملنے یا اکٹھے ہونے کی اجازت دیتا ہے تو اسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔]

مال کے تصرف بے جا مجرمانہ کے بیان میں
Of Criminal Misappropriation of Property

دفعہ 403- بددیانتی سے مال کا تصرف بے جا

Of Criminal Misappropriation of Property

جو کوئی شخص بددیانتی سے کسی مال منقولہ کو اپنے تصرف بے جا میں یا اپنے کام میں لائے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف، ب کے قبضے سے نیک نیتی سے ب کا مال لیتا ہے اور لیتے وقت باور کرتا ہے کہ وہ مال اس کا اپنا ہے، تو اس صورت میں الف سرقہ کا مرتکب نہیں ہے، لیکن اگر الف اپنی غلطی معلوم کرلینے کے بعد اس مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو وہ اس دفعہ کے تحت جرم کا مجرم ہے۔

(b) الف، ب سے دوستانہ راہ رسم رکھتا ہے۔ وہ ب کی لائبریری میں ب کی غیرحاضری میں جاتا ہے اور ب کی صریح رضامندی کے بغیر ایک کتاب لے آتا ہے۔ اس صورت میں اگر الف کو یہ گمان تھا کہ پڑھنے کے لیے کتاب لینے کی اسے ب کی معنوی رضامندی حاصل تھی، تو الف سرقہ کا مرتکب نہیں ہے۔ اگر الف اس کے بعد اپنے فائدے کے لیے کتاب بیچ ڈالے تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

(c) الف اور ب ایک گھوڑے کے مشترکہ مالک ہیں۔ الف گھوڑے کو کام میں لانے کی نیت سے اسے ب کے قبضہ

☆ دفعات 402-A، 402-B، 402-C کا بروئے فوجداری (ترمیمی) آرڈیننس XXX آف 1981 اضافہ ہوا۔

سے لے لے تو اس صورت میں چونکہ الف گھوڑے کو کام میں لانے کا حق دار ہے، اس لیے وہ اس بددیانتی سے تصرف بے جا میں نہیں لاتا، لیکن اگر الف گھوڑے کو بیچ ڈالے اور اس کی قیمت کا تمام روپیہ اپنے تصرف میں لے آئے، تو وہ اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

وضاحت Explanation 1 : ایک بددیانتی سے تصرف بے جا جو صرف وقتی طور پر کیا جائے، دفعہ ہذا کے معنوں میں تصرف بے جا ہوگا۔

تمثیل
Illustration

الف ایک گورنمنٹ پرامیسری نوٹ جو ب کا ہے اور جس پر عبارت ظہری بلا نام لکھی ہوئی ہے، پاتا ہے۔ الف یہ جان کر کہ وہ نوٹ ب کی ملکیت ہے، اس کو قرض کی ضمانت میں ایک بینکر کے پاس مکفول کردیتا ہے اس نیت سے کہ مستقبل میں کسی وقت وہ اسے ب کو واپس کردے گا، تو الف نے اس دفعہ کے تحت جرم کا ارتکاب کیا۔

وضاحت Explanation 2 : جو کوئی شخص کوئی مال جو کسی شخص کے قبضے میں نہ ہو، پائے اور اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے حفاظت کرنے یا اس کے مالک کو واپس کرنے کے لئے اپنی تحویل میں رکھے تو وہ اس مال کو بددیانتی سے اپنی تحویل یا تصرف بے جا میں نہیں لاتا اور نہ جرم کا مجرم ہے لیکن وہ اوپر تعریف کردہ جرم کا مجرم ہوگا۔ اگر وہ اس مال کو اپنے کام کے لیے تصرف میں لائے جب کہ وہ اس کے مالک کو جانتا ہو یا مالک کے دریافت کرلینے کے وسیلے رکھتا ہو، یا اس سے پہلے کہ وہ مالک کے دریافت کرنے اور اس کو مطلع کرنے کے معقول وسیلے کام میں لاچکا ہو اور ایک معقول مدت تک اس مال کو اپنی تحویل میں رکھا ہو تاکہ مالک کو اس کے دعویٰ کرنے کی مہلت ملتی۔

یہ بات کہ کسی کیس میں کون سے وسیلے یا کون سی مدت معقول ہے۔ ایک واقعاتی مسئلہ ہے یہ ضروری نہیں کہ پانے والا یہ جانے کہ اس مال کا مالک کون ہے یا کوئی خاص شخص اس کا مالک ہے بلکہ یہ کافی ہے کہ مال کو اپنے تصرف میں لاتے وقت وہ یہ باور نہ کرتا ہو کہ وہ اس کا اپنا مال ہے یا نیک نیتی سے یہ باور نہ کرنے کہ اس کا حقیقی مالک دستیاب نہیں ہوسکتا ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف شارع عام پر ایک روپیہ پاتا ہے اور اس کو یہ علم نہیں کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔ الف اس روپیہ کو اٹھا لیتا ہے تو اس صورت میں الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب نہیں۔

(b) الف شارع عام پر ایک خط پاتا ہے جس میں ایک مہاجنی ہنڈی ہے۔ خط میں مندرجہ ہدایات اور اس کے مضمون سے الف دریافت کرلیتا ہے کہ وہ ہنڈی کس شخص کی ہے الف اس کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

(c) الف ایک چیک جس کا روپیہ حامل کو واجب الادا ہے پاتا ہے وہ کسی طرح سے یہ قیاس نہیں کرسکتا کہ یہ چیک کس کا کھوگیا ہے لیکن چیک لکھنے والے کا نام ظاہر ہے، اور الف یہ جانتا ہے کہ اس چیک کا لکھنے ولا اس شخص کا نشان بتاسکتا ہے جس کے حق میں وہ چیک لکھا گیا ہے مگر الف مالک کے دریافت کرنے کی کوشش کیے بغیر چیک کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

(d) الف ب کا بٹوہ جس میں روپے ہیں گرتا دیکھ لیتا ہے، الف بٹوہ ب کو واپس کرنے کی نیت سے اٹھا لیتا ہے مگر بعدازاں وہ اسے اپنے تصرف میں لے آتا ہے الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

(e) الف ایک بٹوہ جس میں روپے ہیں، پاتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کا ہے اسے بعد میں پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ بٹوہ ب کا ہے اور پھر بھی اسے اپنے تصرف میں لے آتا ہے، تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

(f) الف ایک قیمتی انگوٹھی پاتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہ کس کی ہے اور اس کے مالک کے دریافت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا اور اسے فوراً بیچ دیتا ہے تو الف اس دفعہ کے تحت جرم کا مرتکب ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت تصرف بے جا کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ کوئی تصرف اس وقت بے جا مجرمانہ ہوگا جب کوئی شخص کسی مال کا قبضہ جائز اور معلوم طریقہ پر حاصل کرے مگر بعد ازاں اس کی نیت بدل جائے یا کسی ایسے امر کے معلوم ہونے پر جس سے وہ پہلے ناواقف تھا، اس مال کا اپنے پاس رکھنا بلاجواز اور مبنی پر فریب ہوجائے جب کوئی مال مجرم کے جائز قبضہ میں اس کی غلطی کے بغیر آجائے اور اس کے بعد وہ عارضی عرصہ کے لیے یا مستقل طور پر بددیانتی سے ایسا مال ہضم کرجائے یا اپنے استعمال میں لے آئے تو یہ مال کا تصرف بے جا مجرمانہ ہوگا۔ [(1888) 12 Mad. 49] - اس کی مثالیں (a), (b), (c) ہیں۔

جرم کے اجزاء: تصرف بے جا مجرمانہ کے حسب ذیل ضروری اجزاء ہیں:

اول: مال کا بددیانتی سے تصرف بے جا یا ذاتی مفاد میں لانے کے لیے ایسے مال کی تبدیلی کرنا۔

دوم: زیر بحث مال منقولہ ہو۔

تصرف بے جا یا ذاتی مفاد میں لانا: بددیانتی کے لیے ضروری ہے کہ مال تصرف بے جا میں لایا گیا ہو یا کسی شخص کو ناجائز فائدہ دینے کے لیے یا کسی دیگر کو ناجائز نقصان دینے کے لیے تبدیل کیا گیا ہو، یعنی ایسی جائیداد سے غیرقانونی ذرائع سے مفاد پہنچانے کی نیت سے جس کا وہ شخص قانونی طور پر حقدار نہ ہو یا ناجائز ذرائع سے نقصان پہنچانا جس کا وہ شخص جسے نقصان پہنچا ہو، جائز طور پر حقدار ہو۔ جب ایک شخص کوئی شے پڑی پائے اور اسے پکڑ کر وہیں رکھ دے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت بری الذمہ ہوگا جب ملزم نے مندر کے فرش پر گرے ہوئے بٹوے کو بھیڑ میں اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا اور اسے اسی وقت گرفتار کرلیا گیا تو قرار دیا گیا کہ محض بٹوا اٹھانے یا جیب میں رکھ لینے سے یہ قطعی قیاس نہیں پیدا ہوتا کہ ملزم کا ارادہ بٹوہ کی رقم ہضم کرجانا تھا۔ [1908 بابت (1907) P.R. No. 11]

ملزم نے ایک آوارہ بیل کو پکڑ لیا اور باندھ لیا۔ بیل کے چوری ہوجانے کی کوئی شہادت نہ تھی۔ عدالت نے قرار دیا کہ ملزم دفعہ 411 P.P.C کی بجائے دفعہ 403 کے تحت قابل سزا تھا۔

مال منقولہ: تصرف بے جا کے جرم کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب یہ جرم مال منقولہ کی نسبت کیا جائے مال منقولہ کسی دوسرے شخص کا ہونا چاہیے۔

جب کوئی رقم غلطی سے کسی کو ادا کی گئی ہو اور رقم وصول کرنے والے کو اس غلطی کا رقم لیتے وقت یا بعد ازاں علم ہوجائے اس پر بھی وہ رقم اپنے تصرف میں لانے کا فیصلہ کرے تو ایسا شخص دفعہ ہذا کے تحت مجرم ہوگا۔

شہادت: ثابت کریں:

1- مال زیر بحث منقولہ ہے۔
2- ملزم نے اس کا تصرف بے جا کیا یا اپنے کام میں لے آیا۔
3- ملزم نے ایسا بددیانتی سے کیا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، سماعت کنندہ عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ۔

دفعہ 404- بددیانتی سے ایسے مال کا تصرف بیجا جو مرتے وقت کسی متوفی شخص کے قبضہ میں تھا

Dishonest misappropriation of property possessed by deceased person at the time of his death

جو کوئی مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف بے جا میں لائے یا اپنے کام میں لائے یہ جانتے ہوئے کہ وہ مال کسی متوفی شخص کے قبضہ میں مرتے وقت تھا اور یہ کہ وہ مال اس وقت سے کسی ایسے شخص کے قبضے میں نہیں رہا ہے جو اس قبضہ کا قانوناً مستحق ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر مجرم شخص متوفی کی جانب سے اس کی وفات کے وقت کلرک یا ملازم کے طور پر مامور تھا تو قید کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

تمثیل
Illustration

وفات کے وقت ب کے قبضہ میں فرنیچر اور نقد روپے تھے اس کا ملازم الف پیشتر اس کے کہ وہ روپیہ کسی ایسے شخص کے قبضہ میں جائے جو اس کا مستحق ہے۔ روپیہ مذکور کو بددیانتی سے اپنے تصرف بے جا میں لے آتا ہے تو اس صورت میں الف اس دفعہ کو تحت جرم کا مرتکب ہے۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد مال منقولہ کا اس تصرف بے جا یا کام میں لانا جرم قرار دیا گیا ہے جس کو وقتی طور پر بے بسی یا لاوارثی کے معمولی وقفہ میں سخت تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی کسی شخص کے مرنے اور اس کے جائز ورثاء کے اس مال پر قابض ہونے کے درمیانی عرصہ میں مال کا خرد برد کرنا اور اپنے کام میں لانا دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار پایا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1- مال زیر بحث منقولہ ہے۔
2- ایسا مال کسی متوفی کے قبضہ میں اس کی موت کے وقت تھا۔
3- ایسا مال بعد ازاں کسی ایسے شخص کے قبضہ میں نہ تھا جو اس کا قانونی حقدار تھا۔
4- ملزم اس کو تصرف بے جا میں لے آیا یا اپنے استعمال میں لے آیا۔
5- ملزم نے ایسا بددیانتی سے کیا۔
6- ملزم مد (2) اور (3) میں بیان کردہ حالات سے واقف تھا۔

شق دوم کے لیے مزید ثابت کریں کہ مالک کی وفات کے وقت ملزم بطور کلرک یا ملازم کے اس کے پاس ملازم تھا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

خیانت مجرمانہ کے بیان میں
Of criminal breach of trust

دفعہ 405- خیانت مجرمانہ Criminal Breach of Trust : کوئی شخص جسکو کسی طرح سے کسی مال یا کسی مال کا اہتمام امانتاً سپرد ہو، قانون کی کسی ایسی ہدایت کے خلاف کرکے جس میں امانت مذکور کے ادا کرنے کا طریق معین ہو یا کسی معاہدہ جائز کے خلاف کرکے جو چاہے صریح ہو یا معنوی جو اس نے امانت مذکور کے ادا کرنے کے طریق کی نسبت کیا ہو۔ مال مذکور کو بددیانتی سے اپنے تصرف بے جا میں یا اپنے کام میں لائے یا اس مال کو بددیانتی سے اپنے استعمال میں لائے یا ٹھکانے لگا دے یا کسی دوسرے شخص کو عمداً ایسا کرنے دے تو شخص مذکور "خیانت مجرمانہ" کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف جو کسی متوفی شخص کے وصیت نامہ کی رو سے وصی ہو، بددیانتی سے اس قانون کی خلاف ورزی کرے جس میں وصیت نامے کے مطابق ترکے تقسیم کرنے کا حکم ہو اور ترکہ اپنے کام کے لیے تصرف میں لائے تو الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

(b) الف ایک گودام رکھتا ہے اور ب سفر پر جاتے ہوئے اپنا فرنیچر اس معاہدہ کی شرط پر امانتاً اس کے سپرد کرتا ہے کہ یہ گودام کے کمرہ کا مقررہ کرایہ ادا کردینے پر واپس کردیا جائے گا۔ الف اس فرنیچر کو بیچ ڈالے تو الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

(c) الف ڈھاکہ میں رہتے ہوئے ب ساکن لاہور کا ایجنٹ ہو۔ ان دونوں کے درمیان لفظاً یا معناً ایک معاہدہ ہے کہ ب جو روپیہ الف کو روانہ کرے۔ اس کو الف ب کی ہدایت کے مطابق نفع کے لیے لگائے گا۔ ب ایک لاکھ روپیہ اس ہدایت سے الف کو روانہ کرتا ہے کہ الف اس کو کمپنی کے پرامیسری نوٹ کی خرید میں لگائے مگر الف بددیانتی سے اس ہدایت کی خلاف ورزی کرکے روپیہ اپنے کاروبار میں لگا دیتا ہے۔ الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

(d) لیکن اگر الف پچھلی مثال میں بددیانتی سے نہیں بلکہ نیک نیتی سے یہ باور کرکے کہ بنک بنگال کے حصص خرید لینا ب کے لیے زیادہ مفید ہوگا۔ ب کی ہدایت کے خلاف کرے اور کمپنی کے پرامیسری نوٹ خریدنے کی بجائے بنک بنگال کے حصص ب کے نام خریدے تو اس صورت میں گو ب زیاں اٹھائے اور اس زیاں کی بابت الف پر دیوانی میں نالش کرنے کا مستحق ہو۔ تاہم چونکہ الف نے بددیانتی سے عمل نہیں کیا اس لیے الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب نہیں ہے۔

(e) الف جو محکمہ مال کا افسر ہے کے سپرد سرکاری رقم کی جاتی ہے اور اس پر قانون کی ہدایت کے مطابق یا کسی معاہدے کی رو سے جو کہ گورنمنٹ کے سات لفظاً یا معناً ظہور میں آیا ہو، واجب ہو کہ وہ تمام سرکاری روپیہ جو اس کے قبضہ میں ہے کہ خاص خزانے میں داخل کرے مگر الف اس روپے کو بددیانتی سے اپنے تصرف میں لائے تو الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

(f) ب کی جانب سے الف کو جو مال و اسباب پہنچانے کا پیشہ رکھتا ہے۔ کوئی مال امانتاً سپرد ہوتا ہے کہ وہ اسے خشکی یا تری کے راستے پہنچائے۔ الف اس مال کو بددیانتی سے تصرف بے جا میں لے آتا ہے تو الف خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں خیانت مجرمانہ کی تعریف بیان کی گئی ہے اور تمثیلات سے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ امانت جسمانی طور پر بھی اور اشارتی یا تعبیری بھی ہوسکتی ہے۔ ذرائع مواصلات کی صورت میں چابی حوالہ کرنے کا عمل قبضہ کا تعین کرتا ہے۔ چابی حوالہ کیے بغیر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قبضہ تبدیل ہوا تھا۔ (PLD 1969 AJ & K 65)

دفعہ 405 صرف منقولہ جائیداد کی نسبت قابل سماعت ہوگی۔ [1973 PCr. LJ 225]

سپردگی: خیانت مجرمانہ کا لازمی عنصر سپردگی ہے۔ جبکہ استغاثہ یہ تھا کہ ملزم جو مستغیث کا سوتیلا بھائی تھا ان کے متوفی باپ کی گریجوئٹی اور جی پی فنڈ کو کئی سال پہلے وصول کر کے تصرف بے جا کر چکا تھا۔ مستغیث نے ملزم کے سپرد کوئی مال نہ کیا تھا۔ خیانت بے جا مجرمانہ کے اجزاء ثابت نہ ہوتے تھے، عدالت نے تنازعہ کو دیوانی نوعیت کا قرار دیا۔

(1973 PCr. LJ 225)

ایک شخص جو فرم کا مینیجر تھا خیانت مجرمانہ کا مستوجب نہیں قرار دیا جاسکتا تھا اگر اشیاء فرم کے سپرد کی گئی تھیں نہ کہ اس کو ذاتی طور پر۔ (PLD 1951 Lah. 342)

دفعہ 406- خیانت مجرمانہ کی سزا

Punishment for criminal breach of trust

جو کوئی شخص خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 7 برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مفہوم: خیانت مجرمانہ کے جرم کی تشکیل کے لیے کسی شخص کی طرف سے ایسے مال کا تصرف بے جا کیا جانا ہونا چاہیے جس کی تحویل میں بااہتمام میں مال اس شخص پر اعتماد کر کے کسی دوسرے کے فائدہ کے لیے دیا گیا ہو، یعنی وہ شخص کسی مال کا امین بن کر امانت میں خیانت کرے۔

اجزائے جرم: دفعہ ہذا میں درج جرم کے حسب ذیل اجزا ہیں:

اول: کسی شخص کو مال سپرد کیا گیا ہو یا مال کا اہتمام سپرد کیا گیا ہو۔

دوم: ایسا شخص مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف بے جا میں لے آئے یا عمداً کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے دے۔

I- قانون کی ایسی ہدایت کی خلاف ورزی کر کے جس میں ایسی امانت سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہو یا

(II) ایسی امانت سے عہدہ برآ ہونے کے کسی قانونی معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے۔

جرم کی تشکیل کے لیے مال کے خرد برد کرنے کے چار مثبت افعال ہیں جن میں سے کسی ایک کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یہ حسب ذیل ہیں:

(a) تصرف بے جا کرنا۔

(b) اس مال کو بدل دینا۔

(c) ناجائز استعمال میں یا کام میں لے آنا۔

(d) مال کو ٹھکانے لگا دینا۔ مثال کے طور پر مال کو بیچ دیا گیا ہو یا رہن رکھا گیا ہو۔

کسی حساب کا تسلی بخش طور پر پیش نہ کرنا یا کسی معاہدہ کی شرائط پر پورا نہ اترنا۔ خواہ ایسا کتنی ہی بددیانتی سے کیوں نہ کیا جائے، دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا نہ ہوگا۔ [(1942) 2 Cal. 507]

ایک مقدمہ میں ملزم کو قائداعظم فنڈ اکٹھا کرنے کے لیے کوپن دیے گئے۔ ملزم دو سو روپے کے کوپن نہ واپس ہی کرسکا اور نہ ہی اس کا حساب دے سکا۔ عدالت نے قرار دیا کہ محض کوپن واپس نہ کرنے یا رقم کا حساب نہ چکانے کی بناء پر ملزم پر خیانت مجرمانہ کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ (PLD 1961 Lah. 487)

امانت کسی قانونی مقصد کی تکمیل میں ہونی ضروری نہیں ہے۔ امین امانت کی نسبت جو بھی جرم کریں دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوں گے۔ البتہ امین کی غفلت یا بداعمالی کی بناء پر امانت کو نقصان پہنچے تو اس کی دادرسی دیوانی عدالت سے رجوع کرکے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایسا شخص اپنی غفلت یا بداعمالی کے لیے فوجداری عدالت میں جوابدہ نہیں ہے۔

تصرف بے جا مجرمانہ اور خیانت مجرمانہ: تصرف بے جا مجرمانہ اور خیانت مجرمانہ میں نمایاں فرق یہ ہے کہ تصرف بے جا کی صورت میں مال مجرم کے قبضہ میں اتفاق سے آجاتا ہے اور اس کے بعد وہ بددیانتی سے اپنے تصرف بے جا میں لے آتا ہے۔ خیانت مجرمانہ میں مال قانون کے مطابق امانت کے طور پر خاص شخص کو سپرد کیا جاتا ہے اور وہ بددیانتی سے اسے اپنے تصرف بے جا میں لے آتا ہے یا جان بوجھ کر کسی دیگر شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایسی صورت میں ملزم امانت کی نسبت روگردانی کرکے امانت رکھنے والے کا بھرم ختم کردیتا ہے۔

کسی طرح سے مال امانتاً سپرد ہو: جب تک مال کو امانتاً سپرد نہ کیا جائے دفعہ کا اطلاق نہ ہوگا۔ امانتاً سپرد کرنا کوئی قانونی اصطلاح نہیں ہے۔ ان الفاظ کا عام اور سیدھا سادھا مطلب یہ ہے کہ کوئی مال کسی خاص مقصد کے لیے کسی دوسرے شخص کے حوالہ کیا گیا ہو، ایسی امانت سے ملکیتی حقوق کی منتقلی مقصود نہیں ہوتی۔ [(1927) AC 487] - یہ امر قدرتی طور پر واضح ہے کہ جو شخص مال سپرد کرتا ہے وہ ٹھوس اور شعوری ذہن سے امین پر مال بطور امانت کے سنبھال کر رکھنے کا فرض عائد کرتا ہے جبکہ ملزم نے عمارت کی تعمیر معاہدہ کے تحت کرنے اور سامان کی خرید کے لیے پیشگی رقم حاصل کی تو یہ قرار دیا گیا کہ یہ رقم امانتاً سپرد نہ ہوئی تھی اور ملزم کی سزا منسوخ کردی گئی۔

[(1948) 33- Cr. Appeal No. 11]

امانتاً سپردگی کے مختلف حالات میں مختلف معانی ہوسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب کسی شخص کو روپیہ امانتاً سپرد کیا جاتا ہے تو دفعہ 403 کے مصداق ایسے حالات میں سپرد ہوتا ہے کہ روپیہ پر ملکیت سپردکنندہ ہی کی قائم رہتی ہے۔ ایسا روپیہ مالک کی مرضی سے خرچ کرنا یا واپس کرنا مقصود ہوتا ہے جب کوئی شخص فریب سے روپیہ پر قبضہ حاصل کرتا ہے تو ایسا روپیہ امانتاً سپرد نہیں ہوتا۔ امانت کی اساس اعتبار اور اعتماد پر ہوتی ہے جیسا اعتماد اور اعتبار خوب سوچ سمجھ کر، ٹھوک بجا کر آزاد مرضی سے باشعور طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص دھوکہ دے کر اعتبار جمائے اور غلط بیانی سے کام لے تو جو رضامندی وہ حاصل کرتا ہے اسے آزاد قرار نہیں دیا جاسکتا جہاں مکرو فریب سے کام لے کر اعتماد میں لیا گیا ہو وہاں امانت سپرد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ ملزم نے فریب دے کر خود کو قلعی گر ظاہر کیا اور اس بہانہ سے برتن قلعی کرنے کے لیے لے گیا جو اس نے واپس نہ کیے بلکہ خردبرد کرگیا تو عدالت نے قرار دیا کہ یہ دغا کا جرم بنتا تھا نہ کہ دفعہ P.P.C 406 کا۔ [1942 Kar. 288]

Habib Zeb HC

خیانت کا مال: دفعہ ہذا کے اطلاق کے لیے لازمی ہے کہ مال منقولہ کی نسبت خیانت کی گئی ہو۔ غیر منقولہ جائیداد کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب ممکن نہیں ہے۔ [(1895) 23 Cal. 372] ۔ مثال کے طور پر ساگوان کے ایستادہ درختوں کی خیانت مجرمانہ کو تسلیم نہ کیا گیا۔

خیانت مجرمانہ صرف بددیانتی سے تصرف بے جا تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ بددیانتی سے ذاتی استعمال میں لانے یا مال کو بیچ ڈالنے پر بھی محیط ہے۔ آخرالذکر افعال ایسے ہیں کہ ان کا اطلاق غیر منقولہ مال پر بھی ہو سکتا ہے۔ ان الفاظ کے پیش نظر دفعہ ہذا سے غیر منقولہ جائیداد مستثنیٰ نہیں ہوجاتی۔ (27 Cr. LJ 331)

مال و اسباب میں ایسی رقم شامل تصور ہوگی جو امانتاً سپرد کردہ مال کی قیمت فروخت ہو۔

[(1914) 41 Cal. 844; (1928) 30 Bom. L.R 1270]

مال کا اہتمام: جس مال کی خیانت کی گئی ہو وہ یا تو امانت کے طور پر سپرد کیا گیا ہو یا ایسے مال کو مجرم کے اہتمام اور اختیار میں دیا گیا ہو۔ جبکہ میونسپل کمیٹی کے ایک واٹر ورکس انسپکٹر کی ڈیوٹی میونسپلٹی کے پانی کی صحیح تقسیم اور جانچ پڑتال تھی اس نے پانی کا غلط استعمال کیا اور ٹیکس وصول کیے بغیر مزارعان کو مفت پانی فراہم کردیا تو یہ قرار دیا گیا کہ وہ دفعہ ہذا کے مطابق میونسپل پانی کا اہتمام رکھتا تھا اور پانی کی خیانت مجرمانہ کا مرتکب تھا۔ [(1913) 35 All. 361]

بددیانتی سے تصرف بے جا: دفعہ ہذا میں بیان کردہ جرم کے اطلاق کے لیے ملزم کا مال کو تصرف بے جا میں لانے کا اقبال کافی نہ ہوگا، اگر وہ کسی استحقاق کا خواہ وہ کس قدر معمولی، کمزور یا بے بنیاد کیوں نہ ہو، دعوے کرے تو چاہے یہ عذر کتنا ہی بودا کیوں نہ ہو، دفعہ ہذا کے تحت جرم کی تشکیل نہ ہوگی۔ جبکہ ملزم نے مستغیث کو اس کا وہ صندوق لے جانے سے روک دیا جو مستغیث اس کے پاس سنبھال کر رکھنے کے لیے رکھوا گیا تھا اور عذر یہ کیا کہ صندوق اٹھانے سے پہلے مستغیث اپنا بقایا قرضہ ادا کرے تو قرار پایا کہ ملزم کے ایسے انکار سے خیانت مجرمانہ کا ارتکاب نہیں کیا گیا تھا۔

[(1907) 17 M.L.J 413]

جب جان بوجھ کر ایسے روپیہ کا حساب نہ دیا جائے جس حساب کے دینے کا کوئی پابند ہو تو دفعہ ہذا کے تحت جرم بن جائے گا۔ جب ملزم اپنے مالک کے نام پر یا اس کی طرف سے یا اس کے لیے کوئی رقم وصول کرتا ہے مگر وصول کردہ رقم سے اپنے مالک کے نام کم رقم تحریر کرتا ہے اور مالک کو حساب میں کم رقم دیتا ہے تو یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے بقایا رقم کی خیانت مجرمانہ کی ہے۔

جب کوئی ملازم سرکار اپنے فرائض کی بجاآوری میں کوئی سرکاری رقم وصول کرے مگر اس کے مطابق دفتر کے رجسٹروں میں اندراج نہ کرے اور اگر جاتے ہوئے وہ ایسی رقم اپنے جانشین کے حوالہ نہ کرے تو اس کے خلاف یہ قوی قیاس پیدا ہوگی کہ اس نے وہ رقم خرد برد کرلی۔ [(1926) 1 Lack. 345]

مال کا ذاتی استعمال یا خرد برد: دفعہ ہذا کے تحت مال کا ذاتی استعمال یا خرد برد صرف اس صورت میں سمجھا جائے گا اگر ویسے استعمال کی وجہ سے مال کی قدر و قیمت یا اس کی کوالٹی میں قابل لحاظ کمی یا گھاٹا رونما ہو یا اس کی حالت میں ابتری پیدا ہو یا ملزم کے استعمال سے واضح استحصال بے جا ہوا ہو۔ جبکہ ایک طابع کو فہرست چھاپنے کے لیے اس کے بلاک سپرد کیے گئے اور اس نے ایک رقیب فرم کی طباعت ان بلاکوں سے کردی تو عدالت نے قرار دیا کہ ایسا استعمال خیانت مجرمانہ بنتا تھا۔ [(1901) 6 C W N 203]

بے جا استعمال سے اس قدر استحصال بے جا یا زیاں بے جا ہونا چاہیے کہ مال کا مالک یا تو اسے کھو بیٹھے یا اس سے

محروم کردیا جائے۔

دفعہ ہذا کی عبارت میں ایسا حصہ دار بھی آجاتا ہے جسے شراکت کا کاروبار سپرد کردیا گیا ہو اور وہ سارا مال یا خود خوردبرد کر جائے یا اپنے ذاتی استعمال میں لے آئے۔ [(1904) 6 Bom. LR 553]

جب کوئی حصہ دار شراکتی کاروبار کا روپیہ شرکت کے نام پر وصول کرتا ہے تو وہ اس کو امانت کے طور پر وصول نہیں کرتا۔ اگر وہ کاروبار کا روپیہ کھا جائے تو خیانت مجرمانہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ [(1949) Nag. 379] - ناگپور ہائی کورٹ کا فیصلہ مذکورہ بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلہ کے برعکس ہے۔ ناگپور ہائی کورٹ کی رائے زیادہ صائب قرار دی گئی۔

(PLD 1951 Dacca 51)

بیوی اپنے شوہر کے مال کی مشترک قابض ہوتی ہے۔ اگر وہ کوئی مال خردبرد کر جائے یا بیچ ڈالے تو دفعہ ہذا کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کرتی۔

شہادت : ثابت کریں : 1۔ ملزم کے سپرد مال کیا گیا یا اس کا اہتمام اسے دیا گیا۔ (AIR 1921 Cal. 531)

2۔ ملزم الف اسے تصرف بے جا میں لے آیا، یا (ب) اپنے تصرف میں لے آیا، یا (پ) اسے استعمال کرلیا، یا (ت) اسے فروخت کردیا۔

3۔ ملزم نے ایسا (الف) قانون کی کسی ایسی ہدایت کی خلاف ورزی کرکے کیا جس میں امانت مذکور کی بجا آوری کا طریقہ بیان کیا گیا ہو، یا (ب) یا کسی معاہدہ جائز کے خلاف کیا جو صریحی یا معنوی ہو جو اس نے ایسی امانت کے طریق کی نسبت کیا۔ (AIR 1928 Lah. 382)۔

یا اس نے کسی دیگر شخص کو عمداً ایسے کرنے دیا۔

4۔ ملزم نے (2) بددیانتی سے کیا۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ، جب مال کی قیمت 250 روپے سے زیادہ نہ ہو اور عدالت سماعت اجازت دے، قابل سماعت عدالت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 407۔ بار بردار (کیریر) کا خیانت مجرمانہ کرنا

Criminal breach of trust by carrier, etc.

جو کوئی شخص جسے بطور بار بردار، مالک گھاٹ یا مالک گودام کوئی مال امانتاً سپرد ہو اس مال کی خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : جب مال کرایہ لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جائے تو مال لے جانے والے کو بار بردار (کیریر) کہتے ہیں۔ ان کا پیشہ یا کام اجرت لے کر مال کو لانا لے جانا ہوتا ہے جو شخص ہر کسی کا مال پہنچانے کا ذمہ لیتا ہے وہ عام بار بردار کہلاتا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1۔ ملزم بار بردار، مالک گھاٹ یا مالک گودام ہے۔

2- ملزم کو اس حیثیت میں مال سپرد کیا گیا۔
3- ملزم نے ایسے مال کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا۔
اس جرم کے لازمی عناصر کو ثابت کرنے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہوگا کہ کم از کم وہ مال جو ملزم کے سپرد کیا گیا اس میں سے کچھ ایسا ہے جس کا ملزم حساب نہیں دے سکتا۔
ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 408- کلرک یا نوکر سے خیانت مجرمانہ

Criminal breach of trust by clerk or servant

کوئی شخص جو کلرک یا نوکر ہو یا جو کلرک یا نوکر کے کام پر مامور ہو اور جس کو کسی طرح بطور کلرک یا نوکر کے کوئی مال یا کسی مال کا اہتمام امانتاً سپرد ہو۔ مال مذکور کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت اس صورت میں خیانت مجرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے جب خیانت مجرمانہ مال کے مالک کے کلرک یا نوکر نے کی ہو۔ دفعہ 38 P.P.C کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جب کلرک یا نوکر مالک کا مال چوری کرتا ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت مال کو نوکر مالک کی وجہ سے اور اس کی جانب سے قبضہ کر کے تصرف بے جا کرتا ہے۔ جب کوئی ملازم اپنے مالک کے کاروبار کے سلسلہ میں ایک بنک نوٹ وصول کرے اور اسے مالک کے گلہ میں ڈال دے اور پھر اس نوٹ کو نکال کر لے جائے تو یہ سرقہ ہوگا لیکن گلہ میں ڈالے بغیر اپنی جیب میں ڈال لے اور خرچ کر لے تو خیانت مجرمانہ ہے۔ (انگریزی فوجداری قانون کی تاریخ جلد 3 بر صفحہ 153)۔
جب واقعات مشکوک نوعیت کے ہوں تو سرقہ اور خیانت مجرمانہ دونوں کے متبادل فرد جرم زیر دفعات 236، 237، ضابطہ فوجداری لگائے جا سکتے ہیں۔
کلرک یا نوکر : یہ سوال آیا کہ ملزم کلرک تھا یا نوکر ایک امر متعلقہ واقعات ہے۔ بالعموم اسے اس معیار پر پرکھا جاتا ہے کہ ایسا شخص مالک کے کنٹرول میں تھا اور مالک کے احکام کی تکمیل اور اطاعت کا پابند تھا۔ نیز وہ کئی صورتوں میں سارا دن نوکری سے غیر حاضر رہنے پر بھی اس کے احکام کا پابند ہوتا ہے۔ اگر واقعات سے سارا دن نوکری پر حاضر ہونا اور نیل کرنا ظاہر ہو تو یہ مالک کے کنٹرول کا مضبوط ثبوت ہوگا۔ جبکہ ملزم کو فرم کے لیے باہر سے آرڈر لینے پر رکھا گیا اور ملزم و ان آرڈروں پر کمیشن دی جاتی تھی مگر فرم کی کوئی رقم وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تھا۔ ملزم نے معاہدہ کی خلاف ورزی رکے رقم وصول کیں اور خورد برد کر گیا تو قرار دیا گیا کہ ان واقعات کی روشنی میں وہ ملازم نہ تھا۔

[(1873) LR 2 CCR 34]

کوئی ملازم خیانت مجرمانہ کا مرتکب صرف اسی صورت میں گردانا جا سکتا ہے جب وہ رقم بحیثیت ملازم اپنے مالک کی ف سے وصول کرے۔ اگر کوئی نوکر مالک کے اوزار یا اشیاء زیر کار لا کر کوئی رقم کما لے تو وہ خیانت نہیں سمجھی جائے گی۔ ب نوکر آقا کی اشیاء اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر دے یہ ملازم کی حیثیت سے کام کرنے کی تعریف میں نہیں آئے گا۔

لیکن جب ملزم کی ملازمت کا کام ہی یہ ہو کہ وہ دوکان پر اشیاء فروخت کرے تو اس طرح سے فروخت کردہ اشیاء کی قیمت خرد برد کرنا خیانت مجرمانہ ہوگا۔

جب نوکر مالک کے چیک پر اس کے جعلی دستخط کر کے چیک کیش کرالے اور وہ رقم خود استعمال کرلے تو یہ جرم بحیثیت ملازم کے سرزد نہیں کیا گیا اور یہ خیانت مجرمانہ نہ تھی بلکہ جعلسازی، دھوکا اور سرقہ تھا۔

جبکہ ملزم شراب کی دوکان پر بطور منیجر ملازم تھا۔ اس نے جھوٹی رپورٹ کردی کہ دوکان کا سیف توڑ کر چور رات کو روپیہ لے گئے ہیں۔ جبکہ دراصل اس نے خود روپیہ نکال لیا تھا۔ عدالت نے قرار دیا کہ اس کی دفعہ ہذا کے تحت سزا درست تھی۔ (AIR 1946 Pat. 210)

ملزم کو مستغیث نے تانگہ چلانے پر ملازم رکھا ہوا تھا۔ معاہدہ یہ کیا گیا تھا کہ ملزم ہر شام کو تانگہ واپس لا کر مالک کے ہاں باندھے گا اور دن کی کمائی کو ادا کرے گا۔ ملزم شام کو گھر نہ لوٹا۔ دوسرے روز اسے شہر سے دور تیزی سے تانگہ بھگاتے پکڑ لیا گیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ ملزم صریحاً مالک کو گھوڑے تانگے سے محروم کرنا چاہتا تھا لہٰذا دفعہ ہذا کے تحت اس کی سزا درست تھی۔ [(1925) 6 Lah. 257; PLD 959 SC 309]

جبکہ ایک ملزم نے بار بار تقاضہ کرنے پر حساب کتاب پیش نہ کیا اور ملازمت کے معاہدہ کی خلاف ورزی میں رقم خرچ کرتا رہا تو اسے دفعہ ہذا کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا لیکن کیونکہ ایسا معاملہ فہمید حساب کتاب کا معاملہ نہ تھا اور ملزم فوجداری اور دیوانی دونوں یکساں طور پر قابل مواخذہ تھا۔ (PLD 1951 Bal. 36)۔ تاہم محض حساب کتاب نہ دینے کی بناء پر بددیانتی سے خرد برد کرنا ثابت نہ ہوگا۔ (PLD 1952 Lah. 642; PLD 1960 Lah. 1066)

برون عدالتی اقبال جرم Extra-judicial confession: ملزم کی طرف سے جب وہ پولیس کی تحویل میں نہیں ہے کسی معزز شخص کے سامنے رضاکارانہ طور پر کیے گئے اقبال جرم کو اس کی سزایابی کے لیے اساس بنایا جاسکتا ہے [PLD 1997 Kar. 311 (b)]۔

شہادت: ثابت کریں:

1۔ ملزم مال سپرد کرنے والے کا نوکر یا کلرک تھا۔

2۔ اسے اس حیثیت سے مال یا مال پر اہتمام امانتاً سپرد تھا۔

3۔ ملزم نے ایسے مال کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا۔

مال کا حقیقی طور پر کام میں لایا جانا ثابت کرنا ضروری نہیں ہوگا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 409۔ پبلک ملازم یا کسی بینکر، سوداگر یا ایجنٹ سے خیانت مجرمانہ

Criminal breach of trust by public servant, or by banker, merchant or agent

کوئی شخص جس کو بحیثیت سرکاری ملازم یا اپنے کاروبار کے اعتبار سے بحیثیت بینکر یا سوداگر یا گماشتہ یا دلال، یا اٹارنی، یا ایجنٹ کے کوئی مال یا کسی مال کا اہتمام کسی طرح امانتاً سپرد ہو، مال مذکور کی نسبت خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی

مستوجب ہو گا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا سرکاری ملازمین، بینکر، سوداگر، گماشتے، دلال، اٹارنی اور ایجنٹ وغیرہ کو ایک جماعت گردانتے ہوئے خیانت مجرمانہ کی سزا تجویز کرتی ہے۔ اصولی طور پر ایسے لوگوں کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے جس کی بنیاد راز داری اور اعتماد پر مبنی ہوتی ہے جو مال ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاتا ہے اس پر ان لوگوں کو مکمل کنٹرول اور اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہی لوگ خیانت کرجائیں تو پبلک کو بہت نقصان اور پریشانی اٹھانی پڑے، مثال کے طور پر گاؤں کا نمبردار مالیہ اکٹھا کرکے کھا جائے۔ (PLD 1953 Lah. 449)- وہ روپیہ جو منی آرڈر کرنے پر پوسٹ ماسٹر کے حوالہ کیا جائے اور وہ اس رقم کو خردبرد کرجائے۔ [(1884) 7 All. 174].

یہ شرط ضروری نہیں ہے کہ سرکاری رقم میں خیانت کی گئی ہو۔ اہم بات یہ ہے کہ روپیہ پبلک ملازم کو بطور ملازم کے حوالہ کیا گیا ہو۔ جبکہ ریکارڈ روم کے کلرک نے اس ریکارڈ سے جو اس کی تحویل میں تھا کچھ دستاویزات نکال کر ایک شخص کو دے دیں جو ان کاغذات کو واپس لینے کا حقدار تو تھا مگر ضابطہ کے تحت ضروری تھا کہ وہ باقاعدہ درخواست ٹکٹ لگا کر دیتا تو یہ قرار پایا کہ کلرک کی دفعہ ہذا کے تحت سزایابی درست تھی۔ [(1904) 27 All. 260].

ملزمان کے خلاف مقدمہ 1973 میں درج کیا گیا تھا اور باوجود ہائی کورٹ اور عدالت سماعت کی ہدایات کے کہ مقدمہ کی سماعت ایک ماہ میں مکمل کی جائے صرف پانچ گواہان کی شہادت قلمبند کی گئی تھی باوجود چوتھائی صدی گزرنے کے مقدمہ کا فیصلہ ابھی تک قریب نظر نہ آیا تھا۔ عدالت سماعت نے چالان پیش کئے جانے کی پندرہ، سولہ سال کی تاخیر جس میں مقدمہ کا فیصلہ نہ ہوا تھا کی وضاحت نہ کی جاسکی۔ اس قدر تاخیر مقدمہ کی کارروائی ختم کرنی کی ایک اچھی وجوع فراہم کرتی تھی اس لئے ہائی کورٹ حق بجانب تھی کہ وہ مقدمہ کو زیر دفعہ 561-A، ضابطہ فوجداری کالعدم قرار دے باوجود اس کے کہ ملزمان کو دفعہ 249-A، اور 265-K، کے تحت متبادل چارہ جوئی حاصل تھی۔ سپریم کورٹ نے ان حالات میں اپیل دائر کرنے کی اجازت نہ دی۔ (198 SCMR 908)

سائیل کے خلاف کراچی میں فوجداری مقدمات درج کئے گئے اور تفتیشی افسر نے اسے ہدایت کی کہ ان مقدمات کی تفتیش کے سلسلے میں وہ اس کے روبرو کراچی میں پیش ہو۔ کراچی میں فوجداری مقدمات کے اندراج کو لاہور ہائی کورٹ کے روبرو چیلنج کیا گیا اور یہ موقف اختیار کیا گیا کہ سائیل کے خلاف کسی فوجداری مقدمہ کی تشکیل نہ ہوتی تھی اس لئے تفتیشی افسر کو سائیل کو کراچی بلانے کے لیے اختیار حاصل نہ تھا۔ مسئول الیہم نے لاہور ہائی کورٹ کے علاقائی اختیار سماعت کو چیلنج کیا کہ وہ کراچی میں ہونے وقوعہ کے بارے میں اختیار سماعت کی حامل نہیں۔ آرٹیکل 199، آئین پاکستان میں ہائی کورٹ کے احکامات، ہدایات بہ نوعیت رٹ وغیرہ دو قسم کی پابندیاں عائد کیں۔ اولاً یہ کہ ہائی کورٹ جس شخص کو حکم یا ہدایت جاری کرسکتی ہے وہ اس عدالت کے علاقائی دائرہ اختیار میں ہو اور دوسرے یہ کہ متعلقہ فعل جس کے بارے میں کارروائی کی جارہی ہو اس کا ارتکاب عدالت کی علاقائی حدود کے اندر وقوع پذیر ہوا ہو۔ چنانچہ اس قسم کے مقدمات میں ان دو شرائط کا اطلاق لازمی طور پر پیش نظر رہنا چاہیے قبل اس کے کہ ہائی کورٹ کے اختیار سماعت کو استعمال کیا جاسکے۔ آئین ساز اداروں کی منشاء یہ تھی کہ کسی ایک ہائی کورٹ کو اس امر کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ کسی دوسری ہائی کورٹ کی علاقائی سماعت میں مداخلت نہ کریں جس کے بارے میں دوسری ہائی کورٹ کو علاقائی اختیار سماعت حاصل ہو۔ چونکہ رپورٹ

ابتدائی کراچی میں درج کی گئی تھی چالان بھی کراچی کی عدالتوں میں پیش کیا گیا تھا اور متعلقہ حکم بھی کراچی سے جاری کیا گیا تھا جب کہ لاہور ہائی کورٹ کے علاقائی اختیار سماعت کے اندر کوئی بھی فعل سرزد نہ ہوا تھا اس لئے لاہور ہائی کورٹ کے اختیار سماعت سے رجوع نہ کیا جاسکتا تھا بلکہ اس سلسلے میں کراچی ہائی کورٹ کو اختیار سماعت مقدمہ حاصل تھی کہ وہ مقدمہ کی سماعت کرکے ان معاملات کا فیصلہ صادر کرے۔ سائیلان کو عدالت نے ان کی درخواست پر وقت مہیا کردیا تاکہ وہ کراچی کے تفتیشی افسر کے روبرو پیش ہوں۔ PLD 1998 Lah. 394

بار ثبوت Burden of proof : ملزم کو محض جائیداد کی حوالگی اور اس میں کمی دفعہ 409 پی پی سی کے تحت خیانت مجرمانہ کا جرم ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ یہ ثابت کرنے کا بار ہمیشہ استغاثہ پر ہوتا ہے کہ ملزم نے بددیانتی سے جائیداد کا تصرف بے جا (misappropriation) کیا تھا یا اسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا تھا۔

[1998 PCr. LJ 2042]

سپریم کورٹ کی طرف سے اپیل دائر کرنے کی اجازت یہ غور کرنے کے لیے دے دی گئی تھی کہ آیا ملزم کی طرف سے اس کی درخواست ضمانت میں جمع کردہ رقم کی واگزاری کے لیے متفرق درخواست فوجداری (application Criminal miscellaneous) قابل پیش رفت تھی اور آیا ہائی کورٹ کسی ایسی درخواست ضمانت میں جس کا پہلے سے تصفیہ ہوچکا ہو، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 516-A کے تحت یا دفعہ 561-A کے تحت یا مجموعہ مذکور کی کسی دیگر دفعات کے تحت یا کسی دیگر قانون کے تحت درخواست مذکور کو منظور کرنے کا زیر اعتراض حکم صادر کرسکتی تھی۔

[1998 SCMR 1758]

سپیشل جج کی تقرری غیرقانونی تھی۔ اس نے مقدمہ کی سماعت سے قبل اپنا پروبیشنری پریڈ (Probationary period) بطور ایڈیشنل سیشن جج پورا نہ کیا تھا اور چونکہ اسے ملازمت سے برطرف کردیا گیا تھا اس نے وہ سپیشل جج بننے کا اہل نہ تھا ان حالات میں سپیشل جج کی طرف سے ملزم کو دی گئی سزا منسوخ کردی گئی اور مقدمہ از سر نو سماعت کے لیے مجاز عدالت میں بھیج دیا گیا تاکہ اس کا فیصلہ حقائق کی روشنی میں مجاز عدالت کرسکے۔

(1998 PCr. L.J 104)

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم سرکاری ملازم، بینکر یا سوداگر یا گماشتہ یا دلال یا اٹارنی یا ایجنٹ تھا۔

2- اسے اس حیثیت سے کوئی مال یا کسی مال کا اہتمام امانتاً سپرد کیا گیا تھا۔

3- اس نے اس مال کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا۔

خیانت مجرمانہ کا واضح ثبوت ضروری ہے لیکن استغاثہ کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ خیانت کا واقعی طریقہ ثابت کرے۔ جب استغاثہ یہ ثابت کردے کہ ملزم نے وہ رقم واپس نہ کی جس کے واپس کرنے کا وہ پابند تھا تو ملزم پر لازم ہوگا کہ وہ اپنی صفائی ثابت کرے۔

جب ملزم سرکاری ملازم ہو اور سرکاری ملازم کی حیثیت سے خیانت کرے تو مقدمہ چلانے کے لیے محکمہ کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings : ملزم نے مسلمہ طور پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 249-A کے تحت بریت کے لیے ابتدائی عدالت سے رجوع نہیں کیا تھا جہاں اس کا مقدمہ زیر غور

(pending) تھا۔ اگر ہائی کورٹ کی ہدایت پر ایف۔ آئی۔آر بھی درج کرائی گئی ہو تو بھی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 249-A کی تاکیدی (mandatory) شرائط کو نہ تو نظرانداز کیا جاسکتا ہے اور نہ ان کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے اور دفعہ مذکور کے تحت پہلی فرصت میں ابتدائی عدالت سے رجوع کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 561-A کے تحت کارروائی کو کالعدم کرنے کے لیے داخل کردہ درخواست قابل پیش رفت نہیں تھی اور چنانچہ خارج کردی گئی تھی۔
[1996 MLD 1368 (c)]

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

مال مسروقہ لینے کے بیان میں
Of the receiving of Stolen Property

دفعہ 410- مال مسروقہ Stolen property: وہ مال جس کا قبضہ سرقہ یا استحصال بالجبر یا سرقہ بالجبر کے ذریعہ منتقل ہوا ہو اور وہ مال جو تصرف بے جا مجرمانہ میں لایا گیا ہو یا جس کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب ہوا ہو۔ مال مسروقہ کہا جائے گا چاہے منتقلی یا تصرف بے جا یا خیانت مجرمانہ حدود پاکستان کے اندر یا باہر وقوع میں آیا ہو۔ لیکن اگر وہ مال بعد میں اس شخص کے قبضے میں آجائے جو اس کے قبضے کا جائز مستحق ہے تو وہ مال مسروقہ نہیں رہے گا۔

دفعہ 411- مال مسروقہ بددیانتی سے لینا

Dishonestly receiving stolen property

جو کوئی شخص، کوئی مال مسروقہ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر وہ مال مسروقہ ہے۔ بددیانتی سے لے لے، یا رکھے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ 410 میں مال مسروقہ کی وضاحت کردی گئی ہے۔ مال مسروقہ کی تعریف میں وہ تمام جرائم بیان کردیے گئے ہیں جن میں حاصل کردہ اشیاء کو مال مسروقہ کہا جائے گا۔ یعنی وہ مال:

اول: جو سرقہ کیا گیا ہو۔
دوم: جو استحصال بالجبر سے حاصل کیا گیا ہو۔
سوم: جو سرقہ بالجبر سے حاصل کیا گیا ہو۔
چہارم: جو تصرف بے جا مجرمانہ سے لیا گیا ہو۔
پنجم: جو خیانت مجرمانہ سے حاصل ہوا ہو۔

چہارم اور پنجم میں بیان کردہ جرائم سے مال مسروقہ کے معانی نہایت وسیع ہوگئے ہیں۔

مال مسروقہ کا لینا یا لے رکھنا جرم کا اہم جزو ہے اس کے علاوہ مال اس علم سے لیا گیا ہو کہ یہ مسروقہ ہے یا سرقہ بالجبر وغیرہ مذکورہ طریقوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ [(1929) 52 All. 200]۔ جرم کے ثبوت میں یہ عذر قطعی غیر متعلق ہوگا کہ مال کس شخص نے سرقہ کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ ہذا کا اطلاق چوروں وغیرہ پر نہیں ہوتا بلکہ ایسے لوگوں پر ہوتا ہے جو اس علم کے ساتھ ارتکاب جرم کریں کہ وہ مال مسروقہ ہے۔

جرم کے اجزاء: جرم کے دو اجزاء ہیں:

اول: مال مسروقہ کو بددیانتی سے لینا یا لے رکھنا۔ (AIR 1929 All. 917)

دوم: مال لیتے وقت یہ علم کہ مال ان طریقوں میں سے کسی ایک سے لیا گیا جو دفعہ ہذا میں بیان ہوئے۔

اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اور بے خبری میں مال مسروقہ خریدے تو وہ اس کا مالک بن جاتا۔

اشیاء کا ملزم کے پاس موجود ہونا ضروری نہیں ہے مگر ملازم کو یہ ہدایت دینا کہ وہ مال کو گروی ڈال دے یا کسی اور طرح ٹھکانے لگادے الزام کی تائید کے لیے کافی ہوگا۔

بددیانتی سے لینا یا روک رکھنا: بددیانتی سے مال کا لینا اور اسے لے رکھنا دونوں علیحدہ علیحدہ جرائم ہیں۔ پہلی صورت میں بددیانتی مال کے لیتے وقت موجود ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں بددیانتی مال کے لینے کے بعد وارد ہوتی ہے۔ جب مال بددیانتی سے روک رکھا گیا ہو تو دیانت بددیانتی میں تبدیل ہوئی ہو یا دیانت خیانت میں منتقل ہوئی ہو۔ جب کوئی گروی دار مال گروی رکھ کر روپیہ ادھار دیتا ہے تو وہ مال تو ٹھیک نیت سے گروی رکھتا ہے مگر بعد میں اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو مال اس نے گروی رکھا تھا وہ مسروقہ تھا۔ اگر اس انکشاف کے بعد بھی گروی دار مال کو پاس رکھنے کا فیصلہ کرے تو اسے بددیانتی پر محمول کیا جائے گا۔ ایسے شخص کو بددیانتی سے مال لینے کی سزا نہیں دی جاسکتی البتہ مال کو بددیانتی سے روکنے کی سزا دی جاسکتی ہے کیونکہ لینے کے فعل کے بعد اسے مال کی حیثیت پتہ چل گئی تھی۔

علم ہونا: دفعہ ہذا کے مطابق محض مال کا لے لینا قابل سزا جرم نہیں ہے بلکہ مال کو مجرمانہ علم سے حاصل کرنا جرم ہے۔ "باور کرنا" کا لفظ مثبت نوعیت کا حامل ہے اور یہ محض اندیشہ کرنا، گمان کرنا، شبہ کرنا سے بہت اونچا درجہ رکھتا ہے مال کا محض بیش قیمت ہونا اس بناء پر جرم کا ثبوت نہ ہوگا کہ ملزم کسی صورت جائز وسائل سے اسے حاصل نہ کرسکتا تھا۔

(PLD 1951 AJ & K 1)

چھینی ہوئی گاڑی سرقہ بالجبر (robbery) کے ارتکاب کے جلد بعد بازیاب ہوگئی تھی اور اس دوران میں اسے بددیانتی سے کسی نے نہ وصول کیا تھا اور نہ اپنے پاس روک رکھا تھا جس سے زیر دفعہ 411 پی پی سی جرم تشکیل پاتا۔ ایک مرتبہ سرقہ بالجبر کے جرم کا ارتکاب ہوگیا تھا اور چھینی ہوئی الزامی گاڑی کسی ایسے شخص کو ابھی منتقل نہیں کی گئی تھی جس نے مذکورہ گاڑی کو بددیانتی سے یا یہ باور کرتے ہوئے یا جانتے ہوئے کہ وہ مال مسروقہ ہے، وصول کیا تھا، زیر دفعہ PPC 411 جرم کی تشکیل نہیں ہوئی تھی [1998 MLD 518]۔

دفعہ 419 تینوں ماتحت عدالتوں نے ملزم کو تلبیس شخصی (personation) اور جعل سازی (forgery) کے جرائم کا مرتکب پایا تھا۔۔ ایسے متفقہ نتائج تحقیقات میں کسی قرین قیاس (plausible ground) کی عدم موجودگی میں مداخلت نہیں کی جاسکتی تھی۔ اندریں حالات اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا تھا [1996 SCMR 1094]۔

ملزم کی نشاندہی پر برآمدگی کی گئی تھی۔ فرد مقبوضگی سے عیاں تھا کہ ملزم کو اس جگہ کا خصوصی علم تھا جہاں مسروقہ مال رکھا گیا تھا۔ استغاثہ کی شہادت میں کسی قسم کی خامی یا سقم کا عندیہ نہ دیا گیا تھا۔ اس مرحلہ پر شہادت کے از سر نو جائزہ کا سوال پیدا نہ ہوتا تھا۔ ملزم اپنی سزا کا کافی حصہ کاٹ چکا تھا۔ ملزم کو دی گئی سزا برقرار رکھی اور اسے دفعہ 382-B، ضابطہ فوجداری کے تحت ہونے والی مراعات عطا کردی گئی۔ (1998 SCMR 1367)

اگر مال مسروقہ کو قبضہ میں رکھنے کی کوئی معقول وجہ بتادی جائے جس سے مجرمانہ علم کی نفی ہوتی ہو تو ملزم بریت کا حقدار ہوگا۔ (PLD 1951 AJ & K 35)

جو شے کسی کی ملکیت ہی نہ ہو اسے مال مسروقہ قرار دینا مناسب نہیں ہے۔

دوہری سزا کے خلاف تحفظ Protection against double punishment : ایک ہی امور کے لیے دوسری مرتبہ سزایابی قانونی نہیں ہے۔ ایک موٹر سائیکل کے سرقہ (theft) کے لیے درج شدہ مقدمہ میں ملزم پر خصوصی جج انسداد بدعنوانی (Special Judge Anti-corruption) کی طرف سے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 468/411 بشمول دفعہ (2)5، قانون انسداد بدعنوانی، 1947 کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا اور سزا دی گئی تھی۔ پیش ازیں ملزم پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 379 اور آرڈیننس (نفاذ حدود) جرائم خلاف جائیداد، 1979 کی دفعہ 14 کے تحت اس موٹر سائیکل کی چوری (theft) کی بابت درج شدہ مقدمہ میں مقدمہ چلایا گیا تھا اور مجسٹریٹ کی طرف سے اسے بری کردیا گیا تھا۔ قرار دیا گیا: آئین کے آرٹیکل 13 نے ملزم کو مکمل تحفظ دیا تھا اور چنانچہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 403 میں دی گئی مستثنیات سے آئینی تحفظ کے اثر کو ختم نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔ ملزم کو ایک مرتبہ مجاز اختیار سماعت کی حامل عدالت سے بری کیے جانے کے اور ایسی تحقیق کے قطعی ہوجانے کے بعد انہی واقعات پر خصوصی جج، انسداد بدعنوانی کی طرف سے دوبارہ سزایابی جائز نہیں تھی۔ چنانچہ ملزم کو بری کردیا گیا تھا۔ [PLD 1998 Lah. 307]

شہادت : ثابت کریں :

1- مال زیر بحث مسروقہ مال ہے۔

2- ملزم نے ایسا مال لیا یا لے رکھا۔

3- ملزم نے ایسا بددیانتی سے کیا۔

4- ملزم کو علم تھا یا وہ باور کرتا تھا کہ مال، مال مسروقہ تھا۔

جب کوئی شخص ازخود مال مسروقہ پولیس کے پاس لے گیا تو یہ قیاس کیا گیا کہ وہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم تھا۔
(PLD 1963 Kar. 1010)

جب ملزم کی نشاندہی پر مشترک قبضہ کے مکان سے مسروقہ مال برآمد ہوا تو سزایابی کالعدم کردی گئی۔ (PLD 1963 Kar. 1010) سزایابی کے لیے لازمی ہے کہ قبضہ مال ہی میں کیا گیا ہو۔ (PLD 1962 Kar. 270)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔ اگر مال کی قیمت 250 روپے سے زائد نہ ہو۔

دفعہ 412- بددیانتی سے ایسے مال کا لینا جو کسی ڈکیتی کے ارتکاب میں سرقہ ہوا ہو

Dishonestly receiving stolen property in the commission of a dacoity

جو کوئی شخص کوئی مال مسروقہ بددیانتی سے لے یا پس رکھے جس کی بابت وہ جانتا ہے یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اس کا قبضہ ڈکیتی کے ارتکاب سے منتقل ہوا ہے یا کسی شخص سے جس کی نسبت وہ جانتا ہے یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ وہ ڈاکوؤں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے یا تعلق رکھتا تھا، کوئی مال بددیانتی سے لے جس کی نسبت وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ وہ مال مال مسروقہ ہے تو شخص مذکور کو عمر قید یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت ڈاکوؤں کے علاوہ افراد کو بھی سزا دینا ہے۔ ڈکیتی کا مال لینے یا رکھنے کے لیے دفعہ ہذا میں سخت سزا رکھی گئی ہے۔

بار ثبوت: یہ ثابت کرنا استغاثہ کا کام ہے کہ مال لینے والے شخص کو علم تھا یا وہ اس کی نسبت باور کرتا تھا کہ اس کا قبضہ ڈکیتی کے جرم کے ارتکاب سے حاصل ہوا ہے ایسا لازمہ قانون شہادت کی دفعہ 114 کی مثال (a) کے قیاس سے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی ایسی شہادت سے جس سے محض یہ ظاہر ہو کہ ملزم کو یہ شک کرنے کی وجہ موجود تھی کہ مال ڈکیتی سے حاصل کیا گیا تھا۔ [(1946) 2 Cal. 619]

ابتدائی عدالت نے ملزمان کو مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 392 بشمول "ہنگامی قانون (نفاذ حدود) جرائم خلاف جائیداد، 1979" کی دفعہ 17 کے تحت الزام (charge) سے بری کردیا تھا لیکن برآمدگیوں اور شناخت پر اعتماد کرتے ہوئے زیر دفعہ 412 PPC اسے سزا دی، قرار دیا گیا استغاثہ ملزم کے خلاف اپنا کیس زیر دفعہ 412 PPC معقول شبہے سے بالا ثابت کرنے سے قاصر رہا تھا۔ اندریں حالات زیر دفعہ 412 PPC ملزمان کی سزایابی کو دفعہ 411 PPC میں تبدیل کردیا گیا تھا اور ان کی سزا کو کم کرکے پہلے سے کاٹی ہوئی قید کی مدت کے برابر کردیا تھا [1995 PCr. LJ 847]۔

شہادت: ثابت کریں:

1- مال زیر بحث مسروقہ تھا۔
2- ایسے مال کا قبضہ ڈکیتی کے ارتکاب سے منتقل ہوا تھا۔
3- ملزم نے ایسا مال مسروقہ لیا یا پاس رکھا۔
4- ملزم نے (3) میں درج فعل بددیانتی سے کیا۔
5- ملزم مد (2) میں درج حالات کا علم رکھتا تھا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔

یا ثابت کریں:

1- مال مسروقہ تھا۔
2- ملزم نے اسے حاصل کیا۔
3- ملزم نے مال ایسے شخص سے حاصل کیا جو ڈاکوؤں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے یا تعلق رکھتا تھا۔
4- ملزم نے مد (3) بددیانتی سے سرزد کیا۔
5- ملزم کو علم تھا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ جس شخص سے اس نے مال لیا وہ ڈاکوؤں کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے یا رکھتا تھا۔
6- اسے علم تھا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ مال مسروقہ تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 413- عادتاً مال مسروقہ کا کاروبار کرنا

Habitually dealing in stolen property

جو شخص کوئی ایسا مال جس کو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ مال مسروقہ ہے۔ عادتاً لیتا ہو، یا اس کا کاروبار

کرتا ہو تو اس شخص کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد ان اشخاص کی سزایابی ہے جو عادتاً چوری کا مال لیتا ہو یا اس ایسا کاروبار کرتا ہو۔ یعنی پیشہ ور رسہ گیر وغیرہ۔ جو لوگ کبھی کبھار یا اتفاق سے چوری کا مال لے لیں ان پر دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔ ایسے اشخاص کو دفعات 411، 412 کے تحت سزا دی جائے گی۔ عادتاً یا پیشہ ور کے لیے ثابت کرنا ہوگا کہ وہ مختلف اشخاص سے مختلف اوقات میں مال لیتا رہا ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1- زیر بحث مال، مال مسروقہ ہے۔
2- ملزم نے یہ مال لیا یا اس کا کاروبار کیا۔
3- ملزم نے ایسا عادتاً کرتا تھا۔
4- ملزم نے یہ جانتے ہوئے یا باور کرکے ایسا کیا کہ وہ مال مسروقہ تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 414- مال مسروقہ کے چھپانے میں مدد دینا

Assisting in concealment of stolen property

جو کوئی شخص کسی ایسے مال کے چھپانے، یا ٹھکانے لگانے یا تلف کرنے میں بالا رادہ مدد کرے جس کی نسبت وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ مال مسروقہ ہے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

جرم کے اجزاء: جرم کے حسب ذیل اجزاء ہیں:

اول: مال مسروقہ کو چھپانے، ٹھکانے لگانے یا تلف کرنے میں بالارادہ مدد کرنا

دوم: مال کے مسروقہ ہونے کی نسبت علم یا باور کرنے کی معقول وجہ۔

شہادت: ثابت کریں۔

1- مال زیر بحث مسروقہ ہے۔
2- ملزم نے ایسے مال کو چھپانے، ٹھکانے لگانے یا تلف کرنے میں مدد کی۔
3- ملزم نے (2) بالا رادہ کیا۔
4- ملزم کو علم تھا یا باور کرنے کی معقول وجہ رکھتا تھا کہ مال مسروقہ تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی وارنٹ، ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری اگر مال کی قیمت 20 روپے سے زائد نہ ہو۔

دغا کے بیان میں
Of Cheating

دفعہ 415- دغا Cheating: جو کوئی کسی شخص کو دھوکہ دے کر، فریب خوردہ شخص کو فریب سے یا بددیانتی سے ترغیب دے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کرے یا اس پر رضامندی ظاہر کرے کہ کوئی شخص کوئی مال اپنے پاس رکھے یا اس طور فریب خوردہ شخص کو کسی ایسے امر کے کرنے یا ترک کرنے کی قصداً ترغیب دے جس کو وہ نہ کرتا یا ترک نہ کرتا۔ اگر اس کو اس طرح دھوکا نہ دیا جاتا اور جو فعل یا ترک فعل اس شخص یا کسی دوسرے شخص کے جسم، ذہن، نیک نامی یا مال کو مضرت یا نقصان پہنچائے اس کے پہنچانے کا احتمال ہو تو اس کو دینا کہا جائے گا۔

توضیح Explanation: بددیانتی سے امور واقعی کا اخفا کرنا اس دفعہ کے معانی کے مطابق ایک دھوکا ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف جھوٹ موٹ سول سروس میں ہونے کا ادعا کر کے قصداً ب کو دھوکا دے اور اس طرح بددیانتی سے ب کو ترغیب دے کہ وہ اسے کچھ مال قرض دے جس کی قیمت ادا کرنا اس کی نیت میں نہ ہو تو الف نے دغا کیا۔

(b) الف کسی شے پر کوئی ملتبس نشان لگانے کے ذریعہ سے قصداً دھوکا دے کر ب کو یہ باور کرائے کہ وہ شے فلاں نامور کاریگر کی بنائی ہے اور اس طرح بددیانتی سے ب کو شے مذکور خریدنے اور قیمت ادا کرنے کی ترغیب دے تو الف نے دغا کیا۔

(c) الف ب کو کسی شے کا جھوٹا نمونہ دکھلانے سے قصداً دھوکا دے کر یہ باور کرائے کہ وہ شے عین نمونے کے مطابق ہے اور اس طرح ب کو اس کو خریدنے اور قیمت دینے کی بددیانتی سے ترغیب دے تو الف نے دغا کیا۔

(d) اگر الف کسی شے کی قیمت میں کسی بنک پر جس میں الف کا روپیہ جمع نہیں ہے ایک بل پیش کرے اور اس کو یہ امید ہو کہ اس بنک میں یہ بل ادا نہیں ہو گا اور اس طرح ب کو قصداً دھوکا دے اور اس ذریعہ سے اس کو شے مذکور کے حوالے کرنے کی بددیانتی سے ترغیب دے اور اس کی قیمت کا نہ دینا الف کی نیت میں ہو، تو الف نے دغا کیا۔

(e) الف ایسی چیزوں کو ہیرے ظاہر کر کے جن کو وہ جانتا ہے کہ ہیرے نہیں ہیں۔ قصداً ب کو دھوکا دے اور اس ذریعہ سے ب کو روپیہ قرض دینے کی بددیانتی سے ترغیب دے تو الف نے دغا کیا۔

(f) الف ب کو قصداً دھوکا دے کر یہ باور کرائے کہ جو روپیہ تو مجھ کو قرض دے گا اس کے ادا کرنے کی میں نیت رکھتا ہوں اور اس ذریعہ سے ب کو روپیہ قرض دینے کی بددیانتی سے ترغیب دے اور الف کی روپیہ ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو الف نے دغا کیا۔

(g) الف ب کو قصداً دھوکا دے کر یہ باور کرائے کہ وہ اس کو ایک خاص مقدار نیل کے پودے حوالے کرنا چاہتا ہے جس کا حوالہ کرنا اس کی نیت میں نہ ہو اور اس ذریعہ حوالگی پر ب کو پیشگی روپیہ دینے کی بددیانتی سے ترغیب دے تو الف نے دغا کیا لیکن اگر روپیہ حاصل کرتے وقت نیل کے پودے حوالے کرنا الف کی نیت میں ہو اور اس کے بعد وہ اپنا معاہدہ توڑ ڈالے اور نیل حوالے نہ کرے تو وہ دغا کا ارتکاب نہیں کرتا۔ لیکن معاہدہ توڑنے کی بابت صرف دیوانی نالش کا مستوجب ہو گا۔

(h) الف ب کو قصداً دھوکا دے کر یہ باور کرائے کہ الف نے جو معاہدہ ب سے کیا تھا اس میں الف نے اپنا عہد پورا کردیا جو کہ اس نے ادا نہیں کیا تھا اور اس ذریعہ سے ب کو روپیہ دینے کی بددیانتی سے ترغیب دے تو الف نے دغا کیا۔

(i) الف ایک جائیداد ب کے ہاتھ بیچتا ہے اور اس کے نام منتقل کردیتا ہے۔ پھر یہ جان کر کہ بیع کرنے کے بعد اس جائیداد کی نسبت اب اسے کچھ حق نہیں رہا۔ بغیر ظاہر کیے اس بات کے کہ ب کے ہاتھ پہلے بیع اور انتقال ہوچکا ہے۔ ب کے ہاتھ اسی جائیداد کو بیع یا رہن کرے اور ب سے زر بیع یا زر رہن لے لے تو الف نے دغا کیا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں دغا یا دھوکا کی تعریف کرکے مثالوں سے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کی تعریف کے دو حصص ہیں۔ پہلے خاص حصہ آتا ہے۔ "جو کوئی شخص کو دھوکا دے کر....." جو کہ واضح طور پر ساری دفعہ پر محیط ہے اس کے بعد پہلا حصہ آتا ہے۔ "فریب خوردہ شخص کو فریب سے یا بددیانتی سے ترغیب دے کر کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالہ کرے یا اس پر رضامندی ظاہر کرے کہ کوئی شخص کوئی مال اپنے پاس رکھے"۔ اس کے بعد دوسرا حصہ آتا ہے جو کہ پہلے حصہ کا جزو کا متبادل ہے یعنی "اس طور فریب خوردہ شخص کو کسی ایسے امر کے کرنے یا ترک کرنے کی قصداً ترغیب دے جس کو وہ نہ کرتا یا ترک نہ کرتا، اگر اس کو اس طرح دھوکا نہ دیا جاتا اور جو فعل یا ترک فعل اس شخص کے جسم، ذہن نیک نامی یا مال کو مضرت یا نقصان پہنچائے یا اس کے پہنچانے کا احتمال ہو"۔ اس کے بعد تکمیلی الفاظ آتے ہیں "اس کا دغا دینا کہا جائے گا"۔ یہ الفاظ کہ "اور جو فعل یا ترک فعل ..... احتمال ہو" کسی صورت بھی پہلے حصہ پر اطلاق پذیر نہیں ہوتے۔ یہ دوسرے حصہ کا جزو ہیں۔ دغا کی تعریف میں بعض ایسی صورتیں شامل ہیں جس میں فریب سے مال کی منتقلی قطعی نہیں ہوتی اور بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں جس میں ایسی منتقلی ہوتی ہے ایسی صورتوں کے لیے مجموعہ کی دفعہ 417 میں گنجائش رکھی گئی ہے۔ ان صورتوں میں جن میں جائیداد منتقل ہو جاتی ہے دفعہ 420، میں مزید مخصوص گنجائش رکھی گئی ہے۔ "تلبیس شخصی سے دغا دینا" سادہ اور محض "دغا" سے مختلف ہے۔ (PLD 1967 Dacca 826)۔ اس صورت میں دغا کے جرم کے ارتکاب نہ سمجھا جائے گا۔ اگر کوئی تیسرا فریق جس سے دغا نہ کیا گیا ہو کوئی ملزم کے فعل سے مالی نقصان اٹھائے۔ (PLD 1967 Dacca 826)

دھوکا Deception : مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 415 کے مفہوم کے اندر حقائق کا بدنیتی سے اخفا (dishonest concealment) دھوکا ہے [1995 SCMR 1249 (1)]۔

جرم کے اجزاء : جرم ہذا کے اجزاء حسب ذیل ہیں :

اول : کسی شخص کو دھوکا دینا کہ وہ

(الف) کوئی مال کسی دوسرے شخص کے حوالہ کردے، یا

(ب) کسی دوسرے شخص کے پاس کسی مال کو رکھے رہنے پر راضی ہوجائے۔ یا

دوم : ارادتاً کسی شخص کو ترغیب دے کہ وہ کسی فعل کا ارتکاب کرے یا

کسی کام کا ترک کردے جو فریب نہ کھانے کی صورت میں وہ نہ کرتا اور جو فعل یا ترک فعل اس شخص کو ذہنی، جسمانی، مالی یا شہرت میں نقصان پہنچائے یا جس کے پہنچائے جانے کا احتمال ہو۔

دغا کی تعریف میں دو مختلف اور آزاد افعال کو بیان کیا گیا ہے۔ ایسے افعال کے کرنے کے فریب خوردہ شخص کو ترغیب نہ تحریک کی جاسکتی ہے۔ پہلی قسم میں فریب خوردہ شخص مال کو کسی دوسرے کے حوالہ کرے یا اس امر پر رضامند ہوجائے کہ کوئی دوسرا شخص مال کو روک رکھے۔ دوسری قسم کے افعال میں فریب خوردہ کسی فعل کو کرے یا ترک فعل کرے جو فریب نہ کھانے کی صورت میں وہ نہ کرتا یا ترک نہ کرتا۔ اول قسم میں ترغیب و تحریک بددیانتی سے یا فریب سے ہونی ضروری ہے جبکہ دوسری قسم میں ترغیب یا تحریک ارادتاً ہونی چاہیے۔

جب کوئی تیسرا شخص جسے ملزم نے دھوکا نہ دیا ہو، مال حوالہ کردے تو دغا کے جرم کا ارتکاب نہ ہوگا۔ مسمی الف پٹواری مال کے پاس گیا اور بتایا کہ اس کی بیوی ب فوت ہوگئی ہے لہٰذا اس کی وراثت کا انتقال بحق الف درج کیا جائے۔ انتقال درج ہوگیا اور تصدیق کے وقت تحصیلدار کے روبرو مسمی ج نے الف کی شناخت کردی، انتقال تصدیق ہوگیا۔ حقیقت یہ تھی کہ مسماۃ ب نہ تو الف کی بیوی تھی اور نہ ہی فوت ہوئی تھی۔ ملزمان الف اور ج کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا کہ جس کی جائیداد منتقل ہوگئی تھی یا جس نے حوالہ کی تھی وہ فریب خوردہ نہ تھا کیونکہ اگر کوئی تیسرا فریق دھوکہ کے نتیجہ میں نقصان اٹھائے تو جرم کی تکمیل نہیں سمجھی جاسکتی۔ عدالت نے قرار دیا کہ پٹواری اور تحصیلدار پبلک ملازمین تھے اور دفعہ 27 کے تحت ان کو دھوکا دینے سے یہ سمجھا جائے گا کہ حکومت کو دھوکہ دیا گیا ہے جبکہ حکومت عوام کے مفاد کی حفاظت کرنے کی ضامن ہے لہٰذا دفعہ 415 کا اطلاق ہوتا ہے۔ (PLD 1960 SC 168)

دھوکا دینا: دھوکا دینے سے مراد کسی شخص کو ایسی بات باور کرادینا یا منوالینا ہے جو دراصل غلط اور جھوٹ ہو یا کسی کو مغالطہ میں مبتلا کردینا۔ لہٰذا جب بھی غلط بیانی مکاری اور جھوٹ بول کر کسی ایسے واقعہ کی موجودگی تسلیم کرالی جائے جو وجود نہ رکھتا ہو تو جرم دغا کا ارتکاب تصور ہوگا۔ مثال کے طور پر جب کوئی دوکاندار کوئلہ کی بوری میں 15 سیر کوئلہ بتا کر اسے فروخت کرے جبکہ اس میں صرف 6 سیر کوئلہ ہو اور اسے اس طرح پیک کیا گیا ہو کہ نظر آنے میں پندرہ سیر معلوم ہو یا جب یہ بتایا جائے کہ فلاں شئی مکھن کی بنی ہوئی ہے جبکہ اس میں مکھن نام کو موجود نہ ہو تو یہ سب دغا کی تعریف میں آجاتا ہے۔

وہ شخص جس کو فریب دیا گیا ہو کا مخصوص شخص ہونا ضروری نہیں ہے۔ شخص میں حکومت یا کوئی ادارہ بھی شامل ہوتا ہے۔ (PLD 1960 SC 168)

دغا کے لیے صریحاً الفاظ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ وہ واقعات جن کے تحت مال حاصل کیا گیا سے دھوکا ظاہر ہوسکتا ہے۔

جب کوئی فریب خوردہ شخص غلط بیان کو غلط سمجھتے ہوئے بھی اس پر اس لیے عمل کرے کہ وہ دغا دینے والے کو پکڑوائے تو پھر یہ دغا کا جرم نہ ہوگا۔ (PLD 1959 Lah. 372)

اسی طرح گوالے کو سزا دلوانے کے لیے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر پانی ملا دودھ خریدے تو یہ دغا نہ ہوگا۔

ارادہ: دغا کے جرم کا مرکزی حصہ ارادہ ہے۔ فریب خوردہ شخص کو ارادتاً کسی فعل کے کرنے یا ترک کرنے کی تحریک کی گئی ہو جو نہ کرتا یا ترک نہ کرتا اگر اسے دھوکا نہ دیا جاتا۔ جرم کے ارتکاب کے وقت اور فعل کے کرنے یا ترک کرنے کے وقت ملزم کے ارادہ کو مدنظر رکھا جائے گا۔ [(1924) 52 Cal. 188]

نقصان یا گزند جرم کے ارتکاب کا قدرتی اور واضح نتیجہ ہونا چاہیے۔ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ملزم کے خیال میں نقصان کا پیدا ہوجانا نہیں تھا۔ اتنا کافی ہے کہ فریب خوردہ شخص نے ملزم کے فریب کے تحت فعل کیا ہو۔

بنک چیک : جب کسی اشیاء خرید کردہ کی ادائیگی کے لیے چیک جاری کیا جائے تو چیک کی تحریر کے وقت معنوی طور تین بیانات کی موجودگی تصور کی جائے گی :

اول : چیک دینے والے کا اس بنک میں اکاؤنٹ ہے۔

دوم : اسے چیک پر درج کردہ رقم بنک سے نکلوانے کا اختیار حاصل ہے، اور

سوم : اسے چیک رقم کو حاصل کرنے کا جائز حکم ہے یا یہ کہ عمومی حالات میں جب چیک پیش کیاجائے گا تو اس کی ادائیگی ہوجائے گی۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چیک میں درج کردہ رقم بنک میں موجود ہے۔ ہوسکتا ہے اسے زائید رقم حاصل کرنے کا اختیار ہو یا اس کی نیک نیت ہو کہ وہ چیک کے پیش کیے جانے سے قبل بنک میں رقم جمع کرادے گا۔

[(1938) 19 Lah. 662]

جب کوئی آئندہ تاریخ کا چیک ان اشیاء یا مال کی نسبت دیاجائے جو پہلے وصول کرلی گئی ہوں تو یہ محض ایک وعدہ شکنی ہوتی ہے جو کوئی جرم نہیں ہوگا۔

ملزم بسوں کا مالک تھا اور مستغیث سے ادھار پر پٹرول اور تیل لیتا تھا۔ بسوں کے مالک نے آئندہ تاریخ کا چیک دیا جو بنک سے واپس ہوگیا۔ اس کے تین ماہ بعد اس پر دغا کے جرم کا دعویٰ کیا گیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ کوئی جرم نہ کیا گیا تھا ایسی رقم کی نسبت چیک دینا جو پہلے سے واجب الوصول ہو جبکہ چیک دینے والے کو علم ہو کہ بنک میں کوئی رقم موجود نہیں، کوئی جرم نہیں بنتا بلکہ یہ دیوانی نوعیت کی ضرررسانی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی اشیاء کی نسبت چیک دے اور یہ وصول نہ ہو اور حالات سے یہ قیاس پیدا ہو کہ اسے بنک میں رقم نہ ہونے کا علم لازمی طور پر ہوگا اور چیک کی ادائیگی نہ کرنے کا فعل اتفاقی نہ تھا تو عدالت نے قرار دیا کہ یہ دفعہ 420 کے تحت دغا کا جرم ہوگا۔ (PLD 1962 SC 397)

دفعہ 416- تلبیس شخصی سے دغا Cheating by personation : اگر کوئی شخص یہ ظاہر کرنے سے کہ وہ کوئی اور شخص ہے یا جان بوجھ کر ایک شخص کو دوسرے شخص کو قائم مقام بنانے سے یا اپنے آپ کو یا کسی دوسرے شخص کو ایسا شخص ظاہر کرنے سے جو زیادہ خود یا دوسرا شخص فی الواقع نہ ہو، دغا دے تو کہا جائے گا کہ اس نے تلبیس شخصی سے دغا کیا۔

وضاحت Explanation : چاہے تلبیس شخص کردہ فرد حقیقی ہو یا خیالی، جرم کا ارتکاب ہو جائے گا۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف خود کو ایک امیر بنکر ظاہر کرتا ہے جو اس کا ہم نام ہے۔ الف نے تلبیس شخصی کرکے دغا کیا۔

(b) الف خود کو ب ظاہر کرتا ہے جو ایک متوفی ہے۔ الف نے تلبیس شخصی کرکے دغا کیا۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں کوئی دوسرا شخص بن کر دغا دینے کی تعریف کی گئی ہے۔ جب کوئی شخص کسی اور کا روپ دھار لے اور اس حیثیت سے دغا دے تو اسے تلبیس شخصی سے دغا دینا کہا جائے گا۔

جرم کے اجزاء : جرم کے اجزاء حسب ذیل ہیں :

الف۔ کسی شخص کا کوئی اور شخص بنا یا ظاہر کرنا۔

ب- جان بوجھ کر ایک شخص کی بجائے دوسرے کو قائم مقام کرنا یا بدل دینا- (PLD 1967 Dacca 826)

سرکاری ملازمین کے روبرو تلبیس شخصی : جبکہ ایک عورت دیگر تین اشخاص کے ساتھ وثیقہ بیعہ رجسٹری کرانے کے لیے روانہ ہوئی مگر راستہ میں بیمار پڑ گئی اور اس کے تین ساتھیوں نے جن میں ایک عورت بھی تھی، بیمار عورت کی جگہ اس عورت کو پیش کر کے رجسٹری کرالی تو یہ قرار دیا گیا کہ کیونکہ ملزمان کی نیت کسی کو دغا دینے یا نقصان پہنچانے کی نہ تھی لہٰذا ان کی سزایابی زیرِدفعہ غلط تھی- ان کو رجسٹریشن ایکٹ کے تحت سزا دی جانی چاہیے تھی- جب ایک شخص نے کسی اور کی جگہ ہیلتھ آفیسر کو صحت کا سرٹیفکیٹ دینے کی تحریک کی تو قرار دیا گیا کہ وہ جرم ہذا کا مرتکب ہوا تھا-

جب کوئی شخص کوئی دیگر شخص بن کر گواہی دے تو اسے جھوٹی گواہی دینے کے لیے دفعہ 193 P.P.C کے تحت سزا دینی چاہیے نہ کہ تلبیس شخصی سے دغا دینے کی-

جب کسی کمپنی کے خلاف فوجداری جرم کا الزام لگایا جائے تو اس کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ جرم اس کی ڈائریکٹر یا افسروں نے کیا ہے جب عدالت نے یہ فیصلہ کرنا ہو کہ جرم کس نے سرزد کیا تو اسے شمول (ان کارپوریشن) کے نقاب کو چاک کرنا ہوگا- کمپنی کی طرف سے جرم کا ارتکاب اس کے ڈائریکٹروں کے مجرم ضمیر سے متضاد نہ ہوگا-

(1981 SCMR 573)

دفعہ 417- دغا کی سزا Punishment for cheating : جو شخص دغا دے- اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی-

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت عام اور سادہ دغا کی سزا بتائی گئی ہے جب دغا کے نتیجہ میں مال ہتھیا لیا جائے یا کوئی کفالت المال لے لی جائے تو دفعہ 420 کا اطلاق ہوگا-

شہادت : ثابت کریں :

1- فریب خوردہ شخص نے کوئی مال کسی شخص کے حوالہ کیا یا اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ کوئی شخص خاص مال کو روک رکھے-

2- فریب خوردہ شخص کو ملزم نے مطابق (1) ترغیب دی-

3- ایسے شخص نے اس ترغیب کے زیر اثر اس پر عمل کیا-

4- ملزم نے اس شخص کو ترغیب دیتے ہوئے فریب سے یا بددیانتی سے کام لیا-

یا ثابت کریں :

1- فریب خوردہ شخص نے کوئی فعل کیا یا اس کا کرنا ترک کیا جس کے کرنے کا یا جس کو ترک کرنے کا وہ پابند نہ تھا-

2- اور (3) مذکورہ-

4- ملزم نے اسے بالارادہ ترغیب دی-

5- ایسا فعل یا ترک فعل اس شخص کی ذات، جسم، ذہن، شہرت یا مال کو نقصان یا زیاں کا باعث ہوسکتا تھا-

محض اس امر سے کہ دیوانی دادرسی موجود ہے فوجداری سماعت کی رکاوٹ نہ ہوگی- (PLD 1965 Lah. 676)

بریت کے خلاف دائر کی گئی اپیل پر کسی ایسے لاء افسر نے دستخط نہ کئے تھے جسے اس کا اختیار دیا گیا تھا ایسی اپیل قانونی طور پر دائر باور نہیں کی جاسکتی۔ اپیل مذکور دیگر نوع بھی زائدالمیعاد تھی اس لئے خارج کردی گئی۔

(1998 PCr. L.J 1503)

عدالت سماعت نے ملزمان کو دفعہ A-249، ضابطہ فوجداری کے تحت بری کردیا تھا اور بریت کا یہ حکم ملزمان کی تحریری بحث پر کیا گیا تھا جب کہ اس بارے میں استغاثہ کا موقف نہ سنا گیا تھا محض اس بناء پر بھی حکم مذکور مستغیث اس کا بیٹا اور اس کے نسبتی بھائی کو مبینہ طور پر ملزم نے مجبور کیا تھا اور وہ بادی النظر میں قدرتی گواہان تھے اس لیے ان کی گواہی کو محض اس بناء پر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ وہ آپس میں رشتہ دار تھے۔ بریت کا حکم شہادت کا تجزیہ کرکے صادر نہ کیا گیا تھا اس بناء پر مذکورہ حکم منسوخ کردیا گیا اور عدالت سماعت کو ریمانڈ کرکے ازسرنو فیصلہ کے لیے بھیج دیا گیا تاکہ دیگر گواہان کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد تصفیہ کیا جاسکے۔ (1998 PCr. LJ 1467)

بریت کے خلاف اپیل -- اصول Appeal against acquittal -- Principles :

غلام سکندر و دیگر بنام ممریز خان و دیگران (PLD 1985 SC 11) میں اس وقت کے چیف جسٹس افضل ظلہ نے زیر بحث سوال پر مندرجہ ذیل اصول تشکیل دیے ہیں---

"تاہم ہر مقدمے کے حقائق اور حالات کے تنوع (diversity) کے باوجود منجملہ دیگر امور کے بریت (acquittal) کو اس عدالت کی طرف سے منسوخ کرنے کے سوال پر اہم اور مستقلاً بروئے عمل لائے جانے والے اصولوں میں سے کچھ کو واضح طور پر محولہ اور دیگر نظائر قانونی سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں :

(1) بریت کے خلاف اپیل میں سپریم کورٹ اصولاً عام طور پر مداخلت نہیں کرتی اور اس کی بجائے ملزم کو بری کرنے والی عدالت کے نتائج تحقیق کو پوری اہمیت دیتی ہے اور ان پر مناسب غور کرتی ہے۔ یہ طریق رجوع (approach) تبدیلی (conversion) کے خلاف اپیل میں اختیار کیے جانے والے طریق رجوع سے تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے جب اجازت صرف شہادت کو دوبارہ پرکھنے کے لیے دی جاتی ہے جس پر یہ دیکھنے کے لیے غور کیا جاتا ہے کہ ہر معقول شبے کا فائدہ ملزم کا ملنا چاہیے۔ طریق رجوع کا یہ اختلاف زیادہ تر اس امر سے مشروط ہوتا ہے کہ بریت (acquittal) کے ساتھ دو مسلمہ طور پر قبول کردہ قیاس (presumptions) منسلک ہوتے ہیں : ایک ابتدائی، جب تک مرتکب نہ پایا جائے، ملزم بے قصور (innocent) ہوتا ہے، اور دوسرا یہ کہ سماعت مقدمہ کے بعد دوبارہ ماتحت عدالت بے قصور ہونے کے قیاس کی توثیق کردے۔

(2) بریت کے ساتھ دوسرا قیاس منسلک نہیں ہوتا اور اس طرح پہلے قیاس کو بھی کھودے گی اگر حقائق مقدمہ کی بناء پر آخری نتیجے پر فیصلہ کن اثر رکھتے ہوئے ماتحت عدالت نے (a) شہادت کو نظرانداز کردیا ہو، (b) ایسی شہادت کو غلط سمجھا ہو، (c) ایسی شہادت ناجائز طور پر (illegally) لی ہو۔

(3) بہر صورت شہادت کی مکرر جانچ (re-appraisement) کے معروف اصول کو ماتحت عدالت کی طرف سے بیان کردہ آراء (views) کی مضبوطی کا جائزہ لیتے وقت پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ ان کو سرسری طور پر محض مفروضات پر مسترد نہیں کیا جائے گا ہمیشہ اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ عام اصول (normal principle) سے انحراف، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، صرف اس وقت کیا جانا چاہیے جب کسی اعلیٰ اصول کی لازمی پابندیوں کی رو سے ایسا کرنا ضروری ہوجائے اور کسی دیگر وجہ سے نہیں۔

(4) عدالت بریت (acquittal) پر مداخلت محض اس بنا پر نہیں کرے گی کہ شہادت کی مکرر پانچ پر وہ ملزم کو رہا کرنے والی عدالت کے نتیجے سے مختلف نتیجہ اخذ کرتی ہے بشرطیکہ دو نتائج معقول طور پر ممکن ہوں۔ تاہم، اگر اس عدالت کی طرف سے اخذ کیا گیا نتیجہ ایسا تھا کہ کوئی معقول شخص غور کرتے ہوئے اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا اور ناممکن تھا تب یہ عدالت استثنائی صورتوں میں زبردست ثبوت کی بناء پر جو اس نتیجے اور ناقابل تردید نتیجے پر مبنی ہو، مداخلت کرے گی، اور وہ بھی صرف سخت ناانصافی سے بچنے کے لیے اور کسی دیگر غرض کے لیے نہیں۔ ان مقدموں میں اس ضمن میں یہ اہم آزمائش (test) مطلوب تھی کہ جس نتیجہ تحقیق میں مداخلت کی جانی مقصود ہے وہ مذکورہ بالا تحقیق لائٹ (searching light) کے تحت تنقیح کے بعد مکمل طور پر مصنوعی (artificial) شرمناک (shocking) اور مضحکہ خیز (ridiculous) معلوم ہو۔

[1997 PCr. LJ 1421]

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، جب عدالت سماعت کنندہ اجازت دے قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 418۔ اس علم سے دغا دینا کہ اس سے اس شخص کو زیاں بیجا پہنچے گا جس کے مفاد کی حفاظت کا مجرم پابند ہے

Cheating with knowledge that wrongful loss may ensue to person whose interest offender is bound to protect

جو کوئی شخص اس علم سے دغا دے کہ اس سے ایسے شخص کو زیاں بیجا پہنچنے کا احتمال ہے جس کے مفاد کی حفاظت، اس معاملہ میں جس کی نسبت دغا دیا گیا کسی قانون یا قانونی معاہدہ کی رو سے اس پر واجب تھی تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے جن پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ جیسے ولی، ایجنٹ، منیجر یا بنک کے ڈائریکٹر وغیرہ ایسے اشخاص جب اعتماد کو ٹھیس پہنچائیں تو ان کے لیے سخت تر سزا مقرر کی گئی ہے۔

شہادت: ثابت کریں:

1۔ ملزم نے کسی شخص سے دغا کیا۔ (دفعہ 417)

2۔ ملزم کسی قانون یا قانونی معاہدہ کے تحت اس کے مفاد کی حفاظت کا پابند تھا۔

3۔ اس معاملہ سے دغا کا تعلق تھا۔

4۔ ملزم جانتا تھا کہ اس سے ایسے شخص کو زیاں بے جا پہنچے گا۔ (3 DLR 436; PLD 1960 Dacca 897)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، جب عدالت سماعت کنندہ اجازت دے، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 419۔ تلبیس شخصی سے دغا دینے کی سزا

Punishment for cheating by personation

جو کوئی تلبیس شخصی سے دغا دے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 7

برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا، یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا میں تلبیس شخصی سے دغا دینے کی سزا مقرر کی گئی ہے اور جرم قابل دست اندازی ہے لہٰذا یہ اصرار کہ استغاثہ صرف فریب خوردہ شخص کی تحریک سے ہی دائر کیا جاسکتا ہے، درست نہیں۔ (PLD 1961 Dacca 506)

شہادت: ثابت کریں:

1۔ ملزم نے مستغیث سے فریب کیا۔

2۔ اس نے ایسا تلبیس شخصی کر کے کیا یا جان بوجھ کر ایک شخص کی بجائے دوسرا شخص پیش کر کے کیا یا اس طور پر ظاہر کر کے کیا کہ وہ یا کوئی دیگر شخص اس شخص سے مختلف ہے جو کہ حقیقت میں وہ تھا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، قابل ضمانت، قابل راضی نامہ جب عدالت سماعت کنندہ اجازت دے، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 420۔ دغا دینا اور بددیانتی سے مال حوالے کرنے کی تحریک کرنا

Cheating and dishonestly inducing delivery of property

جو کوئی دغا دے اور اس کے ذریعہ سے فریب خوردہ شخص کو بددیانتی سے تحریک کرے کہ وہ کوئی مال کسی شخص کے حوالے کردے یا کسی کفالت المال کے کل یا جزو کو یا کسی شے کو جو دستخطی یا مہر شدہ ہو اور جو کفالت المال میں منتقل کیے جانے کی حیثیت رکھتی ہو، بنائے یا تبدیل کرے یا تلف کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا اس صورت میں اطلاق پذیر ہوتی ہے جب فریب کے نتیجہ میں کوئی مال حوالہ ہو جائے یا کوئی کفالت المال یا اس کا کوئی جزو بنایا جائے، بدلا جائے یا تلف کیا جائے۔

اطلاق: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 420، کا اطلاق کرنے کے لیے استغاثہ پر لازم ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ ملزم نے مستغیث سے دغا کی ہے اور یہ کہ اس نے ایسی دغا (Cheating) کے ذریعے مستغیث (complainant) کو کوئی جائیداد کسی شخص کے حوالے کرنے کی ترغیب دی ہے [1998 PCr. LJ 347]۔

جب مستغیث ملزم کی غلط بیانی کو درست سمجھ کر اپنا مال کھو بیٹھے اور ملزم ابتداء سے ہی اپنے موقف یا بیان کو جھوٹ جانتے ہوئے بددیانتی سے غلط بیانی کرے تو دفعہ 420 P.P.C کا اطلاق ہوگا۔ (PLD 1958 Lah. 738)

جب ملزم کو دفعہ 420 P.P.C میں سزا ہو جائے تو اس کے بعد دیوانی کارروائی کی ممانعت نہیں ہوتی۔
(PLD 1961 Dacca 53)

اگر فیس ادا کرنے پر میڈیکل سپیشلسٹ سے شفا نہ ہوئی ہو یا وکیل نے مقدمہ نہ جیتا ہو تو اس سے دھوکا یا دغا بددیانتی منسوب نہیں کی جاسکتی۔ (PLD 1957 SC 257)

استغاثہ کو ظاہر کرنا چاہیے کہ ابتدا ہی سے ملزم کی نیت فریبانہ تھی۔ (1968 PCr. LJ 1880)

ملزم نے نہ ہی مستغیث افراد کو دھوکا دیا اور نہ ہی دھوکا دہی کے ارتکاب سے انہیں ترغیب دی کہ وہ جائیداد کسی دیگر شخص کو دیں۔ عدالت سماعت ان حقائق کی روشنی میں ملزم کو سزائے قید دینے میں حق بجانب نہ تھی۔ ملزم کو بری کردیا گیا۔ (1998 PCr. LJ 347)

سزائے قید اس شہادت پر مبنی ہونی چاہیے جو شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ استغاثہ کو اپنی پیش کردہ شہادت سے اپنا مقدمہ ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ گواہان صفائی کی کمزوریوں سے اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا مجاز ہے۔ (1998 PCr. LJ 347)

ملزمان کے خلاف درج شدہ فوجداری مقدمہ میں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ ان کے خلاف اسی موضوع کے بارے میں مقدمہ اس لیے زیر غور نہیں آسکتا کیونکہ فریقین کے مابین اسی معاملہ کے بارے میں دیوانی مقدمہ زیر غور ہے جس میں کارروائی ہورہی ہے۔ اس مقدمہ اور رپورٹ ابتدائی میں بڑی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے اور اگر ملزم کے خلاف دیوانی مقدمہ میں یہ ثابت ہوجائے کہ اس نے دھوکا دہی و فریب سے مختار نامہ حاصل کیا تھا اور وہ جعلی تھا تب ہی اس کے خلاف فوجداری مقدمہ میں کارروائی ہوسکتی ہے اور اس سلسلے میں عدالت دیوانی مقدمہ درج کرانے کے لیے رجوع کرسکتی ہے یہ موقف اس بناء پر مسترد کردیا گیا کہ دیوانی مقدمہ کی کارروائی مختار نامہ متنازعہ کے اصل ہونے یا جعلی ہونے کے بارے میں ہے لیکن ملزم نے جو جرم انجام دیا ہے اس کے بارے میں اس پر عدالت فوجداری میں ہی مقدمہ زیر سماعت آسکتا ہے۔ (1998 PCr. LJ 1157)

منگنی کی صورت میں تحفوں کا تبادلہ سوسائٹی کے لیے کوئی نئی بات نہیں۔ جب کوئی منگنی ٹوٹ جائے اور تبادلہ میں دیے گئے تحفے فریقین واپس نہ کریں تو اس سے فوجداری قانون کے احکام کا اطلاق نہ ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ شادی کرنے کے وعدہ کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور اسلامی قانون میں شادی کے وعدہ کے توڑنے پر کوئی ہرجانہ دینے کی اجازت نہیں ہے۔ مسئول الیہ کو ایسے معاملہ میں صرف زیورات، کپڑے اور دیگر اشیاء کی واپسی کا حق حاصل ہے۔

(PLD 1962 Pesh. 167; PLD 1969 Pesh. 137; 1973 PCr. LJ 745)

جبکہ ملزم نے اپنی ذمہ داری قبول کی اور آئندہ تاریخ کے تین چیک جاری کئے تو قرضہ اتارنے میں ناکامی، یہ قرار دیا گیا، جرم کی نیت کو ثابت نہیں کرتی اور لین دین دیوانی نوعیت کا تھا۔ (PLD 1978 Lah. 521)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، سماعت کنندہ عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ۔ (PLD 1962 Kar. 409)۔ قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔ (PLD 1962 Kar. 499)

فریب آمیز دستاویزات اور مال کو فریباً قبضہ سے علیحدہ کرنے کے بیان میں

Of Fraudulent Deeds and Dispositions of Property

دفعہ 421۔ قرض خواہوں میں تقسیم سے روکنے کے لیے بددیانتی یا فریب سے مال کو ٹھکانے لگانا یا چھپانا

Dishonest or fraudulent removal or concealment of property to prevent distribution among creditors

جو کوئی معقول عوضانہ حاصل کیے بغیر کوئی مال بددیانتی سے یا فریب سے ٹھکانے لگائے یا چھپائے یا کسی شخص کے

حوالے کرے یا کرائے یا کسی شخص کو منتقل کرے یا کرائے۔ یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ اس کے ذریعہ سے مال مذکور اس کے قرض خواہوں یا کسی دوسرے شخص کے قرض خواہوں کے درمیان قانون کے مطابق تقسیم ہونے سے رک جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کا مقصد ایسے قرضداروں کی سزایابی ہے جو فریب کے مرتکب ہوں۔ یہ دفعہ خاص طور پر ان فریبوں سے متعلق ہے جن کا تعلق دیوالہ سے ہے۔ دفعہ ہذا کے تحت جرم مال کو فریب سے ٹھکانے لگانے پر مشتمل ہے جس سے قرض خواہوں کو نقصان بے جا پہنچے۔ یہ دفعہ اور تین بعد کی دفعات ان فریبانہ منتقلیوں پر محیط ہیں جن کا ذکر قانون منتقلی جائیداد کی دفعہ 53 میں کیا گیا ہے۔

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے کوئی مال ٹھکانے لگایا، چھپایا یا کسی شخص کو منتقل کیا یا کرایا۔

2- ایسی منتقلی بلامعقول رقم کے تھی۔

3- اس طرح سے ملزم کی نیت تھی کہ مال کو قرض خواہوں یا کسی دوسرے شخص کے قرض خواہوں کے درمیان قانون کے مطابق تقسیم ہونے سے روک دے۔

4- ملزم نے مذکورہ افعال فریبانہ طور پر یا بددیانتی سے کیے۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل ضمانت جب عدالت سماعت کنندہ اجازت دے، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 422- بددیانتی یا فریب سے قرض کو قرض خواہوں کو میسر ہونے سے روکنا

Dishonestly or fraudulently preventing debt being available for creditors

جو شخص کسی قرضے یا مطالبے کو جو اس کے یا کسی دوسرے شخص کے ذمہ ہو۔ اپنے قرض یا ایسے دوسرے شخص کے قرض ادا ہونے کے لیے قانون کے مطابق میسر ہونے سے بددیانتی یا فریب سے روکے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ 423- بددیانتی یا فریب سے دستاویز منتقلی کی تکمیل کرنا جس میں زر بدل کا بیان جھوٹ درج ہو

Dishonest or fraudulent execution of deed of transfer containing false statement of consideration

جو کوئی شخص بددیانتی یا فریب سے کسی ایسی دستاویز یا نوشتے پر دستخط کرے یا اس کی تکمیل کرے یا میں فریق بنے جس کا مقصد کسی جائیداد کو یا اس میں کسی مفاد کو منتقل کرنا یا کسی بار کے تابع کرنا ہو اور جس میں ایسی منتقلی یا بار کے زربدل کے بارے میں یا اس شخص یا اشخاص کے بارے میں، جن کے استعمال یا مفاد کے لیے اس کا فی الواقع اطلاق پذیر ہونا مقصود ہو، کوئی جھوٹا بیان درج ہو، تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک

ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا ایک لازمی عنصر یہ ہے کہ کوئی بددیانتی پر فریب ثابت ہو۔ (AIR 1936 Udh. 195)

اس دفعہ کا تعلق ایسی منتقلیوں اور امانتوں سے ہے جو فریبانہ اور فرضی ہوں۔

اگر کسی جائیداد اور غیر منقولہ کی قیمت مشتری کی مرضی سے وثیقہ بیعہ میں بڑھا چڑھا کر شفع کرنے والے کے حق کو مارنے کے لیے درج کی گئی ہو تو مشتری دفعہ ہذا کے تحت مجرم ہوگا۔ اگر جائیداد پر شفع نہ ہو سکتا ہو تو دفعہ ہذا کا اطلاق نہ ہوگا۔

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم نے دستاویز زیر بحث پر دستخط کیے یا اس کا فریق بنا۔

2- ایسی دستاویز کا مقصد کسی جائیداد کو یا اس میں کسی مفاد کو منتقل کرنا یا بار کے تابع کرنا تھا۔

3- ایسی دستاویز میں رودبدل کے متعلق جھوٹا بیان تھا یا اس شخص کے بارے میں جھوٹا بیان تھا جس کے استعمال یا مفاد کے لیے اس کا فی الواقع اطلاق پذیر ہونا مقصود تھا۔

4- ملزم نے مذکورہ فعل بددیانتی سے یا فریبانہ طور پر کیے۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، عدالت سماعت کنندہ کی اجازت سے قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 424- بددیانتی یا فریب سے کوئی جائیداد سرکانا یا چھپانا

Dishonest or fraudulent removal or concealment of property

جو کوئی اپنا یا کسی دوسرے شخص کا کوئی مال بددیانتی یا فریب سے چھپالے یا سرکالے یا اس کے چھپانے یا سرکانے میں بددیانتی یا فریب سے مدد کرے یا کسی مطالبے یا دعویٰ سے جس کا وہ مستحق ہے۔ بددیانتی سے دست بردار ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا ایسے معاملات سے متعلق ہے جو دفعات 421 اور 422 کے احاطہ میں نہیں آتے۔ اس دفعہ کے مطابق مال اسباب کا ایسا چھپانا یا سرکانا ہے جس سے کسی کو فریب دینا مقصود ہو۔

جب مال کو اس نیت سے دیگراں لے جائیں کہ یہ قرق نہ ہوجائے، اگر نیت بد سے کیا جائے تو دفعہ ہذا کے تحت جرم بنے گا۔ (AIR 1930 Mad. 670)۔ جب قرقی کے دوران مال اٹھالیا جائے تو دفعہ ہذا کے تحت جرم کا ارتکاب سمجھا جائے گا۔ (AIR 1936 All. 364)

شہادت: ثابت کریں:

1- ملزم نے مال چھپایا یا سرکا دیا، یا اس نے ایسا کرنے میں مدد دی۔

2- ملزم ایسے مال سے دست بردار ہوگیا۔

3- ملزم نے مذکورہ فعل بددیانتی سے کیا (AIR 1936 Udh. 195) یا فریبانہ طور پر کیا۔
(AIR 1929 Pat. 520)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ جب عدالت سماعت کنندہ اجازت دے۔ قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

نقصان رسانی کے بیان میں
Of Mischief

دفعہ 425۔ نقصان رسانی Mischief : جو کوئی شخص اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ پبلک کو یا کسی شخص کو زیان بے جا یا نقصان پہنچائے، کسی مال کو تلف کرے یا کسی مال کی تبدیلی یا اس کی جگہ کی ایسی تبدیلی کا باعث ہو جس سے اس کی مالیت یا افادیت معدوم ہوجائے یا کم ہوجائے جو اس پر نقصان دہ اثر ڈالے وہ نقصان رسانی کا ارتکاب کرتا ہے۔

وضاحت Explanation 1 : جرم نقصان رسانی کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس مال کے مالک کو جسے نقصان پہنچایا جو تلف ہوا، زیاں یا مضرت پہنچانا مجرم کی نیت میں ہو، یہ کافی ہے کہ اس کی یہ نیت ہو یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ کسی مال کے نقصان پہنچانے کے ذریعہ سے کسی شخص کو زیان بیجا یا مضرت پہنچائے چاہے وہ مال اس شخص کی ملکیت ہو یا نہ ہو۔

وضاحت Explanation 2 : نقصان رسانی کا ارتکاب کسی ایسے فعل کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے جو ایسے مال پر اثر انداز ہو جو اس شخص کی ملکیت ہو جو فعل کا ارتکاب کرتا ہے یا جو اس شخص کی اور دیگر اشخاص کی مشترک ملکیت ہو۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ب کو زیان بے جا پہنچانے کی نیت سے ب کے کسی کفالت المال کو بالارادہ جلادے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(b) الف ب کو زیان بے جا پہنچانے کی نیت سے اس کے برف خانے میں پانی پہنچائے اور اس طرح سے برف پگھلنے کا باعث بنے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(c) الف دریا میں ب کی انگوٹھی بالارداہ اس نیت سے پھینک دے کہ وہ اس کے ذریعہ سے ب کو زیان بے جا پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(d) الف یہ جان کر کہ اس کے گھر کا سامان ب کے قرضہ کی ادائیگی میں جو الف کے ذمہ ہے قرق ہونے والا ہے اس سامان کو تلف کرڈالے اس نیت سے کہ اس ذریعہ سے ب کو اس کے قرضے کے وصول پانے سے روکے اور اس طرح ب کو ضرر پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(e) الف کسی جہاز کا بیمہ کرا کے بالاارادہ اس نیت سے اس جہاز کی تباہی کا باعث ہو کہ وہ بیمہ والوں کو ضرر پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(f) الف کسی جہاز کی تباہی کا باعث ہو۔ اس نیت سے کہ ب کو جس نے اس جہاز کی کفالت پر روپیہ قرض دیا ہو،

ضرر پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا۔

(g) الف جو ب کی شرکت میں ایک گھوڑے کا مالک ہو اس گھوڑے کو گولی مارے اس نیت سے کہ وہ اس فعل سے ب کو زیاں بیجا پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

(h) الف ب کے کھیت میں مویشی کو داخل کرنے کا باعث ہو۔ یہ نیت کر کے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ ب کی فصل کو ضرر پہنچائے تو الف نقصان رسانی کا مرتکب ہوا ہے۔

دفعہ 426- نقصان رسانی کی سزا Punishment for mischief: جو کوئی نقصان رسانی کا مرتکب ہو۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا صرف ایسے جسمانی ضرر سے تعلق رکھتی ہے جس کی وجہ مادی ہو۔ جیسے مثال (a) میں الف نے ب کو جو نقصان پہنچایا ہے وہ اس کے کسی کفالت المال کو جلا کر پہنچایا ہے اس طرح یہ نقصان رسانی مادی حیثیت کی حامل ہے۔ اس کا دماغی کوفت اور روحانی ایذا رسانی سے کوئی تعلق نہ ہے۔

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا کے تین اجزائے ترکیبی ہیں:

1- ملزم کا ارادہ یا اس کو علم ہونا کہ اس کے فعل سے یا تو کسی شخص کو نقصان پہنچے گا یا پبلک کو یا ان کا زیاں بے جا ہو گا یا اس کا احتمال ہو گا۔

2- ملزم کا کسی مال کو تباہ و برباد کر دینا یا اس میں کوئی تبدیلی لانا یا اس کا محل وقوع تبدیل کر دینا۔

3- ایسی تبدیلی یا تباہی اس مال کی مالیت یا افادیت میں کمی کا باعث ہو یا ویسے ہی نقصان رسانی کا موجب بن جائے دفعہ ہذا کے تحت کسی جسمانی فعل کے نتیجہ میں ٹھوس جسمانی نقصان کا ہونا ہے۔ [(1901) 24 All. 155]

دفعہ کی عبارت سے یہ امر ضروری طور پر ظاہر نہیں ہوتا کہ نقصان کسی مال کی تباہی یا تخریب پر ہی مشتمل ہو۔ البتہ دفعہ کا تقاضہ اتنا ضرور معلوم دیتا ہے کہ نقصان وہ فعل سے کسی کے حق پر حملہ ہوا ہو یا زد پڑتی ہو۔ ایسے حملہ یا زد سے کسی کے مال میں یا اس کی افادیت میں کمی واقع ہوئی ہو اور ایسی کمی کا پیدا کرنا یا اس کا احتمال ملزم کی نیت یا علم میں ہو۔ یہ امر بھی واقع ہے کہ ضروری نہ ہو گا کہ نقصان کسی موجود حق کی کامل تباہی پر منتج ہو۔ یہ کسی مستقبل نقصان پر بھی محیط ہے جس کا مقصد کسی قریبی آئندہ حق یا مفاد کو ختم کرنا ہو۔ جیسے مثال (d) جس میں نقصان کا تعلق مستقبل میں ہونے والی قرقی ہے۔

جبکہ ملزمان نے سمندر کے کنارے بنے ہوئے کٹہرے کو اکھاڑ کر تباہ کر دیا حالانکہ انہیں صرف ساحل سمندر پر سیر کرنے کا حق حاصل تھا تو قرار دیا گیا کہ داخلہ کے حقوق ان کو کٹہرہ خراب کرنے کا مجاز نہیں کر دیتے تھے لہٰذا وہ قصوروار تھے۔

دفعہ ہذا میں جرم کی روح کسی مال میں اس کی وقعت یا افادیت میں تخریب یا اس میں کمی یا تبدیلی پیدا کرنے میں ہے جبکہ ملزم نے ایک ایسی دستاویز پھاڑ دی جس میں مخرب اخلاق معاہدہ تحریر کردہ تھا تو قرار دیا گیا کہ اگرچہ ایسا معاہدہ قانون کی رو سے کالعدم اور بے اثر تھا تاہم دفعہ ہذا کے تحت نقصان رسانی کی تعریف میں آتا ہے کیونکہ معاہدہ دیگر اغراض کے لیے قابل ادخال شہادت تھا۔

ملزم کو رجسٹرڈ پارسل حوالہ کرکے پوسٹ ماسٹر نے رسید پر دستخط کرنے کو کہا تو ملزم نے رسید پھاڑ دی اور زمین پر پھینک دی۔ قرار دیا گیا کہ وہ نقصان رسانی کا مجرم تھا۔

مال و اسباب کی تلفی یا تبدیلی معمول فطرت اور عام استعمال کے برعکس ہونی چاہیے۔ جبکہ ایک جنگل میں چرائی کرنے کے حقوق اجازت ناموں پر قابل استعمال تھے۔ ایک شخص نے اس جنگل میں اپنی بکریاں چرنے کے لیے چھوڑ دیں عدالت نے قرار دیا کہ ملزم کے اس فعل سے نہ تو گھاس تباہ ہوا تھا اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی ہوئی تھی بلکہ درست استعمال میں لایا گیا تھا لہٰذا نقصان رسانی کا ارتکاب نہیں ہوا تھا البتہ ملزم نے مداخلت بے جا کا ارتکاب کیا تھا۔ ملزم اور مستغیث کا ایک اراضی کی نسبت تنازعہ تھا۔ اراضی میں مستغیث نے ایک کنواں برائے آبپاشی بھی کھود رکھا تھا۔ ملزم نے مستغیث کا کنواں زبردستی مسمار کردیا تو قرار دیا گیا کہ اگر مستغیث نے مداخلت بھی کی ہوتی تو بھی ملزم نقصان رسانی کا مرتکب تھا۔ [1943 Kar. 7]

ملزم جس پر دفعات 302 / 320 / 34 کے تحت چارج فریم کیا گیا تھا اور یہ چارج اصل ملزم کے ہمراہ وضع کیا گیا تھا۔ اسے جرم زیر دفعات 302/ 320/34، تعزیرات پاکستان کے تحت بری کردیا گیا تھا جب کہ اسے دفعہ (i) A-337، تعزیرات پاکستان کے تحت سزا دی گئی تھی۔ چونکہ ملزم کی دفعات 302/ 320/34، تعزیرات پاکستان کی بریت کے خلاف کوئی اپیل یا نگرانی مستغیث نے ابھی تک دائر نہ کی تھی اس لئے اس امر کو ملزم کو دی گئی سزا کو معطل کرنے کے بارے میں زیر غور نہیں لایا جاسکتا جب کہ ملزم کو موخرالذکر دفعہ (337) کے تحت دو سال کی سزا ہوئی تھی جس میں سے 2 ماہ گذر چکے تھے اور اس سے قبل وہ چار ماہ تک جیل میں رہنے کے بعد ضمانت پر رہا ہوا تھا۔ ملزم کو دفعہ B-382، ضابطہ فوجداری کے تحت رعایت دیتے ہوئے اس کی سزا کو معطل کردیا گیا اور اپیل کے فیصلے تک اسے ضمانت پر رہا کردیا گیا۔

(1998 PCr. L.J. 1379)

مال و اسباب : مال و اسباب ایسی اشیاء ہوتی ہیں جو مادی ہوں یعنی جن کا جسم ہو اور جن کو چھو کر محسوس کیا جاسکے نیز ان کو طاقت استعمال کرنے سے توڑا پھوڑا اور تباہ کیا جاسکے۔ ایسی اشیاء حجم رکھتی ہیں جو قابل تخریب و تخفیف ہوتی ہیں۔ ان میں تبدیلی بھی لائی جاسکتی ہے۔ اس میں حق آسائش شامل نہ ہوگا۔ مثال کے طور پر کسی کو اڈہ، پل یا بند پر اگر کوئی ٹول ٹیکس اکٹھا کرنے کا حق ہو تو ایسا حق مال کی تعریف میں نہ آئے گا۔ [1944 All. 189]

تبدیلی : تبدیلی کسی چیز کی شکل، ہیت یا اس کی ترکیب میں جسمانی تبدیلی لانا ہے۔ دفعہ ہذا کسی جسمانی وجہ سے جسمانی نقصان کو پیش نظر رکھتی ہے، کسی نہر میں شگاف کرنا اس کی شکل یا ہیت یا ترکیب میں تبدیلی کرنے کے مترادف ہے، اس سے پانی کی تخریب اور تخفیف ہوتی ہے اور نہر کی افادیت کو نقصان پہنچتا ہے۔ [(1912) 34 All. 210]

شہادت : ثابت کریں :

1- ملزم نے کسی مال کو نقصان پہنچایا یا ایسے مال میں کوئی تبدیلی کی یا اس کے محل وقوع کو بدلا۔

2- مذکورہ فعل سے ایسے مال کی تخریب یا تخفیف ہوئی یا اس کی افادیت میں کمی ہوئی۔

3- ملزم نے (1) فعل اس نیت سے یا اس امر کے احتمال سے کیا کہ کسی شخص کو یا پبلک کو زیاں بے جا یا نقصان پہنچے گا۔

4- ایسا زیاں یا نقصان پہنچانا بے جا تھا۔

یہ ثابت کرنا استغاثہ کا فرض ہوگا کہ ملزم نے برے ارادہ سے نقصان پہنچایا۔ اسے علم تھا کہ ایسا کرنا جائز نہ تھا۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ اگر زیاں یا نقصان کسی پرائیویٹ شخص کو پہنچا ہو، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 427۔ پچاس روپیہ تک یا زیادہ ضرر پہنچانا

Mischief causing damage to the amount of fifty rupees

جو کوئی نقصان رسانی کا مرتکب ہو اور آس کی بناء پر بقدر پچاس روپے یا زیادہ کے زیاں یا مضرت کا باعث ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : ضرر رسانی کے جرائم میں نقصان یا ضرر کو مد نظر رکھ کر سزاؤں کا تعین کیا گیا ہے۔ جب ضرر پچاس روپے سے تجاوز کرے تو سزا دفعہ ہذا کے تحت دی جائے گی۔

شہادت : ثابت کریں : (1) تا (4) مطابق دفعہ 426 مزید۔

(5) کہ نقصان یا زیاں پچاس روپے سے زیادہ کا ہوا۔

اس امر کی شہادت ہونی چاہیے کہ ملزم نے ضرر پہنچایا۔ (PLD 1964 Dacca 170)

ابتدائی عدالت کی طرف سے باضابطہ فرد جرم کو ترتیب نہ دینے اور دھوکے کے طریقے کو بیان کرنے سے قاصر رہنے نے پوری کارروائی کو کالعدم اور باطل بنا دیا تھا۔ بغیر اصل معاملے کا معائنہ کیے ابتدائی عدالت کی طرف سے دیوانی نزاع کو فوجداری کارروائی میں تبدیل کر دیا گیا تھا جو نہ صرف سخت ناانصافی پر منتج ہوا بلکہ ملزم کو مقدمہ کی طول طویل سماعت اور ریمانڈ کی تکلیف اور اذیت برداشت کرنی پڑی تھی، اندریں حالات کوئی کارآمد مقصد حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ سیشن کورٹ محض انہی خطوط پر چل نکلا تھا جو ابتدائی عدالت کی طرف سے بے ترتیبی سے کھینچے گئے تھے اور اس نے ریکارڈ کا معائنہ کیے بغیر خودرایانہ طور پر اپیل کا فیصلہ کر دیا اور اس کا فیصلہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 367 کی شرائط کی خلاف ورزی پر مبنی تھا۔ اراضی کی بیع (sale) نیک نیتی سے کی گئی تھی، مقدمہ مذکور میں مجرم ضمیر یا ذہن (mens rea) شامل نہیں تھا اور سزایابی کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اندریں حالات ملزم کو بری کر دیا گیا تھا [1998 MLD 1838] ۔

بریت کے خلاف اپیل : جرائم خلاف جائیداد (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979 کے تحت ملزم کی بریت کے خلاف اپیل فیڈرل شریعت کورٹ میں دائر کی جا سکتی ہے۔ ہائی کورٹ میں دائر کی گئی اپیل قابل رفتار نہ تھی اس لئے وہ مستغیث کو واپس کر دی گئی تاکہ اسے فیڈرل شریعت کورٹ میں دائر کرے۔ (1997 PCr. LJ 1236)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ جب جو بھی نقصان پہنچایا گیا ہو پرائیویٹ شخص کو پہنچایا گیا ہو، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 428۔ دس روپیہ یا زیادہ قیمت کا کوئی جانور مارنا یا زخمی کرنا

Mischief by killing or maiming animal of the value of ten rupees

جو کوئی دس روپے یا زیادہ کی قیمت کا کوئی ایک یا ایک سے زیادہ جانور مار ڈالنے یا زہر دینے یا اس کا کوئی حصہ عضو کاٹ ڈالنے یا اس کو بیکار کرنے کے ذریعہ سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد انسداد بے رحمی جانوراں ہے۔ اس طرح نتیجتاً مالک کے مفاد کو محفوظ کیا گیا ہے۔ لنگڑا لولا کرنا سے مراد جسم کے کسی عضو کی طاقت یا اس کے استعمال کو ختم کرنا ہے یعنی مستقل نوعیت کے زخم لگائے گئے ہوں۔ جب جانور کو محض زخمی کیا گیا ہو تو یہ لولا لنگڑا کرنا نہ قرار دیا جائے گا۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 429۔ پچاس روپیہ یا زیادہ قیمت کا کوئی جانور مارنا یا زخمی کرنا

Mischief by killing or maiming cattle, etc., of any value or any animal of the value of fifty rupees

جو کوئی کسی ہاتھی یا اونٹ یا گھوڑا یا خچر یا بھینس یا بیل یا گائے یا سانڈ خواہ ان کی کتنی قیمت ہو یا پچاس روپے یا زیادہ کی قیمت کا کوئی دوسرا جانور مار ڈالنے، زہر دینے یا اس کا کوئی عضو کاٹنے یا اس کو بیکار کرنے کے ذریعہ سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے تحت جانوروں کو نقصان پہنچانے کی سزا جانوروں کی مالیت اور قیمت کے لحاظ سے زیادہ کردی گئی ہے۔ دفعہ ہذا میں جو جانور نام سے درج کیے گئے ہیں ان کی قیمت خواہ کچھ ہو، کو اگر مارا یا زخمی کیا جائے تو دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔ جبکہ وہ جانور جن کے نام درج نہیں ان سے متعلقہ جرم کرنے پر دفعہ ہذا اس صورت میں لاگو ہوگی جب ان کی قیمت پچاس روپے سے زائد ہو۔

شہادت: ثابت کریں:

(1) تا (4) مطابق دفعہ 426 اور

(5) مال ہاتھی، اونٹ، گھوڑے خچر وغیرہ پر مشتمل ہے یا ایسے جانور پر جس کی قیمت پچاس روپے سے زائد تھی۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 430۔ تعمیرات آب پاشی کو نقصان پہنچا کر یا ناجائز طور پر پانی کا رخ بدل کر نقصان رسانی کرنا

Mischief by injury to works of irrigation or by wrongfully diverting water

جو کوئی ایسا فعل کرکے نقصان رسانی کا مرتکب ہو جو زرعی مقاصد کے لیے یا انسانوں یا ایسے جانوروں کے لیے جو مال سمجھے جائیں، کے لیے خوراک یا آبنوشی کے لیے یا صفائی کے لیے یا کسی صنعت کو جاری رکھنے کے لیے، پانی کی بہم رسانی میں کمی کا باعث ہو یا جس کے باعث ہونے کا احتمال اس کے علم میں ہو تو اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ 277 میں پانی کو گدلا اور پلید کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے جبکہ دفعہ ہذا کے مطابق کسی ندی یا نالے یا نہر میں بند باندھ کر پانی کا رخ تبدیل کر کے پانی کی مقدار میں کمی کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا آبپاشی کی نہروں اور دوسرے ذرائع آبپاشی مثلاً ندی، نالے، تلاب، جوہڑ سب پر یکساں طور پر محیط ہے۔ دفعہ ہذا کو ثابت کرنے کے لیے کسی کے جائز حقوق کی نقصان رسانی ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔

قانون تجدید کرایہ داری کی دفعہ 11 مالکان کے خلاف تحت دفعہ ہذا کارروائی میں مانع نہیں ہے۔

(PLD 1959 Kar. 392)

رپورٹ ابتدائی میں دفعہ P.P.C 430، کے ساتھ دفعہ P.P.C 379، کا اضافہ آئین کے آرٹیکل 25 کی خلاف ورزی ہے۔ دفعہ P.P.C 430 کی موجودگی میں ایف۔ آئی۔ آر میں دفعہ 379 کا اضافہ عوام کو دئے گئے بنیادی حقوق کے منافی ہے۔

(PLD 1997 Lah. 689)

زیر دفعہ PPC 430، مجرم دفعہ PPC 379، کے تحت مستوجب سزا نہیں۔ دفعہ PPC 430، ایک خصوصی / ممتاز قانونی تشخص (entity) رکھتی ہے اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ زیر دفعہ PPC 379، مستوجب سزا نہیں ہے۔

- [PLD 1997 Lah. 689 (b)]

رپورٹ ابتدائی میں دفعہ P.P.C 430، کے ساتھ دفعہ P.P.C 379 کا محض اس وجہ سے اضافہ کیا گیا تھا کہ جرم زیر دفعہ P.P.C 430، قابل ضمانت ہے۔ پولیس نے جرم زیر دفعہ 379، تعزیرات کا اضافہ ان کے اختیارات سے متجاوز تھا جس کی بناء پر وہ ملزم کو گرفتار کرنا چاہتے تھے اس سے ملزم کے عزت و وقار کو دھچکہ پہنچا تھا اور اس کا آئینی حق مجروح ہوا تھا۔ چنانچہ ایف۔ آئی۔ آر میں دفعہ 379، تعزیرات پاکستان کو مسترد کر دیا گیا۔ (PLD 1997 Lah. 689)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ بااجازت عدالت سماعت کنندہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت مصالحتی عدالت جب فریقین رضامند ہوں۔

دفعہ 431۔ سڑک یا پل، دریا یا نہر کو نقصان پہنچانے سے نقصان رسانی

Mischief by injury to public road, bridge, river or channel

جب کوئی شخص کسی ایسے فعل کے ارتکاب سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو جو کسی شارع عام یا پل یا کسی دریا، قابل روانی کشتی یا کسی نہر قابل روانی کشتی چاہے یہ مصنوعی ہو یا قدرتی کو ایسا کردے یا جس کے ایسا ہو جانے کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ سفر کرنے یا اسباب کے لے جانے کے لیے گزر کے قابل نہ رہے یا اس کے لیے کم محفوظ ہو جائے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 432۔ سیلاب کے ذریعہ سے یا بدرو کی نقصان دہ بندش سے نقصان پہنچانا

Mischief by causing inundation or obstruction to public drainage attended with damage

جو کوئی کسی ایسے فعل کے ارتکاب سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو جو کسی پبلک بدرو کی تہ آب بلند کرنے یا ایسی

روک کا باعث ہو جس کو وہ شخص جانتا ہو یا جس کے احتمال کا اسے علم ہو اور جس سے نقصان یا مضرت ظاہر ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 433۔ کسی روشنی کے مینار یا سمندری نشان کو تلف کر کے، حرکت دے کر یا کم فائیدہ مند کر کے نقصان رسانی

Mischief by destroying, moving or rendering less useful a light-house or sea-mark

جو کوئی کسی لائیٹ ہاؤس یا کسی روشنی کو جو سمندری نشان کے طور پر کام میں آتی ہو یا کسی سمندری نشان یا پانی پر تیرنے والے کسی نشان یا کسی اور شے کو جو جہازوں کے چلانے والوں کی راہنمائی کے لیے قائم کی گئی ہو، تباہ کرنے یا جگہ تبدیل کردینے کے ذریعہ سے یا کسی ایسے فعل کے ذریعہ سے جو ایسے لائٹ ہاؤس یا سمندری نشان یا پانی پر تیرنے والے کسی نشان یا اس قسم کی کسی اور شے کا جس کا ذکر اوپر ہوا۔ جہاز کے چلانے والوں کی راہنمائی کے لیے کم فائدہ مند کردے، نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 434۔ زمینی نشان جو سرکاری حکم سے قائم ہوا ہو، تباہ کرنا یا اسے حرکت وغیرہ دے کر نقصان رسانی کرنا

Mischief by destroying or moving, etc., a land-mark fixed by public authority

جو کوئی کسی ایسے زمینی نشان کے تباہ کرنے یا حرکت دینے کے ذریعہ سے جو کسی پبلک ملازم کے حکم سے قائم کیا گیا ہو یا کسی ایسے فعل کے ذریعہ سے جو اس زمینی نشان کو بحیثیت ایسے نشان کے کم سود مند کردے، نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 435- آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ ایک سو روپے کی رقم تک یا (زرعی پیداوار کی صورت میں) دس روپے تک نقصان پہنچانے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief by fire or explosive substance with intent to cause damage to amount of one hundred rupees or (in case of agricultural produces) ten rupees

جو کوئی شخص آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو۔ یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ کسی مال میں بقدر سو روپے یا زیادہ (یا جبکہ مال کوئی زرعی پیداوار ہو) تو بقدر دس روپے یا زیادہ کے مضرت پہنچائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد دو سال سے کم نہ ہوگی اور نہ ہی سات سال سے زیادہ ہوگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

زائد عدالتی اقبال جرم ملزم نے وقوعہ کے چھ (6) ہفتہ بعد ایک ایسے اجنبی کے سامنے مبینہ طور پر کیا تھا جو اسکی مدد کرنے کا اہل نہ تھا۔ برآمدگی کے متعلق شہادت شک و شبہ کا شکار تھی جب کہ ملزمان کے آخری بار دیکھے جانے کی شہادت غیر تسلی بخش تھی چنانچہ ہائی کورٹ نے اس شہادت پر انحصار کرنے میں کوئی غلطی نہ کی تھی اور ملزم کو جائز طور پر بری کیا تھا۔ (1997 SCMR 532)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 436- آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ سے کسی مکان وغیرہ کو تباہ کرنے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief by fire or explosive substance with intent to destroy house, etc.

جو کوئی آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ سے نقصان رسانی کا مرتکب ہو یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ وہ اس کے ذریعہ کسی ایسی عمارت کی تباہی کا باعث ہوگا جو عام طور عبادت گاہ یا انسانوں کی بودوباش یا حفاظت مال کے لیے کام میں آتی ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس سے کم یا دس برس سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

بریت Acquittal: استغاثہ نے اس بارے میں زبانی شہادت پیش کی کہ ایک ملزم نے مٹی کا تیل چھڑکا تھا جبکہ دوسرے نے اسے آگ لگا دی تھی۔ نہ تو جیری کین (jeerican) جس میں مبینہ مٹی کا تیل لایا گیا تھا اور نہ کوئی جلا ہوئی چیز (article) قبضے میں لی گئی تھی۔ ایف۔آئی۔آر مبینہ وقوع کے دویوم بعد درج کی گئی تھی۔ پولیس نے ملزم اشخاص کو بے قصور قرار دے دیا تھا۔ قرار دیا گیا: عینی شہادت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔۔ سزایابی اور سزا کو منسوخ کردیا گیا۔ ملزم کو بری کردیا گیا [KLR 1996 Criminal Cases 613]۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 437- کوئی ڈکدار یا بیس ٹن وزن کا جہاز تباہ یا غیر محفوظ کرنے کی نیت سے نقصان رسانی

Mischief with intent to destroy or make unsafe a decked vessel or one of twenty tons burden

جو کوئی کسی ڈکدار جہاز یا بیس ٹن یا زیادہ بوجھ کے جہاز کو یہ نیت کر کے تباہ کرے یا اس کو غیر محفوظ کردے یا اس امر کا احتمال جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح اسے تباہ کرے گا یا غیر محفوظ کردے گا نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : ڈکدار جہاز وہ ہوتا ہے جس میں مسافر سوار ہوں یا ایسا جہاز جو کم از کم بیس ٹن کا ہو۔ دفعہ ہذا کے تحت مسافر بردار جہازوں کی نقصان رسانی قابل سزا قرار دی گئی ہے۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 438- دفعہ 437 میں مذکورہ جرم آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ ارتکاب کر کے نقصان رسانی کرنے کی سزا

Punishment for the mischief described in Section 437 committed by fire or explosive substance

جو کوئی آگ یا کسی بھک سے اڑجانے والے مادے کے ذریعہ اس نقصان کو ارتکاب یا اس کے ارتکاب کا اقدام کرے جو پچھلی ملحق الذکر دفعہ میں بیان کی گئی ہے اس شخص کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 439- بالارادہ کسی جہاز کو کنارہ پر یا زمین پر لگا دینا تاکہ سرقہ کا ارتکاب بہ آسانی ہو سکے

Punishment for intentionally running vessel aground or ashore with intent to commit theft, etc.

جو کوئی کسی جہاز کو قصداً کنارہ پر لے جائے یا خشکی پر چڑھائے یہ نیت کر کے کہ کسی مال کی بابت جو اس جہاز میں ہو سرقے کا ارتکاب کرے یا بددیانتی سے اس مال کو تصرف بے جا میں لائے یا اس نیت سے کہ وہ مال کی نسبت سرقہ یا تصرف بے جا کا ارتکاب کیا جائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 440- ضرب پہنچانے یا ہلاکت کی تیاری کے بعد نقصان پہنچانا
Mischief committed after preparation made for causing death or hurt

جو کوئی کسی شخص کی ہلاکت یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت بے جا کرنے کے لیے یا ہلاکت یا ضرب پہنچانے یا مزاحمت بیجا کی تخویف کرنے کی تیاری کرکے نقصان رسانی کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ملزمان گذشتہ تین، چار ماہ سے حوالات جوڈیشنل میں تھے اور ان کے مقدمہ کی سماعت ابھی شروع نہ ہوئی تھی۔ جو جرم ان پر عائد کیا گیا تھا وہ دفعہ 497، ضابطہ فوجداری کی امتناعی شرائط میں نہ آتا تھا۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ ملزمان کے مجرم یا بے گناہ ہونے کا معاملہ چونکہ تصفیہ طلب ہے اس لئے اس کی ضمانت منظور کرلی گئی۔ (1997 PLR 371)

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings: مداخلت بے جا کے جرم کی نسبت سے جیسا کہ ایف۔آئی۔آر میں بیان کیا گیا تھا، اراضی کے قبضے کی بابت حقیقی نزاع فریقین کے درمیان موجود تھی جس کا تصفیہ صرف باقاعدہ سماعت مقدمہ کے ذریعے استغاثہ کی اور صفائی کی شہادت کا معائنہ کرنے کے بعد کیا جاسکتا تھا۔ ملزم عرضی گزار ایک الگ شکایت لے کر آیا تھا جو اس کے جوابی بیان پر مشتمل تھی اور وہ بھی سماعت مقدمہ کا انتظار کررہی تھی اور یہ کہنا قبل از وقت تھا کہ بذریعہ زیرِ اعتراض ایف۔آئی۔آر ملزم کے خلاف مقدمہ یا تو غلط فہمی پر مبنی تھا یا عدالتی کارروائی کے استعمال بے جا کے مترادف تھا۔ چنانچہ عرضی خارج کردی گئی تھی [1998 MLD 198]۔

درخواست برائے ضمانت Bail -- petition for: عرضی گزار تقریباً آخری 3/4 ماہ سے حوالات میں تھے اور ان کے مقدمے کی سماعت دوبارہ شروع نہیں ہوئی تھی۔ وہ جرم جس کا ان پر الزام لگایا گیا تھا، مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی امتناعی شق میں نہیں آتا تھا۔ قرار دیا گیا: عرضی گزاروں کا جرم یا بے قصوری (Innocence) مزید تحقیقات کے تابع ہونے کی بناء پر ان کا مقدمہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 497 کی ذیلی دفعہ (2) کے ذیل (purvlew) میں آتا تھا۔ ضمانت منظور کرلی گئی [1997 PLR 371]۔

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

مداخلت بیجا مجرمانہ کے بیان میں
Of Criminal Trespass

دفعہ 441- مداخلت بیجا مجرمانہ Criminal trespass: جو کوئی کسی ایسی جائیداد کے اندر یا اس پر داخل ہو، جو کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہے اس نیت سے کہ کسی جرم کا ارتکاب کرے ایسی جائیداد پر قابض ہے تخویف توہین کرے یا اس کو رنج دے یا اس جائیداد کے اندر یا پر جائز طور پر داخل ہو کر وہاں ناجائز ٹھہرا رہے اس نیت سے کہ اس کے ذریعہ سے اس شخص کی تخویف کرے، توہین کرے یا اس کو رنج دے یا اس نیت سے کہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کا مداخلت بے جا مجرمانہ کرنا کہا جائے گا۔

شرح

مقصد : ایسی ہر قسم کی غاصبانہ دخل اندازی، چاہے وہ خفیف ترین ہو اور جو کسی دیگر کی جائیداد پر قبضہ جمانے کے لیے ہو، مداخلت کہلاتی ہے۔

جرم کے اجزاء : جرم کے حسب ذیل اجزاء ہیں :

اول : کسی دیگر شخص کی مقبوضہ جائیداد یا اس کے اندر داخل ہونا۔

دوم : اگر داخل ہونا جائز ہو تو ناجائز طریقہ سے اس جگہ رکے رہنا۔

سوم : ایسا ناجائز داخلہ یا وہاں پر رکے رہنا حسب ذیل نیت سے ہو :

(a) کسی جرم کے ارتکاب کے مقصد سے۔

(b) جائیداد پر قابض شخص کی تخویف، تذلیل یا اسے تنگ کرنے کے لیے۔

جبر مجرمانہ کا فی الواقع استعمال لازمی نہیں ہے۔

جائیداد : جائیداد سے مراد غیر منقولہ جائیداد ہے اس میں ماہی گیری کے حقوق یا گھاٹ چلانے کے غیرمادی حقوق شامل نہیں ہیں۔

قبضہ : دفعہ ہذا میں قبضہ سے مراد حقیقی قبضہ ہے۔ ایسا قبضہ جس میں مجرم مداخلت کر سکے۔

جب مستغیث جائیدا پر قبضہ نہ رکھتا تھا تو اسے مداخلت مجرمانہ کا مجرم نہ قرار دیا گیا۔ (PLD 1954 Pesh. 111)۔

اگر قابض موقع سے غیر حاضر ہو تو بھی جرم کا ارتکاب مکمل تصور کیا جائے گا۔ جب قبضہ مشترک ہو تو ایک مالک کی طرف سے دوسرے کے خلاف مداخلت مجرمانہ کی نالش قابل رفت نہ ہوگی سوائے اس کے کہ دوسرے مالک کو مکمل طور پر اراضی سے بیدخل اور بے تعلق نہ کر دیا گیا ہو، مشترکہ مالک کو صرف مشترک قبضہ حاصل کرنے کا اختیار ہے۔ اسے ایسا دیوانی عدالت کے ذریعہ کرنا ہوگا اسے ازخود قبضہ حاصل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔

جرم کے ارتکاب کی نیت سے داخلہ : مداخلت بے جا کے جرم کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ مجرم کسی جرم کے ارتکاب کی نیت سے داخل ہوا ہو۔

کسی شخص کی نیت یا ارادہ حالات سے ہی اخذ کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر قابل غور ہوگا کہ ملزم نے جو فعل سرزد کیا اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔ کیونکہ ہر شخص کے متعلق یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے فعل کے قدرتی اور یقینی نتائج کی نیت کر رکھی تھی۔ اس امر سے عدالت کسی شخص کی نیت کا پتہ لگا لیتی ہے۔ دیکھنا یہ ہوگا آیا ملزم کی نیت کسی کو ذلیل، ہراساں اور زچ کرنے کی تھی یا ایسی نیت نہ تھی۔

جرم کے ارتکاب کی نیت سے یہ مراد نہیں ہے کہ مداخلت مجرمانہ کا جرم کرنا چاہتا تھا بلکہ کوئی دیگر جرم کرنے کی نیت ہو۔

کسی شخص کا قبضہ : یہ ضروری نہیں ہے کہ مستغیث خود قابض ہو۔ عام فوجداری اصول کے مطابق مداخلت بے جا مجرمانہ اور نقصان رسانی کے جرائم میں ہر کسی کو فوجداری قانون کو حرکت میں لانے کا حق حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص نیک نیتی سے کسی اراضی میں داخل ہو تو وہ کسی کی تخویف یا تذلیل کا باعث نہ ہوگا۔

دفعہ 442۔ مداخلت بیجا بخانہ House-trespass : جو کوئی کسی ایسی عمارت، خیمہ یا کشتی میں جو

انسانی بود و باش کے طور پر کام آتی ہو یا کسی عمارت میں جو عبادت گاہ یا مال کی حفاظت کے لیے کام میں آتی ہو، داخل ہونے یا ٹھہرے رہنے سے مداخلت بیجا مجرمانہ کا مرتکب ہو تو اس کا "مداخلت بیجابخانہ" کرنا کہا جائے گا۔

وضاحت Explanation : مداخلت بیجابخانہ کی تشکیل کے لیے یہ کافی ہے کہ مداخلت بیجا مجرمانہ کرنے والے کے جسم کا کوئی حصہ داخل ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا میں ایسی مداخلت کی تعریف کی گئی ہے جو رہائش گاہوں سے متعلق ہے۔ وہ حالات جن سے مداخلت بے جا مجرمانہ کا جرم بدتر صورت اختیار کرلیتا ہے دو قسم کے ہیں۔ مثلاً جرم کے ارتکاب کے طریقہ سے یہ بدتر ہوسکتا ہے اور وہ مقصد جس کے لیے اس کا ارتکاب کیا جائے اس کو بدتر بنا دیتے ہیں۔

وضاحت سے یہ بیان کروینا مطلوب ہے کہ مجرم کے جسم کے کسی حصہ کے داخلہ سے جرم کی تشکیل ہوجاتی ہے۔

عمارت : عمارت سے ہر مقصد میں مختلف شے مراد لی جاسکتی ہے۔ عام فہم زبان میں یہ ایسی عمارت ہے جو اینٹ، گارا، پتھر وغیرہ کی دیواروں سے چنی گئی ہو اور اس پر چھت ڈالا گیا ہو، کسی جگہ کے گرد باڑ لگادینے سے وہ عمارت نہ بن جائے گی، کوئی صحن، مویشیوں کا باڑا یا ایسا باڑا جس کے گرد کانٹوں کی باڑ ہو اور ایک "ویڑا" جو مال کی حفاظت کے لیے ہو اور کوئی دوکان عمارت قرار دیے گئے۔ (PLD 1958 Lah. 871)۔ بڑی چار دیواری میں گھرا ہوا صحن عمارت کی تعریف میں آتا ہے۔ [1968 PCr. LJ 1857]

دفعہ 443۔ مخفی مداخلت بیجابخانہ Lurking house-trespass : جو کوئی مداخلت بے جابخانہ کا مرتکب ہو، یہ پیش بندی کرکے کہ وہ مداخلت بے جابخانہ کسی ایسے شخص سے چھپائے جو مرتکب کو اس عمارت، خیمے یا کشتی جس میں وہ مداخلت بے جا کی جائے نہ آنے دینے یا نکال دینے کا استحقاق رکھتا ہے تو اس کا "مخفی مداخلت بیجابخانہ" کرنا کہا جائے گا۔

شرح

مداخلت بے جابخانہ بھی دو طرح سنگین صورت اختیار کرلیتی ہے جب چوری چھپے داخل ہوا جائے تو بھی اور داخل ہو کر تشدد کیا جائے تو بھی صورت سنگین تر ہوجائے گی۔ پہلی صورت دفعہ ہذا میں بیان ہوئی اور دوسری صورت کو نقب زنی کہا گیا ہے۔ جرم جب دن کی بجائے رات کو عمل میں لایا جائے تو صورت سنگین تر ہوگی۔ اس طرح نقب زنی بوقت شب عام نقب زنی سے زیادہ سنگین سمجھی جاتی ہے۔ کسی عمارت کی چھت پر چڑھ جانا مداخلت بے جا ہوسکتا ہے۔

دفعہ 444۔ مخفی مداخلت بیجابخانہ بوقت شب
Lurking house-trespass by night

جو کوئی غروب آفتاب کے بعد اور طلوع سے پہلے مخفی مداخلت بیجابخانہ کا ارتکاب کرے تو اس کا "مخفی مداخلت بیجابخانہ بوقت شب" کرنا کہا جائے گا۔

دفعہ 445۔ نقب زنی House-breaking : جو کوئی مداخلت بیجابخانہ کا مرتکب ہو نقب زنی کا مرتکب کہلائے گا۔ اگر وہ گھر یا گھر کے کسی حصہ میں نیچے بیان کردہ چھ طریقوں میں سے کسی طریق پر داخل ہو یا اگر کسی جرم کے ارتکاب کے لیے گھر میں یا اس کے کسی حصہ میں موجود ہو کر یا وہاں کسی جرم کا ارتکاب کرکے ایسے چھ طریقوں

میں سے کسی ایک طریق پر اس مکان سے یا اس مکان کے کسی حصہ سے باہر نکل آئے یعنی:

(1) اگر وہ کسی ایسے راستہ سے داخل ہو یا باہر نکلے جو خود اس نے یا اس کے کسی معاون مداخلت بے جابخانہ نے مداخلت بیجابخانہ کے ارتکاب کے لیے بنایا ہو۔

(2) اگر وہ کسی ایسے راستے سے داخل ہو، یا باہر نکلے کسی ایسے راستہ سے جس سے کسی شخص کے لیے ماسوا اس کے خود یا جرم کے معاون کے داخلہ مقصود نہ ہو یا کسی ایسے راستے سے جس تک وہ کسی دیوار یا عمارت پر کمند لگانے یا چڑھنے سے پہنچا ہو۔

(3) اگر وہ کسی ایسے راستے سے داخل ہو یا باہر نکلے جس کو اس نے خود یا اس کے کسی معاون مداخلت بے جابخانہ نے مداخلت بیجابخانہ کے ارتکاب کے لیے ایسے وسیلوں سے کھول لیا ہو جس سے اس کا کھولا جانا صاحب خانہ کا مقصود نہ ہو۔

(4) اگر وہ مداخلت بیجابخانہ کے ارتکاب کے لیے مداخلت بیجابخانہ کے ارتکاب کے بعد گھر سے باہر نکلنے کے لیے کوئی قفل کھول کر داخل ہو یا باہر نکلے۔

(5) اگر وہ جبر مجرمانہ یا حملہ کر کے یا کسی شخص کو حملہ کی دھمکی دے کر اپنا داخلہ یا روانگی کرے۔

(6) اگر وہ کسی ایسے راستے سے داخل ہو یا باہر نکلے جس کو وہ جانتا ہو کہ ایسے داخلہ یا باہر نکلنے کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور جسے خود اس نے یا اس کے کسی مداخلت بیجابخانہ کے معاون نے کھول لیا ہو۔

تشریح Explanation: کوئی ملحقہ عمارت یا ایسی عمارت جس میں کسی مکان کے ساتھ بودوباش ہو اور جس کے اوپر ایسے مکان کا راستہ ہو، دفعہ ہذا کے معانی میں مکان کا حصہ ہے۔

مثالیں
Illustrations

(a) الف ب کے گھر کی دیوار میں سوراخ کر کے اور اپنا ہاتھ اس سوراخ کے اندر ڈال کر مداخلت بے جابخانہ کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(b) الف کسی جہاز کے اندر ایک سوراخ کی راہ سے جو دونوں ڈیکوں کے درمیان ہو، گھس کر مداخلت بے جابخانہ کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(c) الف ایک کھڑکی کی راہ سے ب کے گھر میں داخل ہو کر مداخلت بیجابخانہ کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(d) الف ایک بند دروازے کو کھول کر اور اس کی راہ سے ب کے گھر کے اندر داخل ہو کر مداخلت بیجابخانہ کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(e) الف ایک دروازے کے ایک سوراخ میں تار ڈال کر بلی کو اٹھا کر اور اس دروازے سے ب کے گھر میں داخل ہو کر مداخلت بیجابخانہ کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(f) الف ب کے گھر کے دروازے کی کنجی جو ب سے گم ہو گئی ہے پالیتا ہے اور اس کنجی سے دروازے کا قفل کھول کر ب کے گھر میں داخل ہو کر مداخلت بیجابخانہ کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(g) ب اپنے دروازے میں کھڑا ہے الف ب کو مار کر اور گرا کر جبرا اندر گھس جاتا ہے اور مداخلت بے جابخانہ کا ارتکاب کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

(h) ب جو ک کا دربان ہے ک کے دروازے پر کھڑا ہے۔ الف ب کو مارنے کی دھمکی دیتا ہے۔ جو اس وجہ سے الف کا تعرض نہیں کرتا۔ الف گھر میں گھس کر مداخلت بیجابخانہ کرتا ہے تو یہ نقب زنی ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کا مقصد گھروں کے تشخص کو قائم رکھنا ہے۔ ہر شخص کا گھر اس کی حفاظت جان و مال کے لیے ایک قلعہ کی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ کسی کے گھر میں گھس جانا ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا دفعہ ہذا میں مقرر کی گئی ہے۔

دفعہ میں چھ ایسے طریقے تحریر کیے گئے ہیں جن کے ذریعہ مداخلت بے جا کا ارتکاب نقب زنی قرار پاتا ہے۔ پہلی تین شقیں ایسے راستوں سے گھسنے کی وضاحت کرتی ہیں جو مکان میں داخل ہونے کے عام راستے نہیں ہوتے۔ شق 4 تا 6 طاقت کے استعمال سے داخل ہونے سے متعلق ہیں۔

جسم کا کوئی معمولی سا حصہ بھی داخل کرنا نقب زنی ہوگا۔ جسمانی داخلہ کے بغیر محض توڑنا یا توڑے بغیر محض جسمانی داخلہ نقب زنی نہیں ہوتا۔ مکان کا باہر کا حصہ توڑنا ضروری نہیں ہے۔ اگر مکان میں داخل ہو کر کوئی اندر کا کمرہ یا کمرہ میں پڑے صندوق توڑے جائیں تو بھی نقب زنی کی تکمیل ہو جائے گی۔

دفعہ 446۔ نقب زنی بوقت شب House-breaking by night: جو کوئی غروب آفتاب کے بعد اور طلوع سے پہلے نقب زنی کا مرتکب ہو تو کہا جائے گا کہ وہ نقب زنی بوقت شب کا مرتکب ہوا۔

شرح

اگر نقب زنی رات کے وقت کی جائے تو دفعہ ہذا کے تحت سمجھی جائے گی۔ جرم تحت دفعہ ہذا کی تشکیل کے لیے اول توڑنا، دوم داخل ہونا، سوم مکان وغیرہ، چہارم وقت اور پنجم ارادہ ضروری ہیں۔

دفعہ 447۔ مداخلت بے جا کی سزا Punishment for criminal trespass: جو کوئی مداخلت بے جا کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[ایک ہزار پانچ سو روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مستغیث نے ملزم کے خلاف رپورٹ ابتدائی زیر دفعہ 447/ 34، درج کرائی تھی جس پر پولیس نے تفتیش کر کے ملزم کو بے گناہ پایا اور زیر دفعہ 169، ضابطہ فوجداری اسے رہا کر دیا۔ ملزم کے خلاف مستغیث نے استغاثہ زیر دفعہ 200، ضابطہ فوجداری دائر کر دیا جسے علاقہ قاضی نے اس بناء پر خارج کر دیا کہ اسی جرم کے بارے میں رپورٹ ابتدائی درج کرائی گئی تھی جو خارج ہو چکی تھی اور حکم اخراج کے خلاف نگرانی دائر کی گئی تھی جسے سیشن کورٹ نے اس بناء پر خارج کر دیا تھا کہ دفعہ 403، ضابطہ فوجداری کے تحت کسی ملزم پر ایک جرم کے بارے میں دو دفعہ مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ ملزمان کے خلاف کسی مجاز عدالت میں دفعہ 447، تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ کی سماعت نہ کی تھی بلکہ انہیں زیر دفعہ 169، ضابطہ فوجداری رہا کر دیا گیا تھا۔ قبل اس کے کہ عدالت مجاز اس میں کوئی کارروائی کرتی اس لئے دفعہ 403، ضابطہ فوجداری کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔ دفعہ 200، ضابطہ فوجداری کے تحت دائر کیا گیا استغاثہ رپورٹ ابتدائی سے قطعاً مختلف تھا۔ ماتحت عدالتوں نے اپنے اختیار سماعت کو جو انہیں حاصل تھا استعمال نہیں کیا اس لئے ان کی

☆ تبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

Habib Zeb HC

طرف سے صادر کیے گئے احکامات کو خارج کردیا گیا اور علاقہ کیتقاضی کو ہدایت کی گئی کہ وہ استغاثہ کی کارروائی قانون کے مطابق جاری رکھے۔(1997MLD1672)

مجرمانہ مداخلت بے جا کا جرم ثابت کرنے کے لیے استغاثہ پر لازم ہے کہ وہ ثابت کرے کہ داخلے (entry) کی اصل یا غالب نیت کسی جرم کا ارتکاب کرنا یا قابض (occupant) کی توہین کرنا' اسے خوف دلانا (intimidate) یا تکلیف پہنچانا (annoy) تھا اور یہ کہ حق کا کوئی دعویٰ اصل نیت کو چھپانے کا محض ایک لبادہ تھا یا کسی قیمت پر بھی ضمنی نیت (subsidiary intent) سے زیادہ کسی کی تشکیل نہیں کرتا تھا۔ تاہم حقیقی دعویٰ کے لیے اراضی پر کیا گیا داخلہ (entry) قانون میں ہوسکتا ہے کہ ناقص البنیاد (ill-founded) دعویٰ ہو' محض اس بناء پر مجرمانہ نہیں بن جاتا کہ داخلے کا متوقع (foreseen) نتیجہ قابض کے لیے تکلیف دہ ہے [1998 MLD 1838]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی' سمن قابل ضمانت' قابل راضی نامہ' قابل سماعت ہر مجسٹریٹ' قابل سماعت سرسری۔ مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس بابت 1961 کی جدول اول شق (2) کے تحت صرف مصالحتی عدالتوں کے قابل سماعت ہے۔

دفعہ 448۔ مداخلت بیجا بخانہ کی سزا Punishment for house-trespass

جو کوئی مداخلت بے جا بخانہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ☆[تین ہزار روپے] تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مجسٹریٹ نے ملزمان کے خلاف پولیس رپورٹ پر مقدمہ خارج نہیں کیا تھا بلکہ انہیں دفعہ 249-A' ضابطہ فوجداری کے تحت بری کردیا تھا کیونکہ بریت کے حکم کے خلاف متبادل و موثر چارہ جوئی سائیلان کو روبرو سیشن کورٹ حاصل تھی اس بناء پر ان کی طرف سے دائر کی گئی آئینی درخواست قابل رفتار نہ تھی۔ (1997 MLD 1754)

ضابطہ : قابل دست اندازی' وارنٹ قابل ضمانت' قابل راضی نامہ' قابل سماعت ہر مجسٹریٹ' قابل سماعت سرسری' مصالحتی عدالتوں کے قابل سماعت جب فریقین اس پر رضامند ہوں۔

دفعہ 449۔ سزائے موت کے قابل جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے مداخلت بیجا مجرمانہ House-trespassinordertocommitoffencepunishablewithdeath

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جو موت سے قابل سزا ہو مداخلت بیجا بخانہ کا مرتکب ہو اس کو عمر قید یا قید بخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہ ہو اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی' وارنٹ ناقابل ضمانت' ناقابل راضی نامہ' قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 450۔ ایسے جرم کے لیے مداخلت بیجا بخانہ کرنا جس کی سزا عمر قید ہے House-trespass in order to commit offence punishable with imprisonment for life

جو کوئی کسی قسم کے جرم کے ارتکاب کے لیے جو عمر قید سے قابل سزا ہو' مداخلت بیجا بخانہ کا مرتکب ہو' اس کو

☆ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)' بتاریخ 25-10-2002

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہ ہو اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

رپورٹ ابتدائی 80 گھنٹے تاخیر سے درج کرانے کی وضاحت نہ کی گئی۔ تمام گواہان استغاثہ آپس میں رشتہ دار تھے اس لئے ان کی شہادت پر اس وقت تک انحصار نہیں کیا جاسکتا تھا جب تک کہ اس کی تائید میں آزاد اور غیرجانبدار شہادت موجود نہ ہو جو موجود نہ تھی۔ آزاد اور غیرجانبدار شہادت کی عدم موجودگی کی صورت میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ فریقین کے پس منظر میں ان کی دیرینہ دشمنی تھی جس کی بناء پر کئی قتل ہو چکے تھے اور ان کی یہ خواہش پوشیدہ نہ تھی کہ فریق مخالف کو ہر صورت میں جھوٹے اور فرضی مقدمہ میں پھنسایا جائے اور کسی بھی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے۔ استغاثہ نے کوشش کی تھی کہ چشم دید شہادت کی تائید برآمدگی کی شہادت سے کی جائے لیکن چونکہ برآمد شدہ اشیاء کو سربمہر پارسل میں نہ رکھا گیا تھا اس لئے ان کی قدرو وقعت ختم ہو کر رہ گئی تھی۔ استغاثہ ملزمان کے خلاف جرم ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا اس لئے ملزمان کو دی گئی سزائے قید منسوخ کردی گئی اور انہیں بری کردیا گیا۔

(1998 PCr. LJ 1250)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 451- ایسے جرم کے لیے مداخلت بیجابخانہ کرنا جس کی سزا قید ہے

House-trespass in order to commit offence punishable with imprisonment

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جو قید سے قابل سزا ہے مداخلت بیجابخانہ کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا اور اگر وہ جرم جس کے ارتکاب کی نیت سرقہ ہو تو قید کی میعاد کی سات برس تک توسیع کی جاسکتی ہے۔

شرح

فیڈرل شریعت کورٹ مستغیثہ کے بیان کی تائیدی شہادت کی بناء پر اور اس بناء پر کہ ملزم خود کو غلط طور پر مقدمہ میں ملوث کرنے کی کوئی وجہ تحریک ثابت نہ کرسکا اس نتیجہ پر پہنچی کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ بلامعقول شک و شبہ کے ثابت کردیا ہے ان حالات میں ملزم کی سزایابی کو برقرار رکھا گیا۔ [1997 PSC (Cr.) 695; 1997 SD 602]

ایف۔ آئی۔ آر میں رپورٹ درج کرانے میں آٹھ یوم کی تاخیر کی وضاحت کی گئی تھی۔ مستغیثہ (prosecutrix) کے بیان کی تائید طبی شہادت اور ایک عینی گواہ کے ذریعے ہوتی تھی۔ مستغیثہ جو ایک غیرشادی شادہ لڑکی تھی، اس کے بارے میں یہ یقین نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ اپنے کیئریر (Career)، ذاتی احترام (Personal respect) اور خاندانی وقار کو بغیر کسی محرک کے، اس نوعیت کا جھوٹا الزام گھڑ کر داؤں پر لگاسکتی تھی۔ چنانچہ مستغیثہ نے ملزم کے خلاف اپنا مقدمہ کسی معقول شبہے سے بالا ثابت کردیا تھا۔ ملزم کی سزایابی اور سزا کو حسبہ برقرار رکھا گیا [1998 PCr. LJ 486]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم جب سرقہ کا ارتکاب ہوا ہو۔

جب کسی دیگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو، جس کی سزا قید مقرر ہو تو قابل ضمانت، قابل راضی نامہ باجازت عدالت، قابل سماعت ہر مجسٹریٹ، قابل سماعت سرسری۔

جب مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس مجریہ 1961ء کی جدول کے حصہ اول کے جزو الف میں درج جرائم یا دفعہ ہذا میں درج جرائم کے ارتکاب کی نیت سے مداخلت بے جا مجرمانہ کی جائے تو مصالحتی عدالت اس صورت میں اس کی سماعت کر سکتی ہے جب فریقین رضامند ہوں۔

دفعہ 452۔ ضرب پہنچانے، یا حملہ یا مزاحمت بیجا کرنے کی تیاری کے بعد مداخلت بیجا بخانہ

House-trespass after preparation for hurt, assault or wrongful restraint

جو کوئی کسی شخص کو ضرب پہنچانے، یا کسی شخص پر حملہ کرنے یا کسی شخص کی مزاحمت بے جا کرنے کے لیے، یا کسی شخص کو ضرب، حملہ یا مزاحمت بے جا کی تخویف کرنے کے لیے تیاری کر کے مداخلت بے جا بخانہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

مضروب گواہان استغاثہ نے ملزمان کے ہاتھوں خفیف ضربات کھائی تھیں۔ اگرچہ ملزمان نے ناجائز طور پر مقدمہ میں ملوث ہونے کا عذر لیا تھا تاہم انہوں نے صفائی میں کوئی شہادت پیش نہ کی تھی اور نہ ہی انہوں نے بیان برحلف دیا تھا۔ ملزم کو بارہا موقعہ فراہم کیا گیا لیکن وہ گواہان استغاثہ پر جرح نہ کر سکے۔ ملزمان کو دی گئی سزائے قید ان حالات میں برقرار رکھی گئی تاہم سزائے قید میں کمی کر دی گئی اور جتنی مدت انہوں نے جیل میں گزاری تھی اس حد تک محدود کر دی گئی۔
(1994 PCr. LJ 525)

استغاثہ باوجود 15 مواقع حاصل کرنے کے صرف ایک گواہ کی شہادت پیش کر سکا کیونکہ ان کے گواہ تاریخ پیشی پر حاضر نہ ہوتے تھے۔ چشم دید گواہان نے استغاثہ کی کہانی کی تائید نہ کی تھی اور دفعہ 161، ضابطہ فوجداری کے تحت بیانات میں استغاثہ کے موقف سے مختلف بیان دیا تھا۔ فریقین کا تنازعہ دیوانی نوعیت کا تھا جس کے بارے میں مستغیث نے دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا تھا۔ ملزمان کے خلاف شروع کیا گیا فوجداری مقدمہ نیک نیتی پر مبنی معلوم نہ ہوتا تھا اس بناء پر فوجداری مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ (1994 PCr. LJ 601)

رپورٹ ابتدائی تاخیر سے درج کرائی گئی تھی۔ دیر سے درج کرائی گئی رپورٹ ابتدائی ایسی وجہ نہیں جس کی بناء پر استغاثہ کے گواہوں کے بیانات کو نظرانداز کر دیا جائے لیکن جب یہ پایا جائے کہ تاخیر اس وجہ سے ہوئی تھی کہ مستغیث نے صلاح و مشورہ کیا تھا کہ کس کس کو مقدمہ میں ملوث کیا جائے تو اسے خاصی اہمیت دی جانی چاہیے۔ (1997 PCr. LJ 1707)

حکم کی منسوخی Quashing of order: مجسٹریٹ نے یہ تصدیق کیے بغیر کہ آیا چالان اس کی عدالت میں دستیاب تھا یا نہیں، معاملے کی بابت اپنا قانونی اختیار استعمال کیا تھا اور ملزم کو طلب کر لیا تھا جبکہ چالان اس کی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا تھا اور تفتیشی ایجنسی نے صرف مقدمے کی رپورٹ منسوخی (Cancellation report) ارسال کی تھی جس سے مجسٹریٹ نے اتفاق نہیں کیا تھا۔ اندریں حالات ملزم کو طلب کرنے کا مجسٹریٹ کا زیر اعتراض حکم بغیر اختیار اور بلا قانونی جواز تھا اور چنانچہ اسے منسوخ کر دیا گیا تھا [1998 PCr.LJ 1538]۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 453- مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی کی سزا

Punishment for lurking house-trespass or house-breaking

جو کوئی مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سماعت سرسری۔

دفعہ 454- مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی کرنا ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جس کی سزا قید ہے

Lurking house-trespass or house-breaking in order to commit offence punishable with imprisonment

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جو قید سے قابل سزا ہو مخفی مداخلت بے جابخانہ یا نقب زنی کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا اور اگر وہ جرم جس کے ارتکاب کا ارادہ کیا گیا ہے، سرقہ ہو تو قید کی میعاد کی دس برس تک توسیع کی جا سکتی ہے۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، سرسری سماعت بھی ہو سکتی ہے۔

دفعہ 455- ضرب پہنچانے، حملہ کرنے یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی

Lurking house-trespass or house-breaking after preparation for hurt, assault or wrongful restraint

جو کوئی کسی شخص کو ضرب پہنچانے یا کسی شخص پر حملہ کرنے یا کسی شخص کی مزاحمت بیجا کرنے کی یا کسی شخص کو ضرب یا حملہ یا مزاحمت بیجا کی تخویف کرنے کی تیاری کر کے مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ ہر جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 456- مخفی مداخلت بے جابخانہ یا نقب زنی بوقت شب کی سزا

Punishment for lurking house-trespass or house-breaking by night

جو کوئی مخفی مداخلت بے جابخانہ بوقت شب یا نقب زنی بوقت شب کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

وقوعہ گھر کے اندر ہوا تھا اس لئے گھر کے اندر رہنے والے افراد جو قدرتی گواہان تھے جن کی شہادت واضح، سچی اور اطمینان بخش تھی- ملزمان اپنے موقف کو ثابت کرنے میں ناکام رہے کہ انہی دشمنی کی بناء پر جھوٹے مقدمہ میں پھنسایا گیا تھا- ملزم کو دی گئی سزا معقول ہونے کی بناء پر کسی کمزوری کا شکار نہ تھی اس لئے سزا برقرار رکھی گئی -

(1997 SCMR 1492)

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم- قابل سماعت سرسری-

دفعہ 457- ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جس کی سزا قید ہو مخفی مداخلت بیجابخانہ یا نقب زنی بوقت شب

Lurking house-trespass or house-breaking by night in order to commit offence punishable with imprisonment

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کے لیے جو قید سے قابل سزا ہو مخفی مداخلت بیجا بوقت شب یانقب زنی بوقت شب کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور اگر وہ جرم جس کے ارتکاب کی نیت ہو، سرقہ ہو تو قید کی میعاد چودہ برس تک بڑھائی جاسکتی ہے-

شرح

استغاثہ کے گواہان نے اپنے ان بیانات سے جو انہوں نے دفعہ 161 اور دفعہ 164، ضابطہ فوجداری کے تحت دیئے تھے ان سے انحراف کرتے ہوئے بیانات روبرو عدالت دیئے تھے اور اس طرح ایک دوسرے کے بیانات کی تردید کی تھی- عدالت سماعت نے کمسن گواہان سے کوئی سوالات نہ کئے تھے تاکہ خود کو ان کی اہلیت شہادت کے متعلق مطمئن کرسکے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی سرٹیفکیٹ عدالت سے حاصل کیا تھا- ملزمان کا مشترکہ بیان زیر دفعہ 342، ضابطہ فوجداری قلمبند کیا گیا تھا جس سے سماعت مقدمہ باطل ہوگئی تھی- ایسی کوئی شہادت پیش نہ کی گئی تھی جس سے ملزمان کے مقدمہ میں ملوث ہونے کا ثبوت ملتا- ملزمان سے آتشیں اسلحہ جو بمبینہ طور پر وقوعہ میں استعمال ہوا تھا برآمد نہ کیا گیا تھا- موقع کا صرف ایک ہی آزاد اور غیرجانبدار گواہ تھا جسے استغاثہ نے ترک کردیا تھا- ان حالات میں ملزمان کو بری کردیا گیا- (1997 PCr. LJ)

اپیل دائر کرنے کی خصوصی اجازت کے لیے عرضی

Petition for special leave to appeal

الف-آئی-آر درج کرانے میں ایک ماہ سے زیادہ کی تاخیر کی وضاحت نہیں کی گئی تھی اور یہ دشمنی کے تسلیم کردہ

پس منظر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتی تھی کہ کارروائی در پردہ مقصد (Ulterior motive) کے لیے کی گئی تھی اور حصول انصاف (advancement of justice) کے لیے نہیں۔ پولیس نے بھی ایف۔آئی۔آر کو جھوٹا اور بے ہودہ پایا اور مستغیث کے خلاف زیر دفعہ 182 تعزیرات پاکستان کارروائی کرنے کی سفارش کی۔ مجسٹریٹ کی طرف سے ملزم کو بری کرنے کا حکم واقعاتی نیز قانونی پوزیشن کی ٹھوس جائزہ گیری کی بنا پر دیا گیا تھا اور کسی قانونی استثناء (legal exception) کی زد میں نہیں آتا تھا (notopentoanylegalexception) چنانچہ عرضی سرسری طور پر خارج کر دی گئی تھی۔(PLD 1995 Lah. 293)

قرائنی شہادت Circumstantial evidence: بلاواسطہ شہادت (direct evidence) کی غیر موجودگی میں سزا یابی صرف اس وقت برقرار رکھی جا سکتی ہے جب کہ ملزم کے بے قصور ہونے کے تمام مفروضے مسترد ہو جائیں اور معاملہ تمام شکوک سے آزاد ہو اور کوئی دیگر وضاحت بجز ملزم کے جرم کے، ممکن نہ ہو۔(1997 PCr.LJ 1472)

زیر دفعہ 457 مجموعہ تعزیرات پاکستان، الزام سے بریت کے خلاف اپیل: استغاثہ دفعہ 457 تعزیرات پاکستان کے تحت ملزم کو بری کرنے لیے وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے اخذ کردہ نتائج میں کسی قسم کی قانونی کمزوری کی نشاندہی کرنے سے قاصر تھا۔ چنانچہ استغاثہ کو اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا۔(1998 SCMR 1221)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ قابل سرسری سماعت۔

دفعہ 458۔ ضرب پہنچانے یا حملہ یا مزاحمت بے جا کرنے کی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بے جا بخانہ نقب زنی بوقت شب

Lurking house-trespass or house-breaking by night after prepartion for hurt, assault or wrongful restraint

جو کوئی کسی شخص کو ضرب پہنچانے یا کسی شخص پر حملہ کرنے یا کسی شخص کی مزاحمت بے جا کرنے یا کسی شخص کو ضرب، یا حملہ یا مزاحمت بے جا کی تخویف کرنے کی تیاری کر کے مخفی مداخلت بے جا بخانہ، بوقت شب یا نقب زنی بوقت شب کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد چودہ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ملزم نے پہلے ہی اپنی سزائے قید کا خاصا حصہ قید میں گزارا تھا اور اس نے طویل سماعت کا سامنا کیا تھا جو عرصہ 7 سال پر محیط تھی۔ ملزم کو دی گئی 5 سال کی سزائے مدت محدود کر کے اس حد تک کم کر دی گئی جتنی کہ وہ جیل میں گزار چکا تھا۔(1997 MLD 2509)

عدالت اپیل Forum of appeal: ملزمان پر ہنگامی قانون (نفاذ حدود) جرائم خلاف جائیداد 1979 کی دفعہ 17 کے تحت سیشن کورٹ کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا لیکن انہیں صرف زیر دفعہ 458 تعزیرات پاکستان مجرم ٹھہرایا گیا اور دو سال سے متجاوز قید کی سزا دی گئی۔ ملزمان کی طرف سے ہائی کورٹ میں دائر کردہ اپیل قانون کے تحت جائز نہیں تھی اور وفاقی شرعی عدالت میں دائر کی جانی چاہیے تھی۔ نتیجتاً اپیل ملزم کو واپس کر دی گئی تھی تا کہ وہ اسے عدالت مجاز کے روبرو پیش کرے۔(1996 PCr.LJ 804)

آئینی درخواست Constitutional petition: دوسری ایف۔آئی۔آر کا اندراج۔ مقدمہ میں پہلے سے درج شدہ ایف۔آئی۔آر میں عرضی گزار کی طرف سے کسی قسم کے واقعات بیان نہیں کیے گئے تھے اور چنانچہ پولیس کی طرف سے اس کی تفتیش نہیں ہو سکتی تھی۔ قابل دست اندازی جرائم کے ارتکاب کی بابت اطلاع افسر تھانہ کے علم میں لائی گئی تھی اور وہ عرضی گزار کے بیان میں مقدمہ پر مشتمل ایف۔آئی۔آر درج کرنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ نتیجتاً افسر تھانہ کو عرضی گزار کے بیان کی بابت ایف۔آئی۔آر رجسٹر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔(PLD 1998 Lah. 111)

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، نا قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول۔

☆[دفعہ 459۔ مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہوئے ضرر کا باعث ہونا

Hurt caused whilst committing lurking house-trespass or house-breaking

جو شخص مداخلت بے جا بخانہ یا نقب زنی کا ارتکاب کرتے ہوئے کسی شخص کو ضرر پہنچائے یا کسی شخص کے قتل یا ضرر پہنچانے کا اقدام کرے گا اس کو عمر قید کی

☆۔ دفعات 459، 460 بروئے قانون فوجداری (ترمیمی) ایکٹ II آف 1997 سے تبدیل ہوئے۔

سزا دی جائے گی یا دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کی جو دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ اس سزا کا بھی مستوجب ہوگا جو مجموعہ ہذا کے باب 16 میں قتل کا ارتکاب یا ضرر پہنچانے یا قتل یا ضرر کے ارتکاب کے لیے مقرر ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کے احکام سابقہ دفعہ 459 کے احکام سے چنداں مختلف نہ ہیں۔ صرف سزا کی مد میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ مجرم کو باب 16 میں قتل، ضرر یا ان کے ارتکاب کے اقدام کے لیے مقرر کردہ سزائیں بھی دی جائیں گی، یعنی مجرم کو دونوں سزائیں دی جائیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دفعہ 459 کے تحت درج جرم کو اب زیادہ سنگین تصور کیا گیا ہے۔

درخواست ضمانت Bail petition: جو تصویر ابھری وہ یہ تھی کہ فریق استغاثہ (complainant party) کو بالکل کوئی نقصان برداشت کرنا نہیں پڑا تھا۔ مستغیث کی طرف سے کسی شخص کو کوئی مضرت نہیں پہنچی تھی اور جائیداد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ قرار دیا گیا: وقوعہ کے وقت درخواست گزار کے شناختی کارڈ کی دستیابی مزید تحقیقات کا تقاضا کرتی ہے۔ ضمانت منظور کر لی گئی۔ (1996 PLR 225; 1997 PCr.LJ 646)

دس سال کی قید بامشقت اور 5000 روپے جرمانہ کو کم کر کے 5 سال قید بامشقت اور 500 روپے جرمانہ اس بناء پر کر دیا گیا کہ مستغیث کو جو زخم آئے تھے وہ بلحاظ نوعیت سادہ (simple) تھے۔ (NLR 1995 AC 813)

دفعہ 460۔ مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی بوقت شب میں جملہ اشخاص متعلقہ مستوجب سزا ہوں گے جب کہ قتل یا ضرر کا ان میں سے ایک باعث ہوا ہو

Persons jointly concerned in lurking house-trespass or house-breaking by night punishable for qatl or hurt caused by one of them

اگر مخفی مداخلت بیجا بخانہ بوقت شب یا نقب زنی بوقت شب کے ارتکاب کے وقت کوئی شخص جو ایسے جرم کا مجرم ہے، بالا ارادہ کسی شخص کے قتل یا ضرر پہنچانے کا باعث ہو یا اقدام کرے گا، تو ایسے مخفی مداخلت بیجا بخانہ بوقت شب یا نقب زنی بوقت شب کے ارتکاب میں ہر متعلقہ شخص کو عمر قید کی سزا دی جائے گی یا دونوں اقسام میں سے کسی قسم کی سزائے قید ایسی مدت کے لیے جو دس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ اس سزا کے بھی مستوجب ہوں گے جو مجموعہ ہذا کے باب 16 میں قتل کا ارتکاب یا ضرر پہنچانے یا قتل یا ضرر کے ارتکاب کے اقدام کے لیے مقرر ہے۔]

شرح

دفعہ ہذا میں بھی صرف سزا کا اضافہ کیا گیا ہے۔ باقی دفعہ کے احکام بصورت سابق ہیں۔ اب جرم کو زیادہ سنگین تصور کیا گیا ہے، اور اضافی سزا بھی دی جائے گی جو کہ باب 16 میں قتل یا ضرر یا ان کے ارتکاب کے اقدام کے لیے مقرر ہے۔

رپورٹ ابتدائی درج کرانے میں تاخیر کی وضاحت کر دی گئی تھی وقوعہ مستغیث کے گھر کے اندر ہوا تھا اس لئے اس گھر کے مکین وقوعہ کے قدرتی گواہ تھے اور ان کی شہادت کی تائید مستغیث کو پہنچنے والی ضربات سے ہوتی تھی اور ایسی کوئی وجہ بیان نہ کی گئی تھی کہ اس شہادت پر کیوں نہ اعتماد کیا جائے۔ ملزم کی وقوعہ کے وقت شناخت کسی غلط روی کا شکار نہ تھی چونکہ استغاثہ مستغیث کو لگنے والی ضربات کو شدید ضربات ثابت نہ کر سکا اس لئے انہیں خفیف ضربات باور کیا گیا۔ ملزم کی سزایابی برقرار رکھی گئی لیکن اس کو دی گئی سزائے قید میں کمی کر دی گئی۔ (1997 PCr.LJ 135)

برون عدالتی اقبال جرم۔۔۔۔ شہادتی قدر Extra-judicial confession–Evidentiary value

برون عدالتی اقبال جرم شہادت کا ایک تائیدی جزو ہو سکتا ہے اور ابتداً سزایابی کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ (1997 MLD 1550)

دفعہ 461۔ کوئی برتن توڑ کر بددیانتی سے کھولنا جس میں مال ہے

Dishonestly breaking open receptacle containing property

جو کوئی بددیانتی سے یا نقصان رسانی کے ارتکاب کی نیت سے کسی بند کیے ہوئے برتن کو جس میں مال کا ہونا وہ باور کراتا ہو، توڑ کر کھولے یا اس کا بند کھولے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم، قابل سماعت مصالحتی عدالت جب فریقین رضامند ہوں۔

دفعہ 462۔ اسی جرم کی سزا جب کہ ارتکاب ایسے شخص نے کیا ہو جسے تحویل دی گئی ہو

Punishment for same offence when committed by person entrusted with custody

کوئی شخص جسے کسی بند برتن کی تحویل دی گئی ہو، جس میں کچھ مال ہو یا جس میں مال کا ہونا وہ باور کرتا ہو، جسے کھولنے کا اسے اختیار نہ ہو بددیانتی سے یا نقصان رسانی کے ارتکاب کی نیت سے، برتن کو توڑ کر کھولے یا اس کا بند کھولے، اس کو دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

=================

☆[باب 17-A

آئل اور گیس وغیرہ سے متعلقہ جرائم

OF OFFENCES RELATING TO OIL AND GAS

462۔اے۔ تعریفات Definitions

باب ہذا میں تاوقتیکہ کوئی امر نفس موضوع یا سیاق، سباق سے متصادم نہ ہو:

(اے) تقسیم کے عمل (ڈسٹری بیوشن) سے مراد پٹرولیم کی پائپ لائنوں (اور اس سے) جزی سہولتوں کے ذریعے ٹرانسپورٹنگ کا عمل ہے۔ قدرتی گیس کی صورت میں تقسیم کے عمل سے مراد قدرتی گیس کی پائپ لائنوں اور (اس سے) جزی سہولتوں کے ذریعے اس دباؤ پر جسکی عام طور پر تین سو مربع انچ گیج (پی ایس آئی جی) سے بڑھنے کی توقع نہیں کی جائیگی یا ایسا دباؤ جسکو متعلقہ ریگولیٹری اتھارٹی وقتاً فوقتاً مقرر کر سکے پر ٹرانسپورٹنگ کا عمل ہے۔

(بی) سہولت (Facility) شامل کرتی ہے لیکوی فائیڈ پٹرولیم گیس (ایل پی جی) کے پراسیس کرنے کی سہولت یا دبانے کی سہولت، قدرتی گیس یا ایل پی جی کے آزمائش کرنے کی سہولت، قدرتی گیس کے ذخیرہ کرنے کی سہولت، لیکوی فائیڈ نیچرل گیس (ایل این جی) کے پراسیس کرنے کی سہولت یا خام تیل یا صاف شدہ تیل مصنوعات کے ذخیرہ کرنے کی سہولت ری پیٹرسٹیشن یا کمپریشن سٹیشن ماسوائے کمپریشن سٹیشن سسٹم جو دبائی گئی قدرتی گیس (سی این جی) سٹیشن پر نصب کیا گیا ہو کو شامل کرتی ہے۔

(سی) گیس میٹر سے مراد آلہ جو صارف کو کھپت کے لیے حوالہ کی گئی گیس کو ناپتا ہے۔

(ڈی) گیس ریگولیٹر سے مراد ایک ریگولیٹر جو گیس کے دباؤ کو کنٹرول کرتا ہے۔

(ای) تنصیب سے مراد پٹرولیم کی لوڈنگ، ان لوڈنگ، ری لوڈنگ، ترسیل اور تقسیم کے عمل میں استعمال کی جانیوالی تمام سہولتیں، بشمول آلات، ٹرمینلز، ذخیرہ کرنے والے ٹینکس، یا پائپ لائنوں اور پورٹ کی سہولتوں کے۔

(ایف) میٹر انڈیکس سے مراد ایک گیس میٹر میں ایک کاؤنٹر ان' جو line condition پر گیس میٹر کے ذریعے گزاری گئی گیس کے حجم کو ریکارڈ کرنے کے لیے ہو۔

(جی) شخص شامل کرتا ہے کسی فرد یا کسی کمپنی، فرم یا کارپوریشن خواہ متحد ہوئی ہو یا ہوئی نہ ہو یا سرکاری ملازم یا کسی تیل اور گیس کمپنی کے کسی ملازم کو۔

(ایچ) پٹرولیم سے مراد تیل، خام تیل، صاف شدہ تیل مصنوعات، قدرتی گیس، ایل پی جی، ائیر مکس ایل پی جی، ایل این جی اور سی این جی۔

(آئی) پائپ لائن سے مراد کوئی پائپ یا کوئی نظام یا پائپوں کا کوئی بندوبست جو مکمل طور پر پاکستان کے اندر اندر ہو بشمول سمندر میں ساحل سے کچھ فاصلہ پر واقع علاقہ (Offshore area) جو پٹرولیم کو ٹرانسپورٹ کرتا ہو۔ اور بشمول کسی قسم کے تمام آلات کے جو پٹرولیم کی ٹرانسپورٹنگ اور ہینڈلنگ میں ایک پائپ لائن کے آپریشن کے مقصد سے یا اسکے ضمن میں یا (اس سے) ضمنی طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔

☆۔ باب 17-A کا اضافہ کیا گیا بذریعہ ترمیمی ایکٹ، XX بابت 2011ء

(ج) "چھیڑ چھاڑ" پٹرولیم کے بہاؤ یا میٹرنگ میں میٹرنگ سسٹم یا ترسیل اور تقسیم کاری کرنے والی لائنوں میں غیر مجاز کردہ داخلہ کے ذریعے یا توڑ مہروں کو ناکارہ کر کے یا انکو نقصان پہنچا کے یا تباہ کر کے مداخلت کرنے یا رکاوٹ پیدا کرنے یا کسی طریقے سے میٹر کے ساتھ مداخلت کرنے یا انکی اصلی حالت کے ساتھ مداخلت کرنے کو شامل کرتی ہے۔

(کے) ترسیل سے مراد قدرتی گیس کی پائپ لائنوں اور دیگر سہولتوں کے ذریعے اس دباؤ پر جو تین سو پی ایس آئی جی (PSIG) سے کم نہ ہو یا اس دباؤ پر جو متعلقہ ریگولیٹری اتھارٹی وقتاً فوقتاً مقرر کر سکتی ہو۔ ترسیل کا عمل ہے اور

(ایل) ٹرانسپورٹیشن سے مراد آئل کی پائپ لائنوں اور اس سے جڑی سہولتوں جہاں پائپ لائنیں ریفائنری، سہولت یا گیدرنگ پائپ لائنوں کا لازمی جزو ہیں، کے ذریعے ٹرانسپورٹنگ کا عمل ہے۔

462۔بی۔ پٹرولیم پائپ لائنوں وغیرہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ

Tampering with petroleum pipelines etc.

(1) کوئی شخص جو کسی سہولت، تنصیب یا مین پائپ لائنوں جو پٹرولیم کی ترسیل یا ٹرانسپورٹیشن، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے ہو کے ساتھ جان بوجھ کر چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے میں اعانت کرتا ہے اُسے پٹرولیم پائپ لائنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا ارتکاب کرنے والا کہا جائیگا۔

(2) کوئی شخص (درج ذیل) مقصد سے پٹرولیم پائپ لائنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یا کرنے کی ترغیب دیتا ہے:۔

(اے) پٹرولیم کی چوری یا

(بی) پٹرولیم کی بہم رسانی کو منقطع کرنے

قید سخت کی سزا دی جائیگی جو چودہ سال تک ہو سکے گی مگر سات سال سے کم نہ ہوگی اور جرمانہ کی سزا دی جائیگی جو 10 ملین روپوؤں تک ہو سکے گا۔

462۔سی۔ پٹرولیم کی امدادی یا ڈسٹری بیوشن پائپ لائنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ

Tampering with auxillary or distribution pipelines of petroleum

(1) کوئی شخص جو پٹرولیم کی کسی ان امدادی یا ڈسٹری بیوشن لائنوں جو بنیادی ٹرانسمیشن اور ٹرانسپورٹیشن پائپ لائن نہ ہو بلکہ پٹرولیم کے ایک ڈسٹری بیوشن سسٹم، ڈسٹری بیوشن پائپ لائن یا کسی دیگر متعلقہ سسٹم اور آلہ، جیسی بھی صورت ہو، شامل کرتی ہے کے ساتھ جان بوجھ کر چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے میں معاونت کرتا ہے اُسے پٹرولیم کی امدادی یا ڈسٹری بیوشن پائپ لائنوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ارتکاب کرنے والا کہا جائیگا۔

(2) کوئی شخص (درج ذیل) مقصد سے پٹرولیم کی امدادی یا ڈسٹری بیوشن پائپ لائن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ارتکاب کرتا ہے یا کرنے میں اعانت کرتا ہے:

(اے) پٹرولیم کی چوری یا

(بی) پٹرولیم کی بہم رسانی کو منقطع کرنے

قید سخت کی سزا دی جائیگی جو دس سال تک ہو سکے گی مگر سات سال سے کم نہ ہوگی اور جرمانہ کی سزا بھی دی جائیگی جو تین ملین روپوؤں تک ہو سکے گی۔

462۔ڈی۔ گھریلو صارف وغیرہ کی جانب سے گیس میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا۔

(Tampering with gas meter by domestic consumer etc.)

گھریلو صارف ہونے کے ناطے کوئی شخص یا فرد جو کسی گیس میٹر، ریگولیٹر، میٹرانڈیکس یا گیس کنکشن یا کسی دیگر متعلقہ نظام اور آلات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے میں معاونت کرتا ہے خواہ گیس کی چوری کا ارتکاب کرنے یا گیس کی غیر مجاز تقسیم یا سپلائی کے مقصد سے کو، اتنی معیاد کے لیے قید کی سزا دی

جائیگی جو چھ ماہ تک ہو سکے گی یا جرمانہ کی جو ایک لاکھ روپے تک ہو سکے گا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

462۔ای۔ صنعتی یا کمرشل صارف وغیرہ کی جانب سے گیس میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا

(Tampering with gas meter by Industrial or commercial consumer etc.)

صنعتی یا کمرشل صارف ہونے کے ناطے کوئی شخص یا فرد جو کسی گیس میٹر، ریگولیٹر، میٹرانڈیکس یا گیس کنکشن یا کسی دیگر متعلقہ نظام اور آلات کے ساتھ خواہ گیس کی چوری کا ارتکاب کرنے یا گیس کی غیر مجاز تقسیم یا بہم رسانی کے مقصد سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یا چھیڑ چھاڑ کرنے میں اعانت کرتا ہے کو قید کی سزا دی جائیگی جو 10 سال تک ہو سکے گی مگر پانچ سال سے کم نہ ہوگی یا جرمانہ کی جو پانچ ملین روپوؤں تک ہو سکے گا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

462۔ایف۔ ٹرانسمیشن یا ٹرانسپورٹیشن لائنوں وغیرہ کو نقصان پہنچانا یا تباہ کرنا

(Damaging or destructing the transmission or transportation lines, etc.

کوئی شخص جو کسی ٹرانسمیشن یا ٹرانسپورٹیشن لائنوں کو کسی دھماکہ خیز مواد سے تخریب کاری کے عمل سے یا کسی دیگر طریقہ سے نقصان پہنچاتا ہے یا تباہ کرتا ہے جس سے پٹرولیم کی بہم رسانی منقطع ہو جائے اُسے قید سخت کی سزا دی جائیگی جو چودہ سال تک ہو سکے گی مگر سات سال سے کم نہ ہوگی اور جرمانہ کی سزا دی جائیگی جو دس لاکھ روپوؤں سے کم نہ ہوگی۔]

==============

باب 18

ان جرائم کے بیان میں جو دستاویزات اور حرفے یا ملکیت کے نشانوں سے متعلق ہیں

OF OFFENCES RELATING TO DOCUMENTS AND TO TRADE OR PROPERTY MARKS

دفعہ 463۔ جعل سازی Forgery: جو شخص کوئی جھوٹی دستاویز یا دستاویز کا کوئی حصہ اس نیت سے بنائے کہ عامہ خلائق یا کسی شخص کو گزند یا نقصان پہنچائے یا کسی دعوے یا استحقاق کی تائید کرے یا کسی شخص کو کوئی مال دینے یا کسی معاہدہ صریح یا معنوی کرانے کا باعث ہو یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کرے یا فریب کا ارتکاب کیا جائے، جعل سازی کا مرتکب ہوگا۔

شرح

آئینی درخواست Constitutional petition: فوجداری مقدمہ کا اندراج (registration) جبکہ معاملہ عدالت دیوانی میں زیر سماعت تھا۔ درخواست گزار نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا کہ پولیس کو ہدایت کی جائے کہ وہ سب رجسٹرار کے حکم کی تعمیل میں جبکہ معاملے کا عدالت دیوانی میں فیصلہ ہونا تھا، فوجداری مقدمہ درج نہ کرے۔ قرار دیا گیا: جب تک یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ درخواست گزار کی طرف سے کی گئی معاملت (transaction) جھوٹی اور جعلی تھی، پولیس کے پاس کوئی مقدمہ درج نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ دیوانی مقدمہ زیر سماعت ہے۔ صرف عدالت دیوانی جسے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 476 کے تحت اختیارات حاصل ہیں پولیس کو مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کر سکتی تھی، اگر دیوانی عدالت اس نتیجے پر پہنچتی کہ درخواست گزار نے دستاویز (بیع نامہ) جعل سازی سے تیار کی تھی۔ (1998 MLD 686)

دفعہ 464۔ جھوٹی دستاویز بنانا Making a false document: کسی شخص کی بابت کہا جائے گا کہ اس نے جھوٹی دستاویز بنائی:

اول: جو کوئی دستاویز یا دستاویز کا کوئی حصہ بددیانتی سے یا فریب سے بنائے، اس پر دستخط کرے، مہر لگائے یا اس کی تکمیل کرے یا کوئی ایسا نشان لگائے جس سے کسی دستاویز کی تکمیل ظاہر ہو اور اسکی نیت اس امر کے باور کرا دینے کی ہو کہ وہ دستاویز کا کوئی حصہ اس شخص نے بنایا یا اس پر دستخط کیے، مہر لگائی یا اس کی تکمیل کی یا ایسے شخص کی اجازت سے بنایا گیا جس کو وہ جانتا ہے کہ نہ اس شخص نے بنایا، نہ اس کی اجازت سے اس پر دستخط کیے، مہر لگائی یا اس کی تکمیل کی یا ایسے وقت پر جس میں وہ جانتا ہے کہ نہ وہ بنائی گئی نہ اس پر دستخط کیے گئے یا مہر لگائی گئی یا اس کی تکمیل کی گئی، یا

دوم: جو بغیر اختیار جائز کے بددیانتی سے یا فریب سے خط تنسیخ کھینچ کر یا کسی اور طرح کسی دستاویز کا کوئی اہم حصہ تبدیل کرے۔ بعد اس کے کہ اس کے دستاویز کو خود اسی نے یا کسی دوسرے شخص نے بنایا ہو یا اس کی تکمیل کی ہو۔ عام اس سے کہ ایسا شخص اس تبدیلی کے وقت زندہ ہو یا مر چکا ہو، یا

سوم: جو بددیانتی سے کسی دستاویز پر کسی شخص سے دستخط یا مہر کرائے یا اس کی تکمیل یا تبدیلی کرائے یہ جانتے ہوئے کہ وہ شخص دستاویز کے مضمون یا تبدیلی کی نوعیت کو فتور عقل یا نشے میں ہونے کے سبب سے یا دھوکے کے سبب سے جو اس کو دیا گیا ہے نہیں جانتا ہے۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف کے پاس دس ہزار روپے کی ایک لیٹر آف کریڈٹ ب کے نام پر ج کی لکھی ہوئی ہے۔ الف، ب کو فریب دینے کے لیے دس ہزار کے ہندسے پر ایک صفر بڑھا کر مبلغ ایک لاکھ بنالیتا ہے یہ نیت کر کے کہ ب باور کرے کہ ج نے وہ لیٹر آف کریڈٹ ایسی ہی لکھی ہے۔ الف جعلسازی کا مرتکب ہے۔

(b) الف ج کی اجازت کے بغیر ج کی مہر ایک دستاویز پر لگالیتا ہے، جس کا مضمون اس امر کا مقتضی ہے کہ اس کی رو سے کوئی ملکیت ج کی جانب سے الف کو منتقل ہوئی ہے اس نیت سے کہ الف اس ملکیت کو ب کے ہاتھ بیچے اور زر بیع ب سے وصول کرے، الف جعل سازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(c) الف ب کا کوئی پڑا ہوا دستخطی چیک جو کسی بینکر کے نام پر ہو، اٹھا لیتا ہے جس کا روپیہ حامل رقعہ کو پاتا ہے، مگر چیک میں روپے کی کوئی تعداد درج نہ ہو، الف اس چیک میں دس ہزار روپے کی تعداد درج کر کے اس چیک کو فریبا مکمل کر لے، تو الف جعل سازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(d) الف اپنے ایجنٹ ب کو اپنا دستخطی ایک چیک کسی بینکر کے نام درج کرنے کی رقم جو دی جائے، حوالے کرتا ہے اور ب کو یہ اجازت دیتا ہے کہ بعض ادائیگیاں کرنے کے لیے اس رقعہ میں کوئی تعداد جو دس ہزار روپے سے زائد نہ ہو، درج کرنے سے اس کو پُر کرے۔ ب اس چیک میں بیس ہزار روپے کی رقم فریبا درج کر لے، تو الف جعل سازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(e) الف کوئی ہنڈی اپنے اور ب کے نام میں بلا اجازت لکھے یہ نیت کر کے اس کو صحیح ہنڈی کے طور پر کسی بینکر سے متی کٹوا کر پٹائے اور اس کی یہ بھی نیت ہو کہ میعاد پورے ہو جانے پر اس ہنڈی کا روپیہ ادا کرے تو اس صورت میں چونکہ الف بینکر کو دھوکا دینے کی نیت سے یہ ہنڈی لکھتا ہے کہ اس کو یہ گمان کرائے کہ وہ ب کی ضمانت رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہنڈی کو متی کاٹ کر پٹائے، الف جعل سازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(f) ج کے وصیت نامہ میں یہ عبارت درج ہے "میں ہدایت کرتا ہوں کہ میرا باقی ماندہ ترکہ الف، ب، پ، کے درمیان مساوی تقسیم کیا جائے۔ الف بددیانتی سے ب کا نام چھیل ڈالتا ہے یہ نیت کر کے کہ باور کر لیا جائے کہ وہ تمام ترکہ الف اور پ کے لیے چھوڑا گیا۔ الف جعل سازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(g) الف ایک گورنمنٹ پرامیسری نوٹ پر عبارت ظہری لکھ کر اسے ج کو یا اس کے حکم پر قابل ادائیگی کرتا ہے، بل پر یہ الفاظ لکھ کر "ج کو یا اس کے حکم پر ادائیگی کی جائے" عبارت ظہری پر دستخط کرتا ہے۔ ب بددیانتی سے الفاظ "ج" کو اس کے حکم پر ادائیگی کی جائے" مٹا دیتا ہے اور اس طرح مخصوص ظہری عبارت کو بلا نام ظہری عبارت میں بدل دے، تو ب نے جعل سازی کا ارتکاب کیا ہے۔

(h) الف کوئی ملکیت ج کے ہاتھ بیچتا ہے اور اس کے نام منتقل کر دیتا ہے اور بعد اس کے اس غرض سے ج کو اس ملکیت سے فریبا محروم کر دے۔ الف اسی ملکیت کا انتقال ب کے نام تکمیل کر دیتا ہے جس کی تاریخ تحریر ج کے نام انتقال کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ پہلے کی ہو، یہ نیت کر کے کہ یہ بات باور کر لی جائے کہ الف اس ملکیت کو ج کے نام منتقل

کرنے سے پہلے ب کے نام منتقل کرچکا تھا تو الف جعلسازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(i) ج الف کو اپنا وصیت نامہ زبانی لکھواتا ہے۔ الف بالارادہ ج سے نامزد کردہ موصی الہ سے مختلف موصی لہ، لکھ دیتا ہے اور الف ج سے یہ بیان کرکے کہ اس نے اس کی ہدایتوں کے مطابق وصیت نامہ تیار کیا ہے ج کو اس وصیت نامے پر دستخط کرنے کی تحریک کرے تو الف جعلسازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(j) الف ایک چھٹی لکھ کر بلااجازت ب کے، اس پر ب کے دستخط کرتا ہے اور یہ تصدیق کرتے ہوئے کہ الف بہت نیک چلن ہے مگر انجانی بدنصیبی سے پریشان حال ہے۔ یہ نیت کرکے اس چھٹی کے ذریعہ سے ج اور دیگر اشخاص سے خیرات حاصل کرے۔ اس صورت میں چونکہ الف نے اس غرض سے ایک جھوٹی دستاویز بنائی کہ ج کو اپنا مال دینے پر تحریک کرے اس لیے الف جعلسازی کا مرتکب ہوا ہے۔

(k) الف کوئی چٹھی جس میں اس کے اچھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ ہے ب کی اجازت کے بغیر لکھ کر اس پر ب کے دستخط کرتا ہے۔ یہ نیت کرکے کہ اس کے ذریعہ سے ج کے ماتحت کوئی نوکری حاصل کرے تو الف جعلسازی کا مرتکب ہے کیونکہ اس نے جعلی سرٹیفکیٹ کے ذریعہ ج کو دھوکہ دینے کی نیت کی اور اس کے ذریعہ سے ج کو نوکری کی بابت ایک معاہدہ صریح یا معنوی کرنے کی تحریک کی۔

وضاحت Explanation 1: ایک شخص کا خود اپنے نام کے دستخط کرنا جعلسازی کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف کسی ہنڈی پر اپنے نام کے دستخط کرتا ہے۔ یہ نیت کرکے کہ یہ بات باور کرلی جائے کہ اس ہنڈی کو کسی دوسرے اس کے ہمنام نے لکھا ہے تو الف جعلسازی کا مرتکب ہے۔

(b) الف کسی کاغذ پر "قبول شد" کا لفظ لکھتا ہے اور اس پر ج کے دستخط کردیتا ہے اس لیے کہ ب بعد میں اسی کاغذ پر ایک ہنڈی اپنی طرف سے ج کے اوپر اس کو ج کی قبول کردہ ہنڈی کے طور پر لکھے اور اس بل کو فروخت کیا گویا وہ ج سے قبول شدہ ہے الف جعلسازی کا مجرم ہے اور ب یہ امرواقعی جان کر الف کی نیت کے مطابق اس کاغذ پر لکھے تو ب بھی جعلسازی کا مجرم ہے۔

(c) الف کوئی پڑی ہوئی ہنڈی جس کا روپیہ الف کے ہمنام کسی دوسرے شخص کے حکم سے واجب الادا ہو، اٹھا لیتا ہے اور اس پر عبارت ظہری اپنے نام پر لکھ دیتا ہے۔ یہ نیت کرکے کہ اس سے باور کرلیا جائے کہ عبارت ظہری اسی شخص نے لکھی ہے جس کے حکم کے مطابق روپیہ واجب الادا ہے تو الف اس صورت میں جعلسازی کا مجرم ہے۔

(d) الف کوئی ملکیت خریدتا ہے جو کسی ڈگری کی اجراء میں جو ب کے خلاف ہوئی ہے۔ فروخت ہوئی ہے ب اس ملکیت کے قابو کرلیے جانے کے بعد ج سے سازش کرکے ج کو کسی برائے نام لگان پر مدت دراز کے لیے اس ملکیت کا پٹہ دے دے اور اس پٹہ کی کوئی تاریخ لکھ دے جو ملکیت قائم ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے پہلے کی ہو۔ اس نیت سے کہ الف کو فریبا ملکیت سے محروم کرے اور یہ باور کرانے کے لیے کہ پٹہ ملکیت قابو کیے جانے کی تاریخ سے پہلے دیا گیا تھا۔ اس صورت میں اگرچہ ب نے پٹہ اپنے نام سے لکھا ہے۔ تاہم پہلی تاریخ ڈالنے کے باعث وہ جعلسازی کا مرتکب ہے۔

(e) الف ایک بیوپاری دیوالیہ نکالنے کی پیش بندی کرکے اپنے فائدے کے لیے اپنا سارا مال اسباب ب کے پاس رکھ

دیتا ہے اور اپنے قرض خواہوں کو ٹھگنے کی نیت سے اور معاملے کی ساکھ جمانے کی غرض سے ایک تمسک لکھ دیتا ہے کہ اسے ب کا اس قدر روپیہ اس مالیت موصولہ کی بابت دینا واجب ہے اور اس تمسک میں پہلے کی تاریخ ڈال دیتا ہے۔ اس نیت سے کہ یہ باور کیا جائے کہ وہ اس سے پہلے لکھا گیا تھا کہ الف دیوالیہ نکالنے کو تھا تو الف تعریف کے پہلے حصہ کے مطابق جعلسازی کا مرتکب ہے۔

وضاحت 2 Explanation 2: کسی جھوٹی دستاویز کا کسی فرضی شخص کے نام سے بنانا اس نیت سے کہ یہ بات باور کرلی جائے کہ وہ دستاویز کسی حقیقی شخص نے بنائی ہے یا اس کا کسی متوفی شخص کے نام سے بنانا یہ نیت کرکے کہ باور کیا جائے کہ وہ دستاویز اس شخص نے اپنے حین حیات میں بنائی تھی جعلسازی کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔

تمثیل
Illustration

الف کوئی ہنڈی کسی فرضی شخص کے نام پر لکھتا ہے اور فریباً اسی فرضی شخص کے نام سے اس نیت سے اس ہنڈی کو قبول کرتا ہے کہ اس کو بیچ ڈالے گا تو الف جعلسازی کا مرتکب ہوا ہے۔

دفعہ 465- جعل سازی کی سزا Punishment for forgery: جو کوئی جعلسازی کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

جرم کے اجزاء: جعلسازی کے جرم کے حسب ذیل اجزاء ہیں:

اول: کوئی جھوٹی دستاویز یا اس کا کوئی جزو تیار کرنا۔

دوم: مذکورہ جھوٹی دستاویز حسب ذیل ارادوں سے تیار کی گئی ہو:

(a) کسی شخص کو یا پبلک کو نقصان یا مضرت پہنچانے کے لیے۔

(b) کسی استحقاق یا ملکیت کی تائید میں۔

(c) کسی شخص کو اپنی مالی جائیداد حوالہ کرنے پر مجبور کرنے کے لیے۔

(d) کسی شخص کو کسی صریحی یا معنوی معاہدے میں جکڑنے کے لیے۔

(e) فریب دینے کے لیے۔

جعلسازی کے جرم کے لیے محض جھوٹی دستاویز تیار کرنا کافی ہوگا۔ دستاویز کی تشہیر لازمی عنصر نہیں ہے۔ اس کا کسی حقیقی اور موجود شخص کے نام سے بنایا جانا بھی ضروری نہیں ہے۔

تشریح نمبر 2 کے مطابق ایسی دستاویز کے خدوخال سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اگر وہ سچی ہوتی تو قانونی حیثیت کی حامل ہوتی۔ دستاویز کسی بالارادہ فریب کی پیش رفت کے قابل ہونی چاہیے۔ جب درختوں پر جعلی نشان لگایا گیا ہو جس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہو کہ افسر جنگلات نے ان درختوں کو ختم کردینے کا حکم دیا تھا تو دفعہ 29 کے تحت دستاویز قرار پائی اور نشان لگانے والا جعلسازی کا مجرم قرار دیا گیا۔ جب کسی دستاویز پر پہلے کی تاریخ ڈال دی گئی ہو اور اس سے کسی کے حق پر زد پڑتی ہو تو

یہ جعلسازی ہوگی۔
مضرت یا نقصان رسانی : جعل کردہ دستاویز ایسی ہونی چاہیے جس سے پبلک یا عام شخص کو ارادتاً نقصان پہنچایا جانا مقصود ہو۔ جرم کی روح کسی کی نقصان رسانی یا مضرت کی نیت میں مضمر ہے۔ یہ امر قطعی اہمیت نہیں رکھتا کہ فی الواقع نقصان رسانی یا مضرت یا فریب کی تکمیل نہ ہوئی تھی۔
کسی استحقاق یا ملکیت کو تقویت دینا : خواہ کسی شخص کو جائیداد پر قانونی استحقاق یا ملکیت حاصل نہ بھی ہو پھر بھی وہ اس صورت میں جعلسازی کا مرتکب سمجھا جائے گا جب وہ اپنے استحقاق یا ملکیت کی تائید میں اس کو تقویت دینے کے لیے کوئی جعلی دستاویز بنائے۔
جب کسی بے ضابطہ یا مشکوک استحقاق کو بظاہر قانونی استحقاق میں تشکیل دینے کی نیت کی جائے تو یہ بددیانتی کی نیت ہوگی۔ اس سے جرم جعلسازی پایا جائے گا۔ [(1943) 22 Pat. 292]
لفظ کلیم یا دعویٰ کا محض جائیداد پر اطلاق محدود نہیں ہے اس میں کسی چیز یا شخص پر بھی دعویٰ استحقاق شامل ہے۔ مثال کے طور پر جب کوئی شخص کسی عورت کا شوہر ہونے کا دعویدار ہو یا کسی بچے کا باپ ہونے کا دعویدار ہو۔ اسی طرح کالج کی کلاسوں میں حاضر ہونے کا استحقاق یا کسی یونیورسٹی یا امتحان میں بیٹھنے کا استحقاق یا پھر کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد پر تصرف کا استحقاق وغیرہ وغیرہ۔ [(1893) 15 All. 210]
جائیداد حوالہ کرنے کی تحریک کرنا : جس جائیداد سے کسی جھوٹی دستاویز کے ذریعہ کسی شخص کو محروم کرنا مقصود ہو ضروری نہیں اس وقت بھی موجود ہو جب دستاویز کا جعل کیا گیا ہو۔
فریب کے ارتکاب کی نیت : جب کوئی دستاویز جو فی الواقع جھوٹی ہو فریب کے ارتکاب کی نیت سے تیار کی جائے تو جعل سازی کا جرم مکمل ہو جائے گا۔ اگرچہ دفعہ 463 میں درج دیگر نیتیں اس کی تیاری کے وقت موجود نہ ہوں۔ جب دھوکا دینے کی نیت ہو اور اس دھوکا کے ذریعہ فائیدہ حاصل کرنا مقصود ہو تو اسے فریب کہتے ہیں۔ اگر اس ارادہ سے کوئی تحریر یا دستاویز جھوٹی تیار کرلی جائے تو وہ جعلسازی ہوگی۔ جعلسازی کے لیے فریب کا ارتکاب ضروری ہے۔ ایسی نیت کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی شخص فریب کا واقعی شکار ہوگیا ہو۔ یہ عین ممکن ہے کہ فریب دینے والے کی نیت کے موجود ہونے کے باوجود کوئی شخص اس کے فریب میں نہ پھنسے۔

استغاثہ کے اخراج کے خلاف نگرانی

Revision against dismissal of Complaint

ابتدائی عدالت نے پیش کردہ شہادت کی قدر (Value) کو یکسر نظرانداز نہیں کردیا تھا اور استغاثہ کے اخراج کے لیے صحیح وجوہ ریکارڈ کی تھیں جس پر اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا تھا کہ ابتدائی عدالت نے مفصل اور جامع حکم ریکارڈ نہیں کیا تھا۔ فریقین معاہدہ بیع (sale contract) کے تحت اپنے حقوق اور مفادات کے نفاذ کے طالب تھے' ان کے درمیان نزاع لازماً دیوانی نوعیت کا تھا جس کے لیے متعلقہ عدالت دیوانی عدالت تھی۔ نالش کو بغیر کسی قابل قبول وضاحت کے ایک سال سے زائد تاخیر ہوگئی تھی۔ چونکہ مستغیث ملزم کے خلاف کوئی بادی النظری مقدمہ بنانے سے قاصر رہا تھا، بصیغہ فوجداری کارروائی کو روکنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ابتدائی عدالت نے استغاثہ کو خارج کرتے ہوئے نہ تو کوئی خلاف قانون کام کیا تھا اور نہ اہم بے ضابطگی کی تھی۔ درخواست نگرانی حسبہ، خارج کردی گئی تھی۔ [1996 MLD 111]
ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ

اول - (استغاثہ کرنے کے اختیار کے بارے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 شق (c) (1) ملاحظہ کریں۔ اگر جعلی دستاویز عدالت میں پیش نہ کی گئی ہو تو کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی)۔

دفعہ 466۔ کسی عدالتی کارروائی یا پبلک رجسٹر وغیرہ میں جعل سازی کرنا

Forgery on record of Court or of public register, etc.

جو کوئی شخص جعلی دستاویز یہ ظاہر کر کے بنائے کہ وہ کسی عدالت کی کارروائی یا مسل ہے یا ولادت یا اصطباغ، یا ازدواج یا تدفین کا رجسٹر ہے یا کوئی رجسٹر ہے جسے پبلک ملازم اپنی ملازمت کی حیثیت سے مرتب کرتا ہے یا کوئی سرٹیفکیٹ یا دستاویز ہے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ کسی پبلک ملازم نے اپنے عہدہ کی حیثیت سے مرتب کی ہے یا کسی مقدمہ کے دائر کرنے یا اس کی جواب دہی کرنے یا اس میں کسی طرح کی کارروائی کرنے یا اقبال دعویٰ داخل کرنے کے لیے اجازت نامہ ہے یا وہ مختار نامہ ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جب جعلی دستاویز یا سرٹیفکیٹ بنانے کا مقصد یا نیت یہ ہو کہ وہ کسی سرکاری ملازم کی طرف سے جاری شدہ ظاہر ہو، مثال کے طور پر نکاح خواں کا سرٹیفکیٹ جو شخص محکمہ کی طرف سے نقول فراہم کرنے پر ملازم ہو اگر درست نقل تیار کر کے دے تو جعل کا مرتکب نہ ہوگا۔ چاہے اصل دستاویز میں کچھ جعل سازی کی جاچکی ہو اس کا فرض اصل کی نقل فراہم کرنا ہے اگر اصل میں اس نے جعل نہیں کیا تو اصل کی نقل دینے پر وہ دفعہ ہذا کے تحت مجرم نہیں قرار پاسکتا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 467۔ کفالت المال وصیت نامہ وغیرہ کی جعلسازی کرنا

Forgery of valuable security, will, etc.

جو شخص کوئی جعلی دستاویز بنائے جو یہ مترشح کرے کہ وہ کفالت المال یا وصیت نامہ یا متبنی بنانے کا اختیار نامہ ہے یا جو یہ ظاہر کرتی ہو کہ اس سے کسی شخص کو کفالت المال کے بنانے یا منتقل کرنے یا اصل رقم، سود یا اس پر منافعوں کو وصول کرنے یا کوئی رقم یا مال منقولہ یا کفالت المال کے تحویل میں لانے یا حوالہ کرنے کی اجازت ہو یا کوئی ایسی دستاویز بنائے جو ظاہر کرے کہ وہ فارغ خطی یا قبض الوصول ہے جس میں روپے وصول کرنے کا اقبال ہے یا کسی مال منقولہ یا کفالت المال کے حوالے کیے جانے کی فارغ خطی یا قبض الوصول ہے تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا سابقہ دفعہ کی سنگین تر صورت ہے اس لیے سزا زیادہ مقرر کی گئی ہے۔ کوئی غیر رجسٹری شدہ دستاویز رجسٹری ہونے سے قبل کفالت المال نہیں کہلاسکتی مگر دفعہ ہذا کے مطابق وہ کفالت المال ہے۔ کوئی سادہ کاغذ یا بانڈ یا تمسک جس کی میعاد گزر چکی ہو، دفعہ ہذا کے احاطہ میں نہیں آتا۔

رپورٹ ابتدائی 1992ء میں درج کرائی گئی تفتیش 1994ء تک مکمل نہ ہو سکی۔ آخری چالان مورخہ 12-7-1997 کو پیش کیا گیا۔ مستغیث کے مقدمہ میں مزید انکوائری درکار تھی اس لئے ملزمان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔
(KLR 1997 Cr. C 666)

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal : ابتدائی عدالت کی رائے تھی کہ بیچ کرنے کے ذریعے دھوکہ دہی کا جرم نہیں بنتا اور یہ کہ میونسپل کارپوریشن کو اپنی انہدام (demolition) کی دادرسی "سٹی آف لاہور کارپوریشن ایکٹ، 1941" کی دفعہ 274 کے تحت تلاش کرنی چاہیے تھی اگر علاقے پر کوئی عمارت تعمیر کردی گئی تھی۔ ابتدائی عدالت نے قرار دیا تھا کہ حقائق کی بنیاد پر دھوکہ دہی یا جعل سازی کا کوئی جرم نہیں بنتا تھا اور ملزم کے کسی جرم میں سزایاب ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ ابتدائی عدالت کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 249-A کے تحت ملزم کی بریت (acquittal) کا حکم ریکارڈ کرنے سے پہلے دفعہ مذکور کی دیگر شرائط کی تعمیل کرنی لازم تھی۔ اپیل حسبہ، خارج کردی گئی [1998 SCMR 1840] -

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔ [استغاثہ کرنے کی بابت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 ملاحظہ کریں] -

دفعہ 468- دغا دینے کی نیت سے جعلسازی

Forgery for purpose of cheating

جو کوئی جعلسازی کا مرتکب ہو، یہ نیت کرکے کہ جعل کردہ دستاویز دغا دینے کے لیے کام میں لائی جائے گی۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

مقصد : جب کسی شخص کی نیت میں فریب دینا شامل ہو اور وہ اس نیت سے جعلسازی کرے تو وہ دفعہ ہذا کے تحت قابل سزا ہوگا۔

جبکہ ملزم نے ایک ہی سرکاری سفر کے لیے دو سفر خرچ کے بل بنا کر رقم وصول کرلی اور پتہ لگ جانے پر زائد رقم مجبوراً واپس کی اور عذر یہ پیش کیا کہ مصروفیت کی غلطی سے اس نے دوبار سفر خرچ وصول کیا اور اس کا بیان درست نہ ثابت ہوا تو عدالت نے اس کی سزایابی تحت دفعہ ہذا درست قرار دی۔ [1973 PCr. LJ 19]

ماتحت عدالتوں نے ملزم کے خلاف شہادت استغاثہ کو جائز وجوہ کے لیے قبول کرلیا تھا اور سزا کے معاملے میں پہلے سے نرم رائے قائم کی تھی۔ اندریں حالات اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا گیا تھا۔
[1995 SCMR 1096]

ایک مقدمہ میں عدالت دیوانی کے ایک پیادہ نے چار گواہان کا خرچہ پندرہ روپے تقسیم نہ کیا اور غلط تقسیم ظاہر کردی اور رجسٹر سے متعلقہ صفحہ بھی پھاڑ لیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ وہ دفعہ P.P.C 409 اور دفعہ ہذا کے تحت مجرم تھا۔
[(1973) PCr. LJ 507]

جعلسازی کی شہادت کی عدم موجودگی میں جعلی دستاویز کو جائز دستاویز کے طور پر استعمال کرنے کی شہادت پیش نہ کرنے پر سزایابی زیر دفعہ 468 برقرار نہیں رکھی جاسکتی۔ (1997 PCr. LJ 639)

الف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کرنا Quashing of F.I.R : پٹواری نے اپنے طور پر سرکل گرداور کو انتقال بیع پر نظرثانی کے لیے رپورٹ پیش کی اور ملزمان کی طرف سے اس معاملے میں کسی ریونیو اتھارٹی کو کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی تھی۔ یہ امر کہ ملزمان کے نام بیع نامہ (sale-deed) میں صحیح طور پر مذکور نہیں تھے، بجائے خود ان پر مقدمہ چلانے کے لیے کافی نہیں تھا اور محض مفروضات (conjectures) اور قیاسات (surmises) کی بناء پر انہیں ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا کہ انہوں نے جعلی دستاویزات تیار کی تھیں اور محکمہ مال کے عملے کو رشوت دی تھی۔ اندریں حالات ملزمان کے خلاف الف۔ آئی۔ آر کو کالعدم کردیا گیا تھا [1997 MLD 1187]۔

سزایابی کے خلاف اپیل Appeal against conviction : سیشن کورٹ نے مجسٹریٹ کی طرف سے ان کی سزایابی کے خلاف ملزمان کی اپیل منظور کرلی تھی اور ان کی بریت کو ہائی کورٹ نے بصیغہ نگرانی برقرار رکھا تھا۔ ریکارڈ پر کافی مواد موجود تھا جس کی بناء پر ابتدائی عدالت نے ملزمان کی سزایابی ریکارڈ کی تھی۔ ہائی کورٹ نے نہ تو شہادت پر غور کیا تھا اور نہ کوئی واضح حکم (speaking order) صادر کیا تھا۔ چنانچہ اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ [1995 SCMR 486]۔

دھوکہ دہی کی غرض سے جعل سازی Forgery for purpose of cheating : جعل سازی اگرچہ بجائے خود ایک باقاعدہ (substantive) جرم ہے تاہم اس میں اقدام (attempt) کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ عام طور پر کسی فعل مجرمانہ کے لیے کیا جاتا ہے جو جعل سازی پر منتج ہوتا ہے [PLD 1997 Kar. 311 (d)]۔

دفعہ 468۔۔ ملزم کو دفعہ 468 کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی جب کہ اس شہادت پر جو سزایابی کی بنیاد بنائی جاتی ہے تین شریک مجرموں کو بری کردیا گیا تھا [1996 AC 275 (a); 1997 PCr. LJ 639]۔

ملزم نے جعلی "پاس بک" تیار کی تھی اور اس پر چسپاں جعلی فوٹوگراف کی تصدیق کی تھی جس کی تائید ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ کی رپورٹ کے ذریعے کی گئی تھی۔ ملزم نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپنے بیان میں مذکورہ "پاس بک" پر اپنے خط (handwriting) اور فوٹوگراف کی تصدیق کو بھی تسلیم کرلیا تھا۔ ابتدائی عدالت نے ملزم کی کبرسنی (advanced age) اور ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے پیش نظر اس کی سزا میں پہلے ہی نرمی برتی تھی۔ اندریں حالات ملزم کی سزایابی اور سزا کو بحال رکھا گیا تھا۔

[1989 PCr. LJ 687 ; 1996 PCr. LJ 1328; 1981 PCr. LJ 1639]

خصوصی جج کا تقرر --- خلاف قانون --- اثر

Appointment of Special Judge --- Illegal --- Effect

خصوصی جج انسداد بدعنوانی کا تقرر خلاف قانون ہونے کی بناء پر مقدمہ میں اس کی طرف سے کی گئی تمام کارروائی بغیر اختیار کے تھی۔ خصوصی جج کی طرف سے ملزموں پر چلائے گئے مقدمے اور ان کو دی گئی سزائیں نتیجتاً منسوخ کردی گئی تھیں۔ ملزم نے اپنا تقرر جعلی / بوگس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر بطور لیبارٹری اسسٹنٹ کرالیا تھا۔ اگر یہ فیصلہ کرانے کے لیے دوبارہ سماعت کا حکم نہ دیا جاتا کہ آیا ملزم کا تقرر ایک جعلی سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر ہوا تھا یا نہیں تو وہ ملازمت جاری رکھتا خواہ اس نے واقعی جعل سازی وغیرہ کی تھی جو قانونی باریکیوں پر ایک دوامی خطا (Wrong) کے مترادف ہوتی اور اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی کیونکہ کسی فعل عدالت (act of Court) سے کسی فریق کی طرفداری نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ ملزم کو لازماً مقدمہ کا سامنا کرنا چاہیے اور استغاثہ کو اس کے خلاف اپنا مقدمہ ثابت کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔

چنانچہ مقدمہ قانون کے مطابق دوبارہ سماعت کے لیے ابتدائی عدالت کو بھیج دیا گیا کہ اس کی سماعت اس مرحلے سے کی جائے جہاں سے متذکرہ بالا خصوصی جج نے کارروائی کی تھی [1998 PCr. LJ 137]۔

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل راضی نامہ، ناقابل ضمانت، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول [استغاثہ کرنے کی نسبت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 ملاحظہ کریں]

دفعہ 469۔ شہرت کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جعلسازی

Forgery for purpose of harming reputation

جو کوئی شخص جعلسازی کا مرتکب ہو۔ یہ نیت کرکے کہ جعل کردہ دستاویز کسی فریق کی نیک نامی کو نقصان پہنچائے یا یہ جان کر کہ اس کے اس غرض کے لیے کام میں لائے جانے کا احتمال ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن و مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 470۔ جعلی دستاویز Forged document : کوئی جھوٹی دستاویز جو کلاً یا جزواً جعلسازی سے مرتب کی جائے، "جعلی دستاویز" کہلائے گی۔

دفعہ 471۔ جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے کام میں لانا

Using as genuine a forged document

جو کوئی کسی دستاویز کو جس کو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ جعلی دستاویز ہے بطور اصلی دستاویز کے فریب سے یا بددیانتی سے کام میں لائے تو اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے اس دستاویز کو جعلی بنایا۔

شرح

ملزم نے رزلٹ کارڈ اور میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی کاپیاں پیش کرنے پر ملازمت حاصل کرلی۔ ملزم کو جعلی دستاویزات پیش کرنے پر سزا دی گئی۔ ہائی کورٹ نے پیش کردہ شہادت کی بناء پر یہ رائے قائم کی کہ ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 343، ضابطہ فوجداری میں یہ تسلیم کیا ہے کہ اس نے ملازمت حاصل کرنے کے لئے دستاویزات کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں پیش کی تھیں اور اسے علم تھا کہ وہ درست نہیں تھیں چنانچہ قرار دیا گیا کہ سزایابی اس لحاظ سے چیلنج نہیں کی جاسکتی کہ جھوٹی اور بناوٹی دستاویزات ملازمت حاصل کرنے کے لیے پیش کی گئی تھیں اس لئے ہائی کورٹ کا فیصلہ جس کی رو سے سزایابی برقرار رکھی گئی تھی درست تھا۔ [1997 PCr. LJ 784; 1997 PLR 877; 1997 Law Notes (Lah.) 1048]

دفعہ 472۔ جھوٹی مہریں وغیرہ جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے بنانا یا قبضہ میں رکھنا جو دفعہ 467 کی رو سے مستوجب سزا ہے

Making or possessing counterfeit seal, etc., with intent to commit forgery punishable under Section 467

جو شخص کوئی مہر، پلیٹ یا نقش کرنے کا کوئی اور آلہ بنائے یا اس کی تلبیس کرے، یہ نیت کرکے کہ وہ کسی ایسی جعلسازی کے ارتکاب کے لیے کام میں آئے، جو مجموعہ ہذا کی دفعہ 467 کے تحت قابل سزا ہو یا اسی نیت سے کوئی ایسی مہر،

پلیٹ یا کوئی آلہ اپنے پاس رکھتا ہو، یہ جانتے ہوئے کہ وہ ملتبس ہے تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 473- جھوٹی مہریں وغیرہ جعلسازی کے ارتکاب کی نیت سے بنانا یا قبضہ میں رکھنا، جو بصورت دیگر قابل سزا ہو

Making or possessing counterfeit seal, etc., with intent to commit forgery punishable otherwise

جو شخص کوئی مہر، پلیٹ یا نقش کرنے کا کوئی آلہ بنائے یا اس کی تلبیس کرے یہ نیت کر کے کہ وہ کسی ایسی جعلسازی کے ارتکاب کے لیے کام میں آئے جو باب ہذا کی دفعہ 467 کے علاوہ کسی اور دفعہ کی رو سے قابل سزا ہو یا اسی نیت سے کوئی ایسی مہر، پلیٹ یا کوئی اور آلہ جس کو وہ ملتبس جانتا ہے اپنے پاس رکھتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 474- دفعہ 466 یا 467 میں بیان کردہ دستاویز کو ملتبس جانتے ہوئے اسے بطور اصلی کے استعمال کرنیکی نیت سے قبضہ میں رکھنا

Having possession of document described in Section 466 or 467 knowing it to be forged and intending to use it as genuine

جو شخص کوئی دستاویز اپنے پاس رکھے یہ جان کر کہ وہ جعلی ہے اور یہ نیت کر کے کہ وہ بطور اصلی دستاویز کے فریب سے بددیانتی سے کام میں لائی جائے تو اگر وہ اس قسم کی دستاویز ہے جس کا ذکر اس مجموعہ کی دفعہ 466 میں ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 475- آلہ یا نشان کی تلبیس جو دستاویزات مذکورہ دفعہ 467 کی تصدیق کے لیے کام میں آئے یا ملتبس نشان کئے ہوئے سامان کو پاس رکھنا

Counterfeiting device or mark used for authenticating documents described in Section 467, or possessing counterfeit marked material

جو شخص کسی سامان کے مادہ پر یا کسی ایسے آلہ یا نشان کی تلبیس کرے جو کسی ایسی دستاویز کی تصدیق کے کام میں آتی ہو جس کا بیان اس مجموعہ کی دفعہ 467 میں ہوا ہے یہ نیت کر کے کہ وہ آلہ یا نشان اس کام میں آئے کہ جس دستاویز کی

ایسے سامان پر اس وقت تلبیس کی گئی یا مابعد تلبیس کی جائے گی اسے مصدقہ ظاہر کیا جائے یا اسی نیت سے کوئی ایسا سامان اپنے پاس رکھے جس کے مادہ پر یا اس علامت یا نشان کی تلبیس کی گئی ہے اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، عدالت مجاز کا تحریری استغاثہ لازمی ہو گا۔ (دفعہ 195، ضابطہ فوجداری)

دفعہ 476۔ آلہ یا نشان کی تلبیس کرنا جو دستاویزات غیر از دستاویزات مذکورہ دفعہ 467 کی تصدیق کے کام میں آتے ہیں یا کوئی ایسی ملتبس نشان کی ہوئی چیز پاس رکھنا

Counterfeiting device or mark used for authenti- cating documents other than those described in Section 467, or possessing counterfeit marked material

جو کوئی شخص کسی سامان کے جسم پر یا میں کسی ایسے الہ یا نشان کی تلبیس کرے جو کسی ایسی دستاویز کی تصدیق کرنے کے کام میں آتے ہوں جو مجموعہ ہذا کی دفعہ 467 میں بیان کردہ دستاویزات کے علاوہ ہو۔ یہ نیت کر کے کہ وہ آلہ یا نشان اس کام میں آئے کہ جو دستاویز اس مادے پر اس وقت جعلی بنائی گئی یا آئندہ جعلی بنائی جانے کو ہے اس کے اصلی دستاویز ہونے کا ظاہر کرے یا جو کوئی شخص ایسی نیت سے کوئی سامان اپنے پاس رکھتا ہو جس کے جسم پر یا میں کسی ایسے آلہ یا نشان کی تلبیس کی گئی ہے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، عدالت مجاز کا تحریری استغاثہ لازمی ہو گا۔ (دفعہ 195 ضابطہ فوجداری)

دفعہ 477۔ کسی وصیت نامہ، متبنی بنانے کے اختیار نامے یا کفالت المال کو فریباً کاٹ دینا یا تلف کر دینا

Fraudulent cancellation, destruction, etc., of will, authority to adopt, or valuable security

جو کوئی فریب سے یا بددیانتی سے یا اس نیت سے کہ وہ عام پبلک کو یا کسی شخص کو مضرت یا نقصان پہنچائے کسی ایسی دستاویز کو منسوخ کرے، تلف کرے یا مٹائے یا اس کو منسوخ کرنے یا تلف کرنے یا مٹانے کا اقدام کرے یا کسی دستاویز کو چھپائے یا اس کے چھپانے کا اقدام کرے جو وصیت نامہ، متبنی بنانے کا اختیار نامہ یا کوئی کفالت المال ہو یا ہونے کی متقضی ہو یا ایسی دستاویز کی نسبت نقصان رسانی کا مرتکب ہو تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 477-A- حساب میں جعلسازی Falsification of accounts : جو کوئی شخص، کلرک، افسر یا نوکر ہو کر، یا بحیثیت کلرک، افسر یا نوکر مقرر یا کار گزار ہو کر عمداً اور فریب دینے کی نیت سے کوئی کتاب یا کاغذ یا تحریر یا کوئی کفالت المال یا حساب جو اس کے مالک کی ملکیت یا قبضہ میں ہو، یا جس کو اس نے اپنے مالک کے لیے یا اس کی طرف سے وصول کیا ہو، تلف کر ڈالے، یا بدل دے یا کاٹ ڈالے یا غلط کردے اور فریب دینے کی نیت سے ایسی کوئی کتاب، کاغذ، تحریر یا کفالت المال یا حساب میں کوئی غلط اندراج کرے یا ایسے اندراج کرنے میں اعانت کرے یا اس میں سے کوئی ضروری بات نکال ڈالے یا کوئی ضروری بات اس میں بدل دے یا ایسے نکال ڈالنے یا بدلنے میں اعانت کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

وضاحت Explanation : ثبوت جرم دفعہ ہذا کے واسطے عام نیت، فریب، بلا تخصیص کسی شخص کے نام کے جس کو فریب دینا مقصود ہو یا کوئی مخصوص رقم کی تصریح کے جس کی نسبت فریب دیا گیا ہو یا کسی خاص دن کی تصریح کے جبکہ ارتکاب جرم ہوا ہو کافی سمجھی جائے گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت جھوٹے بہی کھاتے اور اندراجات بنانا ہے قابل سزا ہے۔ یہ شہادت ضروری نہیں ہے کہ کون سی رقم کب تصرف بے جا میں لائی گئی۔ جب سابقہ خیانت اور فریب کو چھپانے اور ان کا ثبوت ختم کرنے کے لیے جھوٹا حساب بنایا جائے تو یہ دفعہ ہذا کے تحت قابل گرفت ہوگا۔

ملزم نے چند سرکاری رقوم وصول کیں مگر خزانہ میں جمع نہ کرائیں۔ جب اس کے خلاف تحقیقات شروع کی گئی تو اس نے متعلقہ رجسٹر میں جعلی اندراجات کردیے کہ رقم داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ عدالت نے اسے دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار دیا۔

دستاویزات سے نئے کورٹ فیس ٹکٹ اتار کر استعمال شدہ ٹکٹوں کے ہندسے بدل کر ان کو استحصال بے جا کی غرض سے لگانا دفعہ ہذا کے تحت جرم قرار پایا۔ حسابات کے رجسٹر ازخود کفالت المال کی تعریف میں نہیں آتے۔

(PLD 1960 Dacca 371)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول۔

حرفے اور ملکیت کے نشان
Of trade, property and other marks

دفعہ 478- نشان تجارت Trade Mark : کوئی نشان جو اس امر کے ظاہر کرنے کے لیے کام میں لایا جائے کہ کوئی مال کسی خاص شخص کا تیار کیا ہوا یا اس کا تجارتی مال ہے وہ نشان تجارت کہلائے گا۔

اور مجموعہ ہذا کی اغراض کے لیے الفاظ "نشان تجارت" میں کوئی نشان تجارت داخل ہے جس کا اندراج اس رجسٹر نشانات تجارت میں کرالی جائے جو نشانات تجارت کے قانون بابت 1940 (1940 کا پانچواں) کے مطابق رکھا جاتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں نشان تجارت کی تعریف بیان کی گئی ہے کسی نشان کو نشان تجارت اس صورت میں کہا جاسکے گا جب وہ امتیازی

حیثیت کا حامل ہو۔ یعنی اس نشان کو دیکھ بھال کر مال کو کسی خاص مالک سے موسوم کیا جاسکے۔ ایسا نشان جو مال کی صفت بیان کرے یا مال کے بنانے کی جگہ بتائے یا کسی شے کی قسم کی وضاحت کرے نشان تجارت نہیں ہوتا۔ [(1938)Cal.665]۔

دفعہ 479۔ نشان ملکیت Property mark : جو نشان اس امر کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے کہ کوئی مال منقولہ کسی خاص شخص کی ملکیت ہے اسے نشان ملکیت کہتے ہیں۔

دفعہ 480۔ جھوٹا نشان تجارت استعمال کرنا Using a false trade mark : جو کوئی شخص کسی مال پر یا کسی صندوق یا بستہ یا کوئی دیگر ظرف پر جس میں مال ہو نشان بنائے یا کوئی صندوق، بستہ یا اور ظرف جس پر کوئی نشان ہو اس طرح کام میں لائے کہ اس کا مقصد یہ باور کرانا ہو کہ وہ مال جس پر نشان ہے یا وہ مال جو ایسے ظرف میں ہے جس پر نشان ہے۔ کسی ایسے شخص کا مال تجارت ہے یا تجارتی طور پر اس کا تیار کیا ہوا ہے جس کا وہ مال تجارت یا تیار کردہ مال نہ ہو تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور نے جھوٹا نشان تجارت استعمال کیا۔

شرح

نشان تجارت : کسی مال پر کوئی نشانی، تصویر یا لیبل یا نام وغیرہ نشان تجارت کہلاتا ہے۔ ایسا نشان کوئی تاجر، صنعت کار وغیرہ لگاتا ہے تاکہ اس کے مال کو اس قسم کے دیگر مال سے تمیز کیا جاسکے اور گاہک کو معلوم ہوجائے کہ یہ مال فلاں فیکٹری یا ادارہ نے تیار کیا ہے۔ کوئی شخص کسی مال کو اپنے نام، علامت یا نشانی سے امتیازی حیثیت دے سکتا ہے، چاہے ایسی نشانی کیسی ہی بے معنی اور مہمل کیوں نہ ہو۔ دوسرے تاجر اس کے نشان کو اپنے مال پر نہیں بناسکتے۔ البتہ شرط یہ ہے کہ مال ایک سا ہو۔ اگر کوئی شخص لوہے کے سامان پر کوئی نشان بناتا ہے تو اس نشان کو کپڑے وغیرہ پر لگانا خلاف ورزی نہ ہوگی۔

کسی دوسرے شخص کے نشان تجارت کو غصب کرنے کا معیار یہ ہے کہ جب دونوں کا مال ساتھ ساتھ رکھا جائے تو کوئی بر محتاط اور عام گاہک دھوکا کھا جائے اور نقل کو اصل سمجھ بیٹھے۔ عام مشابہت سے نشان تجارت کی تلبیس بن جاتی ہے۔

دفعہ 481۔ جھوٹا نشان ملکیت کام میں لانا Using a false property mark : جو شخص کسی مال منقولہ یا اشیاء پر یا کسی صندوق، پیکج یا کسی اور ظرف پر جس میں مال یا اشیاء ہوں یا کوئی صندوق، پیکج یا کوئی اور ظرف جس پر نشان ہو کام میں لائے اس طور پر کہ اس کا مقصد یہ باور کرانا ہو کہ وہ مال یا اشیاء جس پر وہ نشان ہے یا کوئی مال یا اشیاء جو کسی ایسے ظرف میں ہو جس پر وہ نشان ہو ایسے شخص کی ملک ہیں جن کی وہ ملک نہ ہوں تو کہا جائے گا کہ اس نے جھوٹا نشان ملکیت استعمال کیا۔

شرح

نشان تجارت کا مقصد کسی مال منقولہ پر کسی شخص یا اشخاص یا فیکٹری کی ملکیت ظاہر کرنا ہوتا ہے چاہے وہ سارا مال ایک قسم کا ہو یا مختلف اقسام کا ہو، جتنا عرصہ وہ شخص اس منقولہ مال کا مالک رہتا ہے اس مال پر نقش شدہ نشان ملکیت اسی کا رہتا ہے۔

دفعہ 482۔ جھوٹا نشان تجارت یا نشان ملکیت استعمال کرنے کی سزا
Punishment for using a false trade-mark or property mark

جو شخص کوئی جھوٹا نشان تجارت یا کوئی جھوٹا نشان ملکیت کام میں لائے تاوقتیکہ وہ یہ ثابت کرے کہ اس کی نیت

دھوکہ دینے کی نہ تھی۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 483۔ کسی دوسرے کے مستعمل نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کرنا

Counterfeiting a trade mark or property mark used by another

جو کوئی کسی دوسرے شخص کے مستعمل نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کرے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، عدالت کی اجازت سے قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 484۔ کسی ایسے نشان کی تلبیس جو سرکاری ملازم استعمال کرتا ہو

Counterfeiting a mark used by a public servant

جو کوئی شخص کسی ایسے نشان ملکیت کی تلبیس کرے جس کو کوئی پبلک ملازم کام میں لاتا ہو یا ایسے نشان کی جس کو کوئی پبلک ملازم یہ ظاہر کرنے کے لیے کام میں لایا ہو کہ کوئی مال کسی خاص شخص نے تیار کیا ہے یا کسی خاص وقت یا خاص مقام میں تیار کیا گیا ہے یا یہ کہ وہ مال کسی خاص درجہ کا ہے یا کسی خاص دفتر سے نکلا ہے یا یہ کسی معافی کا مستحق ہے یا کوئی ایسا نشان جس کو وہ ملتبس جانتا ہو صحیح نشان کی حیثیت سے کام میں لائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 485۔ نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کے لیے آلات بنانا یا پاس رکھنا

Making or possession of any instrument for counterfeiting a trade-mark or property mark

جو شخص کوئی ٹھپہ یا پلیٹ یا کوئی اور آلہ نشان تجارت یا نشان ملکیت کی تلبیس کے مقصد کے لیے بنائے یا اپنے پاس رکھے یا کوئی نشان تجارت یا نشان ملکیت اس امر کے لیے اپنے پاس رکھے کہ کوئی مال ایسے شخص کا تیار کیا ہوا یا تجارتی مال ہے جس کا تیار کیا ہوا یا تجارتی مال وہ نہ ہو یا ایسے شخص کی ملک ہے جس کی ملک وہ نہ ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

دفعہ 486- ایسا مال بیچنا جس پر ملتبس نشان تجارت یا نشان ملکیت ہو

Selling goods marked with a counterfeit trade mark or property mark

جو شخص کوئی ایسا اسباب یا اشیاء بیچے، یا دکھائے یا بیچنے کے لیے یا تجارت یا مال بنانے کے مقصد کے لیے اپنے پاس رکھے جن پر یا اس صندوق یا پیکج یا ظرف پر جن میں وہ اشیاء ہوں، کوئی ملتبس نشان تجارت یا نشان ملکیت چسپاں یا ٹھپہ کیا ہوا ہو تاوقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے

(a) کہ باوجود معقول احتیاط کے کہ اس دفعہ کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے اس کو مظہرہ جرم کے ارتکاب کے وقت نشان کی اصلیت پر شک کرنے کی کوئی اور وجہ نہ تھی۔

(b) یہ کہ پیروکار یا اس کی طرف سے مطالبہ پر اس نے اپنے حتی الامکان ان لوگوں کی بابت جن سے وہ مال یا چیزیں حاصل کی گئیں پوری اطلاع دے دی تھی یا

(c) کہ اس کے علاوہ اس نے معصومانہ عمل کیا تھا۔

تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 487- کسی ظرف پر جس میں مال ہو کوئی جھوٹا نشان بنانا

Making a false mark upon any receptacle containing goods

جو کوئی کسی ایسے صندوق یا پیکج یا دیگر ظرف پر جس میں مال رکھا ہو کوئی جھوٹا نشان اس طرح بنائے کہ اس سے کسی سرکاری ملازم یا اور شخص کا یہ سمجھنا بجا ہو کہ اس ظرف میں ایسا مال ہے جو اس میں نہ ہو یا یہ کہ اس میں ایسا مال نہیں ہے جو اس میں ہو یا یہ کہ جو مال اس ظرف میں ہے وہ اصلی قسم یا درجہ سے مختلف ہے اس کو جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے فریب دینے کی نیت سے یہ کام نہیں کیا تھا۔ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن، مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 488- کسی ایسے جھوٹے نشان کے استعمال کرنے کی سزا

Punishment for making use of any such false mark

جو کوئی کسی ایسے جھوٹے نشان کو اس طرح استعمال کرے جس کی نسبت دفعہ اخیر مذکورہ بالا میں ممانعت ہے اس کو، جب تک کہ وہ یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے فریب دینے کی نیت سے یہ کام نہیں کیا تھا ایسی سزا دی جائے گی گویا اس نے اس دفعہ کے خلاف جرم کا ارتکاب کیا ہو۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

دفعہ 489- نقصان پہنچانے کی نیت سے نشان ملکیت میں تحریف کرنا

Tampering with property mark with intent to cause injury

جو کوئی نشان ملکیت اتارے، تلف کرے، مٹائے یا اس میں کچھ بڑھائے اس نیت سے یا اس امر کا احتمال جان کر کہ وہ اس کے ذریعہ سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

کرنسی نوٹ اور بنک نوٹ

Of currency-notes and bank notes

☆[دفعہ 489-A- کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کی تلبیس

Counterfeiting currency-notes or bank-notes

جو شخص کسی کرنسی نوٹ یا بنک نوٹ کی تلبیس کرے یا عمل تلبیس کا کوئی جزو جان بوجھ کر انجام دے اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

وضاحت Explanation : اس دفعہ اور دفعات 489-B، 489-D، 489-E، 489-F کی اغراض کے لیے الفاظ "بنک نوٹ" کا مطلب ایسا پرامیسری نوٹ یا اقرار نامہ ہے جو حامل کو عندالطلب روپیہ ادا ہونے کے واسطے ہو اور جسے کوئی ایسا شخص جاری کرے جو بنک کا کاروبار دنیا کے کسی حصہ میں کرتا ہو یا جسے کسی ریاست یا اقتدار اعلیٰ نے یا اس کے حکم سے جاری کیا گیا ہو اور جس کو بطور مساوی زر یا بدل زر کے کام میں لایا جانا مقصود ہو۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا و دیگر دفعات تا (ث) کرنسی نوٹوں اور بنک نوٹوں کے تحفظ کے لیے وضع کی گئی ہیں۔

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 489-B- جعلی یا ملتبس کرنسی، بنک نوٹوں کو اصلی نوٹوں کی حیثیت سے استعمال کرنا

Using as genuine, forged or counterfeit currency-notes or bank-notes

جو کوئی کسی جعلی یا ملتبس کرنسی یا بنک نوٹ کو کسی دیگر شخص کو بیچے یا اس سے خریدے یا حاصل کرے یا اور طرح پر اس کا لین دین کرے یا اس کو اصلی ہونے کی حیثیت سے کام میں لائے۔ یہ جان کر یا اس بات کو باور کرنے کی وجہ کے

☆ دفعات 489-A to 489-D کا بروئے کرنسی نوٹ فورن ایکٹ (XXI of 1899) سے اضافہ ہوا۔

ساتھ کہ وہ جعلی یا ملتبس ہیں تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ملزم نے وقوعہ سے مکمل طور پر لاعلمی کا اظہار کیا تھا اور اس بات پر اصرار کیا تھا کہ وہ متعلقہ کرنسی نوٹوں کا مالک نہ تھا نیز یہ کہ اسے ان کے بارے میں کوئی علم نہ تھا کہ وہ جعلی تھے۔ ملزم نے زیورات کی دکان سے اس وقت فرار ہونے کی کوشش کی تھی جب اس نے زیورات خریدنے کی خاطر جعلی نوٹ استعمال میں لانے کی کوشش کی تھی۔ استغاثہ کی شہادت آزاد، مسلسل اور صداقت پر مبنی تھی۔ ملزم کا غلط طور پر ملوث ہونا بعید از امکان تھا۔ ان حالات میں ملزم کی سزایابی برقرار رکھی گئی۔ (1997 MLD 746)

ملزم نے اپنے پاس سے 19.300 روپے مالیت کی جعلی کرنسی کی برآمدگی سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ شریک مجرم اور پولیس کی طرف سے اس کے ذمے ڈالی گئی تھی۔ ملزم کو بے جا طور پر پھنسانے کے لیے شریک ملزم یا پولیس کی طرف سے کسی دشمنی یا محرک کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی شہادت درج نہیں کرائی گئی تھی۔ ملزم سے جعلی کرنسی کی برآمدگی ریکارڈ پر درج موثق (Convincing) اور قابل اعتماد شہادت کے ذریعے بھی ثابت ہوئی تھی۔ نتیجتاً مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 489-C کے تحت ملزم کی سزایابی اور سزا کو برقرار رکھا گیا تھا تاہم اس کا کوئی ثبوت مہیا نہ ہونے پر کہ ملزم نے جعلی کرنسی کو استعمال کیا تھا یا وہ اس کی حمل و نقل (trafficking) یا فروخت کاری میں ملوث تھا، اسے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 489-C کے تحت الزام سے بری کر دیا گیا تھا [1998 PCr. LJ 230]۔

دفعہ 489-C۔ جعلی یا ملتبس کرنسی نوٹ یا بنک کے چیک پاس رکھنا

Possession of forged or counterfeit currency-notes or bank-notes

جو شخص کوئی جعلی یا ملتبس کرنسی نوٹ یا بنک کا چیک اپنے پاس رکھے یا یہ جان کر اس بات کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ جعلی یا ملتبس ہے اور یہ نیت کرکے کہ اس کو بطور اصلی کے کام میں لائے یا یہ کہ اسے اصلی ہونے کی حیثیت سے استعمال کیا جاسکے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

دفعہ 489-D۔ کرنسی نوٹ یا بنک نوٹ کی تلبیس یا جعل کیلئے آلات یا سامان بنانا، یا پاس رکھنا

Making or possessing instruments or materials for forging or counterfeiting currency-notes or bank-notes

جو شخص کوئی ایسی کل یا ایسا آلہ یا سامان بنائے یا اس کی ساخت کے عمل کا کوئی جزو انجام دے یا اس کو خریدے یا کسی طرح اپنے پاس سے منتقل کرے یا اس کو اپنے پاس رکھے جو کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹ کی تلبیس یا جعل کرنے کے کام آئے یا یہ جان کر یا اس بات کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس کا جعلی کرنسی نوٹ بنانے یا ان کی تلبیس کے کام

میں لایا جانا مقصود ہے تو اس کو عمر قید یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا۔]

شرح

ضابطہ : قابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔

☆[دفعہ 489-E۔ کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کے مشابہہ دستاویزات بنانا یا استعمال کرنا

Making or using documents resembling currency-notes or bank-notes

1۔ جو شخص کوئی دستاویز بنائے، بنوائے یا کسی مقصد کے لیے استعمال کرے، خواہ کچھ ہو یا کسی شخص کے حوالہ کرے جسے کوئی کرنسی نوٹ یا بنک نوٹ ظاہر کیا گیا ہو یا اس سے مشابہہ ہو یا اس قدر ملتی جلتی ہو کہ اس سے دھوکہ دیا جا سکتا ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

2۔ اگر کوئی ایسا شخص جس کا نام کسی ایسی دستاویز پر درج ہو جس کا بنانا ضمنی دفعہ (1) کے تحت جرم ہے بغیر کسی جائز وجہ کے کسی پولیس افسر کے دریافت کرنے پر اس شخص کا نام اور پتہ بتانے سے انکار کرے جس نے وہ دستاویز چھاپی یا کسی اور طرح بنائی تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

3۔ جب کسی دستاویز پر کسی شخص کا نام ظاہر ہو جس کے بارے میں کسی شخص پر ضمنی دفعہ کے تحت کسی جرم کا الزام ہو یا کسی دیگر دستاویز پر جو اس دستاویز کے سلسلہ میں استعمال میں ہوئی ہو یا تقسیم کی گئی ہو۔ کسی شخص کا نام درج ہو تو جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔ یہی قیاس کیا جائے گا کہ وہ دستاویز اسی شخص نے بنوائی ہے۔]

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔

☆☆ دفعہ 489-F۔ بددیانتی سے چیک جاری کرنا

Dishonestly issuing a cheque

جو کوئی قرضہ کی ادائیگی کے لیے یا کسی ذمہ داری عہد کی تکمیل کے لیے بددیانتی سے چیک جاری کرتا ہے اور وہ چیک کیش نہیں ہو پاتا تو وہ مستوجب سزا ہو گا جو تین سال تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ یا ہر دو سزائیں، تاآنکہ وہ ثابت کرے اور بار ثبوت بھی اسی پر ہو گا کہ وہ بنک کے لیے چیک کیش کے لیے تمام تر مساعی کو بروئے کار لایا ہے اور بنک کی اپنی غلطی کی وجہ سے چیک سربز نہ ہو سکا ہے۔

===============

☆ دفعہ 489-E کا مجموعہ تعزیرات (ترمیمی) ایکٹ (VI of 1943) سے اضافہ ہوا۔

☆☆ دفعہ 489-F کو شامل کیا گیا بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

باب 19

خدمت کے معاہدوں کے نقص مجرمانہ کے بیان میں

OF THE CRIMINAL BREACH OF CONTRACTS OF SERVICE

دفعہ 490- [منسوخ شدہ ہے-]

دفعہ 491- کسی بیکس شخص کی ضروریات کی فراہمی کی خدمت کا نقص معاہدہ

Breach of contract to attend on any supply wants of helpless person

کوئی شخص جس پر جائز معاہدہ کی روسے کسی ایسے شخص کی خدمت کرنا یا اس کی ضروریات کا بہم پہنچانا فرض ہے جو صغرسنی یا فتور عقل یا بیماری یا ضعف جسمانی کے سبب سے معذور ہو یا جو اپنی سلامتی کی تدبیر کرنے یا اپنی ضروریات کے بہم پہنچانے کے قابل نہ ہو- بالارادہ اس فرض کی ادائیگی ترک کرے اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ○ [چھ سو روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی-

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، سمن قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم- قابل سرسری- (استغاثہ کرنے کے مجاز کے لیے دفعہ 198، ضابطہ فوجداری ملاحظہ کریں-)

دفعہ 492- [منسوخ شدہ ہے-]

===============

○ متبادل عبارت بذریعہ آرڈیننس (LXXXVI of 2002)، بتاریخ 25-10-2002

باب 20

ان جرموں کے بیان میں جو ازدواج کے تعلق رکھتے ہیں

OF OFFENCES RELATING TO MARRIAGE

دفعہ 493۔ کسی شخص کی طرف سے جائز شادی کی یقین دہانی کی فریبانہ تحریک پر جماع

Cohabitation caused y a man deceitfully inducing a belief of lawful marriage

[جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979ء (1979ء کا ساتواں) کی دفعہ 9 کے تحت منسوخ ہوئی]۔

شرح

اسلامی قانون: جرم (نفاذ حدود) کے آرڈیننس مجریہ 1979ء کی دفعہ 15 میں دفعہ 493 مذکورہ کا جرم قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ یہ دفعہ حسب ذیل ہے:

دفعہ 15: جائز نکاح کا یقین دلا کر کسی شخص کا دھوکے سے مباشرت کرنا، ہر شخص جو کسی ایسی صورت کو، جو اس کی جائز منکوحہ بیوی نہ ہو، دھوکے سے باور کراتا ہے کہ اس نے اس عورت سے جائز طور پر نکاح کیا ہے اور اس تاثر میں اس سے مباشرت کرے تو اس شخص کو ایسی مدت کی قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

دفعہ 15 مذکورہ کے مطابق جب کوئی شادی شدہ یا غیر شادی شدہ شخص کسی عورت کو فریب دے کر یقین دلاتا ہے کہ وہ عورت اسکی جائز منکوحہ بیوی ہے اس لیے اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرے تو وہ اس دفعہ کے تحت 25 سال قید اور 30 کوڑوں کے سزا کا مستوجب ہوگا۔

اسلامی قانون مذکورہ کے اجزاء: دفعہ 15 مذکورہ کے دو اہم اجزاء ہیں:

اول: ایسا دھوکا جو کسی شادی کے وجود کا جھوٹا یقین پیدا کرے۔

دوم: ایسا تاثر دینے والے شخص کے ساتھ ہم صحبت ہو یا ہم جماعت کرے۔

بمقدمہ حبیب بنام سرکار عدالت نے قرار دیا کہ دفعات 497P.P.C اور 498P.P.C کی دست اندازی کے لیے جو شرط دفعہ 199 ضابطہ فوجداری میں رکھی گئی ہے کہ شکایت شوہر کی طرف سے کی جانی ضروری ہے۔ اب دفعات 15 اور 16 (جرم زنا آرڈیننس) کے تحت کارروائی کے لیے ضروری نہیں ہے۔[PLD 1980 Lah.791(744)]

*[493-A۔ جائز نکاح کا یقین دلا کر کسی شخص کا دھوکے سے مباشرت کرنا

Cohabitation caused by a man deceitfully inducing a belief of lawful marriage

ہر شخص جو کسی ایسی عورت کو جو اس کی جائز منکوحہ بیوی نہ ہو دھوکے سے باور کراتا ہے کہ اس نے عورت سے جائز طور پر نکاح کیا ہے اور وہ اس تاثر میں اس سے مباشرت کرے تو اس شخص کو ایسی مدت کی قید سخت کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد پچیس سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا]۔

---

* دفعہ 493-A کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

فعہ 494۔شوہر یا زوجہ کی حین حیات میں شادی کرنا

Marrying again during lifetime of husband or wife.

جو کوئی شخص جس کا شوہر یا زوجہ زندہ ہو جو کسی ایسی حالت میں ازدواج کرے جس میں وہ ازدواج شوہر یا زوجہ کی زندگی میں واقع ونے کے سبب سے باطل ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ رمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

مستثنیٰ Exception: اس دفعہ کے احکام اس شخص سے متعلق نہیں جس کا ازدواج اس شوہر یا زوجہ کے ساتھ کسی عدالت مجاز کے فیصلے سے باطل قرار دیا گیا ہو۔

اور نہ ایسے شخص سے متعلق ہے جو اپنے سابق شوہر یا زوجہ کی زندگی میں ازدواج کرے۔ اگر وہ شوہر یا زوجہ اس پچھلے ازدواج کے وقت سات س کی مدت میں مسلسل اس کے پاس سے غیر حاضر رہا یا رہی ہو اور نہ اس نے اس عرصہ میں کبھی سنا ہو کہ وہ زندہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص جو دوسری ادی کرنے کو ہو پہلے صحیح حالات جہاں تک اس کے علم میں ہوں اس شخص سے بیان کردے جس کے ساتھ شادی ہونے کو ہو۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا بیک وقت دو شادیاں کرنے کا جرم وضع کیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کا اطلاق مسلمانوں پر نہیں ہوتا کیونکہ ان کو مذہب کی رف سے ایسا کرنے کی اجازت ہے۔

دفعہ 495/494 کے تحت کسی مسلمان مرد کے خلاف زیادہ تعداد میں بیویاں کرنے کا جرم عائد نہیں کیا جا سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ملمان مرد متعدد ازدواجس سے شادی کر سکتا ہے۔ (1997 PCr.LJ 281)

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings: مستغیث کا شوہر ایک مسلمان مرد ہوتے ہوئے بیک وقت چار یاں رکھ سکتا تھا اور اس پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 494، 495 کے تحت الزام نہیں عائد کیا جا سکتا تھا اور مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا اور نہ اس ،شوہر کی پہلی بیوی کی زندگی کے دوران اس کی مستغیثہ کے ساتھ دوسری شادی قانون کی مذکور دفعات کے مفہوم کے اندر باطل تھی۔ ملزمان رخواست گزاروں) پر چنانچہ مذکورہ جرائم کی مبینہ اعانت / سازش کے لیے بھی مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا تھا۔ استغاثہ کے سلسلے میں اس وجوہ کے لیے ملزم قدمہ چلانا عدالتی کارروائی کے استعمال بے جا کے مترادف تھا اور اسے حسبہ کالعدم قرار نہیں دیا گیا۔ (PLD 1995 Lah. 475)

ضابطہ: نا قابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، جب عدالت اجازت دے۔ قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

ہ 495۔ وہی مجرم معہ ازدواج سابق کا اخفا اس شخص سے جس کے ساتھ ازدواج ثانی کیا جائے

Same offence with concealment of former marriage person wit whom subsequent marriage is contracted

جو کوئی شخص اس جرم کا مرتکب ہو جس کی تعریف پچھلی دفعہ ملحق الذکر میں کی گئی ہے اور اس شخص سے جس سے دوسری شادی ہونے کو پہلی شادی کے حالات چھپائے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ مانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: نا قابل دست اندازی، وارنٹ۔ قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن۔ (متاثرہ شخص کی طرف ،استغاثہ ہونا ضروری ہے)۔

ہ 496۔ اگر شادی کی رسوم بلا جائز شادی کے فریب سے ادا ہوں

Marriage ceremnoy fraudulently gone through without lawful marriage

جو کوئی شخص بددیانتی سے یا فریب کی نیت سے ازدواج کی رسوم ادا کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس طرح جائز شادی نہیں کر رہا تو

اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

شرح

ضابطہ: قابل دست اندازی، وارنٹ، قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن (متاثرہ شخص کی طرف سے استغاثہ ہونا لازمی ہے)۔

☆[دفعہ 496-A۔ مجرمانہ نیت سے کسی عورت کو ورغلانا، لیجانا یا روکے رکھنا

Enticing or taking away or detaining a woman with criminal intent

جو کوئی بھی اس نیت سے کسی عورت کو لے جاتا ہے یا ورغلا کر لے جاتا ہے تا کہ وہ کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت یا اس نیت سے کسی عورت کو چھپاتا ہے یا روکے رکھتا ہے تو اسے ایسی مدت کی ایک نوعیت کی سزائے قید دی جائے گی، جو سات سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ 496-B۔ زنا بالرضا Fornication: (1) ایک مرد اور ایک عورت جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ شادی شدہ نہ ہوں زنا بالرضا کا ارتکاب کرنا کہے جائیں گے اگر وہ جان بوجھ کر ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرتے ہیں۔

(2) جو کوئی بھی زنا بالرضا کا ارتکاب کرتا ہے اسے ایک مدت کے لیے سزائے قید دی جائے گی جو کہ پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا جو کہ دس ہزار روپوں سے زائد نہ ہوگا۔

دفعہ 496-C۔ زنا بالرضا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا

Punishment for false accusation of fornication

جو کوئی بھی کسی شخص کے خلاف زنا بالرضا کا جھوٹا الزام لگاتا ہے، عائد کرتا ہے یا گواہی دیتا ہے اسے ایک مدت کے لیے سزائے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ پانچ سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا جو کہ دس ہزار روپوں سے زائد نہ ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کا پریزائیڈنگ آفیسر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 203-C کے تحت شکایت کو خارج کرتے ہوئے اور ملزم کو اظہار وجوہ کا موقع فراہم کرنے کے بعد اگر مطمئن ہو جاتا ہے کہ دفعہ ہذا کے تحت جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو کسی مزید ثبوت کا تقاضا نہیں کرے گا اور سزا صادر کرنے کے لیے فوری کارروائی کرے گا۔]

دفعہ 497۔ زنا Adultery: [جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس بابت 1979ء سے منسوخ ہوئی۔]

شرح

اسلامی قانون: دفعہ 497 جرم زنا کے آرڈیننس مجریہ 1979ء سے منسوخ کر دی گئی۔ اس کی بجائے آرڈیننس مذکورہ کی دفعہ 4 میں زنا کی تعریف حسب ذیل دی گئی ہے:

زنا: ایک مرد اور ایک عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے اگر وہ باہمی جائز شادی کے بغیر بلاارادہ مباشرت کریں۔

وضاحت: ایسی جنسی مباشرت کی تشکیل کے لیے جو زنا کے جرم کے لیے ضروری ہے، دخول کافی ہے۔ یعنی زنا کے ضروری اجزاء حسب ذیل ہیں:

اول: مرد و عورت کے مابین جائز نکاح موجود نہ ہو۔ **دوم:** بالارادہ صحبت کریں۔ **سوم:** ہم صحبت ہونے پر دخول ہوا ہو، چاہے کتنا ہی کم ہو۔

اسلامی کتب کے مطابق زنا: اسلامی کتب کے مطابق ''زنا یہ ہے کہ ایک عاقل، بالغ جو گونگا اور مجبور نہ ہو، دار اسلام میں ایک ایسی عورت کی شرمگاہ میں دخول کرے جو صاحب شہوت ہو یعنی نابالغ اور مردہ نہ ہو اور ملک کے شبہ سے خالی ہو، خواہ مرد عورت کو اپنے اوپر قادر کرائے یا عورت مرد کو۔'' (منح الغفار)

اگر مرد عورت کے درمیان بے قاعدہ شادی موجود ہو اور چونکہ بے قاعدہ شادی باطل شادی سے مختلف ہوتی ہے۔ لہذا زنا قرار نہیں دی جا سکتی۔ (PLD 1980 Lah. 386 (403))

زنا مستوجب حد: 1979 کے مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 5 کے مطابق زنا مستوجب حد درج ذیل ہیں:

زنا مستوجب حد: زنا، مستوجب حد زنا ہے، اگر:

(a) اس کا ارتکاب ایسا مرد کرتا ہے جو بالغ ہے اور فاتر العقل نہیں، ایسی عورت سے جس سے نہ اس کی شادی ہوتی ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے

☆۔ دفعات 496-A، 496-C کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006 کے ذریعے۔

شادی شدہ سمجھتا ہے۔

(b) اس کا ارتکاب ایسی عورت کرتی ہے جو بالغہ ہے اور فاتر العقل نہیں ہے۔ ایسے مرد سے، جس سے نہ تو اس کا نکاح ہوا ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے شادی شدہ سمجھتی ہے۔

زنا مستوجب حد کی سزا: جو کوئی زنا مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا، زنا آرڈیننس کے احکام کے تابع ہے۔

(a) اگر وہ مرد / عورت "محصن" ہے تو کسی جائے عام پر سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا۔

(b) اگر وہ مرد / عورت "محصن" نہیں ہے تو کسی جائے عام پر کوڑوں کی سزا، جس کی تعداد سو کوڑے ہوگی دی جائے گی۔

زنا مستوجب تعزیر: زنا آرڈیننس کی دفعہ 10 کے مطابق جو کوئی زنا، جو حد کا مستوجب نہ ہو، کا مرتکب ہو وہ مستوجب تعزیر ہوگا۔

زنا مستوجب تعزیر کی سزا ایسی مدت کے لیے قید با مشقت ہے جو دس سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جس کی تعداد 30 کوڑے ہوگی اور مستوجب جرمانہ بھی ہوگا۔

دفعہ 498۔ شادی شدہ عورت کو بہلا پھسلا کر یا بھگا کر لے جانا یا مجرمانہ ارادہ سے اپنے پاس روک رکھنا

Enticing or taking away or detaining with criminal intent a married woman

[جرم زنا (نفاذ حدود) کے آرڈیننس بابت 1979ء سے منسوخ ہوئی۔]

شرح

اسلامی قانون میں جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس مجریہ 1979 میں دفعہ 498 ہذا کی متبادل دفعہ 16 ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

دفعہ 16: مجرمانہ نیت سے کسی عورت کو ورغلانا، لے جانا یا روکے رکھنا، جو کوئی اس نیت سے کسی عورت کو لے جاتا ہو یا ورغلا کر لے جاتا ہے تا کہ وہ کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کرے یا اس نیت سے کسی عورت کو چھپاتا ہے یا روکے رکھتا ہے تو اسے ایسی مدت کی کسی ایک طرح کی سزائے قید دی جائے گی جو سات سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جو 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ مستوجب جرمانہ بھی ہوگا۔

عدالت عالیہ نے قرار دیا ہے کہ دفعات 16،15 جرم زنا آرڈیننس میں دست اندازی کے لیے لازمی نہیں ہے کہ وہ شکایت کنندہ متاثرہ عورت کا شوہر ہو۔ (PLD 1980 Lah. 791 at p. 794)

☆[باب 20-A

عورتوں کے خلاف جرائم

OF OFFENCES AGAINST WOMEN

دفعہ 498-A۔ عورت کو جائیداد وراثت میں پانے سے محروم کرنے کی ممانعت

Prohibition of depriving woman from inheriting property

جو کوئی بھی دھوکہ دہی یا غیر قانونی ذرائع سے کسی عورت کو جانشینی کے آغاز ہونے کے وقت کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو وراثت میں ملنے سے محروم کرتا ہے کو اس میعاد کے لیے کسی ایک نوعیت کی قید کی سزا دی جائیگی جو دس سال تک ہو سکتی ہے مگر پانچ سال سے کم نہ ہوگی یا دس لاکھ روپے جرمانہ کے ساتھ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

دفعہ 498-B۔ زبردستی شادی کی ممانعت Prohibition of forced marriage: جو کوئی بھی ایک عورت پر شادی کرنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے یا کسی بھی طریقہ خواہ کوئی بھی ہو مجبور کرتا ہے تو اتنی میعاد کے لیے کسی ایک نوعیت کی قید کی سزا دی جائیگی جو سات سال تک ہو سکے گی مگر تین سال سال سے کم نہ ہوگی اور پانچ لاکھ روپے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 498-C۔ قران پاک سے شادی کرنے کی ممانعت Prohibition of marriage with the Holy Quran

جو کوئی بھی ایک عورت کی قران پاک سے شادی کے لیے مجبور کرتا ہے یا انتظام کرتا ہے یا سہل کرتا ہے کسی ایک نوعیت کی قید کی سزا دی جائیگی جو سات سال تک ہو سکے گی (اور) جو تین سال سے کم نہ ہوگی اور پانچ لاکھ روپوں کے جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔

تشریح Explanation: عورت کی جانب سے زندگی کے بقیہ حصہ کے لیے غیر شادی شدہ رہنے یا وراثت میں اپنا حصہ کا مطالبہ نہ کرنے کا حلف قران پاک سے شادی خیال کیا جائیگا۔]

☆ باب 20-A اضافہ کیا گیا ... (ترمیمی ...) ایکٹ XXVI بابت 2011

ازالہ حیثیت عرفی کے بیان میں
OF DEFAMATION

دفعہ 499۔ ازالہ حیثیت عرفی کی تعریف Defamation : جو کوئی شخص الفاظ سے جو بولے جائیں یا جن کا پڑھنا جانا مقصود ہو یا اشاروں کے ذریعہ سے یا نظر آنے والے نمونوں سے کسی شخص کی نسبت کوئی اتہام لگائے یا مشتہر کرے، یہ نیت کر کے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر وہ اتہام اس شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچائے گا تو سوائے ان حالتوں کو جو نیچے مستثنیٰ کی گئی ہیں کہا جائے گا کہ اس نے اس شخص کا ازالہ حیثیت عرفی کیا۔

وضاحت Explanation 1 : کسی متوفی شخص کی نسبت کسی امر کا اتہام لگانا ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچ سکتا ہے، بشرطیکہ اگر وہ شخص زندہ ہوتا تو اس اتہام سے اس کی نیک نامی کو نقصان پہنچتا اور اس سے یہ نیت ہو کہ اس شخص کے کنبہ یا قریب کے دیگر رشتہ داروں کے جذبات کو ٹھیس لگے۔

وضاحت Explanation 2 : کسی کمپنی، ایسوسی ایشن، اشخاص کی جماعت کی نسبت اتہام کرنا، ازالہ حیثیت عرفی تک پہنچ سکتا ہے۔

وضاحت Explanation 3 : جو اتہام، متبادل صورت میں ہو یا طنزیہ انداز میں بیان ہو، ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک پہنچ سکتا ہے۔

وضاحت Explanation 4 : کسی اتہام کو کسی شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچانے والا نہیں کہا جاسکتا بجز اس کے کہ وہ اتہام بلاواسطہ یا بالواسطہ اور لوگوں کی نظر میں اس شخص کی چلن یا عقلی کردار میں کمی کرے یا بلحاظ اس کی ذات کے بارے میں یا اس کے پیشے کی کمی کا باعث ہو یا اس کی معتبری کی کمی کا باعث ہو یا یہ بات باور کیے جانے کا باعث ہو کہ اس شخص کا جسم ایک مکروہ حالت میں یا ایک ایسی حالت میں ہے جو عموماً رسوائی کا موجب ہے۔

تمثیلات
Illustrations

(a) الف کہتا ہے "ج دیانتدار آدمی ہے اس نے کبھی ب کی گھڑی نہیں چرائی" یہ بات باور کرانے کی نیت سے کہ ج نے ب کی گھڑی چرائی ہے تو یہ اس کی ازالہ حیثیت عرفی ہے بجز اس کے کہ وہ مستثنیات میں سے کسی استثناء میں داخل ہو۔

(b) الف سے پوچھا جائے کہ ب کی گھڑی کس نے چرائی ہے۔ الف ج کی طرف اشارہ کرے یا یہ باور کرانے کی نیت سے کہ ج نے ب کی گھڑی چرائی ہے تو یہ ازالہ حیثیت عرفی ہے بجز اس کے کہ وہ مستثنیات میں سے کسی استثناء میں داخل ہو۔

(c) الف ج کی ایسی تصویر کھینچے کہ وہ ب کی گھڑی لیے بھاگا جاتا ہے۔ یہ باور کرانے کی نیت سے کہ ج نے ب کی گھڑی چرائی ہے تو یہ ازالہ حیثیت عرفی ہے بجز اس کے کہ وہ مستثنیات میں سے کسی استثناء میں داخل ہو۔

استثناء 1- سچ بات کا اتہام جس کا لگایا جانا یا شائع کرنا مفاد عامہ میں ضروری ہو

First Exception--Imputation of truth which public good requires to be made or published

کسی امر کا اہتمام لگانا جو کسی شخص کی نسبت سچ ہو ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے- اگر یہ مفاد عامہ میں ہو کہ وہ اتہام لگایا جائے یا مشتہر کیا جائے- یہ بات آیا یہ مفاد عامہ میں ہے یا نہیں ایک امر متعلقہ واقعات ہو گا-

استثناء 2- پبلک ملازم کا طرز عمل

Second Exception-Conduct of public servants

کسی پبلک ملازم کے طریق عمل کی نسبت اس کے لوازمات منصبی کی انجام دہی میں یا اس کے کردار کی نسبت، جس قدر کہ وہ کردار اس طریق عمل سے ظاہر ہوتا ہو اس سے زیادہ نہیں- کسی رائے کا نیک نیتی سے ظاہر کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے-

استثناء 3- کسی شخص کا کسی پبلک معاملہ کے متعلق طرز عمل

Third Exception-- Conduct of any person touching any public question

کسی شخص کے طرز عمل کی نسبت جو پبلک مسائل کے متعلق ہو اور اس شخص کے کردار کی نسبت جس قدر کہ وہ کردار اس طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہو اور اس سے زیادہ نہیں- کسی رائے کا نیک نیتی سے ظاہر کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے-

تمثیل

Illustration

الف کا ج کے طرز عمل کی نسبت کوئی رائے نیک نیتی سے ظاہر کرنا چاہے کچھ ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے جیسے پبلک کے کسی مسئلہ کی بابت گورنمنٹ کو درخواست دینے میں یا کسی پبلک مسئلہ میں لوگوں کے جمع ہونے کے لیے کس طلبی نامے پر دستخط کرنے میں یا اس قسم کے مجمعے کی صدارت کرنے میں یا شریک ہونے میں یا کسی ایسے مجمعے کے بانی شریک ہونے میں جو پبلک سے مدد مانگنے کے لیے ہو یا کسی آسامی کے لیے جس میں اچھی ڈیوٹی دینا پبلک کے مفاد میں ہو- کسی خاص امیدوار کے انتخاب کی نسبت ووٹ لینے یا اوروں سے ووٹ حاصل کرنے میں ہو-

استثناء 4- عدالتوں کی کارروائیوں کی رپورٹ شائع کرنا

Fourth Exception-- Publication of reports of proceedings of Courts

کورٹ آف جسٹس کی کسی کارروائی یا کسی کارروائی کے نتیجے کی نسبت مجموعی طور پر سچی رپورٹ کا شائع کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے-

استثناء 5- عدالت میں فیصلہ شدہ مقدمہ کا استحقاق یا گواہوں اور دیگر متعلقہ اشخاص کا طرز عمل

Fifth Exception- Merits of case decided in Court or conduct of witnesses and other concerned

دیوانی یا فوجداری کے کسی مقدمہ کے استحقاق کی نسبت جو کسی کورٹ آف جسٹس نے فیصلہ کیا ہو یا کسی ایسے مقدمہ

میں کسی شخص کے طرز عمل کی نسبت بطور فریق یا گواہ یا ایجنٹ کے یا ایسے شخص کے کردار کی نسبت جہاں تک وہ اس کے طرز عمل سے ظاہر ہو اور اس سے زیادہ نہیں۔ کسی رائے کا نیک نیتی سے ظاہر کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے۔

تمثیلات

Illustrations

(a) الف کہتا ہے "میری دانست میں ج کی گواہی فلاں مقصد میں اس قدر متضاد ہے کہ یا تو وہ بے وقوف ہے یا پھر بددیانت ہے" اگر الف نیک نیتی سے یہ بات کہتا ہے تو وہ اس استثناء میں داخل ہے۔ کیونکہ یہ رائے الف ج کے کردار کی بابت جہاں تک وہ اس کے بطور گواہ ہونے کے طرز عمل سے واضح ہوتی ہے اور نہ اس سے زیادہ ظاہر کرتا ہے۔

(b) لیکن اگر الف یہ کہے "ج نے ~~فلاں مقدمہ~~ میں بیان دیا ہے میں اس کو باور نہیں کرتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ج کی عادت سچ بولنے کی نہیں ہے" تو الف اس استثناء میں داخل نہیں ہے کیونکہ وہ رائے جو الف ج کے کردار کی بابت ظاہر کرتا ہے، ج کے طرز عمل بحیثیت گواہ پر مبنی نہیں ہے۔

استثناء 6- عمل عامہ کا حسن و قبح

Sixth Exception- Merits of public performance

کسی عمل عامہ کے حسن و قبح کی نسبت جس کو عمل کرنے والے نے پبلک رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والے کے کردار کی نسبت جہاں تک وہ کردار اس عمل سے ظاہر ہوتا ہو اور اس سے زیادہ نہیں نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے۔

تشریح Explanation: کوئی عمل صریح طور پر پبلک کی رائے پر چھوڑا جاسکتا ہے یا عمل کرنے والے کے افعال سے جس سے اس طرح رائے عامہ پر چھوڑا جانا قیاس ہوتا ہو۔

تمثیلات

Illustrations

(a) ایک شخص جو کوئی کتاب چھاپتا ہے اسے پبلک کی رائے پر چھوڑتا ہے۔

(b) ایک شخص جو پبلک کے سامنے کوئی تقریر کرتا ہے اس تقریر کو پبلک کی رائے پر چھوڑتا ہے۔

(c) کوئی اداکار یا گویا جو پبلک سٹیج پر اپنا فن دکھلاتا ہے اپنی اداکاری یا گانا پبلک کی رائے پر چھوڑتا ہے۔

(d) الف ایک کتاب کی نسبت جو ج نے چھاپی ہے کہتا ہے "ج کی کتاب بیہودہ ہے وہ ضرور کم عقل آدمی ہے ج کی کتاب ناشائستہ ہے۔ وہ ضرور ایک لغو خیال ہے۔" تو الف اس استثناء میں آتا ہے۔ اگر یہ بات نیک نیتی سے کہتا ہے کیونکہ وہ رائے جو الف ظاہر کرتا ہے صرف ج کے کردار کی بابت ہے جہاں تک کہ وہ ج کی کتاب سے ظاہر ہوتا ہے اور اس سے زیادہ نہیں۔

(e) لیکن اگر الف کہے "مجھے تعجب نہیں ہے کہ ج کی کتاب لغو اور فحش ہے کیونکہ ج کم عقل اور شہوت پرست"۔ تو الف اس استثناء میں داخل نہیں ہے کیونکہ رائے جو الف ج کے کردار کی بابت ظاہر کرتا ہے کتاب پر مبنی نہیں ہے۔

استثناء 7- ایسے شخص کی جانب سے سرزنش جو دوسرے پر کوئی اختیار جائز رکھتا ہو

Seventh Exception-- Censure passed in good faith by person having lawful authority over another

وہ شخص ازالہ حیثیت عرفی کا مرتکب نہیں ہے جو کسی دوسرے شخص پر کسی طرح کا اختیار رکھتا ہے خواہ وہ کسی

قانون کی رو سے تفویض ہو یا کسی جائز معاہدہ پر مبنی ہو، جو اس دوسرے شخص کے ساتھ کیا گیا ہے شخص مذکور پر کوئی سرزنش نیک نیتی سے ان معاملات کی بابت جو اختیار کے متعلق ہیں، کرے۔

مثال

Illustration

ایک جج کسی گواہ یا اپنی عدالت کے کسی افسر کے طرز عمل پر نیک نیتی سے سرزنش کرے کسی محکمہ کے سربراہ اپنے ماتحتوں پر سرزنش کرے۔ والدین اپنے بچے کو دوسرے بچوں کی موجودگی میں نیک نیتی سے سرزنش کریں۔ ایک سکول ماسٹر جسے والدین کی طرف سے اختیار تفویض ہو، طالب علم کو دوسرے طلباء کی موجودگی میں نیک نیت سے سرزنش کرے، کوئی آقا اپنے ملازم کو خدمت میں کسی کوتاہی پر نیک نیتی سے سرزنش کرے یا کوئی بینکر اپنے بنک کے خزانچی کو ایسے خزانچی کے بطور خزانچی کے طرز عمل پر نیک نیتی سے سرزنش کرے۔

استثناء 8- نیک نیتی سے حکام سے شکایت کرنا

Eighth Exception -- Accusation preferred in good faith by person

کسی شخص کے خلاف نیک نیتی سے شکایت کرنی کسی شخص کے روبرو منجملہ ان اشخاص کے جو اس شخص پر بناء شکایت کی نسبت جائز اختیار رکھتے ہیں۔ ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے۔

تمثیل

Illustration

اگر الف نیک نیتی سے کسی مجسٹریٹ کے روبرو ج پر کوئی الزام لگائے یا اگر الف نیک نیتی سے ج جو ملازم ہے ج کے آقا سے اس کے طرز عمل کی بابت شکایت کرے یا اگر الف نیک نیتی سے ج جو بچہ ہے اس کے والد سے شکایت کرے تو الف اس استثناء میں داخل ہے۔

استثناء 9- کسی شخص کا ذاتی یا دوسرے کے تحفظ کی غرض سے اتہام لگانا

Ninth Exception-- Imputation made in good faith by person for protection of his or other's interest

کسی شخص کے کردار کی نسبت اتہام لگانا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے بشرطیکہ وہ اتہام نیک نیتی سے اتہام لگانے والے کی یا کسی اور شخص کی حفاظت کے لیے یا پبلک کے مفاد کے لیے لگایا جائے۔

تمثیل

Illustration

(a) الف ایک دوکاندار ج سے جو اس کے کاروبار کا انتظام کرتا ہے کہتا ہے کہ تم ب کے ہاتھ کوئی چیز نہ بیچو۔ بجز اس کے کہ وہ تم کو نقد قیمت دے کیونکہ میں اس کی دیانتداری پر اعتماد نہیں رکھتا ہوں تو الف اس استثناء میں داخل ہے اگر اس نے یہ اتہام اپنے ذاتی مفاد کی حفاظت کے لیے نیک نیتی سے ب پر لگایا ہے۔

(b) الف ایک میجسٹریٹ اپنی کیفیت میں جو اپنے افسر بالادست کو لکھتا ہے ج کے کردار پر اتہام لگاتا ہے تو اس صورت میں کہ الف وہ اتہام نیک نیتی سے اور پبلک مفاد کی خاطر لگاتا ہے تو الف اس استثناء میں داخل ہے۔

استثناء 10- ایسی تحذیر جس میں تحذیر کردہ شخص کا یا عام پبلک کا فائدہ مقصود ہو

Tenth Exception-- Caution intended for good of person to whom conveyed or for public good

ایک شخص کو دوسرے شخص کے خلاف نیک نیتی سے تحذیر کرنا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے بشرطیکہ ایسی تحذیر کا مقصد اس شخص کا فائدہ جس کو تحذیر کی جاتی ہے یا کسی اور شخص کا فائدہ جو اس میں دلچسپی رکھتا ہو یا عام پبلک کا فائدہ ہو۔

دفعہ **500**- ازالہ حیثیت عرفی کی سزا Punishment for defamation: جو کوئی کسی شخص کی حیثیت عرفی کا ازالہ کرے اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی:

۹۰[مگر شرط یہ ہے کہ ایک توہین آمیز تہمت لگانے کا آغاز کرنے والا فرد دونوں طرح کی قید کی سزا جو کہ پانچ سال تک کے عرصہ کے لیے ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک لاکھ روپے سے کم نہ ہو گا یا دونوں۔

وضاحت: "آغاز کرنے والا" (Originator) کا مطلب ہے ایک توہین آمیز تہمت شروع کرنے والا فرد۔]

شرح

مقصد: جب کوئی شخص تلفظ سے ادا ہونے والے کلمات سے یا پڑھے جانے کے لیے مقصود یا اشاروں کے ذریعہ سے یا نشان مرئی کے ذریعہ کسی شخص کی بابت کوئی اتہام لگائے یا یہ نیت رکھ کر مشتہر کرے کہ ایسے شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچائے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ ایسا اتہام اس شخص کی نیک نیتی کو نقصان پہنچائے گا تو ایسے شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ ازالہ حیثیت عرفی کا مرتکب ہوا---

جرم کے اجزاء: دفعہ ہذا کے تحت جرم کے حسب ذیل اجزاء ہیں:

اول: کسی شخص کے خلاف اتہام لگانا یا اسے نشر کرنا۔

دوم: لگایا گیا اتہام۔

(a) تلفظ سے ادا کیا گیا ہو یا پڑھے جانے کے ارادہ سے تحریر کیا گیا ہو۔

(b) اشاروں سے کیا گیا ہو۔ (c) نظر آنے والے نمونوں سے کیا گیا ہو۔

سوم: ایسا اتہام کسی کی شہرت کی نقصان رسانی کی نیت سے لگایا گیا ہو یا جانتے ہوئے یا باور کرتے ہوئے لگایا گیا ہو کہ وہ اتہام اس شخص کی ننگ و نام کو نقصان پہنچائے گا۔

اتہام لگانا یا نشر کرنا: ہر وہ شخص جو کوئی اتہام ترتیب دے، بنائے، لگائے، تحریر کرے یا کرائے یا کسی طور اتہام لگانے میں حصہ لے وہ اتہام لگانے والا سمجھا جائے گا۔ اتہام لکھنے والا اور دکھانے والا دونوں ذمہ دار ہوں گے۔ کسی توہین آمیز مواد کا نشر ہونا کہا جائے گا جب اتہام کا مضمون مخاطب کے علاوہ کسی اور کو بتایا جائے۔

جب کوئی ہتک آمیز خط کلرک کو تحریر کرایا گیا تو اس کا نشر ہونا قرار دیا گیا۔ لیکن کوئی ہتک آمیز بات کسی فرض کے تحت بتائی جائے یا کی جائے اور ایسے فرض کے ساتھ مراعت شامل ہو تو مراعت کا حامل شخص تیسرے شخص کو عام معمول میں ہتک آمیز مواد بتا سکتا ہے۔

جبکہ ملزم نے ایک سرکاری افسر کو ایک نوٹس بند لفافہ میں بذریعہ ڈاک ارسال کیا جس میں اس افسر کے خلاف کئی توہین آمیز باتیں درج تھیں جن سے تیسرے شخص کو مطلع نہ کیا گیا تھا تو قرار دیا گیا تھا کہ یہ دفعہ ہذا کے تحت نشر کرنا نہیں تھا۔[(1894) 7 All. 205]

جب توہین آمیز جرم طبع کر دیا جائے اور اس کی کاپیاں فروخت کی جائیں تو ہر کاپی کی فروخت ازالہ حیثیت عرفی کا

۹۰- مگر شرط یہ کا اضافہ ہوا بذریعہ ایکٹ IX بابت 2004ء۔

تازہ نیا اور جداگانہ جرم بنے گی۔ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے لگائے گئے اتہام کو دوہراتا ہے یا نشر کراتا ہے وہ موجد کے ساتھ یکساں طور پر ذمہ دار ہو گا۔

اتہام : اتہام کا صاف اور صریح ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ اشارہ کنایہ سے بھی لگایا جاسکتا ہے اور طنزیہ، استفساریہ یا ہجو سے بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

ایک شخص نے اپنے لڑکے کی منگیتر کے گھر والوں کو خط میں لکھا کہ ان کی لڑکیاں مغرب کی جدید ثقافت میں غرق ہیں جہاں جنسی دانہ و دام اور دیگر اقسام کی بداخلاقیوں میں ملوث ہونے کا امکان اور خطرہ ہر گھڑی لاحق رہتا ہے تو عدالت نے اسے اس خاندان کی لڑکیوں پر بدترین اتہام قرار دیا۔ (PLD 1971 Kar. 266)

اتہام کے لیے لازمی ہے کہ کسی شخص یا اشخاص کو لگایا جائے۔ ایسے اشخاص جس کی شناخت اور تعین ہوسکے۔ اخبار نہ تو انسان ہے نہ شخص۔ لہٰذا اس پر اتہام لگا کر اس کی توہین نہیں کی جاسکتی اگر اخبار پر اتہام سے اس کے ایڈیٹر اور طابع کی توہین مقصود ہو تو یہ دفعہ ہذا کے تحت جرم بن جائے گا۔

مجسٹریٹ نے مستغیث کا ابتدائی بیان ریکارڈ کرنے کے بعد ملزمان کے خلاف سمن جاری کردئے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے اور اس مقدمہ میں شہادت کے ریکارڈ کیے جانے کا انتظار کیے بغیر کارروائی کو کالعدم کرانے کے لیے ہائی کورٹ سے رجوع کیا اور کامیاب رہے۔ ملزم مستغیث کی طرف سے اس کے خلاف اتہامات پر مشتمل خط بورڈ آف ریونیو کو جاری کرنے سے متعلق لگائے گئے واقعاتی الزامات کو خصوصی طور پر جھٹلانے کے لیے پیش نہیں ہوا تھا۔ اپیل دائر کرنے کی اجازت یہ غور کرنے کے لیے دے دی گئی تھی کہ آیا اتہام (imputation) سے متعلق مذکورہ خط جاری کرنے میں ملزم کی نیت نیک تھی یا بد جس کا پتہ صرف مقدمہ میں شہادت ریکارڈ ہوجانے کے بعد معاملہ کا جائزہ لیے جانے پر چل سکتا تھا اور محض مذکورہ الزام پر اور فریقین کے جوابی الزامات پر کوئی قطعی تجویز ممکن نہیں تھی۔ [1995 SCMR 1004]

پولیس مجسٹریٹ کی ہدایت پر جرم زیر دفعہ 500، تعزیرات پاکستان کی تفتیش کرسکتی ہے تاہم مجسٹریٹ، پولیس کے چالان پر کوئی کارروائی نہیں کرسکتا جو زیر دفعہ 173 ضابطہ فوجداری پیش کیا گیا ہو۔ کیونکہ دفعہ 198 ضابطہ فوجداری کے تحت ایسی کارروائی کی ممانعت ہے۔ دفعہ 500 تعزیرات پاکستان میں کارروائی صرف استغاثہ دائر کرنے پر ہوسکتی ہے۔

(1997 PCr. LJ 1128)

ابتدائی تحقیقات Preliminary enquiry : ہائی کورٹ نے تصریح کردہ مسئول الیہان کے خلاف استغاثہ خارج کرتے وقت بظاہر تحقیقات کی کارروائی کے دوران میں مستغیث کے حلف پر ریکارڈ کیے گئے بیان پر غور نہیں کیا تھا اور اس کا فیصلہ مستغیث کی طرف سے اس کے سامنے پیش کردہ شہادت کے صحیح تجزیے کی بنیاد پر کیا گیا معلوم نہیں ہوتا تھا۔ نتیجۃً اپیل ہائی کورٹ کو اس ہدایت کے ساتھ منظور کرلی گئی تھی کہ مزید تحقیقات کی جائے اور سپریم کورٹ کے مشاہدات کی روشنی میں مسئول الیہان کے خلاف بادی النظری مقدمہ کی موجودگی یا عدم موجودگی پر دوبارہ غور کیا جائے۔

۔[1998 SCMR 922]

بریت کے خلاف اپیل Appeal against acquittal : مجموعہ تعزیرات پاکستان (PPC) کی دفعہ 500 کے تحت جرم، ملزم کی طرف سے اس کے مبینہ ارتکاب کی تاریخ پر بشمول اس تاریخ کے جس پر شکایت درج کرائی گئی تھی، نہ صرف قابل دست اندازی پولیس تھا بلکہ ناقابل راضی نامہ (non-compoundable) بھی۔ کارروائی کے لیے فریقین کے حقوق و ذمہ داریاں جن پر اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے جو اس تاریخ پر نافذ تھا جب کارروائی شروع کی گئی

تھی بلالحاظ ایسے قانون کی کسی خاص شرط کے بعد ازاں منسوخ ہونے یا حذف ہونے کے، مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 349 وہ 350 کی شرائط (provisos) کے بذریعہ ایکٹ IV بابت 1986 حذف ہونے کے، آرڈی نینس کریمنل لاء (ایمنڈمنٹ)، 1979 کے ذریعے شامل کردہ مذکورہ شرائط (Provisos) کا جواز اور اطلاق پذیری زیر غور مقدمات پر اثر انداز نہیں ہوں گے---- دفعہ 247 مجموعہ ضابطہ فوجداری (Cr.PC) کی دوسری شرط (Proviso) کا اس معاملے پر پورا اطلاق ہوتا ہے۔ ابتدائی عدالت کی طرف سے استغاثہ کو مستغیث (complainant) کی عدم حاضری کی بناء پر خارج کرتے اور ملزم کو بری کرنے کا زیر اعتراض حکم جائز طور پر صادر نہیں کیا گیا تھا۔ نتیجتاً زیر اعتراض حکم کو قانونی جواز کا اور قانونی نتائج کا حامل نہ ہونے کی بناء پر منسوخ کردیا گیا تھا اور مقدمہ ابتدائی عدالت کو تصریح کردہ مدت کے اندر قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کے لیے بھیج دیا گیا تھا کیونکہ زیر دفعہ 500 پی پی سی جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل راضی نامہ تھا۔

[PLD 1998 Quetta 37]

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن یا مجسٹریٹ درجہ اول (مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی ایکٹ نمبر 17 بابت 1964 سے اب قابل دست اندازی جرم ہے)۔ قابل سماعت مصالحتی عدالت جب فریقین رضامند ہوں۔

دفعہ 501- ایسے مواد کا چھاپنا یا کندہ کرنا جس کا مزیل حیثیت عرفی ہونا علم میں ہو

Printing or engraving matter known to be defamatory

جو کوئی شخص کسی مواد کو چھاپے یا کندہ کرے، یہ جان کر یا باور کرنے کی معقول وجہ رکھ کر وہ مواد کسی شخص کا مزیل حیثیت عرفی ہے، اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد : دفعہ ہذا کے تحت بیان کردہ جرم سابقہ دفعہ سے قطعی مختلف ہے۔ جو شخص مزیل حیثیت عرفی کا مضمون طبع کرتا یا کندہ کرتا ہے وہ ازالہ حیثیت عرفی کے جرم کی اعانت کرتا ہے۔ لہٰذا دفعہ ہذا میں اس کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت کسی مزیل حیثیت عرفی مضمون کو اخبار میں چھاپنے پر اخبار کے طابع کی بازپرس ہوسکتی ہے۔ ایڈیٹر یا کارسپانڈنٹ بری الذمہ ہوتا ہے۔ (PLD 1958 Lah. 747)

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن و مجسٹریٹ درجہ اول۔ قابل سماعت مصالحتی عدالت جب فریقین رضامند ہوں۔

[پنجاب کے مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی آرڈیننس نمبر X بابت 1972ء سے دفعہ ہذا کو بھی دفعہ 500 کی طرح پنجاب میں قابل دست اندازی قرار دیا گیا ہے۔]

دفعہ 502- کسی چھاپہ شدہ یا کندہ مادے کی فروخت جس میں کوئی مزیل حیثیت عرفی مضمون ہو

Sale of printed or engraved substance containing defamatory matter

جو کوئی کسی چھاپہ شدہ، یا کندہ مادے کو جس میں کوئی مزیل حیثیت عرفی مضمون ہو بیچے یا بیچنے کی پیشکش کرے یہ

جانتے ہوئے کہ اس میں ویسا مواد درج ہے اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، وارنٹ قابل ضمانت، قابل راضی نامہ، قابل سماعت عدالت سیشن و مجسٹریٹ درجہ اول۔ قابل سماعت مصالحتی عدالت جب فریقین رضامند ہوں۔

[مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی آرڈیننس نمبر X بابت 1972ء کی رو سے دفعہ ہذا پنجاب میں قابل دست اندازی قرار دی گئی]۔

91[دفعہ 502-A۔ اس باب کے تحت کیے گئے جرائم کا مقدمہ

Trial of offences under this Chapter

مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت 1898ء (ایکٹ V بابت 1898ء) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، سیشن کورٹ کے پاس اس باب کے تحت ایک جرم کی سماعت کرنے کا اور نوے دن کے اندر اندر اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہو گا۔]

===============

باب 22

تخویف مجرمانہ و توہین مجرمانہ و رنجدہی مجرمانہ کے بیان میں

OF CRIMINAL INTIMIDATION, INSULT AND ANNOYANCE

دفعہ 503۔ تخویف مجرمانہ Criminalintimidation: جو کوئی کسی دیگر شخص کو اس کے جسم یا نیک نامی یا مال کو یا کسی ایسے شخص کے جسم یا نیک نامی کو جس میں وہ شخص دلچسپی رکھتا ہے۔ کسی نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اس نیت سے کہ اس شخص کی تخویف کرے یا اس سے کوئی فعل کرائے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب نہیں ہے یا کوئی ایسا فعل ترک کرائے جس کے کرنے کا وہ قانوناً مستحق ہے تاکہ وہ ایسی دھمکی کی تکمیل سے بچنے کا وسیلہ ہو تو وہ تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہو گا۔

تشریح Explanation: کسی ایسے متوفی شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچنے کی دھمکی جس میں دھمکایا ہوا شخص دلچسپی رکھتا ہے اس دفعہ میں داخل ہے۔

Illustration تمثیل

الف ب کو کسی دیوانی مقدمہ کی پیروی سے باز رہنے کی تحریک کرنے کے لیے ب کا گھر جلانے کی دھمکی دے تو الف تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

شرح

مفہوم: جب کسی شخص کو دھمکی دی جائے تو اس کے دل میں جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہی جرم کی روح ہے، جرم کے لیے اول ایسی دھمکی دی جانی چاہیے یا کسی دیگر ذریعہ سے دوسرے شخص کو پہنچائی جائے۔ جس دھمکی کا دفعہ ہذا میں ذکر ہے وہ ایسی دھمکی ہے جو یا تو دی جا چکی ہے یا بولی جا چکی ہے اور اس سے دھمکائے گئے شخص پر اثر ہو چکا ہے۔ دھمکی کی نوعیت

91- سیکشن 502-A کا اضافہ ہوا بذریعہ ایکٹ IX بابت 2004ء۔

ایسی ہونی چاہیے جس کو دھمکی دینے والا زیر عمل لانے کی اہلیت رکھتا ہو البتہ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ دھمکی پہنچانے والا خود اپنی ذات میں ایسی دھمکی کو وارد کرنے کی اہلیت کا حامل ہو۔ اتنا کافی ہوگا کہ وہ دوسروں کے ذریعہ ایسی دھمکی کو زیر عمل لاسکتا ہو۔ نیز کسی فعل کے کرنے یا اس کو ترک کرنے سے دھمکی رسیدہ شخص دھمکی زیر عمل آنے سے بچ سکتا ہو۔

دھمکی سے کسی شخص کو خطرہ یا گڑ بڑ کا اندیشہ پیدا ہونا چاہیے۔ اگر دھمکی غیرواضح یا مبہم ہو کہ ملزم جھوٹے استغاثے کرکے انتقام لے گا' تخویف مجرمانہ نہ ہوگا۔

تخویف و استحصال: تخویف مجرمانہ بھی استحصال بالجبر کے جرم کی ایک قسم ہے۔ استحصال بالجبر کا فوری مقصد' روپیہ یا روپیہ کی متبادل شے کو بٹورنا ہے جبکہ تخویف مجرمانہ کے ارتکاب کا مقصد کسی شخص کو کوئی فعل کرنے یا ترک فعل کرنے کی تحریک کرنا ہے۔ ایسا فعل جس کے کرنے یا نہ کرنے پر اسے قانونی طور پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

جبکہ ملزم نے مستغیث کو دھمکی دی کہ وہ اس کے خلاف مقدمات کرکے اس کو تباہ کردے گا تو قرار دیا گیا کہ اگر دھمکی یہ ہوتی کہ جھوٹے مقدمے بنا کر تباہ کردوں گا تو اس جرم کا ارتکاب ہوجاتا۔ صرف مقدمے بنانے کی دھمکی سے جھوٹے مقدمے بنانے کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ [(1902) 30 Cal. 418]

دفعہ 504- نقص امن کے لیے اشتعال دلانے کی نیت سے ارادتاً توہین

Intentional insult with intent to provoke breach of the peace

جو کوئی قصداً کسی شخص کی توہین کرکے اس کے ذریعہ اس شخص کو یہ نیت کرکے یا اس امر کا احتمال جان کر اشتعال طبع دے کہ اسے اشتعال طبع سے وہ شخص امن خلائق میں خلل ڈالے یا کسی اور جرم کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کا مقصد گندی گالیاں نکالنے اور غلیظ الفاظ بولنے کو سزایاب کرنا ہے۔ گندی باتیں کرنا جس سے نقص امن کا خطرہ ہو دفعہ ہذا کے تحت جرم نہیں ہوگا۔ البتہ ارادتاً توہین کرکے اشتعال دلانا دفعہ ہذا کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے۔

توہین الفاظ سے بھی اور اعمال سے بھی ممکن ہے۔ اگر الفاظ سے توہین کی جائے تو الفاظ ناشائستہ گفتگو سے بدتر اور فحش تر ہونے چاہئیں۔ ایسے الفاظ جن کو سننے والا اشتعال میں آجائے۔ قانون کا منشاء اشتعال دلانے والی توہین کو سزا کا مستوجب ٹھہرانا ہے۔ توہین ایسی ہونی چاہیے جو عام حالات میں نقص امن کا باعث ہو۔ دفعہ ہذا کے تحت کسی ملزم کو اس کے فعل سے اس لیے معاف نہ کردیا جائے گا کہ جس کو گالیاں دی گئیں اسے اشتعال نہ آیا تھا یا اس نے ضبط سے کام لیا تھا وہ ڈر کے مارے خاموش رہا۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی' وارنٹ قابل ضمانت' قابل راضی نامہ' قابل سماعت ہر مجسٹریٹ' قابل سماعت سرسری۔ مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس کے تحت صرف مصالحتی عدالت کے قابل سماعت۔

دفعہ 505- نقصان عامہ پر مائل کرنے والے بیانات

Statements conducing to public mischief

(1) جو شخص کوئی بیان' افواہ یا رپورٹ دے' شائع کرے یا پھیلائے:

(a) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ پاکستان کی مسلح افواج بری، بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی، سیلر یا ہوا باز سے بغاوت کرائے یا اس کی تحریک کرے یا وہ کسی اور طرح اپنا فرض ادا کرنے میں غفلت کرے یا فرض ادا کرنے سے قاصر رہے، یا

(b) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ عامہ خلائق کو عامہ خلائق کے کسی خاص طبقہ کو خوف یا دہشت میں ڈالے تاکہ اس کے ذریعہ کسی شخص کو مملکت کے یا آسودگی عامہ کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کرنے کی تحریک ہو۔ یا

(c) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ کسی ایک طبقہ یا جماعت کے لوگوں کو کسی دوسرے طبقہ یا جماعت کے خلاف کوئی جرم کرنے کی تحریک کرے تو شخص مذکور کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک اور جرمانہ ہو سکتا ہے۔

(2) جو شخص کوئی ایسا بیان یا رپورٹ دے، شائع کرے یا پھیلائے جس میں افواہ یا دہشت زدہ کرنے والی خبر ہو، اس نیت سے کہ نسل، جائے پیدائش، سکونت، زبان، قوم یا جماعت کی بناء پر یا کسی دیگر وجہ سے چاہے کچھ بھی ہو، دشمنی، حقارت یا عداوات کے احساسات مختلف مذہبی، نسلی، لسانی یا علاقائی گروہوں یا قومیتوں یا جماعتوں کے مابین پیدا کرے یا پھیلائے یا جس سے پیدا ہونے یا پھیلانے کا احتمال ہو۔ اس کو سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد سات برس اور جرمانہ ہوگی۔

وضاحت Explanation : اس دفعہ کی منشاء کے مطابق یہ کوئی جرم نہیں ہے جب کسی ایسے بیان، افواہ یا رپورٹ کا دینے والا، شائع کرنے والا یا پھیلانے والا یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ ایسا بیان، افواہ یا رپورٹ سچی ہے اور اسے نیک نیتی سے اور بلا کسی مذکورہ بالا رادہ کے بیان کرتا ہے یا شائع کرتا ہے۔

شرح

ضابطہ : ناقابل دست اندازی، وارنٹ ناقابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔

نوٹ : [ضابطہ مذکورہ بالا پنجاب میں فوجداری قانون کے ترمیمی ایکٹ نمبر vi بابت 1973ء کی رو سے ترمیم کرکے دفعہ ہذا کی سزا بڑھا کر دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات سال تک ہو سکتی ہے، کردی گئی ہے اور جرم قابل دست اندازی بنادیا گیا ہے۔

دفعہ 506۔ تخویف مجرمانہ کی سزا

Punishment for criminal intimidation

جو شخص تخویف مجرمانہ کا مرتکب ہو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اگر ہلاک کرنے یا ضرب شدید پہنچانے کی دھمکی ہو

If threat be to cause death or grievous hurt, etc.

اور اگر ہلاکت یا ضرب شدید پہنچانے یا آگ سے کسی مال کے تلف کرنے کی یا کسی ایسے جرم کا ارتکاب وقوع میں لانے کی جو موت سے یا عمر قید سے یا قید سے جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے قابل سزا ہے یا کسی عورت کی نسبت بے عصمتی کا الزام لگانے کی دھمکی ہو تو اس کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس

تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

شرح

مجسٹریٹ نے صفحہ مثل پر موجود شہادت کی روشنی میں جو ابتدائی/ سرسری شہادت کے طور پر قلمبند کی گئی تھی ملزمان کو طلب کرلیا تھا کہ انہوں نے اراضی متدعویہ میں زبردستی داخل ہو کر اس پر قبضہ کرلیا تھا۔ اراضی متدعویہ کے بارے میں مستغیث نے بھی تسلیم کیا تھا کہ وہ ملزمان کے ساتھ اس کی مشترکہ جائیداد ہے۔ چونکہ کوئی بھی ملزم دیوانی مقدمہ میں فریق نہ تھا اس لئے فوجداری کارروائی کے سلسلے میں کوئی قدغن نہ لگایا جاسکتا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزمان کی طلبی کا جو حکم جاری کیا تھا وہ قانون کے دائرے میں تھا اور درست تھا اس کو اس مرحلے پر منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ (1997 MLD 2075)

ہائی کورٹ نے یہ دریافت ہونے پر کہ درخواست گزار (مجسٹریٹ) متعدد تواریخ سماعت پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 249-A کے تحت ملزم کی طرف سے پیش کردہ درخواست کو غیرضروری طور پر ملتوی کرچکا تھا ہدایت کی کہ اس کی سالانہ خفیہ رپورٹ (ACR) میں اس کی نااہلی (Inefficiency) اور ڈیوٹی سے پہلو تہی کرنے کی بابت ریمارکس ریکارڈ کیے جائیں۔ سپریم کورٹ کی طرف سے اس بحث پر غور کرنے کے لیے اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دی تھی کہ ہائی کورٹ کی طرف سے مذکورہ حکم درخواست گزار کو موقع فراہم کیے بغیر جاری کیا گیا تھا جسے سماعت کا موقع دیے بغیر مجرم قرار دیا گیا تھا [1998 SCMR 2618]۔

مستغیث نے قبل ازیں عدالت دیوانی میں وقوعہ متعلقہ کے بارے میں توہین عدالت کی درخواست دائر کی تھی تاکہ ملزمان کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی شروع کی جاسکے۔ درخواست مذکور تاحال زیر سماعت تھی۔ اس کے کافی دنوں بعد مستغیث نے ملزمان کے خلاف اسی واقعہ کے بارے میں تھانہ میں رپٹ درج کرائی تھی۔ فوجداری مقدمہ بغض اور عناد پر مبنی پایا گیا قرار دیا گیا کہ ایک ہی واقعہ کے بارے میں دو قسم کی فوجداری کارروائی نہیں کی جاسکتی اس لئے رپورٹ ابتدائی منسوخ کردی گئی۔ (1997 MLD 1604)

کارروائی کو کالعدم کرنا Quashing of proceedings : ایف۔ آئی۔ آر میں اس بارے میں کوئی الزام نہیں تھا کہ مستغیث کو ملزم نے اس کی ذات (person)، جائیداد، نیک نامی (reputation) کو یا کسی ایسے فرد کی ذات یا شہرت یا نیک نامی کو مضرت پہنچانے کی دھمکی دی تھی جس میں مستغیث دلچسپی رکھتا تھا۔ لہٰذا مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 506 کے تحت مستوجب سزا تخویف مجرمانہ کا جرم نہیں بنتا تھا۔ ملزم کے خلاف کارروائی کو کالعدم کرنے کا حکم دیا گیا [1995 MLD 567 (b)]۔

ضابطہ : جرم کا پہلا حصہ ناقابل دست اندازی، دوسرا قابل دست اندازی، وارنٹ قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول۔ مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس مجریہ 1961ء (ترمیم شدہ) کے مطابق قابل سماعت صرف مصالحتی عدالت۔

دفعہ 507۔ گمنام مراسلت سے تخویف مجرمانہ

Criminal intimidation by an anonymous communication

جو کوئی شخص کسی گمنام مراسلہ یا دھمکی دینے والے شخص کے نام یا مسکن چھپانے کی پیشتہ سے تدبیر کرکے تخویف مجرمانہ کے جرم کا مرتکب ہو۔ اس شخص کو علاوہ اس سزا کے جو جرم مذکور کی پاداش میں پچھلی دفعہ میں مقرر کی گئی ہے۔ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔

شرح

مقصد: دفعہ ہذا کے اطلاق کے لیے ضروری ہے کہ ملزم نے گمنام خط سے تخویف مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہو۔

ضابطہ: مطابق دفعہ 506 ب۔ مصالحتی عدالتیں سماعت نہیں کر سکتیں۔

دفعہ 508۔ کسی شخص سے یہ باور کرنے کے تحریک کر کے کوئی فعل کرانا کہ اس پر قہر الٰہی نازل ہوگا

Act caused by inducing person to beleive that he will be rendered an object of Divine displeasure

جو کوئی شخص بالارادہ کسی شخص سے کوئی ایسا امر کرائے یا اس کے کرانے کا اقدام کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب نہ ہو، یا کوئی ایسا امر ترک کرائے جس کے کرنے کا وہ قانوناً مستحق ہے اس شخص کو یہ باور کرنے کی تحریک کرے یا اس تحریک کرنے کے اقدام کے ذریعہ سے کہ اگر وہ شخص اس امر کو نہ کرے گا جس کا کرانا اس شخص سے مجرم کو منظور ہے یا اگر اس امر کو ترک نہیں کرے گا جس کا ترک کرانا اس شخص سے مجرم کو منظور ہے تو مجرم کے کسی فعل کے ذریعے سے وہ شخص یا کوئی اور شخص جس سے وہ شخص دلچسپی رکھتا ہے مورد غضب الٰہی ہوگا کا کیا جائے گا۔
تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیلات

(a) الف ج کے دروازہ پر دھرنا مارے، یہ بات باور کرانے کی نیت سے کہ ایسے بیٹھنے سے وہ ج کو مورد غضب الٰہی کر دے گا تو الف اس جرم کا مرتکب ہے جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(b) الف ج کو دھمکاتے کہ اگر ج فلاں فعل نہیں کرے گا تو الف اپنے بچوں میں سے ایک بچے کو ایسے حالات میں مار ڈالے گا کہ یہ بات باور کی جائے گی کہ اس مار ڈالنے سے ج مورد غضب الٰہی ہو جائے گا تو الف اس جرم کا مرتکب ہے جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

ضابطہ: نا قابل دست اندازی، قابل ضمانت، نا قابل راضی نامہ، قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم۔ صرف مصالحتی عدالت سماعت کر سکتی

☆[دفعہ 509۔ عفت میں دخل اندازی یا جنسی ایذا دہی کا باعث ہونا

Insulting modesty or causing sexual harassment

جو کوئی بھی۔

(i) کسی عورت کی عفت میں دخل اندازی کا ارادہ کرتے ہوئے زبان سے کوئی لفظ نکالتا ہے، کوئی اشارہ یا آواز پیدا کرتا ہے یا کسی شے کی نمائش کرتا ہے اس ارادہ سے کہ ایسا لفظ یا آواز سنی جائیگی یا ایسا اشارہ یا شے دیکھی جائیگی ایسی عورت کی جانب سے یا ایسی عورت کی خلوت میں دخل اندازی کرتا ہے۔

☆۔ دفعہ 509 [illegible] ایکٹ [illegible] آف 2010ء کے ذریعے۔

(ii) جنسی پیش قدمی کا انعقاد کرتا ہے یا جنسی عنایت کا مطالبہ کرتا ہے یا زبانی یا غیر زبانی رابطہ کرتا ہے یا جنسی نوعیت کے جسمانی تعلق کو استعمال کرتا ہے جو دیگر شخص کو برہم کرنے، توہین کرنے، دھمکانے یا ڈرانے کے لیے ارادہ کیا جاتا ہو یا جائے کار (ورک پلیس) کی جگہ پر ایسے افعال کا ارتکاب کرتا ہے یا ایسے طرز عمل کے پیش کرنے کو یا تو واضح طور پر یا غیر واضح طور پر ایک فرد کی ملازمت کی شرائط (بناتا) ہے یا ایک شخص کی جانب سے ایسے طرز عمل کے پیش کرنے یا انکار کو ملازمت کے فیصلہ کے جو ایسے فرد کو متاثر کرتا ہوئی بنیاد (بناتا) ہو یا ایسے طرز عمل کی وجہ سے بدلہ لیتا ہے یا ایسے طرز عمل کو ایک شخص کے کام کی انجام دہی میں غیر مناسب طور پر مداخلت کرنے کی نیت سے مقتدر کرتا ہے یا تخویفانہ مخالفانہ یا دل شکن کام کرنے والا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

قید کی سزا دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی جو پانچ لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

وضاحت 1(1 Explanation): ایسا چال چلن واقع ہو سکتا ہے جائے عام پر بشمول مگر محدود نہیں مارکیٹوں، پبلک ٹرانسپورٹ، ٹھیلوں یا پارکوں تک یا یہ واقع ہو سکتا ہے نجی جگہوں پر بشمول مگر محدود نہیں جائے کاروں، نجی اجتماعوں یا گھروں تک۔

وضاحت۔2 (2 Explanation): جائے کار سے مراد کام کرنے کا مقام یا جگہ جہاں ایک ادارہ یا آجر (کام کو) چلاتا ہے یہ ایک خاص عمارت، فیکٹری یا کھلا علاقہ یا وسیع جغرافیائی علاقہ ہو سکتا ہے جہاں ادارہ کی سرگرمیوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے جنسی پیش قدمی کام کرنے کے اوقات کے بعد اور جائے کار کے باہر واقع ہو سکتی ہے یہ رسائی ہے جو تیاری کرنے والا (preparator) اس شخص تک رکھتا ہے جسے روزگار کے حالات یا روزگار کے، بانے منصبی اور سرگرمیوں کے ذریعے ہراساں کیا گیا ہو۔]

دفعہ 510۔ کسی شرابی شخص کی عامہ خلائق میں بداطواری

Misconduct in public by a drunken person

جو کوئی شخص نشے کی حالت میں جائے عامہ یا کسی ایسی جگہ جانکلے جہاں اس کا داخل ہونا مداخلت بے جا ہے اور وہاں وہ ایسے طریق پر عمل کرے کہ اس سے کسی شخص کو رنج پہنچے تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی معیاد چوبیس گھنٹے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار☆[تین روپے] تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ضابطہ: ناقابل دست اندازی، قابل ضمانت، ناقابل راضی نامہ، قابل سماعت بر مجسٹریٹ قابل سماعت ہر ... صرف مصالحتی عدالت سماعت کر سکتی ہے۔

==========

باب 23

جرموں کے اقدام کے بیان میں

OF ATTEMPTS TO COMMIT OFFENCES

دفعہ 511۔ ایسے جرائم کے ارتکاب کے اقدام جن کی سزا عمر قید یا کمتر میعاد کی قید مقرر ہے

Punishment for attempted to commit offences punishable with imprisonment for life or for a shorter terms

جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا اقدام کرے جو مجموعہ ہذا کی رو سے عمر قید یا قید سے قابل سزا ہے یا جو ایسے جرم کے ارتکاب کا باعث ہونے کا اقدام کرے اور ایسے تمام اقدام میں جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی فعل کرے تو جب مجموعہ ہذا میں ایسے اقدام کی سزایابی کے لیے صریح حکم نہ دیا گیا ہو اس کو کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہو، جس کی معیاد کے نصف تک ہو سکتی ہے جو جرم مذکور کے لیے بڑی سے بڑی مقرر ہے یا جرمانہ☆☆[کا یا ضمانت] جو اس جرم کے لیے مقرر ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

25-10-2002 (LXXXVI OF 2002)

تمثیلات
Illustrations

(a) الف ایک صندوق توڑ کر کچھ ہیرے چرانے کا اقدام کرے اور اس طرح اس صندوق کھولنے پر اس کو معلوم ہو کہ اس میں کوئی ہیرے نہیں ہیں، تو اس نے ایک فعل کیا جو سرقہ کے ارتکاب کی طرف قدم ہے اور اس لیے الف اس دفعہ کی رو سے مجرم ہے۔

(b) الف ج کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کی جیب کترنے کا اقدام کرے۔ ج کی جیب میں کچھ نہ ہونے سے الف اس اقدام میں کامیاب نہ ہو، تو الف اس دفعہ کی رو سے مجرم ہے۔

شرح

دفعہ ہذا عمومی نوعیت کی حامل ہے۔ کسی جرم کے اقدام کرنے پر، جس کی مجموعہ ہذا میں علیحدہ سزا نہ مقرر ہو اور ایسے جرم کی سزا قید عمر قید یا قید ہو تو ملزم کو دفعہ ہذا کے تحت سزا دی جائے گی۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کے مطابق دفعہ ہذا کا اطلاق قتل کے مقدمات پر نہیں ہوگا کیونکہ اس لیے دفعہ 307 میں علیحدہ احکام موجود ہیں۔[(1887) 20 All. 143] بمبئی ہائی کورٹ کا فیصلہ اس کے برعکس ہے۔ پنجاب کی چیف کورٹ کے مطابق دفعہ ہذا کے احکام دفعہ 307 سے زیادہ وسعت پذیر ہیں۔

جرم کے مراحل: ہر جرم میں پہلے سے ارادہ جنم لیتا ہے۔ پھر اس کے ارتکاب کی تیاری ہوتی ہے، پھر اس کے ارتکاب کا اقدام ہوتا ہے۔ اگر یہ آخری مرحلہ کامیاب ہو جائے تو جرم مکمل ہو جاتا ہے ورنہ نامکمل رہتا ہے۔ قانون احکام کرنے والے کو بھی سزا دیتا ہے۔ کیونکہ جرم کا اقدام ناکام ہو جانے پر بھی جو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے وہ اپنی جگہ نقصان دہ اور دل آزاری کا باعث بنتا ہے۔

اقدام ایک ایسا فعل ہے جو کسی مجرمانہ ارادے (Criminal design) کی جزوی تکمیل میں کیا جاتا ہے جو محض تیاری (preparation) سے زیادہ ہوتا ہے لیکن واقعی تکمیل (actual consummation) سے کم اور بجز تکمیل کرنے سے قاصر رہنے کے اساسی جرم (substantive crime) کے تمام عناصر کا حامل ہوتا ہے۔[1995 P.Cr.LJ 877(c)]

کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا اقدام، جرم کا ارتکاب کرنے کی نیت، جرم کی تکمیل کی طرف کسی فعل کی انجام دہی اور ایسے حالات کی بناء پر جو مجرم کے اختیار سے باہر ہوں، اس کے ارتکاب کی تکمیل کرنے سے قاصر رہنے پر مشتمل ہے، آزمائش (test) کہ آیا کوئی جرم کرنے کا اقدام کیا گیا ہے، مذکورہ تینوں اجزائے والے سے واتعاتی ہے۔[1996 MLD 878 (a)]

جرم کرنے کا ارادہ جس کی تکمیل میں یا جس کی پشت پر کوئی خارجی عمل نہ ہو جرم کی تشکیل نہیں کرے گا۔ ارادہ نہ تو فعل کا بدل ہے نہ اس کی تکمیل۔

اس کے بعد تیاری کا مرحلہ آتا ہے۔ تیاری جرم کے ارتکاب کے لیے وسائل اور ہتھکنڈوں کی ترکیب اور ترتیب پر مبنی ہے ایسے ذرائع جو جرم کے ارتکاب کے لیے ضروری ہیں۔ ایسے افعال جو تیاری کے مرحلے تک محدود ہیں دفعہ ہذا کی زد میں نہیں آتے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ ملزم سوائے آخری مرحلہ کے تمام مراحل کر لے۔ اتنا کافی ہوگا اگر وہ ارتکاب جرم کے لیے کوئی حتمی قدم اٹھالے۔

==============

جرائم برخلاف املاک

(نفاذ حدود) کا آرڈیننس

OFFENCES AGAINST PROPERTY (ENFORCEMENT OF HUDOOD) ORDINANCE

(VI OF 1979)

[10th February, 1979]

تمہید Preamble : املاک کے خلاف بعض جرائم سے متعلقہ قانون کی اسلامی احکام سے مطابقت کرنے کے لیے ایک آرڈیننس۔ ہرگاہ کہ یہ لازم ہے کہ جرائم برخلاف املاک کی نسبت موجودہ قانون کو ترمیم کیا جائے تاکہ اسے اسلامی احکام، جیسے کہ قرآن کریم و سنت رسول ﷺ میں تعین کردہ ہیں، کے مطابق بنایا جائے اور ہرگاہ کہ صدر مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔

لہٰذا اب 5 جولائی 1977ء کے اعلان کے بموجب معہ خواندگی قوانین (تسلسل نفاذ) کا فرمان بابت 1977ء (چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا فرمان نمبر 1 بابت 1977ء) اور ان تمام اختیارات کو زیر کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں مجاز کرتے ہیں، صدر بخوشی مندرجہ ذیل آرڈیننس وضع کرتے اور جاری کرتے ہیں۔

ابتدائی
Preliminary

دفعہ 1۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز Short title, extent & Commencement :

(1) آرڈیننس ہذا کو جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کا آرڈیننس مجریہ 1979ء کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) اس کا نفاذ 12 ربیع الاول 1399 ہجری یعنی 10 فروری 1979ء سے ہوگا۔

دفعہ 2۔ تعریفات Definitions : آرڈیننس ہذا میں تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی ہو:

(a) "بالغ "Adult" سے مراد ایسا شخص ہے جو اٹھارہ سال کی عمر کا ہو چکا ہو، یا بلوغت کو پہنچ چکا ہو۔

(b) "مجاز میڈیکل افسر Authorised Medical Officer" سے مراد کسی بھی طرح لقب یافتہ میڈیکل افسر ہے جسے حکومت کی طرف سے اختیار دیا گیا ہو۔

(c) "حد "Hadd" سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآن کریم یا سنت رسول ﷺ میں حکم دیا گیا ہو۔

(d) "حرز "Hirz" سے مراد املاک کی تحویل کے لیے کیا گیا انتظام ہے۔

وضاحت Explanation -1 : وہ املاک جو کسی مکان میں رکھی ہوں خواہ اس کا دروازہ بند ہو یا نہ، یا کسی الماری یا صندوق یا ڈبہ میں ہو یا کسی شخص کی تحویل میں ہو، خواہ اسے ایسی تحویل کے لیے اجرت دی گئی ہو یا نہ، حرز

کہلائے گی۔

وضاحت 2- Explanation : اگر کوئی واحد کنبہ ایک مکان میں رہتا ہے تو سارا مکان واحد "حرز" پر مشتمل ہوگا لیکن اگر دو یا دو سے زائد کنبے ایک ہی مکان میں الگ الگ رہتے ہوں تو وہ حصہ جو ہر کنبے کے قبضے میں ہوگا ایک علیحدہ حرز پر مشتمل ہوگا۔

(e) "عمر قید Imprisonment for Life" سے مراد موت تک قید ہے۔

(f) "نصاب Nisab" سے مراد وہ نصاب ہے جو دفعہ 6 میں درج ہے۔

(g) "تعزیر Tazir" سے مراد حد کے علاوہ کوئی اور سزا ہے۔

اور تمام دیگر اصطلاحات اور عبارات جن کی تعریف آرڈیننس ہذا میں نہیں کی گئی، کے وہی معانی ہوں گے جو مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860 (Act XLV of 1860) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (Act V of 1898) میں ہیں۔

دفعہ 3- آرڈیننس دیگر قوانین پر غالب ہوگا

Ordinance to override other Laws

آرڈیننس ہذا کے احکام، کسی دیگر نافذالوقت قانون میں کسی امر کے باوصف مؤثر ہوں گے۔

دفعہ 4- چوری کی دو اقسام Two kinds of theft: چوری یا تو چوری مستوجب حد یا چوری مستوجب تعزیر ہوگی۔

دفعہ 5- چوری مستوجب حد Theft liable to Hadd: جو کوئی بالغ ہوتے ہوئے، خفیہ طور پر، کسی حرز سے، نصاب کی مالیت یا زیادہ کی املاک، جو مسروقہ املاک نہ ہو، کی چوری کا ارتکاب کرے گا یہ جانتے ہوئے کہ وہ نصاب کی مالیت کی یا اس سے زیادہ کی ہوں یا ہو سکتی ہیں تو وہ، آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع، چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا۔

تشریح Explanation 1: دفعہ ہذا میں مسروقہ املاک میں وہ املاک شامل نہیں جو مجرمانہ تصرف بے جا میں لائی گئی ہوں یا جن کی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

تشریح Explanation 2 : دفعہ ہذا میں "خفیہ طور پر" سے یہ مراد ہے کہ چوری کرنے والا شخص یہ یقین رکھتے ہوئے ایسی چوری کا ارتکاب کرتا ہے کہ چوری کا شکار شخص اس کے فعل سے لاعلم ہے۔ خفیہ طور پر املاک لے جانے کے لیے یہ لازم ہے کہ اگر دن کا وقت ہے، جس میں طلوع آفتاب سے پہلے ایک گھنٹہ اور غروب آفتاب کے بعد دو گھنٹے شامل ہیں۔ چوری چھپے کا عمل جرم مکمل ہونے تک جاری رہنا چاہیے اور اگر رات کا وقت ہو تو ضروری نہیں کہ چوری چھپے کا عمل جرم کے آغاز کے بعد جاری رہے۔

دفعہ 6- نصاب Nisab: نصاب برائے چوری مستوجب حد، بوقت چوری، چار اعشاریہ چار پانچ سات (4.457) گرام سونا یا اسی مالیت کی دیگر املاک ہوں گی۔

تشریح Explanation : اگر چوری ایک ہی حرز سے ایک سے زائد بار کی جائے یا ایک سے زائد حرز سے اور چوری شدہ املاک کی مالیت ہر صورت میں نصاب سے کم ہو تو یہ چوری مستوجب حد نہیں ہوگی خواہ تمام کارروائیوں میں املاک کی کارروائیوں مجموعی طور پر نصاب کے برابر یا زائد ہوگئی ہو۔

مثالیں : (a) الف واحد کنبہ کے مقبوضہ مکان میں داخل ہوتا ہے اور مختلف کمروں سے مال چراتا ہے جس کی مالیت مجموعی طور پر نصاب یا اس سے زائد ہے ایسی چوری مستوجب حد ہے۔ اگرچہ کسی واحد کمرے سے اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر نہ ہو۔ اگر مکان میں ایک سے زیادہ کنبے رہائش پذیر ہوں اور کسی واحد کنبہ کے حرز سے اٹھائے گئے مال کی

قیمت نصاب سے کم ہے تو یہ چوری مستوجب حد نہ ہوگی- اگرچہ اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو-

(b) الف ایک مکان میں کئی دفعہ داخل ہوتا ہے اور ہر دفعہ مکان سے مال چوری کرتا ہے جس کی مالیت نصاب کے برابر نہیں- ایسی چوری مستوجب حد نہیں- اگرچہ اٹھائے گئے مال کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ بن گئی ہو-

دفعہ 7- مستوجب حد چوری کا ثبوت Proof of theft liable to hadd: چوری مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا یعنی:

(a) ملزم چوری مستوجب حد کے ارتکاب کا اقبال کرلے اور

(b) کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہان، چوری کے شکار کے علاوہ، جن کے متعلق تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت کو اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، وقوعہ کے عینی شاہد کے طور پر گواہی دیں-

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں-

مزید شرط یہ ہے کہ چوری کے شکار شخص یا اس کی جانب سے مجاز کردہ شخص کا بیان، عینی شاہدوں کا بیان قلم بند کرنے سے قبل قلم بند کیا جائے گا-

تشریح Exlanation: دفعہ ہذا میں تزکیہ الشہود سے مراد وہ طریقہ تحقیق ہے جو عدالت اپنے اطمینان کے لیے گواہ کے معتبر ہونے کی نسبت اختیار کرے-

دفعہ 8- مستوجب حد چوری کا ایک سے زائد اشخاص کی طرف سے ارتکاب
Commission of theft liable to hadd by more than one person

جب چوری مستوجب حد کا ارتکاب ایک سے زائد اشخاص کریں اور مسروقہ مال کی مجموعی مالیت اتنی ہو کہ اگر اسے ان لوگوں میں جو حرز میں داخل ہوئے برابر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کو اتنا حصہ ملے جو نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو، تو ان تمام پر، جو حرز میں داخل ہوئے تھے، حد قائم کی جائے گی، خواہ ان میں سے ہر ایک نے مال مسروقہ یا اس کے کسی حصہ کو اٹھایا یا نہ اٹھایا ہو-

دفعہ 9- مستوجب حد چوری کی سزا Punishment for theft liable to hadd: (1) جو کوئی پہلی بار چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا، اسے دائیں ہاتھ کو کلائی کے جوڑ سے کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی-

(2) جو کوئی دوسری بار چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا اسے اس کے بائیں پاؤں کو ٹخنے تک کاٹ دینے کی سزا دی جائے گی-

(3) جو کوئی تیسری بار یا اس کے بعد کسی وقت بھی، چوری مستوجب حد کا مرتکب ہوگا، اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی-

(4) ضمنی دفعہ (1) یا ضمنی دفعہ (2) کے تحت سزا پر عمل درآمد اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں سزا یابی کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہو، اور جب تک سزا کی توثیق اور اس پر عمل درآمد نہ ہو جائے، مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو-

(5) کسی ایسے شخص کی صورت میں جسے ضمنی دفعہ (3) کے تحت عمر قید کی سزا دی گئی ہو، اگر عدالت اپیل مطمئن ہو

کہ وہ خلوص دل سے تائب ہے تو اسے ایسی شرائط پر رہا کیا جا سکتا ہے جو عدالت عائد کرنا مناسب سمجھے۔

(6) عضو کاٹنے کا عمل میڈیکل افسر مجاز سرانجام دے گا۔

(7) اگر حد پر عمل درآمد کرنے کے وقت میڈیکل افسر مجاز کی رائے ہو کہ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی وجہ سے مجرم کی موت واقع ہو سکتی ہے تو حد پر عمل درآمد اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے گا جب تک موت کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔

دفعہ 10- وہ صورتیں جن میں حد عائد نہ کی جائے گی

Cases in which hadd shall not be imposed

مندرجہ ذیل صورتوں میں حد عائد نہیں کی جائے گی یعنی:

(a) جب مجرم اور چوری کا شکار شخص آپس میں رشتہ دار ہوں، بطور:

(i) زوجین (میاں بیوی)۔

(ii) پدری یا مادری آباؤ اجداد۔

(iii) پدری یا مادری اولادیں۔

(iv) باپ یا ماں کے بھائی یا بہنیں، یا۔

(v) بھائی یا بہنیں یا ان کے بچے۔

(b) جب کسی مہمان نے اپنے میزبان کے گھر سے چوری کی ہو۔

(c) جب کسی ملازم یا اجیر نے اپنے مالک یا آجر کے حرز سے چوری کی ہو جہاں اس کو رسائی دی گئی ہو۔

(d) جب مسروقہ مال جنگلی گھاس، مچھلی، پرندہ، کتا، سور، نشہ آور شے، موسیقی کا آلہ ہو یا جلد تلف ہونے والی خوردنی اشیاء جن کے خراب ہونے سے بچاؤ کا بندوبست نہ ہو۔

(e) جب مجرم کا مال مسروقہ میں حصہ ہو، جس کی مالیت اس کا حصہ منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو۔

(f) جب کوئی قرض خواہ اپنے قرض دار کی املاک چوری کرنے، جس کی مالیت اس کو واجب الادا رقم منہا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو۔

(g) جب مجرم نے اکراہ یا اضطرار کے تحت چوری کی ہو۔

تشریح Explanation: اس ضمن میں:

(i) "اکراہ" سے مراد کسی شخص کی اپنی یا کسی دیگر شخص کی ذات، املاک یا عزت کو ضرر پہنچانے کا خوف دلانا ہے، اور

(ii) "اضطرار" سے مراد ایسی صورت ہے جس میں شدید بھوک یا پیاس کی وجہ سے موت کا خدشہ لاحق ہو۔

(h) جب مجرم نے اپنی گرفتاری سے قبل، پچھتاوے کی بناء پر، مال مسروقہ مظلوم کو واپس کر دیا ہو اور خود کو حاکم مجاز کے حوالہ کر دیا ہو۔

دفعہ 11- وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا
Cases in which hadd shall not be enforced

(1) مندرجہ ذیل صورتوں میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا یعنی:

(a) جب چوری صرف مجرم کے اعتراف سے ثابت ہو، لیکن حد پر عمل درآمد سے قبل وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے۔

(b) جب چوری شہادتوں سے ثابت ہو لیکن حد پر عمل درآمد ہونے سے قبل کوئی گواہ اپنی گواہی سے منحرف ہو جائے جس سے کہ عینی شاہدوں کی تعداد دو سے کم رہ جائے۔

(c) جب حد پر عمل درآمد سے پیشتر چوری کا شکار شخص اپنا چوری کا الزام واپس لے لے، یا بیان دے کہ سزا یاب نے جھوٹا اعتراف کیا ہے، یا یہ کہ عینی شاہدوں میں سے کسی نے جھوٹی گواہی دی ہے اور اس طرح عینی شاہدوں کی تعداد دو سے کم ہو جائے اور

(d) جب مجرم کا بایاں ہاتھ یا بایاں انگوٹھا یا بائیں ہاتھ کی کم از کم دو انگلیاں یا دایاں پاؤں موجود نہ ہوں یا بالکل ناکارہ ہوں۔

(2) ضمنی دفعہ (1) کے فقرہ (a) کی مذکورہ صورت میں، عدالت دوبارہ سماعت کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔

(3) ضمنی دفعہ (1) کے فقرہ (b) یا فقرہ (c) یا فقرہ (d) میں متذکرہ صورت میں، ریکارڈ پر موجود شہادت کی بناء پر عدالت تعزیر کا حکم دے سکتی ہے۔

دفعہ 12- مال مسروقہ کی واپسی Return of stolen property: (1) اگر مال مسروقہ اصلی یا قابل شناخت حالت میں پایا گیا ہو یا ایسی حالت میں کہ جس میں اسے بدل دیا گیا ہو یا جس سے اس کا تبادلہ کر لیا گیا ہو، تو اسے مال کے مالک کو واپس کرا دیا جائے گا۔ خواہ یہ مجرم یا کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو یا برآمد کیا گیا ہو۔

(2) اگر مال مسروقہ، جب وہ مجرم کے قبضہ میں تھا، گم ہو گیا ہو یا خرچ کر دیا گیا ہو، اور اس کے خلاف حد کا نفاذ کیا گیا ہو تو مجرم کو اس کا معاوضہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

دفعہ 13- چوری مستوجب تعزیر Theft liable to Tazir: جو کوئی ایسی چوری کا ارتکاب کرے جو مستوجب حد نہ ہو یا جس کے لیے دفعہ (7) میں متذکرہ کسی صورت میں ثبوت موجود نہ ہو یا جس کے لیے آرڈیننس ہذا کے تحت حد عائد یا نافذ نہ کی جا سکے، وہ مستوجب تعزیر ہو گا۔

دفعہ 14- چوری مستوجب تعزیر کی سزا
Punishment for theft liable to Tazir

جو کوئی چوری مستوجب تعزیر کا مرتکب ہو، اسے تعزیرات پاکستان (Act XLV of 1860) میں چوری کے جرم کی مقرر کردہ سزا دی جائے گی۔

دفعہ 15- حرابہ کی تعریف Definition of Haraabah: جب کوئی ایک یا زائد اشخاص، خواہ ہتھیاروں سے مسلح ہوں یا نہ، کسی دوسرے کا مال لوٹنے کے لیے طاقت کا استعمال کریں اور اس پر حملہ آور ہوں یا مزاحمت بے جا کریں یا اسے مار دینے یا ضرر پہنچانے کا خوف دلائیں تو ایسا شخص یا اشخاص حرابہ کے مرتکب کہلائیں گے۔

دفعہ 16- حرابہ کا ثبوت Proof of Haraabah: دفعہ (7) کے احکام بمناسب تبدیلی حرابہ کے ثبوت کے لیے

اطلاق پذیر ہوں گے۔

دفعہ 17۔ حرابہ کی سزا Punishment of Haraabah: (1) جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو، جس کے دوران نہ تو کسی قتل کا ارتکاب ہوا ہو نہ ہی کوئی مال لوٹا گیا ہو تو اسے کوڑوں کی سزا دی جائے گی جو تیس کوڑوں سے زیادہ نہ ہو گی اور اس وقت تک قید بامشقت کی سزا، جب تک کہ عدالت کی اس کے تائب ہونے کے متعلق تسلی نہ ہو جائے۔

بشرطیکہ سزائے قید کسی صورت میں تین سال سے کم نہ ہو گی۔

(2) جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران میں کوئی مال نہ لوٹا گیا ہو، لیکن کسی شخص کو ضرر پہنچایا گیا ہو تو اسے ضمنی دفعہ (1) میں مقرر کردہ سزا کے علاوہ اس طرح ضرر پہنچانے کے جرم میں ایسے دیگر رائج الوقت قانون کے مطابق سزا دی جائے گی، جو قابل اطلاق ہو۔

(3) جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو، جس کے دوران میں کوئی قتل نہ ہوا ہو لیکن مال، جس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو، لوٹا گیا ہو، تو اسے، اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے اور بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔

بشرطیکہ جب حرابہ کا ارتکاب ایک سے زیادہ اشخاص نے مل کر کیا ہو تو عضو قطع کرنے کی سزا صرف اس صورت میں عائد کی جائے گی جب ان میں سے ہر ایک کے حصہ کی قیمت نصاب سے کم نہ ہو۔

مزید شرط یہ ہے کہ اگر کسی مجرم کا بایاں ہاتھ یا دایاں پاؤں نہ ہو یا بالکل ناکارہ ہو تو دوسرے ہاتھ یا پاؤں، جیسی کہ صورت ہو، کاٹنے کی سزا، عائد نہیں کی جائے گی اور مجرم کو ایسی مدت کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو چودہ سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا، جو تیس کوڑوں سے زائد نہ ہو گی۔

(4) جو کوئی بالغ حرابہ کا مجرم ہو جس کے دوران میں اس نے قتل کا ارتکاب کیا ہو تو اسے بطور حد عائد کردہ موت کی سزا دی جائے گی۔

(5) ضمنی دفعہ (3) کے تحت سزا پر، سوائے دوسرے فقرہ اشتثنائیہ یا ضمنی دفعہ (4) کے تحت سزا کے، عمل درآمد نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ سزا کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں حکم سزایابی کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہے اور سزا قطع عضو کی ہو تو اس کی توثیق اور عمل درآمد ہونے تک سزایاب کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

(6) دفعہ (9) کی ضمنی دفعہ (6) اور ضمنی دفعہ (7) کے احکام، دفعہ ہذا کے تحت قطع عضو کی سزا کے عمل درآمد پر، اطلاق پذیر ہوں گے۔

دفعہ 18۔ وہ صورتیں جن میں حرابہ کی بنا پر قطع عضو یا موت کی سزا عائد یا نافذ نہ کی جائے گی

Cases in which punishment of amputation or death for 'Haraabah' shall not be imposed or enforced

ایسی صورتوں میں جن میں چوری مستوجب حد پر حد عائد نہ کی جا سکتی ہو۔ حرابہ کے جرم میں قطع عضو یا موت کی سزا عائد یا نافذ نہیں کی جائے گی اور ایسی صورتوں پر دفعہ 10 اور دفعہ 11 کے احکام بہ تبدیلی مناسب اطلاق پذیر ہوں گے۔

دفعہ 19۔ حرابہ کے دوران میں لوٹے ہوئے مال کی واپسی

Return of property taken away during Haraabah

دفعہ 13 کے احکام بہ تبدیلی مناسب، حرابہ کے دوران لوٹے ہوئے مال کی واپسی پر، اس طرح اطلاق ہو گا کہ

متذکرہ دفعہ کی ضمنی دفعہ (2) اس طور پر موثر ہو گویا کہ اس میں لفظ "حد" کی بجائے "قطع عضو یا موت کی سزا" کے الفاظ بدل دیئے گئے ہوں۔

دفعہ 20- مستوجب تعزیر حرابہ Punishment for Haraabah liable to Tazir: جو کوئی حرابہ کا ارتکاب کرے جو دفعہ 17 میں مقرر سزا کا مستوجب نہ ہو یا جس کے لیے ان صورتوں میں سے کسی ایک میں، جو دفعہ (7) میں مذکور ہیں، ثبوت موجود نہ ہو یا جس کے لیے آرڈیننس ہذا کے تحت قطع عضو یا موت کی سزا عائد یا نافذ نہ کی جا سکے، تو اسے مجموعہ تعزیرات پاکستان (Act XLV of 1860) کے تحت ڈکیتی، سرقہ بالجبر یا استحصال بالجبر کے جرم کے لیے مقرر کردہ سزا، جیسی کہ صورت ہو، دی جائے گی۔

دفعہ 21- "رسہ گیری" یا "پتھاری داری" کی سزا
Punishment for "Rassagiri" or "Patharidari"

(1) جو کوئی ایسے شخص یا اشخاص کے گروہ کی، جو مویشیوں کی چوری کرتے ہوں، سرپرستی، حفاظت یا کسی طریقہ سے اعانت کرے گا یا پناہ دے گا اس سمجھوتہ کے تحت کہ اسے ان مویشیوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ مویشی ملیں گے، جن کی نسبت جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو یا ان کی آمدنی سے حصہ ملے گا، وہ رسہ گیری یا "پتھاری داری" کے جرم کا مرتکب کہلائے۔

(2) جو کوئی "رسہ گیری" یا "پتھاری داری" کے جرم کا مرتکب ہو گا اسے ایسی مدت تک قید بامشقت، جو چودہ سال تک ہو سکتی ہے یا کوڑوں کی سزا جو ستر کوڑوں سے زیادہ نہ ہو گی اور اس کی تمام غیر منقولہ جائیداد کی ضبطی اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

دفعہ 22- آرڈیننس ہذا سے قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا
Punishment for attempt to commit offence punishable by this Ordinance

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرے گا جو آرڈیننس ہذا کے تحت قابل سزا ہے یا ایسا جرم کرانے کا موجب ہو گا اور اس کوشش میں جرم کے ارتکاب کے لیے کوئی فعل سرزد کرے گا تو اسے، اگر آرڈیننس ہذا کے تحت ایسے اقدام کی سزا کے لیے کوئی صریح حکم موجود نہ ہو، ایسی مدت کے لیے کسی ایک قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے۔

مثالیں
Illustrations

(a) الف ایک ڈبہ توڑ کر کچھ جواہرات چرانے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح ڈبہ کھولنے کے بعد اسے پتہ چلتا ہے کہ اس میں کوئی جواہرات نہیں ہیں۔ اس نے چوری کے جرم کے ارتکاب کے لیے ایک فعل سرزد کیا ہے اور اس لیے دفعہ ہذا کے تحت مجرم ہے۔

(b) زید، بکر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر زید کی جیب کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ زید اس کوشش میں ناکام رہتا ہے، کیونکہ بکر کی جیب میں کچھ نہ تھا زید اس دفعہ کے تحت مجرم ہے۔

دفعہ 23- مجموعہ تعزیرات پاکستان (Act XLV of 1860) کے بعض احکام کا اطلاق
Application of certain provisions of Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860)

(1) بجز اس کے کہ آرڈیننس ہذا میں کوئی اس کے برعکس صریح حکم موجود ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان

(Act XLV of 1860) کے باب 2 کی دفعات 34 تا 38، باب 3 کی دفعات 71، 72 اور باب 8 کی دفعہ 149 کے احکام کا، مناسب تبدیلی کے ساتھ، آرڈیننس ہذا کے تحت جرائم کی نسبت اطلاق ہو گا۔

(2) جو کوئی کسی ایسے جرم کی اعانت کا مجرم ہو گا جو آرڈیننس ہذا کے تحت مستوجب حد ہے تو وہ اس جرم کی، تعزیر کے تحت مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہو گا۔

دفعہ 24- مجموعہ ضابطہ فوجداری (Act V of 1898) کا اطلاق

Application of Code of Criminal Procedure, 1898

(1) مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898 (Act V of 1898) کے احکام کا بمناسب تبدیلی، آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق ہو گا۔

بشرطیکہ اگر شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ مجرم کسی اور قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا مرتکب ہوا ہے تو، اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کی سزا دینے کا اختیار رکھتی ہو، اسے اس جرم کا مرتکب قرار دیا جا سکتا ہے اور سزا دی جا سکتی ہے۔

☆ [مزید شرط یہ کہ کوئی جرم جو زیر دفعہ 9 یا دفعہ 17 قابل سزا ہو اس کی سماعت سیشن کورٹ کرے گی نہ کہ مجسٹریٹ بااختیار دفعہ 30 کرے گا اور ان دونوں دفعات میں سے کسی ایک کی اپیل یا کسی اور دفعہ کے تحت کی گئی کارروائی کی اپیل جس میں دو سال سے زیادہ کی سزا دی گئی ہو فیڈرل شریعت کورٹ میں کی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت عدالت سیشن مقدمہ کی سماعت معمولاً اس تحصیل کے صدر مقام پر کرے گی جس میں کہ مبینہ طور پر ارتکاب جرم کیا گیا ہو۔]

(2) مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (Act V of 1898) کے توثیق سزائے موت کی بابت احکام، مناسب تبدیلی کے ساتھ، آرڈیننس ہذا کے تحت سزاؤں کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

(3) مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898 (Act V of 1898) کی دفعہ 391، ضمنی دفعہ (3) یا دفعہ 393 کے احکام آرڈیننس ہذا کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق پذیر نہ ہوں گے۔

(4) مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 (Act V of 1898) کے باب 29 کے احکام آرڈیننس ہذا کی دفعہ 9 یا دفعہ 17 کے تحت دی گئی سزاؤں کی نسبت اطلاق پذیر نہ ہوں گے۔

دفعہ 25- عدالت کا صدارت کنندہ افسر مسلمان ہو گا

Presiding officer of Court to be a Muslim

اس عدالت کا صدارت کنندہ افسر جو آرڈیننس ہذا کے تحت کسی مقدمہ کا تصفیہ یا اپیل کی سماعت کر رہی ہو، مسلمان ہو گا۔

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو عدالت کا صدارت کنندہ افسر بھی غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

دفعہ 26- استثناء Saving: آرڈیننس ہذا میں کوئی امر ان مقدمات پر اطلاق پذیر تصور نہ ہو گا جو آرڈیننس ہذا کے آغاز سے فوری قبل زیر سماعت ہوں یا ایسے جرائم جن کا ایسے آغاز سے قبل ارتکاب کیا گیا ہو۔

============

☆ شرائط کا بروئے جرائم برخلاف املاک (نفاذ حدود) کے (ترمیمی) آرڈیننس XIX آف 1980 سے اضافہ ہوا۔

جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس

Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance,

(VII OF 1979)

[10th February, 1979]

آرڈیننس برائے توثیق اسلامی قوانین بابت زنا

تمہید Preamble: ہرگاہ کہ یہ ضروری ہے کہ موجودہ قانون بابت زنا کی ترمیم کی جائے تاکہ اسے قرآن کریم و سنت رسول ﷺ میں تعین کردہ اسلامی عقائد کے مطابق بنایا جائے۔

اور ہرگاہ کہ صدر مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کے بناء پر فوری کارروائی ضروری ہے۔

لہذا اب 5 جولائی 1977ء کے اعلان معہ خواندگی قوانین (تسلسل نفاذ) کا فرمان بابت 1977ء چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا فرمان نمبر 1 مجریہ 1977ء سے مطابقت کرتے ہوئے اوران تمام اختیارات کو زیر کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں مجاز کرتے ہیں، صدر بخوشی مندرجہ ذیل آرڈیننس وضع کرتے اور جاری کرتے ہیں۔

دفعہ 1۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز:

Short title, extent and commencement

(1) آرڈیننس ہذا کو جرم زنا (نفاذ حدود) کا آرڈیننس مجریہ 1979ء کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) اس کا نفاذ 12 ربیع الاول 1399ء یعنی 10 فروری 1979ء سے ہوگا۔

دفعہ 2۔ تعریفات Definitions: تاوقتیکہ آرڈیننس ہذا میں کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی ہو:

(a) ''بالغ'' (Adult) سے مراد ایسا شخص ہے کہ اگر وہ مرد ہو تو اٹھارہ سال کی عمر کا ہو چکا ہو اور اگر عورت ہو تو سولہ سال کی عمر کی ہو چکی ہو یا بلوغت کو پہنچ چکے ہوں۔

[1](aa) اقبال جرم سے مراد کسی عدالت کے برعکس فیصلہ کے قطع نظر زبانی بیان، واضح طور پر جرم زنا کے ارتکاب کو تسلیم کرنا، جو ملزم کی طرف سے معاملہ میں اختیار سماعت رکھنے والی عدالت سیشن کے روبرو یا زیر دفعہ 203 الف ضابطہ فوجداری 1898ء کے تحت جاری کردہ سمنات پر ملزم کی طرف سے رضا کارانہ دیا جاتا ہے۔]

(b) 'حد' (Hadd) سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآن کریم یا سنت رسولؐ سے حکم دیا گیا ہو۔

(c) منسوخ ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء۔]

(d) محصن (Muhsan) سے مراد

(i) کوئی بالغ مرد ہے جو فاتر العقل نہ ہو اور کسی ایسی مسلمان بالغہ عورت سے مباشرت کر چکا ہو جو اس وقت جب اس نے مباشرت کی، اس کے نکاح میں تھیں۔

(ii) کوئی مسلمان بالغ عورت جو فاتر العقل نہ ہو اور کسی ایسے مسلمان مرد سے مباشرت کر چکی ہو جو اس وقت جب اسکے ساتھ مباشرت کی، اس سے شادی شدہ تھا اور فاتر العقل نہ تھا۔

(e) [منسوخ ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء]

اور تمام دیگر اصلاحات اور عبارات جن کی تعریف آرڈیننس ہذا میں نہیں کی گئی، کے وہی معنی ہوں گے جو مجموعہ تعزیرات پاکستان (Act XLV of 1860) یا ضابطہ فوجداری 1898ء (Act V of 1898) میں دیے گئے ہیں۔

دفعہ 3۔ [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء۔]

1۔ دفعہ (aa) کا اضافہ کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء۔

دفعہ 4۔ زنا Zinat: ایک مرد اور ایک عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے۔ اگر وہ باہمی ا[***] شادی کے بغیر بالارادہ مباشرت کریں۔

[**وضاحت Explanation** تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے منسوخ ہوئی۔]

دفعہ 5۔ زنا مستوجب حد Zina Liable to Hadd: (1) زنا مستوجب حد زنا ہے اگر:

(a) اس کا ارتکاب ایسا مرد کرتا ہے جو بالغ ہے اور فاتر العقل نہیں، ایسی عورت سے، جس سے نہ اُس کی شادی ہوئی ہے اور نہ ہی وہ خود کو اُس سے شادی شدہ سمجھتا ہے۔

(b) اس کا ارتکاب ایسی عورت کرتی ہے جو بالغہ ہے اور فاتر العقل نہیں ہے، ایسے مرد سے، جس سے نہ تو اس کا نکاح ہوا ہے اور نہ ہی وہ خود اس سے شادی شدہ سمجھتی ہے۔

(2) جو کوئی زنا مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا، آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع:

(a) اگر وہ مرد / عورت ''محصن'' ہے تو کسی جائے عام سنگسار کر کے ہلاک کر دیا جائے گا، یا

(b) اگر وہ مرد / عورت ''محصن'' نہیں ہے تو کسی جائے عام پر، کوڑوں کی سزا، جس کی تعداد سو کوڑے ہوگی، دی جائے گی

(3) ضمنی دفعہ (2) کے تحت سزا پر اُس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا، جب تک سزا کی توثیق اُس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں اس سزا کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہو اور اگر کوڑوں کی سزا دی گئی ہے تو جب اس کی توثیق اور عمل درآمد نہ ہو جائے، مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

۲[5-A بعض دفعات کے تحت کوئی بھی مقدمہ تبدیل، دائر یا درج نہیں کیا جائے گا۔

No case to be converted, Lodged or Registered under certain provisions

کوئی نالش زنا زیر دفعہ 5 کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے دفعہ 203-A مجموعہ ضابطہ فوجداری اور کوئی مقدمہ جہاں پہ زنا

ا۔ لفظ جائز حذف ہوا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

۲۔ دفعہ 5-A کا اضافہ بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

بالجبر کا الزام لگایا جاتا ہے، کسی بھی مرحلہ زیر دفعہ 496-B تعزیرات پاکستان زنا بالرضا Fornication کی نالش میں تبدیل نہیں کیا جائے گا اور کوئی نالش بہ سلسلہ زنا بالرضا کسی بھی مرحلہ پر زیر دفعہ 5 جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء زنا یا فی الوقت نافذ العمل کی دیگر قانون کے تحت اسی نوعیت کے ایک جرم کی نالش میں تبدیل نہیں کی جائے گی۔]

دفعہ 6۔ [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعہ 7۔ [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعہ 8۔ زنا [***] مستوجب حد کا ثبوت:

Proof of Zina1[***]Liabile to Hadd

زنا [***] مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا یعنی:

(a) ملزم کسی با اختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے، یا

(b) کم از کم چار بالغ مسلمان مرد گواہان، جن کے متعلق عدالت کو تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو ملوظ رکھتے ہوئے، اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، جرم کے لیے لازمی، دخول کے فعل کے، چشم دید گواہان کے طور پر گواہی دیں۔

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

تشریح: دفعہ ہذا میں تزکیہ الشہود کے معنی تفتیش کا وہ طریقہ ہے جو عدالت کسی گواہ کے قابل اعتماد ہونے کے بارے میں، اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے، اختیار کرے۔

دفعہ 9۔ وہ صورتیں جن کا حد کا نفاذ نہیں ہوگا:

Cases in which Hadd shall not be enforced

1۔ الفاظ "یا زنا بالجبر" کو حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

(1) ایسی صورت میں جب کہ زنا ا[***] کا جرم صرف مجرم کے اقرار سے ثابت ہو، حد یا اس کے ایسے حصے، جن کا ابھی نفاذ ہونا باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر مجرم، حد یا اس کے ایسے حصہ کے نفاذ سے قبل، اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے۔

(2) ایسی صورت میں جب کہ زنا ا[***] کا جرم صرف شہادتوں سے ثابت ہو، تو حد یا اس کے ایسے حصہ، جس کا نفاذ باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر حد یا ایسے حصہ کے نفاذ سے قبل کوئی گواہ اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے جس سے کہ عینی شاہدوں کی تعداد گھٹ کر چار سے کم ہو جائے۔

(3) [حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

(4) حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعات 10 تا 16۔ [حذف ہوئیں بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعہ 17۔ سنگساری کی سزا پر عمل درآمد کا طریقہ کار:

Mode of execution of punishment of stoning to death

دفعہ (5) ۲[***] کے تحت دی گئی سنگساری کی سزا پر مندرجہ ذیل طریقہ سے عمل درآمد ہو گا یعنی:
ان گواہوں میں سے جنہوں نے مجرم کے خلاف شہادت دی تھی، جو دستیاب ہوں اسے سنگسار کرنا شروع کریں گے اور جبکہ سنگساری جاری ہو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد سنگساری اور گولی چلانا روک دیا جائے گا۔

دفعہ 18 تا 19۔ [حذف ہوئیں بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعہ 20۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (1898ء کا پانچواں قانون) کا اطلاق اور ترمیم

Application of Code of Criminal Procedure, Act V of 1898, and amendment

---

ا۔ الفاظ "(5) یا الجبر" کو حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

(1) مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (1898ء کا پانچواں قانون) جس کا بعد ازیں دفعہ ہذا میں بطور ''ضابطہ'' کے حوالہ دیا جائے گا، کے احکام، بمناسب تبدیلی، آرڈیننس ہذا کے تحت مقامات کی نسبت اطلاق پذیر ہوں گے۔

[شرطیہ فقرہ کو حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

[1] [2] [***] شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت قابل سزا جرم کی سماعت عدالت سیشن کرے گی نہ کہ کوئی مجسٹریٹ جسے مذکورہ ضابطہ کے دفعہ 30 کے تحت بااختیار کیا گیا ہو اور عدالت سیشن کے حکم کے خلاف اپیل وفاقی شریعت کی عدالت میں رجوع ہوگی:

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمہ کی سماعت عدالت سیشن معمولاً اس تحصیل کے صدر مقام پر کرے گی جس میں جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔

(2) سزائے موت کی توثیق سے متعلقہ ضابطہ کے احکام مناسب تبدیلی سے آرڈیننس ہذا کے تحت سزاؤں کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

(3) [حذف کیا گیا بذریعہ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

(4) ضابطہ کی دفعہ 391 کی ضمنی دفعہ (3) یا دفعہ 393 کے احکام کا آرڈیننس ہذا کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(5) [حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

(6) ضابطہ کی دفعہ 561 منسوخ کردہ تصور ہوگی۔

۱۔ ان شرائط کا بروئے کار رز نا نفاذ (ترمیمی) آرڈرز XX آف 1980ء سے اضافہ ہوا۔

۲۔ الفاظ کو حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیمی) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

دفعہ 21۔ عدالت کا صدارت کنندہ افسر مسلمان ہوگا۔

Presiding Officer of Court to be Muslim

اس عدالت کا صدارت کنندہ افسر جو آرڈیننس ہذا کے تحت کسی مقدمے یا کسی اپیل کی سماعت کرے،، مسلمان ہوگا۔

بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہو تو افسر صدارت کنندہ بھی غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

دفعہ 22۔ استثناء Saving: آرڈیننس ہذا میں کوئی امر اُن مقدمات پر، جو کسی عدالت کے پاس، آرڈیننس ہذا کے آغاز سے فوری پیشتر، زیر سماعت ہوں یا ان جرائم پر جن کا ارتکاب ایسے آغاز سے قبل ہوا ہو، اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔

==================

جرم قذف (نفاذ حد) آرڈیننس

Offence of Qazf (Enforcement of Hadd) Ordinance

(VIII OF 1979)

[10 فروری، 1979ء]

جرم قذف سے متعلقہ قانون کی اسلامی احکام سے مطابقت کرنے کے لئے ایک قانون

تمہید Preamble: ہرگاہ کہ ضروری ہے کہ موجودہ قانون بابت قذف کی ترمیم کی جائے تاکہ اسے قرآن کریم و سنت رسولؐ میں تعین کردہ اسلامی عقائد کے مطابق بنایا جائے۔

اور ہرگاہ کہ صدر مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی ضرورت ہے۔

لہٰذا اب 5 جولائی 1977ء کے اعلان کے بموجب معہ خواندگی قوانین (تسلسل نفاذ) کا فرمان بابت 1977ء (چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا فرمان نمبر 1 مجریہ 1977ء) وان تمام اختیارات کو زیر کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں مجاز کرتے ہیں، صدر بخوشی مندرجہ ذیل آرڈیننس وضع اور جاری کرتے ہیں۔

دفعہ 1۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز Short title, extent and commencement:

(1) آرڈیننس ہذا کو جرم قذف (نفاذ حد) کا آرڈیننس بابت 1979ء کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے پاکستان پر اطلاق پذیر ہوگا۔

(3) اس کا نفاذ 12 ربیع الاول 1399ء یعنی 10 فروری 1979ء سے ہوگا۔

دفعہ 2۔ تعریفات Definitions: آرڈیننس ہذا میں بجز اس کے کہ کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی ہو۔

[1][(a) ''بالغ ADULT'' ''حد HADD'' اور ''زنا ZINA'' وہی معنی رکھتے ہیں جو کہ جرم زنا (نفاذ حدود) آرڈیننس، 1979ء میں ہیں، اور]

1۔ شق (a) کو تبدیل کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

(b) دیگر تمام اصلاحات وعبارات، جن کی تصریح اس آرڈیننس میں نہیں کی گئی، کے وہی معنی ہوں گے جو کہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان (XLV of 1860) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (V of 1898) میں ہیں۔

دفعہ 3۔قذف Qazf: جوکوئی بذریعہ الفاظ، چاہے وہ بولے گئے ہوں یا پڑھے جانے کی نیت سے ہوں یا بذریعہ اشارات یا ظاہری علامتوں سے، کسی شخص پر زنا، کی تہمت لگائے گا یا اس کی اشاعت کرے گا۔ اسے ضرر پہنچانے کے لیے یا جان بوجھ کر یا یہ باور کرتے ہوئے کہ ایسی تہمت اس شخص کی شہرت کو نقصان پہنچائے گی یا اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے گی، سوائے ان صورتوں کے جو بعد ازاں مستثنٰی کی گئیں، قذف کا مرتکب کہلائے گا۔

وضاحت Explanation 1: کسی متوفی شخص پر زناء کی تہمت لگانا قذف کے مترادف ہوگا، اگر ایسی تہمت، اس شخص کے زندہ ہونے کی صورت میں، اس کی شہرت کو نقصان پہنچاتی یا اُس کے جذبات کو ٹھیس پہنچاتی اور اس کے خاندان یا دیگر قریبی رشتہ داروں کے جذبات کے لیے تکلیف دہ ہوتی۔

وضاحت Explanation 2: ایسی تہمت جو امکان کی صورت میں ہو یا اس کا اظہار طنزیہ طور پر کیا گیا ہو، قذف کے مترادف ہوسکتی ہے۔

استثناء اول (سچی تہمت جس کا عوامی مفاد میں لگایا جانا یا شائع کرنا ضروری ہو): کسی شخص پر زناء کی تہمت قذف نہ ہوگی اگر تہمت سچی ہے اور عوامی مفاد میں لگائی یا شائع کی گئی ہے۔ یہ عوامی مفاد میں ہے یا نہیں، ایک امر متعلقہ واقعات ہے۔

استثناء دوم (مجاز شخص کے پاس نیک نیتی سے کسی پر الزام لگانا): سوائے ان صورتوں کے جو بعد ازاں مذکور ہیں، کسی شخص پر کسی نیک نیتی سے ان میں سے کسی کے روبرو زناء کا الزام لگانا قذف نہ ہوگا۔ جن کو الزام کے موضوع کی نسبت اس شخص پر قانونی اختیار حاصل ہو۔

(a) کسی مستغیث نے عدالت میں کسی دوسرے شخص پر زناء کا الزام لگایا ہو لیکن اس کی تائید میں عدالت کے روبرو گواہان پیش کرنے میں ناکام رہا ہو۔

(b) عدالت کی تجویز کے مطابق کسی گواہ نے زناء، یا زناء بالجبر کے ارتکاب کے متعلق جھوٹی گواہی دی ہو۔

(c) عدالت کی تجویز کے مطابق کسی مستغیث نے زناء بالجبر کا جھوٹا الزام لگایا ہو۔

دفعہ 4۔ [حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے تحت۔]

دفعہ 5۔قذف مستوجب حد Qazf Liable to Hadd: کوئی شخص جو بالغ ہو، دانستہ طور پر اور بغیر ابہام کے، کسی خاص شخص کے خلاف، جو ''محصن'' ہے اور جنسی فعل کرنے کے قابل ہے۔ قذف زناء مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا،

آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع ،قذف مستوجب حد کا مرتکب کہلائے گا۔

وضاحت 1 Explanation 1: دفعہ ہذا میں ''محصن'' سے مراد کوئی صحیح الدماغ اور بالغ مسلمان ہے جس نے یا تو کبھی جنسی فعل نہ کیا ہو یا کیا ہو تو صرف اپنی یا اپنے جائز شادی شدہ بیوی یا خاوند سے کیا ہو۔

وضاحت 2 Explanation 2: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے متعلق یہ تہمت لگائے کہ وہ دوسرا شخص ناجائز اولاد ہے یا ایسے شخص کو جائز اولاد ماننے سے انکار کرے تو ایسا شخص دوسرے شخص کی والدہ کے متعلق قذف مستوجب حد کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

دفعہ 6۔ قذف مستوجب حد کا ثبوت Proof of Qazf Liable to Hadd:

[1][(1)] قذف مستوجب حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہو گا یعنی:

(a) ملزم کسی با اختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اعتراف کرے۔

(b) ملزم عدالت کے روبرو قذف کے جرم کا مرتکب ہوا ہو، اور

(c) کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہان، قذف کے شکار شخص کے علاوہ، جن کے متعلق عدالت کو، تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر، اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں (کبائر) سے اجتناب کرنے والے ہیں، قذف کے ارتکاب کے متعلق بلاواسطہ شہادت دیں۔

بشرطیکہ ملزم اگر غیر مسلم ہو تو گواہ غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

مزید شرط یہ ہے کہ مستغیث یا اس کی طرف سے مجاز کردہ شخص کا بیان (لازمی طور پر) گواہوں کے بیانات قلمبند کرنے سے قبل قلمبند کیا جائے گا۔

[2][(2)] عدالت کا افسر صدارت کنندہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 203-A کے تحت نالش کو خارج کرتے ہوئے یا زیر دفعہ 7 جرم (نفاذ حدود) آرڈیننس 1979ء (آرڈیننس VIII آف 1979ء) ایک ملزم کو بری کرتے ہوئے اگر مطمئن ہو جاتا ہے کہ قذف مستوجب کے جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو وہ کسی ثبوت قذف کا تقاضا نہیں کرے گا اور زیر دفعہ 7 سزا صادر کرنے کے لئے کارروائی کو لے گا۔]

دفعہ 7۔ قذف مستوجب حد کی سزا Punishment of Qazf Liable to Hadd:

(1) جو کوئی قذف مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا، اس کو اسی (80) کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

(2) کسی شخص کے قذف مستوجب حد کے جرم میں سزایاب ہونے کے بعد اس کی شہادت کسی عدالت قانون میں قابل قبول نہ

1۔ دفعہ 6 کی عبارت کو ذیلی دفعہ (1) نمبر لگایا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

ہوگی۔

(3) ضمنی دفعہ (1) کے تحت دی گئی سزا پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اس کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی، جس میں سزایاب کرنے والی عدالت کے خلاف اپیل دائر کی جاسکتی ہو اور جب تک اس سزا کی توثیق اور عمل درآمد نہیں ہو جاتا، تابع احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء، (1898ء کا پانچواں قانون) بابت منظوری ضمانت یا التواء سزا، مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

دفعہ 8۔ استغاثہ کون دائر کرسکتا ہے Who can file a Complaint: آرڈیننس ہذا کے تحت کوئی کارروائی سوائے مندرجہ ذیل کی طرف سے [1][***] عدالت میں استغاثہ کرنے کے نہیں کی جائے گی۔

(a) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو، زندہ ہے تو وہ خود یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کوئی شخص

(b) اگر وہ شخص جس کی نسبت قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو، فوت ہو چکا ہے تو اس شخص کے آباؤاجداد یا اولاد میں سے کوئی فرد

دفعہ 9۔ وہ صورتیں جن میں حد عائد یا نافذ نہ کی جائے گی۔

Cases in which Hadd shall not be imposed or enforced

(1) مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی میں بھی قذف کے لیے حد عائد نہ کی جائے گی یعنی:

(a) جب کسی شخص نے اپنی اولاد میں سے کسی کے خلاف قذف کا ارتکاب کیا ہو۔

(b) جب وہ شخص، جس کے متعلق قذف کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جو مستغیث ہو، کارروائی کے دوران فوت ہو گیا ہو، اور

(c) جب اتہام سچا ثابت ہو گیا ہو۔

[2][(2) کسی مقدمہ میں جس میں حد کی تعمیل سے قبل مستغیث قذف کے الزام کو واپس لیتا ہے یا بیان دیتا ہے کہ ملزم نے قذف کا جھوٹا اقبال کیا تھا کہ گواہوں میں سے کسی نے جھوٹا بیان دیا تھا تو حد نافذ نہیں کی جائے گی۔]

دفعہ 10 ۔[حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 11 ۔[حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 12 ۔[حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 13 ۔[حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 14 ۔لعان Lien: (1) جب کوئی شوہر کسی عدالت میں اپنی بیوی پر، جو دفعہ (5) کے معنوں میں ''محصن'' ہے زنا کا

1۔ الفاظ ''پولیس میں رپورٹ کرانے کے یا'' کو حذف کیا گیا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

الزام لگائے اور بیوی اس الزام کو درست تسلیم نہ کرے تو لعان کا مندرجہ ذیل ضابطہ اطلاق پذیر ہوگا یعنی:

(a) شوہر عدالت کے روبرو حلف اٹھا کر کہے گا۔

''میں قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی بیوی (بیوی کا نام) کے خلاف زناء کا الزام لگانے میں یقیناً سچا ہوں'' اور جب وہ چار بار ایسا کہہ چکے تو وہ کہے گا۔''اگر میں اپنی بیوی (بیوی کا نام) کے خلاف زناء کا الزام لگانے میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔'' اور

(b) شق (a) کے مطابق شوہر کے دیئے گئے بیان کے جواب میں بیوی عدالت کے روبرو حلف اٹھا کر کہے گی۔

''میں قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میرا شوہر میرے خلاف زناء کا الزام لگانے میں یقیناً جھوٹا ہے'' اور جب وہ چار بار ایسا کہہ چکے تو وہ کہے گی۔''اگر وہ مجھ پر زناء کا الزام لگانے میں سچا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔''

(2) جب ضمنی دفعہ (1) میں مصرحہ طریقہ کار کی تکمیل ہو جائے تو عدالت شوہر اور بیوی کے مابین نکاح کے فسخ ہونے کا حکم صادر کرے گی جو تنسیخ نکاح کی ڈگری کے مترادف موثر ہوگا اور اس کے خلاف کوئی اپیل نہ کی جا سکے گی۔

(3) [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

(4) [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 15۔ [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 16۔ [حذف ہوئی بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔]

دفعہ 17۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (V of 1898) کا اطلاق

Application of the Code of Criminal Procedure, 1898 (V of 1898)

(1) سوائے اس کے کہ آرڈیننس ہذا میں صریحاً بصورت دیگر حکم دیا گیا ہو، مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء، (1898ء کا پانچواں قانون) جس کا بعدازیں ''مذکورہ ضابطہ'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے، کے احکام، بمناسب تبدیلی آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمات پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

[پہلا فقرہ شرطیہ کو تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے حذف ہوئی۔]

[1] مگر شرط یہ ہے کہ زیر دفعہ 7 کے قابل سزا جرم عدالت سیشن کے طرف سے قابل سماعت ہوگا اور نہ کہ مذکورہ مجموعہ کی دفعہ 30 کے تحت مجاز کردہ مجسٹریٹ کو ذریعے سے اُس کے روبرو اور عدالت سیشن کے حکم سے ایک اپیل وفاقی شرعی عدالت میں دائر

1۔ دوسرا شرطیہ فقرہ تبدیل ہوا بذریعہ تحفظ خواتین (فوجداری قوانین ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے۔

کی جاوے گی۔]

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمہ کی سماعت یا کارروائی عدالت سیشن، معمولاً، اس تحصیل کے صدر مقام پر کرے گی جس میں ارتکاب جرم مبینہ طور پر کیا گیا ہو یا جیسی کہ صورت ہو، جہاں شوہر جس نے الزام لگایا ہو بالعموم رہتا ہو۔

(2) مذکورہ ضابطہ کے احکام بابت توثیق سزائے موت، مناسب تبدیلی کے ساتھ، آرڈیننس ہذا کے تحت کسی سزا کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

(3) مذکورہ ضابطہ کی دفعہ 391 کی ضمنی دفعہ (3) یا دفعہ 323 کا آرڈیننس ہذا کے تحت دی گئی کوڑوں کے سزا پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(4) مذکورہ ضابطہ کے باب 29 کا آرڈیننس ہذا کے دفعہ 7 کے تحت دی گئی سزا کے اطلاق پر نہیں ہوگا۔

دفعہ 18۔ عدالت کا صدارت کنندہ افسر مسلمان ہوگا

Presiding Officer of Court to be a Muslim

اس عدالت کا صدارت کنندہ افسر، جو آرڈیننس ہذا کے تحت کسی مقدمہ یا اپیل کی سماعت کر رہی ہو، مسلمان ہوگا۔

دفعہ 19۔ [تحفظ خواتین (فوجداری قانونی ترمیم) ایکٹ، VI بابت 2006ء کے ذریعے حذف ہوئی۔]

دفعہ 20۔ استثناء Saving: آرڈیننس ہذا میں کسی امر کا ان مقدمات پر، جو آرڈیننس ہذا سے فوری قبل کسی عدالت میں زیر تجویز ہوں یا ایسے جرائم پر جو ایسے آغاز سے قبل سرزد ہوئے ہوں، اطلاق پذیر ہونا تصور نہ ہوگا۔

=============

امتناع منشیات
(نفاذ حد) کا فرمان
Prohibition (Enforcement of hadd) Order, 1979
(IV Of 1979)

[10th February, 1979]

تمہید Preamble: ہرگاہ امتناع منشیات سے متعلق موجودہ قانون کی ترمیم کر کے اسے قرآن پاک اور سنت میں تعین کردہ اسلامی احکام کے مطابق بنایا جانا ضروری ہے۔

لہٰذا اب 5 جولائی 1977ء کے اعلان معہ خواندگی قوانین (تسلسل نفاذ) کا فرمان 1977ء (چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا فرمان نمبر1 بابت 1977ء) کے بموجب اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں حاصل ہیں، صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر، بخوشی مندرجہ ذیل فرمان جاری کرتے ہیں:

باب1

ابتدائی
Preliminary

دفعہ 1۔ مختصر عنوان، وسعت اور آغاز Short title, extent and commencement:

(1) اس فرمان کو امتناع منشیات (نفاذ حد) کا فرمان بابت 1979ء کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) اس کا نفاذ 12 ربیع الاول 1399 ہجری یعنی 10 فروری 1979ء سے ہوگا۔

دفعہ 2۔ تعریفات Definitions: سوائے اس کے کہ مضمون یا سیاق و سباق میں کوئی امر اس کے متضاد ہو، اس فرمان میں:

(a) "بالغ "Adult" سے مراد ایسا شخص ہے جس کی عمر 18 سال کی ہو چکی ہو یا بلوغ کو پہنچ چکا ہو۔

(b) مجاز میڈیکل افسر "Authorised Medical Officer" سے مراد ایسا میڈیکل افسر ہے، خواہ اسے کوئی لقب بھی دیا گیا ہو، جسے صوبائی حکومت کی طرف سے اختیار دیا گیا ہو۔

(c) بوتل میں ڈالنا یا بوتل میں بھرنا "Bottle or Bottling" سے مراد نشہ آور مشروب کو کسی کنستر یا دیگر برتن سے بوتل، مرتبان، صراحی، برتن یا اسی طرح کے کسی اور ظرف میں برائے فروخت منتقل کرنا ہے۔ چاہے تیاری کا کوئی طریقہ زیر عمل لایا گیا ہو یا نہ اور اس میں دوبارہ بوتل بھرنا بھی شامل ہے۔

(d) "خریدنا یا خریداری "Buy or Buying" میں تحفہ کے طور پر یا کسی دیگر صورت سے حصول شامل ہے۔

(e) کلکٹر "Collector" سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جسے فرمان ہذا کے تحت کلکٹر کے تمام یا کوئی اختیارات استعمال کرنے یا فرائض سرانجام دینے کے لیے تعینات کیا گیا ہو۔

(f) حد "Hadd" سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآن کریم یا سنت سے حکم نافذ کیا گیا ہو۔

(g) منشی "Intoxicant" سے مراد وہ شے ہے جس کی جدول میں تصریح کی گئی ہے اور اس میں نشہ آور شراب اور دوسری شے یا کوئی ایسا مادہ شامل ہوگا جس کا صوبائی حکومت سرکاری گزٹ میں اشتہار کے ذریعہ اس فرمان کے مقاصد کے لیے منشی ہونے کا اعلان کرے۔

(h) نشہ آور شراب "Intoxicating Liquor" میں تاڑی، روح شراب، انگوری شراب، جو کی شراب اور تمام ایسے رقیق شامل ہیں جو الکحل پر مشتمل ہوں یا جن میں ایسی الکحل موجود ہو، جس کو بالعموم نشہ کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہو لیکن اس میں جامد منشیات شامل نہیں چاہے انہیں رقیق کر دیا گیا ہو۔

(i) تیاری "Manufacture" میں ہر وہ طریقہ، خواہ قدرتی یا مصنوعی ہو جس سے کوئی نشہ آور شے بنائی یا تیار یا مخلوط کی جاتی ہو اور کشید نو بھی اور نشہ آور سیال کو صاف کرنے کا ہر طریقہ شامل ہے۔

(j) مقام "Place" میں کوئی گھر، سائبان، احاطہ، عمارت، دوکان، خیمہ، گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز شامل ہیں۔

(k) افسر امتناع "Prohibition Officer" سے مراد کلکٹر یا کوئی ایسا افسر ہے جسے دفعہ 21 کے تحت تعینات کیا گیا ہو یا اختیارات تفویض کیے گئے ہوں۔

(l) جائے مقام "Public place" سے مراد کوئی گلی، سڑک، شارع عام، پارک، باغ یا ایسی دیگر جگہ ہے جہاں عوام آزادی سے جا سکتے ہوں اور اس میں ہوٹل، ریسٹورنٹ، سرائے، طعام خانہ اور کلب شامل ہیں، لیکن اس میں ہوٹل کا رہائشی کمرہ، جو کسی شخص کے تصرف میں ہو، شامل نہیں ہے۔

(m) تقطیر مکرر "Rectification" میں ہر وہ طریقہ شامل ہے جس سے نشہ آور شرابوں کو کسی اور شے کی آمیزش سے صاف کیا جائے، رنگین بنایا جائے یا ذائقہ دار بنایا جائے۔

(n) فروخت یا فروختگی "Sale or Selling" میں بطور تحفہ یا کسی اور صورت سے منتقلی شامل ہے۔

(o) تعزیر "Tazir" سے مراد حد کے علاوہ کوئی سزا ہے، اور

(p) نقل و حمل "Transport" سے مراد ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ہے۔

============

باب 2

امتناع اور سزائیں

Prohibition and Penalties

دفعہ 3۔ منشیات کی بڑے پیمانے پر تیاری وغیرہ کی ممانعت

Prohibition of manufacture, etc., of Intoxicants.

(1) ضمنی دفعہ (2) کے احکام کے تابع، جو کوئی :

(a) کسی منشی شے کی درآمد، برآمد، نقل و حمل، تیاری یا کوئی عمل کاری کرتا ہو، یا۔

(b) کسی منشی شے کو بوتلوں میں بھرتا ہو، یا

(c) کسی منشی شے کو فروخت یا پیش کرتا ہو، یا

(d) مذکورہ افعال میں سے کسی کی، اپنی ملکیتی یا فی الوقت مقبوضہ عمارت میں اجازت دیتا ہو۔

اسے ایسی مدت کے لیے کسی ایک قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو 5 سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے تجاوز نہ کرے اور وہ مستوجب جرمانہ بھی ہو گا۔

(2) جو کوئی :

(i) افیون یا کوکا کے پتے یا افیون یا کوکا سے تیار کردہ اشیاء درآمد، برآمد، نقل و حمل، تیاری یا ان کا کاروبار کرتا ہو۔ یا

(ii) افیون یا کوکا کے پتے یا افیون یا کوکا سے تیار کردہ اشیاء درآمد، برآمد کرنے، نقل و حمل کرنے، تیار کرنے یا ان کا کاروبار کرنے کے لیے سرمایہ کاری کرتا ہے۔

تو اسے عمر قید کی سزا دی جا سکے گی یا ایسی قید کی سزا جو دو سال سے کم نہ ہو گی، اور کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے زائد نہ ہو گی اور وہ سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔

دفعہ 4۔ منشی کا مالک یا قابض ہونا Owing or Possessing Intoxicant: جو کوئی کسی نشہ آور شے کو اپنی ملکیت یا قبضے یا تحویل میں رکھے گا اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی ایسی مدت کی سزا دی جائے گی جو دو سال تک ہو سکتی ہے یا کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے تجاوز نہ کرے اور مستوجب جرمانہ بھی ہو گا۔

بشرطیکہ دفعہ ہذا میں درج کسی امر کا اطلاق کسی غیر ملکی غیر مسلم پر یا غیر مسلم پاکستانی شہری پر نہیں ہو گا جو اپنے مذہب کی رو سے مقرر کردہ رسم کے موقع پر یا اس کے قریب اپنی تحویل میں معقول مقدار میں نشہ آور شراب رکھتا ہے تاکہ اسے ایسی رسم کے حصہ کے طور پر استعمال کر سکے۔

☆[مزید شرط یہ اگر منشی نے جو جرم کیا ہے وہ ہیروئن، کوکین، افیون یا کوکا کے پتوں کی صورت میں اور ان کا وزن ہیروئن یا کوکین کی صورت میں ہو دس گرام سے زیادہ ہو اور خام افیون اور کوکا کے پتوں کی صورت میں ایک کلوگرام سے زیادہ ہو تو مجرم کو عمر قید کی سزا یا دو سال سے زیادہ کی سزا دی جا سکے گی اور اس کے علاوہ تیس کوڑوں کی بھی سزا دی جا سکے گی اور مزید برآں جرمانہ بھی عائد کیا جائے گا۔]

دفعہ 5۔ دفعہ 3 یا دفعہ 4 کا اطلاق بعض افعال پر نہیں ہو گا

Article 3 or Article 4 not to apply to certain acts

دفعہ 3 یا دفعہ 4 میں درج کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فعل پر نہیں ہو گا جو اس فرمان کے احکام یا ان کے تحت جاری کردہ کسی قاعدہ کی شرائط، سرکاری اعلان، حکم یا لائسنس کے تحت یا مطابق کیا گیا ہو۔

دفعہ 6۔ شراب نوشی Drinking: جو کوئی دانستہ طور پر اور بغیر اکراہ یا اضطرار کے کسی نشہ آور شے کو کسی طریقہ سے، خواہ کیسا ہو، استعمال کرے گا، خواہ ایسا استعمال نشہ پیدا کرے یا نہ کرے، وہ شراب نوشی کا مجرم قرار پائے گا۔

وضاحت : دفعہ ہذا میں :

☆ ان الفاظ کا حدود (ترمیمی) آرڈیننس 12 آف 1982ء سے اضافہ ہوا۔

(a) اکراہ: اکراہ سے مراد کسی شخص کو اس کی یا کسی دیگر شخص کی ذات، مال یا عزت کو ضرر پہنچانے کا خوف دلانا ہے۔ اور

(b) اضطرار: اضطرار سے مراد ایسی صورت ہے جس میں کسی شخص کو سخت بھوک یا پیاس یا شدید علالت کی بناء پر موت کا خدشہ ہو۔

دفعہ 7۔ شراب نوشی کی دو اقسام Two Kinds of Drinking: شراب نوشی یا تو شراب نوشی مستوجب "حد" ہوگی یا شراب نوشی مستوجب "تعزیر"۔

دفعہ 8۔ شراب نوشی مستوجب حد Drinking liable to Hadd: کوئی شخص، جو بالغ مسلمان ہو نشہ آور شراب منہ سے پئے گا، وہ شراب نوشی مستوجب حد کا مجرم قرار پائے گا اور اسے کوڑوں کی سزا دی جائے گی جن کی تعداد اسی کوڑے ہوگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس سزا کی تعمیل اس وقت تک نہ کی جائے گی جب تک اس کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں سزا کے حکم کے خلاف اپیل رجوع ہو سکتی ہو اور جب تک سزا کی توثیق اور تعمیل نہیں ہو جاتی اس وقت تک سزا یاب سے، مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (Act V of 1898ء) کے احکام بابت منظوری ضمانت یا معطلی سزا کے تابع، اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو۔

دفعہ 9۔ مستوجب حد شراب نوشی کا ثبوت Proof of Drinking liable to Hadd: مستوجب حد شراب نوشی کا ثبوت درج ذیل صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ہوگا یعنی:

(a) ملزم کسی مجاز عدالت کے روبرو شراب نوشی مستوجب حد کے ارتکاب کا اعتراف کرلیتا ہے۔ اور

(b) کم از کم دو بالغ مسلمان مرد گواہان جن کے متعلق عدالت کو، ان کے تزکیہ الشہود کی بنا پر پورا اطمینان ہو کہ وہ صادق القول ہیں اور کبائر سے اجتناب کرنے والے ہیں، ملزم کے شراب نوشی مستوجب حد کے جرم کے مرتکب ہونے کی گواہی دیں۔

دفعہ ہذا میں تزکیہ الشہود سے مراد وہ طریقہ تحقیق ہے جو عدالت نے کسی گواہ کے قابل اعتبار ہونے کی نسبت اپنی تسلی کرنے کے لیے اختیار کیا ہو۔

دفعہ 10۔ وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا

Cases in which Hadd shall not be enforced

(1) مندرجہ ذیل صورتوں میں حد کا نفاذ نہیں کیا جائے گا یعنی:

(a) جب شراب نوشی صرف سزا یاب مجرم کے اقرار سے ثابت ہو، لیکن حد پر عمل درآمد سے پیشتر وہ اقرار جرم سے منحرف ہو جائے۔ اور

(b) جب شہادتوں سے شراب نوشی ثابت ہو لیکن حد پر عملدرآمد سے قبل کوئی گواہ شہادت سے منحرف ہو جائے اور اس طرح گواہوں کی تعداد دو سے کم ہو جائے۔

(2) (1) میں متذکرہ صورت میں عدالت مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (Act V of 1898) کے مطابق مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہے۔

دفعہ 11۔ شراب نوشی مستوجب تعزیر Drinking liable to Tazir: جو کوئی:

(a) مسلمان ہونے کی صورت میں، ایسی شراب نوشی کا مجرم ہو، جو دفعہ 8 کے تحت مستوجب حد نہ ہو یا جس کے لیے دفعہ 9 میں درج شدہ صورتوں میں سے کسی میں، ثبوت مہیا نہ ہو اور عدالت کی تسلی ہوگئی ہو کہ مثل میں موجود شہادت سے جرم ثابت ہو چکا ہے۔

(b) غیر مسلم پاکستانی شہری ہونے کی صورت میں شراب نوشی کا مرتکب ہوا ہو۔ ماسوائے ان رسوم کے حصہ کے طور پر جو اس کے مذہب سے مقرر ہوئی ہوں۔ یا

(c) ایسا غیر مسلم ہو جو پاکستان کا شہری نہ ہو، کسی جائے عام پر شراب نوشی کا مرتکب ہو۔

مستوجب تعزیر ہوگا اور اسے کسی ایک طرح کی ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے یا کوڑوں کی سزا جو تیس کوڑوں سے تجاوز نہ کرے یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 12۔ دفعہ 8 یا دفعہ 11 کی خلاف ورزی کے شبہ پر گرفتاری

Arrest on suspicion of violation of Article 8 or Article 11

(1) کوئی پولیس افسر کسی شخص کو اس شبہ کی بنا پر، نہ روکے گا نہ گرفتار کرے گا کہ اس نے دفعہ 8 یا دفعہ 11 کی خلاف ورزی کر کے کوئی نشہ آور شے استعمال کی ہے، سوائے اس کے کہ اس نے اس شخص کو مجاز میڈیکل افسر کے پاس معائنہ کے لیے اپنے ہمراہ چلنے کے لیے کہا ہو اور اس شخص نے یا تو اس طرح ہمراہ جانے سے انکار کر دیا ہو یا ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد تصدیق کر دی ہو کہ اس نے کوئی نشہ آور شے استعمال کی ہے۔

(2) جو کوئی ضمن (1) کے احکام کی خلاف ورزی کرے گا اسے ایسی مدت تک کی سزائے قید دی جا سکے گی جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا سزائے جرمانہ جو پانچ سو روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں۔

دفعہ 13۔ تکلیف دہ تاخیر کے لیے سزا Punishment for vexatious delay: فرمان ہذا کے تحت اختیارات استعمال کرنے والا کوئی افسر یا شخص یا تکلیف دہی کے لیے اور بلاوجہ فرمان ہذا کے تحت گرفتار کردہ کسی شخص کو، یا قبضہ میں لی گئی کسی شے کو، افسر امتناع کے پاس بھیجنے میں تاخیر کرے گا، اسے سزائے جرمانہ دی جا سکے گی جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

دفعہ 14۔ قابل ضبطگی اشیاء Things liable to confiscation: کسی ایسی صورت میں جب فرمان ہذا کے تحت کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو، وہ نشہ آور شے، آلہ کشید، برتن، آلہ یا سازوسامان، جن کی بابت یا جن کے ذریعہ ایسے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، بمعہ ان ظروف، پیٹیوں، پوششوں، جانوروں، جہازوں، چھکڑوں یا دیگر گاڑیوں کے قابل ضبطی ہوں گے جو انہیں رکھنے یا لے جانے کے لیے استعمال کیے گئے ہوں۔

دفعہ 15۔ ضبطی کا حکم کیسے دیا جاتا ہے Confiscation how ordered: (1) کسی مقدمہ میں جب کوئی ایسی چیز ہو جو فرمان ہذا کے تحت قابل ضبطی ہو تو مقدمہ کا فیصلہ کرنے والی عدالت، الزام علیہ شخص کی بریت کے باوصف، ایسی ضبطی کا حکم دینے کی مجاز ہوگی۔

(2) جب فرمان ہذا کے تحت کوئی جرم سرزد ہوا ہو، لیکن مجرم کے بارے میں علم نہ ہو یا وہ ہاتھ نہ لگ سکے یا کوئی ایسی چیز جو حکم ہذا کے تحت قابل ضبطی ہو اور کسی کے قبضہ میں نہ ہو اور اس کے متعلق کوئی تسلی بخش وجہ معلوم نہ ہو سکے تو ایسے مقدمہ کی تحقیقات اور فیصلہ، کلکٹر یا ضلع کا انچارج کلکٹر یا دیگر افسر امتناع یا کوئی دیگر افسر، جسے صوبائی حکومت نے اس بارے میں مجاز کیا ہو، کرے گا، جو ایسی ضبطی کا حکم دینے کا مجاز ہوگا۔

شرط یہ ہے کہ ایسا حکم نہیں دیا جائے گا جب تک وہ اشیاء جن کو ضبط کرنا مقصود ہو، کی برآمدگی کی تاریخ سے پندرہ یوم

نہ گزر جائیں یا ایسے اشخاص کو، اگر کوئی ہوں جو ان پر کسی حق کے دعویدار ہوں اور شہادت، اگر کوئی ہو، جو وہ اپنے دعاوی کے حق میں پیش کریں، سماعت نہ کر لیا جائے۔

دفعہ 16- بعض جرائم کا اختیار سماعت Cognizance of certain offences: (1) مندرجہ ذیل جرائم قابل دست اندازی ہوں گے۔یعنی:

(a) ایسا جرم جو دفعہ (3) کے تحت قابل سزا ہو۔ اور

(b) ایسا جرم جو دفعہ (4)، دفعہ (8) یا دفعہ (11) کے تحت قابل سزا ہو، اگر کسی جائے عام پر اس کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

(2) کوئی عدالت ایسے جرم کی سماعت نہیں کرے گی جو مندرجہ ذیل کے تحت قابل سزا ہو:

(a) دفعہ (12) یا دفعہ (13) ماسوائے اس شخص کی طرف سے کیے گئے استغاثہ پر جس کی نسبت جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ اور

(b) دفعہ 20، ماسوائے اس استغاثہ کے جو افسر امتناع کرے یا اس کے حکم پر کیا گیا ہو۔

=============

باب 3

ادویاتی یا دیگر مماثل مقاصد کے لیے لائسنس

Licences for medical or similar other purposes

دفعہ 17- حقیقی ادویاتی یا دیگر مقاصد کے لیے لائسنس

Licences for bona fide medicinal or other purposes

صوبائی حکومت یا صوبائی حکومت کی نگرانی کے تابع، کلکٹر کسی شخص کو، کسی ادارہ کے لیے، خواہ وہ حکومت کی زیر نگرانی ہو یا نہ ہو، لائسنس جاری کرنے کا مجاز ہوگا:

(a) کسی منشی یا نشہ آور شراب کی حامل شے کی تیاری، درآمد، نقل و حمل، فروخت یا تصرف میں اس بناء پر رکھنے کے لیے کہ ایسی منشی یا شے کی، ایسے شخص کو، ایسے ادارے کے لیے کسی حقیقی ادویاتی، سائنسی، صنعتی یا دیگر ہیچو قسم مقصد کے لیے یا کسی غیر مسلم پاکستانی شہر کے کسی مذہبی رسم کے حصہ کے طور پر استعمال کے لیے، یا غیر مسلم غیر ملکی کے لیے ضرورت ہے یا

(b) کسی منشی یا ایسی شے، جس میں نشہ آور شراب شامل ہو، کی برآمد کے لیے۔

دفعہ 18- لائسنس کے فارم اور شرائط Forms and conditions of licences: ہر وہ لائسنس جو فرمان ہذا کے تحت جاری کیا جائے گا:

(a) ایسی فیس، اگر کوئی ہو، کی ادائیگی پر، ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرط پر عطا کیا جائے گا، اور

(b) ایسے فارم میں ہوگا اور ایسے کوائف کا حامل ہوگا۔

جو صوبائی حکومت معمولاً یا کسی خاص معاملہ میں ہدایت کرے۔

دفعہ 19- لائسنس منسوخ یا معطل کرنے کا اختیار

Power to cancel or suspend licences

(1) کلکٹر مجاز ہوگا کہ کسی لائسنس کو منسوخ یا معطل کرے:

(a) اگر لائسنس دار کی طرف سے قابل ادائیگی کوئی فیس باضابطہ طور پر ادا نہ کی جائے، یا

(b) لائسنس دار یا اس کے ملازم یا کوئی شخص، جو اس کی صریحی یا معنوی اجازت سے اس کی طرف سے کام کر رہا ہو، سے لائسنس کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں۔

(2) کلکٹر پر لازم ہوگا کہ لائسنس منسوخ کر دے اگر

(a) لائسنس دار فرمان ہذا کے تحت کسی جرم میں سزا یاب ہوا ہو، یا

(b) جس مقصد کے لیے لائسنس عطا کیا گیا ہو، وہ باقی نہ رہے۔

(3) جیسے ہی اور جب کوئی لائسنس ضمن (1) یا ضمن (2) کے تحت منسوخ کیا جائے تو لائسنس دار کو لازم ہوگا کہ فوری طور پر کلکٹر کے پاس نشہ آور شراب یا اشیاء جس میں ایسی شراب شامل ہو، کے ذخیرہ کا، جو اس کی تحویل میں ہو، اظہار کرے اور وہ ذخیرہ ایسے مجاز شخص کے حوالہ کرے جس کی کلکٹر تصریح کرے۔

دفعہ 20- لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کی سزا

Penalty for the breach of conditions of licence

کسی لائسنس دار یا اس کے ملازم کی طرف سے لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی یا کسی ایسے شخص کی طرف سے ان شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس دار کا نہ صرف لائسنس منسوخ کیا جائے گا بلکہ اس کے علاوہ اس حکم کے تحت اسے سزا بھی دی جا سکے گی جو عمر قید یا دو سال سے کم نہ ہوگی اس کے علاوہ جرمانہ بھی عائد کیا جا سکے گا جب تک وہ یہ ثابت نہ کر دے کہ اس نے اپنی تمام تر کوشش کی تھی کہ شرائط کی خلاف ورزی نہ ہو اس کے علاوہ وہ شخص بھی جو لائسنس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا خواہ اس نے ایسا لائسنس دار کے کہنے پر کیا ہو یا اس کی مرضی کے خلاف کیا ہو اور اسے بھی وہی سزا دی جا سکے گی جو لائسنس دار کو دی گئی تھی۔

============

باب 4

عملہ اور نگرانی

Establishment and control

دفعہ 21- افسران کا تقرر Appointment of officers: صوبائی حکومت مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں اعلان کر کے:

(a) کسی علاقہ میں، جس کی تصریح اعلان میں کی گئی ہو، ایک ایسا افسر مقرر کرے جو فرمان ہذا کے تحت کلکٹر کے تمام اختیارات استعمال کرے اور اس علاقہ میں فرمان ہذا کے احکام کے انصرام کی نگرانی کرے۔

(b) ایسے مناسب، اختیارات اور فرائض کے حامل افسر مقرر کرے جو کہ صوبائی حکومت، کلکٹر یا دیگر افسر امتناع کی

معاونت کے لیے مناسب سمجھے۔

(c) کسی افسر امتناع کو فرمان ہذا کے تحت، اپنے تمام یا جزوی اختیارات تفویض کرے۔

افسران وغیرہ کے اختیارات، فرائض اور طریقہ کار
Powers, duties and procedure of officers, etc.

دفعہ 22۔ تلاشی کے وارنٹوں کا اجراء Issue of search warrants: (1) اگر کسی کلکٹر، افسر امتناع یا مجسٹریٹ کو، اطلاع ملنے پر اور ایسی تحقیقات کے بعد، جو وہ ضروری سمجھے، یہ باور کرنے کی وجوہات ہوں کہ دفعہ (3)، دفعہ (4)، دفعہ (8) یا دفعہ (11) کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے تو وہ مجاز ہو گا کہ کسی نشہ آور شے، مسالہ، آلہ کشید، برتن، آلات یا دیگر سامان جن کی نسبت مظہرہ جرم کا ارتکاب ہوا ہو کی تلاش کے لیے وارنٹ جاری کرے۔

(2) کوئی شخص، جسے ایسے وارنٹ کی تعمیل کا کام تفویض کیا گیا ہو، کسی شخص کو روک سکتا ہے اور تلاشی لے سکتا ہے اور اگر وہ مناسب سمجھے، لیکن دفعہ (12) کی ضمن (1) کے احکامات کے تابع، کسی شخص کو گرفتار کر سکتا ہے جو تلاشی لینے والی جگہ میں موجود ہو، اگر اس کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ ایسا شخص دفعہ (3)، دفعہ (4)، دفعہ (8) یا دفعہ (11) کے تحت کسی جرم کا مجرم ہے۔

دفعہ 23۔ افسر امتناع کے اختیارات Powers of prohibition officer: فرمان ہذا کے ماقبل احکام سے اسے عطا شدہ اختیارات کے علاوہ، افسر امتناع کو کسی تھانہ کے افسر انچارج کو تفویض شدہ وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جب کہ وہ کسی قابل دست اندازی جرم کی تفتیش کر رہا ہو۔

دفعہ 24۔ سابقہ سزا یابی کے بعد بعض جرائم کی اضافہ شدہ سزا
Enhanced punishment for certain offences after previous conviction

جو کوئی کسی عدالت سے اس فرمان کے تحت قابل سزا جرم میں سزا یاب ہونے کے بعد اسی جرم کا مرتکب ہو گا اسے اس جرم کے لیے مقرر کردہ سزا کے علاوہ، ہر بعد کے ایسے جرم میں اتنی ہی مزید سزائے قید دی جائے گی جو اس جرم کے لیے مقرر کی گئی ہو۔

دفعہ 25۔ فرمان ہذا کے تحت قابل سزا جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا
Punishment for attempt to commit offence punishable under this order

جو کوئی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا اقدام کرے گا جو اس فرمان کے تحت قابل سزا ہے یا ایسے جرم کے ارتکاب کا موجب بننے کا اقدام کرے گا اور اس اقدام میں جرم کے ارتکاب کی نسبت کوئی فعل سرزد کرے گا تو اسے دفعہ 8 کے تحت قابل سزا جرم کی صورت میں، ایسی مدت کے لیے قید بامشقت دی جائے گی جو دو سال تک ہو سکتی ہے اور دیگر صورتوں میں ایسی مدت تک کی قید، جس کی معیاد ایسے جرم کے لیے طویل ترین مقرر کردہ معیاد کے نصف تک ہو سکتی ہے یا ایسی

سزائے تازیانہ یا جرمانہ جو اس جرم کے لیے مقرر ہو یا ان میں سے کوئی دو یا تمام سزائیں دی جائیں گی۔

دفعہ 26۔ تعزیرات پاکستان (XLV of 1860) کے بعض احکام کا اطلاق

Application of certain provisions of the Pakistan Penal Code 1860

(1) سوائے اس کے کہ فرمان ہذا میں صریحی طور پر اس کے برعکس قرار دیا گیا ہو، تعزیرات پاکستان (1860 کا پینتالیسواں قانون) کے باب دوم کی دفعات 34 تا 38، باب سوم کی دفعات 63 تا 72 اور ابواب پنجم اور پنجم الف کے احکام کا فرمان ہذا کے تحت جرائم پر مناسب تبدیلی سے اطلاق ہو گا۔

(2) جو کوئی فرمان ہذا کے تحت کسی جرم مستوجب حد میں اعانت کا مجرم ہو، وہ اس جرم کی تعزیر کے طور پر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہو گا۔

دفعہ 27۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (Act V of 1898) کا اطلاق

Application of the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898)

(1) سوائے اس کے کہ فرمان ہذا میں صریحی طور پر برعکس قرار دیا گیا ہو مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 (Act V of 1898) جس کا بعدازیں مذکورہ مجموعہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے کے احکام کا مناسب تبدیلی کے ساتھ، فرمان ہذا کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق ہو گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ مجرم کسی اور قانون کے تحت کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے تو اگر عدالت کو اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کے سزا دینے کا اختیار حاصل ہو تو اسے مجرم قرار دیا جا سکتا ہے اور اس جرم کے لیے سزا دی جا سکتی ہے۔

☆[مزید شرط یہ کہ جرم زیر دفعہ 8 کی سماعت عدالت سیشن کرے گی نہ کہ مجسٹریٹ بااختیارات دفعہ 30 اس کی سماعت کرے گا اور اس دفعہ کے تحت دی گئی سزا یا کسی اور دفعہ کے تحت دی گئی سزا جو دو سال سے زیادہ کی ہو اس کی اپیل فیڈرل شریعت کورٹ میں کی جائے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ فرمان ہذا کے تحت سیشن عدالت کی طرف سے مقدمہ کی سماعت بالعموم اس تحصیل کے صدر مقام پر، جہاں پر جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو، کی جائے گی۔]

(2) مذکورہ مجموعہ کے احکام بابت توثیق سزائے موت، مناسب تبدیلی کے ساتھ، فرمان ہذا کے تحت دی گئی سزا کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

(3) مذکورہ مجموعہ کی دفعہ 391 کی ضمنی دفعہ (3) یا دفعہ 393 کے احکام، فرمان ہذا کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا کی نسبت اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔

(4) مذکورہ مجموعہ کے باب 29 کے احکام دفعہ 9 کے تحت دی گئی سزا پر اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔

دفعہ 28۔ قانونی ذمہ داری سے برات Indemnity: فرمان ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے کسی امر کی نسبت، کسی صوبائی حکومت، پولیس افسر، کسی افسر امتناع یا دیگر افسر کے خلاف

☆ شرط امتناع شراب (نفاذ حد) (ترمیمی) حکم نمبر 5 بابت 1980ء سے ایزاد ہوئی۔

کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔

دفعہ 29۔ فرمان دوسرے قوانین پر غالب ہو گا Order to override other Laws:

فرمان ہذا، فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود موثر ہو گا۔

دفعہ 30۔ عدالت کا افسر صدارت کنندہ مسلمان ہو گا

Presiding officer of Court to be a Muslim

اس عدالت کا افسر صدارت کنندہ جو اس فرمان کے تحت کسی مقدمہ یا اپیل کی سماعت کرے، مسلمان ہو گا، بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو افسر صدارت کنندہ غیر مسلم ہو سکتا ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار Power to make Rules: (1) صوبائی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان کر کے فرمان ہذا کے احکامات کو بروئے کار لانے کے مقصد کے لیے قواعد بنا سکتی ہے۔

(2) صوبائی حکومت، مندرجہ بالا احکام کی عمومیت پر اثرانداز ہوئے بغیر، خاص طور پر قواعد ذیل بنا سکتی ہے:

(a) لائسنسوں کے اجزاء اور ان کی شرائط کے نفاذ کے لیے۔

(b) اس فرمان کے مقاصد کی تکمیل کے لیے افسر امتناع کی طرف سے اختیارات زیر کار لانے اور فرائض سرانجام دینے کی نسبت۔

(c) افسران امتناع کے تحقیق و تفتیش کے اختیارات کی مقامی حدود کا تعین کرنے کے لیے۔

(d) فرمان ہذا کے تحت کسی افسر کو کسی اختیار کے استعمال کرنے یا کوئی فرض سرانجام دینے کے لیے اختیار دینے کے لیے۔

(e) کلکٹروں یا دیگر افسران امتناع کی طرف سے ان کو، فرمان ہذا کے ذریعے یا تحت تفویض شدہ اختیارات کو منضبط کرنے کے لیے۔

(f) یہ اعلان کرنے کے لیے کہ کن مقدمات یا اقسام مقدمات میں اور کن حکام مجاز کے پاس احکام کے خلاف، چاہے وہ ابتدائی ہوں یا اپیل سے، جنہیں عدالت کے علاوہ کسی حاکم مجاز نے فرمان ہذا کے تحت یا اس کے تحت وضع کردہ کسی قواعد کے تحت صادر کیا ہو، اپیلیں رجوع ہوں گی یا ایسے احکام کی نظرثانی کون سے حاکم مجاز کریں گے اور اپیل پیش کرنے کی مدت اور طریقہ اور انہیں نمٹانے کا طریقہ کار مقرر کرنے کے لیے۔

(g) ضبط شدہ اشیاء اور ان کے عوض حاصل شدہ آمدنی کی نسبت۔

(h) دفعہ 12 میں محولہ اشخاص کے اظہار لینے کی نسبت۔

استثناء Saving: فرمان ہذا میں کسی امر کا فرمان ہذا کے آغاز سے فوری قبل کسی عدالت میں تصفیہ طلب مقدمات پر یا مذکورہ آغاز سے قبل ارتکاب شدہ جرائم پر اطلاق پذیر ہونا تصور نہ ہو گا۔

منسوخی Repeal: مندرجہ ذیل قوانین بذریعہ ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں یعنی

(a) قانون امتناع منشیات بابت 1977ء (1977 کا چوبیسواں)۔

(b) بلوچستان کا امتناع منشیات کا آرڈیننس بابت 1978ء (بلوچستان کا آرڈیننس نمبر 11 بابت 1978ء)۔

(c) شمال مغربی سرحدی صوبہ کا امتناع منشیات کا آرڈیننس بابت 1978ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ کا آرڈیننس نمبر 6 بابت 1978ء)۔

(d) پنجاب کا امتناع منشیات کا آرڈیننس بابت 1978ء) (پنجاب کا آرڈیننس نمبر6 بابت 1978ء) اور

(e) سندھ کا امتناع منشیات کا آرڈیننس بابت 1978 (سندھ کا آرڈیننس نمبر4 بابت 1978)۔

===============

جدول
SCHEDULE
(دفعہ 2 (ز) ملاحظہ کریں)

(1) بھنگ کے پتے، چھوٹے ڈنٹھل اور پھول پتیاں یا پھول ڈوڈے، اس میں وہ ہر قسم شامل ہوگی جو بھنگ سدھی یا گانجا کہلاتی ہے۔

(2) چرس، یعنی ہندوستانی بھنگ کے پودے سے تیار کردہ رال جو لپیٹنے یا لے جانے کے لیے ضروری عمل کے علاوہ، کسی اور عمل سے نہ گزاری گئی ہو۔

(3) کوئی مرکب محلول جس میں اندراج نمبر(1) اور (2) میں متذکرہ اشیاء میں سے کسی کے قدرتی مادے شامل کیے گئے ہوں یا ان کے بغیر ہو۔

(4) افیون اور افیونی استخراج جیساکہ خطرناک ادویات کے قانون مجریہ 1930 (Act of 1930) میں ان کی تعریف کی گئی ہے۔

(5) کوکا کے پتے اور کوکا کے استخراج جن کی مذکورہ قانون میں تعریف کی گئی ہے۔

(6) حشیش۔

===============